تمہید باعث تصنیف کتاب

خدا کی حمد و سپاس کے بعد خوشہ چین خرمن اہل کمال رائے بہادر کنہیا لال تخلص ہندی
خلف جنت مکان لالہ ہرنراین مرحوم کالیستہ ماتہر جلیسری حال وارد شہر لاہور صاحبان
علم و ہنر کی خدمت مین یہہ التماس کرتا ہے کہ اگرچہ خاکسار کو خدمات مفوضہ
سرکار ابد پایدار و انجام مہام متعلقہ کہ بارشاد فیض بنیاد غریب پرور انصاف گستر
صاحب والاشان فیاض دوران ابر رحمت دریائے سخاوت جناب معلی القاب صاحب
عالی مناقب آنریبل سر ہنری ڈیویز صاحب بہادر کی سی ایس آئی نواب لفٹنٹ گورنر
بہادر خطہ پنجاب دام اقبالہ بندہ کے ساتھہ علاقہ رکھتے ہین اتنی فرصت حاصل
نہ تہی کہ انکو انجام دیکر کسی اور کام کیطرف میرا رجوع خاطر ہوتا ہم اپنی دلی شوق و جوش
درونی سے اکثر اوقات طبیعت نظم کی طرف مائل ہوتی تہی رفتہ رفتہ شوق نے اسقدر ترقی
پائی کہ بعد شام جب امور پرضرور مفوضہ سرکار و لمتدار سے فرصت پاتا وقت عزیز کو ہاتھہ
سے نہ گنواتا آدھی رات تک سوائے کاغذ و قلم و چراغ کے کوئی چیز یا شخص پیش نظر نہوتا تہا
اس محنت شاقہ سے یہہ نتیجہ حاصل ہوا کہ آجتک چہہ کتابین نظم مین منظوم ہوئین سب سے اول
ایک فارسی نسخہ گلزار ہندی نام پند و نصائح کے مضمون مین لکہا گیا پہر بندگی نامہ
و یادگار ہندی فارسی و دیوان مناجات ہندی و اخلاق ہندی اردو و نوبت بنوبت
تحریر ہوتی رہین جو بار بار طبع ہوکر ہدیہ نظر صاحبان دانش و بینش ہوچکی ہین من بعد
بسبب اسکے کہ دل نیاز منزل اسبات کیطرف مائل تہا کہ کوئی تاریخ اور سچا سچا حال
فارسی نظم مین ایسا منظوم کیا جائے جس سے شائقین اہل شوق رنگینی داستان کا حظ
بہی اٹہائین اور نظم کے لطف سے بہی ذوق پائین آخر بہت سی تلاش کے بعد یہہ تجویز
قرار پائی کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر سرگباشی والی پنجاب کا حال جسنے اپنی شمشیر عالمگیر

کے زور سے تھوڑے سے زمانہ مین تمام خطہ پنجاب کا فتح کیا ملک پنجاب سے بھی
آگے بڑھ کر کشمیر و پشاور و ڈیرہ جات کو بھی لیا تھا بہ تتبع مولانا نظامی گنجوی بحر متقارب
مین منظوم ہو چنانچہ تین برس برابر یہ کار خیر پیش نہاد خاطر رہا اور سنہ ایک ہزار آٹھ سو
پچہتر عیسوی مین باختتام پہنچا تمام احوال آغاز و انجام خاندان سکھون کا اسمین لکھا گیا اب
سات سو جلدین اسکی چھپ کر شایع ہوچکین مین اسکے اختتام کے بعد بعض دوستان
محبت کیش و مہربان صداقت اندیش مکلف حال نیاز مآل ہوئے کہ یہی داستان یعنے
حال صداقت مآل مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر سرکباشی جو پیرایہ نظم مین آچکا ہے عبارت
اردو نثر سے بھی زینت تازہ پائے جس سے مبتدی و منتہی دونو بہرہ کامل حاصل
کرین اور تمام اہل ہند اپنی زبان مین باسانی اسکو پڑھ لین شائقین نظم تو نسخہ منظوم کی
سیر کرین اور نثر کے خواہشمند اسکو دیکھین اور محظوظ ہو کر ہمیشہ کے حق مین دعائے
خیر کرین اسواسطے یہ نسخہ نثر مین لکھا گیا اور اسکا نام تاریخ پنجاب رکھا
گیا اور کتاب سات حصون مین تقسیم ہوئی **پہلا حصہ** بابا نانک جی کے وقت سے
گورو گوبند سنگھ جی کے عہد تک دسون گورون کا حال اور ذکر انکے فضائل و محامد و
عبادت و ریاضت کا اور نیز بیان ان وقعات کا جو بعد وفات گورو گوبند سنگھ جی کے
بندا بیراگی کے وقت وقوع مین آئے **دوسرا حصہ** سکھون کی بارہ مثلون کا
حال اور تشریح انکی حکومت و غارت و تاراج کی مع حالات جنگ و جدل جو سکھون
نے سکھون کے ساتھ کئے **تیسرا حصہ** مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کے ابتداء
عمر سے انتہا تک کل فتوحات و واقعات مشرح **چوتھا حصہ** مہاراجہ کہرک سنگھ و
کنور نونہال سنگھ و مہاراجہ شیر سنگھ کے وقت کے واقعات مین **پانچوان حصہ**
مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر کی مسند نشینی سے تا انقراض سلطنت تمام احوال و ذکر
قتل راجہ ہیرا سنگھ و راجہ سوچیت سنگھ و جواہر سنگھ و جنگ و جدل با صاحبان

عالیشان انگریز بہادر چھٹا حصہ عہد سرکار انگریزی کے حالات مین جو سنہ ۱۸۵۷ء
مین بوقت مفسدہ پردازی فوج انگریزی کے وقوع مین آئے ساتوان حصہ سلطنت
جمون و کشمیر کے ذکر مین واضح رہے کہ پہلے منظوم نسخہ رنجیت نامہ مین مختصر حال دسون
گوروون اور مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کا ہے مگر اسمین دسون گوروون کا مفصل
حال اور سکھون کی بارہ مثلون کی مفصل کیفیت اور انکی ریاستون موجودہ کا بتفصیل
احوال تحریر کیا گیا ہے بلکہ ریاست جمون و کشمیر کا ضروری حال بھی اُسمین زیب
اندراج پایا ہے کیونکہ یہہ ریاست بھی سکھی ریاست کی ایک شاخ تصور کیجاتی ہے
ابنشیان بلاغت نشان و ناشران نادربیان کی خدمت مین یہہ التجا
ہے کہ جب وہ اس کتاب کے کسی عبارت یا مضمون مین نقص پائین اصلاح
فرمائین اگر اصلاح پر قادر نہون خاموش رہین اور انگشت نمائی سے باز آئین +

قطعہ تاریخ آغاز کتاب

یہہ کیا پنجاب کی نادر ہے تاریخ | ہے باب فیض حق جسکا ہر اک باب
خوش و خورم ہین اسکے دیکھنے سے | محبت کیش سب ہندی کے احباب
یہہ نسخہ گوہر دریائے جان ہے | کہ جسکے روز بڑہتی جائیگی آب
نہین ہے کوئی نسخہ اسکے ثانی | اگر ہوگا تو ہوگا کوئی نایاب
لکھا ہندی نے اسکا سال تاریخ | ہوئی ابکے مثل تاریخ پنجاب

پہلا حصہ بابا نانک جی کے وقت سے گورو گوبند سنگھ جی کے عہد تک
دسون گوروون کا حال اور ذکر اُنکے فضائل و عبادت
و ریاضت کا اور نیز بیان اُن واقعات کا جو بعد گورو

گوبند سنگھ جی کے بنا بر آگی کے وقت تک وقوع مین آئے

شائقین علم تواریخ پر واضح ہو کہ زمانہ قدیم مین پنجاب کا ملک راجگان دہلی کے ماتحت تہا
اور انہین کا صوبہ دار یعنے حاکم باختیار یا اِسملک مین اُنکے حکم سے حکمرانی کرتا تہا مگر
جب سلطان محمود غزنوی مسلمان بادشاہ پنجاب کے راستہ سے ہند پر حملہ آور ہوا تو اُسوقت
پنجاب کی سلطنت کسی اور راجہ کے ماتحت نہ تھی صرف راجہ جیپال لاہور کا راجہ اس تمام
علاقہ کا باختیار حاکم و فرمانفرما تہا ملک کشمیر و کوہستان شمالی و غربی جو پنجاب کے ساتھ ملحق ہی
تمام و کمال اُسکے قلمرو مین داخل تہا راجگان کوہستان سب اُسکو خراج دیتے تہے مسلمانون کے
حملون کے وقت وہ دو لڑائیان شاہ سبکتگین اور اُسکے فرزند محمود کے ساتھ لڑا اور اُن
لڑائیون مین ہندؤون نے بڑا مجمع کیا تمام راجگان ہند نے لشکر اور فوج سے اسکو کامل مدد
دی مگر فتح خداداد تہی وہ مغلوب رہا ناچار اُسنے اطاعت مان لی جب وہ مرگیا تو انکپال
اُسکا بیٹا راجہ ہوا اُسنے بھی زیادہ عمر نہ پائی پانچسال کے عرصہ مین مرگیا پہر راجہ جیپال
ثانی تخت نشین ہوا اُسکے وقت مین سلطان محمود نے اپنا تسلط پنجاب پر کر لیا اور وہ خاندان
نیست و نابود ہوگیا اُسروز سے اخیر سلطنت چغتائی تک آٹھ سو برس برابر اسلامیہ حکومت
پنجاب مین رہی شاہان دہلی کا تسلط پنجاب پر بھی رہا اور اس عرصہ مین بہت سی سلطنتین مختلف
زمانہ مین فرمانروائے پنجاب رہین چنانچہ سلطنت غلامان و تغلقیہ و خلجیہ وغیرہ سب سے پیچھے
چغتائیہ سلطنت بابر کے زمانہ مین قائم ہوئی اس خاندان مین سے شاہ ہمایون و اکبر و
شاہ جہانگیر و شاہجہان و اورنگ زیب عالمگیر وغیرہ مستقل بادشاہ رہے جب بتقضائے الٰہی
چغتائی سلطنت کا زمانہ گذرنے پر آگیا اور حکومت کمزور ہوگئی اور لاہور کا صوبہ بار بار زحمت
شاہ کابل سے خستہ حال ہوگیا تو اُسوقت قوم سکھ نے سر اُٹھایا سکھون کی کثرت پنجاب مین
یہانتک ہوئی کہ اُنکی قومین بلکہ شاہی لشکر اُنکے مقابلہ سے مغلوب ہوگئے اور یہ جابجا
حاکم و فرمانفرما بن گئے احمد شاہ دُرانی شاہ کابل سات بار پنجاب پر محض سکھون کے استیصال

سکہ نے حملہ آور ہوا مگر ناکامیاب رہا احمد شاہ کے بعد زمان شاہ بادشاہ نے بہی دو بار پنجاب
مین آنیکی تکلیف کی مگر انتظام نہوا اُس طوائف الملوکی کے وقت سکہون کی بارہ مثلین قائم
ہوئین جنکے علاقے الگ الگ محدود تہے آخر سکرچکیون کی مثل مین سے مہاراجہ رنجیت سنگہ
ایسا صاحب اقبال پیدا ہوا کہ زور مثلین مغلوب ہوگئین چونکہ اس کتاب مین صرف
سکہون کی آغاز و انجام حکومت کا حال لکہنا منظور ہے اسواسطے اوّل دسون گورونکا
حال لکہا جاتا ہے۔

حال گورو صاحب سری بابا نانک جی صاحب

مذہب سکہی کے موجد دس گورو ہین جنکو سکہہ دس بادشاہ کہتے ہین اوران دسون
بادشاہون کا جو پہلے احوال انگریزی تاریخون سے لیا جاکر درج کتاب ہذا ہوا تہا اُسپر عام
قوم خالصہ یعنے سکہہ خصوصًا باوا سمیر سنگہ جالندہری نے ناراضی ظاہر کی اور لکہا
کہ یہہ حالات درست نہین ہین اسواسطے ضرورت ہوئی کہ کتاب کی اصلاح کی جائے اور
وہ حالات درج ہون جو قوم خالصہ کی تاریخون اور جنم ساکہیون مین تحریر ہون اور وہ تذکرہ
بالکل نکالدیا جائے جو انگریزی تاریخون سے لکہا گیا ہے چنانچہ ایک کتاب جسکا نام خورشید خالصہ
ہے باوا سمیر سنگہ صاحب نے بہیجی اور یہہ حال جو حال کے چہاپہ مین مندرج ہوئے ہین
خلاصہ کتاب خورشید خالصہ ہے۔

واضح ہو کہ گورو نانک صاحب پہلے بادشاہ سکہی قوم کے ایک موجد فقیر صلح کل خدا دوست
صاحب کشف و کرامت عابد زاہد تہے ہر ایک شخص اور ہر ایک قوم کے ساتھ انکی دلی
محبت تہی وجود کرامت آمود انکا غضب و تعصب سے خالی تہا گورو نانک جی بابا کالو رائے
مہتہ کے گہر مین پورن ماشی کاتک سنہ ۱۵۲۶ مطابق سنہ ۱۴۶۹ع آدہی رات پر ایک گہڑی
گذری موضع رای بہوئی کی تلونڈی مین پیدا ہوئے یہہ گانو اب بہی ضلع لاہور پرگنہ تحصیل شرقپور
مین آباد ہے جنم کے وقت سنگہ لگن بہرتی نکہتر شبہہ جوگ تہا پنڈت ہر دیال نے زائچہ لکہا

نانک جی نرنکاری نام رکہا خوردسالی کی عمر مین نانک جی کی عادات بزرگانہ تہین
کبہی گہر سے باہر نجاتے اور لڑکون کے ساتھہ نہ کہیلتے ہر ایک کام سے خدا کی یاد کو
بہتر جانتے اور اکثر اوقات خاموش رہتے بلائے بغیر نہ بولتے جو کام ماباپ کہتے بتوجہ
دل انجام دیتے صغرسنی مین اُنہون نے سری کرشن جی مہاراج کیطرح بہت مرتبہ جنگل مین
مویشی چرائی اور گائے بیلون کی خدمت بنظر صواب کی ایکدن کا ذکر ہے کہ گورو جی
مویشین چراتے ہوئے ایک درخت کے سایہ مین سوگئے جب سایہ ہٹ کر چہرہ مبارک پر
دہوپ آگئی تو ایک سانپ حاضر ہوا اور اُسنے اپنا پہن پہیلا کر چہرہ پر سایہ کیا اتنے مین
رائے بہولا حاکم خطہ کا وہان آپہونچا اور گہوڑے سے اُتر کر اُسنے قدمبوسی کی اور شہر مین
جاکر کالو رائے کو مبارکباد دی اور حال بیان کرکے کہا کہ یہہ بیٹا تیرا کامل ولی ہے
چنانچہ پنڈت ہردیال کے کہنے اور رائے بہولا کے بیان سے شہر میں مشہور ہوگیا کہ کالو رائے کے
گہر اوتار پیدا ہوا ہے اس کیفیت کو سوای سورخان قوم سکھ پنڈت گنگا رام بنارسی و
مسٹر کسٹ صاحب کمشنر پنجاب نے بہی اپنی مؤلفہ کتاب وقائع بابا نانک مین درج کیا ہے
ایک روز کالو رائے کی گاؤمیشان نے ایک ہمسایہ کے کہیت کو اُجاڑ دیا کہیت والا
نالک رائے بہولا رام حاکم کے پاس فریادی ہوا حاکم نے کالو رائے کو طلب کیا جب
کالو رائے حاکم کے پاس گیا بابا نانک جی بہی ساتھ تہے حاکم نے ایک آدمی کہیت کے
ملاحظہ کے واسطے بہیجا تو معلوم ہوا کہ کہیت پہلے سے زیادہ سرسبز ہے اسلئے حاکم زیادہ خوش ہوا
اور دل و جان سے معتقد ہوگیا۔ ایک روز بابا نانک جی نے بعمر خوردسالی ایک انگشتری
اور لوٹا گہر کا کسی فقیر کو دیدیا والد نے شکایت اس امر کی رائے بہولا کے روبرو کی
اُسوقت بابا نانک جی باپ کے تشدد کے خوف سے ایک درخت کے اندر جا چہپے حاکم وہان
خود گیا اور پیار کرکے نکال لایا اور کالو رائے کو کہا کہ تم کب تک اس اہل کمال لڑکے سے
بے خبر رہوگے۔ جب گورو نانک جی معلم کے پاس تعلیم علم کے واسطے بٹہلائے گئے

اور سنا اُنکی عارفانہ کلام اور کاملانہ نکات کو سنکر متحیر ہوگیا اور اُسکو یقین ہوگیا کہ یہہ شخص
مادرزاد ولی ہے۔ ایکدفعہ ایک عمر لڑکے نے گورو نانک جی سے شیرینی مانگی فرمایا کہ اُس
درخت کو جو تیرے گہر مین ہے ہلا جب اُسنے ہلایا تو درخت کی شاخون سے طرح طرح کی
شیرینی گری - چونکہ گورو نانک جی خورد سالی عمر مین ذوق شوق الہی کے نشہ مین
سرمست رہتے تھے اور لوگون کے میل ملاپ سے اُنکو نفرت تھی والد نے جانا کہ اسکو
کوئی بیماری ہے صحت اسکی درست نہین ہے اسواسطے وہ طبیب کو بلالایا اور چاہا
کہ نانک جی کا علاج کرایا جاوے جب طبیب آیا اور نبض دیکھی تو معلوم کیا کہ اسکو
جسمی کوئی بیماری نہین روحانی ذوق وشوق کے سبب سے اُسکی ایسی حالت رہتی ہے
طبیب نے کالو رائے کی تسلی کی اُسوقت گورو نانک جی نے کلام عارفانہ اور اسرار الہی
کے بیان سے حکیم کو ایسا خوش کیا کہ وہ بدل وجان گورو جی کا معتقد ہوگیا -
چارہ گر چارہ نہین اس عشق کے بیمار کا + طالب دیدار کو شربت ندو دیدار کا
جب گورو نانک جی کی عمر چودہ برس کی ہوگئی تو والد نے چاہا کہ انکو دنیائی کاروبار مین
مصروف کیا جائے چنانچہ کچھ روپیہ نقد حوالے کیا اور بھائی بالا خدمتگار کی نگرانی سے
گورو جی کو تجارت کے واسطے روانہ کیا اور چلتی دفعہ تاکید کی کہ اس روپیہ کا کوئی عمدہ
سودا کرنا وہان سے چلکر نانک جی ایک جنگل مین پہونچے دیکھا کہ چند فقیر عابد زاہد وہان
عبادت کرتے ہین اور بہت دن کے بھوکے ہین بھائی بالا کو کہا کہ والد کا حکم ہے کہ اس
روپیہ سے کوئی اچھا سودا کیا جائے اب اسسے اچھا اور سودا کیا ہے کہ ان فقیرونکو
کہانا کہلایا جائے اور وہ روپیہ اسپر خرچ کیا جائے چنانچہ سامان منگواکر فقیرون کو
کھانا کہلادیا اور واپس گھر کو چلے آئے اور باپ کے غصہ کے خوف سے جنگل مین چھپ رہے
جب یہہ خبر رای کالو کو پہونچی پنڈت رامدیال اور رائے بھولا کے پاس جاکر عتاب شروع
کیا کہ بہت اچھی پیشین گوئی تمنے کی اور مژدہ دیا تہا کہ یہہ فرزند صاحب اقبال ہوگا

حالانکہ یہ لڑکا میرے گھر کے برباد کرنیوالا ہی وہ بولے کہ جب پاس اوٹ کے ذعروج اوج موج
مین ہوگا تو شائدتم اور ہم دنیامین نہونگے آخر یہ تجویز ٹھہری کہ گورونانک جی چند عرصہ کے
واسطے لالہ جےرامداس بہنوئی اپنے کے پاس جو نواب دولت خان لودی حاکم ریاست
سلطانپور کا مودی تہا چلے جاوین یہ سلطانپور اب علاقہ ریاست کپورتہلہ مین آباد ہے
چنانچہ جیرامداس اور بی بی نانکی صاحبہ گورونانک جی کی ہمشیرہ انکو سلطانپور لیگئی سنہ ۱۵۴۴
مطابق ۹۵۰ھ ہجری مین شادی گورونانک جی کی مولراج قوم چونہ کے گہر ہوئی جو خاص
وٹالہ ضلع گورداسپور کا رہنے والا تہا لالہ جیرامداس نے نواب دولت خان لودی کا مودیخانہ
گورونانک جی کو لے دیا اور گوروجی کام مودیخانہ کا کرنے لگے اور فیض عام جاری کردیا
فقرا اور زاہد عابد لوگون سے صحبت رہتی ایکروز ایک فقیر روشنضمیر نے گوروجی سے
کہا کہ تم پہر رات رہی نہر بئین مین جو سلطانپور کے پاس بہتی ہے غوطہ لگایا کرو اوسی رات
گوروجی نے نہر مین غوطہ لگایا اور آٹھ دن غائب رہے اُسحالت مین سب کو خیال ہوگیا
کہ بسبب فضول خرچی اور خرچ کر لینے رقم مودیخانہ کے نانکجی فرار ہوگئے اُس وقت
گوروجی کی ہمشیرہ بی بی نانکی اپنے خاوند کو تسلی دیتی تہی آٹھوین روز جب گوروجی پانی
سے نکلے تو نواب نے مودیخانہ کے حساب کا حکم دیا چنانچہ حساب مین روپیہ مودیخانہ کا
پورا نکلا بلکہ فاضلہ پایا اور مودیخانہ دوبارہ گوروجی کے سپرد ہوا و خیرات بدستور
جاری رہی ایک روز گوروجی رسد تول رہے تہے ترازو کے پلے جب تیرہ ۱۳ پر آئے
[illegible] آلہی مین ایسے مستغرق ہوئے کہ تیران تیران کہتے ہوئے چلے گئے اور صدہا
[illegible]
گئی سو روپیہ فاضلہ نکلا اس حساب کے بعد گوروجی نے مودیخانہ کا کام چھوڑ دیا ہر چند
نواب نے التجا کی مگر پذیرا نہوئی اب اُس مودیخانہ کی جگہ بڑا گوردوارہ بنا ہوا ہے۔
ایک روز گورونانک جی کو نواب نے اپنے پاس بلا کر کلمات معرفت و اسرار توحید سنے اور کہا

کہ تم خدا کو واحد جانتے تھے وآپ ہمارے ساتھ نماز پڑھو گوروجی نواب کے ساتھ ہولئے شہر
مین شور پڑ گیا کہ آج نانک جی مسلمان ہو گئے نواب و امام مسجد جب نماز پڑھنے کو کھڑے
ہوئے تو گوروجی شامل نہوئے بعد فراغ نماز نواب نے سبب پوچھا گوروجی نے کہا کہ آپ
نماز پر کھڑے ہوئے کابل گئے گھوڑے خرید رہے تھے اور امام کو یہ فکر تھا کہ میری گھوڑی
کا بچہ کسی گڈھے مین نہ گر پڑے ایسی نماز سے نہ پڑھنا اچھا ہے نواب اس کشف سے حیران
رہگیا۔ سنہ ۱۵۶۱ء مین سری چند اور سنہ ۱۵۶۳ء مین لکھمی چند دو فرزندان دلبند گورونانکجی
کے گھر پیدا ہونے سے تمام ہندو سلطانپور کے خوش ہوئے سنہ ۱۵۶۵ء مین گورونانک جی کا
ارادہ ہوا کہ تمام سرزمین کا سیر کیا جائے چنانچہ ہمشیرہ سے رخصت ہو کر معہ بالا خدمتگار و
مردانہ مطرب رباب نواز سیر کو روانہ ہوئے کہتے ہین کہ مردانہ کے رباب کے ہر ایک تار سے
یہہ آواز نکلتی تھی کہ "نرنکار تو یاب بندہ تیرا ہے" وہان سے چلکر گورونانک جی شہر شہر گانو
گانو ہر آبادی و دشت و دریا کی سیر کرتے تھے اور خلق خدا کو اپنے مکاشفات و مراقبات
و مجاہدات سے فائدہ پہونچاتے تھے پہلے سب سے قصبہ ہین آباد مین رونق بخش ہوئے پھر ملتان
و سکھر و ہند و سندھ پہونچے ملتان کے ولی بہاؤالحق اور بابا فرید پاک پٹنی و شیخ براہم
سے ملاقات کرتے انکو باطنی مکاشفات سے مستفیض کر کے عازم ترکستان ہوئے شیخ نور نصر
کو جو ایک چرواہ بکریان چرانیوالا تھا مہربان ہو کر ریاست عظیم بخشی چنانچہ اسکی
اولاد شکارپور مین اب تک صاحب ریاست ہے نیز ایک شخص داؤد نام پر افسندیو
مہربان ہو کر علو مرتبت و امارت کی دعا دی جسکی اولاد نواب بہاولپور ہے
داؤد پوتہ [illegible]
لاکھون آدمی ننکانا کو جاتے ہین ننکانا مین گورو صاحب کا بھی مندر ہے پھر بہاؤالحق (؟)
کے بیٹے کو بتصدیق قول جپ جی "لکھ پتالان پتال لکھ اکاسان اکاس" تمام زمین (؟)
آسمانون اور تمام زمینون کی سیر کرائی۔ ولی قندھاری کا گرایا ہوا پہاڑ ہاتھ سے (؟)

چنانچہ بمقام حسن ابدال پتھر پر گورو نانک جی کا پنجہ لگا ہوا ہی اور پانی کا چشمہ جاری
ہے۔ ترکستان کے شہرون قندہار و کابل و قندس و بخارا مین سیر کی جہان جہان قدم
رکہا گوردوارے بنائی گئے شہر قندس علاقہ بخارا مین کڑاہ پرشاد کے طاش پر قدرتی
سے پنجۂ دست مبارک لگجاتا ہی تو آپسے تقسیم ہوتا ہے فارس ایران بغداد مین عبدالرحمان
کو مکاشفات دکہلائے تیمور والد بابر مورث شاہان مغلیہ کو بتصدیق تواریخ مغلیہ فارسی
موجودہ کتب خانہ سرکاری امرتسر ... مٹھی بہنگ لیکر ۷ پشت تک کی بادشاہت بخشدی
پہر بالاخر ... کے اصرار سے ... سر دیگر سلطنت واپس لینے کا حکم دیا سنہ ۱۴
مین گورو نانک جی مکہ شریف مین تشریف لے گئے اور حجرے کیجانب پاؤن پسار کر دراز
ہوئے شیخ جیون مجاور نے لات ماری اور کہا یہہ کیا حرکت ہی گوروجی نے جواب دیا
کہ مین تہکا ہوا ہون میرے پاؤن کہینچکر دوسری طرف کردو چنانچہ اُسنے پاؤن اُٹھا کر
جسطرف کردئے اُسیوقت حجرہ بہی اُسی طرف ہوگیا اسیطرح چارون طرف گہومتا گیا
... جو داس کرامت کے سالار مکہ نے گوروجی کو جادوگر جانکر سنگساری کا حکم دیا اور
... مسلمانون نے پتھر گوروجی کے مارنیکو اُٹہائے گوروجی نے اکال بانگ دینا شروع
... یا جواب تک خالصہ جی کا وِرد ہے ست سری اکال گوربر اکال تب وہ پتھر
اُنکے ہاتھون کو چپٹ گئے اور سبنے معافی مانگی آخرحسب درخواست قاضی رکن الدین
... بکر عارفین کے معافی ہوئی یہہ حالت دیکہکر جماعت علمائی اہل اسلام مثل عبدالرحمان بغدادی
... امام اشرف و امام شافعی و امام اعظم وغیرہ گوروجی کے پاس جمع ہوئے اور باتفاق
... بکر مدینہ منورہ کو گئے مزار مقدس ہو تبدیل و قال فرمائی مزار سے سوال و جواب کی صدا
... وہان سے رخصت ہوکر بہائی مردانہ کی آنکہین بند کرائین اور بزور کرامت
... ننکانہ مین اپنی بہن بی بی نانکی کے پاس آپہونچے اور اُنکو اپنی ملاقات سے خوش کرکے
... بہیتر تشریف لے گئے جہان بتقریب اشنان سورج گرہن کے مجمع کثیر تہا تالاب کے کنارہ پر

گوروجی نے گوشت کا خم پکایا اور اُس ہی سب کو کڑاہ پرشاد یعنے حلوہ تقسیم کیا وہان سے
دہلی کو گئے اور شاہ شرف قلندر سے ملاقات کی اور ایک بادشاہی فیل جو مرگیا تھا اور
فیلبان اُسکی مرنیسے کمال حیران تھا زندہ کرکے تیرتھون کو تشریف لیگئے اور ہردوار
کا اشنان جگناتھہ گیا پٹنہ کے ممالک کی سیر کی خفیہ مندر کے راجکا نام شیوناتھ و راجہ
سنگلدیپ سے ملے عالم جنات کے راجہ دیولوت و بہائم و وحوش و دروجل ماہو و بن مانہو
سے ملاقات کی تبتشاہین و ریاست بہوتان کی سیر فرمائی ایک جگہہ دہرم سالے بنا کے
ست نام منتر سکہایا اور رہناتھہ جی کے سدہ منڈلی کو برہم چرچا سے مغلوب کرکے معراج
یعنے سچ کھنڈ مہان اکال منڈل جہان الہام و اکاش بانی نازل ہوکر حضوری ہوتی ہے
اور اُسی مقام پر تمام دیوتاؤن و اوتارون کو درجہ بدرجہ الہام ہوتے رہے ہیں
پہونچے اور سب سے کئی درجہ زیادہ گورونانک جی کو ترقی مقامات قرب کی حاصل ہوئی
وہان سے بہارتھ کھنڈ کے ملک کو مراجعت کی وہانسے واپسی کے وقت بال گودای
ٹیلہ کی سیر کی اور وہان سے بادشاہ کو نصیحت کرکے پیلی بہیت گئے اور اُس جگہہ ایک
پیپل کے درخت پر پنجہ کا نشان لگایا جو ابتک ظاہر ہے وہانسے لاہور کو آئے اور کروڑی ایک
کہتری بخشی بہگت رام کے بزرگ کو اپنا سکہہ بنایا وہانسے اپنی مولد مین گئے پہر اُسمقام پر
پہونچے جہان اب ڈیرہ بابا نانک آباد ہے یہ قصبہ ضلع گورداسپور مین بکنارہ دریا
راوی آباد ہی اور اُسی جگہہ مندر بابا نانک جی کا زیارتگاہ خلق ہی وہان سے علاقہ پرگنہ
کلانور مین جاکر ایک جدید قصبہ کرتارپور آباد کیا سب متعلقین وہان آباد کئے وقفہا
لنگر جاری کیا دور دور سے لوگ آکر وہان آباد ہوئے ۔ گورونانک جی نے اپنی دونون
فرزندون مین سے سری چند جی کو اجازت دی کہ جدید پنتہہ اداسی نانگہ و پرہنس بنانے
لگے چنانچہ اُنہون نے ایسا پنتہہ بنایا اور آجتک جاری ہے بڑے بڑے عابد زاہد اُسمین گزرے
ہین اور اب بہی موجود ہین ۔ دوسرے بیٹے لکہمی چند جی گہرباری ہوئے جنکی اولاد ہی

صاحبزادی دس ہزار خاندان تخمیناً ہین۔ گورونانک جی نے اپنے دو بیٹیون سے کسیکو اپنی جگہہ مسند نشین نکیا بہت دفعہ انکا امتحان بہی کیا مگر وہ پورے نہ نکلے آخر لہنا کہتری کو مسند گوروائی کی بخشدی اکہتر سال پانچ ماہ پندرہ یوم کی عمر پائی ۱۵۹۶ سمت بدی دسمی ماہ اسوج پہر رات رہی بیکنٹہہ کو چلدئے وفات کا مقام ڈیرہ ہی بڑا عالیشان گنبد سطلا بنا ہوا ہے اور مندر کے متعلق دس ہزار روپیہ کی جاگیر ہے انتقال کے بعد دونو صاحبزادی آئے کہ والد نے ہمسے چار گہڑی باتین نکرلین اُسیوقت گوروجی اٹھ بیٹھے اور چار گہڑی تک صاحبزادون کے ساتھ باتین کرکر پہر فوت ہوگئے چونکہ مسلمان لوگ بہی بیشمار گوروجی کے معتقد تہے بعد وفات ہندو مسلمان دونو فریق مین جھگڑا ہوا ہر فریق چاہتا تہا کہ انکی تجہیز و تکفین اپنے طریق پر کرین حاکم وقت درمیان آیا اور چاہا کہ پہلے جسم مبارک کا درشن کرین جب جسم سے چادر اٹہائی تو نعش موجود نہ پائی صرف ہند پہول گلاب اور چمبیلی کے نظر آئے پس چادر کو نصف نصف تقسیم کردیا ہندؤن نے چادر کے ٹکڑہ کو داغ دیا اور مسلمانون نے دفنا دیا مسلمانون نے جو مقبرہ بنایا اب دریائے راوی مین بہ گیا ہے

واقعات گورو انگد جی بادشاہ دوم

اس بزرگ نے ۱۵۶۱ سمت ماہ بیساکھ سدی ایکم چار گھڑی رات رہی موضع سرائے ناگہ معروف سرے ماہتہ مین جو اب تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور مین واقع ہے لالہ پہیرو مل ولد کیرت رام قوم کہتری گوت ہتین کے گہر جنم لیا وہان ایک گوردوارہ بنا ہوا ہے جو غیر آباد ہے اور پوجاری سادہ اور اسی اس گوردوارہ کا پانسو روپیہ کی جاگیر کہا تا ہے یہہ گوروجی اصلی مقام سے اُٹھکر موضع کہنڈور متصل فتح آباد متعلق ضلع امرتسر تحصیل ترنتارن مین قیام پذیر ہوئے سرسال جوالا مکہی دیوی کے درشن کرنے د . . سطے دیوی پرستون کے سرگروہ ہوکر جایا کرتے تہے ایکدفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ گورو انگد جی گہر سے دیوی جی کے درشن کو

روانہ ہوئے راستہ مین گذر انکا کرتا پورمین ہوا او رمعہ قافلہ گورونانک جی کیخدمت مین حاضر ہوئے گورونانک جی نے لوگون سے علیحدہ لہناجی سے ملاقات کی اور فرمایا کہ آؤ بہائی لہنا ہمنے دینا اور تمنے لہنا یہہ بات کہتے ہی لہناجی کے دلکو ایسی کشش ہوئی کہ گورونانک جی سے علیحدہ ہونیکو دل نچاہا رات کو وہان ہی مقام کیا شب کو خاص دہرم سالا کے دیونجانہ کے پیشخانہ مین لہناجی کو دیوی جی کی درشن ہوئی اور حکم ملا کہ اب تیرا مقصود یہان ہی ملیگا اب ہمارے مندر پر آنیکی ضرورت نہین یہہ بشارت پاکر لہناجی بصدق دل گورونانک جی کے سکہہ بن گئے اور وہ خدمت کی کہ اُسّے زیادہ اس پنتہہ مین کسی سکہہ نے اپنے گورو کی نہین کی ہے اور اُس خدمت کا پہل یہہ پایا کہ گورونانک جی نے اپنے فرزندان عزیز کو گوریائی سے محروم کرکے لہناجی کو انگ سے لگایا اور انگد خطاب بخشکر اپنی جگہہ مسندنشین کردیا لہناجی کی خدمات کا کچھہ شمار نہین جو وہ گورونانک جی کی حضور مین بجا لاتے ایکبار فرزندان عزیز کے روبرو گورونانک جی نے اپنی زعفران کی کٹوری گندگی کے مغاک مین پہینکدی اور اُنکو حکم دیا کہ کٹوری کو گندگی سے نکال لاؤ وہ نہ گئے لہناجی دوڑے گئے اور کٹوری نکال لائے۔ ایک روز گورونانک جی جنگل مین چلے جاتے تہے زمین پر ایک مردہ لاش پڑی ہوئی پائی گورونانک جی نے لہناجی کو اشارہ کیا کہ اس مردہ کو کہالے اُنہون نے بلاتامل کہانا شروع کیا فی الفور اُسکا ماس حلوا یعنی کڑاہ پرشاد بنگیا گورونانک جی کے بعد انگدجی نے مسندنشین مسندگوریائی ہوکر کہنڈور مین سکونت اختیار کی اور بہائی بالا خدمتگذار ومقرب گورونانک صاحب کو اپنے پاس بلوا رہا تہا وہ واقعات سیر وسیاحت گورونانک جی قلمبند کرتے بعض وقات گورونانک جی کے مکاشفات سنکر مدہوش ہوجاتے اور ایک ایک دو دو روز کے بعد ہوش مین آتے

گورمکہی حروف گورو انگدجی نے ایجاد کئے جو ابتک قوم خالصہ مین مروج ہین ہر ایک کتاب و گرنتہہ اُنہین حروف مین لکہی جاتے ہین شبد شلوک باجی بیہ گورو اکثر تصنیف

کرتے اخیر مین گورونانک جی کا نام درج کرتے لنگر انکا صبح و شام جاری رہتا تہا فقرا و غربا کو مفت کہانا دیا جاتا تا خود اپنے ہاتھ سے دستکاری کرکے اُسکی آمد سے دوسرے روز کہانا پکواتے اور کہاتے ہمایون بادشاہ چغتائی نے جب شیرشاہ سے شکست کہائی تو بہاگ کر گوروانگدجی کیخدمت مین آیا گوروانگدجی نے کچہہ جواب ندیا بلکہ اُسکی طرف آنکہہ اُٹہاکر بہی ندیکہا جب دوساعت اُسکو کہڑے کہڑے گذرچکی تو غضب مین آیا اور قبضہ پر تلوار کے ہاتھ رکہکر چاہا کہ گوروجی کو قتل کرڈالے فی الفور قبضہ اُسکے ہاتھ کی ساتھ چمٹ گیا اور گوروجی نے بعالم باطن اُسکے ارادہ سے واقف ہوکر فرمایا کہ جس موقع پر جوش و شمشیر زنی کا وقت تہا تمسے کچہہ نہوسکا اب فقیرون پر تلوار نکالنا اور ہاتہہ اُٹہانا نچاہیے ہمایون نے یہہ بات سُنکر قدم پکڑلئے اور بہت منت کی جواب دیا کہ گورونانک جی کی بخشش جبتک عالم ہے قائم رہیگی کچہہ تحمل کر تیرا بیٹا تمام ہندوستان کا بادشاہ ہوگا۔ گوروانگدجی کی دختر نیک اختر کا نام بی بی امرو تہا اور وہ موضع باسرکے تعلقہ پٹی پرگنہ امرتسر تیجورائی خلف لالہ امرداس کے ساتھ بیاہی ہوئی تہی ایک دن وہ لڑکی اپنے والد کی سکہائی ہوئی شبد بمضامین توحید و معرفت سند چہ گرنتہہ صاحب پڑہ رہی تہی اُسکی آواز امرداس جی کے کان مین پہونچی تو بہت خوش ہوئے اور دل کے جذب و کشش سے روانہ ہوگئے اور گوروانگدجی کیخدمت مین حاضر ہوکر خدمت اختیار کی اگرچہ امرداس جی گوروانگدجی کے سمدہی ہوتے تہے مگر سمدہی کے رشتہ کو بالائی طاق رکہکر سکہہ بننے کی خواہش کی گوروجی نے انکی طرف کچہہ توجہ نکی دل مین جانتے تہے کہ یہہ ولیعہد آیا مگر تجربہ کے لئے نگاہ تک نکی مگر رات کو اپنے پس خوردہ لقمہ سے ممتاز فرمایا اور سکہہ بنایا امرداس جی نے سمدہی پن کے اعزاز کو چہوڑکر غلامانہ طریق اختیار کیا اور لنگر کی خدمت اپنے ذمہ پر لی باوجودیکہ عمر بڑی اور قوی مین ضعف آچکا تہا جوانون کی طرح کمرہمت کی باندہ لی

انکی شبانہ روز خدمت پر گوروانگد جی کمال خوش ہوئے۔ ایکبار امساک بارش کی سبب سے
لوگون کو سخت تکلیف تہی تمام زمانہ مصیبت مین گرفتار تہا ایک حاسد جوگی کہنڈور مین
آیا اور اُسنے زمینداروں کو ترغیب دی کہ گوروانگد جی اگر خدا سے بارش نہ دلائین
تو گانوسے نکال دو اُنہون نے گوروجی کو بارش کے واسطے کہا جب بارش نہوئی
تو زمینداروں نے گوروجی کو نکالدیا گوروجی تو نہایت حلیم وسلیم ورحیم تہے گانو
سے باہر ایک سکہہ کی جہونپڑی مین آرہے مگر گانو والون کے حق مین بددعا نکی
مگر امرداس جی نے زمینداروں کو کہا کہ جوگی کے جسم کا ٹکڑا جہان جہان لیجاؤگے
بارش ہوگی زمینداروں کو تو بارش کی ضرورت تہی فوراً جوگی کے جسم کے ٹکڑے
کاٹ کر لے گئے جہان وہ ٹکڑا گیا بارش ہوگئی کہیڑا جاٹ یہہ حالت دیکہکر کمال
حیران ہوا اور گوروجی کی منت کرکے پہر گانو مین لے آیا چونکہ امرداس جی کی کاروائی
بیرحمانہ تہی اُنپر عتاب ظاہر کیا کہ کیون ایسا کرکے جوگی کو نقصان پہونچایا۔
اُسوقت موضع کہنڈور سے دریائی بیاس تین میل تہا اور امرداس جی روز پچہلی رات
دریا پر جاتے اور گاگر پانی کی دریا سے لاکر گوروجی کو اشنان کراتے تہے ایک رات
گاگر پانی کی جو لیکر آئے اور گانو مین پہونچے تو اتفاقاً اُسوقت ابر تہا اور رات اندہیری
تہی بارش ہورہی تہی بسبب تاریکی کے پانو امرداس جی کا ایک جولاہہ کی کہار مین جا پڑا
اور امرداس جی گر گئے جولاہہ جو اُسوقت مکان کے اندر تہا جولاہی اپنی عورت سے پوچہنے
کہ باہر کہڑکا کیسا ہوا ہے وہ بولی کہ کوئی پہل پڑا ہے شاید امرو نتہا دان یعنی بے مکانا
ہوگا جو اسوقت پانی لیکر آیا کرتا ہے۔ علی الصباح جب گوروجی مسند پر بیٹہے اور دربار
لگا تو گوروجی نے اُن جولاہی وجولاہہ کو بولایا اور کہا کہ رات رحیم نے تقریر کی تہی
وہ پہر کردو اور سچ کہدو جولاہی نے جواب دیا کہ ہان میری زبان سے بیساختہ نکل گیا تہا
کہ امرو نتہانو ان یعنی بے مکانا ان ہوگا یہہ بات سنکر گوروجی محبت کے آنسو بہر لائے

اور امرداس جی کو گلے سے لگایا اور سب کے روبرو سے آواز بلند فرمایا کہ گورو امرداس
نتھانوان نہین بلکہ نتھاؤن کا تھانو بے مکانون کا نشان بے پناہون کی پناہ غریب نوان
کرن کا ان سمرتھ میتر اگرو نانک شاہی پنتھہ کا ہی اور اس جولاہی کو دوسرا مکان
عطا فرمایا اور جولاہے کی نعار بنڈ ہندتی کی جگہہ کو متبرک قرار دیا اور حکم دیا کہ اسکے
نزدیک ہمارا اڈیرہ بناؤ اور جولاہی کی میخ کریجو درخت کی جتنے پانو گورو امرداس جی
کا اٹک کر گرپڑے تھے اسیوقت سرسبز ہوگئی اور حکم ملا کہ اسکے پہل سے بے اولاد
کو اولاد ملا کریگی بعد ازان امرداس جی کو غسل کرایا خاص خلعت پہنایا اور مقرب
بارگاہ کیا۔ ایک روز ایک شخص گوندا نام قوم مروانیہ خدمت مین حاضر آیا اور
عرض کی کہ بکنارہ دریائے بیاس تین کوس بجانب شرق ایک شہر آباد کرنا منظور ہے
بارہا فصیل و عمارت بنائی گئی ہے مگر جنات مسمار کردیتے ہین چونکہ گورانگد جی کے دو
فرزند داتو جی و داسو جی تھے اور بسبب عدم فرمانبرداری کے گوریائی سے محروم رہ گئے
تھے انکو حکم ملا کہ تم جاکر جنون کو اس مقام سے نکالدو انہون نے جوابدیا کہ کس تسخیر و
تسخیر و تدبیر سے انکو نکالا جاوے پہر امرداس جی کو حکم ملا کہ ہمارا عصا لیکر تم وہان
جاؤ شہر کے فصیل کیجگہہ عصا سے خط کہینچدو جنات کو وہان سے نکالدو پہلے اپنا محل و
مندر وہان بناؤ پہر شہر آباد کرو چنانچہ ایسا کیا گیا اور شہر آباد ہوگیا چنانچہ
ابتک دیوانخانہ و محل و باولی گورو امرداس جی کی وہان بنی ہوئی ہے اور
سکہون مین وہ تیرتھ سمجہا جاتا ہے اور گوندا کے نام سے نام اس قصبہ کا اب تک
گونداوال مشہور ہی گوبندوال اور گوبندپوری بہی اسکو کہتے ہین واضح ہو کہ گورو
انگد جی دوسرے گورو نے تیرہ سال نو مہینے چہ روز گوریائی کی اڑتالیس سال
کی عمر پائی پہر سنہ ۱۶۰۹ سودی چوتہہ ماہ چیت پہر دن باقی رہے دنیائی ناپائدار
سے رحلت فرمائی رحلت سی ایکروز پہلے بڑا جگ کیا ہزارون فقرا کو جمع کرکے

طرح طرح کے کہانے انکو کہلائے اور تمام سنگت کو جمع کر کے گورو امرداس جی کی
آگے سری پہل یعنے ناریل اور پانچ پیسے حسب دستور گورو نانک جی کے بہیٹ کئے
اور گورویائی انکو بخشی پہر پاکیزہ لباس پہنا اور بستر پر دراز ہو کے عالم بالا کو چلے
گئے جب غسل کا وقت ہوا تو جسم مبارک کو بستر پر موجود نہ پایا یہہ اسواسطے ہوا کہ لوگ
گورو نانک جی کے جسم گم ہو جانیمین شک نکرین مگر تہوڑی دیر کے بعد جسم پہر موجود
ہوگیا ابتک کہنڈور مین دوسرے بادشاہ کا دربار یعنے مندر بنا ہے اور ایکہزار
روپیہ کی جاگیر ہے اور صاحبزادے کہنڈور اور کپورتہلہ مین رہتے ہین باوا
تہاسنگہ سررشتہ دار کمشنری امرتسر وہرنام سنگہ محافظ دفتر کمشنری اور باوا ارجن
مہتمم مطبع دہرم پرکاش کپورتہلہ اس خاندان کے صاحبزادے ہین۔

واقعات گورو امرداس جی تیسرے بادشاہ قوم سکہ کے

یہہ بزرگ یعنے تیسرے بادشاہ قوم سکہہ کے موضع باسرکے تعلقہ پٹی پرگنہ امرتسر سوبجہ بنسی
خاندان مین بخانہ لالہ تیجو رائے ۹ بیساکہ ۱۵۳۶ اسودی چودہ پہر رات رہی
پیدا ہوئے موضع باسرکے مین ایک گوروددوارہ بنا ہے اور جاگیر مقرر ہے جب
بالغ ہوئے ہر سال ہردوار جاتے اور گنگا کا اشنان کرتے ایکبار رستہ مین
گورو جی سوتے تہے ایک برہمن نے انکے پانومین پدم دیکہا دیکہے اور کہا کہ آپ بے شک
بادشاہ ہونگے اور ایک زمانہ آپکا پیرو ہوگا اسبات کے منتظر تہے کہ عمر بڑہی
ہوگئی آخر گورو انگد جی کیخدمت مین حاضر ہو کر گورویائی پائی اور ۱۶۲۳ مین
موضع گوندوال کو آباد کیا اور چشمہ فیض جاری کر کے ہزارہا خلق خدا کو
واصل بحق کیا اور کتاب بانی ربّانی تصنیف کر کے گورو نانک جی کا نام اسمین
درج کیا انکے دو لایق و نیک فرزند سوہری مل و موہن چند و ایک دختر نیک
اختر بی بی بہانی جی تہی۔ قوم کہتری و برہمن کے بیشمار لوگ انکے سیوک ہوئے

عام وخاص نے فیض پایا بائیس ۲۲ گدیان فقرای صاحب کمال کی انکے وجود عظمت آمود سے جاری ہوئین جسمین سے بڑی گدی گنگ وداسیون کی ضلع انبالہ تحصیل کہرڑ موضع واتون مین ہے اور باباجواہر سنگھ زمانہ حال مین بڑا نامی گرامی صاحب گدی وہان موجود ہے کوہستان ضلع سملہ ونالاگڑہ وددوابست مین اس گدی کے سیوک ہین چار ہزار کی جاگیر ہی دوسری گدی ضلع ہوشیارپور متصل کوہ چنت پورنی تسیل انب موضع دہرم سالہ مین ہے مہنت وہان کے ایک برہمن ہین اور اس پہاڑ کے تمام لوگ انکے سکہہ ہین۔ تیسری گدی خاص ڈیروال ضلع امرتسر مین بڑی قدر ومنزلت کی ہے۔ چہارم لالہ مہیش داس کہتری سکنہ لاہور کو گدی عنایت ہوئی جنکی اولاد دیوان رام جس و دیوان متہراداس صاحب مدارالمہام ریاست کپورتہلہ مین انہون نے بسبب امارت اپنی سکہی جاری نہین کی پنجم ساونمل براد رزادہ کو مسند عطا کی اور انکی اولاد اب تک سرفراز چلے آتے ہین ششم قصبہ گرڈ نوہ علاقہ پٹیالہ مین بابا رنگداس بہنڈاری کہتری کو گدی بخشی جنکی خاندان کے اب تخمیناً سو آدمی صاحب عزت وعظمت ہین اور انکا جہنڈا ابہی ہے اور سکہی سیوکی بہی جاری ہے علی ہذاالقیاس ۲۲ گدیان گوروامرداس جی کی ذات سے جاری ہوئین جنکی تشریح بہت طول ہی۔ لنگر گوروامرداس جی کا ہروقت جاری رہتا تہا اور طرح طرح کے کہانے ہروقت پکتے رہتے تہے خاص عام کو برابر حصہ ملتا تہا اور خود گوروجی ایک وقت بی نمک اوکرا یا آش جو بے نمک تناول کرتے تہے اور دن رات خدا کی عبادت مین مشغول رہتے تہے لنگر مین چار برن کے لوگ یکجا کہاتے تہے کسی سے نذرنذرانہ لنگر کے صرف سے زیادہ نہ لیا جاتا اور جو کوئی درشن کیلئے حاضر ہوتا اسکے واسطے شرط تہی کہ پہلے لنگر کا تبرک کہالے تو خدمت مین حاضر ہو اگر کوئی نہ کہاتا تو درشن نہ پاتا۔ ایک برہم چاری درشن کو آیا مگر اُس نے

انگا وسیع ظرف تھا۔ بلالحاظ ذات کے دیکھکر کہانا کہایا اور درشن کئے بغیر چلا گیا
رستہ مین جہاں رہا آیا اور کہانا پکانے اور چولہا بنانے کے واسطے زمین کہودتا
ہڈیان نکل آتین انہ کو خواب مین اشارہ ہوا کہ گوروامرداس جی کے لنگر کا کہانا کہا
اور انکی درشن کرتا تو یہہ حالت رفع ہو چنانچہ وہ واپس آیا اور کہانا کہا کر قدمبوسی
کی۔ گوروجی کی صاحبزادی بی بی بہانی کے ناطہ نسبت کیواسطے گہر کا پروہت
ایک روز گوروجی سے تقریر کر رہا تہا اور ایک لڑکا کہتری لاہور کا باشندہ
معہ اپنی والدہ کے اسوقت سامہنے کہڑا تہا جو سنگت کے ساتہہ لاہور سے آیا ہوا تہا
پروہت نے اس لڑکے کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ اس عمر کا لڑکا ہو یہہ بات سنکر
گوروجی نے فرمایا کہ بس ہماری قوم کہتری کی ایسی نازک قید اور دہرم ہے کہ
جس طفل کیطرف گفتگو مین بہی اشارہ ہو جائے وہی داماد قرار پاتا ہے جب
دریافت کیا تو وہ لڑکا جسکی طرف اشارہ ہوا تہا رامداس نامی لاہور کا رہنے والا
سوڈہی کہتری ہے اسیوقت بی بی بہانی جی کا ناطہ رامداس جی کے ساتہہ منظور
ہوا اور گوروجی جان گئے کہ ولیعہد آگیا اسروز رامداس جی بدل وجان خدمت
مین حاضر رہنے لگے اس مصروفیت کے ساتہہ کہ ایکدم غیر حاضر نہ رہتے اور ادہر
بی بی بہانی جی نے ایسی شائستہ خدمت کی کہ سب سے بڑہگئی ایک رات گوروجی
کی عبادت کی چوکی کے پایہ کے نیچے بی بی بہانی نے پڑاوہ کی جگہہ اپنا ہاتہہ رکہدیا
اور ہاتہہ زخمی ہوگیا مگر اسنے اف نہ کی یہہ حالت جب گوروجی نے دیکہی بہت
مہربان ہوئے اور فرمایا کہ اے پیاری بیٹی تیرا والد گورو ہے اب تیرا شوہر بہی
گورو ہوگا فرزند بہی گورو ہوگا پوتہ بہی گورو ہوگا۔

گوروامرداس جی نے سات سال اپنی عمر کے گورورامداس جی کو بخشدی تہی
اور ۸۴ پوہڑی کی ایک باولی گوندوال مین بنوائی اور ایک سکہہ کا لوٹا جو دریا

لنگ مین گرا تہا بجنسہ اس باولی سے نکلوا دیا۔ چونکہ اُن ایام مین اکبر بادشاہ و جیمل فتا
کی لڑائی قلعہ چتوڑ گڈہ پر ہو رہی تہی گورو جی نے فرمایا کہ جسروز ہماری باولی کی عمارت
کا کام ختم ہو جائیگا اُسی روز اکبر قلعہ فتح کر لیگا چنانچہ اس بات کی تصدیق کے لئے ایک
معتمد شاہی گورو جی کی خدمت مین حاضر رہا آخر اُسی طرح وقوع مین آیا کہ جس روز باولی
کی عمارت ختم ہوئی اُسی روز قلعہ چتوڑ گڈہ فتح ہو گیا بادشاہ ادای شکرانہ کے لئے
خود خدمت مین حاضر ہوا اور گورو جی کے طشت کا جو آش بے نمک کا پیالہ تہا بڑی خوشی
سے نوش کیا اور بہت سے علاقہ واسطے تعمیر امرتسر نذر کئے جنمین امرتسر و ترنتارن و
کرتارپور و ہرگوبندپورہ گورو کے چک باندہے گئے گورو امرداس جی کے فرزندان
دلبند ون سے فرمانبردار اپنے والد کے تہے جب انکے والد نے مسند گورو یائی اپنے داماد
رامداس جی کو بخشی تو وہ بہت خوش ہوئے دو بیٹون مین سے جسکا نام موہری جی تہا
اُسنے باپ کی از حد تابعت کی باپنے اُسکے حق مین نیک دعا دی اور سکہی ون بخشا کہ نسل
پشت تک نجات کا حکم دیا اس خاندان کے صاحبزادے کل ہند مین معظم و مکرم گنے
جاتے مین۔ گورو امرداس جی نے گورو رامداس جی کو یہہ بہی حکم دیا تہا کہ ایک بڑا
تیرتہہ لاہور کیطرف لاہور سے پچیس کوس بجانب متصل موضع تنگ و کہالہ کی سرا سے
مین چہپا ہوا [illegible] اُسکو ہمتی ظاہر کرنا یہہ اشارہ امرتسر کیطرف تہا۔ ایک جذامی یعنی کوڑہی
گورو جی کیخدمت مین حاضر آیا اُسکو گورو جی نے اپنے غسل کے پانی سے غسل دیکر اچہا کیا
جب تندرست ہو گیا تو ساتہہ اپنے ایک سکہہ کی لڑکی سے اُسکا نکاح کیا اور نام اُسکا
سہو مرادی رکہا اور اتنی مہربانی کی کہ واصل بحق کرکے صاحب گدی اُسکو کر دیا۔
ایک برہمن کا لڑکا تپ نوبت کی بیماری سے مر گیا گورو جی نے تپ کو پکڑ کر بلایا اور
وہ صورت بنکر حاضر آیا چاہا کہ اُسکو نیست و نابود کر دین مگر بہائی لالو برہمن سکہہ کی
سفارش سے اوسکو چہوڑ دیا گیا اور آیندہ عہد لیا گیا کہ جب تپ نوبتی کے بیمار کو یہہ کہا

سنائی جائے تپ جاتا رہیگا چنانچہ ابتک یہہ کرامت جاری ہی کہ جسکو تپ نوبت ہوتا ہے
یہہ کتہہ اُسکو سنائی جاتی ہی بیمار اچہا ہوجاتا ہے۔ گوروجی نے یہہ بہی حکم دیا تہا کہ جبتک
ہم زندہ ہین ہماری بستی مین کوئی والدہ کی روبرو نہ مرے چنانچہ ایساہی وقوع مین آیا
اور اُس بوڑہیا کے بیٹو مرجانیکے بعد پہر کوئی بیٹا والدہ کے سامہنے فوت نہوا جبتک
گوروجی حیات رہے۔

گوروامرداس جی پچانوی ۹۵ سال عمر پاکر اور بائیس سال پانچ ماہ بارہ یوم مسند گوریائی
کو رونق بخشکر بہادہون کی پورن ماشی منگل کے روز ۱۶۳۱ھ چار گہڑی رات رہی
رحلت کرگئے اِسنے پہلے حکمنامے بہیجکر تمام سکہون کو جمع کیا جب سب جمع ہوچکے تو طعام جگ
اوان نعمت کا کرکے سب رخصت ہوئے اور گورو رامداس کے آگے ناریل وپانچ پیسے
نذر دیکر او رسند گوریائی پر انکو سرفراز کرکے راہی ملک بقا ہوئے۔

واقعات گورو رامداس جی صاحب چوتھے بادشاہ کے

یہہ بزرگ چوتہے بادشاہ پنتہہ خالصہ کے ہین ۲ ماہ کاتک ۱۵۹۱ سنہ ۱ صبح کے وقت تلالگن
مین سوڈہی ہرداس جان ٹہاکرداس کے گہر مین بمقام لاہو جنم لیا جس جگہہ اب لینیشان
گوردوارہ بناہوا ہی چہوٹی عمر سے انپر عبادت آلہی کا شوق غالب تہا اکثر سادہون
سنتون کی ساتہہ انکی صحبت رہتی تہی آخر گوروامرداس جی کے جانشین ہوی اور خلق
خدا کو بہت فیض پہونچایا گوندوال مین سکونت رکہی انکے گہر تین فرزند ہوئے ایک
پرتہی چند دوم مہادیو سوم ارجن جی انمین سی پرتہی چند تو باپکے برخلاف اور
نافرمان تہا مہادیو مست ومجذوب رہتا تہا ارجن جی لایق فایق حلیم سلیم علیم آدمی
تہے اور انہون نے ہی گوروجی سی گوریائی کی مسند پائی۔ گورو رامداس جی حسب
فرمودہ گورو امرداس جی کے موضع تہنگ وسلطان ونڈ کے گرد گرد تلاش اس تیرتہہ
پوشیدہ کی کرنے لگے جسکے ظاہر کرنے کے لئی مامور تہی ایکروز اسی نواح مین گشت

کر رہی تہے کیا دیکہا کہ جنگلمین ایک چہوٹی سی پانی کی چہپڑی ہے ایک کالا کوا اُسمین نہانے کیواسطے گیا سیاہی اُسکی فی الفور دور ہوگئی اور وہ سفید ہوکر اوڑ گیا اِستے گورو جی نے معلوم کیا کہ وہ متبرک تیرتھ اسی مقام پر ہے پس فی الفور تالاب کہدوانا شروع کیا اور شہر آباد کرکے رامداس پور و چک گورو نام رکہا۔

اس تیرتھ کا ذکر اسطرح درج کتب معتبرہ ہے کہ زمانہ سلف مین ایک راجہ جسکا اگہو نام تہا اس خطہ کا حاکم تہا اُسنے اسمقام پر بڑا جگ کیا سب دیوتا برہما لشن مہیش چاند سورج تارو وغیرہ تشریف لائے اور راجہ کی پریم بہگتی سے بہت خوش ہوئے سری لشن جی نے سُرگ سے امرت منگواکر اسجگہہ اشنان کیا اور راجہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ کچہہ ہمسے مانگ تاکہ تجہکو دیا جاوے راجہ نے جواب دیا کہ اسملک مین کوئی تیرتھ ذریعہ نجات اور شہر تجارتگاہ نہین ہے حکم ہو جائے کہ یہہ متبرک تیرتہہ اور شہر ہمیشہ آباد رہے اور خلق خدا اسسے فیض پائے لشن جی نے راجہ کی یہہ التماس منظور کی سو اُس روز سے یہہ تیرتہہ زمانہ کی نظرون سے غائب تہا آخر گورو رامداس جی کے عہد مین ظاہر ہوا۔ گورو رامداس جی نے بانی تصنیف کی جسکا نام شبد شلوک رکہا اور ہر وقت گورو امرداس جی کے فراق مین غمگین رہتے اور سکونت گوندوال مین رکہتے ہزاران سکہہ نہال کئے اور طالبان خدا کو سچی وصل کیا شہر ملتان کا راجہ جو سخت بیمار تہا خدمتمین حاضر آیا فی الفور اچہا ہوگیا۔ ایک بڑہیا دولتمند خدمت مین حاضر آئی اور ایک گینہہ مروارید پیشکش کیا گورو جی نے اُستے لیکر ایک فقیر ملنگ کو دیدیا جسنے وہ بڑہیا بیدل ہوگئی گورو جی نے اُسکی تسلی کی اور اُسکے حق مین نیک دعا دی۔ یہہ گورو چہہ سال گیارہ ماہ پانچ یوم مسند گوریائی پر رہے آخر ماہ بہادون سودی تیج چار گہڑی رات رہی ۱۳۳۸ء مین دنیا فانی سے رحلت کی چار روز وفات سے پہلے بڑا جگ کیا اور تمام سادہون سکہہ سنتون کو جمع کرکے اُنسے ملاقات کی

اور سری ارجن جی صاحب فرزند دلبند اپنی کو مسند گوریائی بخشکر اور تالاب و شہر امرتسر کی آبادی کی تاکید فرماکر بہشت برین کو کوچ کیا۔

حالات گورو ارجن صاحب جی پانچوین بادشاہ کے

یہہ گورو پانچوان جانشین مذہب سکھی کے ہین بیساکھ بدی ساتوین آدہی رات کو سنہ ١٦٢١ قصبہ گوندوال مین گورو رامداس جی کے گہر پیدا ہوئی خوردسالی کی عمر مین بزرگی کے آثار انکی ناصیہ حال سی نمایان تہی عبادت و عرفان کیطرف بہت خیال تہا طفولیت کے زمانہ مین ایکبار بیہ امرداس جی کی گدی پر جا بیٹہے اُنہون نے ہنسکر فرمایا کہ ای دوہتا بانی کا بوہتا) یعنے اے نواسہ معرفت کا جہاز جلدی بکڑا ایکروز توہی اس مسند کا مسند نشین ہوگا جب یہہ بالغ ہوئی تو حسب اجازت اپنی والد کے لاہور مین بتقریب شادی نہایل گورو رامداس جی کے تایاکے تشریف فرما ہوئی تو بانتظار حکم والد کے چند [illegible] لاہور مین مقیم رہے اور چوہٹے منڈی بازار مین دہرم سالہ المعروف چوہتی بادشاہی اور ڈبی بازار مین ایک باولی تعمیر کی چنانچہ ابتک وہ دونو متبرک مکان موجود ہین [illegible] باولی صاحب مشہور ترین مکانات شہر لاہور مین سی ہے جائداد متعلقہ اسکی [illegible] ہے جب گورو امرداس جی اٹہنے والے بیکنٹہہ بانشر ہوئے تو چشمہ امرت تالاب امرتسر کا جو کئی سال سے غیر مکمل اور پوشیدہ ہوگیا تہا پہر جاری کرنا چاہا اور زمین کہودنی شروع کی کہودتے کہودتے شمال کی سمت ایک پختہ عمارت کا مدفونہ گنبد برآمد ہوا اسمین ایک زاہد شخص سمادہ لگائی بیٹہا ہوا پایا گیا بسبب گذرنے عرصہ دراز کے اُسکی صورت مبدل ہو لی ہو ئی تہی پلکون کے بال اٹہوائے تو اُسنے آنکہین کہولین اور بولا کہ یہہ کون جگ ہی گورو ارجن جی نے جوابدیا کہ کلجگ ہی بولا کہ گورو ابہی پیدا ہوئے فرمایا کہ ہان اور مین اُنکا فرزند اور جانشین ہون تب وہ آگے بڑہا اور قدم پکڑ لئے اور کہا کہ تمہارے

دیدار تک مین نے یہہ جسم رکہا ہوا تہا جب رامچندر جی اوتار سنگہہ امرت چشمہ مین تشریف
لائی تہے تب سی مین یہان سمادہ لگائی بیٹہا ہون اور سری رامچندر جی کے حکم سے منتظر
آپکے دیدار کا تہا اب آپ مجہی زمین مین مٹی دیدو اور چشمہ امرتسر یہان سی اتنے قدم پر
فلان سمت کو ہی چنانچہ حسب نشاندہی اُس عابد کے نشان نکالا گیا چنانچہ اُس عابد کی
تجہیز وتکفین کیگئی اور گورو ارجن جی نے سنتوکہہ سر تیرتہہ اُس عابد کے نام پر تعمیر کیا اور
امرتسر خاص تالاب کی تعمیر مین بدل وجان ساعی ہوئے ہزارہا سکہہ سیوک مہاجن وغیرہ
شریف خاندانی لوگ اپنی سر و پیر ٹوکریان اُٹہا کر شامل اس کار خیر کے ہوئی راجہ منڈی
صوبہ کانگڑہ نے چار ہزار روپیہ اس کام کے امداد مین گورو صاحب کی خدمت مین
پیشکش کیا۔ ایکروز سری کشن جی مزدور کا روپ دہار کر اس عمارت پر آئے
گورو جی نے اُنکو پہچانا اور بہت تعریف کی اور ایک شبد اُسوقت پڑہا اور کشن جی
اصلی چتربھج روپ مین آکر اور ہرمندر کا نقشہ چار دروازہ بتلا کر اور بہت سے
برجلالت وکرامت وعظمت کی بخشکر غائب ہوگئے چنانچہ ہرمندر و تالاب ۱۶۴۰ سنہ
مین تعمیر ہوا مگر بنیاد رکہنے کیوقت یہہ فرمادیا کہ اسمین کسیقدر روپیہ غیر واجب شاہ
دہلی وغیرہ کا لگا ہے ایکدفعہ پہر یہہ معدوم ہوکر دوبارہ تعمیر ہوگا چنانچہ اُسکا ظہور
اُسوقت ہوا جب ظلم وتعدی احمد شاہی وتعصب ناظم لاہور سے اسپر صدمہ پہونچا اور
گورو کے سکہون نے روپیہ سی پہر بنا۔ سنہ ۱۷۶۱ سدی یکم بہادون کو گورو جی نے امرت سر
مین قیام فرمایا اور جہان اب رام سر تیرتہہ تالاب وگورودوارہ دروازہ سلطان ونڈ
مین واقع ہی تشریف رکہکر گرنتہہ صاحب تصنیف کیا اور ۱۸ بہگتون نے جنکے
نام مفصل کتاب خورشید خالصہ مین تحریر ہین خدمت مین حاضر ہوکر اپنی اپنے شبد گرنتہہ
مین درج کرنیکے لئے پیش کئے چنانچہ وہ بہی درج ہوئے اُنکے علاوہ اور ۱۶ سکہون
کی تصنیفین بہی گرنتہہ مین درج ہوکر اُنکی اس سرا سے رہائی دلائی گئی جو برہما جی

وبیدہا ئی نرائن جی سے اُنکو ملا تہا۔ ستا بلو ندر بابیان شبدجوان جو کسی غرور بیجا سے
کوڑہی ہو گئی تہی اُنہون نے رام کلی راگ مین نملہ کی وار تصنیف کر کے پیش کی اور
درج ہو کر اُنکو صحت ہوئی۔ سندر جی پہلہ صاحبزادہ کا ایک شبد رام کلی مین درج ہو کر
گرنتہہ صاحب ختم ہوا۔ لاہور کے باشندے چہجو بہگت وکاہنا وشاہ حسین اگرچہ فقیر کامل
تہے مگر امرتسر مین وہ غرور سے آئے تہے اُنکی تصنیفین نامنظور ہوئین یعنی گرنتہہ صاحب
مین درج نہ کی گئین جب گرنتہہ صاحب ختم ہو چکا تو گوروجی نے پانسو روپیہ کا
کڑاہ پرشاد کرایا اور بڑی دہوم دہام سے گرنتہہ صاحب کو ہرمندر مین لے گئے
گوروارجن نے بہت سی پرفیض عمارتین بنوائین چنانچہ شہر امرتسر مین تین تالاب
امرتسر۔ رام سر۔ سنتوکہ سر تعمیر کئے لاہور مین باولی بنوائی اور ایک عالیشان
تالاب ترنتارن اور کرتارپور ضلع جالندہر مین گنگ سر ایک چاہ تعمیر کیا۔
ترنتارن کے تالاب کی کیفیت اسطرح پر تحریر ہے کہ ایک پارسا عورت اپنے جذامی
شوہر کو لیکر اُسجگہہ آئی جہان اب تالاب بنا ہے اُسجگہہ پہلے ایک ڈہاب پانی کی تہی
اُسکے کنارے پر اپنے خاوند کو ٹہلا کر گدائی کیواسطے گانو مین چلی گئی اُسکے جانیکے بعد
خاوند اسکا کسی سبب سے پانی مین جا پڑا فی الفور تندرست ہو گیا۔ یہہ خبر پاکر گوروجی نے
اُسجگہہ کو متبرک جانکر تالاب بنایا اور شہر آباد کیا اب بہی اس متبرک تالاب کے کنارے
پر ایک گانو جذامیون کا آباد ہے اور ہمیشہ تندرست ہوتے رہتے ہین۔ یہہ تالاب یعنے
تالاب ترنتارن ابہی نصف گوروجی کے عہد مین بنا تہا کہ عمارت اُسکی ختم ہوئی
تہی اُسکا باعث یہہ ہوا کہ ترنتارن سے تین کوس پر موضع نورنگ آباد مین ایک امیر مسلمان
رہتا تہا اُسنے سرائے بنوائی اور براہ زبردستی جتنے پزاوے گوروجی نے اس کام خیر
کے لئے پکوائے تہے اُن سب کی اینٹین نورالدین زبردستی لے گیا اور اینٹون کی
قیمت کا روپیہ جسقدر تہا گوروجی کے پاس بہیجدیا گوروجی نے روپیہ نہ لیا

اور ارشاد کیا کہ ہم یہ قیمت نہین لیتے جس قیمت سے تو نے یہ اینٹین ہماری لی ہین کسی قدر مدت کے بعد ہمارا ایک سکہہ ایسا ہوگا کہ یہی اینٹین وہ اکہڑوا کر پہر تالاب کو لگا دیگا اور عمر تالاب کی اُسکے ہاتھ پر ختم ہوگی چنانچہ اُسوقت تالاب کی عمارت ناتمام رہی جب مہاراجہ رنجیت سنگہہ کا وقت آیا تو اُسنے وہی سرائے نورالدین کی اینٹان گروا کر تالاب کو لگوائین اور تالاب کی عمارت کو ختم کیا۔ گنگ سر ایک چاہ جو کرتارپور مین گوروجی نے بنوایا تہا ایک سکہ کی ایک چیز جو گنگا مین گر پڑی تہی برا کرامت اُس چاہ سے نکالدی تہی اسواسطے اُسکا نام گنگ سر رکہا گیا اب بہی لوگون کو اعتقاد ہے کہ ماہ بیساکھ کی یکم تاریخ میلہ بیساکہی کے روز گنگا جی اُس چاہ مین تشریف لاتی ہین اور لوگ شیشی اور گاگرین بہر کر لیجاتے ہین۔

جہانگیر بادشاہ نے ایک شہزادہ کو خفگی سے نکالدیا تہا وہ گوروجی کی خدمت مین آیا اُسکو پناہ دی اور اپنے پاس رکہا بہت کچھ دیا۔ نواب وزیر خان جسکی مسجد لاثانی لاہور مین موجود ہے استسقا کی بیماری سے بیمار ہوا کسی دوا سے اچھا نہین ہوتا تہا آخر گوروجی کیخدمت مین بصدق باطن حاضر آیا فوراً صحت پائی۔ شہر امرتسر چوک پاسیان مین گوروجی نے اپنی سکونت کے لئے محل بنائے جو ابتک جائے پرستش عام و خاص ہے۔ پرتہی چند گوروارجن جی کا بڑا بہائی جسکو والد نے مسند نشینی سے محروم کر دیا تہا گوروجی کے ساتھ دشمنی رکہتا تہا چنانچہ مسند نشینی کا دعوے بادشاہ کے روبروئے کیا بادشاہ نے اس امر مین مداخلت نہ کی مگر اُسکے گذارہ کے لئے دوگانو جاگیر دیدئے جواب ریاست پٹیالہ کے متعلق کوٹلہ گورو مشہور ہین پرتہی چند ایکبار براہ حسد مسمی صلحی منصبدار شاہی کو جو معاملہ کی تحصیل کیواسطے علاقہ دوابہ مین آتا تہا گوروجی پر چڑہا لایا اور چاہا کہ اُسسے بے ادبی گوروجی کی کرائے مگر وہ بمقام کوٹلہ گورو موضع سکو نہ پر تہی چند غرق ہوگیا اُسکے مرجانیکے بعد سلہی اُسکا بہائی اسی ارادہ پر آمادہ ہوا وہ بہی

رحیلون کے ہاتھ سے مارا گیا۔

مسمی چندو کہتری بادشاہی دیوان کا ارادہ ہوا کہ اپنی لڑکی کی نسبت گورو ہرگوبندجی
گورو ارجن جی کے فرزند سے کرے اور اسبات کا پیغام دیا ہرگوبندجی نے اُس ناطہ کو
نامنظور کیا اسبات سے چندو کا بڑا ہتک ہوا اور عداوت کی بنا شروع ہوئی اُس نے
جہانگیر بادشاہ کی حضور مین گوروجی کی نسبت بہت سی بدگویان وغمازیان کین
یہانتک کہ بادشاہ کا مزاج گوروجی کیطرف سے برہم ہوکر گوروجی کی طلبی بمقام لاہور عمل مین
آئی اور گوروجی چندو کی تحویل مین رکھے گئے اُسنے گوروجی کا ڈیرہ اپنے مکان مین کرایا
جو محلہ لال کہوہ ملحقہ موتی بازار مین تہا اور اُسجگہہ اب بھی گوروودوارہ بنا ہے چونکہ
اُنہین دنون مین بادشاہ کشمیر کو چلا گیا تہا اور گوروجی بدستور اُسکے حوالے رہے اُسوقت
چندو نے گوروجی کو تکلیف پر تکلیف دینی شروع کی اور ایسی ایسی تکلیفین دین جنکی تشریح
سے خامہ دوزبان قاصر و زبان نکتہ دان عاجز ہے گوروجی وہ سب تکلیف اُٹہاتے مگر
ناطہ لینا قبول نکرتے ایکرات چندو نے یہہ منصوبہ کیا کہ گائی کا پورا چمڑا اُون کو پہنایا جاوے
اور جبتک ناطہ قبول نکرین اُتارا نہ جائے یہہ خبر گوروجی کو چندو کے گہر کی ایک عورت
کی زبانی ملی دوسرے روز صبح کو گوروجی نے چندو کو کہلا بہیجا کہ آج ہم دریا پر اشنان
کیلئے جانا چاہتے ہین وہانسے واپس آکر تمہارے سوال کا جواب جو نسبت ناطہ کے ہے
مین ہی دینگے چندو کو یہہ بات سنکر کچہہ امید ہوگئی اور بہ حراست اپنے معتبران کے گوروجی کو
دریا پر اشنان کیلئے بہیجدیا گوروجی نے وہان جا کر سری بہل م پانچ فلوس ہرگوبندجی اپنے
فرزند کو دیکر مسند نشینی کا حکم دیا اور تاکید کی جسطرح بنے تم اسکو ہمارا عوض چندو سے لینا
یہہ حکم گوروجی دیکر دریا مین گئے اور پانی مین غوطہ لگایا اور پانی مین غائب ہوگئے
پہر نہ نکلے سنہ ۱۶۶۳ ماہ جیٹھہ سدی چوتہہ پہر دن باقی رہے یہہ صدمہ وقوع مین آیا اُسوقت
دریا قلعہ لاہور کے نیچے بہتا تہا اور اُسی موقعہ پر ایک عالیشان ڈیرہ بنا ہوا ہے

جنکی پرستش ہوتی ہے۔

واقعات گورو ہرگوبندجی چھٹے بادشاہ کے

یہ گوروجی موضع بڈالی مین جو شہر امرتسر سے جانب غرب بفاصلہ تین کوس کے ہے ۳۰
ماہ ہاڑ ۱۶۵۲ء آدہی رات کیوقت پیدا ہوئے کیونکہ انکے والد گورو ارجن جی ایک
سال اُس گانوں مین رہے تہے اور ایک چاہ چھہرٹہ وہان تعمیر کیا تہا اُس گانو مین اب تک
وہ چھہرٹہ چاہ موجود ہے بے اولاد لوگ وہان جاکر نہاتے اور اولاد پاتے ہین
بسنت پنچمی کا میلہ بہی وہان ہوتا ہے۔ چونکہ پرتہی چند گوروجی کا چچا انکا جانی دشمن تہا
اُسنے شیرخواری کے زمانہ مین زہر دلوایا مگر کارگر نہوا والد کی وفات کے وقت گورو
ہرگوبندجی کی عمر دس سال کی تہی اُسی عمر مین اُنہون نے سپاہگری کے فنون از قسم
تیراندازی و نیزہ بازی و تفنگ رانی وغیرہ سیکہنی شروع کئے اور ۱۷ برس کی عمر تک
کامل و مکمل ہوگئے گہوڑے کی سواری مین ایسے طاق ہوئے کہ کوئی انکا ہمرکاب نہ تہا
سپاہگری و فوج آرائی کا کمال شوق تہا چنانچہ ذخیرہ سلاحات کی جمع کرنے کے لئے
دور و نزدیک کے سکہون کے نام احکام جاری ہوئے کہ جو سکہ عمدہ گہوڑا اور ہتہیار
نذر کریگا ہم اُسپر بہت خوش ہونگے چنانچہ بیشمار گہوڑے اور سلاح سلاح خانہ مین جمع ہوگئے
اور امرتسر کے درشنی دروازہ کے سامہنے جانب غرب اکال تخت قائم کرکے اُسپر اجلاس
کیا اُسوقت آسمان سے دو تلوارین نازل ہوئین اور وہ تلوارین بوڈاجی معرفت گورو
نانک جی نے کمر سے باندہین اور حکم سنادیا کہ ایک تلوار پیری کی اور ایک امیری
کی ہے آئندہ بس خاندان مین دولت اور کرامت دونون جمع ہونگی گوروجی کو فراہمی فوج کا
خیال یہانتک بڑہا کہ پانچہزار سوار کی جمعیت ہوگئی گوروجی کشمیر کو تشریف لے گئے
اور واپس ہونیکے وقت منکانہ مین رونق افروز ہوئے اور مقام جہنم بابا نانک جی چیپہ سہائی
بنائی اور مقرر کیا کہ ہر سال ثانی اکادشی کے روز یہان میلہ ہوا کرے پہر وہان سے

موضع منڑنگ بیرون شہر لاہور آکر چندے قیام کیا جسجگہہ اب عمدہ عمارت کا گوردوارہ
بنا ہوا ہے۔ ایک گہوڑا ولایتی گران قیمت بادشاہ نے بسبب اسکی کہ وہ کچہہ لنگ کرتا
تہا قاضی لاہور کو دیدیا تہا قاضی نے پانسو روپیہ کو گوروجی کے پاس فروخت کردیا
تہا زر قیمت اسپ کے ادا مین جو اتفاقاً کچہہ توقف ہوگیا تو قاضی غضب مین آیا اور کہا
کہ ہم داماد بنکر روپیہ لینگے گوروجی نے جواب دیا کہ ہم بہی داماد بنکر تمکو روپیہ دینگے اتفاق
ایسا ہوا کہ قولان نام قاضی کی لڑکی گوروجی کے جمال باکمال پر شیفتہ ہوگئی اور
گوروجی کے ساتہ امرتسر آگئی اسکی درخواست اگرچہ اور تہی مگر گوروجی نے کہا کہ تم
غیر خیال دلمین نکرو ہماری گوریائی کے خاندان مین پہلے گوروجی سے لیکر آجتک
مباشرت منع ہے اور اولاد اسطرح پر ہوتی چلی آئی ہے کہ کاغذ پر ست نام خدا کا لکہکر
گہولکر پلا دیتے ہین اولاد پیدا ہوجاتی ہے تیرے قیام نام کیواسطے ایک تالاب لگا دیا
جاتا ہے چنانچہ کولسر امرتسر مین بنوایا گیا جب تالاب بن چکا تو قولان کو حکم دیا کہ پہلے تو
اسمین اشنان کر پہر سری امرتسر جی کا اشنان مؤثر ہوگا تالاب کے کنارے اسکی حویلی
بنائی گئی جسکی ابتک پرستش ہوتی ہے گوروجی نے اسکو یہہ بہی فرمایا کہ تو پچہلے جنم
مین اُریسی اپسہرا اندر سبہا کی تہی بسواستر رکہی کی سراپ سے قاضی مسلمان کے گہر پیدا
ہوئی تیری نجات کے لئے تیرا اتفاق ہمسے ہوا چنانچہ قولان کی قبر قصبہ کرتار پور
تخت باغ مین ہے اور اپنی بات کی پورا کرنیکے لئے گوروجی نے قاضی کو امرتسر بلایا
اور قولان کی حویلی مین بٹہلاکر پانسو روپیہ کی تہیلی بابت قیمت اسپ قولان کے ہاتہہ
سے قاضی کو دلوائی یہہ حال دیکہکر قاضی آتش غضب و غصہ مین جلکر خاکستر ہوگیا
اور لاہور جاکر ناظم شہر کے آگے سب حال بیان کیا۔ چونکہ دولت و اقبال و جاہ
گوروہرگوبندجی کا روز بروز ترقی پر تہا چندو دیوان انکو دیکہہ کر حیران تہا
اور اسکو یقین تہا کہ اپنے باپ کا بدلہ ضرور لینگے یہہ سوچکر اُسنے یہہ فریب قائم کیا کہ

نجومیون کی زبانی بادشاہ کو کہلایا کہ آجکل آپکے ستارہ پر کچہہ نحوست ہی اگر کوئی لایق شخص ایک جگہہ بیٹہکر چالیس روز برابر اسم اعظم پڑہے تو وہ نحوست ٹل جائیگی اور اس کام کے لایق گورو ہرگوبندجی ہین بادشاہ نے گوروجی کو بلایا اور حکم دیا کہ آپ قلعہ گوالیار مین بیٹہکر چالیس روز اسم اعظم پڑہین اور روزینہ کثیر اسکام کے عوض مین مقرر کردیا بتعمیل فرمان شاہی گوروجی قلعہ گوالیار مین گئے اور جسقدر روزینہ بادشاہ سے روز روز ملتا وہ قلعہ کی قید یونکو بانٹ دیتے اور خود اپنی گہر سے روپیہ منگواکر خرچ کرتے آخر گوروجی کا ایک خدمتگار جسکا نام جیٹہا تہا شیر کی شکل بنکر بادشاہ کی خواب مین آیا اور یاد دلایا کہ گوروجی کو قلعہ گوالیار سے منگاؤ اور نیز وزیرخان و دیگر خیرخواہان گوروجی نے بادشاہ کو کہا کہ گوروجی کی قلعہ گوالیار مین رہنے سے بادشاہ کی بدنامی ہی چنانچہ بادشاہ نے گوروجی کو دہلی مین بلایا اور روبرو بلاکر ملاقات کی اتفاقاً اُسوقت گوروجی کے گلے مین ایک مالا مروارید نہایت قیمتی تہی بادشاہ اُسکو دیکہکر مائل ہوا اور حال دریافت کیا گوروجی نے جوابدیا کہ ہماری والد کے پاس اسطرح کی دو موتیون کی مالا تہین آپکے دیوان چندو نے اُنکی قتل کا گناہ عظیم آپکے سر پر دہر کر اور اثاث البیت ضبط کرکر اپنی گہر ڈال لیا اسکی ساتہہ کی مالا بہی اپنی پاس رکہہ لی چونکہ بادشاہ کو گوروارجن جی کے آخری حال سے کچہہ خبر نہ تہی غضب مین آیا فوراً چندو کی جائداد کی ضبطی کا حکم دیا ضبطی کیوقت دوسری مالا بجنس نکلی اور بیان گوروجی کا تصدیق ہوگیا اُسیوقت چندو کو گوروجی کے حوالے کردیا اور حکم دیا کہ جسطرح تمہارا دل چاہی اُسنے عوض لو گوروجی چندو کو لاہور لائی اور جسجگہہ گوروارجن جی اُسکے گہر مقید تہے مقید کیا اور کتون کا جوٹہا کہانا اُسکو کہلایا پہر گلے مین طوق ڈالکر تمام شہر پہیرا اور وہ وہ دُکہ اُسکو پہونچائی جو اُسنے گوروارجن جی کو پہونچائی تہے آخر وہ مار آگیا۔

جب جہانگیر بادشاہ مرگیا اور شاہجہان بادشاہ ہوا تو بادشاہ کا ایک باز اُڑ گیا

وہ گورو ہرگوبند کیے میرشکارون نے پکڑ لیا اور واپس نہ آیا تو بادشاہ نے بترغیب قاضی و ناظم
لاہور پندرہ ہزار فوج بسپہ سالاری مخلص خان امرتسر کو مامور کی اور آپسمین سخت لڑائی
ہوکر گوروجی نے فتح پائی بادشاہ کا ارادہ دوبارہ لشکرکشی کا تہا مگر نواب وزیر خان
نے باز رکہا۔ ایک ساہوکار تاجر دو گہوڑی کابل سے گوروجی کیواسطی لایا جو نہایت
قیمتی تہی رستہ مین رات کو لاہور مین شب باش ہوا کسنی بادشاہ کو خبر پہونچائی کہ ایک سوداگر
لاثانی گہوڑی لایا ہی بادشاہ نے دونو گہوڑی اصطبل شاہی مین منگوالئی اور ایک لاکہ روپیہ
قیمت کا سوداگر کو دیدیا وہ سکہ سوداگر گوروجی کیخدمت مین آیا اور ایک لاکہہ روپیہ نقد
نذر کرکے حال واقع سب بیان کردیا گوروجی نے بہائی بدہی چند چہینہ سکنہ موضع سرسنگھ
متعلق ضلع لاہور کو گہوڑون کی واپسی کیواسطی مامور کیا وہ لاہور گیا اور شاہی اصطبل کے گہسیارون
مین نوکر ہوا چند ماہ مین جب معتبر ہوگیا تو ایکرات دارو غہ اور ملازمان اصطبل کو شراب
پلاکر انسنی مست و بیخبر کردیا اور ایک گہوڑا قلعہ کی دیوار سی کود اکرا اور دریا مین ڈال کر
گوروجی کیخدمت مین لی آیا اور دوسرے روز نجومی بنکے بادشاہ کے پاس پہونچا اور
شاہی محل وغیرہ مکانات کو مقفل کرکے گہوڑا دوسرا لے آیا اس ماجرے کے بعد ستتر ہزار
فوج شاہی گوروجی پر چڑہ آئی جسمین مغل بیگ و بہلول خان و عبداللہ خان سپہ سالار تہے
جنگ مین سپہ سالار عبداللہ خان مارا گیا اور فوج شاہی پسپا ہوئی اسوقت کیچہ دار شکوہ
اور وزیر خان نے بادشاہ کو پہر فوج بہیجنے سے باز رکہا پہر گوروجی کرتارپور تشریف لیگئے
اور شہر ہرگوبندپورہ کی دریائی بیاس کے کنارہ پر بنیاد رکہی مسمی بہگوانا کہتری کاردار
ملازم شاہی بمانعت پیش آیا اور گستاخانہ تقریر کی چوبدارون نے اسکو مارکر دریا مین
بہادیا اسکا بیٹا کرم چند کالے خان ناظم جالندہر کو صبہ ٣٥ ہزار فوج کی جمعیت کیساتہ
گوروجی کے مقابلہ کیلئے چڑہا لایا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی ناظم لڑائی مین مارا
گیا گوروجی نے فتح پائی اور بعد آبادی ہرگوبندپور کے گوروجی کرتارپور مین آئے

چونکہ ایک شخص پائندہ خان المعروف پنڈی خان گورو جی کا مصاحب ملازم تہا اور اسکو گوروجی
نے بسبب خیانت کے نکالدیا ہوا تہا وہ لاہور پہونچا اور کیفیت ساری جا صوبہ جالندہر وہ گوتا
کار دار کی بیان کی وہان سے ۔۔۔ ہزار فوج امور ہوئی اور اُسنے آکر کرتا پور کا
محاصرہ کر لیا اُسوقت عثمان خان زمیندار عالم پور کوٹلہ نے پائندہ خان کو کہا کہ تو اپنے
ولی نعمت پر کبہی فتحیاب نہوگا تیری اجل تجہکو لڑنے کیلئے لائی ہے اُسنے جوابدیا کہ شائد
تمنے گوروجی کا کڑاہ پرشاد کہایا ہوگا عثمان خان رئیس کوٹلہ پرگنہ دسوہہ نے اسکو کہا
کہ اے نمک حرام تو تمام عمر گوروجی کا کڑاہ پرشاد کہاکر پرورش پاچکا ہے آخر لڑائی ہوئی
اور پائندہ خان گوروجی کی تلوار سے مارا گیا فوج شاہی شکست کہاکر بہاگ گئی اُسکے بعد
حاسدان سیہ دل شاہجہان بادشاہ کو گوروجی پر فوج بہیجنے کی بہت سی ترغیب دیتے
رہے مگر دارا شکوہ و وزیر خان کہ معتقدان باصفا گوروجی کے تہے بادشاہ کو اس حرکت سے
باز رکہتے رہے ایکبار یہان تک نوبت پہونچی کہ بادشاہ نے قصبہ ہرگوبندپورہ کی
مسماری کا حکم دیدیا مگر چونکہ گوروجی نے اُس قصبہ مین ایک مسجد بہی تعمیر کی تہی
دارا شکوہ اور وزیر خان کو یہہ وجہہ قصبہ کی بچانے کے لئے کافی مل گئی اور قصبہ مسماری
سے بچگیا اور واضح رہے کہ گورو ہرگوبندجی کے پانچ فرزند تہے ایک بابا گوردتا دوئم
سورج مل قوم سوڈہی کا مورث اعلی جو انندپور مین ہین سیوم اٹل رای جو بعمر نو برس کے
امرتسر مین فوت ہوے اس ولی مادرزاد نے ایک لڑکے ہمعمر و ہمزاد کو جو مرگیا تہا اپنی
کرامت سے زندہ کردیا تہا جب گوروجی کے کان مین یہہ خبر پہونچی تو فرمایا کہ ایسی
عمر مین اگر یہہ لڑکا افشای اسرار الہی کرتا ہے تو ایسے لڑکے کا مرجانا بہتر ہے چنانچہ مرگیا
دربار اس بزرگ کا امرتسر مین بابا اٹل کا ڈیرہ مشہور ہے چوتہے انی رای یہہ تارک الدنیا
ہوئے پانچوین تیغ بہادر جو آخر کو نوین بادشاہ و گدی نشین ہوئے گورو ہرگوبندجی
صاحب نے دنیا مین امیری و فقیری دونو کامون کو بانجام پہونچایا اور بڑی بڑی

فتوحات نمایان حاصل کی مغلیہ فوج بیشمار قتل کی آخر ۱۶۹۵ء ما چیت سودی پنچمی پہر دن
رہی بمقام کیرت پور ضلع ہوشیار پور دنیای ناپائدار سی کوچ کیا رحلت سی پہلی بڑا بہاری
جگ کیا اور گورو ہر راۓ نبیرۂ خلف صاحبزادہ گوردتا ال کو اپنی جگہہ مسند نشین
کر کے دنیا سے انتقال کیا۔

واقعات گورو ہر راۓ صاحب جی جانشین ہفتم قوم خالصہ

گورو ہر راۓ جی ساتوین بادشاہ قوم خالصہ مذہب سکھی کے ۱۶۸۶ء ماہ ماگہہ چاندنی
دوج گیارہ گہڑی رات گذری اتوار کے روز بابا گوردتا ال جی خلف گورو ہر گوبند جی
کے گہر بمقام کیرت پور پیدا ہوئے بڑا بیٹا گوردتا ال جی کا دہیرل جو مورث اعلی سودہی
صاحبان کرتار پور کا تہا اور اس خاندان مین گورو ساد ہو سنگہہ نامی گرامی رئیس تہا
بسبب خودروی و نالایقی کے گدی سی محروم رہا اور گوریائی انکی چہوٹے بہائی
گورو ہر رای جی کو ملی اور پندرہ سال کی عمر مین گورو ہر راۓ رونق افزاۓ مسند
گوریائی ہوئی گورو ہر گوبند جی کے حکم کے بموجب بائیس سو سوار ان کی اردل مین
رہتی تہے۔ داراشکوہ برادر کلان اورنگزیب دو مرتبہ انکی حضور مین بصدق
ارادت حاضر ہوا اور بہت سی جاگیر لنگر کیواسطی پیش کی منظور نہوئی داراشکوہ کو بہی
وزیر خان کیطرح استسقا کی بیماری ہوگئی تہی جو انکی برکت سی دور ہوئی ایک لونگ
جسکا وزن ایک ماشہ تہا اور ایک ہڑ جسکا وزن چودہ تولہ تہا کوئی سکہہ کہیں سی لایت
گوروجی کیخدمت مین لایا اسکو سونگہانیسے بیماری جاتی رہی۔ گوریہ نامی ایک سکہہ نے
کابل مین مراقبہ کیوقت عالم خیال مین گوروجی کے چرنون کو پکڑ رکہا گوروجی نے بصفائی
باطن اسسی مطلع ہو کر کیرت پور مین شام تک اپنی دونو پانو جوڑ رکہے جبتک کہ اسنی مراقبہ
سے نچہوڑی یہہ بات اسکے حاضر آنے سے تصدیق ہوئی۔ بہائی بہگتو پر گوروجی ایسے
مہربان ہوئے کہ دو نوجہان کی ریاست بخشدی اور انکی اولاد راجہ تہانیسر و رئیس

از نولی وسند ہووال ہوئی ۔

بھائی بہیرو کہتری پر ایسی عنایت کی کہ اُسکو صاحب گدی کر دیا لاہور سے بیس کوس ملتان کی سڑک پر بھائی بہیرو کا ڈیرہ مشہور عبادتگاہ ہے اور لنگر جاری رہتا ہے۔ کرتپور سے گوروجی کرتار پور گئے تو جسجگہہ اُنکا بائیس سو سوار کا طویلہ تہا اب وہان گوردوارہ المشہور مالجی صاحب بنا ہوا ہے اور کرتار پور سے دو میل جانب جنوب ہے۔ جب گورو ہر رائے جی معہ اپنی فوج دریا بیوج کے گوندوال تیر بادشاہ کی دریا کے درشنون کو جاتی تہی تو دارا شکوہ رستہ مین ملا اسحالت مین کہ وہ آگے دہلی سے بہاگا ہوا چلا آتا تہا اور پیچہی اورنگ زیب عالمگیر تہا دارا شکوہ نے گوروجی کی خدمت مین التجا کی کہ اگر آپ اورنگ زیب اور اُسکے لشکر کو دریائی بیاس کے عبور سے ایک روز روک دین تو مین لاہور پہونچ جاؤن گوروجی نے اسکی التماس مان لی اور اپنی رجمٹین اور توپخانہ کو حکم دیا کہ دریا کے گذر پر جاکر مورچہ قائم کردین جب مورچہ قائم ہوچکا تو اورنگ زیب کی فوج رُک گئی۔ چونکہ عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ کا ظلم ہندون کی نسبت بدرجہ کمال تہا اور جن ہندون کی پیشانی پر قشقہ یعنے ٹیکا صندلی وغیرہ مسلمان دیکہتے زبان سے چاٹ لیتے زنار کی تار تار کر دیتے یہہ بات سنکر گوروجی نے ستہراشاہی فرقہ ایجاد کیا اور جہکڑ شاہ ستہرے کو دہلی بہیجا وہ اپنے ماتہے پہ گندگی کا ٹیکہ لگا لیتا اور مسلمان لوگ اپنی عادت کی بموجب اُسکو چاٹ لیتے ستہرے نے عالمگیر اورنگ زیب کے پاس جبر ملا یہہ بات ظاہر کر دی اُس روز سے قشقہ چاٹنا موقوف ہوگیا اور بادشاہ نے ستہرے کیواسطے حکم دیدیا کہ جس شہر مین وہ جائے ایک پیسہ فی دوکان اُسکو بہیک ملا کرے جب دارا شکوہ مارا گیا اور اورنگ زیب عالمگیر تخت نشین ہوا تو اورنگ زیب نے گوروجی کو خط لکہا کہ آپنے دارا شکوہ کو بادشاہت بخشی تہی وہ اب کہان ہے اسکا جواب گوروجی نے اورنگزیب کو خواب مین دیا اور اُسکو دکہلایا کہ دیکہو دارا شکوہ تخت سلطنت پر بیٹہا ہوا حکومت کرتا ہے اور عالمگیر نجاست کا ٹوکرا اسپر

اٹھائی ہوئی کھڑا ہے وہ نجاست مین پلید ہی قطرے ٹپک کر اسپر پڑ رہے ہین ۔ اورنگزیب نے گورو جی کو
اپنے پاس بلا بھیجا یہہ خود نہ گئی اور اپنے بڑے بیٹے رامرائی جی کو بادشاہ کے دربار مین بھیجا تا کہ بادشاہ کو اپنی
کرامات دکھلا کر قائل کرے رامرائی جی دربار مین گئے اور بہتر کرامتین اسکو دکھلا مین جنکا
بیان بہت طول ہی مختصر یہان تحریر ہوتا ہی کہ پہلے روز جب رامرائے جی وہان پہونچی تو
بادشاہ نے ضیافت کا سامان انکی واسطے بھیجا اسمین ایک بکرا بھی تہا رامرائے جی نے
بکرے کو ذبح کرا کی ایک ران گوشت کی اور سامان سی بھی مناسب حصہ قاضی جی کے
گہر بھیجدیا دوسرے روز شاہی فراش آیا کہ کل جو بکرا آپکی ضیافت کیواسطے آیا وہ شہزادہ کا
پرورده بکرا تہا وہ واپس کردو اسکے بدلے اور لیلو رامرائے جی نے فی الفور بکرے کی ہڈیان
جمع کین اور درست نام پڑہکر اسپر پہونکا فی الفور بکرا زندہ ہو گیا مگر ٹانگین اسکی تین تہین
اور کہا کہ یہہ بکرا لیجاؤ چوتھی ٹانگ اسکی قاضی کے پاس ہی وہ درست کریگا۔ دوسری
دیگچہ پکے ہوئی گوشت کا بادشاہ نے رامرائی جی کے پاس بھیجا تو سرپوش اتار کر گلاب کے پھول
اسمین نکالدیئے تیسری ملاقات کیوقت بادشاہ نے رام رائی جیکا بستر ایک چاہ پر بچھوا دیا
اسواسطے کہ جب رامرائی جی وہان بیٹھینگے چاہ مین گر جائینگے مگر وہ بیخوف وہان جا بیٹھے اور
کچھ نقصان نہ پہونچا۔ چہارم جب رامرائی جی کو بادشاہ نے بلایا تو بھینس سواری کیلئے بھیجدی مگر جب رام رائی جی اسمین بیٹھے تو بھینس خود بخود اٹھا لی گئی گویا عالم جنات نے وہ بھینس
اٹھا لی اور بادشاہی دربار کے آگے جا اتارا ۔ پنجم جب سواری بھینس کی قلعہ کے دروازے
کے آگے پہونچی بادشاہ کے حکم سے قلعہ کا دروازہ مقفل کر دیا گیا رامرائی جی نے اپنی چھڑی
جو ہاتھہ مین تھی اسکو چھوا دی اور دروازہ خود بخود کھل گیا ۔ ششم دریائی جمنا پر بادشاہ
کو رام رائی جی اسطرح چلے جیسے کہ کوئی خشکی پر چلتا ہی اور قدم تر نہوا القصہ اور کرامتین بھی
ایسی ہی تہین ۔ ایک روز بادشاہ نے رامرائی جی سے پوچھا کہ گرنتھ صاحب کے اسا دارین
یہہ شعر مٹی مسلمان کی پیڑہ پینی گہار + گھڑ بھانڈے اٹان گیان جلتی کرے پکار +

جو وجہ ہی اسکے کیا معنی ہین رامرائی جی نے خوشامد بادشاہ کی مسلمان کے لفظ کی جگہ بے ایمان لفظ ڈالکر شعر پڑہ دیا۔ جب یہہ خبر گورو ہر رائے جی کو پہونچی نہایت برہم ہوئے اور کہا کہ کس واسطے رام رائے نے بادشاہ کی خوشامد کی اور اپنے بزرگ کی کلام کو بدل دیا اور گورو نانک جی کی کلام مین کیون دست اندازی کی درصورتیکہ وہ بہتر کرامات دکہلا چکا تہا اور اگر چاہتا تو تمام مسلمانون کی قبر وانکو جلتی ہوئی دکہلا دیتا پس ایسی خوشامد کی کیا ضرورت تہی چنانچہ اس غضب وغصہ مین گورو جی نے رامرائی جی کے نام حکم جاری کیا کہ اب ہمارے روبرو مت آؤ جدہر تمہارا منہہ ہی چلے جاؤ چنانچہ حکمنامہ پہونچنے کیوقت منہہ اگلا لاہور کیطرف تہا اور لاہور کو روانہ ہوگئے اور تمام سکہون کے نام بھی احکام جاری ہوگئے کہ آیندہ کوئی سکہ اسکو روپیہ اشرفی نذر نہ دیوی رام رائی جی نے لاہور مین جا سکونت اختیار کی چنانچہ ابتک جسکا خانقاہ یہانپر موجود ہی۔ گورو ہر رائی جی ملک مالوہ مین گئے اور کالا وکرم چند برادران سورث اعلی سرکار پہول پرینی راجگان پٹیالہ و نابہہ و جیند و بہدوڑ وغیرہ جو ششم گورو جی کے عہد سی با اعتقاد سکہہ تہے مہربانی فرمائی چونکہ وہ خاندان پہلے سے اہل تہی انکے حال پر رحم فرمایا اسقدر کہ ابتک انکی اولاد راجہ مہاراجہ چلے آتے ہین من بعد کیرت پور مین آئے اور بڑا جگ کیا اور گورو ہر کشن جی فرزند ہشت سالہ کو گدی بخشکر ۱۷۱۸ ماہ کاتک بدی نومی اتوار کے روز چہ گہڑی دن رہی بمقام کیرت پور دریائے ستلج پر عالم باقی کو رحلت فرمائی رحلت کیوقت سب ہتہیار پہن لئے ہتے اور سیاہ نشست کرکے تشریف فرمائے عالم بالا ہوگئے۔

واقعات گورو ہر کشن جی بادشاہ وجانشین ہشتم قوم خالصہ

یہہ جانشین ہشتم گورو ہر رائے جی کے خوردسال بیٹے نہم ماہ ساون ۱۷۱۲ بدی وسمی پیدا ہوئے اگرچہ گورو ہر رائے جی نے اپنے بڑے بیٹے رامرائی پر ناراض ہوکر اسکو گورریائی سے محروم کردیا تہا مگر انپر روز ولادت سے نظر عنایت تہی جب یہہ مسند نشین ہوئے تو پورے چہ سال کی عمر تہی

اور صغر سنی کی عمر مین بہت سی کرامتین انسی سرزد ہوتی تہین ہزار ہا لوگ معتقد دور ونزدیک سے انکی درشن کو آتے اور زر وزیور جو نذر مین دئی جاتے انبار لگ جاتے اور برکت اسقدر جاری تھی کہ ایکروز سواری کام حجام چلے جاتے تہے رستہ مین کہوڑہ مل گیا اسکو پانو کی انگلی چہوا دی فی الفور تندرست ہوگیا چونکہ رام رائے بڑا بیٹا گوروہر رائے جی کا گوریائی سے محروم ہوگیا تہا اُسکے دل مین حسد پیدا ہوا اور عالمگیر اورنگ زیب کے دربار مین اُسنے ظاہر کیا کہ مستحق گدی کا مین ہون آپ گوروہر کشن جی کو بلاکر کرامت دیکہین اگروہ کرامت نہ ظاہر کرے تو مجکو گدی دلوائین بادشاہ نے گوروہر کشن جی کو بلایا اور راجہ جے سنگہ سوائی کو کیرت پور مین استقبال کی لیئے بہیجا گوروجی مع ساز وسامان دہلی وارد ہوئے ہزارہا سکہہ سیوک پار کاب تہے جب موضع پنجوگڑہ ضلع انبالہ مین پہونچے تو مقام فرمایا اور ریت کی چہوٹے چہوٹے انبار بناکر ارشاد دیا کہ سب لوگ یہان سے رخصت ہوجائین اور جو کوئی ان ریت کے انبارون کا درشن کریگا ہمارے درشن کا ثمرہ ملیگا اُس گانوں مین ایک مغرور پنڈت تہا اُسنے دل مین کہا کہ کرشن اوتار نے گیتا پوتہی تصنیف کی تہی انکا نام ہرکشن جی ہے آمیدنہین کہ گیتا کے ایک شلوک کی بہی معنے کرین کیونکہ ابہی سات آٹھ برس کی عمر ہے گوروجی نے اُس پنڈت کو بلاکر فرمایا کہ جو شخص محض جاہل اور مطلق بےعلم ہو اُسکو ہمارے روبرو لاؤ ہم اُسسے گیتا کی ارتھ یعنے معنے کرادیتے ہین چنانچہ مسمی چہجو کہار جو بالکل جاہل اور بےتمیز تہا روبرو لایا گیا گوروجی نے اپنی چوب دستی اُسکو چہوا دی اور حکم دیا کہ جس شلوک کے پنڈت معنی پوچہی بیان کر اسیوقت دل اُسکا روشن ہوگیا اور تمام شاستر اور بیدون کے معانی بیان کرنے لگا۔ یہ کرشمہ دیکہکر پنڈت نے پانو پکڑا اور بصدق دل سکہہ بن گیا۔ جب گوروجی دہلی مین پہونچے جے سنگہ پورہ مین اُترے ہزارہا لوگ دنرات درشن کو آتے سعادت دارین حاصل کرتے راجہ جے سنگہ کی رانی نے چاہا کہ گوروجی کی کرامت کا امتحان کرے اُسنے ایکسو عورت جمع کی اور آپ میلا لباس کنیزکانہ

پہنکر اُنمین ہو بیٹہی اور گوروجی کو بلایا اور دل مین خیال کیا کہ اگر یہہ گورو صاحب باطن مین تو میری گود مین بیٹہینگے گوروجی خوردسال سات سالہ جب محل مین داخل ہوئے تو ہر ایک عورت کو اپنی چوب دستی چہوہاتے ہوئے چلے گئے اور راجہ جے سنگہ کی رانی کی گود مین جاکر بیٹہہ گئے اور راجہ کیطرف مخاطب ہو کر عتاب آغاز کیا کہ یہہ کارروائی ہماری کرامت کے امتحان کیواسطے ہوئی تہی راجہ نے بہت عذر کیا اور تقصیر معاف کرائی۔

راجہ جے سنگہ اور دیگر امرائی نے عالمگیر کے دربار مین گوروجی کی بہت تعریف کی اور لایق و مستحق گدی کا اُنہی کو بیان کیا رامرائے اُسوقت حاضر تہا اُسنے بدعادی اور کہا کہ یہہ لڑکا سیتلا کا طعمہ ہی یہہ بات سنکر بادشاہ اور اراکین دربار بہت ناراض ہوئے۔ جب یہہ بات لوگون نے سنی تو گوروجی کی خدمت مین عرض کی کہ آپ بہی اُسکے حق مین بددعا دین تو انکے کہنے پر گوروجی نے کہا کہ رامرائی عمر بہر جلتا رہیگا اور بے اولاد رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تمام عمر وہ مسندنشینی کی ہوس مین رہا اور حسد کی آگ سے جلتا رہا اولاد سے بہی بے اولاد رہا۔ بادشاہ کے حکم کے بموجب راجہ جے سنگہ نے بہت چاہا کہ گوروجی بادشاہ سے ملاقات کرین مگر گوروجی نے کہا کہ اُسکا منہہ مین ہمین دیکہنا چاہتا ایک روز ایک شہزادہ ایک جواہر نذر لیکر آیا اور حاضری چاہی تو گوروجی نے پردہ کے پیچہے بیٹہکر اُسسے گفتگو کی روبرو نہ بلایا۔ جب تقاضا بادشاہ کا ملاقات کیواسطے بہت ہوا تو بخار سے بیمار ہو کر دریا جمنا کے کنارے اپنے خیمے لگوا دئے اور بڑے بہائی رامرائے کی کلام کو مؤثر کرنیکے لئے اپنے اوپر سیتلا بلالی جب سیتلا کا جوش زیادہ ہوا تو بڑا جگ کیا ہزار ہا روپیہ کا کڑاہ پرشاد بانٹا اور والدہ کو گیان دیا اور سری پہل اور پانچ فلوس گوروپائی کے حوالے کئے اور کہا کہ یہہ نذر امانت انکو دینا جو موضع بکالا علاقہ امرتسر مین رہتے ہین یہہ بات کہکر سنہ ۱۷۲۱ چیت سدی چودہ آدہی رات کیوقت بکنارہ دریائے جمن واقعہ دہلی دنیائے ناپائدار سے عالم بقا کو رحلت کی اُنکی رحلت کے بعد آسمان سے آواز ہوئی کہ ہرگز گریہ نکرو کہ ہم اپنے مقام اعلے اور پاک مین جا ملے ہین

ان گوروجی نے سات سال آٹھ ماہ پانچ یوم کی عمر پائی دو سال پانچ ماہ اونتیس یوم گوریائی کی۔

واقعات جانشین نہم گورو تیغ بہادر جی کے

یہہ گورو نوین بادشاہ قوم خالصہ کے ہین انکی پیدایش کا حال اسطرح پر درج کتب معتبرہ سکھی ہے کہ اگلے زمانہ مین ایک جنگ درمیان ہیل سوہیل راکہشش اور دیوی جی کے ہوئی دیوی جی چودہ کر کے ایک پہاڑ کی غار مین آئی اس ارادہ مین کہ کچھہ مدت آرام کرین غار کے دروازہ کے آگے ایک تپیشر یعنے زاہد خدا کی عبادت مین مصروف تہا اُسکو دیوی جی نے حکم دیا کہ جبتک مین آرام مین رہون راکہشون کو روکنا تا کہ مجکو بے آرام نکرین یہہ کہکر دیوی جی تو غار مین چلی گئین اور راکہش مارمار کرتی ہوی غار کے دروازہ پر آپہونچے زاہد نے منع کیا وہ باز نہ آئی تو زاہد نے اپنا بستر جو شیر کے چمڑے کا تہا جہاڑ کر ایک لڑکا پیدا کیا جو شجاعت مین یکتا تہا اُسنے راکہشون کے ساتھ لڑائی شروع کی اور صدہا سال لڑتا رہا جب دیوی جی بیدار ہوئے اور غار سے نکلی تو دیکہا کہ ایک لڑکا راکہشون سے لڑرہا ہے خود بہی دیوی جی بڑی شجاعت سے لڑے اور راکہشون کو بہگا دیا اور اُس قدرتی شجاع کو گلے سے لگایا اور زبان سے چاٹا اور بڑی رضامندی ظاہر کی اور نام اُسکا دشٹ دمن رکہا اور وعدہ کیا کہ جب تو مجکو یاد کرے گا مین وقت ضرورت تیرے پاس پہونچونگی دشٹ دمن دیوی جی سے رخصت ہوکر باجازت تپیشر اپنے والد کے کنڈ پربت پر جاکر مراقبہ مین بیٹھہ گیا اور تپیشر مذکور کو خداوند لایزال سے حکم ہوا کہ گورو ہرگوبند جی کے گھر چھ گورو نانک جی کی گدی کا چھٹا بادشاہ ہے تو اُن جانشین ہونے کے لئے جاکر جنم لے چنانچہ بیساکھہ بدی پنچمی ۱۶۷۸ شکروار ڈیڑہ پہر رات رہی وہ تپیشر تیغ بہادر نام رکہا کر دنیا مین آئے گورو ہرگوبند جی نے اس لڑکے کے پیدا ہونے پر بڑی خوشی ظاہر کی اور فرمایا کہ یہہ لڑکا اپنے زمانہ مین علوم ظاہر و باطن و زہد و عبادت مین

طاق و یگانہ آفاق ہوکا جب بڑے ہوئے تو حسب الارشاد گورو ہرگوبند جی کے موضع بکالی
ضلع امرتسر مین مع اپنی والدہ بی بی نانکی کے قیام پذیر ہوئے اور شادی انکی
سنہ ۱۶۸۲ مین بمقام کرتارپور ایک کہتری کے گھر مین ہوئی ابتداء عمر سے یہہ گورو
عبادت و ریاضت مین مصروف رہتے ترک و تجرید و بے تعلق انکا خاص منشا تہا
جب گورو ہرکشن جی نے دہلی مین بوقت رحلت سری پہل اور پانچ پیسے گو بائی دیکر حکم دیا
تہا کہ موضع بکالہ مین پہونچاؤ کہ گدی نشین وہان ہین اسواسطے سب سکھ سیوک تلاش
گورو موضع بکالے مین پہونچے یہہ گورو جی اُسوقت سب سے پوشیدہ گوشہ مین روپوش
تہے اور نہ گورو بننا اُنکو منظور تہا اور سوڈہی صاحبان کرتارپور و گورو ہر سہائے
و دہتاوہ وغیرہ سے بکالہ مین آکر دعویدار گورو یائی کے ہوئے اور بائیس مسندین قائم ہو گئین
اور سب شاہانہ قائم ہوکر اور چوبدار بعصا زر و نقرہ کہڑے کر کر دربار لگا بیٹہے جو سکہ
سیوک آتا بائیس جگہہ نذرانے دیکر تہک جاتا۔ آخر مسمی لکہن شاہ لبانہ دکہنی جسکا ایک
لاکہہ بیل تجارت پر چلتا تہا اور ایکسو مسلح سپاہی اُسکے ساتھ ملازم تہا اُسنے پانسو اشرفی
نذر کرنی تہی جو تجارت کے دسوین حصہ سے گورو جی کی نذر کیا کرتا تہا ہر ایک سوڈہی
صاحب کیخدمت مین وہ حاضر ہوا اور پانچ پانچ اشرفی نذر گذرانی آخر جب گورو
تیغ بہادر کی خدمت مین گیا اور پانچ اشرفیان نذر رکہین تو اُنہون نے جوابدیا
کہ ہماری نذر کی پانسو اشرفیان ہین تم پانچ کیون دیتے ہو یہہ بات سنکر لکہن شاہ کمال
اشتیاق و محبت مین مدہوش ہوا فوراً پانسو اشرفی نذر رکہدی اور عرض کی کہ آپ کیون
چہپ رہے ہین تمام سنگت بیتاب ہو رہی ہے فرمایا کہ گورو یائی کا بوجہہ بہاری
ہمسے اُٹہایا نہین جاتا ہمکو چہپے ہی رہنا منظور ہے اور جو کوئی ہمکو ظاہر کریگا
اُسکا منہہ کالا ہوگا یہہ سنکر لکہن شاہ نے اپنا منہہ خود کالا کر لیا اور ایک بلند مکان
پر چڑہ گیا اور بلند بانس کے ساتھ کپڑا بطور نشان کے باندہکر پہیرا اور بڑے زور سے

پکارا کہ اے گمراہ سنگت اودہر آؤ گورو لگیا یہ تقریر اُسکی سب نے سنی اور سب سکہہ سیوک
اُسطرف دوڑے لکہن شاہ جب بام سے نیچے اُترا گوروجی نے اُسکو گلے سے لگایا
آنسوؤن کے پانی کے ساتھ اُسکے مُنہہ کی سیاہی دہوئی اور بہت نیک نتیجہ کی دعا
دی اُسیوقت ہزارہا سکہہ سیوک خدمتمین حاضر آئے اور زر و زیور و زر نقد کے
انبار لگ گئے ۔ دہیرمل سوڈہی کرتارپور نے یہ حال دیکہہ کر بہت رشک کہایا اور اپنے
سپاہیون سے ڈیرہ تیغ بہادر کا لوٹ لیا اور ایک رنگہڑ شیہ سکہہ سے بندوق چلادی
مگر خیر ہوئی کہ نشانہ خطا گیا ۔ یہ حال دیکہکر لکہن شاہ معہ اپنے ملازمین کے آپہونچا
اور انتقام لیکر سب اسباب غارت کردہ واپس لے لیا دہیرمل کو کیرت پور سے
نکلوا دیا مگر گوروجی نے جو نقد و سامان دہیرمل نے لوٹا تھا سب اُسکو دیدیا اور
کہا کہ ہمکو یہ سامان درکار نہین ہے اُسی حرصی کی حرص پوری ہو اور ہمنے یہہ
دوکان جمع کرنے کے لئے نہین نکالی بعد ازان گوروجی معہ لکہن شاہ امرتسر کے اشنان
کو آئے امرتسر کے پوجاریون نے دشمنی دروازہ دربار کا بند کرلیا گوروجی اشنان کرکے
اور اکال تخت کی نذر چڑہاکر چبوترہ گوشۂ اکال بنگہ مین دو ساعت ٹہر کر سوار ہوگئے
چنانچہ وہ تہڑہ ابتک زیارت گاہ خلق ہے جب دریائے بیاسا سے گذرنے لگے
تو آدہ گرنتہہ دستخطی گورو ارجن جی کا دیکہکر حکم دیا کہ یہ گرنتہہ دہیرمل کے تاراج مین
آیا تہا واپس دینا چاہئے کیونکہ دہیرمل اس گرنتہہ کے فکر مین بیتاب ہو رہا ہے اور
آیندہ کیواسطے توبہ کرتا ہے چنانچہ اُس گرنتہہ کو دریا مین ڈال دیا اور دریا
کو حکم دیا کہ یہ امانت دہیرمل کو پہونچادو اور دہیرمل کو پیغام بہیجا کہ دریا سے
اپنی امانت لے لے چنانچہ کرتارپور نہین اُسیکے دریا مین غوطے خور بہیجے اور گرنتہہ صاحب
نکلوا لیا اور بکنارہ دریا باجتماع کثیر درشن کیا قدرتی قدرے حاشیہ کو سیرابی کا
داغ لگا ہوا نظر آیا چنانچہ ابتک وہ گرنتہہ اُسی خاندان مین ہے ۔

شہر انند پور گورو تیغ بہادر جی نے آباد کیا جب شہر آباد ہو چکا تو پورب دیس کے سیر کا
ارادہ کیا قریب سو سوار سپاہی اور صدہا سکھ سیوک اور گہر کے لوگ یعنے
زنانہ سواریاں بی بی نانکی جی والدہ گورو جی او رحرم گورو جی کے یعنی والدہ
گورو گوبند سنگہ جی پار کاب ہوئے پہلے شہر پٹنہ مین جا کر اُترے جہان اب بڑا
گوروو وارہ بنا ہے گہر کے لوگ وہان چہوڑ کر آسام وغیرہ ملکون کی سیر کی
اور بڑے بڑے راجون کو ہندو دہرم کی حفاظت مین مدد دی راجہ آسام کو جو
بے اولاد تہا اولاد دلائی وہان ہی پٹنہ سے خبر پہونچی کہ گورو جی کے دولتخانہ
فیض کاشانہ مین فرزند ارجمند یعنے دسوین بادشاہ پیدا ہوئے ہین یہہ خوشخبری
پا کر گورو جی واپس تشریف لائے چونکہ اورنگ زیب عالمگیر کو اُن دنون مین
ہندوؤن کو مسلمان کرنیکا بڑا شوق تہا ناظم کشمیر و بنارس کے نام احکام جاری تہے
کہ پنڈتان کو بصورت نہ دکہانے کرامت کی حکماً مسلمان کردو بنارس کے پنڈت
تو مجبور ہے تہے کشمیری پنڈتون نے شیر افگن خان نامی ناظم کشمیر سے جو بہت نیک
تہا چہہ ماہ کی مہلت لی اور سب جمع ہو کر امرناتہہ شیو مندر مین جا کر ہو بیٹہے
ایکروز ایک چٹہی غیب کی لکہی ہوئی اُنکو ملی اُسمین لکہا تہا کہ اے برہمنان اقدام
قتل نفس چہوڑ دو اور بذریعہ اس خط کے بمقام انند پور زیر کوہ نینا دیوی نہم بادشاہ
گورو تیغ بہادر جی کی خدمت مین جاؤ وہ مناسب انتظام کرینگے چنانچہ پنڈتان
کشمیری وہ خط لیکر گورو جی کی قدمبوسی مین حاضر ہوئے اور سب حال عرض کیا
گورو جی نے فرمایا کہ تم اور بنارسی برہمن ملکر دہلی جاؤ اور کہو کہ ہماری طرف سے
کرامت کے دکہلانیوالے گورو تیغ بہادر ہین اور اس امر کی درستی ہمارے ذمہ پر
چہوڑ کر اپنی جانین بچالو اور گہر دن کو چلدو چنانچہ اسی طرح وقوع مین آیا انکی رہائی
ہو گئی اور فرمان گورو جی کی طلبی کا نافذ ہوا گورو جی نے جواب دیا کہ برسات

کے بعد آنیکے بادشاہ جواب خط کا منتظر رہا اور گوروجی سکے آنیکا منتظر رہا اور گوروجی معہ
مختصر آدمیون کے سوار ہوکر مالوہ کو جہان اب شہر پٹیالہ آباد ہے آئے اور چیف خان
افغان کے یہان جو با اخلاص خادم تہا چھ ماہ تک مقیم رہے پہر قصبہ سامانہ مین جاکر
منڈل قوم مسلمانون کے یہان مہمان ہوئے اور ارادہ یہ تہا کہ مالوہ کی سیر کرتے
ہوئے دکہن مین داخل ہوجائین چونکہ میعاد پہونچنے گوروجی کی بدربار شاہی گذرچکی تہی
بادشاہ نے گوروجی کی تلاش کے لئے اشتہار جاری کردئے اور جاسوس جا بجا
پہرنے لگے ایک جاسوس سامانہ کی طرف بہی آیا اور منڈل سے مزاحم ہوا جسکے یہان
گوروجی ہتے انہوں نے جاسوس کا مقابلہ برفاقت ایک سید کے کرکے جاسوس کو دفع
کیا گوروجی نے دونو کے حق مین دعا خیر کی چنانچہ منڈل کی قوم تو اب تک اُس جگہ
مسندنشین و صاحب املاک و مالک سامانہ ہے اور اُنہین مین سے ایک شخص
شہر کرنال مین ایک لاکھ روپیہ کا جاگیردار اور نواب ہے اور اُس سید کی اولاد ریاست
پٹیالہ مین وزیر اعظم و میرمنشی ہے اور اسیطرح چیف خان کی اولاد بہی عزت پاتی
آتی ہے سامانہ سے گوروجی روانہ ہوکر بطے منازل آگرہ مین پہونچے اور ایک
باغ مین فروکش ہوکر ایک چروالہ کو اشرفی و دوشالہ دیا اور بخلاف عادت
پرہیزگاری کے شیرینی خریدنے کے لئے اُسکو بازار مین بہیجا رفتہ رفتہ ناظم آگرہ
تک خبر پہونچگئی کہ گوروجی یہان آگئے ہین چنانچہ اُسیوقت قلعہ مین منگوا لئے گئے
آگرہ کی سنگت نے بہت سا روپیہ چندہ کرکے جمع کیا کہ ناظم کو رشوت دیدیا
جاوے مگر گوروجی نے وہ سب خیرات کردیا رشوت مین خرچ نکیا آگرہ سے
سخت حراست مین گوروجی دہلی پہونچے شہر مین ایک حویلی تہی جہان جنات کا قیام تہا
ہمیشہ ویران پڑی رہتی تہی پہلے گوروجی کو وہان اُتار دیا گیا حویلی کے جنات سب طرح
طرح کے بہیس بدلکر حاضر ہوئے یہ حالت دیکہکر سب حیران رہگئے دوسرے روز

قلعہ مین ڈیرہ کرایا گیا اورنگزیب بار بار اپنے معتبر بہیجتا اور کہتا کہ یا کرامت دکہلاؤ ورنہ
دین قبول کرو گورو جی دونو امر سے صاف جواب دیتے حرمت کے دنون مین اکثر اوقات
گورو جی بزور کرامت دریائی جمنا پر بہی جاتے سکہون کے گہرون مین دعوت کیواسطے
بہی رونق افزا ہوتے آخر آہنی پنجرے مین ڈال دئیے گئے ایک شخص مسلمان سید حسین
عبد اللہ نام منشی مزرعہ ضلع انبالہ کا رہنے والا جو داروغہ حرمت تہا گورو جی کا معتقد
ہوگیا وہ بار بار عرض کرتا کہ آپ تشریف لے چلین مین خادم ساتھ چلتا ہون قبول
نفرمایا اس سید داروغہ کی اولاد مین سے ایک شخص اب بہی سید غلام عباس نام کہرڑ
ضلع انبالہ مین موجود ہے ایکروز بادشاہ نے تیغ بہادر کے لفظ کے معنے پوچہے فرمایا کہ
اسکے معنے تیغ چلانیوالا پیدا ہوا ہے۔ رنج رسانی کے لئے ایکروز بادشاہ نے دیگچہ ناجائز
کہانے کا بہیجا اسمین سے چوہے مرے ہوئے نکالے کہ صحن اس گہر کا بہر گیا چہ ماہ
کے عرصہ تک گورو جی بحالت قید وہان رہے اور بڑی بڑی تکلیفین اٹہائین جنکا
بیان نہین ہوسکتا اورنگزیب اسی ضد پر تہا یا کرامت دکہلاؤ یا مسلمان ہوجاؤ اسوقت
پانچ سکہ گورو جی کے ہمراہ مقید تہے۔ دیوان مہنی داس جی۔ گوردتا جی۔ بہائی چپنا جی
دیالا۔ روڈا مہنی داس جی انمین بڑے صاحب کمال تہے ایکروز مہنی داس جی نے
گورو جی کی خدمت مین عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو دہلی کو غرق کردون عرض منظور
نہوئی بادشاہ نے یہ خبر سنکر مہنی داس جی کو آرہ سے چرا دیا اور سکہہ بزور کرامت
قید سے نکل گئے۔ آخری روز گورو جی نے کہا کہ آج ہم کرامت دینگے یہ کہ کوئی
تیز تلوار ہمارا گلا نہین کاٹ سکیگی اور نہ زخم ہوگا پس پہلے جپ جی کا پاٹ کیا پہر
سری پہل اور پانچ پیسے نذر گوریائی کے واسطے دینے گورو گوبند سنگہ جی فرزند دلبند
کے حوالے گوردتا جی کے کئے تلوار کی دہار کے ساتہہ باریک کاغذ بندہا ہوا تہا
اور جلاد کو اجازت دی کہ وار کرے جب وار کیا تو سر غائب ہوگیا کیونکہ حقیقت

اندہیری چلتی تہی آسمان پر غبار چہایا ہوا تہا جب غور سے دیکہا تو معلوم ہوا کہ تلوار کا
کاغذ نہین کٹا اور نہ کچہہ تلوار کے سان مین نشان خون کا پایا گیا اور سب کو یقین
آگیا کہ سر تلوار سے نہین کٹا باقی جسم پاک کو اُس اندہیری و بہونچال کی حالت
مین ایک بنجارہ سکہہ جے سنگہ پورہ مین لیگیا اور عطریات صندل وغیرہ سے جلادیا
پہلی جگہہ چاندنی چوک دہلی مین گوروددوارہ بنا ہوا ہے جسکی متعلق ایک دوگانو
جاگیر کے ہین اور جس جگہہ نعش جلائی گئی تہی وہان بہی گوروددوارہ بنا ہے اور
دوہزار روپیہ کی جاگیر ہے سر مبارک جسم سے علیحدہ ہو کر بہائی جیون سنگہہ مذہبی
سکہہ کے دامن مین آپڑا وہ سر کو لیکر کیرت پور مین پہونچا گورو گوبند سنگہہ جی نے
باجتماع کثیر سنسکار استقبال کیا اور وہان سے انندپور لے گئے اور مناسب سامان
شاہانہ سے سنسکار کیا اُس جگہہ بہی بارونق گوروددوارہ بنا ہوا ہے۔ گورو تیغ بہادر جی
کے قتل کے حادثہ کے وقت زمین مین زلزلہ نمودار ہوا آسمان سے ستارے ٹوٹے آندہی
آئی شہر مین ہڑتال ہوگئی یعنے دوکانین بند ہوگئین اور لوگون کے دلون پر سخت
صدمہ گذرا اورنگزیب اُس روز سے ہندو دہرم مین دست اندازی سے باز آگیا
مگر اُسی روز سے اُسکی سلطنت پر زوال آنا شروع ہوا۔

واقعات گورو گوبند سنگہہ جی دہم بادشاہ قوم خالصہ

نہم بادشاہ کے حال مین پہلے ہم لکہہ چکے ہین کہ اگلے زمانہ مین جب فیما مین راکہشون
اور دیوی جی کے بندہ یعنے جنگ ہوا اور دیوی جی جب تک غار مین آرام کرتی
رہین تپیشر جو غار کے دروازہ پر عبادت کرتا تہا حسب الحکم دیوی جی کے راکہشون
کو روکا اور اپنی بستر سے پہلوان شخص پیدا کر کے راکہشون کے مقابلہ پر بہیجا جو
کئی سو برس تک راکہشون کے ساتھ لڑتا رہا اور بعد فتح دیوی جی نے اُسکا
نام دشٹ دمن رکہا اور بہت مہربانی فرمائی اُس تپیشر نے بالہام ربانی گورو

ہرگوبندجی کے گہر جنم لیا اور گورو تیغ بہادر نکے ظہور کیا اور اُس وشٹ من نے اکاس بانی یعنے الہام ربانی سے گورو تیغ بہادر جی کے ہان گورو گوبند سنگہ صاحب دہم بادشاہ بنکے اپنے فیض ظاہری و باطنی سے زمانہ کو مستفیض کیا۔ یہہ گورو جی سنہ ۱۷۱۳ ماہ پوہ سدی سات آدہی رات کو گورو تیغ بہادر جی کے گہر پیدا ہوئے ہنوز گورو جی صاحب چالیس روز کے تہے کہ سید بہکیہ چشتی جو ایک مسلمان ولی صاحب باطن ہوئے ہین اپنے شہر گہڑام سے پٹنہ مین گورو جی کے دیدار کے لئے آئے اور سبوچہ گلی پانی کی بہر کر گورو جی کے آگے رکہ دی اُسوقت گورو جی دایہ کی گود مین تہے بہت جلد گود سے نکل کر دونو ہاتہہ سبوچہ پر رکہدئے صرف یہہ اشارہ آپسمین ہوا اور سید صاحب واپس آئے مریدون نے سید بہکیہ سے پوچہا کہ اس چالیس روز کے لڑکے اور آپکے درمیان کیا اشارہ ہوا فرمایا کہ ہمنے پانی کی گہڑی انکے آگے رکہی ہمین یہہ اشارہ تہا کہ دنیا مین ہندو مسلمان دونو قومین ایسی بہری ہوئی ہین جیسے اس گہڑی مین پانی بہرا ہوا ہے اُنہون نے دونو ہاتہ گہڑی پر رکہکر گہڑی کو دبایا یعنے مین دونو کو دباکر تیسرا مذہب ایجاد کرونگا۔ ۹ سال کی عمر مین گورو جی انندپور کو جاتے ہوئے موضع لکہنور ضلع انبالہ مین ٹہرے وہان لڑکون سے کہیل رہے تہے کہ عارف الدین ایک ولی پینس مین سوار اُسطرف سے گذرے گورو جی کو دیکہکر وہ سواری سے اُتر آئے اور قدمبوس ہوئے اور اپنے خادمون سے فرمایا کہ آج معرفت کے خزانہ کی کنجی اس لڑکے کے ہاتہ مین ہے۔ گورو گوبند سنگہ جی دس سال کی عمر مین مسند نشین ہوئے اور اپنے دادا گورو ہرگوبندجی کی طرح اپنے سکہون کے نام احکام جاری کئے کہ گہوڑا اور ہتہیار عمدہ سے عمدہ جسکو ملے وہ حاضر کرے اور بلوغ کی عمر کے آغاز مین اسلحہ بازی اور پہلوانی کے ہنرون مین مشق کرکے کامل و مکمل پہلوان ہوگئے۔ آسام دیس کا راجہ معہ تحائف نفیسہ قدمبوسی کے لئے خدمت

مین حاضر ہوا نذر کے تحائف مین سے ایک ہاتہی پرشادی نام تہا جسکی پیشانی پر سفید
پہول بقدر چاند کے اور ایک خط سفید پیشانی سے لیکر دُم تک تہا اور اوصاف اُسکے
یہہ تہے کہ تیر میدان سے اُٹہالاتا پاپوش جہاڑکر مالک کے آگے رکہتا گنگا ساگر سونڈ
مین پکڑکر پانو دہلواتا رات کو شعل پکڑکر چلتا سواری کیوقت چنور سونڈ مین پکڑکر
مالک کی مگس رانی کرتا جاتا راجہ بہیم چند کہلوریہ جسکی راجدہانی اب بلاسپور ہے
گوروجی کے درشن کو آتا ہوا ہاتہی پر مشتاق ہوا اور منگوا بہیجا مگر جواب صاف
ملا۔ کوہستانی مالک کے حاسدون نے یہہ بدشگنی اور ٹونہ کیا کہ کنک کے آٹے کی
مادہ گاو بناکر اور گلا کاٹکر انندپور کے پاس رکہہ آئے جسسے مالک مکان کو انتقال
مکان لازم ہوجاتا ہی پس گوروجی وہان سے روانہ ہوئے راجہ سبہالی و سرمور نے
استقبال کے لئے وکلا بہیجے پہلے چند روز سبہالی مین قیام فرمایا اور رضامندی
ظاہر کی پہر سرمور مین خیمے لگائے وہان پانوتہ نامی قلعہ باندہا۔ راجگان کوہستانی
بہیم چند کے فرزند کی شادی کی برات مین ۲۲ دہار یعنے بائیس راجے واسطے جانے
فتح شاہ سری نگر یہ جمنا پار جاتے تہے گوروصاحب کے پاس وکیل بہیجا کہ اپنی فوج دریا
کے گذرسے الگ کرلو ورنہ تکرار سپاہیون اور سکہون کا باہم ہوگا جواب ملا کہ ہم ہمتن
جنگ کیلئے راہ گیر ہین اور یہی مراد ہے راجگان یہہ جواب پاکر دوسرے گذر سے اترگئے
اور بعد شادی اُسی رستے سے آئے اور جنگ کی تیاری دونو طرف سے ہوئی اُسوقت
بدہوشاہ پیرسادہورہ نے پانسو سوار افغان معہ چار رسالداران بمشاہرہ تیس روپیہ
ماہوار فی سوار اور ایک سو روپیہ ماہوار فی رسالدار نوکر کرادئے اور مورچہ بندی
ہوگئی اُسوقت نجابت خان کالے خان بہیکن خان حیات خان ملازمان گوروجی
نمک حرام ہوکر پہاڑی فوج سے مل گئے اس امید پر کہ گوروجی کا خزانہ لوٹین گے
اور آپسمین لڑائی ہوئی لڑائی مین کرپال اوداسی سمت مینے حیات خان رسالدار

نمک حرام کے سر پر گتکہ یعنے چوب دستی مارا اور نیز مول چند حلوائی جو گورو صاحب کے لشکر مین دوکان کرتا تہا ہتہیار گورو صاحب سے لیکر خوب لڑا اور نجابت خان سردار کو مارا بشواربزور پرار دپانچ بہائی بڑی بہادری سے لڑے جنکے نام یہ ہین - گنگا رام - ماہر و چند - بہگو شاہ - گلاب رائے - راجہ ہری چند پہاڑی جو تیر اندازی مین برگزیدہ تہا گورو صاحب سے لڑا اُسکے پہلے تیر سے گہوڑا گورو صاحب کا ہلاک ہوا دوسرے تیر سے یہ صدمہ پہونچا کہ گوروجی کی پیٹی کو چیر کر جسم پر اثر جا پہونچا آخر گوروجی نے اپنے تیر سے ہری چند کو مار دیا - بدہو شاہ فقیر نے بہی گوروجی کیطرف سے دشمنان کے ساتھ خوب جنگ کیا گوروجی نے اُسکو حکمنامہ اور دستار اور شانہ یعنے کہنگی تبرکاً عنایت کی جو اب تک اُسکی اولاد کے پاس ہے اور نذرانہ لیکر وہ سکہون کو دکہلاتے ہین بہت سی لڑائی کے بعد پہاڑی راجے سخت نقصان اُٹہاکر بہاگ گئے چنانچہ ایک گورودوارہ ریاست ناہن مین اور ایک گورودوارہ جنگ کے موقعہ پر بنا ہوا ہے - پہاڑی راجون نے جب اپنے آپ کو گوروجی کے مقابل کمزور پایا سب بنذرات وخوشامد پیش آئے ور آپسمین صلح کرلی الف خان وحسینے خان زادہ و دلاور خان کو باعانت راجگان کو بہی بہت جنگون مین شکستین دین چونکہ منشا گوروجی کا اپنے والد کے خون کا انتقام وضعف زوال سلطنت مغلیہ تہا پہر راجون کی رعایا پر دست اندازی شروع کی آخر راجہ بہیم چند وغیرہ نے بادشاہ کی حضور مین عرضیان بہیجکر امدادی فوج منگوائی اور شاہزادہ بہادر شاہ المعروف معظم شاہ کو جو لاہور کو جاتا تہا حکم ملا کہ گوروجی کا مزاحم ہو مگر شاہزادہ نے مسمی نند لال میر منشی اپنے سے گوروجی کی تعریف سُنکر انند پور آنیکا ارادہ فسخ کیا اور نند لال منشی تارک الدنیا ہوکر گوروجی کی خدمت مین حاضر آیا اور نسخہ زندگی نامہ منظوم اور دیوان معرفت اپنی تصنیف کی ہے

کتابین پیش کین جو گورو جی نے نہایت پسند کین - چونکہ گورو جی کو منظور رہتا کہ دیوی جی
کی حمایت سے اپنے بنتہ کو تقویت دین اسواسطے حسب عادہ دیوی جی کے کہ پہلے
جنم مین جب گورو جی نے وشٹ من کی شکل مین بحمایت دیوی جی راکہشون سے
جنگ کیا تہا دیوی جی کو بلا نا منظور رہتا پہ یوگ کو بٹہاتا و جب آیا اور نیز اسواسطے
کہ دنیا مین دیوی جی کا آنا مشہور ہوا ور لوگ سمجہین کہ کلجگ مین بہی آنا دیوی کا
ممکن ہی بقول بعضے معتقدان گورو جی دیوی جی کے سکہہ نہین ہوئے بلکہ ایزد اکال
کے سکہہ ہو تو سچا ہے پس ہزارہا برہمن بلائے گئے اور شتہر کیا کہ اس جگ مین
گوشت کہانے والیکو ایک اشرفی اور کڑاہ اور تسمی کہانے والے کو دو فلوس ملا
کرینگے چنانچہ چودہ ہزار برہمن زاہد و پرہیزگار منتخب گئے جنہون نے اشرفی کا لینا ترک کرکے
دو پیسے لینا منظور کیا تہا جب یہہ انتخاب ہوچکا تو میا وجتیا خدمتگاران کو ایکروپیہ
زاد راہ دیکر پنڈتان ذیل کو طلب کیا کیشو داس بنارسی تشو مکر دکہنی تشن لال چینی
کا آنند اس اوجہا اور ادنکو بلاکر چودہ برہمنون کے ساتھ نینا دیوی کے پہاڑ پر
پر یوگ کرایا چودہ لاکہہ کا سامان ہون وغیرہ مصارف کے لئے جمع ہوا - ایک روز
گورو جی شکارگاہ سے صدہا جانور شکار کرلائے اور پریوگ منڈل مین تشریف لے گئے
سرگروہ پنڈتان نے سخت اعتراض افسوس کیا کہ باوجود اسقدر صرف کثیر کے کہ پریوگ
کے اہتمام مین ہوا ہے صدہا جانورون کا ذبح کرنا بہت نامناسب ہوا ہے - یہہ
بات سنکر گورو جی نے پنڈتون کو روبرو بلایا اور میر شکاریون کو حکم دیا کہ مرے ہوئے
جانورون کو چہوڑ دو فی الفور سب زندہ ہوکر اڑ گئے یہہ کرامت و عظمت دیکہکر
سب پنڈت حیران ہوئے اور سب نے چرن پکڑ لئے دیوی جی کے بل دینے کے لئے اپنے
اپنے ایک فرزند کا سر مانگا گورو جی کی والدہ نے لڑکے چہپا دئے اسوقت انکی نسبت
بد دعا دی جسنے چارون صاحبزادے شہید ہوئے آخر بجائی انسان سنگتا نامی شیر کو

کانگڑہ مین ڈالا گیا۔ ۳ یوم پہلے تشریف آوری دیوی جی کے پنڈت پہاڑ سی اتر آیا
اور خود گورو جی تین روز پہاڑ پر منتر پڑہتے رہے سخت زلزلے آئے اندہیریان
چلین سانپ وشیر اور ناگہانی آسمانی بلائین نازل ہوتی رہین اخیر دن دیوی جی تشریف
لائین ہزارہا بجلیان چمکین گرجین پہاڑ گونجی روشنی ہوئی گورو جی کے ایک ہاتھ
مین تلوار دوسرے ہاتھ مین روغن انداز سرویہ تہا۔ دیوی جی کو ایک مژہ کی پہر
یعنے آنکھون کے پلک کی جنبش سے نمسکار کی دیوی جی اپنے ہاتھہ کی تلوار دیکر رخصت
ہوئین من بعد جد پدنتہہ چلانے کے لئے ایک لاکہ سکہہ سیوک ہر ایک ملک کا جمع کرکے
کیس گڈہ والے پہاڑ پر خیمہ جا لگایا اور خفیہ ہر ایک خیمہ مین ایک ایک بکرہ چہپا دیا
اور بروز سنکرانت بیساکہ سمت ۱۷۵۶ ننگی تلوار ہاتہہ مین لئے ہوئے بلند آواز سے
بولے کہ اے سنگت کی سکہہ سیو کو مجہے ایک آدمی کا سر درکار ہے سوا لاکہ آدمی سے پہلی
بہائی دیا سنگہ کہتری سکنہ لاہور حاضر آیا اسکو خیمہ مین بٹہا کر اور بکرہ کا سر کاٹکر شمشیر
خون آلودہ باہر نکلے بکرے کا خون بہی بہ کر خیمہ سے باہر آگیا شور مچ گیا کہ سکہہ قتل
کردیا گیا دوسری مرتبہ پہر سر مانگا دوسرا سکہ حاضر ہوا اسی طرح اسکو بہی خیمہ مین
بٹہلا کر بکرے کا سر کاٹا اسی طرح تیسرا چوتہا پانچوان سکہہ حاضر ہوا اور خیمون مین
بٹہلا کر بکرے کاٹے گئے لوگون مین دہوم مچ گئی کہ دیوی جی کے آنے سے معاملہ بگڑ گیا
پہر گورو جی نے ان پانچ جانباز سکہون کو خیمون سے نکالکر دیوان لگایا اور دریا سے
پانی منگوا کر لوہے کی باٹی مین بتاشون کا شربت کر کرا ور کرد پنچ پہیر پہیر کرچند
شلوک وصیت کے پڑہے جب امرت تیار ہو گیا چند قطرے اپنی مکہہ مین ڈالے اور
دو ہا پڑہا پہرا و نہین جانباز پانچ سکہان کو وہ امرت پاہل پلایا اور ست نام منتر
سکہایا اور فرمایا کہ تم اب خالصہ ہوئے اکال پورکہ کا پنتہ بنا ہے واحد ایزد کے
سوا سب کی پرستش چہوڑ دو سروت پرکیس یعنے پورے بال کہو کر مین کچہہ پہنو

ہاتھ مین کڑا لوہی کا سر پر گردانی یعنے حلقہ لوہی کا رکھو لوہی کے ہتھیار رسپاہیانہ ہر وقت
باندہے رہو چنانچہ اُن پانچون سنگہون سے پاہل لیکر ہزار ہا لوگ سنگھہ ہوئے اور فوج
دریا موج تیار ہوگئی تیا پنتھہ جاری ہوگیا اور سب کے رنجیگان کوہی کیطرف متوجہ ہے
سنہ ۱۷۵۳ مین سب وادیلا کرکے ۲۲ دہار راجہ ۱۵ ہزار فوج بسرداری مامون خان
لے آئی اور چھ ماہ تک مورچہ بندی انندپور مین رہی طول محاصرے سی فوج شاہی
دکوہی بیتاب ہوگئی اور راجہ جسوال کا بہورہ ہاتی لوہ گدہ کے گدہے مین جسکی ۵۰۰
سنگہ تہا ڈالا گیا گوروجی نے بچتر سنگہ قوم رہٹور کو ست ہاتی کے ساتھ اپنے ہاتہہ کا برچہا
دیکر لڑایا اُنکے ہاتی نے بہاگ کر اُنہین ہی کی فوج ماری اور ماہر سنگہ وشیر سنگھ افسران
گدہ نے رات کو مغلیہ فوج مین پڑکر ہزار ہا قتل کئے باقی بسرداری شمس الدین وسید خان بہاگ
گئے دوبارہ لشکر عظیم انندپور کے محاصرہ پر مامور ہوا ایکروز سید خان سپہ سالار انندپور سے
تین کوس پر لشکر کے کنارے شامیانہ کے نیچے معہ شمس الدین چوپڑ کہیل رہی تہے گوروجی نے
ایک تیر ایسا اُنکی تاک پر اتنی دور سے مارا کہ چوپڑ کو اوڑا دیا افسران مذکور نہایت
حیران ہوئے اور اتنی دور سی تیر کا آنا کرامت سمجھی گوروجی نے ایک اور تیر مارا اُسکے
ساتھ ایک پرچہ پرو دیا اُسپر لکہا تہا کہ یہہ کرامت نہین ہی ورزش و ہنر ہے اسبات سے
وہ متحیر ہوئے سید خان تو رات کو آکر قدم بوس ہوا اور تارک الدنیا اور فقیر بن گیا
شمس الدین معہ فوج باقیماندہ بہاگ گیا تیسری بار ایک لاکھہ پچیس ہزار فوج سلطانی
بسپہ سالاری زبردست خان ناظم کشمیر و نجابت خان صوبہ پشاور و دلاور خان
صوبہ لاہور و بازید خان صوبہ سرہند و فوجدار خان صوبہ قندہار وغیرہ انندپور
پر آئے دو سال مورچہ بندی ہوکر توپ رانی قلعہ پر ہوتی رہی آخر فوج شاہی نے
تنگ آکر عرضی دہلی کو بادشاہ کیخدمت مین لکہہ بہیجی کہ فتح ہونا اس قلعہ کا مشکل ہی
اور ریگر دیئے اپنی خطوط بحلف قران شریف کے گوروجی کے نام کہ آپ قلعہ انندپور کو چندین

چھوڑکر ادھر تشریف لیجاویں ہمارا آپسے عناد نہیں ہے صرف گورو جی کی تحریک سے اسقدر محاربات ہوئی اگرچہ اس دغا کی خط سے گورو جی آگاہ تھے مگر چونکہ سکھان متعلقان گورو جی کے ۸ سال کی لڑائی مین بیتاب ہو رہے تھے خطوط کے آمد کی خبر سنکر بتقاضائے شدید و پیہم چھوڑنے قلعہ کے ہوئے یہانتک کہ ہزارہا سکھوں نے کہا کہ ہم آپکے سکھ نہین ہین اب ہمکو یہان رہنا گوارا نہین ہے اور نکلکر چلے گئے اسواسطے گورو جی بھی قلعہ انندپور کو چھوڑکر روپڑ کے رستے شاہی فوج کے ساتھ لڑتے ہوئی معہ چالیس بہادر سکھون کے قصبہ چمکور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ مین داخل ہوئے دس لاکھ فوج شاہی و کوہی مع جمع شدن ملک پنجاب چمکور کے محاصرے مین مصروف ہوئی اسجگہہ کی لڑائی مین جہیل سنگھ دو فرزندان گورو جی اجیت سنگھہ و جوجہار سنگھ جی گڈہی سے باہر نکلکر دشمن کی فوج کے ساتھہ بڑی بہادری سے لڑے اور شہید ہوئی جب وہان دشمنون کا مجمع ہوگیا تو گورو جی صاحب نے گڈہی کے اوپر ایک سکھہ ہم شبیہ اپنے کو بٹہلا کر پیادہ ماچھی واڑہ کو تشریف لے گئے نبی خان و غنی خان افغانان ماچھی واڑہ جو گورو جی کے دوست تھے انکی تدبیر سے سرمئی پوشاک پہنکر اور خاصہ مین سوار ہوکر کوٹ کپورہ سے پہونچی کوٹ کپورہ سے بمقام مکتسر جہان ایک تالاب موسوم خضرانہ تہا خیمہ زن ہوئے رستہ مین تلک تلونڈی ضلع فیروزپور سے ہتہیار اور گہوڑے اور کسیقدر آدمی مل گئے تہی۔ اُدھر ناظم صوبہ سرہند کے پاس مائی گوجری صاحبہ گورو صاحب کی والدہ معہ زورآور سنگھہ جی و فتح سنگھ جی پسران نابالغان گورو صاحب گرفتار ہوکر آئے وزیر خان ناظم صوبہ سرہند کا ہرگز ارادہ نہ تہا کہ معصوم بچون کو قتل کیا جاوے مگر سچا نند دیوان کہتری کی کوشش سے جسکے روبرو صاحبزادون نے نہایت بے پروائی سے سخت کلام کی تہی دونو صاحبزادے قتل کرائی گئے اگرچہ شیر محمد خان نائب ناظم نے قتل کرنا نابالغ بچون کا خلاف شرع بیان کیا تہا اور ٹوڈرمل کہتری رئیس سرہند نے بعوض عدم قتل صاحبزادون کے

بہت سا مال وینا گیا تہا مگر صاحبزادی قتل سی نہ بچے پہر خبر سنکر گوروجی نے دونوکے حق مین دعاے خیر مانگی کہ ابتک دونوکے خاندان سرسبز مین اور وزیرخان ویچانند کی بیخ و بنیاد اکہڑ گئی ہے شہر سرہند کئی بار لوٹا اور مسمار کیا گیا جب ناظم سرہند نے سنا کہ گوروجی مالوہ مین بخیریت موجود مین فوج کثیر لیکر ملکتسر گیا اور جنگ شروع ہوا جو ماہجہ کے سکھ بسبب طول محاصرہ کے سکہی ورگوریائی سے بمقام انندپور خارج ہو آئے تہے وہ خود بخود حاضر ہوئے اور گوروجی کے روبروئے جانین دین اور دشمن کی فوج کو برباد کیا گوروجی کے تیراس میدان مین تین تین کوس تک جاکر دشمنوں کو مارتے تہے اور ناظم سرہند شکست کہاکر بہاگ آیا اس مقام سے گوروجی بمقام تلونڈی تا بوگئے اور چندے قیام کیا اس جگہ اب بڑا گورودوارہ بنا ہوا ہے وہان سی موضع دینہ المعروف دربار لوہ گڈہ مین جاکر قیام کیا اور ایک خط نظم جسکو ظفرنامہ کہتے ہین اورنگ زیب بادشاہ کے نام لکہا اسمین سخت سخت لفظ بادشاہ کی نسبت تحریر کئے اور وہ خط دیا سنگہ خاص خدمتگار کے ہاتھ بادشاہ کے پاس پہونچایا جب دیا سنگہ خط لیکر اورنگ زیب کے پاس بمقام اورنگ آباد پہونچا اسنے باواز بلند کہا سری واہگوروجی کا خالصہ وہگوروجی کی فتح بادشاہ بولا کہ خالصہ نے جلدی کیون کی کہا کہ تیسری جلدی کرنیسے پہر بادشاہ نے پوچہا کہ گوروجی کچہہ کرامت بہی رکہتے ہین کہا کہ انکے کتون مین کرامات ہین۔ گوروجی کے خط پڑہنے سے اورنگ زیب کو بیماری لاحق ہوئی اور ناظمان پنجاب کے نام احکام جاری ہوئے کہ گوروجی صاحب سے بصداقت ارادت پیش آئین ابہی جواب خط گوروجی صاحب نہین ملا تہا کہ بادشاہ مرگیا اور انہین دنونمین گوروجی دکہن کیطرف تشریف لے گئے اور دیا سنگہ رستہ مین بادشاہ کی مرگ کی خبر لیکر گوروجی کے پاس پہونچا اور ایک قاصد بہادر شاہ خلف اورنگ زیب عالمگیر کا

بتوسل منشی نندلال خادم بخدمت گوروجی صاحب پہونچا کہ شہزادہ اعظم ولی عہد تخت
دہلی سے دہلی کی تخت نشینی کے واسطے لڑائی ہو رہی ہے آپ امداد دین گوروصاحب نے
اپنے کل سکہون سری پانچ سکہ معہ دیا سنگہ کے بہیجدی شاہزادہ اعظم تیر سے ہلاک ہوا یعنے
مارا گیا اور بعد التحقیقات وہ تیر فوج مین سے کسیکا معلوم نہوا آخر کار پایا گیا کہ وہ تیر
جناب گوروصاحب کا تہا کیونکہ گوروصاحب کے تیر مین ایک تولہ سونا نوک بند کی پاس لگا
ہوتا تہا جب بہادرشاہ تخت نشین ہوا تو گوروجی کو آگرہ مین بلایا استقبال کیا
پہر اپنے ہمراہ دہلی مین لے آیا اور نہایت عزت کی اُسیوقت شہر دہلی مین دو
گورودوارہ ایک آٹہوین مسند نشین دوم نوین جانشین جی کے بنوائے گئے
اور ایک محل عالیشان بصرف پچپن ہزار روپیہ کے بپاسخاطر گوروجی کے بنوایا گیا
وبی بی سندری جی وصاحب دیوان جی کو اُسمین آباد کیا اور ایک گروہ
سکہون کا اُنکی خدمت مین متعین کیا پہر بادشاہ دکہن سوار ہو گیا گوروجی راستہ
مین اُسّے علیحدہ ہو گئے اسواسطے کہ گوروجی نے بادشاہ کو کہا تہا کہ صوبہ سرہند
وناظم جالندہر وناظم لاہور کو گرفتار کرکے ہمارے پاس پہونچا دو بہادرشاہ سنے
ایک سال تک اسمین لیت لعل کیا جب وعدہ وفا نہوا تو گوروجی نے کہا کہ ہم یہہ
کام ایک ادنے اشخص بہیجکر کرا لینگے اور اسی بات پر گوروجی کی شکر رنجی بادشاہ
کے ساتہ ہو گئی گوروگوبندسنگہ جی کے سرگباش ہونے کا حال بطرح پر کتاب
خورشید خالصہ مین درج ہے کہ ندیڑ شہر مین جہان اب بڑا دربار اچپلا نگر گوروجی
کا بنا ہے اور دس ہزار کی جاگیر سرکار نواب حیدرآباد کی طرف سے مقرر ہے
جب گوروجی مقیم تہے تو گل خان نام ایک افغان زادہ گوروجی نے اپنے پاس نوکر
رکہہ لیا جسکا دادا پایندہ خان چہٹے گوروجی کی لڑائی مین مارا گیا تہا گوروگوبندسنگہ
جی ہمیشہ اُسکو شطرنج کہیلنے کیوقت رمز کرتے اور کہتے کہ جو شخص اپنے باپ دادا کا بدلہ نہیوے

وہ نطفہ حرام ہوتا ہے۔ اُسنے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ اُسکو دادا کو گوروجی کے
دادا نے قتل کیا ہوا ہے پہر ایکروز تنہائی مین اُسکے آگے پیش قبض رکہدی ور وہی
رنج آمیز الفاظ کہے اور افیون کے پینک مین سگے گل خانین پیش قبض سے سخت زخم
لگا یا بادشاہی جراحون نے آکر بہت جلدی غسل صحت کرا دیا پہر کسی ولایت
کی آئی ہوئی سخت کمان کے کہینچنے سے وہ زخم پہٹ گئے ۸ یوم پہلے اپنے
انتقال کا اشتہار دیا دور دور سے سکہہ سیوک جمع ہوگئے بہاری جگ طعام کا
کیا ہزارہا مخلوق کو افراط سے کہانا دیا نقد و پارچات حسب دلخواہ بخشش کئی آخری
روز گرنتہہ صاحب کے آگے پانچ پیسے اور سری پہل گوربائی کا رکہکر یہہ شلوک کہا
اکال پورکہہ کے حکم سے پرگٹ چلایو پنتہہ سب سکہن کو حکم ہے گورو مانیو گرنتہہ
یہہ واقعہ ۱۷۶۵ مین وقوع مین آیا کہ گوروجی نے انتقال کیا چالیس برس کی عمر ہوئی
اخیر وقت صندلی چکہا بنوا کر اور قنات اُسکے گرد تنوا کر اور خود تمام ہتہیارون
سے مسلح ہو کر مع اپنی سواری کے گہوڑے کے چکہا مین چلے گئے اور اپنے جسم کی آگ
سے یعنے چار عنصر سے آگ علیحدہ کرکر چکہا کو آگ دی اُسیوقت ایک آواز برق کی
طرح نکلی اور شعلہ آسمان پر چڑہ گیا معمولی دنون کے بعد جب لوگ پہول چگنے کیلئے
چکہا مین گئے تو کچہہ نہ پایا سوا اس خام وزن کے آہنی سلاحات جو بدن پر تہے
اُنمین سے صرف ایک چہری آہنی دستیاب ہوئی جسکو اب معتقد خالصہ اپنی دستار
مین رکہتے ہین اُسنے کامل یقین ہو گیا کہ گورو نانک جی کی طرح گورو گوبند سنگہہ جی بہی
مع جسم عنصری و سواری کے گہوڑے کے عالم بقا کو تشریف لے گئے اب وہان
عالیشان گوردوارہ بنا ہے اور خاص کرشمہ جاری ہے کہ جو سکہہ وہان جا اور آیندہ
اعمال ناشایستہ سے توبہ کرے تو سودہ منزل ہی عیانی ہو جاتا ہے اور جو سکہہ وہان درشن کرتے
ہین حضور یہ اُنکا خطاب ہو جاتا ہے اور رشید الخالصہ شمار کئے جاتے ہین سب سکہہ خالصہ کا

ادب کرتے ہین کوئی اُسسے نافرمانی نہین کرتا کیونکہ وہ گویا ٹری دربار پر ہو آیا بہت سے سکہہ جو صادق الاعتقاد ہوتے ہین پا پیادہ اتنے دور کا سفر طے کرکے گوروگوبندسنگہ جی کے گورودوارہ پر پہونچتے ہین اور درشن کرکے واپس آتے ہین اور بعض اُسی جگہہ کے رہنے کو پسند کرتے ہین واپس نہین آتے اور جو واپس آتے ہین اُنکو گورودوارہ سے حضوریہ خطاب ملتا ہے نواب حیدرآباد دکن باوجود مسلمان ہونے کے گورودوارہ کا بڑا ادب کرتے ہین اور جاگیر ہمیشہ کے واسطے مقرر ہے گورودوارہ سے نواب کے واسطے بہی پرشاد جاتا ہے اور وہ بڑے اعتقاد سے قبول کرتے ہین بلکہ سب مسلمان ملک دکہن کے گوروجی کو دل سے مانتے ہین۔

حال بندا مندرجہ کتاب خورشید خالصہ

دکہن کے سفر مین ایکروز گوروگوبندسنگہ جی کنارہ دریا کی سیر کرتے ہوئے ایک خوشنما باغیچہ مین تشریف فرما ہوئے جو مادہو داس بیراگی کا ڈیرہ تہا اُسکی چارپائی پر گوروجی بیٹہہ گئے سکہان ہمراہیان نے اُسکے ڈیرے کی بکری جہٹکا دی چونکہ بیراگی کی تابع چند بیر یعنے جنات تہے گورو صاحب کو چارپائی سے اُسنے ڈالنے چاہا مگر مؤثر نہوا اور جب آپ ہی سامنے آیا گوروجی نے سب کرامت اُسکی کہینچ لی اور وہ خالی کہڑا رہگیا آخر وہ پانو پر گرا اور کہا کہ مین بندہ ہون فرمایا کہ اگر تو بندہ ہے تو بندون کا کام کر عرض کی کہ ارشاد کیجیئے گوروجی نے اپنی ترکش سے پانچ تیر اُسکو دئے اور پانچ سکہہ اپنے باج سنگہ بابا بنود سنگہ کاہن سنگہ ودہ سنگہ اور ... ہمراہ کئے اور حکم دیا کہ پنجاب کو جاؤ اور سب سے پہلے قصبہ سادہورا کو جنہون نے ہمارا پیارا بدہو شاہ فقیر ہمارے سبب سے قتل کیا تہا تاراج کروگا لوگو اجاڑدو پہر موضع ساماناوکہتے وگنجہ پور سودرے قصبہ سنام کے اجاڑدو اور سب کنان کو قتل کرو کیونکہ سنام مین بہائی مول چند سنت ہمارا رہتا ہے وہان جاکر شہر سرہند کو اجاڑدو اور خاک مین ملاؤ قتل کرو جہان ہمارے فرزند مین

پہاڑی راجگان کوہی و ناظمان پنجاب کو تہ تیغ کرو اور شرال و سادات سامانہ کو بھی وادو
نو در بدستین اسکو کرکے پنجاب کو روانہ کیا پس بندہ پنجاب کو آیا اور جو جو کام اُسنے کئے وہ
روشن ہین جب کل ناظمان پنجاب و راجگان کوہی کو اُسنے خاک مین ملا یا اور ضلع بٹالہ مین اپنا
قلعہ بنا یا مالی انتظام کرکے کرنال و پانی پت تک اپنے سکہہ ناظم مقرر کر دئے تب
بہادر شاہ نے دہلی مین بذریعہ منشی نند لال مائی صاحبہ کو جو دہلی مین تہین کہندبد کے
نام حکمنامہ لکہا یا کہ اس حرکت سے باز آوے اُسنے نہ مانا راجہ چنبہ کی بیٹی سے برعکس
حکم گورو جی کے اُسنے شادی کرلی اور اولاد پیدا ہوئی اسپر سبب آگر مسند نشینی کا
ارادہ اُسنے کیا اور بجائے فتح واہگورو جی کے فتح درشن لفظ اُسنے بدل دیا
بندی خالصہ کا فرقہ اُسنے الگ قائم کیا اور تت خالصہ علیحدہ ہوگیا اور ان دونو
خالصہ کے فرقون مین ایک دفعہ لڑائی ہوئی بندی خالصہ نے شکست کہائی آخر
فیصلہ سپر ٹہرا کہ امرتسر جی کے تالاب مین بندی خالصہ و تت خالصہ کے نام کاغذ
کے پرچون پر لکہکر ڈالے جائین جو ڈوب جائے وہ ترک سمجہنا چاہئے چنانچہ بندی خالصہ کا
نام ڈوب گیا۔ اُدہر مائی صاحب نے دہلی مین بندا کو سراپ دیا اور تمام تت
خالصہ نے ایک عرضی بندا کی مفصل حال تکبر و خود روی و ارادہ مسند نشینی و کرنے شادی
گورو جی کی خدمت مین بمقام دکن بہیجدی اُدہر بہادر شاہ خود گورو صاحب کے پاس دکن
مین پہونچا اور عرض کی کہ حضور کا حکم تہا کہ سلطنت تمہاری نذر ہیگی اب بندا کو
آپ بند کرین کہ منشا آپکا سب پورا ہوچکا ہے بادشاہ کی التماس گورو جی نے
دریا مین پہینکدی اور خالصہ کی عرضی پر حکم دیا کہ بندا اب خالی ویلی اقبال ہوجاویگا
بہادر شاہ بادشاہ رخصت ہوا اور بہت فوج وافسر پنجاب کو بندا کی سرکوبی کے لئے
روانہ کی اور فرخ سیر کے عہد مین بندہ کا جنگ مین قتل ہونا ثابت ہوتا ہے رام کنور مورخ
نے بندا کا قتل ہونا بملک سندہ لکہا ہے اور اُسی جگہہ اُسکی سمادہ ہے۔

بقیہ حال بندا جو اور تواریخ سے اور نیز تفصیل اور تشریح اُن واقعات کی جو اُسکے وقت مین وقوع مین آئے

جب بندا بیراگی نائب گورو گوبند سنگہ جی کا گورو گوبند سنگہ کے حکم سے دکن کے ملک سے
روانہ ہوکر پنجاب مین آیا تمام سکہون مین اُسکی مشہوری ہوگئی ہر ایک سکہہ کو اُسنے پروانے
بہیجکر اپنے پاس بلایا اور ہر ایک شخص پر ثابت کرایا کہ اُسکو گورو گوبند سنگہ نے اپنا جانشین
مقرر کردیا ہے اور وہ بارادہ انتقام یعنی قتل گورو تیغ بہادر کے پنجاب مین آیا ہی چنانچہ
تمام سکہون نے بموجب تحریر گورو گوبند سنگہ کے اُسکو سچا جانشین مان لیا اور تہوڑے
عرصہ مین بڑی دولت بہم پہونچالی اور انبوہ کثیر سکہان اراد تمند کا اُسکے پاس جمع ہوگیا
چونکہ اُسوقت شاہ عالمگیر اورنگ زیب مرگیا تہا اور اُسکے بیٹون مین بڑی بڑی لڑائیان
ہوکر بہادر شاہ بادشاہ بنا تہا وہ بہی بسبب دکن کے دکن کو چلا گیا ہوا تہا اور ملک مین
ابتری پہیلی ہوئی تہی بندا نے ایسے وقت کو غنیمت جانا پہلے اُسنے قطاع الطریقی و رہزنی
اختیار کی اور بڑے بڑے ڈاکے مار کر دولت جمع کی رعایای شاہی وزیر خان صوبہ سرہند کے
پاس دادخواہ ہوئی اور بندا کے ظلم و تعدی کا حال بیان کیا اُسنے ایک جمعیت فوج بندا
کی سرکوبی کے لئے مامور کی مقابلہ کیوقت تمام سکہون نے یکدل وجان ہوکر اُسکا مقابلہ کیا
اور بادشاہی فوج شکست کہاکر بہاگ گئی پہر وزیر خان خود بندا کے مقابلہ کیلئے سوار ہوا
مگر عین مقابلہ کیوقت ایسی گولی وزیر خان کی چہاتی مین لگی کہ مرغ روح اُسکا
قفس تن سے پرواز کرگیا جب افسر ہی مارا گیا تو تمام مسلمانی فوج تتر بتر ہوگئی اور
بڑا خزانہ اور ذخیرہ ہتہیارون کا سکہون کے ہاتہہ آیا سکہون نے وزیر خان کی نعش
ایک درخت سے لٹکا دی کہ اُسکو چیلین اور کوے کہا گئے بعد ازان سکہون نے فتحیاب ہوکر پہلے

قصبہ سادہورہ کو کہ اب ضلع انبالہ میں واقع ہے خوب لوٹا ہزاروں مسلمان تہ تیغ کئے
مسجدین اور خانقاہین سب گرادین پہر سرہند شہر پہ جا پڑے شہر کو غارت کیا مسلمانونکی
عورتین اور بچے قتل کر ڈالے بڑی بڑی حویلیان آگ لگا کر جلادین مسجدوں و مزاروں
مین سے کوئی مکان باقی نچہوڑا غرضکہ لدہیانہ سے لیکر کرنال تک کوئی بستی اور شہر
اور گانو اُنکے تاراج سے نہ بچا بعد تاراج کے اس تمام علاقہ کا مالی انتظام بہی بندہ نے
اپنے نام پر کر لیا اور بجائے خود بادشاہ بن بیٹہا ان تمام بستیون مین سے قصبہ کہرام کو تو
ایسا لوٹا کہ نشان آبادی کا باقی نچہوڑا اور قصبہ سادہ مین دس ہزار زن و مرد مسلمان
قتل کئے یہہ خبر جب ماہجہ کی سکہون کو پہنچی اُنہون نے بہی بڑا اجتماع کیا اور قصبہ بٹالہ
کلانور کو اُنہون نے دل کہولکر لوٹا صدہا مسلمان جان سے مار دئے بندا جب آخر دو
دریای ستلج کا ملک لوٹ چکا تو دوابہ کے ملک مین آیا سرراہ جسقدر گانو تہے سب غارت
کئے پہر بیاسا سے اُتر کر دوابہ باری مین داخل ہوا یہان اُسکی شامل وہ جماع سکہونکا بہی
ہو گیا جنہون نے وٹالہ کلانور وغیرہ آبادیان لوٹکر برباد کین تہین اُنکے شمول سے
بڑا بہاری لشکر سکہونکا ہو گیا اور ارادہ اُنکا یہہ قائم ہو گیا کہ لاہور کو لوٹ لین اس زمانہ
مین سید اسلم لاہور کا صوبہ دار تہا اُسنے بڑی کوشش سے لاہور کی حفاظت کی لاہور
کی فصیل پر توپین چڑہا دین اور تمام مسلمانون کو ترغیب دی کہ سکہون کی ساتھ جنگ
کرین چنانچہ پنجاب کے مسلمان محمد تقی و موسیٰ بیگ حاجی سید اسمعیل و سید عنایت اللہ
و ملا پیر محمد واعظ کی افسری سے متصل عیدگاہ لاہور کے جمع ہوئے اور سید اسلم
صوبہ لاہور بہی اپنی فوج لیکر اُنکے شامل ہوا سکہون نے جب اجتماع کی خبر پائی تو بڑی
تیزی اور تندی کے ساتھ مسلمانون کے مقابل ہوئے صبح سے شام تک لڑائی ہوئی
ہزارون آدمی کہیت رہے شام کیوقت صوبہ لاہور کی سپاہ اُسکی بلا اجازت میدان سے
اُٹہکر داخل شہر ہو گئی اُنکے جانے سے اوروں کا حوصلہ بہی ٹوٹ گیا سب متفرق

ہوگئے اُسوقت سکہہ اگرچہ خاص شہر پر تو حملہ آور نہوئے کہ شہر کی پختہ فصیل بنی ہوئی تہی
اور توپین فصیل پر چڑہی ہوئی موجود تہین مگر سوای شہر کے جسقدر باہر قصبے اور گانو
تہے سبکے سب اُنہون نے لوٹ لئے سینکڑون آدمیون کو تہ تیغ کیا جب یہہ حال
رعایا کا دیکہا تو دو بارہ سید عنایت اللہ و محمد تقی و محمد زمان نے کئی ہزار آدمیونکو جمع کر
ارادہ کیا کہ سکہون کو اس علاقہ سے نکالدین مگر بسبب اسکے کہ برسات شروع
ہوگئی اور بارش و نزلات ہونے لگی یہہ ارادہ ملتوی رہا اس خرابی و غارتگری و ظلم و ستم
کی خبر جب بہادر شاہ بادشاہ کو دکن مین پہنچی تو بادشاہ نے وہان سے کوچ کیا اور اجمیر مین
آکر اُترا اُس مقام پر ہزارون لوگ برباد ہوئے ہوئی علاقہ سرہند کی بادشاہ کی روبرو ہوئے
اور سب نے سکہون کی زیادتیون سے فریاد کی تمام سرگذشت سنکر بادشاہ کمال متحیر ہوا اور حکم
دیا کہ شاہی فوج فی الفور پنجاب کو روانہ ہوا اور خود بہی بادشاہ یلغار کرتا ہوا پنجاب کو آیا
جب قریب پہنچا فیروز خان میواتی و مہابتخان سپہ سالار مع فوج جرار سکہونکی سرکوبی کو
آگی کو روانہ کئی گئی یہہ لوگ تو پنجاب کو بڑہا اور بازید خان افغان ساکن قصور فوجدار کوہ
جمون جو پانی پت مین مقیم تہا اور شمس الدینخان برادر زادہ اُسکا جو دوابہ جالندہر کا صوبہ تہا
دونو اپنی اپنی جمعیت کی ساتہہ سرہند مین داخل ہوئے اور برباد شدہ رعیت کو بار دیگر انکے
گہرون مین آباد کیا اور عیسی خان زمیندار دوابہ جالندہر مین مامور ہوکر اس سرزمین کے انتظام
مین مصروف ہوا اس فوج کے آنیسے اجتماع سکہون کا ٹوٹ گیا بہت سے تو اپنے اپنے گہرون مین
جا گہسے اور بہت سے بندا کی ہمراہ قلعہ مخلص پور المعروف لوہگڈہ مین قلعہ بند ہوئے بادشاہی
فوج نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا تین ماہ تک لڑائیان ہوتی رہین جب قلعہ مین رسد نرہی اور
قلعہ کے لوگ خوراک سے سخت تنگ ہوئے تو بندا ناچار ہو کر قلعہ سے بہاگ نکلا اور کوہستان
دشوار گذار مین جا چہپا ہرچند کہ امین اللہ خان و رستم دلخان امرائے بادشاہی نے
بڑی چستی کی ساتہہ سکہون کا تعاقب کیا مگر بندا ہاتہہ نہ آیا قلعہ مخلص پور سے بڑا بہاری خزانہ

واسباب بندا کا بادشاہی فوج کے ہاتھ آیا جو رعایای غارت شدہ پر تقسیم کیا گیا اور مقبرے
اور مسجدین جو سکہون نے مسمار کردئے تہے دوبارہ تعمیر ہوئے اجمیر سے
بادشاہ بکوچ متواتر لاہور مین آپہنچا تین ماہ تک لاہور مین ہی قیام پذیر رہا لاہور مین
ہی وہ بیمار ہو کر مر گیا بادشاہ کے مرنے کے بعد شاہزادگان محمد عظیم و محمد معز الدین و
سلطان کریم کی آپسمین نزاع ہو گئی اور ایک بہاری جنگ ہو کر سب مارے گئے اور
دہلی کی تخت پر محمد فرخ سیر بادشاہ نے جلوس فرمایا اُن ایام مین کہ دہلی کی سلطنت مین تزلزل
تہا بندا نے یہہ وقت کو غنیمت جانا اور جمون کے علاقہ سے داخل پنجاب ہو کر قتل و غارت
کا بازار گرم کیا بہت سے گانو قصبے تہ و بالا کر ڈالے اور ایک بڑا شور برپا کر دیا گورو کے
سکہہ جو اپنے گہرونمین بیٹہے ہوئے موقع دیکہہ رہے تہے فوج فوج جمع ہو کر بندا کی پاس
جا پہنچے انکا لشکر جدہر جاتا تہا شہرون کے شہر ویران و برباد کر دیتا تہا انکے خوف سے
تمام رعیت اپنے گہر چہوڑ کر بہاگ گئی جس گانو مین یہہ جاتے اور کسی آدمی کو موجود نپاتے
تو گانو کو آگ لگا دیتے جو مسلمان انکے روبرو آتا جانبر نہوتا کیونکہ بموجب فرمان گورو
گوبند سنگہہ جی کے مسلمان کے قتل کرنیکو یہہ صواب عظیم اور موجب اپنی نجات کا تصور کرتے
تہے جب یہہ خبر دہلی مین فرخ سیر بادشاہ کو پہنچی ایک بڑی بہاری فوج بسرکردگی محمد امین خان
بہادر و عبد الصمد خان دلیر جنگ بندا کے استیصال کے لئے مامور کی جب یہہ فوج
پنجاب مین آئی بندا پہر پہاڑون مین چلا گیا امرائے متعینہ نے اگرچہ تعاقب بہت کیا لیکن
بندا کسی ایسے غار مین چہپا کہ سراغ اسکا نہ پایا گیا اس تعاقب کے وقت بندا کی ہمراہی
بہی سب منتشر ہو گئے کوئی سکہہ مقابلہ پر نظر نہ آیا ہر ایک کوچ و مقام مین بندا اپنا
اسباب و خزانہ جسکو وہ اوٹہا نہ سکتا تہا سر میدان چہوڑ جاتا تہا جب کل اسباب خزانہ
جمع ہو گیا تو غارت شدہ رعیت بلائی گئی اور حسب حیثیت سب پر تقسیم کر دیا گیا اور غریب
آوارہ خلقت کو مکرر انکے گہرون مین بسایا گیا جب تعاقب ہو چکا تو دونو افسرون مین

سے محمد امین خان تو حسب الحکم بادشاہ کے دہلی کو چلا گیا اور عبد الصمد خان دلیر جنگ لاہور
مین آکر قیام پذیر ہوا جب ایک سال کامل گذر گیا تو بندہ پہاڑ سے اُترا اور شہر کلانور
وسنتوکھ گڈھ کو اپنے قبضہ مین کر لیا اور سکھون کے اجتماع کے لئے جا بجا تحریرین
بہیجدین دو ماہ کے عرصہ مین بڑا مجموعہ سکھون کا جو پچاس ہزار سے کم نہ تہا اُسکے پاس
جمع ہو گیا شیخ محمد دایم فوجدار انبالہ حتی المقدور اُنکے ساتہہ لڑتا رہا مگر آخری شکست
کہا کر بحال خراب و دیدہ پر آب داخل لاہور ہوا اور تمام کیفیت عبد الصمد خان دلیر جنگ کے
گوش گزار کی عبد الصمد خان نے عرضی اس حال کی بادشاہ کی حضور مین بہیجی بادشاہ یہہ
حالت سنکر کمال غضبناک ہوا اور ایک فوج کثیر جمع کر کے پنجاب کو روانہ کی اور امرائے
نامدار میر احمد خان فوجدار اورنگ آباد اس مہم پر مامور ہوئے اور نواب عبد الصمد خان
دلیر جنگ کے نام بہی فرمان شاہی اجرا پایا کہ فوراً لاہور سے کوچ کر کے شامل فوج مذکورہ
کے ہوجائے جب یہہ اجتماع کثیر بادشاہی فوج کا بہ امرای ذوی الاقتدار بندہ بیراگی
کے مقابلہ کے لئے مامور ہوا تو سکھون کی فوج بہی مقابلے کے لئے مستعد ہو گئی اور بمقام
گورداسپورہ اجتماع کیا اور بہت دلجمعی سے ساتہہ ایک میدان وسیع پسند کر کے ڈیرہ
کیا اور اپنی فرودگاہ کے چارون طرف گہری خندق کہود کر پانی نہر کا اُسمین چہوڑ دیا کہ
غنیم کیواسطے عبور و مرور کا رستہ بند ہوجائے صرف ایک طرف سے آمد و رفت کا رستہ
قائم رکہا جب بادشاہی فوج وہان پہنچی تو اُسنے چارون طرف سے سکھون کی فرودگاہ کو
محاصرہ کر لیا جس سے انکا اُس مقام سے باہر آنا جانا بند ہو گیا اور غلہ کا آنا بالکل مسدود
ہوا جب تک ذخیرہ غلہ کا سکھون کے پاس رہا وہ جوانمردی کے ساتہہ اپنی فرودگاہ سے
نکل نکلکر مسلمانون سے لڑتے رہے جب غلہ رسدی بالکل تمام ہو گیا اور سکہہ جانورونکو
مار مار کر کہانے لگے اور کمال تنگی عاید ہو گئی تو بندہ سخت گہبرایا ہر چند تجویزین کین سوائے
اطاعت کے کوئی تدبیر بن نہ آئی آخر بحالت ناچاری بندہ نے ایک ایلچی اپنا نواب عبد الصمد خان

سپہ سالار کی خدمت مین بہیجا اور درخواست کی کہ اگر میری جان بخشی ہو اور مع ہمراہیون
میرے کسے میری عزت وحرمت مین فرق نہ آئے تو مین حاضر ہوتا ہون اور اقرار کرتا ہون
کہ آئندہ کبہی سرکار شاہی کے ملک مین شور وفساد نکرونگا سوائی علاقہ سرکار ہند کے
اور ملکون مین میرا اختیار ہے نواب دلیر جنگ نے درخواست اُسکی قبول کی اور فرمایا کہ
مین حتی الامکان بندا کیواسطے بحضور بادشاہ دہلی جان بخشی کی سفارش کرونگا اور یقین ہے
کہ جو عرض مین کرونگا بادشاہ قبول فرمائینگے وہ حاضر ہو جائے کہ اب کوئی اور صورت
بچاؤ کی اُسکے واسطے نظر نہین آتی جب یہ پیام بندا کے پاس پہونچا تو سخت ناچاری کی
حالت مین نواب عبدالصمد خان کی ڈیوڑہی پر حاضر ہوا اور بلاحصول ملاقات قید مین
بہیجا گیا اور سکہون کو حکم دیدیا گیا کہ جو ہتہیار دیوے سلامت اپنے گہر کو چلا جائے اور جو
انکار کرے قتل ہو چنانچہ سب سکہون نے ہتہیار دیدئے اور اپنے گہرون کو چلے گئے
بعد اس انتظام کے بندا کو لوہے کے پنجرے مین بند کرکے بحفاظت فوج لایق کے دہلی کو روانہ
کیا دہلی پہنچکر بندا بادشاہ فرخ سیر کی حضور مین پیش ہوا اور بادشاہ کے حکم سے گردن
مارا گیا سوای اُسکے اور چند سکہ جو مصاحب ومشیر با تدبیر بندا کے تہے اور قید مین بہی اُنہون
نے رفاقت کی تہی وہ دہلی کے باہر متصل مزار خواجہ قطب الدین بختیار پہانسی پر چڑہائے
گئے اور اسباب ونقد وجنس بندا کا تمام وکمال بادشاہی خزانہ مین داخل کیا گیا بیت

گر فلک تک پر لگا کر آدمی چڑہ جائیگا ۔ ایکدن زیر زمین وہ بوالہوس گر جائیگا ۔

بعد وفات فرخ سیر بادشاہ کے جب محمد شاہ بادشاہ بنا تو نواب عبدالصمد خان جس نے
اپنی بہادرانہ لڑائیون سے سکہونکا قرار واقعی انتظام کیا تہا لاہور کا صوبہ مقرر ہوا
اوائل حکومت مین اُسنے پنجاب مین خوب انتظام رکہا قطاع الطریقی وغارتگری کا
بازار بالکل سرد ہو گیا مگر چند سال کے بعد وہ عیش وعشرت مین پڑ گیا امورات سلطنت
کی خبر گیری اُسنے بالکل چہوڑ دی اِس سبب سے سکہون نے پہر سر نکالا اور جابجا غارتگری

ہونے لگی اور بروز روشن ڈاکے پڑنے لگے بلکہ یہانتک نوبت پہنچی کہ بروز روشن سکہان
غارت گر شہر لاہور کے دکانداروں کو لوٹ کر بہاگ جاتے تہے اور کوئی اُن کا
تعاقب نکرتا اور دریائے راوی پر جو دہوبی لوگ کپڑے دہونے کے لیئے جاتے تہے
اُن کی گٹھریان بہی سکہہ چہین کر لیجاتے تہے جب ایسی ایسی بے انتظامیان پنجاب
کے ملک مین ہونے لگین تو اکثر رعایا سے پنجاب نے اس حال کی عرضیان بادشاہ
کی خدمت مین بسمت دہلی روانہ کین اور بادشاہ نواب عبد الصمد خان کی بد انتظامی
سے کمال ناراض ہوگیا اور پے در پے فرامین عتاب آمیز عبد الصمد خان کے نام
پر جاری کئے مگر نواب نے اُنکی کچھ تعمیل نہ کی چونکہ نواب زکریا خان نواب عبد الصمد خان
ناظم لاہور کا بیٹا باپ سے ناراض ہوکر انہین ایام مین دہلی گیا ہوا تہا اُس نے
موقع پاکر بادشاہ کی خدمت مین عرض کی کہ اگر حضور مجہکو پنجاب کی نظامت کا عہدہ
بخشین تو وہ انتظام کرون کہ سکہان غارتگر کا کہین نام و نشان باقی نچہوڑون
بلکہ اس ناخدا ترس قوم کا سراغ روئے زمین سے دور کر دون چونکہ زکریا خان بہی نامور
اور بہادر آدمی تہا بادشاہ نے اُسکی التجا قبول کی اور عہدہ نظامت لاہور کا اُسکو دیکر
خلعت فاخرہ بخشا اور خان بہادر کا خطاب بخشکر پنجاب کی طرف اُسکو روانہ کیا
اور نواب عبد الصمد خان کو لاہور کی نظامت سے معزول کرکے ملتان کا ناظم بنایا
جب یہہ فرمان لاہور مین عبد الصمد خان کے پاس آیا بہ تعمیل فرمان بادشاہی کے
وہ ملتان کو روانہہوا اور لاہور مین خان بہادر زکریا خان کی حکومت قائم ہوئی اُسنے
غارت شدہ رعایا کی تسلی کی اور سرکاری امداد دیکر اُنکو پہر آباد کیا زمینداروں کو
ہزارہا روپیہ تقاوی کا دیکر دوبارہ زراعت کو رونق دی اور دیوان لکہپت رای جو
اُسکے باپ کے وقت کا دیوان تہا لاہور مین مدار المہام مقرر کیا اور ایک گشتی فوج
سکہون کے انتظام کے لیئے مقرر کی اور حکم دیا کہ یہہ فوج پنجاب کے بڑے بڑے قصبون

اور بستیون اور رستون کی حفاظت کرے اور سکہان قارتگر کا جہان نشان پائے
گرفتار کر کے لاہور کو روانہ کرے اس انتظام سے بڑے بڑے ڈاکو اور قارتگر سکہہ گرفتار
ہو کر گردن مارے گئے اور پنجاب کے نامی ٹہیرے قتل ہوئے ایسی ایسی سخت تدبیرون سے
پنجاب کا انتظام پہر بخوبی ہوگیا ہزارون سکہہ قتل و غارت ہو گئے باقیماندہ پہاڑون کو
بہاگ گئے اور ملک ماجہہ کا جو سکہون کا اصلی وطن تہا اُجڑ گیا نواب زکریا خان نے
ادینہ بیگ خان ایک امیر کو دامن کوہ شمالی کے ملک مین ناظم مقرر کیا علاقہ دوابہ جالندہر
کا بہی اُنسی کے تسلط مین دیکر فوجدار بنایا اُس ہوشیار ولیئق امیر نے اس علاقہ کا بخوبی
انتظام کیا اور قصبہ ادینہ نگر اپنے نام پر آباد کر کے وہان سکونت اختیار کی غرض اُسوقت
پنجاب کا انتظام بخوبی ہوگیا ایسا کہ پہلے کبہی نہین ہوا تہا اُسوقت اچانک ایک خرابی نادرشاہ
بادشاہ ایرانی کی مہم کی آپڑی جس سے وہ انتظام ٹوٹ گیا مختصر واقعہ اُسکا اسطرح
ہی کہ جب محمد شاہ بادشاہ دہلی اور نظام الملک وزیر کی آپسمین رنجیدگی پیدا ہوئی تو اُسنے
ایک ایلچی پوشیدہ ایران کو نادرشاہ کے پاس بہیجا اور ترغیب دی کہ وہ ہند پر حملہ آور
ہو اور سلطنت ہند کی بے جنگ وجدل لے لے یہہ پیام سنکر نادرشاہ ہند پر حملہ آور ہوا
اول اُسنے کابل فتح کیا اور تمام علاقہ خراسان کا فتح کرتا ہوا پشاور آپہونچا نواب ناصرخان
پشاوری تیس ہزار افغان جمع کر کر نادرشاہ کے ساتہہ لڑا آخر شکست کہائی اور بہاگ گیا
نادرشاہ بے روک ٹوک دریای چناب پر آموجود ہوا اُسمقام پر قلندر خان نائب نواب
زکریا خان کا نادرشاہ کے مقابل ہوا اُسنی بہی شکست کہائی اور نادرشاہ نے چناب سے
اُترکر راوی کے اُسطرف بفاصلہ چہہ میل مقام کیا اُسوقت فوج ایران نے پشاور سے
راوی تک تمام علاقہ پنجاب کا لوٹ لیا اور گانوکے گانو ویران کر دئے تہی یہہ خبر سنکر
نواب زکریا خان نے اپنی تمام فوج کو جمع کیا اور ایک جمعیت کثیر کے ساتہہ راوی سے
اُترکر نادرشاہ کی فوج پر حملہ کیا تین روز تک پے در پے لڑائیان ہوئین دونوطرف سے

بارہ ہزار سپاہی مارے گئے چوتہی لڑائی مین زکریا خان نے شکست کہائی اور پسپا ہوکر
داخل لاہور ہوا اور دیوار فصیل شہر اور قلعہ کی مضبوطی کا بخوبی انتظام کیا نادرشاہ نے
راوی سے اُترکر شالامار باغ مین مقام کیا اور آپسمین معرفت وکلای چند روز سوال
وجواب ہوتے رہے آخر بذریعہ کفایت خان امیر دربار نادرشاہی کے لاہور کو امان ملی
اور زکریا خان کی جان بخشی ہوئی اور قرار پایا کہ صوبہ لاہور بیس لاکہ روپیہ نقد اور
دو زنجیر فیل بطور پیشکش لیکر بادشاہ کے حضور مین حاضر ہو چنانچہ نواب زکریا خان پیشکش
معینہ لیکر نادرشاہ کے پاس گیا بادشاہ نے اُسکو خلعت دیکر بدستور صوبہ پنجاب کا حاکم
بنایا اور فخر الدولہ امین الدینخان کو صوبہ کشمیر مقرر کرکے ایک شائستہ فوج کے ساتہہ اسطرف
روانہ کیا بعد اس انتظام کے جب نادرشاہ کو پنجاب کیطرف سے بخوبی اطمینان ہوگیا تو بارادۂ
فتح دہلی کے دریای بیاسا سے عبور کیا چونکہ منجملہ اُن لوگون کے جنہون نے پشاور سے لاہور
تک نادرشاہ کے ساتہہ جنگ کی تہی ایکہزار سات سو کس بڑی بڑی امیر مثل نواب ناصرخان
وغیرہ نادرشاہ کے لشکر مین قید تھے دریا سے اُترکر سب کی نسبت قتل کا حکم نافذ ہوا
اور وہ تمام قیدی دریای بیاس کے کنارے بکمال بیرحمی قتل ہوئے اس کام سے فارغ
ہوکر نادرشاہ نے دہلی کو رُخ کیا جب بمقام پانی پت پہنچا محمدشاہ بادشاہ دہلی کی فوج بڑی
چستی وچالاکی کے ساتھ اُسکے مقابل ہوئی مگر بعض امرائے نمکحرام جنہون نے خود نادرشاہ
کو ایران سے طلب کیا تہا عین معرکہ جنگ کے وقت بہاگ نکلے اُن کے بہاگنے سے تمام
فوج مین بہاگ پڑگئی اور محمدشاہ نے بذریعہ وکلا کے اطاعت قبول کی اور نادرشاہ
کو بطور مہمان ہمراہ لیکر دہلی گیا چند روز ہنگامۂ مہمان نوازی گرم رہا ایک روز اتفاقاً
شہر مین یہہ مشہور ہوگیا کہ نادرشاہ بادشاہ قلعہ کے اندر قتل ہوگیا ہے اس افواہ کو
شہر کے بدمعاش سچ جانکر ایرانیون کے لوٹنے پر مستعد ہوگئے یہہ خبر جب نادرشاہ کو
پہنچی غصہ کی آگ سے لال ہوگیا اور قلعہ سے نکلکر مسجد روشن الدولہ مین آیا اور شہر کے

قتل و تاراج کا حکم دیا اس حکم کے جاری ہوتی ہی ہزارون لوگ گلی کوچون اور بازارون
مین قتل ہوگئے اور کروڑون روپیہ کا مال و نقد و جنس لٹ گیا یہہ قصور شہر والون کا محمد شاہ
نے بکمال عجز و نیاز معاف کرایا اور قتل و غارت مسدود ہوئی آخر نادرشاہ نے تخت دلی
کا بدستور محمد شاہ کو دیدیا اور بعوض نقصان و خرچہ فوج و سفر تحفہ نذرانہ کے پنجاب کا
ملک کشمیر و ملتان و افغانستان و ڈیرہ جات و سکھر پاک پٹن و دیپالپور وغیرہ اور ایک
پدم کے قریب زر نقد و جواہرات منجملہ اُس کے شاہجہانی تخت کہ جسکی تیاری پر ایک کروڑ روپیہ
خرچ ہوا تھا مع جواہر کوہ نور اور موتیون کی چلونون کے محمد شاہ سے لیکر ایران کو معاودت
کی اور ابتدای ۱۱۵۱ ہجری مین لاہور پہنچا نواب زکریا خان لاہور سے دریای چناب تک
ہمراہ گیا جب کابل پہنچا تو دوبارہ ملتان پر یورش کی حیات اللہ خان نواب زکریا خان کا
بیٹا جو اُسوقت ملتان کا حاکم تھا بمتابعت پیش آیا بادشاہ نے اُس سے پانچ لاکھ روپیہ
نذرانہ لیا اور شہنواز خان خطاب دیا بعد اس انتظام کے جب نادرشاہ سیستان پہنچا
تو اپنی اُمرا کے ہاتھ سے جو اُسکے ظلم و تعدی سے بجان آئے ہوئے تھے قتل ہوا
اُسکے مارے جانے کے بعد احمد شاہ ابدالی جو نادرشاہی فوج کا افسر تھا بڑا خزانہ اپنے
قابو مین کرکر قندہار آیا اور تخت سلطنت پر اجلاس کیا اُس نے فی الفور علاقہ پشاور و
ڈیرہ جات وغیرہ اپنے تصرف مین کر لئے اُنہین ایام مین نواب زکریا خان صوبہ لاہور
اپنی موت سے مرگیا اور یحیی خان بڑا بیٹا زکریا خان کا پنجاب کا حاکم بنا اُسکے وقت
مین سکھون نے پھر سر اُٹھایا اور اکثر بادشاہی علاقے اپنے تصرف مین کر لئے لوٹ و
غارت و تاراج کا بازار گرم ہوا اُنہین دنون مین ایک گروہ سکھون کا موضع گوبند والہ
سے کچھہ سوداگری مال لوٹ کر پہاڑ کی طرف چلا جب قریب قصبہ امین آباد کے پہنچا
تو فوجدار امین آباد دیوان جسپت رای سکھون کی سرکوبی کو سوار ہوا سکھہ اُسکے سامنے
بکمال جرات و جوانمردی مقابل ہوئے اور لڑائی مین دیوان جسپت رای مارا گیا یہہ خبر جب

لاہور مین دیوان لکھپت رائی اُسکے بہائی کو پہنچی کسال غضبناک ہوا اور یحیی خان
صوبہ لاہور کی فوج لیکر سکہون کے مقابلہ کو روانہ ہوا سکہہ اُسوقت کوہ جمون مین
جا چھپے مگر اس بہادر سردار نے پیچہا نہ چہوڑا اور کوہ جمون کے علاقہ مین جاکر ہزار ہا
سکہہ قتل کئے اور ایکہزار سکہہ پابزنجیر لاہور لے آیا اور بازار نخاس بیرون دروازہ
دہلی لیجاکر سب کو قتل کیا اُسی مقام پر اُنکی نعشین دفنائی گئین جہان اب سکہون نے
شہید گنج بنایا ہوا ہے اور اب بہی مجمع سکہون کا وہان رہتا ہے اور تمام روز بہنگ گہوٹتی
رہتی ہے اس واقعہ کے بعد صوبہ لاہور نے سکہون کے قتل کے لئے حکم عام جاری
کیا اور انعام مقرر پایا اس حکم کے جاری ہونے سے بہت سکہہ روز مرہ قتل ہوتے
تہے اور اُنکے سر دربار صوبہ لاہور کے لائے جاتے تہے اور صورت انتظام کی
نمودار ہو گئی تہی کہ اور ایک خانگی فساد برپا ہوا و شہنواز خان حاکم ملتان بارادہ تقسیم
ورثہ پدری کے ملتان سے مع فوج موجودہ کے لاہور آگیا و متصل باغ شالامار کے
جہان اُسکے باپ کی قبر تہی اُترا اور دیوان صورت سنگہ کی معرفت یحیی خان اپنے بہائی
سے باپ کی دولت و مال کا حصہ طلب کیا ابہی دونو مین سوال و جواب ہی در پیش
تہے کہ عید کا روز آگیا اور عیدگاہ مین بتقریب نماز کے یحیی خان گیا وہان شہنواز خان
بہی آپہنچا اور بعد نماز باہم نزاع لفظی ہوکر نوبت بجنگ و جدال پہنچگئی چونکہ اُسوقت
یحیی خان کے ساتہہ تہوڑی جمعیت تہی او شہنواز خان کے ہمراہی قریب پانسو کے
تہے لڑائی مین شہنواز خان غالب آیا یحیی خان کے ہمراہی سب قتل ہوئے اور یحیی خان
مقید ہوا بہائی کو قید کرکر بلا اجازت بادشاہ کے لاہور کی حکومت پر قابض ہوا
لکھپت رائے دیوان کو بہی شہنواز خان نے قید کرلیا اور دیوان کوڑامل کو ملتان کی نظامت
کا دیوان تہا لاہور کا دیوان مقرر کردیا چونکہ یحیی خان اُسوقت احمد یار خان وغیرہ
افغانان قصور کی حفاظت مین تہا اُسنے اُنکے ساتہہ سازش کرلی اور افغانون

سنے پوشیدہ اسکو رہائی دیدی اور وہ بہاگ کر دہلی چلا گیا چونکہ شہنواز خان نے بے اجازت
بادشاہ کے پنجاب کی حکومت اپنے قبضہ مین کر لی تہی اب اسکو یقین ہو گیا کہ بادشاہ
یحیی خان کے بدلے ہمیری تنبیہ کو فوج بہیجیگا اور بادشاہی فوج کے ساتہہ مقابلہ
غیر ممکن ہے مناسب یہہ ہے کہ مین احمد شاہ بادشاہ درانی کو کابل سے طلب کر کے پنجاب
کا ملک اسکی نذر کر دون اور آیندہ اسکا ملازم ہو کر پنجاب مین حکومت کرون یہہ سوچکر اسنے
شتر سوار کابل کیطرف معہ عریضہ روانہ کیا اور بادشاہ درانی کی خدمت مین لکہا کہ
اگر بادشاہ پنجاب کی حکومت اپنے قبضہ مین لینا چاہتا ہے تو فی الفور پنجاب مین تشریف
افروز ہو چنانچہ اسکی تحریر پر بادشاہ فی الفور ادہر کو روانہ ہوا جب متصل خیبر کے پہنچا
اور محمد شاہ شاہ دہلی کو اس یورش کی خبر پہنچی تو نواب قمر الدینخان وزیر کو جو حقیقی چچیرہ
شہنواز خان کا تہا تاکید کی کہ وہ شہنواز خان کو ہدایت کریں کہ وہ دلی اخلاص ہمارے
ساتہہ رکہے اور احمد شاہ کے حملہ کو اپنی جوانمردی سے روکے حکومت پنجاب کی ہماری
طرف سے اسکو بدستور بحال رہیگی چنانچہ قمر الدینخان وزیر نے اس باب مین اسکو سخت ملامت
کی اور بہید وار الطاف بادشاہی کر کے اپنے ساتہہ ملا لیا جب یہہ انتظام اس
طرف وقوع مین آگیا تو شہنواز خان یک قلم احمد شاہ سے پہر گیا مگر حیران تہا کہ اب احمد شاہ
کیونکر واپس ہو یا روکا جائے مگر کوئی تدبیر بن نہین آئی تہی پشاور پہنچکر احمد شاہ نے
اپنا وکیل غزا خان نام افغان ایک امیر کو شہنواز خان کے پاس بہیجا اور چاہا کہ بادشاہ
کے پہنچنے سے اول ہی عہدنامجات معرفت وکیل کی درمیان بادشاہ و شہنواز خان
کے تحریر ہو کر انکی تکمیل ہو جائے غزا خان جب لاہور آیا اور شہنواز خان کو ملا تو اسنے
اپنی نسبت شہنواز خان کا رنگ اچہا نہ دیکہا اور یہہ بہی خبر پہنچکی کہ شہنواز خان نے ا... [illegible]
صفائی اپنی شاہ دہلی کے ساتہہ کر لی ہے [illegible] احمد شاہ کے بلانے سے نادم ہے اسواسطے
اسنے لاہور مین اپنا قیام مناسب نہ جانا [illegible] واپس چلا گیا اور احمد شاہ

کو تمام احوال سے خبر دی یہہ خبر پاکر بادشاہ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا اور بمقام رہتاس پہنچکر
صابر شاہ اپنے مرشد کے بیٹے کو سفیر بناکر لاہور کو روانہ کیا اور تاکید کی کہ اپنی عمدہ
شائستہ تقریر کے زور سے شہنواز خان کو ہمارا مطیع کرے بحالت اطاعت کے
امید وار عواطف خسروانہ اور بحالت عداوت کے مستوجب سزای جبرانہ کی تقریر دلپذیر سے
اُس کو سمجھاوے اور صابر شاہ فقیر کے بھیجنے کی ایک یہہ بھی وجہ تھی کہ بادشاہ کو صابر شاہ
کی ولایت و کرامت پر اعتماد تھا اور تصور یہہ تھا کہ یہہ عابد خدا پرست اپنی باطنی
کشش سے بھی شہنواز خان کو مطیع کریگا مگر یہہ امر بادشاہ کے خیال کے برخلاف
وقوع مین آیا اور صابر شاہ نے شہنواز خان کے دربار مین آکر نہایت سخت تقریر کی
اور کہا کہ تو عجب بدعہد زبان کا کچا آدمی ہے کہ خود غرضی سے سمجھکر تونے بادشاہ کو کابل
سے بلایا اور اسقدر فاصلہ دور دراز کے آنیکی تکلیف دی اور اب اُس سے برگشتہ
ہوکر چاہتا ہی کہ اسکو نقصان پہنچاوے پس اگر تو مطیع ہو جاوے تو بہتر ہے ورنہ اس نفاق
کے عوض نہایت سخت سزا پاویگا یہہ سنکر تقریر صابر شاہ کی جب شہنواز خان نے سنی مارے
غضب کے کانپنے لگا اور جلاد کو حکم دیا کہ صابر شاہ کی گردن فی الفور کاٹ دیوے چنانچہ سر
دربار صابر شاہ قتل ہوا ہمراہی صابر شاہ کے سب بھاگ گئے اس قتل کے وقوع کے بعد
شہنواز خان جنگ کی تیاری مین مصروف ہوا تمام فوج دور نزدیک سے بلاکر جمع کی بارود
گولہ کا سامان درست کیا شہر اور قلعہ کی مورچہ بندی بخوبی کی اس عرصہ مین احمد شاہ بمقام
شاہدرہ آکر فروکش ہوا اور بکمال غضب و غصہ کی حالت مین دریای راوی سے عبور کیا اور
شہنواز اپنی جرار فوج لیکر باتفاق میرزا عصمت بیگ خان بخشی کے بادشاہ کے مقابل ہوا
اور آپسمین لڑائی شروع ہوئی اسوقت احمد شاہ کے ہمراہ دس ہزار سے فوج زیادہ نہ تھی اور
شہنواز خان کی پچاس سے زیادہ مگر فتح خداداد ہی تھوڑی سی لڑائی کے بعد شہنواز خان
کی فوج کے پانوں اکھڑ گئے اور تمام و کمال بھاگ نکلے چونکہ اُسوقت شہر کے حصار کے باہر محلہ

مغلپورہ نہایت آباد تہا اور اُسی مقام پر اکثر امرا کے گہر تہے بادشاہی فوج اُس کے
لوٹنے مین مشغول ہوگئی اور لاکہون روپیہ کا مال دولت اُنکو ملگیا اور اسی سبب
سے کہ شہر کی لوٹ کرنیکی اُنکو خواہش نرہی شہنواز خان بہاگکر دہلی کو چلا گیا
اور میر مومنخان وغیرہ افغانان قصور اور دیوان لکہپت رای یحییٰ خان کے مصاحب
جو اُسکے بہاگ جانے کی علت سے قید نہین ہوئے بلکہ چہوٹے اور اُنہین کی خاطر بادشاہ
نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ شہر نہ لوٹا جاوے مگر فوج نے تہوڑا بہت لوٹ لیا احمدشاہ نے حکومت
لاہور کی دیوان لکہپت رای کے سپرد کی اور افغانان قصور کو اُنکے علاقہ جاگیر پر بحال
میر مومن خان کو دیوانی کا کام سپرد کیا اور چند روز لاہور مین بانتظار آنے فوج امداد
کے ٹہرا رہا جب کابل سے فوج آکر شامل بادشاہ کے ہوگئی تو دہلی کو روانہ ہوا جب قریب
سرہند کے پہنچا شہزادہ احمدشاہ محمدشاہ بادشاہ کا بیٹا معہ وزیر قمرالدینخان میر معین الملک
وزیر کے بیٹے کو ہمراہ لئے ہوئے واسطے تنبیہ احمدشاہ درانی کے صوبہ پنجاب کے
لاہور کو چلا آتا تہا مابین راہ مین مل گیا شہزادہ کے ہمراہ بہی اُسوقت بہت فوج تہی
کیونکہ بادشاہ جانتا تہا کہ شہنواز خان لاہور کی حکومت اچہی طرح سے نہین نبہا سکیگا اسواسطے
شہزادہ کے ہمراہ فوج معقول کردی تہی جب وزیر نے دیکہا کہ احمدشاہ درانی پنجاب
فتح کرکے اب دہلی کا ارادہ رکہتا ہے تو اُسی مقام پر لڑائی شروع کردی فریقین نے
ایک دوسرے کا مقابلہ کمال شجاعت کے ساتہ کیا اُس لڑائی مین وزیر قمرالدینخان
بضرب گولہ توپ مارا گیا اور میدان احمدشاہ درانی کے ہاتہ رہا دوسرے روز نواب
معین الملک وزیر قمرالدینخان کے بیٹے نے جو شاہ دہلی کی طرف سے صوبہ پنجاب
بنکر آیا تہا نہایت چستی و تندی کے ساتہ افغانی فوج کا مقابلہ کیا اور ایسی زور شور
کے ساتہ لڑائی کی کہ فوج درانی بہاگ نکلی اور احمدشاہ درانی بحالت ناچاری
پیچہے کو کوچ کیا معین الملک اُسکے تعاقب مین ستلج تک آکر ٹہر گیا کہ اُسوقت دہلی سے

خبر بادشاہ کی بیماری کی آگئی تھی اور شہزادہ احمد شاہ کو دہلی کی طرف رخصت کرنا
اسکو ضرور تھا احمد شاہ درانی ستلج سے اُتر کر سیدھا کابل کو چلا گیا اور معین الملک
لاہور مین پہنچکر حکومت کرنے لگا مگر اس شور و فساد کے وقت پھر سکھان غارت گر
کمربستہ ہوکر اپنے کام مین مصروف ہوگئے تھے اور بمقام امرتسر ایک گلی قلعہ بناکر
رام رتنی نام رکھہ لیا تھا اور اسمین مجمع نا رنگردون کا رہتا تھا میر معین الملک نے پنجاب
کا حاکم ہوکر پہلے پہل سکھون کا انتظام شروع کیا اور ایک لڑائی مین قلعہ رام رتنی پر
دخیل ہوکر اسکو گرا دیا اور ایسی سختی سے حکم دیا کہ جو سکھہ ملجائے اسکو گرفتار کر لیا جائے
اس سخت حکم سے سکھہ لوگ بہت ہی گھبرائے اور ہزارون پنجاب سے نکلکر چلے گئے اسوقت
کوہستانی ریاستون مین سکھون کے ہجوم نظر آتے تھے اور پنجاب کا میدان سکھون سے
خالی تھا یہہ خبر پاکر میرمنو نے پہاڑی راجون کی طرف احکام جاری کئے کہ اپنی علاقون
سے سکھون کو گرفتار کرکے بھیجدین اس حکم کے اجرا سے سینکڑون سکھہ گرفتار ہوکر لاہور
آتے اور بمقام نخاس گردن ماری جاتے۔ اتنے مین یکایک احمد شاہ درانی کے آنے
کی خبر پنجاب مین منتشر ہوگئی اور خبر آئی کہ احمد شاہ نے ایک خونخوار لشکر کے ساتھہ دریاے
اٹک سے عبور کیا ہی چونکہ اسوقت میر معین الملک کے پاس اسقدر فوج نہ تھی کہ ایسے بادشاہ
جبار کے ساتھہ مقابلہ کرے اسواسطے اس نے تاکیدی عرضیان متواتر بطلب امداد بادشاہ
دہلی کی خدمت مین بھیجین مگر اسطرف سے کوئی مدد نہ پہنچی ناچار ہوکر اسنے احمد شاہ درانی کے
نام ایک عرضی لکھی اور اسمین درج کیا کہ مین تمہارا مطیع ہون جسطرح چاہو شرط اطاعت
کی مجھسے لکھالو اور خود بھی ایک مختصر فوج کے ساتھہ لاہور سے چلکر دریاے چناب کے
کنارے جا اُترا جب وہ عرضی احمد شاہ کے پاس پہنچی اس صلح کو اسنے غنیمت جانا اور
لکھا کہ اگر میر معین الملک آمدنی ملک سیالکوٹ و گجرات و پسرور وغیرہ جسمین جس علاقہ کا زر مالیہ
نادر شاہ لیتا تھا ہمکو سال بسال ادا کردیا کرے تو صلح ممکن ہے یہہ حکم بادشاہ کا میر معین الملک

نے حسب موقع وقت منظور کیا اور آپسمین عہدنامجات تحریر ہوگئے بعد اس انتظام کے
احمدشاہ درانی کابل کو واپس چلاگیا جب اس انتظام وہوشیاری وصائب تدبیری
کی خبر دہلی مین پہنچی شاہ دہلی نے پروانہ عتاب آمیز میر معین الملک کے نام جاری کیا
اور علاقہ ملتان میر معین الملک سے چہین کر شہنواز خان کو دیدیا جو پہلے لڑائی مین
احمدشاہ درانی کے مقابلہ سے بہاگ کر دہلی کو چلاگیا تہا اور ایک فوج جرار دہلی
سے براہ دیپالپور ملتان کو جاکر اور دخل شہنوازخان کا ملتان پر دلاکر واپس چلی
گئی جب میر معین الملک کا نائب یعنے دیوان کوڑامل ملتان سے بیدخل ہوکر لاہور
آیا تو میر معین الملک کو بادشاہ دہلی کی ناقدردانی پر کمال افسوس ہوا اور یکقلم اطاعت
سے پہر گیا اور دیوان کوڑامل کو ایک برجستہ فوج کے ساتھ ملتان کو روانہ کیا اور
حکم دیا کہ شہنواز خان سے بزور شمشیر ملتان لے لے چنانچہ دیوان کوڑامل نے ملتان
جاکر شہر کا محاصرہ کرلیا اور چھ ماہ تک آپسمین لڑائیان ہوتی رہین آخرکار شہنوازخان
لڑائی مین ماراگیا اور دیوان کوڑامل فتحیاب ہوا اور اُسنے ملتان پر دخل پایا میر معین الملک
نے اس خدمتگزاری مین اسکو خطاب راجگی کا دیا اور بدستور نظامت ملتان کی اُسکے حوالے
کردی بعد ایک سال کے جب زر مشروطہ میر معین الملک نے احمدشاہ کے پاس نہ بہیجا تو احمدشاہ
پہر کابل سے روانہ ہوکر دریای چناب پر آموجود ہوا اور وہان سے دیوان جیون مل کہتری اپنے
سفیر کو لاہور بہیجا اور زرخرچ طلب کیا میر معین الملک نے صاف جواب دیا اور کہا کہ بادشاہ
پنجاب مین آنیسے تمام پنجاب مین تفرقہ پڑگیا ہے زرمالیہ وصول نہین ہوا اگر درانی فوج
پنجاب سے نکلجائے تو بعد وصول کرنے کے دیسکتا ہون یہہ جواب لیکر جب جیون مل
روانہ ہوا تو میر معین الملک بہی اپنی فوج لیکر اُسکے پیچہے پیچہے چناب کو چلدیا اور راجہ
کوڑامل ناظم ملتان اور آدینہ بیگ خان ناظم دوآبہ جالندہر کو حکم بہیجا کہ فی الفور اپنی اپنی
فوجین لیکر چناب پر حاضر ہون چنانچہ وہ بہی شامل فوج لاہور کے ہوگئی یہہ مجمع فوج کا دیکہکر

احمد شاہ درانی اپنی فرودگاہ سے اُٹھکر لاہور کو روانہ ہوا جب یہہ گوجرانوالہ کے قریب
پہنچا تو احمد شاہ چناب سے اُترکر معین الملک کے پیچھے پیچھے ہو لیا لاہور کے قریب
دونو فوجون کی آپسمین ایک خفیف لڑائی ہوئی اس لڑائی کے بعد معین الملک
اپنے مورچون مین جو پہلے سے بنا رکھے تھے گھس گیا احمد شاہ اُسکے روبرو چار ماہ تک
میدان مین اُترا رہا مگر معین الملک مورچہ سے باہر نہ نکلا اور نہ آپسمین لڑائی ہوئی جب
میر معین الملک کو مورچہ مین بیٹھے بیٹھے سخت تکلیف ہوئی اور بسبب نہ ملنے رسد کے
ناچار ہوگیا تو آدینہ بیگ خان و کوڑا مل وغیرہ سرداران کو جمع کرکر مشورہ کیا کہ اب
کیا کرنا چاہئے سب کی یہہ تجویز ٹہری کہ مورچہ سے نکلکر میدان مین لڑنا چاہئے مگر دیوان
راجہ کوڑا مل کی تجویز اُسکے برخلاف تہی اُسنے بیان کیا کہ عنقریب موسم گرمی کا آنیوالا
ہے یہہ ولایتی لوگ جو سرد موسم کے خوگیر ہین خود بخود تنگ ہوکر چلے جائین گے اور ہمکو
اُنسے لڑنا نہ پڑیگا سوای اسکے اگر ہمکو مورچہ مین تکلیف ہے تو افغانون کو بہی تکلیف ہی
اگرچہ یہہ تجویز کوڑا مل کی نہایت مناسب تہی مگر اُسکی تجویز پر کسی کو خیال نہوا اور مورچے
نکلکر لڑنے کی تجویز قرار پاگئی اور فوج آراستہ ہوکر مورچہ سے باہر نکل آئی بادشاہ نے بہی اُنکی
تیاری دیکہکر فوج کو حکم دیا کہ فوراً تیار ہوجائے چنانچہ افغانی فوج بہی اُسی وقت تیار ہوگئی
اور ایک گروہ سواران چست و چالاک نے لاہور کی فوج پر پہلے حملہ کیا اور لڑائی
شروع ہوئی صبح سے دوپہر تک نہایت تیزی و تندی کے ساتہہ جنگ ہوتی رہی دوپہر
کے بعد افغانی فوج کا غلبہ نمودار ہوا اور معین الملک کا مورچہ اُنہون نے لے لیا جب
یہہ حالات ہوئی تو دیوان کوڑا مل ایک خونخوار لشکر کے ساتہہ افغانون پر ایک طرف سے
حملہ آور ہوا مگر عین لڑائی کے وقت کوڑا مل کے ہاتہی کا پانو ایک گڑہے مین جا پڑا جسکے
صدمہ سے ہاتہی اور سوار دونو گرگئے اُسکے گرتے ہی ایک افغان بجلی کی طرح تلوار
لیکر کوڑا مل کے سر پر آپہونچا اور سر کاٹ کے لیگیا ایسے نامی سردار اور امیر باتوقیر کے مارے

جانے سے معین الملک کی فوج کے پانو اکھڑ گئے اور بے اختیار ہو کر بھاگی ناچار معین الملک
بھی بھاگ کر شہر میں آیا اور قلعہ میں محصور ہوا چونکہ شہر کی فصیل نادرست اور کئی
جگہہ سے ٹوٹی ہوئی تھی اُسکے استحکام پر معین الملک کو ہرگز بھروسا نتھا بحالت
ناچاری صلح پر آمادہ ہوا بعد اس فتحیابی کے احمد شاہ فی الفور دریاے راوی سے اُترکر
بمقام شالامار باغ اُترا اُس مقام پر معین الملک نے بادشاہ کے پاس صلح کا پیام بھیجا اور
اپنے حاضر ہونیکی درخواست کی احمد شاہ نے سردار جہان خان کو اُسکے استقبال کے
لیئے بھیجا اور معین الملک جہان خان کے ہمراہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا بادشاہ نے
اُسکی بہت خاطرداری کی اور بلحاظ اُسکی شجاعت و جوانمردی کے کھڑے ہو کر تعظیم
دی اور بعد گفتگو پنجاہ لکھہ روپیہ نقد معین الملک سے لینا تجویز کیا اور گیارہ اسپ تیز رفتار
مع زین طلائی اور دو زنجیر فیل مع ہودج نقرئی اُسکے علاوہ دینے اور سند حکومت تمام پنجاب
کی اپنی طرف سے معین الملک کے نام لکھدی دوابہ جالندھر و کوہستانی علاقہ سواے خطہ کشمیر کے
اسی کی تحویل میں دیا اور ایک گرانبہا خلعت قیمتی ایک لاکھہ پچیس ہزار روپیہ کا معین الملک
کو دیکر اُسکو خوش کیا بعد اس انتظام کے بادشاہ دریاے راوی سے اُترکر بمقام مقبرہ جہانگیر
فروکش ہوا اُس مقام سے امیر عبد اللہ خان درانی کو ایک فوج کے ساتھہ کشمیر کو روانہ
کیا اور حکم دیا کہ کشمیر جاکر شاہ دہلی کے ناظم کو وہانسے نکالدیوے چنانچہ عبد اللہ خان نے
فوج شاہی ساتھہ لیکر کشمیر کو کوچ کیا اور وہان پہنچکر بے جنگ و جدل صوبہ کشمیر پر دخل
کیا افسران شاہی دہلی جو وہان مامور تھے باطاعت پیش آئے اور تمام ملک و مال حوالہ
کردیا جب فتحیابی کشمیر کی خبر بمقام شاہدرہ لاہور بادشاہ کے پاس پہنچی لاہور سے
کابل کیطرف کوچ کیا چلتی دفعہ جیون مل کھتری کو حکومت کشمیر کی عطا کی اور عبد اللہ خان کو
کابل بلالیا بادشاہ کی واپسی کے بعد پنجاب کی حالت بہت خراب تھی کیونکہ پانچ ماہ
کامل کی بد انتظامی و عدم خبرگیری سے جابجا بازار غارت و تاراج گرم تھا سکھون نے

علاقون سے علاقے لوٹ لئے تہے اُسوقت میر معین الملک کو سب سے مقدم یہہ انتظام نظر آیا کہ سکہون کی سرکوبی کرے چونکہ اُسوقت موضع دلن مین بڑا اجتماع سکہون کا تہا پہلے میر معین الملک نے ایک شائستہ فوج کے ساتہہ اُسطرف کوچ کیا اُسکے جانے سے سکہہ بہاگ گئے اُس نے وہان ایک کچا قلعہ بنوایا اور فوج وہان تعینات کی وہانسے جب پیچہے کو پہرا تو سپہ سالار اجل نے اپنا لشکر لیکر اُسپر حملہ کیا اور وہ جو نمرد بہادر میر شکار کہیلتے کہیلتے گہوڑے سے گر کر مر گیا یہہ واقعہ ۱۱۶۵ھ مین وقوع آیا اُسکے مرنے کے بعد امین الدینخان بیٹا اُسکا بعمر تین سال کے باقی رہا اور مراد بیگم اپنی والدہ کی سرپرستی سے مسندنشین ہوا اس عورت نے پنجاب کی حکومت اپنے قبضہ اقتدار مین لے لی اور اُمرای دربار شوہری پر بدار رہا مگر چہہ ماہ کے بعد وہ لڑکا بہی چیچک کی بیماری سے مر گیا اور اس عورت کی کمر ٹوٹ گئی چونکہ وہ عورت کمال دانا اور معاملہ فہم و علامہ دہر تہی اپنے رعب و داب سے اُسنے حکومت کو ہاتہہ سے نچہوڑا امرای دربار بہی اُسکی تباہی مین راضی نہوئے اور چاہا کہ برائے نام یہہ حاکمہ بنی رہے جب اُسکی حکومت جم گئی تو اُسنے اپنے وکلاء دربار کابل اور دہلی مین بہیجکر فرامین عطای حکومت صوبہ پنجاب کی اپنے نام پر منگوالی اور بالاستقلال حکومت کرنے لگی امرای دربار کا دخل اُسنے ہر ایک امر سے دور کر دیا اور اگر کوئی امیر کوئی حکم اپنے سابقہ اختیار سے جاری کر دیتا تو وہ فی الفور منسوخ کیا جاتا جب ایسی حالت واقع ہوئی تو امرائے دربار اُسکے دشمن ہو گئے اور اس تجویز مین ہوئے کہ کسی طرح بیگم کو بالای طاق رکہکر اپنے گروہ مین سے کسی کو حاکم بنالین یہہ تجویز ابہی ظہور مین نہ آئی تہی کہ بیگم کو خبر ہو گئی اور اس نے عرضی اپنا ایک خاص مخبر کے ہاتہہ کابل کو روانہ کر دیا اور اُسمین درج کیا کہ میرے شوہر کے وقت کے اراکین میرے ساتہہ دلی عداوت رکہتے ہین اور جان لینے کے درپے ہین بادشاہ ایک لئیق اہلکار جو میرے کہنے سے انتظام کرے اور میری جان و مال کا حافظ ہو میرے پاس بطور نائب کے

بہیجدیوے بادشاہ نے اُسکی التماس کو قبول کیا اور جہان خان نام اپنے ایک امیر کو لاہور
بہیجدیا کسیقدر فوج بہی اُسکے ساتہہ روانہ ہوئی اُس سردار نے لاہور آکر بیگم کی طرف سے
بطور نائب کام کرنا شروع کیا میر بہکہاری خان بانی مسجد طلائی اُسوقت امیر الاعظم بیگم
کے دربار کا تہا اُسکا اختیار بالکل اُٹہا دیا گیا بلکہ اسکو مراد بیگم نے محل مین بلوا کر رو برو
جہان خان کے قتل کر دیا اسکے قتل کے بعد اور سب امیر ڈر گئے مگر ہر ایک نے کار ریاست مین
دخل دینا چہوڑ دیا اور خانہ نشین ہوگئے اور انتظام ہر ایک امر کا برہم درہم ہوگیا فوجی
ملکی کارخانے ابتر و خراب ہوگئے علاقون کے علاقے سکہون نے لوٹ لئے زمینداروں سے
معاملہ وصول ہونا موقوف ہوگیا جہان خان ہرچند کوشش کرتا رائگان جاتی تہی ملازمون کو اُن
سے کچہہ کام نہین نکلتا تہا اور کام کے لوگ مراد بیگم کی تلوّن مزاجی سے بیزار تہے جب ایسی ابتری
مملکت مین چہائی تو امرای قدیمی دربار نے ایک عریضہ صوبۂ لاہور کی حالت کا لکہکر شاہ دہلی
کی خدمت مین بہیجا اور غازی الدینخان وزیر شاہ دہلی کو کہ فی الحقیقت شاہ ہی تہا ایک کثیر
فوج لیکر لاہور کے انتظام کے لئے روانہ ہوا مگر اس عقیلہ عورت یعنی مراد بیگم نے اسکا کچہہ زور
اپنے اوپر چلنے ندیا اور پوشیدہ اپنا وکیل وزیر کی خدمت مین بہیجکر بوعدۂ نکاح اُسکو اپنا
دام بلکہ غلام بنالیا وزیر نے بڑی التجا کے ساتہہ اُسکو لاہور سے بمقام ماچہی واڑہ طلب کیا
اور وہ بڑی اعزاز کے ساتہہ مع لشکر و سامان لاہور سے روانہ ہوکر آئی اور بمقام ماچہی واڑہ
بڑے دہوم دہام سے شادی ہوئی دو ماہ تک بیگم اور وزیر اُسمقام پر عیش و عشرت
مصروف رہے آخر وزیر نے پنجاب کا علاقہ بیگم کے نام پر واگذار رکہا مگر ایک شخص سید جمیل
نام کو اُسکی نیابت مین اپنی طرف سے مقرر کر دیا اس تجویز کے بعد وزیر دہلی کو چلا گیا اور مراد بیگم
لاہور کو چلی آئی سردار جہان خان حاکم ہونہ کابل بیگم کے لاہور پہنچنے سے اوّل کابل پہنچ
چکا تہا سید جمیل نے لاہور آکر ہر ایک امر کے اختیار اپنے ہاتہہ مین لے لئے مراد بیگم کا
اختیار اس نے بالکل اُٹہا دیا وہ اُسوقت اپنے آپ کو صوبۂ لاہور تصور کرتا تہا اُسکی قدیمی

اہلکارون کو گہرون سے بلاکر پرانی خدمت پر مقرر کیا یہانتک کہ کام سب جاری کردئے
اس بات سے مراد بیگم کمال ناراض ہوئی اور چاہا کہ کسی طرح سید جمیل اس شہر سے ذلیل ہوکر
نکلجائے جب کوئی تدبیر اُس سے بن نہ آئی تو چند خطوط سید جمیل کی شکایت کے غازی الدین
وزیر کے نام لکہے مگر وزیر نے کسی خط کا جواب نہ دیا بلکہ نئے نئے حکام انتظامی سید جمیل کے
نام جاری ہوتے رہے جب مراد بیگم دہلی کیطرف سے مایوس ہوگئی تو پوشیدہ بہاگ کر کابل
چلی گئی اور جہان خان کی معرفت احمد شاہ درانی کے حضور مین حاضر ہوکر بادشاہ کو اس
بات پر آمادہ کیا کہ دہلی پر حملہ آور ہو کہ دہلی مین بہت سی دولت ہے اور احمد شاہ ۱۱۷۰ھ
مین چوتہی مرتبہ پنجاب کی طرف روانہ ہوا یہہ مہم بادشاہ نے صرف بترغیب مراد بیگم کے
شروع کی جب دریای چناب سے اُترا سید جمیل الدینخان حاکم لاہور جو غازی الدین وزیر
کی طرفسے تہا دہلی کو چلا گیا اور ادینہ بیگ خان ناظم دوابہ جالندہر پہاڑون مین
جا چہپا بادشاہ نے لاہور آکر شہر پر قبضہ کر لیا اور لاہور کی حکومت میر منو کے وقت کے
اہلکارون کے حوالہ کرکے دہلی کو چلا گیا اور شاہ دہلی سے جو برائے نام بادشاہ تہا صلح کرکے
بڑی دولت حاصل کی اور محمد شاہ بادشاہ مرحوم کی لڑکی اپنے نکاح مین اور احمد شاہ
محمد شاہ کے بیٹے کی لڑکی اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین لیکر واپس آیا شہر سرہند کی حد تک
تمام علاقہ پنجاب کا اپنے قبضہ مین کر لیا پہر لاہور مین آکر چند روز قیام رکہا اور سکہون کے
انتظام مین مصروف رہا مگر کچہہ نہوا آخر شہزادہ تیمور کو صوبہ پنجاب مقرر کیا اور جہانخان
کو اسکا وزیر مدار المہام قرار دیکر کابل کو روانہ ہوا ایک عمدہ جمعیت فوج لاہور مین قائم کی
شہزادہ تیمور نہایت خلیق و نیک طینت و کم آزار شخص تہا اسکی نیک نیتی کے سبب سے
اسکے وقت مین پنجاب کا انتظام بخوبی ہوگیا مفسد و شرانگیز لوگ اور سکہہ غارت گر سب
آرام تمام اپنے اپنے گہرون مین بیٹہہ گئے غارتگری بالکل موقوف ہوگئی بادشاہی انتظام
نے ظہور دکہلایا مگر دس ماہ کے بعد یہہ انتظام کیا کرایا آدینہ بیگ خان کی نافرمانی کے

سبب سے بگڑ گیا اُسکی تشریح اسطرح پر ہے کہ جب شہزادہ تیمور نے دیکھا کہ پنجاب کے حکام مین
سے آدینہ بیگ خان ناظم دوابہ ایک زور آور شخص ہے اور ہمسری کا دعویدار ہے کر پوری
پوری تعمیل احکام کی نہین کرتا تو اُسکو منظور ہوا کہ اُسکو اپنا مطیع کرے بدین خیال اُسنے
آدینہ بیگ خان کے نام حکم جاری کیا کہ تم ایکبار ضرور ہمارے پاس حاضر ہو جاؤ کہ
بعض ضروری باتین اس لائق ہین کہ زبانی تمکو سمجہائی جائین آدینہ بیگ خان نے
اُسکے جواب مین لکہا کہ دوابہ بست جالندہر مین جہان مین حکمران ہون سب لوگ سکہہ
ہی رہتے ہین اور رات دن انہین منصوبون اور تجویزون مین ہین کہ کسی طرح پہر
شورش برپا کرین سو اگر مین خدمت مین حاضر ہون اور علاقہ خالی چہوڑ جاؤن تو مفسد
لوگ موقع وقت غنیمت سمجہین گے اور ایسا مفسدہ برپا کر دینگے کہ پہر انتظام اُسکا ممکن نہوگا
شہزادہ مجہکو اسوقت حاضری مین معذور تصور فرمائین شہزادہ تیمور نے مکرر سہ کرر احکام
اُسکی حاضری کے لئے جاری کئے مگر وہ نہ آیا آخر فوج سلطانی اُسکی تنبیہ کے لئے مامور
ہوئی کہ طوعاً و کرہاً اُسکو پکڑ کر لے آئین جب یہہ فوج آدینہ نگر کے پاس پہنچی آدینہ بیگخان
نے خواجہ میرزا افسر فوج کی بہت خاطر کی اور اسقدر مال دیا کہ اُسکو اپنا غلام بنا لیا اُسکے
ہمراہی فوج بہی تمام و کمال ملازم آدینہ بیگخان کی ہو گئی جب یہہ انتظام کر چکا آدینہ بیگ خان
نے ایک عریضہ سند ہیہ مرہٹہ کے نام لکہا کہ اسوقت پنجاب کا ملک آپ کو مفت ملتا ہے
اگر آپ کسی معتمد کو فوج دیکر اسطرف مامور کرین بوقت پہنچنے فوج کے مین بہی امداد
کیواسطے مستعد ہون بلکہ مرہٹہ فوج جب دریای ستلج سے اُترے گی فی مقام دو لاکہہ روپیہ
مین لاہور پہنچنے تک دونگا چونکہ قوم مرہٹہ کی حکومت ہندوستان مین بڑی اوج پر تہی
اور شاہ دہلی بہی انہین کے قبضۂ اقتدار مین تہا فی الفور منظوری درخواست آدینہ بیگخان
کے ملہار راؤ و جنکوراؤ امرای مرہٹہ تین لاکہہ سوار و توپخانہ آتشبار لیکر پنجاب کو متوجہ ہوئے
جب کنارہ دریای ستلج پر پہنچے آدینہ بیگخان اُنکے استقبال کو گیا اور فوج مرہٹہ کی

ہمراہ لیکر لاہور کو روانہ ہوا یہہ خبر جب شہزادہ تیمور کو پہونچی بسبب اسکے کہ اُسکے پاس
فوج اتنی کم تہی لاہور کو خالی چہوڑکر مع سردار جہان خان کابل کو روانہ ہوا سرداران
مرہٹہ نے لاہور مین داخل ہوکر اپنا انتظام کر لیا اور کل سامان شہزادہ تیمور کا
جسکو وہ اوٹہا نہ سکا تہا اپنے قبضہ مین کیا اور حسب التماس ادینہ بیگ خان کے حکومت
لاہور کی خواجہ میرزا ملازم نمکحرام شہزادہ تیمور کو دی اور شام جی ورام جی سرداران
مرہٹہ ملتان کے حاکم قرار پائے اور صاحبا مرہٹہ بجمعیت دس ہزار سپاہی کے قلعہ
اٹک مین مامور ہوا کہ سد راہ مخالفان بوقت ضرورت ہوا ور آدینہ بیگ خان کی متعلق
بدستور نظامت دوابہ بست جالندہر کی رہی تہوڑے روز کی بعد خواجہ میرزا حاکم لاہور بحکم
صاحبا مرہٹہ قلعدار اٹک کہ اُسوقت سرپرست افسر تمام پنجاب کا وہی تہا اپنی عہدہ سے
بالزام گاؤکشی برخاست ہوا یہان سے برخاست ہوکر وہ ادینہ بیگخان کے پاس گیا وہان
بہی جگہ نملی اور نہایت خراب خوار بتر حال ہوگیا یہہ عوض اُسکو نمکحرامی کا ملا جو اُس نے
اپنے مالک شہزادہ تیمور کے ساتہہ کی تہی اسکی معزولی کے بعد باسوراؤ ودواداوراؤ مرہٹہ
حاکم لاہور قرار پائے یہہ عملداری مرہٹون کی اُسوقت پنجاب مین برائے نام تہی جابجا سکہون
کی تہانہ تہوری جاری تہی کوئی سکہہ زمیندار اپنے گانو کا مالیہ مرہٹون کو نہین دیتا تہا سوائے
مسلمان مظلوم رعایا کی کوئی حکم اُنکا نہین مانتا تہا سوائے دوابہ بست جالندہر کے کہین صورت
انتظام کی نمودار نہ تہی کیونکہ آدینہ بیگخان نے اپنے علاقہ کے سکہون کے ساتہہ بہی اتفاق
کر لیا ہوا تہا اور ہر چیز اُنکے ساتہہ بانٹ کہاتا تہا سردار جسا سنگہ اہلووالیہ بہی اُس کے
ساتہہ شامل تہا ایکدفعہ سکہون نے جمع ہوکر چاہا کہ آدینہ بیگخان سے ملک چہین لین تاچار آدینہ بیگخان
سکو اُنکی ساتہہ لڑنا پڑا اس لڑائی مین بہی وہ فتحیاب ہا اور بہ تجویز جسا سنگہ آخر صلح ہوگئی پہر جمال الدینخان
افغان رئیس مالیر کوٹلہ فوج لیکر آدینہ بیگخان پر چڑہ آیا اور وہ دو ماہ تک آپس مین
لڑائی رہی آخر جمال الدینخان مارا گیا ۱۱۷۵ھ مین پنجاب کے علاقہ مین سخت قحط

پڑ گیا اور بیشمار رعایا اپنی اپنی مکانات چہوڑ کر غیر ملکون مین بہاگ گئی ۱۱۵۸ھ مین محمد شاہ ۱۱۵۸ھ مین میر منی دین بیگ
خان بقضائے الہی مر گیا ۱۱۵۹ھ مین احمد شاہ درانی ایک خونخوار لشکر ہمراہ لیکر
بارادہ جنگ قوم مرہٹہ کابل سے پنجاب کو آیا جب بمقام اٹک پہنچا اُسکے خوف سے تمام
فوج و امرای مرہٹہ پنجاب چہوڑ کر چلے گئے کوئی مرہٹہ نام کو بہی پنجاب مین نہ رہا احمد شاہ
مظفر و منصور لاہور مین داخل ہوا کریم داد خان افغان کو لاہور کا حاکم بنایا گجرات
وغیرہ محالات کی فوجداری زین خان کے سپرد کی اور جا بجا حکام مامور کر کر ہندوستان
کو چلا گیا جب پانی پت کے قریب پہنچا تو دتا سندیہ مرہٹہ ڈیرہ لاکہہ فوج سوار و پیادہ
و تین سو ضرب توپ لیکر بادشاہ کے مقابل ہوا فریقین بڑی سرگرمی کے ساتہہ لڑے
بعد ایک سخت لڑائی کے احمد شاہ فتحیاب ہوا اسی ہزار فوج مرہٹہ کی قتل ہوئی دتا سندیہ
سپہ سالار مین میدان مین مارا گیا لاکہون روپیہ نقد و توپخانہ لاکہون روپیہ کا متفرق
اسباب مرہٹون کا احمد شاہ نے لوٹ لیا بعد اس فتح کے جب احمد شاہ آگے بڑہا تو ہولکر
مرہٹہ ایک لاکہہ اسی ہزار فوج لیکر مقابل ہوا یہہ لڑائی بہی ہندوستان کی لڑائیون سے
ایک مشہور اور بڑی لڑائی ہے جسمین احمد شاہ نے فتح پائی اور ہولکر تمام سامان غارت ہوکر
دیکر بہاگ گیا تیسری مرتبہ شیو دیو راو مرہٹہ ایک لاکہہ چالیس ہزار فوج کے ساتہہ میدان
مین آیا احمد شاہ نے جمنا سے اُتر کر اُسپر حملہ کیا اور ایسی تیزی و تندی کے ساتہہ جنگ
کی کہ مرہٹہ فوج سے سوا سے بہاگنے کے کچہہ بن نہ آئی افغانون نے انکا تعاقب کر کے ہزارون
قتل کئے اور بائیس ہزار ہندو انمین سے قید کر لئے پچاس ہزار قیمتی گہوڑے پچاس لاکہہ
روپیہ نقد اور لاکہون روپیہ کا سامان جنگ وغیرہ کا حاصل کیا بیشمار توپین جو دستیاب
ہوئین وہ بیکار کر دی گئین فقط جب احمد شاہ بارادہ جنگ مرہٹہ کے پہلی بمقام سرہند پہنچا
تو سربلند خان نام ایک افغان کو جو دہلی سے قابل کو جاتا تہا نوکر رکہہ کر سند صوبہ داری
تمام پنجاب کی اُسکو عنایت کی تہی مگر یہہ شخص محض بے سامان تہا اُس نے بادشاہ سے

اپنے سامان کی تیاری کے لئے ایک ماہ کی رخصت حاصل کی اور آدینہ نگر مین آکر امرا ے
پکھیہری آدینہ بیگخان سے درخواست کی کہ مجھکو ایک ایسا شخص لایق مطلوب ہے
جو میرے لاہور پہنچنے تک حکومت پنجاب کی اپنے قبضہ مین رکہے سب نے صورت سنگھ
کا نام لیا چنانچہ سربلند خان نے اپنی طرف سے صورت سنگھ کو ملازم رکھکر لاہور کو روانہ
کیا جب صورت سنگھ لاہور پہنچا کریم داد خان صوبہ لاہور اور فوجدار خان فوجدار سپرد وغیرہ
حسب الطلب بادشاہ کے پانی پت کو چلے گئے اُسوقت صورت سنگھ کے متعلق تمام پنجاب کا
انتظام تہا اس سبب سے یہ گہبرا گیا اور حکومت سے دست بردار ہوا اور سربلند خان کو لکہا
کہ لاہور مین کوئی اور حاکم مقرر کرکے بہیجو چنانچہ سربلند خان نے جو اُسوقت دوابہ جالندہر
کے انتظام مین مصروف تہا مسمی امیر محمد خان کو بجمعیت پانسو سوار کے لاہور مین بہیجا
ایسے نازک وقت مین کہ تمام فوج اور سردار پنجاب کے بادشاہ کے پارکاب مرہٹونکی لڑائی
مین مصروف تہی سکہون نے میدان خالی پاکر بڑی آفت برپا کی پہلے جہا سنگھ اہلووالیہ
وچیت سنگھ کہنہ دہری سنگھ بہنگی وہنا سنگہ وغیرہ سکہہ سرداران امرتسر مین بتقریب
غسل بیساکہی کے جمع ہوئے اور لاہور کے غارت کرنیکی تجویز قائم کی اور بحالت اجتماع
لاہور آگئے شہر لاہور کے حصار کے باہر جسقدر شہر آباد تہا اور جسکے گرد فصیل نہ تہی
سب لوٹ لیا گہرون کو آگ لگادی اس غارت مین شہر کی رعایا بیشمار قتل ہوئی اور لاکہون
روپیہ کا اسباب لوٹا گیا پہر وہ اندرونی شہر کی غارت کیطرف متوجہ ہوئے امیر محمد خان نائب صوبہ
نے دروازہ شہر کے بند کرلئے سکہون نے محاصرہ کرلیا اور آمد ورفت لوگون کی بند کردی و نائب صوبہ
کو کہلا بہیجا کہ اگر تم گورو کے سکہون کیلئے واسطے کڑاہ و پرشاد نذر بہیجدو تو خالصہ جی یہان سے چلا جایگا نائب
صوبہ بسبب عدم موجودگی فوج کے بہت گہبرایا اور بحالت ناچاری تیس ہزار روپیہ کڑاہ پرشاد کا
دیکر سکہون کا محاصرہ شہر سے اُٹہایا جب سکہہ چلے گئے بادشاہ بہی بعد فتح مرہٹہ لاہور آیا اور امیر
محمد خان سے سخت ناخوش ہوا اور کہا کہ تو نے اسقدر روپیہ مفت سکہون کو کہو دیا یہانتک کہ اُس کو

قید کر دیا یہہ حال دیکھکر شہر کے رئیس و چودہری بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور مذمت ظلم و
تعدی سکہون کی بیان کر کر بادشاہ کی خدمت مین التجا کی کہ میر محمد خان قید سے رہا ہو چنانچہ رہا ہوا لاہور
کے مقام پر بادشاہ نے خواجہ عبید خان کو حاکم لاہور و سربلند خان کو حاکم ملتان و زینخان کو حاکم سرہند
مقرر کیا اور چاہتا تہا کہ چند ہی پنجاب مین رہکر سکہون کو نیست و نابود کر دیوے مگر اتنے ہی مین اسکو کابل سے
ایک ایسی وحشت ناک خبر خانگی فساد کی گوش زد ہوئی کہ فی الفور کابل کو روانہ ہوا راستہ مین بڑی
گستاخی سکہون نے بادشاہی لشکر پر بہی دست اندازیان کین مگر بادشاہ ضرورتاً اُسی غضب کی حالت
مین کابل جا پہنچا وہان پہنچکر اُسنے نورالدین خان ایک سردار کو سات ہزار ولایتی کے ساتھ پنجاب
پر مامور کیا اور حکم دیا کہ پنجاب مین جا کر سکہون کی سرکوبی کرے اور تمام علاقون مین گشت کر کے جہان
سکہہ پاوے شمشیر آبدار سے اسکا کام تمام کر دے یہہ سردار جب پنجاب مین داخل ہوا سردار چڑہت سنگہ
سکرچکیہ وغیرہ سردارون نے بڑی جمعیت کے ساتھ اُسکا مقابلہ کیا اور بعد بہت سی کشت و خون
کے نورالدین خان کو شکست ہوئی اور میدان سے بہاگ کر قلعہ سیالکوٹ مین محصور ہوا سکہون نے
قلعہ کا محاصرہ کر لیا جب نورالدین خان کو قلعہ کے اندر رسد نہ پہنچی گہبرا کر جمون کو بہاگ گیا راجہ
جمون نے اُسکو اپنے پاس پناہ دی جب وہ یہان پر جا پہنچا سردار چڑہت سنگہ نے اُسکے سپاہی و شہر
جو قید تہے جمون مین اُسکے پاس پہنچا دئے اس فتحیابی سے سکہون کے حوصلہ بڑہ گئے اور سروری
کے دعویدار ہو گئے یہہ خبر پاکر خواجہ عبید خان اپنی فوج لیکر لاہور سے سکہون کے مقابلہ کے لئے
نکلا اور قریب گوجرانوالہ کے درمیان سکہون کے اور اُسکے سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین جو
خواجہ عبید خان کو شکست ہوئی باعث یہہ ہوا کہ خواجہ کی فوج مین بہی اکثر سکہہ نوکر تہے انہون
نے لڑائی کیوقت تندہی نکی اور کچہہ پاس ہم مذہبی کر سکہون کے لشکر مین چلے گئے اُسوقت خواجہ
سخت پریشانی و ابتری کی حالت مین واپس آکر داخل لاہور ہوا جب سکہون نے یہہ لڑائی بہی فتح
کر لی تو ایک ایک سکہہ اپنے آپ کو رستم میدان جنگ تصور کرنے لگا اور اسکی نیت اس بات پر
قرار پائی کہ عاقل حج اس گدی نشین مہنت چنڈیالہ کو جو ہرا الداد ہو لوٹ لیا جاے اس سکہون کی

کمال دشمنی تہی کیونکہ اُسکی دوستی مسلمانون سے ساتہہ بہت تہی اور احمد شاہ بادشاہ کو اس
نے بوقت مہم دہلی کے بہت سا روپیہ بطور امداد قرض دیا تہا سنہ ۱۱۷۶ھ کی آغاز مین سکہون
نے مجمع کر کے قصبۂ جنڈیالہ پر جو امرتسر سے سات کوس جالندہر کیطرف واقع ہی یورش کر کے
قصبہ کا محاصرہ کر لیا اور آپسمین لڑائی شروع ہوئی مہنت عاقلداس نے ایک شتر سوار تیز رفتار
اپنا عریضہ دیکر کابل کو روانہ کیا اور بادشاہ سے مدد چاہی اس عرضی کے پہنچتے ہی بادشاہ
چالیس ہزار سوار کے ساتہہ بکوچ ملیغار پنجاب کو روانہ ہوا بادشاہ کی پہنچنے سے اوّل سکہون نے محاصرہ
جنڈیالہ کا چہوڑ کر ستلج پار علاقہ سرہند مین غارت شروع کر دی تہی اور زین خان صوبہ
سرہند اپنی فوج لیکر اُنسے لڑ رہا تہا کہ یکایک بادشاہ دریاے جہلم سے اتر کر نو پہر کے عرصہ
مین اس مقام پر آپہونچا جہان لڑائی ہو رہی تہی سکہہ اس سے اوّل بادشاہ کے آنے سے بیخبر
تہے جب انہون نے درانی فوج کی ٹوپیان دیکہین بے اختیار ہوکر بہاگے مگر دلیران درانی
انکو کب بہاگنے دیتے تہے چارون طرف سے سکہون کو گہیر لیا اور قتل شروع کیا چوبیس ہزار
سکہہ قتل ہوا اور بیشمار مجروح و نیم جان میدان مین پڑے رہے باقیماندہ بہاگ گئے یہہ لڑائی سکہون کی
لڑائیون مین زیادہ تر مشہور ہی اور سکہون نے اس لڑائی کا نام بزبان پنجابی گہلوگہارا یعنی قتل عام
رکہا ہوا ہے سردار آلہ سنگہ والی پٹیالہ بہی اس لڑائی مین گرفتار ہوکر آیا مگر بسفارش وزیر وکیل کے بادشاہ
نے اُسکا قصور معاف کیا اور سات لاکہہ روپیہ نقد لیکر راجگی کا خطاب اُسکو دیا اور علاقہ مقبوضہ اُسکا اُسکے
نام پر بحال رکہا اس مہم سے فارغ ہوکر احمد شاہ لاہور مین آیا اور خبر پائی کہ جیونمل کہتری صوبہ کشمیر باغی ہو گیا
ہے اور جسقدر افغان اہلکار کشمیر مین تہے وہ انسے نکالدئے ہین یہہ خبر سنکر بادشاہ کمال غضبناک
ہوا اور نورالدین خان نام ایک امیر کو بہت سی فوج دیکر کشمیر کو مامور کیا وہ دلاور امیر جمون کے
راستے کشمیر کو گیا پہلے اُسنے راجہ جمون کو مطیع کیا اور راجہ جمون کی مدد سے نورالدین پیر پنجال
کی گہاٹی اُتر لیا جیونمل لشکر لیکر مقابلہ پیش آیا اور تہوڑی سی لڑائی مین گرفتار ہوکر پابزنجیر لاہور
کو روانہ کیا گیا جیونمل جب بادشاہ کے روبرو آیا پہلے اندہا کیا گیا اور چند روز کے بعد

تا بینائی مقتول ہوا بعد فتح کشمیر بادشاہ نے سربلند خان کو کوہستان سے طلب کر کے صوبہ دار
کشمیر کا مقرر کیا اور نورالدین خان کو اپنے پاس بلا لیا انہین ایام مین دیوالی کا تہوار آ پہنچا
اور سکہہ لوگ امرتسر مین جمع ہوئے بادشاہ نے جب یہہ خبر پائی فی الفور فوج لیکر امرتسر جا پہنچا
سکہہ اسکے جانیکی خبر پاکر بہاگ گئے بادشاہ نے اپنا غضب مندر پہ نکالا اور حکم دیا کہ مندر
گرایا جائے بنیادوں مین اُسکی باروت رکہکر اڑا دیجائین تالاب کی عمارت گراکر خاک اُسکی مین
سے بہر دیا جائے چنانچہ فی الفور حکم کی تعمیل ہوئی اور تمام عمارت مندر کی ایک دو روز مین
مفقود ہوگئی اس کام سے فارغ ہوکر بادشاہ کابل کو روانہ ہوگیا جب لشکر بادشاہی چناب
تک گیا غارتگران سکہہ پہر جا بجا آموجود ہوئے اور سب سکہون نے ملکر قصور کو فتح کیا اور
شہر کو لوٹ کر بے اندازہ دولت حاصل کی پہر تو سکہون کے خیالات بڑہ گئے اور ملک گیری
کی ہوا دماغ مین سما گئی اور تمام سکہہ پنجاب کے جمع ہوکر سرہند پر حملہ آور ہوئے زین خان صوبہ
سرہند نے بکمال مضبوطی سکہون کا مقابلہ کیا آخر عین لڑائی مین زین خان مارا گیا اور سکہون
نے سرہند کو ایسا لوٹا اور غارت کیا کہ تمام رعایا محتاج ہوگئی بڑی بڑی عالیشان مکان
اور عمارتین سکہون نے گرا کر خاک مین ملا دین چہوٹے مکانات آگ لگا کر جلا دئے غرض کہ
اُس آباد و بارونق شہر مین آبادی کا نشان باقی نہ رہا کیونکہ سکہون کو اس شہر کی ساتہہ
دلی عداوت تہی کیونکہ چار دن بیٹے گورو گوبند سنگہ کے اورنگ زیب یعنے عالمگیر کیوقت
اس شہر مین قتل ہوئے تہے بلکہ زمانہ حال تک سکہون کا یہہ دستور چلا آتا ہے کہ جب سکہہ کا
گذر اس شہر کے کہنڈرات کے پاس سے ہوتا ہے وہ دو اینٹین اُس عمارت برباد شدہ
سے اُٹہا کر دریا مین پہینک آتا ہے غرضکہ سکہون نے بڑی جوانمردی کے ساتہہ اس
ملک کو فتح کیا اور آپس مین تقسیم کر کے تہانجات قائم کر دئے آلا سنگہ والی پٹیالہ نے
پچیس ہزار روپیہ نقد خالصہ جی کو دیکر کہنڈرات شہر ویران شدہ کے خرید لئے خواجہ
عبید خان کے بعد دیوان کابلی مل بادشاہ کیطرف سے لاہور کا حاکم مقرر ہوا مگر اسکی

حکومت شہر کی چار دیواری کے اندر رہتی شہر کے باہر سکھون کا زور شور تہا۔ یہانتک نوبت پہنچی کہ سکھون نے کابلی مل کو اسبات پر مجبور کیا کہ اگر تم قصابان گاؤکش کو جو لاہور مین رہتے ہین قتل کر ڈالو تو بہتر ورنہ ہم تمہاری جان کے دشمن ہوجائینگے ایک نہ ایکدن تمکو قتل کر دینگے اسبات سے کابلی مل بہت ڈرا اور جسب موقع وقت چند قصابان گاؤکش کے ناک کان کٹوا کر لاہور سے نکالدیا یہہ خبر جب اخبار نویس کے ذریعہ سے احمدشاہ کو ملی تو ساتوین دفعہ کابل سے پنجاب کو رخ کیا جب تک وہ دریاے چناب سے نہ اترا کسی کو اُسکے آنیکی اطلاع نہوئی سکھہ لوگ اُسکے آنے کی خبر سنکر سب اپنے اپنے مکانات خالی چہوڑ کر جنگلون مین بہاگ گئے پہلے چندروز بادشاہ لاہور مین قیام پذیر رہا اور فوج جابجا سکہون کی تلاش کے لیئے بہیجی مگر کہین کسی سکہہ کا سُراغ نملا پہر لاہور سے چلکر ستلج تک گیا اور اکثر دیہات مین سکہون کے مکانات گرادئے اور انکی زراعتین جو پختہ ہوئی ہوئی تہین کٹوا کر جلوادین ایسے ایسے کام وہ دو ماہ تک پنجاب مین کرتا رہا پہر کابل کو چلا گیا بادشاہ کو اسبات کی بہت خواہش تہی کہ کسی طرح پنجاب کا انتظام ہوجائے مگر نہوا اور حالت فتنہ و فساد کی روز بروز ابتر ہوتی جاتی تہی دریاے راوی اُترکر بادشاہ نے جہان خان اپنے مصاحب کو دس ہزار سوار قزلباش ہمراہ دیکر حکم دیا کہ بعد ہمارے تم انتظام پنجاب کا کرو سکہان غارتگر کو جسطرح ممکن ہو بے نام و نشان کردو فوجداری علاقہ گجرات و رہتاس وغیرہ بہی اُسکو عطا کئے چنانچہ جہانخان کو بعد جانے بادشاہ کے سکہون کے مارنیکی فکر ہوئی اور بارادہ گرفتاری سردار چڑت سنگہ جلکیہ کے بیجبر کو چڑہا گیا مگر اُسکو ایکساعت اوّل خانجہان کے ارادہ سے خبر ہوگئی اور وہ بہاگ گیا چونکہ بسبب ناک کان کاٹنے قصابان کے بادشاہ کابلی مل سے سخت ناراض تہا کابل پہنچکر بادشاہ نے مسمی جہ ادرخان کو لاہور کا صوبہ مقرر کرکے بہیجا اور کابلی مل کو حکم دیا کہ وہ ادرخان کا نائب ہوکر کام کرے پہہ امر کابلی مل کو نہایت گران گذرا

اور چند روز کے بعد بخلاف حکم بادشاہ کے داور خان کو قید کر لیا اور حکومت بہ اختیار
خود کرنے لگا اُس زمانہ مین سکہان شور انگیز نے بمقام قصور کوٹ محی الدین خان
کا محاصرہ کیا ہوا تہا کابلی مل نے براہ خیر خواہی سکہون کہلا بہیجا کہ تمہارا جانی دشمن
جہان خان رہتاس موجود ہے اور وہ تمہاری سرکوبی اور بیخ کنی کے لیے
سخت سخت تدبیرین کر رہا ہے تمکو چاہیے کہ اُسکے حملہ کرنے سے اول تم اُسکا انتظام کرلو
اور ایسی صورت مین کہ وہ تمہارے آنیسے خبردار نہو اُسکو جا کر مارلو جب وہ مارا جائیگا
تو پہر کوئی دشمن تمہارا پنجاب مین باقی نرہیگا اُسوقت جو تمہارا دل چاہیگا کام کرنا یہ خیر
خواہانہ پیام جب سکہون کے پاس پہنچا سب کے سب اسبات پر مستعد ہو گئے کہ پہلے جہانخان
کے ساتہہ لڑنا چاہیے اور سب کے سب کوٹ محی الدینخان کا محاصرہ چہوڑ کر رہتاس کو
روانہ ہوئے جہانخان اُسوقت سیالکوٹ کے علاقہ مین تہا سکہہ بہی وہان جا پہنچے اور
آپسمین سخت لڑائی ہوئی فریقین سے تین سو کے قریب آدمی مارے گئے صبح سے شام
تک لڑائی ہوئی آخر کار جہان خان نے شکست کہائی اور بحال تباہ رہتاس کے قلعہ مین
جا کر محصور ہوا اور یہ بقیہ حال اپنے کا لکہکر کابل روانہ کیا یہہ خبر سنکر بادشاہ پہر پنجاب
کو روانہ ہوا جب لاہور پہنچا کابلی مل کو قید مین بہجوا دیا اور مال و اسباب اسکا لوٹ لیا
چونکہ کابلی مل نے لاہور کی رعایا کو بہت خوش رکہا ہوا تہا اُسکے قید ہو جانے سے لوگ
بہت غمگین ہوئے اور چودہری و مقدم ہر ایک قوم کے جمع ہو کر بادشاہ کے حضور مین
گئے اور کمال عاجزی کے ساتہہ اسکی رہائی کی درخواست کی بادشاہ نے رعایا کا کہنا
منظور کیا اور اُسکا گناہ معاف کر کے بدستور لاہور کا حاکم بنا دیا ابکی بار بہی بادشاہ نے
سکہون کی تلاش گانو گانو کرائی اور شہر شہر ڈہونڈا گروہ ساندل بار وغیرہ ایسی مشکل گذار
مقامات مین جا چہپے تہے کہ کوئی اُنکا نشان پا نہیں سکتا تہا اِس مقام سے ایک دستہ فوج
بادشاہی کا جن کی تعداد بارہ ہزار تہی باغواے شہزادہ تیمور کے بادشاہ سے منحرف ہو کر

بے اجازت کابل کو چلا گیا اس امر کے وقوع سے بادشاہ کمال متحیر و غضبناک تہا اور اسی
غضب و غصہ کی حالت مین لاہور سے ملتان کیطرف چلا گیا اور ملتان پہنچکر علی محمد خان
ناظم ملتان کو جو شہزادہ تیمور کا دوست تہا اور شہزادہ اُسی کے کہنے کے بموجب باپ
سے منحرف ہوکر نافرمانی پر آمادہ ہوا تہا گرفتار کیا اور چند روز مقید رکہکر اُسکا پیٹ چاک
کرا دیا اور شجاع خان ایک افغان کو جو اُسکے مصاحبان خاص مین سے تہا ملتان کا
حاکم بنایا بعد اس انتظام کے پہر لاہور مین آیا اور براہ جمون کابل کو چلا گیا اُسوقت کابلی مل
صوبہ لاہور جو بادشاہ کے رخصت کرنے کے لئے جمون تک گیا تہا واپس لاہور مین نہ
آسکا کیونکہ بادشاہ کے پنجاب سے باہر نکلتے ہی ہزارون سکہہ اسطرح موجود ہوگئے تہے جسطرح
زمین سے سبزہ نکلتا ہے کابلی مل کو اُنکے خوف سے لاہور تک واپس آنا مشکل ہوگیا
اُسکے پیچہے سردار گوجر سنگہ و لہنا سنگہ و سوبہا سنگہ نے ملکر لاہور پر یورش کی اور قابض
ہو بیٹہے پہلے اُنہون نے لاہور کو خوب لوٹا مگر آخر مین اُن تینون سردارونے لاہور کے
محلون کے حصے کرلئے اور با اختیار خود حکومت کرنے لگے مال و دولت و اسباب کابلی مل کا
جسقدر لاہور مین تہا اُنہین تینون نے ضبط کرکے آپسمین بانٹ لیا اور اُسکے قبائل کو
قید کر رکہا کابلی مل کو جب یہہ خبر پہنچی نہایت گہبرایا اور اپنا وکیل تینون حاکمونکے پاس
بہیجکر التجا کی کہ اُسکے قبائل قید سے رہا کردئے جائین چنانچہ بعد ادای پچیس ہزار روپیہ
نذرانہ کے قبائل اُسکے رہا ہوکر جمون کو چلے گئے کابلی مل نے اپنی حالت کی عرضی کابل مین
بحضور بادشاہ بہیجی تو بادشاہ نے پہر پنجاب کے آنیکا ارادہ کیا جب بمقام رہتاس پہنچا سرفراز خان
صوبہ کشمیر شرفیاب ملازمت ہوا بادشاہ نے اُسکو فوجدار رہتاس کا مقرر کیا اور وہان ہی سے
بسبب وقوع مین آنے کسی خانگی فساد کے کابل کو چلا گیا چار ماہ کے بعد پہر لوٹے پانون پنجاب
مین آیا جب لاہور کے متصل پہنچا لاہور کے تینون حاکم حکومت چہوڑکر بہاگ گئے بادشاہ کمال
غضب کیساتہ یہی چاہتا تہا کہ اگر سکہہ کہین ملجائین تو اُنکا نام و نشان صفحہ عالم پر نچہوڑون

مگر سکھہ اسکو کب دستیاب ہوتے تہے بادشاہی لشکر نے تمام زمانہ چہان مارا مگر کسی سکھہ کی صورت نظر نہ آئی آخر مولوی عبید اللہ کو حکومت لاہور کی عنایت کی اور [illegible] گیا شہر سرہند کو اجڑا ہوا دیکھکر نہایت غمناک ہوا اُسی مقام پر امر سنگہ آلا سنگہ والی پٹیالہ کا بیٹا خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے باپ کے مرجانیکی اطلاع بادشاہ کو کی اور چاہا کہ بادشاہ براہ پرورش راجگی کا خطاب اُسکو بعد لینے نذرانہ کے عنایت کرے چنانچہ تین لاکہہ روپیہ نقد اُس سے وصول کر کے خطاب [illegible] راجگان ہند رہا اور والی پٹیالہ اُسکو ملا اور گدی راج پٹیالہ بدستور اُسکو معاف و واگزار ہی وہانسے واپس آکر چند روز لاہور مین قیام کیا پہر بکوچ بلغز کابل کو چلا گیا یہہ گویا آخری آنا اُسکا پنجاب مین تہا اُسکے جانیکے بعد تینون سردار حاکم لاہور کے پہر آموجود ہوئے مولوی عبید اللہ اور داؤد خان حکام لاہور نے اُنکو شہر مین دخل نہ دیا اور ایک ماہ تک دروازہ بند رکہے اُس سے رعیت کمال تنگ ہوئی اور شہر والون کا دم ناک مین آگیا ناچار ایک طرف سے شہر والون نے دروازہ شہر کا کہولدیا اور تینون سردار شہر مین داخل ہوئے مولوی عبید اللہ جو خاص لاہور کا رہنے والا اور بڑا عالم و فاضل تہا اُسکو سکہون نے بلحاظ ہموطنی اور اُسکی فضیلت کے کچہہ نہین کہا مگر داؤد خان کو قلعہ کے تہخانہ کے اندر قید کر دیا بعد دو ماہ کے بسفارش مولوی عبید اللہ وہ بہی رہا ہو گیا اُس روز سے آمد و رفت فوج افغانی کی احمد شاہ بادشاہ کے عین حیات تک پنجاب مین بند رہی اور سکہہ شہر شہر اور قصبہ قصبہ خود مختار حاکم ہو گئے اسو اسطے مناسب متصور ہوتا ہے کہ سکہون کے ہر ایک خاندان کا حال جسکو وہ مثل کہتے تہے مشرح اور مفصل تحریر ہو

دوسرا حصہ سکہونکی بارہ مثلون کے بیان مین جو پنجاب مین بعد ضعف سلطنت چغتائی جابجا حاکم و فرمان ہوئے

راویان صداقت شعار و مخبران راست گفتار ظاہر اور داستان عجیب و گذشتہ غریب کا ادا [illegible] پر کرتے مین کہ جب سلطنت چغتائی و حکومت شاہان مغول کی دہلی مین کمال ضعیف [illegible]

نادرشاہ کی ہمون اور احمد شاہ درانی کے حملون نے اور بہی اس تخت زیر بار و برباد کر دیا
اُسوقت پنجاب کا علاقہ سرہند تک دہلی کی حکومت سے نکل گیا اور میر معین الملک المشہور
میر منو و نواب زکریا خان بہادر وغیرہ صوبہ لاہور کے کبہی زیر حکومت شاہ کابل وہ کبہی خود
سر حکومت کرتے تھے انکا انتظام بہی برائے نام تہا کیونکہ سکہون نے جا بجا غارتگری کا بازار
گرم کیا ہوا تہا اور علاقون کے علاقے انکی غارت سے برباد و ویران ہو چکے تہے قصبون کے
قصبے اور شہرونکے شہر اُنہون نے لوٹ لئے تہے اگرچہ سکہون کے انتظام کیلئے احمد شاہ بادشاہ
درانی سات مرتبہ کابل سے پنجاب مین آیا اور بڑی میدان گرم کئے اور اُسکی وفات کے بعد شاہ
زمان بادشاہ نے بہی دو دفعہ پنجاب کے سفر کی تکلیف کی مگر انتظام نہو سکا ناچار شاہان کابل بہی
اس ملک کی حکومت سے دست بردار ہوئے اور یہہ ملک بیحاکم ویسا لک رہگیا اُسوقت سکہون کی
بن آئی اور اُنہون نے یہہ علاقہ آپسمین جسقدر کسی کو ملا دبا لیا اور حکومت کرنے لگے اگرچہ
اُسوقت چہوٹے چہوٹے حاکم سکہہ تو گانو گانو تہے مگر بارہ گروہ بڑی بڑی تہنے جو اُسوقت بارہ
مثلین کہلاتی تہین جنکی تفصیل اب مفصل و مشرح اس تاریخ مین لکہی جاتی ہے۔

پہلی مثل بہنگی سکہون کی

یہہ مثل بارہ مثلون مین سے نامی مشہور مثل سکہون کی ہے اس خاندان کے سکہہ شہر امرتسر و گجرات و
چنیوٹ اور سب سے حصہ شہر لاہور پر قابض و حاکم بالاستقلال تہے اور سب سے پہلے یہی مثل تہی جنہون
نے تمام سکہون سے غارتگری و تاراج مین ناموری پیدا کی اور حکومت کا سلسلہ بہی سب سے اول
اسی خاندان نے پیدا کیا بارہ ہزار سوار جرار اسمین تہے ابتدا اس مثل کی اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ
مورث اعلی اس مثل کا چہجا سنگہ نام تہا جسکی سکونت موضع پنجوڑ مین امرتسر سے بہت قریب تہی
اُسنے گورو گوبند سنگہ کے ہاتہہ سے پاہل لی اور سکہہ بنا چونکہ یہہ شخص سُکہا یعنے بہنگ بہت
پیتا تہا اسواسطے بہنگی کے خطاب سے مخاطب ہوا اُس سے سمیان بہا سنگہ و نتہا سنگہ نے پاہل لی

اور سکھ بہوت سے نون کا ایک جگلا یعنے مجمع بنا اور کمال دوستی پیدا ہوئی بعد ازان آسمیان
و یان نگر و جگت سنگہ کا ب سنگھ ساکنان موضع وصوسہ جو امرتسر کے شرق و شمال کے گوشہ
مین بفاصلہ چھ میل کے واقع ہے اور کروڑ سنگھہ ساکن موضع چوبہال جو امرتسر کے قریب واقع ہی
اور کرم بخش سنگھ ساکن اورانوالہ ذات کا جاٹ سندہو واگر سنگھ کنگوڑہ ساکن جے سنگہ والہ و
سادن سنگہ ندہا وا انکے شامل ہوئے اور سب نے چھجا سنگہ سے پاہلین لین پھر تو یہ ایک خاص گروہ
بنگیا اور چاہا کہ بموجب بشارت گورو گوبند سنگھ کے کہ وہ کہ گیا تھا کہ ایک وہ زمانہ ایسا ہوگا جو ہمارا
خالصہ راج کریگا ہاتھ پانو مارین اور نوبت حاصل کرکے سلطنت چغتائی کو جو بالکل نیست و نابود
ہوتی جاتی تھی اپنے قبضہ مین کرلین اور گورو کی منادی تمام ہندوستان مین کرائین اس ہم
وخیال پر انہون نے غارت و رہزنی شروع کی رات کے وقت مجمع کرکے دور دور کی آبادیون پر
جا پڑتے اور لوٹ کرلے آتے بہت سے گانو انہون نے لوٹکر برباد کردئے رعایا کا کوئی فریاد رس
نتھا چند سال کے بعد چھجا سنگہ بھنگی جو بڑا افسر اور سپہ سالار اس فرقہ کا تہا مر گیا اسکے بعد
بھما سنگھ مالک وسرپرست اس مثل کا بنا یہ شخص اولاد نہین رکھتا تہا اسلئے اسنے ہری سنگھ ساکن تنجور کو
متبنے کیا اور یہ ہری سنگھ بعمر خوردسالی اسی کے ساتھ سے سکھ بنا تھا اور پاہل لی تھی اور اسکے
خدمتگارون مین نوکر ہوا تھا چونکہ لڑکا خوبصورت وجمیل تہا اس نے اسکی پرورش کی اور
فرزند بنا کر اپنی جائداد کا مالک کردیا جب بہما سنگہ مرگیا تو ہری سنگھ اسکا متبنا اسکی جگہ تمام مثل کا
قرار پایا یہ شخص نہایت چالاک اور زور آور اور اقبال مند تھا اس سے پہلے تو اس مثل کے راہزن
رات کو راہزنی کرتے تھے مگر اسنے بروز روشن غارتگری شروع کردی اور یہ اپنے مجمع کے ساتھ
سو سو کوس تک دھاوا کرتا اور ملکون کو غارت کرلاتا تہا اچھے اچھے جوان سکھ اسنے نوکر رکھے اور گھوڑے
بہت بہت عمدہ قیمتی بہم پہنچا کر سوارون کی سواری کے لئے تجویز کئے اور اپنی مثل کو وہ فروغ
دیا کہ تمام دوابہ باری مین اسکی ثانی کوئی زور آور غارت گر نہ تہا اور نہ کوئی دولتمندی مین اسکا
ہمتا تہا یہ شخص صاحب اولاد بھی ہوا چودہری ملا ساکن تنجور کی دختر کے پیٹ سے گنڈا سنگھ

وچند اسنگہ دو بیٹے اسکے پیدا ہوئے اور دوسری عورت کے بطن سے چڑت سنگہ و
دیوان سنگھ و دیسو سنگہ تین فرزند پیدا ہوئے پانچ فرزند اسکے بھی ہشیار و کارگزار تھے مگر
جب ہری سنگھ مر گیا تو پانچون مین سے کسی کو سرداری نہ ملی و جہیان سنگھ افسر فرقہ کا بنا
ہری سنگہ کے پانچون بیٹے اسکے ماتحت گہوڑچڑہے بنے جب جہیان سنگھ مر گیا تو گلاب سنگھ
نے چاہا کہ مین سردار بنون مگر جنداسنگہ و گنڈاسنگھ اپنی عقل و مردانگی اور اقبال مندی سے سردار
ہوئے اور مثل کے تمام سکھ اُن دونو کے تابعدار بن گئے جنداسنگہ نے بارہ ہزار سوار و ان کے
ساتھ جمون پر حملہ کیا راجہ رنجیت دیو راجہ جمون اُسکے مقابل میدان مین آیا اور آپسمین سخت
لڑائی ہوئی چند سنگھ اسی لڑائی مین مارا گیا اسکی کوئی اولاد نہ تھی اور گنڈاسنگہ پٹھان کوٹ
کی لڑائی مین حقیقت سنگہ گہنیہ کے ہاتھ سے قتل ہوا اگرچہ گنڈاسنگہ کے مارے جانیکے بعد گلاب سنگھ
اُسکا بیٹا وارث موجود تھا لیکن بسبب خوردسالی کے وہ سردار نہ بنا اور دیسو سنگہ چھوٹا بھائی
گنڈاسنگہ کا مثل مین سردار ہوا جب دیسو سنگھ مر گیا تو گلاب سنگھ گنڈاسنگہ کا بیٹا سردار بنا اُسیکے
وقت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور لے لیا اور اُسکو کمال حسد ہوا اور چاہا کہ باتفاق اور
مثلون کے رنجیت سنگھ پر حملہ کرکے اُسکو لاہور سے نکالدین اور لاہور پر خود قابض ہو جائین اس ارادہ
پر اُسنے بہت سی جمعیت بہم پہنچائی اور لاہور کو روانہ ہوا موضع بہسین کے میدان مین
جب لشکر آکر اُترا تو مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی اپنی موجودہ جمعیت کے ساتھ ان کے مقابلے
کے لئے لاہور سے نکلا اور باہم خفیف سی لڑائی ہوئی ابھی بڑا مقابلہ ہونیوالا تھا کہ ایک رات
گلاب سنگہ نے بہت سی شراب پی لی اور ایسا مست ہوا کہ پہر آنکھ نہ کہولی جب وہ مر گیا تو
جمعیت سکھون کی متفرق ہو گئی اسکے پیچھے اسکا بیٹا گوردت سنگہ مسندنشین ہوا اُسنے چاہا
کہ پہر سکھون کو جمع کرکے رنجیت سنگھ پر چڑہائی کرے مگر رنجیت سنگہ مخبر ہو گئی اور اُسنے اپنی فوج
امرتسر لیجاکر اُسکو امرتسر سے نکالدیا اور شہر پر قابض ہو گیا چند گانو گزارہ کیلئے اُسکو دیدئے وہ
بھی چند ماہ کے بعد ضبط کر لئے جب گوردت سنگہ مر گیا تو دو بیٹے اُسکے گنڈاسنگہ و مول سنگھ

باقی رہے وہ محض گمنام و ابتر حال رہے پہر اس خاندان سے کوئی شخص لایق تذکرہ پیدا نہوا خاندان نیست و نابود ہو گیا اور کرم سنگھ کا بیٹا جبا سنگھ بہنگی جو اسی خاندان کا سردار چنیوٹ پر قابض تہا اُسکو بھی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے وہان سے بیدخل کر دیا اور صاحب سنگھ بہنگی جو بڑا سردار گجرات کا مالک تہا اور بہت بڑا علاقہ اُسکی حکومت مین تہا اُسکو بہی رنجیت سنگہ نے غالب ہو کر نیست و نابود کر دیا **شعر لمولف** صاحب دولت بہت دنیا مین آئے جائینگے ٭ سیکڑون گل اس باغ مین جلوہ دکہائے چلدئے ٭ تاجداران زمانہ سروران مملکت ٭ آخرش زیر زمین رخ کو چہپائے چلدئے ٭

دوسری فصل رام گڈہیون سکہون کی

اس مثل کے ماتحت تین ہزار سوار تہے جو جوانمردی غارتگری و تاراج و قتل و کشت و خون مین مشہور و معروف تہے بانی مبانی اس مثل کا سردار جبا سنگہ بہگوان گیانی کا بیٹا تہا جو موضع اچہوگل علاقہ ضلع لاہور مین رہتا تہا جو لاہور کی مشرق کی طرف بفاصلہ دس کوس کے واقع ہے ابتدائے عمر مین جبا سنگہ بہی اپنے باپ کیطرح گیانیون کے زمرہ مین رہکر اپنے باپ دادی کا کسب کرتا تہا جب اسکام مین اسکا گذارہ نہوا تو اُسنے بہی چاہا کہ سکہ بنکر غارتگری پر کمر باندہے اور دولتمند بنجائے اس ارادہ پر اس شخص سے گوردیال سنگہہ پنج گہریہ سے پاہل لی بعض کہتے ہین کہ آنند سنگہ روزانوالی سے پاہل لیکر سکہ بنا جب سکہ بن چکا تو پیشہ قزاقی و رہزنی اختیار کیا چند مدت مین عزت و اثاثہ پیدا کر کے معتبر بن گیا اور داڑہی کے بال بہت بڑہالئے جب فیما بین سکہان دوآبہ اور آدینہ بیگخان صوبہ دار دوآبہ جالندہر کے تنازع برپا ہوا تو سکہون نے ایسے شخص کو معتبر تصور کر کے اپنا وکیل بنایا اور جواب و سوال کیلئے آدینہ بیگخان کے پاس بہیجا اُسکی ہوشیاری و خوش تقریری و معتبر شکل دیکہکر آدینہ بیگخان بہت

خوش ہوا اور چاہا کہ یہہ شخص ہمارے پاس ہی رہے چنانچہ بمشاہرہ معقول اُسکو اپنے
پاس نوکر رکھہ لیا اور کام تحصیلداری ایک بڑے علاقہ کا اُسکے سپرد کر دیا جب
آدینہ بیگخان بقضائے الہی مرگیا تو جسقدر علاقہ مین آدینہ بیگخان کیطرف سے یہہ تحصیلدار
تہا اُسکا مالک وحاکم خودمختار بن بیٹہا چند سال کے بعد اُسکی عداوت سردار جی سنگہ کہنیہ کے
ساتہہ پیدا ہوئی اور جے سنگہ نے بعد بہت سی لڑائیون کے اسکو علاقہ مقبوضہ سے بیدخل
کرکے ستلج پار اُتار دیا چند سال اُسنے ہندوستان کے ملک مین لوٹ مار کرکے گزارہ کیا
آخر جب فیمابین سردار جے سنگہ کہنیا اور سردار مہان سنگہ پدر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عداوت
پیدا ہوئی اور نوبت بجنگ وفساد پہنچی تو مہان سنگہ نے جسا سنگہ کو ہندوستان کے ملک سے
اپنی امداد کیلئے طلب کیا جب یہہ آیا تو دونو سرداروں مین سخت لڑائی ہوئی آخر جے سنگہ
نے شکست فاحش کہائی اور گوربخش سنگہ جے سنگہ کا بیٹا بہی اس لڑائی مین مارا گیا اس فتح
نمایان کے بعد جسا سنگہ دوبارہ اپنے قدیمی علاقہ پر قابض ودخیل ہوگیا چند سال اُس نے
بااختیار حکومت کی اور مرگیا اُسکے مرنے کے بعد جودہ سنگہ اُسکا بیٹا مالک وقابض علاقہ
پدری کا ہوا جب ستارہ اقبال مہاراجہ رنجیت سنگہ کا چمکا تو جودہ سنگہ نے اُسکی اطاعت
کرلی اگرچہ کوئی تعداد باج سالانہ کی نہ تہی مگر رنجیت سنگہ جب تنگ کرتا کچہہ دیدیتا آخر
جب جودہ سنگہ بہی جان بحق تسلیم ہوگیا تین بیٹے اُسکے دیوان سنگہ ہیرا سنگہ بیر سنگہ
باقی رہے اُنہین سے ہر ایک ریاست کی گدی اپنے واسطے چاہتا تہا آخر یہہ بات ٹہری کہ ملک
ومال تین حصون مین برابر تقسیم ہو اور حصص کی تقسیم کے لئے مہاراجہ رنجیت سنگہ منصف
وثالث مقرر ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ فی الفور اپنا لشکر اُن کے علاقہ مین داخل ہوا اور ایسی
منصفی کی کہ اُنکے تمام علاقہ مین اپنے کارگزار بہیجدئے اور خزانہ دولت سب کچہہ ضبط
کرلیا وہ تینون اس ایک کا منہہ دیکہتے رہ گئے آپس کی نا اتفاقی کا آخر یہہ ثمرہ ملا کہ ملک
و مال سے جاتی رہی شعر اہل دولت گر نہین رہینگے باہم اتفاق ✦ ہے یقین فی الفور گم ہو

خاندان ہوجائیگا۔ چار دن مین آبرو برباد کرینگے وہ بے نشان ہر ایک کا
نام و نشان ہوجائیگا۔

تیسری مثل سرداران کہنیا کی

اس مثل کا سرگروہ بانی مبانی سردار جے سنگہ کہنیہ تہا چونکہ وہ متوطن موضع کانہا کا تہا جو لاہور سے جنوب کی طرف بفاصلہ دس کوس کے آبادہی اسواسطے اُسکو سردار جے سنگہ کہنیہ کہتے ہتے یعنے موضع کانہا کا رہنے والا اصل حال اس مثل کا اسطرح ہر حج تواریخ سکہی سے کہ مسمی خوشحالی قوم سندہو جاٹ کانہا کا رہنے والا ایک غریب و مفلس آدمی تہا اور ایسی ناداری اُسپر طاری تہی کہ اکثر اوقات گزارہ اُسکا گدائی و دریوزہ گری کے ذریعہ سے ہوتا تہا اُس کے دو بیٹے تہے ایک جے سنگہ دوسرا جہند اسنگہ انہین جے سنگہ جسکا نام اوّل بیہ چند تہا بڑا اولوالعزم و صاحب داعیہ نکلا اُسنے چاہا کہ کسی طرح مفلسی و فاقہ کشی کے عذاب سے نکلکر ہاتہہ پاؤن ہلاوے شاید کہ خدا مہربان ہو مشکل آسان ہو اسی فکر مین تہا کہ یکایک سکہون کی فتح اور دلیری کی آوازہ عالمگیر ہوا اُسنے بہی چاہا کہ مین سکہہ ہون اور حکومت پیدا کرون یہہ ارادہ اُسنے دل مین مصمم کرلیا اور سردار کپور سنگہ فیض اللہ پوریہ کی خدمت مین جاکر اُسنے پاہل لی اور سکہہ بنگیا اس کی مثل کے ہمراہ ہوکر رہزنی و غارتگری کرنے مین سرگرم ہوا اور بسبب کمال جرأت و بہادری اپنی کے اپنے ہمسرون اور ہمچشمون سے بڑہ گیا ہوتے ہوتے جب بہت سے آدمی اپنی بستی کے بہی اُسنے سکہہ بناکر اپنی شامل کرلے تو اپنی مثل اُس سے الگ بنالی اور دور دور تک جاکر پے درپے ڈاکے مارے بڑی بڑی قصبے اور گانو لوٹے اور خوب جمعیت بہم پہنچائی جب سلطنت شاہان دہلی اور کابل کی پنجاب سے بالکل نیست و نابود ہوگئی تو اُسنے بہی بہت سا ملک ورسکہون کی طرح دامن کوہ شمالی کا دبالیا اور خیالات اُسکے بہت بلند ہوگئے چونکہ اُسوقت مہاراجہ سنسار چند والی کوہستان بہی اپنے علاقے کی حدود دبہانے مین مصروف تہا اور مہاراجہ مذکور قلعہ کانگڑہ پر مہم کرکے چاہتا تہا

که کسی طرح کانگڑہ میرے تصرف مین آجائے مگر نواب سیف علیخان قلعدار کانگڑہ جو سلاطین
چغتائی کے وقت سے قلعہ پر قابض تھا اُسکو قلعہ پر قابض ہونے نہین دیتا تہا اور مدت
محاصرہ کی آٹھ ماہ تک طول کھینچ گئی تھی اسواسطے مہاراجہ سنسارچند نے سردار جے سنگھ
کہنیہ کو اپنی امداد پر بلایا یہہ فی الفور اپنی فوج کے سوار یہ راہ لیکر کانگڑہ جا پہنچا اسکے وہان
پہنچتے ہی خبر آئی کہ نواب سیف علیخان قلعدار بقضائے الہی مر گیا ہے یہہ خبر سنکر
جے سنگہ نے قلعہ والون کو بہت ڈرایا اور دہمکایا اور سیف علیخان کے بیٹے جیونخان
کو طمع دنیا کرکے قلعہ خالی کرالیا قلعہ کے خالی ہوتے ہی سردار جے سنگہ خود قلعہ پر قابض
ہو بیٹہا اور مہاراجہ سنسارچند کو صاف جواب دیدیا چونکہ جمعیت سردار جے سنگہ کی
مہاراجہ سنسارچند کی سپاہ سے اُسوقت زیادہ تہی علاوہ اسکے قلعہ مین اُس نے
اپنا قرار واقعی قبضہ کرلیا تہا سنسارچند بحالت ناچاری خاموش رہا یہہ ترقی جاہ وجلال
سردار جے سنگہ کا دیکھکر سردار جسا سنگھ رام گڈیہ کو کمال حسد ہوا اور اسکی علاقوں سے مزاحمت
کرنی شروع کی جے سنگہ نے اُسپر بہی فوج کشی کی اور لڑائی مین اُسکو شکست دیکر ستلج پار
اتار دیا جب رامگڈیون کا علاقہ بہی تمام وکمال جے سنگہ کے قبضے مین آگیا تو جے سنگہ
کمال مغرور ہوگیا اور بابت حصۂ مال واسباب غارت شہر جمون کے سردار مہان سنگھ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے باپ کے ساتھ خصومت شروع کی اگرچہ یہہ دعوے اُسکا سچا تہا کہ
اُسنے مہان سنگہ کی ہمراہی مین شہر جمون کو لوٹا تہا اور غارت کرکے پورا حصہ نہ پایا تہا
مگر مہان سنگہ کو اب وہ حصہ دینا مشکل ہوگیا پہلے تو مہان سنگہ جے سنگہ کی بہت
خوشامد کی اور چاہا کہ کسی طرح یہہ اپنے دعوے سے باز آئے جب چاپلوسی سے کچھ کام نہ نکلا
تو جنگ کی تیاری کی اور سردار جسا سنگہ رامگڈیہ کو ستلج پار سے اپنی امداد کو طلب کیا اور
مہاراجہ سنسارچند سے بہی دوستی کرلی اب وہ دو دشمن قوی زور اور تیسرا مہان سنگہ
جے سنگہ کی سرکوبی پر مستعد ہوگئے یہہ خبر جب جے سنگہ نے سنی مسمی گوربخش سنگہ کو جو اُسکا مصاحب

تہا فوج دیکر بہیجا کہ جبا رامگڈ ہیہ کا راستہ روک کر اُسکو اسطرف آنے نہ دیوے وہ ستلج
پار اُتر گیا اور قریب پٹیالہ کے دونوں میں لڑائی ہوئی اور گوربخش وہ یہ مارا گیا دوسری
لڑائی اُسکی جو سنگہ کے بیٹے گوربخش سنگہ سے اُسکے ملک کی سرحد پر ہوئی اس لڑائی میں دوسرا
گوربخش سنگہ یعنی جے سنگہ کا بیٹا بہی قتل ہوا اِدہر تو یہ حال گذرا اُدہر مہاراجہ سنسار چند نے
پہاڑ سے اُتر کر جے سنگہ کے علاقے کی ضبطی شروع کی جب جے سنگہ پر چاروں طرف سے دشمنوں کا ہجوم
ہوگیا تو سخت گہبرایا اور کوئی چارہ بن نہ آیا سوا اسکے کہ قلعہ کانگڑہ مہاراجہ سنسار چند کو
دیکر راضی کرے چنانچہ فی الفور اُسنے قلعہ مہاراجہ سنسار چند کو دیدیا اور اُسکی مزاحمت سے
رہائی پائی اور مہان سنگہ کے بیٹے رنجیت سنگہ کے ساتہ جو آخر مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب
اپنے پوتے گوربخش سنگہ کی بیٹی مسمات مہتاب کنور کا جو سدا کنور کے پیٹ سے تہی ناطہ کرکے
اُس سے بہی صلح کرلی سردار مہان سنگہ نے اُنہیں ایام میں اپنے فرزند رنجیت سنگہ کی شادی
مہتاب کنور سے کرلی اور باہم دو سرداروں کے کمال اتحاد پیدا ہوگیا اسوقت مہان سنگہ
نے صلح اس شرط پر کرلی تہی اور ناطہ لیا تہا کہ سردار جبا سنگہ رامگڈ ہیہ بہی پہر اپنے علاقہ پر
قابض و متصرف ہو جاوے چنانچہ ہوگیا اگرچہ سردار جے سنگہ نے ان تدابیر سے آتش فتنہ
و فساد کو سرد کردیا اور دشمنوں کے پنجہ سے رہائی پائی مگر شعلۂ غم و الم اپنے بیٹے گوربخش
مقتول کا جو بڑا جوانمرد و بہادر و لایق کا تہا اُسکے سینے میں ایسا مشتعل تہا کہ فرو ہونا
اُسکا مشکل تہا اگرچہ دو بیٹے اُسکے اور بہی مسمیان ندہان سنگہ و بہاگ سنگہ تہے مگر وہ
لیاقت سرداری و حکمرانی کی نہیں رکہتے تہے اس غم و الم میں سمت ۱۸۶۹ مطابق
سنہ ۱۲۲۷ ہجری میں رحلت کی اُسکے مرنے کے بعد رانی سدا کنور زوجہ گوربخش سنگہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ساس اُسکی مقبوضہ علاقہ پر قابض و متصرف رہی جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے لاہور پر یورش کی تو رانی سدا کنور مع اپنی فوج کے اُسکے ہمراہ تہی اور مدت دراز
اُسکی ممد و معاون رہی آخر باہم نا اتفاقی ہوگئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اُس کا

علاقہ کیریان وغیرہ ضبط کرکے اُسکو قید مین رکہا اور وہ قید مین ہی مرگئی اور خاندان
سرداران کہنیہ کا بالکل نیست نابود ہوگیا **شعر** خدا باقی ہے اور دنیا ہے فانی *
نہین یہہ ملک و مال جاودانی * زمانہ جب گذر جائیگا تیرا * فقط رہجائیگی باقی کہانی *

چوتھی مثل نکیون سکھونکی

اس مثل کا ابتدائی حال اسطرح پر لکہا ہے کہ ہیرا سنگہ قوم جاٹ گوت سندہو ایک غریب مفلس
آدمی کا بیٹا تہا اور محنت و مزدوری پر گذارہ معاش تہا سبب مزدوری نہ ملتی تو گدائی سے
کام چلا لیتا موضع بہڑوال سابق پرگنہ فرید آباد حال پرگنہ چونیان علاقہ لاہور مین اسکی سکونت
تہی جب وہ عیالدار ہوا اور گہر کے آدمی بڑہ گئے تو انکا پیٹ اُسکی محنت مزدوری گدائی سے بہرتا نہ تہا
ایک ہفتہ مین چار روز فاقہ ہوتا تہا جب اُس سے کوئی صورت نہ بن پڑی اور اُسنے دیکہا کہ سینکڑون
آدمی سکھ بنکر رہزنی کرتے ہین اور آسودہ حال ہوجاتے ہین مین بہی سکھ بنجاؤن اور رہزنی
پر کمر باندہ لون یا ہی کہانا تو فراغت سے ملیگا اور پیٹ بہر کر خود بہی کہاؤنگا اور اپنے گہر کے
لوگون کو کہلاونگا فاقہ کشی کے عذاب سے چہوٹونگا اس ارادہ پر اُسنے پاہل لی اور سکھ بنگیا
اپنے گانو کے ہم عمر آدمی بہت سے اپنے ہمراہ کر لئے اور ڈاکہ مارنا شروع کیا پہلے تو نزدیک
کے گانو رات رات لوٹے پہر آگے قدم بڑہایا اور دور دور کے گانو لوٹنے لگے دن بدن ستارہ
بخت کا چمکتا گیا دولت نے اپنا چہرہ اُنکے گہر کیطرف کر لیا جب مال و دولت بہت سا چند سال
مین جمع کر لیا تو اُسکے ملازم گہوڑچڑہے نوکر رکہے اور سوار و پیادہ لشکر معقول بہم پہنچایا حکومت
اپنی کل علاقہ پر کرلی پہر آگے قدم بڑہایا اور دریای ستلج کے کنارے کنارے دور دور تک
تاخت کیا اور فرمان فرمای ملک سنگہ ہوگیا اور بڑی استحکام کے ساتہ ریاست قائم کی چونکہ
اسی علاقہ مین ریاست جاگیر شیخ سبحان قریشی سجادہ نشین خانقاہ فرید گنج شکر چشتی کی واقع
تہی اور اُنکے علاقہ مین گاؤکشی رواج تہا یہہ بات ہیرا سنگہ کو ناگوار گذری اور بڑی جمعیت کے
ساتہ پاک پٹن پر یورش کی عین معرکہ مین ایک ایسی گولی ہیرا سنگہ کے مغز مین لگی کہ

سر ناپش پاش ہو گیا ہیر سنگہ کے مارے جانیکے بعد لشکر اُسکا ہٹہر وال کو واپس چلا گیا اگرچہ شیخ
سبحان نے چار ہزار سوار کے ساتھہ انکا تعاقب کیا مگر دستیاب نہوئے ہیر سنگہ مقتول کا
بیٹا دال سنگہ نام اسوقت خورد سال تھا اسواسطے ناہر سنگہ برادرزادہ اُسکا قایم مقام اُسکا ہوا انکی
مسند نشینی کو نو مہینے ہی گذرنے پائے تھے کہ تپ دق کے آزار مین گرفتار ہو کر مر گیا اسکے
پیچھے وزیر سنگہ نام ناہر سنگہ کا چھوٹا بہائی مالک ہوا اس مثل کے ذیلدارون مین ایک شخص سردار
چتر سنگہ نام تہا اس سردار کی دختر دل سنگہ خورد سال ہیر سنگہ مقتول کے بیٹے سے منسوب تہی اتفاقا
وہ چتر سنگہ مر گیا دل سنگہ خورد سال داماد اُسکا اُسکی نصف ریاست کا حقدار تہا لیکن وزیر سنگہ نے
کل اُسکی ریاست پر بہی قبضہ کر لیا اور دل سنگہ کو جو بانیٔ مثل کا بیٹا تہا بالکل محروم کر دیا اور نصف
ریاست باقیماندہ کا حقدار اُسکا بڑا بیٹا بہگوان سنگہ تہا جب وہ جانشین ہوا تو وزیر سنگہ نے اسپر
بہی فوجکشی کر کے اُسکو مطیع کیا اور کچھہ تہوڑا ملک بہگوان سنگہ اور اُسکے دونو چہوٹے بہائیون
گیان سنگہ و خزان سنگہ کو بطور مدد معاش کے دیدیا یہہ لڑکے تینون ہوشیار نہ تہے اُنکے علاقہ کا
کاروبار اُنکے اہلکار انجام دیتے تہے بہگوان سنگہ نے اپنی بہن [illegible] کو جسکے پیٹ سے
مہاراجہ کہڑک سنگہ پیدا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ مہان سنگہ کے بیٹے کے ساتہہ منسوب کر دیا اور
سردار مہان سنگہ کو اپنا مددگار بنایا چونکہ عداوت قدیم درمیان وزیر سنگہ اور بہگوان سنگہ
کے برپا تہی آخر وزیر سنگہ کے ہاتھہ سے بہگوان سنگہ مارا گیا اور اسکا چہوٹا بہائی گیان سنگہ
اُسکی جگہہ بیٹھا انہین ایام مین وزیر سنگہ کو دل سنگہ والی مثل کے بیٹے نے قتل کرا دیا دل سنگہ
بہی قتلگاہ سے جانے نپایا اُسی دم اور اُسی مقام پر وزیر سنگہ کے نوکرون نے قتل کر دیا غرض
وزیر سنگہ اور دل سنگہ دونو ایک ہی ہفتہ [illegible] مہر سنگہ و [illegible] سنگہ دو بیٹے وزیر سنگہ کی باقی رہے
اور بعد مرنے گیان سنگہ کے خزان سنگہ اُسکا چہوٹا بہائی جانشین ہوا اور کاہن سنگہ گیان سنگہ کا
بیٹا کہ بہت ہی چہوٹا تہا اُسکے زیر حکم رہا آخر الامر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر نے نکئی پر فتحیاب
ہو کر سب سرداران کا ملک ضبط کر لیا اور منجملہ سب ملک کے بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر تو خزان سنگہ

وکا ہنہ سنگہ کو عطا کی اور کچھ تھوڑا علاقہ مہر سنگہ وزیر سنگہ کے بیٹے کیلئے مقرر کیا اب چند سال ہوئے ہین کہ کاہن سنگہ سردار بھی بہت ضعیف ہوکر مر گیا ہی اوسکی بیٹے پوتے ہین اسلئے اب کچھ گذارہ سرکار انگریزی سے مقرر ہی جس سے وہ پرورش پاتے ہین ✤

پانچوین مثل آلو والیونکی

مورخان صادق الاقوال اس مثل کی بنیاد کا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ موضع آلو جو لاہور سے جانب شرق مائل بجنوب فاصلہ چھہ کوس پر واقع ہی اوسمین ایک شخص بھاگو نام نہایت مفلس و پریشان رہتا تہا پہلے وہ اپنے ہی گانوین شراب فروشی کی دوکان کرتا رہا جب وہان کام نچلا اور تنگ دستی نے بہت ستایا تو اوس نے لاہور کے حصار کی باہر کی آبادی مین بمحلہ تیلی پورہ و گنج جہان اب ویرانی شہر بیرونی کے موضع گنج آباد ہی دوکان شراب فروشی کی جاری کی اور چند مدت یہہ کام کرتا رہا مگر اوسمین بہی اوسکا گذارہ نچلا اور سخت ناچار ہوگیا اوسوقت اوسنے دیکہا کہ سکھونکا کام بہت ترقی پر ہی اور وہ جدہر جاتے ہین ملکونکے ملک لوٹ کرلے آتے ہین کوئی آنکو منع کرنیوالا نہین ہی مین بہی سکھ بنجاؤن اور قزاقی و رہزنی کرکرا سودہ حال ہون اس خیال پر اوسنے تمام دوکان کا اسباب فروخت کرکے ایک گہوڑا مول لیا اور بمقام فیض اللہ پور سردار کپور سنگہ کے پاس جاکر پاہل لی اور سکھ بنا اور اوسکی مثل کے ہمراہ ہوکر رہزنی و غارت و تاراج مین مصروف ہوا چونکہ آدمی چیت و چالاک و ہوشیار تہا تہوڑے ہی عرصہ مین ایک چہوٹی سی جماعت کا سردار ہوگیا روز بروز اوسکو یہہ خیال پیش نہاد خاطر تہا کہ کسیطرح بہت سے آدمی لائق اپنے ہمراہ لیکر ایک معقول مثل کا سردار بنجاؤن دو سال کے عرصہ مین اوسنے بہت سے آدمی اپنے گانون اور گرد نواح کے دیہات کو اپنے شامل کرکے جمعیت معقول بہم پہنچائی سردار کپور سنگہ فیض اللہ پوریہ بھی اوسپر کمال مہربان رہتا کہ بھاگ سنگہ ہر ایک کام مین اوسکی مشاورت کی کو مقدم جانتا تہا ایک دن سردار کپور سنگہ بھاگ سنگہ کے گہر گیا وہان اوسنے بھاگ سنگہ کی بہن کو کہ بیوہ تہی دیکہا کہ پائین

سکہنی ہوئی ہے اور رباب لیکر گویکی با زبان آواز خوش گا رہی ہے [illegible]
اوسکی آواز بہت خوش معلوم ہوئی اور کیا جبار رتا و مل اوسکا اوس نے بہت پسند کیا
اوسپر مہربان ہو کر پہلے تو اوسکو کچھ نقد روپیہ انعام دیا اور پوچھا کہ تیرے گھر مین کچھہ اولاد
بھی ہے یا نہین اوس نے جسا سنگہ اپنے بیٹے کو اوس کے سپرد کیا چونکہ وہ خوبصورت
لڑکا تھا اوسکو کپور سنگہ دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ اس لڑکے کو ہمارے ساتھہ کر دے ہم
اسکی پرورش کرینگے چند روز مین یہہ بڑا جوانمرد سپاہی اور سردار بن جائیگا یہہ تقریر سنکر
اس عورت نے اپنے بیٹے جسا سنگہ کی بانہہ کپور سنگہ کے ہاتھہ دیدی اور اوسکے ساتھہ
کر دیا وہ اوسکو اپنے ہمراہ لیگیا اور کمال پرورش کی نظر اوسپر رکھی اور تھوڑے عرصہ
مین اپنی ریاست مین اوسکو صاحب اعتبار کر دیا یہانتک کہ بھاگ سنگہ اوسکے ماموں سے بھی
رتبہ اوسکا بڑہ گیا آخر جب بھاگ سنگہ مر گیا اور اوسکا کوئی صلبی بیٹا وارث نہ رہا تو جسا سنگہ
ہی اوسکا وارث قرار پایا اور کل جایداد و اندوختہ بھاگ سنگہ کا جسا سنگہ کو ہی مل گئی پھر تو وہ
ایک سردار صاحب دولت بنگیا چونکہ جسا سنگہ نہایت دانا اور لایق آدمی تھا اپنی کمال شجاعت
ولیاقت کے سبب سے نواب آدینہ بیگ خان ناظم و حاکم دوآبہ بست جالندھر کا مقرب و مصاحب
بنگیا اور جب تک آدینہ بیگخان زندہ رہا اوسکی مصاحبت مین رہکر بڑی عزت و اقتدار
بہم پہنچایا جب آدینہ بیگخان مر گیا اور سکہون نے ملک گیری شروع کی تو جسا سنگہ نے اول سرہند
کیطرف کچھہ فتوحات حاصل کین اور شہر فتح آباد وغیرہ پر قبضہ کر لیا پھر ایک چھوٹی سی لڑائی
مین کپور تھلہ اور [illegible] کپور تھلہ کا [illegible] بھی [illegible] اور بہت
استعداد بہم پہنچائی [illegible]
شاہ درانی جب ولایت کابل کو الٹا جاتا تھا اور [illegible]
پکڑ کر اپنے ہمراہ وہ قیدی ہوئے لیے جاتا تھا یہہ بات سکھون [illegible]
تھا کہ بادشاہ کے پنجہ سے اون قیدیون کو چھڑائی اوسوقت [illegible]

اوکی فوج پر اپنی جمعیت کے ساتھہ رات کو جا پڑا اور تمام عورات کو چھوڑا کر لے آیا اور ہر ایک
کو جو دیگر اون کے گہرون مین پہونچا دیا یہہ عمل نہایت اچھا جسا سنگہ سے سرزد ہوا جس سے
اوسکی تمام پنجاب مین ناموری ہوگئی اور ہر ایک کے دل مین اوسکی جوانمردی و بہادری کا
رعب سما گیا جب سردار جسا سنگہ مرگیا تو اوسکا صلبی بیٹا وارث ریاست کا کوئی نرہا صرف
سوبہا سنگہ و بہاگ سنگہ رشتہ دار رہ گئے اونمین سے سردار جے سنگہ کنہیہ کی تجویز سے بہاگ سنگہ
گدی نشین ہوا یہہ شخص بھی نہایت لیق و دانا و جوانمرد آدمی تہا جب اوس نے بھی عالم فانی سے
ملک جاودانی کو سفر کیا تو اوسکی جگہہ سردار فتح سنگہ جانشین ہوا یہہ سردار نہایت دانا و صاحب
عقل و ہوش تہا اس نے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ کمال دوستی پیدا کی اور ہر ایک مہم مین اونکا حامی
و مددگار رہا کبھی نافرمانی نکی فتوحات ملک پنجاب جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کو نصیب ہوئین سردار
فتح سنگہ نے اوسمین کمال جانفشانیان کین اور اپنی فوج ہر ایک مہم کے مقابلہ پر رکھی جب
دریاے ستلج حد فاصل درمیان علاقہ پنجاب اور علاقہ سرکار انگریزی کے قائم
ہوگیا تو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی نیت اوسکی طرف سے بھی بدل گئی اور چاہا کہ اسکو بھی اس
علاقہ سے بیدخل کردیا جائے مگر اسکو وقت پر خبر ہوگئی اور کپورتہلہ سے صاحبان انگریز کے
علاقہ مین چلا گیا چونکہ علاقہ متعلقہ اوس ریاست کا انگریزی عملداری مین بھی جمعی پانچ
لاکھہ کا موجود تہا صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل کے یہان سے ایک خط مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے نام جاری ہوا کہ چونکہ علاقہ سردار فتح سنگہ آلووالیہ کا سرکار انگریزی کے علاقہ مین
بھی جمعی پانچ لاکھہ روپیہ کا موجود ہے آجکی تاریخ سے وہ زیر حمایت سرکار انگریزی تصور کیا گیا ہے
مہاراجہ صاحب بہادر والئی پنجاب کو اختیار نہوگا کہ وہ اوس کے علاقہ واقع دوابہ جالندہر مین
بھی دست اندازی کرے بلکہ رابطہ محبت و اتحاد جو فیمابین ہر دو سرکار ذوی الاقتدار سے
مقتضی ہے اسبات کا ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر بھی اوسکو بہر نوع من الانواع اپنے دربار سے
محفوظ و مامون تصور فرماوین اور کوئی امر ایسا وقوع مین نہ لاوین جس سے دوستی

محبت کیش کی دل شکنی ہو جب یہہ تحریر سرکار انگریزی کی مشتہر ہو گئی تو مہاراجہ رنجیت
سنگھ اوسکے علاقہ کی دست اندازی سے باز آیا یہہ واقعہ ۱۸۰۹ع مین گذرا بعد ۱۸۲۶ع کام اسر
امر کے سردار فتح سنگھ پھر اپنی ریاست گاہ کپورتھلہ مین آگیا سردار فتح سنگھ کی وفات سے
بعد اوسکا بیٹا سردار نہال سنگھ جانشین ہوا اس لئیق سردار نے اپنی ریاست کے کاروبار
نہایت مصروفیت ظاہر کی اور بڑی بڑی عمارتین کپورتھلہ مین بنوائین اوسکے وقتون فیمابین
فوج سکہی اور صاحبان انگریز کے جنگ ہوئی اگرچہ اوسکا ارادہ مصمم تہا کہ کپورتھلہ کو چھوڑ کر ستلج
پار کے ملک مین چلا جائے اور سکہون کے شامل ہو کر سرکار انگریزی کیطرف سے مطعون نہ ہو مگر
اسکی فوج نے کہ تمام و کمال سکہہ تہے یہہ بات منظور نہ کی اور کہا کہ ہم ایسے وقت مین اپنی قوم کی
ہمراہی نہین چھوڑ سکتے اور نوبت یہانتک پہنچی کہ فوج نے جلو خانہ سردار کا گھیر لیا اور توپین رکھ
دین اور سوال کیا کہ سردار کو سکہون کی ہمراہی سے غلام محمد وزیر باز رکھتا ہے وزیر کو ہم
ہتہہ پر قتل کر ڈالینگے اگر سردار اوسکی حمایت کریگا تو اوسکے بہی ہم دشمن ہین جب سردار نہال سنگھ
فوج کے ہاتہہ سے نہایت تنگ آیا اور جانا کہ اب فوج وزیر کی رفاقت مین مجکو بہی قتل کریگی
تو وزیر کو رخصت کیا وزیر غلام محمد المتخلص بغلامی نہایت لئیق و شاعر عالم و فاضل و صاحب
تدبیر مشیر تہا اگرچہ دہنا ہاتہہ اوسکا بیکار تہا مگر وہ بائین ہاتہہ سے ایسا خوشخط لکہتا تہا کہ
اپنا ثانی خوشخطی مین نہین رکہتا تہا جب وزیر کو سردار نے فوج کے بلوہ کے وقت نہایت افسوس اور
حسرت کے ساتہہ رخصت کیا تو وہ برہنہ تلوار بائین ہاتہہ مین لیکر میدان مین تنہا آیا اور سکہو نکو
آواز دی کہ مین ایک ہاتہہ کا مالک آدمی ہون ایک ایک شخص میرے ساتہہ لڑنیکے واسطے
آجاوے یہہ بات سنکر ایک جوان سکہہ کال کال کرتا ہوا اوسپر آپڑا مگر وزیر نے ایک تلوار
کے وار مین اوسکا کام تمام کیا اسی طرح چند سکہو نکا کام وزیر نے جب تمام کیا تو سکہون
نے ملکر بندوقین اوسپر جہوک دین اور وہ نمک حلال وزیر ناحق بموجب شہید ہو گیا اوسکو قتل
کر کے فوج کا بلوا موقوف ہوا جب صاحبان انگریز بہادر فتحیاب ہوئے اور سکہان ناعاقبت اندیش

میدان سے بھاگ کر اپنے اپنے گھر و ملک میں پہنچے اور علاقہ آخر وہی دریای ستلج دوآبہ بست
جالندھر سرکار لاہور کے تصرف سے نکل گیا تو انگریزون نے ستلج پار کا کل علاقہ جو اس کے پاس
ستلج سے تھا ضبط کرلیا صرف وہ علاقہ جو دوآبہ بست جالندھر میں واقع تھا اونکے پاس رہا اسوقت سردار
نہال سنگھ نے بہت سے عذرات کئے اور فوج کے بلوے اور [illegible] کے قتل کا اظہار کیا مگر نواب
گورنر جنرل بہادر نے اون عذرات کو فضول جانکر کچھ سماعت نہ کی بروقت واگذاری علاقہ
کپورتھلہ کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے سردار نہال سنگھ کو راجگی کا خطاب
ملا اور جگرانو کا ملک واقع شرقی دریای ستلج بالکل اس رئیس کے تصرف سے نکل گیا اور
پانچ لاکھ کا علاقہ جو دوآبہ بست جالندھر میں باقی رہا اسمیں سے ایک لاکھ سینتیس ہزار روپیہ بقید سالانہ
رئیس کیطرف سے سرکار انگریزی کو نقد دینا قرار پایا جب راجہ نہال سنگھ فوت ہوا تو اسکا بڑا
بیٹا مہاراجہ رندھیر سنگھ جانشین ہوا یہہ شخص سرکار انگریزی کا کمال خیرخواہ تھا سنہ ۱۸۵۷ء میں جب
فوج انگریزی بگڑ گئی اور تمام اقلیم ہندوستان میں سخت فساد برپا ہوا اور ہزاروں انگریزوں
کو مفسدون نے قتل کر ڈالا اوسوقت یہہ لایق وفادار رئیس بنی خرچ سے ہمت [illegible] خدمتیں جا کر
ہوا اور [illegible] کام کئے بعد انتظام سرکار انگریزی نے اسکی کمال قدردانی کی اور لکھنؤ کے علاقہ
میں اوسکو ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی زمینداری نصف بمع [illegible] بصیغہ استمراری عطا فرمائی
اور پچیس ہزار روپیہ سالانہ نذرانہ مقررہ سے کم کیا گیا اور ایک لاکھ تینتیس ہزار روپیہ ایکسال
کا جو بذمہ ریاست واجب الادا تھا بالکل معاف ہو گیا اور دس ہزار روپیہ کا خلعت بر سر دربار
بکمال عزت و احترام نواب گورنر جنرل بہادر نے رئیس کو مرحمت کیا علاوہ اسکے جاگیر جمعی
پچیس ہزار روپیہ سالانہ اسمی راجہ نہال سنگھ جو علاقہ دوآبہ باری میں اوسکی حین حیات تک اوسکے
تھی اور بعد وفات اوسکی سنہ ۱۸۵۲ء سے ضبط ہو چکی تھی وہ بھی دوبارہ بنام راجہ رندھیر سنگھ
واگذار و معاف ہوئی اور مہاراجہ کا خطاب ملا ۱۸۶۹ء میں مہاراجہ رندھیر سنگھ بعزم سیر ولایت
انگلستان جہاز میں بیٹھکر روانہ ہوا مگر جب جہاز شہر عدن تک پہنچا مہاراجہ بیمار ہو کر مر گیا اور

مرنے کے بعد راجہ کہڑک سنگہ اوسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اور وہ اب تک گدی پر موجود ہے

چہٹی مثل ڈلی والے سکہون کی

بانی اس مثل کا سب سے اول سہی گلابا کہتری تہا جو موضع ڈلی وال مین دوکان بقالی کی کرتا تہا ایک رات اسکی دوکان مین چورون نے نقب لگا کر لوٹ لی اور تمام مال اسباب و سامان نقد و جنس سب کا چرا کر لے گئے جب یہہ مفلس محض ہوگیا تو اوسنے چاہا کہ دوبارہ کچہہ روپیہ بہم پہنچا کر دوکان جاری کرے مگر روپیہ اسکو کہین سے نملا بحالت ناچاری پاہل لیکر سکہہ بن گیا غارت و رہزنی پر کمر باندہی دس بیس آدمی خانہ بدوش اوبہر اودہر کے اسکے شامل ہوگئے اور نزدیک نزدیک کے گاؤن پر اسنے دست اندازی شروع کی چونکہ موضع مسکن اسکا ڈیرہ بابا نانک کے قریب دریاے راوی کے کنارے پر واقع ہے اور موضع لوڈر اڈلا ہی اوسکو کہتے ہین وہان قرب وجوار کے زمیندار اوسکی دست اندازی سے تنگ آگئے اور سب نے ملکر بابا نانک کی ڈیری جا کر وہان کے گدی نشین کے پاس اسکی فریاد کی اونسے اوسکو روبرو بلوایا اور ممانعت کی کہ اگر تم سکہہ ہوگئے اور غارت پر کمر باندہی ہے تو اپنے ہمسایون کو مت لوٹو دور دور کے علاقون مین تمہارا اختیار ہے پہر تو گلاب سنگہ نے دور دور کے ملکون مین گردش و غارت شروع کی اور پانچ چار برس مین اچہی جمعیت بہم پہنچا لی جب یہ مرگیا تو کوئی صلبی بیٹا اوسکا موجود نہ تہا اسواسطے اوسکے مصاحبون مین سے ایک شخص تارا سنگہ نام جسکا تخلص غیبہ تہا جانشین ہوا یہہ شخص [illegible] کا گڈریہ یعنے مال مویشی چرانیوالا تہا گزارہ اسکا باپ دادے سے اسی پر تہا کہ یہہ تمام گانون کے مویشی دن بہر جنگل مین چراتا اور زمیندارون سے اوسکے عوض مین غلہ لیکر گذارہ اوقات کرتا جب گلابا نی غارت گری شروع کی تو یہہ اپنا کام چہوڑ کر اوسکے شامل ہوگیا اور جب جمعیت بہم پہنچا کر امیر بنگیا گلاب سنگہ کو مرنیکے بعد یہہ اپنی ہوشیاری و جوانمردی کے سبب سے مثل کا سردار بنگیا چونکہ غیبہ بزبان پنجابی ایسے آدمی کو کہتے ہین جو بے سمجہے بوجہے [illegible] بہی نکلے اور ہر وقت بک بک کرتا رہے اس سردار کو بہی اس صفت سے موصوف دیکہکر [illegible] غیبہ مقرر کر دیا یہہ خطاب [illegible] کا ایام مفلسی سے [illegible] تہا پہلے اگہرا بکریونکا گلہ

بقدر ایک سو بکری کے تھا اور گانو کا مال علاوہ اُسکی تحویل مین رہتا تھا گلاب سنگہ کے کہنے
سے اُسنے بکریان فروخت کرڈالین اور ایک رہوار گہوڑا خرید اور پاہل لیکر سکہہ بن گیا جب
سرداران بہنگی نے قصور پر یورش کی اور حسین خان قصور کا حاکم مارا گیا اور قصور غارت
ہوا تو یہہ بہی مع گلاب سنگہ کے اونکی ہمراہ تہا اوسکو قصور کی غارت سے بڑا مال حاصل ہوا یہانتک
کہ علاوہ مال النقد کے چار لاکہہ روپیہ کا تو زیور اسکو ملا اسواسطے اُسنے اپنی مثل علیحدہ قایم کرلی اور اپنے
خویش و اقربا اُسنے سب سکہہ بناکر اپنے شامل کرلئے بلکہ گوہرداس چوہدری موضع گگ کو جو ایک
موضع غربی کنارے دریاے ستلج کے واقع ہے اپنے ساتہہ ملاکر سکہہ بنالیا جب گوہرداس سکہہ بنکر گوہر
سنگہ ہوا تو اوسکے ساتہہ اوسکا تمام گانو سکہہ ہوگیا اور سبنے تارا سنگہ کی رفاقت پر کمر باندہ لی
اور تارا سنگہ کی مثل مین دس ہزار سوار جرار ہوگیا جب سکہون نے باہم اتفاق کرکے سرہند لوٹا اور بڑے
بڑے شہر جو بعد بربادی بندا بیراگی کے دوبارا آباد ہوگیا تہا بیخ سے اکہاڑ دیا وہان سے بہی اوسنے
بڑا خزانہ پایا جب وہان سے لوٹ کر آیا تو بہت علاقے فتح آباد وغیرہ پر قابض و متصرف ہوگیا پہر تو حاکم
با استقلال و فرمانفرمائی خود مختار بنگیا مدت تک حکومت کرتا رہا سات ہزار سوار اُسنے اور ملازم
رکہے آخر جب نیر اقبال مہاراجہ رنجیت سنگہ کا چمکا اور ترقی پر ترقی نصیب ہوئی تو مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کے نام حکم جاری کیا کہ تارا سنگہ غیبہ کو مغلوب کرکے اوسکا ملک شامل
ممالک محروسہ کے کرلے چنانچہ سردار فتح سنگہ نے اپنی فوج اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی فوج کے
ساتہہ اوسپر یورش کی اگرچہ اوسوقت اوسکے پاس بہی بہت فوج تہی مگر ڈر گیا اور مقابلہ سے
بہاگ نکلا کل علاقہ اوسکا مہاراجہ رنجیت سنگہ کی قلمرو مین داخل ہوا چند ماہ کے بعد وہ تو اسی غم و غصہ
مین مر گیا اور اوسکے بیٹے دو سندہا سنگہ و چندا سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کی خدمت مین
حاضر آئے مہاراجہ نے بنظر پرورش چند گاؤن انکی گذارہ کے لئے مقرر کردیے مگر چند ماہ
کے بعد بابا بکرم سنگہ بیدی نے وہ گانون اونکی جاگیر کے بہی ضبط کرلئے اور مہاراجہ نے بسبب خاطر
داری بابا بکرم سنگہ کے خاموشی اختیار کی اور اس مثل کی دولتمندی باختتام پہنچی ؛

ساتوین مثل نشان والون سکہون کی

اس مثل کے بانی مبانی دو کس مسمیان سنگت سنگہ و مہر سنگ قوم جاٹ تہے جنہون نے آبرو دریا ستلج کے علاقے مین قتل و غارت کا بازار گرم کرکے وسعت و دولت بہم پہنچای دس ہزار سوار کا مجمع اس مثل مین تہا اور بہت دور دور تک وہ ڈاکہ زنی کرتے تہے ایک مرتبہ وہ شہر سہرند پر جا پڑے بہت سے دولت لوٹ کر لائے شہر انبالہ اونکا دار الحکومت تہا چونکہ وہ اپنی مثل مین ایک اونچا نشان موجود رکہتے تہے اسواسطے تمام سکہ اونکو نشان والا کہتے تہے ان دونون مین سب سے پہلے سنگت سنگہ مر گیا اور کل ریاست مہر سنگہ کے قبضہ مین رہی پہر وہ بہی لاولد مر گیا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کا دایرہ دولت بہی اوسوقت دریا ستلج کے پار تہا اور مہاراجگان و رئیسان سس ستلج سے نذرانے وصول ہو رہے تہے رئیس انبالہ کے وفات کی خبر سنکر مہاراجہ نے دیوان محکم چند کو مامور کیا کہ فی الفور مع اپنی فوج کے انبالہ جاکر اپنا قبضہ کرلے جب دیوان محکم چند کا لشکر انبالہ مین پہنچا خفیف مقابلہ کے بعد اس مثل کے سوار متفرق ہو گئے اور بڑا بہاری خزانہ و اسباب برسون کا جمع کیا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آیا بعد ازان جب فیمابین سرکار انگریزی و سرکار مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حدود کا فیصلہ ہوکے دریا ستلج حد قایم ہو گئی اور مہاراجہ کا اختیار ستلج پار کے کل علاقون سے جاتا رہا تو انبالہ وغیرہ علاقہ مقبوضہ اس مثل کا سرکار انگریزی نے لے لیا اور نشان والی مثل کا کچہہ نشان باقی نرہا

آٹھوین مثل فیض الله پوریون سکہون کی

فیض الله پور ایک قصبہ سرزمین دوآبہ جالندہر مین واقع ہے بزبان حال اوسکو سنگہ پوری کہتے ہین اس گاؤن مین ایک شخص کپور چند نام سکونت پذیر تہا اوسنے پاہل لیکے اور سکہ بنا غارتگری سے بہت سی دولت و حشمت بہم پہنچای اور اپنے آپ کو نواب کے خطاب سے مخاطب کیا اور تمام زمانہ مین نواب کپور سنگہ مشہور ہو گیا تمام سکہہ اوسکو اپنا پیشوا تصور کرتے اور جو شخص اوسکے ہاتہہ سے پاہل لیکر سکہہ بنتا وہ فخر کرتا کہ مین وہ سکہہ ہون جسنے نواب کپور سنگہ

پاہل لی ہے ہزارون جاٹ تر کہان بہنگی کہتری اروڑی اس نے سکہہ کر ڈلے اسکی سکہہ
بڑے بڑے دولت مند ہو کر والیان ملک وصاحب دولت وحشمت ہو گئے اسکا قول یہہ تہا کہ مینے
ہاتہہ سے پانسو مسلمان کو قتل کیا ہے جو عمل میری نجات کا موجب ہو گا کہ مینے گرو گوبند سنگہ کے
حکم کی پوری تعمیل کی ہے اسکی مثل مین دو ہزار پانسو سوار جرار بہادر وجوان مرد حاضر
رہا کرتے تہے ہزارون گانو قصبے وشہر اسنے لوٹ کر برباد کردیے دریاے ستلج سے اتر کر
شہر دہلی تک یہہ ملک کو لوٹنے جاتا تہا کسیکو اسکے ساتہہ مقابلہ کی طاقت نہ تہی -
اگرچہ اور مثلین تعداد و دولت مین اس سے بڑہکر تہین مگر بہ سبب اسکے کہ وہ سبکو سب شاگرد
دوست پرور تہا سبکو بہتیرے وقت پر سب اسکی خدمت مین حاضر ہو جاتے تہے اور سب کو اسکا
لحاظ بدل منظور تہا اسکے گانو کا نام فیض اللہ پور تہا مگر اللہ کا نام گانو کے نام مین جب
یہہ سنتا چین بیچین ہو جاتا آخر اس نے گانو کا نام بہی بدل ڈالا اور سنگہ پوری نام رکہا اور
حکم دیا کہ آیندہ اس گانو کو کوئی فیض اللہ پور نہ کہے ورنہ قتل ہو گا اسکی ریاست کا بہت سا ملک
ستلج کے دونو طرف تہا جسمین یہہ بہت برس تک حکومت کرتا رہا جب کپور سنگہ مر گیا خوشحال سنگہ
قابض ریاست کا ہوا جب ستارہ بخت مہاراجہ رنجیت سنگہ کا چمکا تو اوس نے اس مثل کا علاقہ بہی
ضبط کر لیا مگر بعد تقرر حد فاصل کے جو دریاے ستلج درمیان علاقہ سرکار انگریزی و علاقہ
سرکار لاہور مقرر ہوا جسقدر شرقی کنارہ دریاے ستلج کے اس مثل کی ریاست تہی وہ صاحبان
انگریز نے واگذار کر دی اور کسیقدر علاقہ اب بہی اس خاندان کی اولاد کو معاف و واگذار ہے *

نوین مثل کروڑی سکہون کے

اس مثل کا بانی مبانی کروڑا سنگہ ہوا جسکا نام پہلے کروڑی مل تہا جب اوس نے پاہل لی اور سکہہ بنا تو
نام اوسکا کروڑا سنگہ مشہور ہوا سکہہ ہو کر غارتگری رہزنی بہت کی اور ثروت و دولت بہم پہنچائی
ہزارون گرو کے سکہہ اوس کے ساتہہ شامل ہو کر رہزنی کرنے لگے جب وہ مر گیا تو بگہیل سنگہ اوسکی جگہہ
اس مثل کا سردار بنا اوس کے وقت مین تو بہت ہی عروج اس مثل کا ہوا یہانتک کہ بارہ ہزار سوار جرار

اسمین جمع ہوگئے اور بہت سا ملک ستلج دریا کے پار پار اونکے تصرف مین آگیا تھوڑا علاقہ دوآبہ
بست جالندہر مین بھی اس مثل کے ماتحت تھا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے پچھلے انکا تمام علاقہ اپنے
تصرف مین کرلیا تھا پہر بعد حدود بندی دریای ستلج کے پار علاقہ واگذار ہوگیا اب بھی اسمین
سے بگہیل سنگہ کی اولاد کسیقدر علاقہ پر قابض و متصرف ہے ❊

دسوین مثل شہید سنگیون کی

بانی مبانی اس مثل کے دو سکھ مسمی گوربخش سنگہ و کرم سنگہ تہے اضلاع مشرقی دریای ستلج پر انکا قبضہ
تہا دو ہزار سوار جرار انکے ماتحت تہا جو کہ بزرگ انکے بمقام دمدمہ جو جنوب کیطرف پٹیالہ کے واقع ہے
مسلمانون کے ہاتھہ سے قتل ہوگئے تہے اس باعث سے انکا نام شہید سنگیون کی مثل مین رکہا گیا ❊

گیارہوین مثل پھلکیون کی

بانی مبانی اس مثل کا مسمی پہول قوم جاٹ گوت برار سندہو تہا اس نے سلطنت چغتائی کی ضعف کے
وقت اپنی دولت و حشمت کی ترقی مین کوشش بہت کی اور زمینداری حاصل کرکے بڑا عزت دار
ہوگیا اور موضع پھول جو اب سرکار نابہہ کی ریاست کے متعلق ہے اس نے آباد کرکے اپنے نام پر
اوسکا نام رکہا اسکی دولت و حشمت و آل و اولاد مین خدا نے کمال برکت دی اور وہ عزت بڑہائی
کہ اب پٹیالہ و جیند و نابہہ کے عالیقدر ریاستین اوسکی اولاد سے قائم مین پہلی ریاست پٹیالہ
کی جو اس پہول کی نسل سے قایم ہوئی اوسکا یہہ حال ہے کہ پہول کے چھہ بیٹے تہے - تلوکا راما کنہو
چندو جبتو تخت مل پہر راما کی اولاد مین پانچ بیٹے ہوے آلا سنگہ دونا سنگہ بخت مل سوبہا سنگہ
لدہا سنگہ انمین سے آلا سنگہ نے سنگہ ہوکر بہت ترقی کی اور دولت بیشمار بہم پہنچائی اس
ریاست کی بنیاد بھی اوسی نے رکھی اور بہت سا ملک بزور شمشیر اپنے تحت و تصرف مین لے آیا -
بہیکن خان رئیس مالیر کوٹلہ پر اس نے چڑہائی کی اور بڑے بڑے معرکون کے بعد اوسکو زیر کیا
اسکے ملک مین سے بہت سا حصہ چہین کر اپنے ملک کے ساتھہ ملا لیا شہر پٹیالہ کو بھی اسی نے
آباد کیا سنہ ۱۸۱۸ بکرمی مین جب احمد شاہ درانی نے ہند پر حملہ کیا تو اس علاقہ مین آکر اول اسنے

قلعہ بیرنالہ کو لوٹا پھر پٹیالہ کیطرف متوجہ ہوا آلا سنگہ نے جانا کہ اب بادشاہ کا مقابلہ مشکل
ہے اطاعت کے ذریعے سے وقت گذار لینا چاہیئے فی الفور بادشاہ کیخدمت مین حاضر ہوا
اور لشکر سلطانی کو اپنے علاقہ سے رسد پہنچائی چار لاکھ روپیہ نقد بادشاہ کو دیکر اپنے
علاقہ کو افغانون کی غارت وقتل سے بچایا احمد شاہ اسپر کمال مہربان ہوا اور خلعت فاخرہ
دیکر راجگی کا خطاب بخشا اور شاہی سند لکھدی جب احمد شاہ چلا گیا تو آلا سنگہ نے باتفاق
اور سکھون کے سرہند پر حملہ کیا اور غالب ہوکر زینخان ناظم کو کہ بڑا دشمن اور بدخواہ سکھونکا
تھا قتل کیا شہر کو غارت و تاراج کرکے آبادی برائے نام نہ چھوڑی اوس شہر کی غارت سے
اسکو بے انتہا دولت ملی اور خزانہ اسنے اوسکے دولت ومال سے مالا مال ہوگئے علاقہ تمام سرہند کا
اسکے قبضہ وتصرف مین آگیا جب آلا سنگہ مرگیا تو سردول سنگہ اور سردول سنگہ کے بعد
امر سنگہ جانشین ہوا امر سنگہ کیوقت اوسکا بھائی ہمت سنگہ دعویدار ریاست کا ہوا مگر اوسکی
ریاست نے قیام نہ پکڑا بلکہ اسکے مرنیکے بعد اسکا علاقہ مقبوضہ بھی ریاست کے شامل ہوگیا
امر سنگہ نے قلعہ بھٹنڈا فتح کرکے اپنے علاقہ کے شامل کیا جب وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے صاحب
سنگہ نے ریاست پائی اسکے وقت مین پے درپے آمد ورفت یورش مہاراجہ رنجیت سنگہ والئے
لاہور کی ادہر کو ہوئی اور کل ریاستین پٹیالہ و نابہہ وجھیند و مالیر کوٹلہ مہاراجہ رنجیت سنگہ
کی مزاحمت وزبردستی سے تنگ آگئین اسواسطے اس رئیس نے باتفاق سب رئیسون کے
انگریزی حمایت منظور کی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ ان سے دست بردار ہوگیا صاحب سنگہ کی
وفات کے بعد مہاراجہ کرم سنگہ گدی نشین ہوا اور سنہ ۱۹۰۱ مین مرگیا اوسکی جگہہ مہاراجہ نرندر
سنگہ نے راج پایا اوسکی وفات کے بعد مہاراجہ مہندر سنگہ مالک ریاست ہوا یہہ مہاراجہ باپ
کے مرنے کے بعد نابالغ رہ گیا تھا مگر بذمہ واری اہلکاران نمک حلال کے انتظام ریاست کا
بخوبی رہا جب وہ بالغ ہوا تو اوسنے بھی بوزارت خلیفہ سید محمد حسن کے خوب انتظام ریاست
کا رکھا اب اس سال مین کہ سنہ ۱۸۷۶ع اور سمت ۱۹۳۳ بکرمی ہے وہ لایق مہاراجہ عین جوانی کی

عمر مین انتقال کر گیا ہے اور بڑا بیٹا خورد سال اوسکا مہاراجہ راجندر سنگہ گدی نشین ہوا
انتظام ریاست کا ابہی اہلکاران نیق کی تحویل مین ہے اس علاقہ کے ہر ایک رئیس فرمان
فرمانے تہ دل سے سرکار انگریزی سے اتحاد رکہا ہے اور ہمیشہ وقت ضرورت سرکار کا
ممد و معاون رہا ہے چنانچہ اول جند نون مین کہ سرکار نے گورکہہ پر یورش کی اور
چاہا کہ اون کے لشکر کو کوہستان مابین ہر دو دریاے ستلج و جمنا سے نکالدین اور وہان
کے قدیمی راجون اور مسند نشینون کو دوبارہ ریاستون کا مالک و فرمانروا بنائین تو اوسوقت
بھی پٹیالہ کے رئیس نے فوج و لشکر سے کامل امداد سرکار انگریزی کی کی اور تا اختتام مہم گورکہہ
سرگرم امداد رہا اور جزو علاقہ کیونتہل و بگہاٹ جمعی پینتیس ہزار روپیہ سالانہ بعوض مبلغ دو لاکہہ
اسی ہزار روپیہ کے اس نے انگریزون سے خرید لیا پہر سنہ ۱۸۳۰ع مین انگریزون نے سبہاٹو علاقہ
شملہ کا اس رئیس سے لیکر پرگنہ ترولی کا علاقہ اسکو دیا جب انگریزون کی سکہون کے ساتہ
جنگ ہوئی تو باوجود ہم مذہبی و ہم قومی کے یہہ رئیس وفادار دوست سرکار انگریزی کا بنا رہا اور
سرکار انگریزی نے تمام دعاوی خراج و مالگذاری و خرچہ فوج وغیرہ جو اس رئیس کو سالانہ روپیہ
دینا پڑتا تہا تمام و کمال معاف و واگذار کیا بلکہ ملک منضبطہ دس ہزار روپیہ سالانہ دوام
کیواسطے اس رئیس کو دیا جسکے عوض مین رئیس نے محصول پرمٹ کا جو وہ لیا کرتا تہا چہوڑ
دیا سنہ ۱۸۵۷ع مین جب فوج ہندوستانی تمام و کمال سرکار انگریزی کی دشمن ہوگئی اور کمال
خرابی برپا ہوئی تو یہہ رئیس دل دوست سرکار کا رہا اسکی فوج دہلی گئی اور دہلی کے راستے
مین انتظام ڈاک کا قایم رکہا گوالیار اور دہولپور مین بہی اس رئیس کی فوج نے
خدمتین کین زر نقد سے بہی یہہ رئیس مددگار گورنمنٹ ہند کا رہا جب بندوبست سرکار
انگریزی کا دوبارہ ہندوستان مین ہوگیا تو سوای اور انعامات کے پرگنہ نارنول علاقہ
جہجر جمعی دو لاکہہ روپیہ سالانہ اور حکومت علاقہ بہدور کی اس مہاراجہ کو دی بعد ازان
دو علاقے ایک جزو علاقہ پرگنہ کنوڈ واقع علاقہ جہجر دوم متعلقہ کہا ڈن اس مہاراجہ کے

یا بتہہ بعوض اس زر نقد کے جو گورنمنٹ ہند نے قرضہ بس و سود دینا تھا اس رئیس کے
ہاتھ فروخت کر ڈالی غرض آبتک یہہ معزز ریاست جو تمام پنجاب کی ریاستون سے افضل و اعلے
ہے قائم و موجود ہے دوسری لڑکی ادلاد پھول کی موجودہ ٭

ریاست نابھہ

کی ہے رئیس اس ریاست کا بھی ہم جدی رئیس پٹیالہ کا ہے اس رئیس کا مورث اعلیٰ وہی پھول
زمیندار ہے جسکا ذکر پٹیالہ کی ریاست کے حال مین مندرج ہوچکا ہے مگر اسکی شاخ علیحدہ ہے
اسطرح پر کہ پھول کا بڑا بیٹا تلو کا تھا اسکا بڑا بیٹا گورت سنگہ صاحب دولت و اقبال ہوا
اوس نے بوقت ضعف حکومت چغتائی کے آلا سنگہ برادر چچازاد کے ساتھ ملکر ایک بڑا علاقہ اپنے
زیر حکومت کرلیا اور جمعیت معقول بہم پہنچائی اُس کے مرنیکے بعد صورت سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا
صورت سنگ کے بعد ہمیر سنگہ مالک ریاست کا بنا ہمیر سنگہ نے نابھہ کی آبادی کی بنیاد ڈالی
قلعہ بھی پختہ بنوایا اوس کے مرنیکے بعد جسونت سنگہ رئیس بنا اوس کے وقت صاحب سنگہ والی پٹیالہ
اور اس کے درمیان ایک قطعہ زمین پر جو اوس نے مسماۃ نورالنسا رانے الیاس کی عورت سے
خرید کی تھی تنازع برپا ہوا اور نوبت بجنگ پہنچی چونکہ رنجیت سنگہ والی لاہور خاندان ریاست
جیند کا دہوتا تھا جسونت سنگہ نے اپنا حامی سمجھکر اوسکو بلایا مہاراجہ پٹیالہ کا وکیل بھی رنجیت سنگہ
کے پاس پہنچا اوسکی طلبی کے بموجب مہاراجہ رنجیت سنگہ فی الفور وہان جا پہنچا اور وہین متنازعہ
پر خیمہ زن ہوکر تینون ریاستون نابھہ پٹیالہ و جیند سے نذرانے معقول وصول کیا اور وہین متنازعہ
والی جیند کو دیکر لاہور کو چلا آیا جسونت کے بعد راجہ دیوندر سنگہ نے راج پایا اوس کے وقت مین
فوج سکھی کا صاحبان انگریز کے ساتھہ وقوع مین آیا اس ریاست کے رئیس نے بجوش وگرمی مذہب
سکہی کے انگریزون کی اطاعت ترک کی اور اپنی فوج کے ساتھہ شامل لشکر سکہی کے ہوگیا
جب سکہون نے شکست فاحش کہائی اور انگریز فتحیاب ہوئے تو دیوندر سنگہ کو انگریزون
نے اس جرم مین ریاست سے معزول کرکے حکم دیا کہ تاحین حیات یہہ لاہور مین رہے اور اسکی جگہہ

اوسکا بیٹا جانشین ہو چنانچہ وہ بحالت نظربندی لاہور آگیا اور حویلی مہاراجہ کہڑک سنگہ مین قیام پذیر ہوا آخر لاہور مین ہی جان بحق تسلیم ہوا پچاس ہزار روپیہ سالانہ اوسکا ذاتی خرچ ریاست کے خزانہ سے ملتا رہا علاوہ اوسکے جرمانہ اوس نافرمانی کا ریاست پر یہہ قرار پایا کہ چہارم حصہ ریاست کا سرکار انگریزی نے ضبط کر کے ایک جزو اوسکا فیما بین سرکار پٹیالہ اور سرکار جیند کے بحصص مساوی بعوض انکی خدمات شائستہ و اطاعت و امداد کے تقسیم کردیا ۱۸۵۷ء مین جب مفسدہ فوج انگریزی کا برپا ہوا تو رئیس اس ریاست کا خدمات شائستہ بجا لایا اور سرکار انگریزی کو اپنی عرقریزی و جانفشانی سے کمال خوش کیا بعد فرو ہونے مفسدہ کے سرکار نے علاقہ کانٹی ملک منضبط نواب والئی جہجر مین سے جمعی ایک لاکہہ چہہ ہزار روپیہ سالانہ اس رئیس کو مرحمت کیا اور بعوض زر قرضہ جو گورنمنٹ نے اس رئیس سے بضرورت مفسدہ و ہلی لیا تہا ایک جزو علاقہ تحصیل کنود متعلقہ ضلع جہجر اوسکے پاس فروخت کردیا ۱۸۶۵ء مین راجہ بہرپور سنگہ مر گیا اور بسبب لاولدی راجہ کے کوئی وارث تخت و تاج کا باقی نرہا اسواسطے گورنمنٹ نے مہاراجہ پٹیالہ اور جیند کو اختیار دیا کہ خاندان ہم جدی ریاست سے جسکو حقدار تصور کرین مسند نشینی کیواسطے تجویز کرین چنانچہ ان دونوں نے راجہ ہیرا سنگہ جانشین حال کو کہ ہم جدی رئیس متوفی کا تہا مسند نشین کرنا تجویز فرمایا اور گورنمنٹ کو اطلاع دی گورنمنٹ نے اوسکو گدی نشین کیا جو ابتک زندہ و حیات موجود ہے رئیس حال کا نہایت منتظم و دانا و لئیق ہے اوس نے اپنی قلمرو مین بہت اچہا انتظام کر رکہا ہے تیسری ریاست نامی و گرامی جو پنجاب کے ملک کی ریاستون مین سے ہے وہ

ریاست جیند

کے پہول زمیندار کی اولاد مین سے ابتک قائم و برقرار ہے مورث اعلے اس رئیس کا بہی وہی پہول ہے جسکا ذکر ریاست پٹیالہ و نابہہ کے ذکر مین مذکور ہوچکا ہے پہول کے بعد اوسکا بڑا بیٹا تلوکا ہوا اور تلوکا کا بیٹا نین سنگہ صاحب جاہ و حشم و دولت و مال ہوا اوس نے موضع

بالا والی آباد کیا اور ریاست کی بنیاد رکھی جب وہ مرگیا تو سردار گجپت سنگہ اوسکا بیٹا صاحب
ریاست بنا اس نے بہت سا علاقہ بزور شمشیر فتح کرکے اپنے علاقے کے شامل کرلیا اور
قصبہ گوہانہ مین سکونت اختیار کی اوس کے تین بیٹے مہر سنگہ بہوپ سنگہ بہاگ سنگہ تہے
اور ایک دختر مسمات راجکور تھی راجکور سردار مہان سنگہ رئیس رئیس گوجرانوالہ مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے باپ کے ساتھ بیاہی گئی جسکے پیٹ سے مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب پیدا ہوا گجپت سنگہ
کے تینون بیٹون نے الگ الگ ریاست قایم کی مہر سنگہ تو مالک ریاست کہنہ کا ہوا اسکے
بعد ہری سنگہ اور ہری سنگہ کے بعد مسماۃ دیاکنور جانشین ہوتی رہی جب دیاکور زوجہ ہری سنگہ
بہی لاولد مرگئی تو وہ ریاست تمام کمال سرکار انگریزی کی ضبطی مین آئی بہوپ سنگہ نے
اپنا قبضہ بارندہ پور کی ریاست پر کیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے دو بیٹے بساوا سنگہ و کرم سنگہ
رہے سروپ سنگہ کرم سنگہ کے بیٹے نے آخر ریاست جبیند کی پائی تیسرا بیٹا گجپت سنگہ کا
بہاگ سنگہ باپ کے مرنے کے بعد رئیس ریاست جبیند ولہیانہ کا بنا اس راجہ نے سرکار انگریزی
کے ساتھ رشتہ اتحاد کا قائم کیا اور شہر دہلی کی مہم مین حامی و مددگار سرکار رہا جب دہلی
فتح ہوئی اور مرہٹہ کی فوج شکست کہاکر بہاگ گئی تو اوسوقت بہی یہہ رئیس لارڈ لیک صاحب بہادر
سپہ سالار ہند کی خدمت مین حاضر تہا اور جب لارڈ لیک صاحب مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر
کے تعاقب مین دریائے ستلج تک آیا تب بہی یہہ رئیس صاحب بہادر کے ہمرکاب تہا پہلے ہی اس
رئیس نے کچہہ جاگیر شاہ دہلی اور سندہیا مرہٹہ سے حاصل کی تہی جو مبلغ پچیس ہزار روپیہ کی
تہی لارڈ لیک صاحب نے بہی اسکی خدمات سے خوش ہوکر علاقہ فرید پور واقع ضلع پانی پت
جمعی ستر ہزار روپیہ کا بطور جاگیر حین حیات اسکو دیا جو اسکی وفات کے بعد سرکار مین ضبط ہوگیا
بہاگ سنگہ کے تین بیٹے پرتاب سنگہ مہتاب سنگہ و فتح سنگہ تہے مہتاب سنگہ پرتاب سنگہ لاولد مرگئے
اور فتح سنگہ گدی نشین ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے بلحاظ رشتہ داری کے کہ فتح سنگہ اوسکا
ماموں زاد بہائی تہا کچہہ جاگیر حین حیات اوسکو دی جو اوسکی زندگی تک واگزار رہی فتح سنگہ

کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا سگنت سنگہ جانشین ہوا اُسکو راجگی کا خطاب ملا مگر وہ لاولد مرگیا اسواسطے کل علاقہ اوسکا بموجب عہدنامہ کے گورنمنٹ انگریزی نے ضبط کرلیا اُسوقت راجہ سروپ سنگہ بن کرم سنگہ بن بہوپ سنگہ بن گجپت سنگہ نے دعوی حصول ریاست کا نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور مین کیا پہلے وہ دعوی نامسموع قرار پایا مگر بعد تکرار و مرافع کے یہہ منظوری ہوئی کہ جسقدر علاقہ سابق مین راجہ گجپت سنگہ نے حاصل کیا تہا وہ اسکے نام پر واگذار ہونا چاہیے باقی ضبط رہے چنانچہ علاقہ سفیدون وجیند وسنگرور دبالا واگذار ہوکر باقی علاقون کی ضبطی عمل مین آئی اوس روز سے ریاست جیند کی دوبارہ بحالی ہوئی پہر ۱۸۵۷ع کے مفسدہ مین اس رئیس نے گورنمنٹ انگریزی کی امداد مین سخت جانفشانیان کین اور راجہ جیند اول شخص تہا جو بمقابلہ مفسدان دہلی آگے بڑہا اور اسکی فوج بطور پلٹن گارد یعنے فوج مقدم کے انگریزی لشکر کے آگے آگے کوچ کرتی ہوئی جاتی تہی اور انگریزی لشکر کے ہمراہ علیحدہ سر کر جنگ مین بہی اسکی فوج عاقبہ وشامل رہی بلکہ قبضہ شہر اسکی تہوڑے کے عملہ کیوقت ہی ہمرکاب تہی ان خدمات کے عوض مین سرکار انگریزی اسپر بحال خوش ہوئی اور اوسکے عوض مین علاقہ جمعی ایک لاکہ سولہ ہزار آٹہسو تیرہ روپیہ کا سوائے علاقہ سابق کے پرگنہ دادری مین اسکو مرحمت کیا اور ایک جزو علاقہ تحصیل کنوند ضلع جہجر کا بعوض اس زر قرضہ کے جو سرکار انگریزی نے بوقت مفسدہ دہلی کے اس سے قرض لیا تہا اسکے پاس فروخت کرڈالا اب فی زمانہ مہاراجہ رگہبیر سنگہ جانشین ومالک اس ریاست کا زندہ وحیات موجود ہے +

بارہوین مثل سکرچکیون سکہون کی جنکی اولاد سے مہاراجہ رنجیت سنگہ والئی پنجاب تہا

اس مثل کی بنیاد سب سے اول سردار چڑت سنگہ نے قایم کی اور وہی دولت وحشمت بہم پہنچا کر سردار بنا اوسکے وقت دو ہزار پانسو سوار جرار اس مثل مین تہے دوابہ رچناپ وجیچ وسندساگر مین اُنہون نے بڑے بڑے ڈاکے مارے اور شہرون وقصبون کو لوٹا چونکہ سردار چڑت سنگہ موضع سرکچک مین رہتا تہا اسواسطے اس مثل کا نام سکرچکیہ مشہور تہا اسکے باپ کا نام نودہا قوم جاٹ

کو تت سانسی ہتہا جب اُسنے سکہون کی ترقی کا حال اپنی آنکہہ سے دیکہا تو اوسنے بہی چاہا کہ
سکہہ بنکر اُسی وہ حال ہو جاؤن مگر اوسکا باپ جسکا نام ولیسو تہا اوسکو منظور نہ تہا کہ نودہا سکہہ
ہوکر زنار توڑے اُسنے نودہا کو سمجہایا کہ ایک چاہ اور اوسکے متعلقہ زمین کا تیسرا حصہ اور
دو بیل میرے پاس ہین وہ تو لے لے اور زمینداری کرکے اپنا گزارہ کر سکہہ ہوکر آخر تو اور
سکہونکی طرح غارت گری پر کمر باندہیگا اور زمانہ کو لوٹیگا یہہ کام اچہا نہین ہے غرض ولیسو
نے نودہا کو بہت سمجہایا مگر یہہ باز نہ آیا اور پاہل لیکر سکہہ بنا چند روز کے بعد ولیسو مر گیا
اور اُسکی موجودہ جائداد پر نودہا قابض ہوا اور چاہا کہ اپنی شادی کرے غریب جانکر اسکو کوئی
لڑکی نہین دیتا تہا آخر گلاب سنگہ زمیندار ساکن مجیٹھہ نے اپنی دختر کی شادی اسکے ساتہہ
کر دی شادی ہونیکے بعد نودہا سنگہ نے زمینداری کا کام بالکل چہوڑ دیا اور بیل ہل
و زمین ورثہ پدری فروخت کرکے سامان سپاہگری گہوڑا و تلوار و ڈہال وغیرہ خرید کیا
نواب کپور سنگہ فیض اللہ پوریہ کی مثل مین جاکر شامل ہوا جسطرف اس مثل کے سوار غارتگری
کے لئے جاتے یہہ بہی ساتہہ ہوتا اور رسدی حصہ جو مال غارت سے حاصل ہوتا اوس سے
گزارہ کرتا ۱۸۰۵ء مین جب نودہا سنگہ روہی کے ملک کیطرف فیض اللہ پوریون کی مثل کے
ساتہہ گیا اور ایسے موقع مین کہ ایک گاؤن کے لوٹنے مین سواران مثل مصروف تہے گاؤنکے لوگ
بمقابلہ پیش آئے جسمین بہت سے سوار مثل کے مارے گئے نودہا سنگہ بہی اوسمین قتل ہوا اس کے مارے
جانیکے بعد چڑت سنگہ اوسکا بیٹا وارث ہوا اور بسبب عداوت شرکا ہم قوم کے موضع سکر چک
سے اوٹہکر قصبہ راجہ سانسی مین جو امرتسر سے پانچ کوس شمال کیطرف واقع ہے سکونت پذیر ہوا
جب احمد شاہ بادشاہ درانی کے حملے سکہون کے انتظام کے لئے پنجاب کے ملک پر ہونے لگے اور
سکہون کی تلاش جابجا ہونے لگی تو چڑت سنگہ بہی اور سکہون کے ساتہہ مدت مدید تک
خانہ بدوش پہرتا رہا پہر قصبہ مجیٹھہ مین سکونت پذیر ہوا اور اپنے دوستون اور رفیقون کو جمع
کرکے ان کے اتفاق سے اپنی مثل علیحدہ قرار دی اور خود افسر بنکر باتفاق اونکے غارتگری مین مصروف

بعد ازان جودہ سنگہ دول سنگہ اپنے خسر پورن کو ہمراہ لیکر گوجرانوالہ مین گیا اور اپنی
سسرال کے گہر مین کہ وہ گوجرانوالہ مین رہتے تھے جا ٹکا وہان اس نے ایک کچا قلعہ بنایا
اور لوٹمار کے مال سے چندے گزارہ کرتا رہا چونکہ ان دنون مین خواجہ عبید اللہ خان احمد شاہ
بادشاہ کیطرف سے صوبہ دار لاہور کا بڑا نامی تہا اور سکہہ چاہتے تہے کہ اوسکو لاہور سے
نکالدین اسواسطے اسپر یورش کرنیکو بڑا اجتماع کیا اوس گروہ مین سرکردہ و افسر
یہی شخص تہا جب وہ گروہ لاہور پر حملہ آور ہوا تو خواجہ عبید الصمد خان نے انکا مقابلہ
کیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر خواجہ شکست کہاکر بہاگ گیا اور لاہور کو اوس نے
دل کہولکر لوٹا اور بہت سی دولت حاصل کرکے گوجرانوالہ کو آیا فقط یہانتک پرنسپ صاحب
بہادر مورخ کا قول ہے اور ہندوستانی مورخ اس مثل کا حال ایسا لکہتے ہین کہ جودہ سنگہ
سکرچک سے اوٹہکر بموضع راجہ سانسی سکونت پذیر ہوا اور بوقت فوج کشی احمد شاہ درانی
کے وہان سے بہی اوٹہکر مدت تک باتفاق اور سکہون کے خانہ بدوش پہرتا رہا جب افغانون
کی آمد ورفت پنجاب سے کم ہوئی تو اوس نے بمقام مجیٹہہ جہان اوسکی سسرال تہی سکونت
اختیار کی اور بسبب دوستی اپنی سالی مسماۃ لالان کے اپنے سالون کے ہاتہ سے قتل ہوا
بعد اوسکے چڑت سنگہ اوسکا بیٹا اوسکی تہوڑی سی ترکہ کا مالک بنا اور مجیٹہہ سے بسبب عداوت
اپنے ماموں کے اوٹہکر جاتا تہا کہ گوجرانوالہ کو آئے اتنے مین خبر پہنچی کہ احمد شاہ چہٹی مرتبہ
پنجاب کو آتا ہے اور تمام سکہہ جنگلون مین بہاگ گئے ہین پس چڑت سنگہ بہی باتفاق گوربخش سنگہ
کے جو اوسکے خسر کا برادرزادہ تہا جنگل کو نکل گیا اور چار ماہ تک آبادی کی شکل ندیکہی
جب احمد شاہ پنجاب سے چلا گیا تو یہہ گوجرانوالہ آیا جہان اوسکے خسر کا گہر تہا وہان اسکے
ساتہہ مسمیان دل سنگہ و بدہ سنگہ جو سکہون مین بڑے بہاری جوانمرد مشہور تہے اور انکی
سواری کے گہوڑے ایک رات مین ساٹہہ کوس تک راستہ طے کرلیتے تہے اس کے شامل ہوگئے
اسیطرح بڑہتے بڑہتے ایک سو سوار کے قریب اس کے ساتہہ جمع ہوگیا اور یہہ سب جمع

ہوکر امین آباد کو گئے وہانکا فوجدار بادشاہی جوان کے آنیسے بیخبر تھا چند آومیون کے
ساتھ شہر کے باہر نکل گیا پھر انہے اسپر حملہ کرکے اوسکو قتل کر ڈالا اور شہر میں گھسکے
جسقدر مال اوسٹھا سکے وہانسے لوٹا چونکہ اُن دنونمین سکھونکا اسقدر خوف چھایا ہوا تھا
کہ اُنکے سایہ سے لوگ بھاگتے تھے کوئی انکے مقابل نہوا جو کچھ گھوڑے اور ہتھیار حسب
پسند یہہ امین آباد سے لے آئے اور بادشاہی سلاح خانہ جو وہان تھا سب لوٹ لیا پھر تو
یہہ مثل بڑی مالدار والا ور مشہور ہوگئی ہر روز لوگ چڑت سنگھ کے پاس آتے اور شمول کی درخواست
کرتے مگر یہہ کہتا کہ ہم سواے سکھہ کے کسی دوسرے کو اپنے شامل نہین کرینگے پہلے جو
کوئی سکھہ ہوجائیگا شمولیت کا رتبہ پائیگا اوس روز سے یہہ بات ظہور مین آنے لگی کہ جو کوئی
اسکے پاس آتا تھا پہلے یہہ اپنے ہاتھہ سے اُسکو پاہل دیکر سکھہ بناتا جب بال اُسکے بڑہ جاتے
اور سکھونکی کی شکل بنجاتے تو اوسکو شامل کرتا چنانچہ ایک سال مین بارہ سو سوار جرار اُسکے
پاس جمع ہوگیا جدہر یہہ مثل جاتی ملکون کے ملک اور شہرون کے شہر غارت کرلاتے جب
امارت و حکومت کا سامان سب بنگیا تو چڑت سنگھ نے سسرال سے اجازت لیکر وہان
ایک قلعہ بنایا اور سکونت اختیار کی پھر لاہور آکر خواجہ عبد اللہ صوبہ لاہور کے ساتھہ
جنگ کی اور لاہور سے مال لوٹ کرلے گیا جب لاہور سے معاودت کی تو باتفاق گوربخش سنگھ
کے شہر وزیر آباد کو خوب لوٹا ملازمان شاہی کو وہانسے نکالدیا بعد خالی ہونے شہر کے وہ شہر
گوربخش سنگھ اپنے خسر پورہ کے برادرزادہ کو بخشدیا پھر احمد آباد کو مراجعت کی وہانسے شاہی
ملازم بسبب اسکے کہ اونکی جمعیت کم تہی بھاگ گئے انہے شہر مین داخل ہوکر شہر کو لوٹا پھر وہ قصبہ
بطور جاگیر دل سنگھ کو بخشدیا اُسی مقام پر سنا کہ نورالدین خان ابتک بادشاہ کیطرف سے قلعہ رہتاس
موجود ہے یہہ خبر سنکر فوراً چڑت سنگھ اپنی مثل لیکر اُدہر کو روانہ ہوا جب قریب پہنچا نورالدین خان
بمقابلہ پیش آیا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی آخرکار نوردین خان میدان سے بھاگ
گیا شہر کو لوٹ کر چڑت سنگھ نے برباد کردیا کوئی خزانہ وہانسے دستیاب نہوا وہان

سے چلکر اس نے دہنی کا ملک فتح کیا اور لاکھوں روپیونکا مال وہان سے لیا پھر قصبجات پکوال وجلال پور ورسول پور وغیرہ سے معقول نذرانے لیکر ان قصبون کو اپنی ریاست سے داخل کیا پھر پنڈ دادنخان کو گیا وہان کے حاکم صاحب خان کھوکھر نے اطاعت قبول کی اور نذرانہ جسقدر اس نے مانگا ادا کیا پنڈ دادنخان مین ایک قلعہ بنانے کے لئے اس نے حکم دیا کہ بدہ سنگہ اور گوردسنگہ اپنی مثل کے دو سردارون کو وہان رہنے کی اجازت دیکر تاکید کی کہ جلد قلعہ بنوائین وہان سے آگے بڑہکر اس نے قصبہ کوٹ صاحب خان اور راجہ کا کوٹ دو قصبے فتح کئے غرض یہہ سردار جلد ہی بڑا سردار ہوگیا دولت اسکے استقبال کو آئی جب اسکی ترقی وعالیجاہی و دولت وحشمت کیحالت اور سکہون نے دیکہی سبکو حسد پیدا ہوا خصوصاً بہنگی مثل کے سردار جو اپنے برابر کسیکو عالیجاہ تصور نہین کرتے تہے نہایت ہی اسکی ترقی دیکہکر جل گئے اور درپے اس بات کے ہوئے کہ کسیطرح چڑت سنگہ کو لوٹ لین یہہ خبر چڑت سنگہ کو بہی پہنچ گئی اور آپسمین کمال عداوت وبغض وعناد پیدا ہوا پہلے سے بہی ان دونون مثلون کی آپسمین عداوت تہی مگر جب کوئی دشمن سکہون کے برخلاف مقابلہ پر آتا تو سب ملکر اسکو دفع کر دیتے تہے اب وہ بات آپسمین سے جاتی رہی اتفاقاً اوسوقت ایک اور جہگڑا ایسا برپا ہوا تہا جس سے فیمابین دونو مثلون کے سخت فساد برپا ہوا اور دونو کے افسر ہلاک ہوئے اوسکا بیان اسطرح پر ہے کہ ٭

ان ایام مین راجہ رنجیت دیو ایک راجہ نہایت عادل وکریم الخلق ومہمان پرست جمونکا حاکم تہا اوسکی رعیت اوس وقت کمال آرام مین تہی اور شہر جمون اوسوقت تمام پنجاب کے لئے جاے امن وامان بنا ہوا تہا کیونکہ بخوف غارت سکہون کے بڑے بڑے اشراف وساہوکار وددولتمند لوگ پنجاب کے شہرون سے جلاوطن ہوکر وہان قیام پذیر تہے اوس شہر پر سکہونکی نظر تہی اور چاہتے تہے کہ کسیطرح جمون کو لوٹین مگر پہر یہہ بہی خیال کہ راجہ رنجیت دیو پر رعیت بہی فدا ہے اور فوج بہی معقول ہے وہان جانا اور مال لوٹکر لانا مشکل ہے ادہر کو رخ نہ کرتے تہے اب خود راجہ کے

گھر مین فساد برپا ہوا کہ بڑا بیٹا راجہ کا برج راج دیو باپ کی اطاعت سے نکل گیا تھا کیونکہ آسنے
چاہا تھا کہ باپ مجھکو حین حیات اپنے گدی دیدیوے اور باپ کی مرضی اوسکے برخلاف تھی وہ چاہتا
تھا کہ اپنے چھوٹے بیٹے دیپ سنگہ کو جسکو وہ بہت چاہتا تھا مسند نشین کرے اس فساد مین اور بہت سے
امرا لوگ طرفدار برج راج دیو کے بنگئے اور باپ بیٹے مین سخت نزاع برپا ہوکر نوبت بہ کشت و خون
پہونچی اگرچہ اسوقت نصف فوج راجہ رنجیت دیو کی بھی اسکی دشمن و بدخواہ ہوکر بیٹے کے ساتھ
مل گئی تھی مگر تو بھی وہ اپنے مالک سے لڑنے کو مکروہ جانتے تھے اسواسطے برج راج دیو نے سردار
چڑت سنگہ کی مثل کو بڑا بھاری نذرانہ دینا قبول کرکے اپنی مدد پر طلب کیا اور چڑت سنگہ نے
سردار حقیقت سنگہ و سردار جے سنگہ کنہیہ کو بھی اس مہم مین شامل کیا اور بڑا بھاری لشکر لیکر
یہ دونو ثانین جمون کو روانہ ہوئین دل مین بہت خوش تھے کہ اب جمون کی دولت کا خزانہ
بھی خالصہ جی کو ملیگا جب یہ خبر راجہ رنجیت دیو کو پہونچی تو بہت ڈرا اور چاہا کہ اب تخت اور
حکومت دونو کی صفائی ہی اسلیئے اسنے مناسب جانا کہ بھنگیون کی مثل کو اپنی حمایت پر طلب
کرے چنانچہ اسنے جھنڈا سنگہ و گنڈا سنگہ پسران سردار ہری سنگہ بھنگی کو اپنی مدد پر بلایا اور
اس مثل کے سردار بخلاف مثل کنہیہ اور سکرچکیون کی جمون کو روانہ ہوئے چونکہ لشکر آگے پیچھے
جمون کو چلے جاتے تھے متصل موضع واسو سہارا علاقہ ظفروال دریا کے نالے کے قریب دونو
لشکرون کا مقابلہ ہوگیا اور باہم بڑی لڑائی ہوئی چند روز ہنگامہ و فساد کی آگ مشتعل رہی
کوئی فریق مغلوب نہوا تہا کہ ایک روز چڑت سنگہ کی بندوق پھٹ گئی اور اسکی ضرب سے
خود ہی سردار چڑت سنگہ مرگیا اوسکی مرنے کے بعد اسکے مثل کا کوئی افسر نرہا تو سردار جے سنگہ و
حقیقت سنگہ کنہیہ نے اسکے ڈیرہ کا انتظام کیا چڑت سنگہ کے مرجانے سے پشت سردار جے سنگہ
و حقیقت سنگہ کی ٹوٹ گئی اور فتح سے ناامید ہوگئی مگر یہ فریب کیا کہ ایک سنگہی یعنی مذہبی سکہہ
کو جو جھنڈا سنگہ بھنگی سرگروہ مثل بھنگی کا خدمتگار تہا اپنی ساتھ ملایا اور اسکو کئی ہزار روپیہ
دینا کرکے اسبات پر مستعد کیا کہ وہ اپنی مالک سردار جھنڈا سنگہ کو قتل کرڈالی چنانچہ اس

ناخداترس نے اپنی مالک کو موقع پاکر قتل کرڈالا جہنڈا سنگہ کے قتل ہونے ہی انتظام مثل
بہنگیون کا بگڑ گیا اور [illegible] اپنی ہمراہ [illegible] اور سمجھا کہ اب جب تک
سردار جے سنگہ کہنیہ سے [illegible] کیجایت جان و مال [illegible] خیال سے
پہلے اپنے بیٹے کو امید وار گدی کا ترک راضی کرایا اور سردار جے سنگہ کہنیہ کو [illegible]
پچیس ہزار روپیہ نذرانہ دیکر رخصت کیا وہان سے واپسی کے وقت سردار گنڈا سنگہ
بہنگی برادر سردار جہنڈا سنگہ مہلوک اور سردار مہان سنگہ سردار چرت سنگہ کے بیٹے
کے آپسمین صلح ہوگئی کیونکہ اس سفر مین ان دونو مثلون کو کمال نقصان پہنچا تہا کیونکہ
بہی انہین دونو مثلون کے ہلاک ہوئے اور خرچ آمد رفت بہی مفت مین پڑا اور کچہہ
فایدہ نہوا سوا لاکہہ روپیہ نقد نذرانہ سردار جے سنگہ کہنیہ لیگیا یہہ دونو آفت دیکہہ سرداران
نے آئندہ مناسب جانا کہ آپسمین صلح رہے سال ۱۸۱۶ء مین نواب تکلم خان
بادشاہ کابل کے حکم سے ملتان کا صوبہ بنکر آیا اور پہلے صوبہ کے نام حکم جاری ہوا کہ وہ
کابل مین چلا آئے چونکہ پہلا صوبہ خود مختار حکومت ملتان مین کرتا تہا بادشاہ کو کبہی کچہہ
نہین دیتا تہا اسکو اپنی تبدیلی اور جدید صوبہ کا آنا ناگوار گزرا اور چاہا کہ اپنی امداد
پر سکہون کو بلاکر نواب تکلم خان کو ملتان مین [illegible] دے چنانچہ اسنے سردار گنڈا
سنگہ بہنگی کو اپنی امداد پر بلایا اسنے اپنی ہمراہی کی لئے سردار مہان سنگہ سردار چرت سنگہ
کے بیٹے کو طلب کیا اور دونو مثلین متفق و یکجا ہوکر ملتان کو روانہ ہوئین جب یہہ خبر نواب
تکلم خان صوبہ دار جدید نے سنی کہ مجمع سکہونکا میری مقابلہ پر نزدیک آگیا ہے تو وہ
فی الفور کوچ کرکے کابل کو چلا گیا یہہ فوج جب ملتان مین پہنچی ملتان کے حاکم نے
خالصہ کی بہت خاطر کی اور نذرانہ دیکر رخصت کیا مگر انہون نے چاہا کہ اس مکر و صوبہ
کو باتون باتون مین زیر کرکے ملتان پر اپنا دخل کرلین چنانچہ براہ فریب کہلا بہیجا
کہ ہماری فوج کا عین منشا ہے کہ مسری پہلا وجی کے مندر کا جو قلعہ کے اندر واقع ہے

درشن کرین ورنہ خالصہ کو افسوس رہجائیگا کہ ملتان مین آئی اور پہلا دہی بہار اج سکے درشن
نہ کیے یہہ التماس سنکر ملتان کے حاکم سادہ لوح نے کہلا بہیجا کہ کیا مضائقہ ہے تھوڑے تھوڑے
جی پچاس پچاس آدمی آوین اور درشن کر جاوین یہہ اجازت سنکر پچاس پچاس آدمی
کا غول قلعہ مین جانے لگا مگر جب وہ نکلتے دس آدمی آن مین سے قلعہ مین رکہ لیتے
جاتے اسطرح سے بہت آدمی وہان جمع ہوگئے دروازہ قلعہ کا تو کہلا ہی تہا پہر سب فوج
یکبار حملہ کرکے اندر چلی گئی اور فی الفور انتظام قلعہ کا کرلیا خزانہ و اسباب وغیرہ پر پہرے
بٹہلا دیے نواب کو پکڑ لیا گیا جب وہ ہر ایک چیز سے دست بردار ہوگیا تو اسکو آزاد کردیا
چندی یہ سردار ملتان مین رہی اور شہر کو خوب لوٹا جب حکومت وہان جمالی تو ایک
شخص جیت سنگہ نام کو وہان صوبہ و قلعہ دار و حاکم اپنی طرف سے بنایا اور قدری فوج وہان
قایم کر کر وطن کو مراجعت کی اور راستہ مین پہلی موضع دہارا کو غارت کیا پہر احمد آباد مین
جاکر اور احمد خان اس قصبہ کے حاکم کو دق کر کر بڑی توپ احمد شاہی جسکو قلعہ لاہور سے
چڑت سنگہ لایا تہا اور بسبب اسکے وزن دار ہونیکے اپنی گہر تک نہ لیجا سکا تہا اور احمد خان
توپ کو وہان سے اپنی پاس لے گیا تہا چہین لی بعد فتح ملتان اور توپ کی حاصل ہونے
اور لشکر کے بڑہ جانے سے سردار گنڈا سنگہ کمال مغرور ہوگیا کیونکہ سردار جہان سنگہ
بہی اسوقت گویا اسکے ماتحت تہا اور فی الحقیقت گنڈا سنگہ کی لئی وہ وقت حصول دولت و
کمال ترقی کا وقت تہا جسطرف نظر اٹہاتا کوئی اسکے روبرو دم نہین مارتا تہا اس اثنا مین
سردار منا سنگہ بہنگی جو قصبہ پٹہان کوٹ کا حاکم تہا مر گیا اور اسکے زوجہ نے تارا سنگہ
سردار حقیقت سنگہ کنہیہ کی بہائی کو گہر مین بلاکر چادر ڈلوالی یعنی خاوند بنا لیا چونکہ سردار
منا سنگہ بہنگی نزدیکی رشتہ دار سردار گنڈا سنگہ کا تہا اسبات مین سردار گنڈا سنگہ کی
بڑی ہتک عزت ہوئے ریاست پٹہان کوٹ کی بہی اس مثل کی حکومت سے نکلکر کنہیہ مثل
کی حکومت مین آگئی اسبات سے سردار گنڈا سنگہ نے بکمال افروختہ ہوکر حکم دیا کہ فی الفور

دونو مثلون کے سوار یعنی سواران مثل بہنگی و سکرچک پٹہان کوٹ کو کوچ کرین چنانچہ
بڑی شان و شکوکت کی ساتہہ اُدہر کو کوچ کیا اور جاتی ہی پٹہان کوٹ کے قلعہ کا
محاصرہ کر لیا حقیقت سنگہ کا بہائی تارا سنگہ کنیہ قلعہ کے اندر سی لرتا رہا اور منتظر رہتا کہ
اوسکا بہائی فوج لیکر اسکے مدد کو آئی تو باہر قلعہ سی نکلکر میدان مین جنگ کری قضا کار
عین لڑائی مین کسی سکہہ نے قلعہ کی اندر سی ایسی تاک کر گولی لگائی کہ سردار گنڈا سنگہ
بہنگی کی مغز مین لگی اور مغز پاش پاش ہوگیا سردار گنڈا سنگہ بہنگی کے مارے جانے سے
اُسکے لشکر مین ابتری پہیل گئی اگرچہ اسکا چہوٹا بہائی دیسو سنگہ بہائی کی جگہہ فرمانروا مثل
کا بنگیا مگر اسنی اس مہم کو نا مبارک جانا اور پٹہان کوٹ کا محاصرہ چہوڑ کر امرتسر کو واپس
چلا آیا انہین ایام مین تیمور شاہ احمد شاہ بادشاہ کابل کا بیٹا ڈیرجات کے راستی ملتان
مین داخل ہوا اسکی آنی سے جسقدر سکہہ ملتان مین تہی جان بچا کر بہاگ گئی چند روز شہزادہ
ملتان مین رہا اور نواب شجاع خان بہادر کو بادشاہ کیطرف سی صوبہ دار ملتان کا بنا کر
کابل کو واپس چلا گیا ملتان سی حکومت مثل بہنگیان کی برخاست ہوئی دیسو سنگہ بہنگی جو
گنڈا سنگہ کی جگہہ مالک ہوا تہا عیش و عشرت مین پڑ گیا امورات ریاست و ملکداری
سے اُسکو بالکل خبر نہ رہی اُسوقت سردار مہان سنگہ سردار چڑت سنگہ سکرچکیہ کی بیٹی نے
اُس سی علیحدگی اختیار کی اور اپنی مثل کی سواروں کو لیکر گوجرانوالہ مین آگیا اور ملک گیری
مین مصروف ہوا فی الفور پنڈی بہٹیان و ساہیوال و عیسی خیل و موسی خیل و علاقہ جہنگ
پر یورش کر کے اُن علاقون کو لوٹا اور نذرانی وصول کئے اور دیسو سنگہ کہ عیش و عشرت
مین مستغرق تہا کچہہ بہی اسکا تدارک کر سکا کیونکہ پنڈی بہٹیان اور ساہیوال
کو تو بہنگی سردار فتح کر چکی تہی اور وہان انکا تہانہ موجود تہا وہ سردار مہان سنگہ نی
اُٹہا دیا تہا چونکہ مہان سنگہ کے گہر مین ایک بہن راجکور نام ابہی کنواری تہی اُسکا رشتہ
مہان سنگہ نے صاحب سنگہ بہنگی کو جو گوجر سنگہ بہنگی کے بیٹے کے ساتہہ کر دیا اور اوسکو اپنی

ساتھہ شامل کرکے صاحب تقویت بنگیا یہہ گوجر سنگہ سرداران بہنگی مین بڑا سردار
صاحب داعیہ وارادہ تھا تیسرا حصہ ریاست شہر لاہور کا بہی اُسکے قبضہ مین تہا
اور شہر گجرات اور بہت سے اور علاقہ دوآبہ وچناب مین اُسکی حکومت مین تہے صاحب سنگہ
اُسکے بیٹے نے باپ کے برخلاف ہوکر بامداد سردار مہان سنگہ کے پہلی گجرات پر قبضہ کیا
پہر تمام علاقہ جہان جہان اُسکا باپ حکمرانی کرتا تہا اپنے تصرف مین کرلئے اُسوقت
گوجر سنگہ لاہور مین تہا جب اوس نے اپنے صلبی بیٹے کی یہہ حرکت سنی تو کمال غضب مین آیا
او اپنا لشکر جمع کرکے دریاے راوی وچناب پایاب اوترا آتے ہی گجرات کا محاصرہ کرلیا
باپ بیٹون مین خوب لڑائی ہوئی قریب دو سو آدمی کے فریقین کیطرف سے کہیت رہا اوس
وقت سردار مہان سنگہ نے درمیان مین آکر دونون مین صلح کرادی اور تمام علاقہ گوجر سنگہ
نے اپنے بیٹے سے واپس کرلیا صرف تعلقہ سودہرہ گزارہ کیلئے واگزار رکہا اسکام سے فراغت
پاکر سردار مہان سنگہ نے قلعہ شادی وال کیطرف کوچ کیا جب نزدیک پہنچا قلعہ دار کو فریب
سے اپنے پاس بلاکر قید کرلیا شادی وال پر متصرف ہوکر رہتاس پر قدم بڑہایا اسمین بہی قبضہ
کیا پہر قصبہ کوٹلی پر جو سیالکوٹ کے قریب ہے اور وہانکی بنی ہوئی بندوق تحفہ مشہور ہے
یورش کی اور قصبہ والون کو سخت مجبور کرکے نذرانہ لیا اور قبضہ کیا پہر قصبہ رامداس پور
کو گیا وہانکی رعیت نے اطاعت قبول کی اور نذرانہ کافی داخل کیا دو ماہ تک سردار نے
وہان قیام رکہا اور وہان رہکر ایک بڑا کام یہہ کیا کہ جب اکثر سردارون سکہہ ہر ایک
مثل وفرقہ کے دیکہے کہ اُس نے اکثر سرداران سکہہ مثل جہنڈت سنگہ کلال والیہ اور دیا سنگہ برادر
زادہ صاحب سنگہ ودہنا سنگہ ومہیان سنگہ وڈالیہ وغیرہ بائیس سردارون قالغبان
ملک کو ملاقات کیے بہانے سے بلاکر قید کرلیا اور ہر ایک سے مطابق اُنکی حیثیت کے نذرانہ و
مصادرہ لیکر اونکو چہوڑ دیا بعد ازان اُس نے رامداس پور سے کوچ کرکے قصبہ سول نگر کو
محاصرہ کیا سبب اسکا یہہ ہوا کہ وہ بڑی توپ احمد شاہی جو گنڈا سنگہ بہنگی تو باہم ملتان کے

احمد آباد سے لایا تھا وہ توپ اُس نے پیر محمد خان زمیندار و حاکم رسول نگر کے حوالہ کر دی
تھی اس سے سردار مہان سنگہ نے وہ توپ طلب کی اُس نے نہ دی اور کہلا بھیجا کہ یہہ امانت
میرے پاس سرداران شل بھنگی کی ہے اُن کے حوالہ کرونگا یہہ جواب سنکر سردار مہان سنگہ
فی الفور رسول نگر جا پہنچا اور قصبہ کا محاصرہ کر لیا ایک ماہ تک آپس میں پہلے لڑائی رہی
بہت سے آدمی مارے گئے اور پیر محمد خان میدان میں لڑتا رہا پھر محصور ہو گیا تین ماہ تک
سردار مہان سنگہ نے اُس قصبہ کا محاصرہ رکہا تمام علاقہ متعلقہ پیر محمد خان کا سردار نے
لوٹ لیا کسی زمیندار کے گھر ایک دانہ غلہ کا باقی نہ چھوڑا جب چار ماہ تک محاصرہ کی مدت
طول پکڑ گئی پیر محمد خان نے بہت سی عرضیاں اور خطوط اپنی امداد کیلئے دیسو سنگہ بھنگی کو لکہیں
مگر اُس نے عیش و عشرت کی مستی میں جواب تک نہ دیا جب مہان سنگہ بھی تنگ آگیا تو صلح
کی تجویز کی اور گرنتھ کے ورق پر مہر لگا کر پیر محمد خان کے پاس بھیجا اور لکہا کہ میں تجھہ سے
ہرگز دغا نکرونگا تو بے اندیشہ میرے پاس چلا آ چنانچہ وہ ایماندار رئیس قسم پر اعتبار کر کے
فی الفور حاضر ہو گیا مگر سردار مہان سنگہ نے اپنے عہد پر وفا نکی اور آتے ہی اوسکو نظربند
کر لیا شہر میں دخیل ہو کر غارت کا بازار گرم کیا انہیں ایام میں کہ سردار مہان سنگہ
رسول نگر کے محاصرہ میں مصروف تھا راجہ جیند کی لڑکی کے بطن سے جو زوجہ سردار مہان سنگہ
کی تھی بمقام گوجرانوالہ دوم سنکرانت تاریخ ودی سمت ۱۸۳۷ بوقت ۹ گھڑی ۱۳ پل دن چڑھے
سردار کے گھر بیٹا پیدا ہوا یہہ خوشخبری سنکر سردار مہان سنگہ بہت خوش ہوا اور بہت
روپیہ خیرات کیا رنجیت سنگہ اوسکا نام رکہا اور قصبہ رسول نگر کا نام بدلکر رامنگر رکہا
کہ رسول کا نام زبان پر نہ آوے اور دوسرا قصبہ علی پور جو پیر محمد خان کے قبضہ سے چھڑایا
تھا اُسکا نام بدلکر اکال گڑھ رکہا اور بکمال مہربانی اِن قصبوں کی حکومت دل سنگہ
اپنے مصاحب کو دیدی تبرکات اسلامیہ جو پیر محمد نے بمقام رسول نگر رکھے ہوئے تھے وہ بھی
غارت میں سردار مہان سنگہ کے ہاتھ آئے اور اوس نے بکمال ادب گوجرانوالہ میں بمقام

محفوظ رکھا اور سنہ ۱۸۳۹ بکرمی مین راجہ رنجیت سنگھ دیو والی جمون مرگیا اور برج
راج دیو اُسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اُس نے باپ کے مرنے کے وقت اپنے چھوٹے بھائی کو
قید کر لیا اور گدی نشین ہوکر عیش و عشرت مین پڑگیا چونکہ سردار مہان سنگھ مدت سے
دل مین آرزو رکھتا تھا کہ شہر جمون کو غارت کرکے بے انتہا دولت حاصل کرے اب
اُسکو اچھا موقع مل گیا پہلے اپنی مثل کے سوارون کو خوب سنوارا ہر ایک پورے پورے
ہتیار دیے اور بیخبر یکایک بلغار جمون جا پہنچا راجہ برج راج دیو جو مردانگی و شجاعت سے
بے بہرہ تھا [illegible] رات شہر چھوڑ پہاڑ پر چڑہ گیا اور ساہو جمون سردار کی خدمت مین
حاضر ہوے اور نذرانہ دینا قبول کیا مگر مہان سنگھ نے منظور نہ کیا اور کہا کہ ہم شہر
لوٹنے نہین آے تم خاطر جمع رکھو ہمکو جمون کے راج سے غرض ہے بعد ازان شہر مین
داخل ہوکر لوٹ مچادی تین دن تک شہر لٹتا رہا شہر والے پائی پائی کو محتاج ہوگئے
زر نقد و اسباب و غلہ ایک حبہ کسی کے پاس باقی نہ رہا بہت خلقت قتل مین آئی بعد
اس غارت و قتل کے مہان سنگھ رام نگر مین آیا سمت ۱۸۴۱ بکرمی مین سردار مہان سنگھ بتقریب
غسل دیوالی کے امرتسر مین آیا سردار جے سنگھ کنہیہ بھی بتقریب اُسی تہوار کے امرتسر مین
پہنچا مہان سنگھ کی دولت و حشمت و ترقی دیکھکر اوسکو دل [illegible] حسد [illegible] وکیل کی معرفت
کہلا بھیجا کہ جو تم لاکھون روپیہ نقد اور لاکھون روپیہ کا اسباب جواہرات جمون سے
غارت کر لائے ہو وہ حق تمام خالصہ کا ہے اُسکا حصہ ہمکو بھی دو مہان سنگھ نے جواب صاف
دیا اسواسطے فیما بین دونو سردارون کے سخت لڑائی ہوئی چونکہ یہہ لڑائی امرتسر سے باہر
نکلکر قصبہ مجیٹھہ کے قریب ہوئی تھی عین معرکہ سے سردار جے سنگھ نے [illegible] بھاگکر مجیٹھہ
مین پناہ لی جب وہان بھی سردار مہان سنگھ نے اوسکو تنگ کیا تو وہ بھاگ کر دریا سے
بیاس سے اتر گیا اور دوآبہ بست جالندھر مین پہنچکر بہت سی فوج جمع کی اور چاہا کہ وہ دوبارہ
مہان سنگھ کے ساتھ لڑے اس اجتماع کی خبر سنکر مہان سنگھ بہت گھبرایا اور چاہا کہ کسی

مستعد سردار کو اپنی امداد کی لئی بلاؤن بعد تدبیر و مشورہ باہمی کی یہہ بات قرار پائی
کہ سردار جیا سنگہ رام گڈہیہ کو جسکو سردار جے سنگہ کہنیا نے اوسکے علاقہ سی بیدخل کرکے
ستلج پار اُتار دیا ہوا ہے اور وہ بمقام جگرانو پریشان حال و سرگشتہ پڑا ہوا ہی طلب
کرکے اپنی شامل کیا جای کہ وہ جے سنگہ کہنیا کا جانی دشمن ہی وہ اسکی ساتہہ خوب لڑیگا
چنانچہ فی الفور اسکو طلبی کا خط جاری ہوا خط کی پہنچتے ہی سردار جیا سنگہ جگرانون سے
روانہ ہوا جب دریای ستلج سی اترا پہلے سردار گوربخش سنگہ جو ایک مصاحب وردہ جے سنگہ
کا تہا اور جے سنگہ نے اوسکو اسباب کیواسطی آگے روانہ کیا ہوا تہا کہ سردار جیا سنگہ کو
اسطرف سی آنے سی روکے اوسکے مقابل ہوا اور لڑائی مین مارا گیا پہر سردار گوربخش سنگہ
سردار جے سنگہ کا بیٹا بڑی فوج کی ساتہہ اوسکے سدراہ ہوا جیا سنگہ نے بڑی جوانمردی
سکے ساتہہ اُسکے ساتہہ ہی جنگ کی چنانچہ دوسرا گوربخش سنگہ بہی قتل ہوا جب دونو
سردار مارے گئی تو اوسکا راستہ روکنی والا کوئی نرہا وہ بیدغدغہ سردار مہان سنگہ کی
فوج سکے ساتہہ شامل ہوگیا اگرچہ سردار گوربخش سنگہ جوان لایق کا بیٹے کے مارے جانے
نسے سردار جے سنگہ کی کمر ٹوٹ گئی تہی مگر اس نے حوصلہ قایم رکہا اور بمقام نوشہرہ اپنی
فوج جمع کرکے سردار مہان سنگہ کے ساتہہ لڑا اس لڑائی مین بہت سی آدمی طرفین سے مارے گئے
مگر آخر سردار مہان سنگہ نے فتح پائی اور سردار جے سنگہ میدان سے بہاگ کر نورپور کو چلا گیا
مہان سنگہ نے اُسکا تعاقب کیا اور بکوچ یلغر نورپور جا پہنچا اُسکے جانے سی وہ قلعہ
مین محصور ہو کر لڑنے لگا مہان سنگہ نے وہان ٹہرنا اور قیام کرنا مناسب نجانا کہ اصل
مطلب مہان سنگہ کا جے سنگہ کے مفرور ہونے سے حاصل ہوچکا تہا وہان سی مہان سنگہ
روانہ ہوکر دینانگر مین آیا چونکہ اوس مقام پر مہاراجہ سنسارچند والی کوہستان قیام
پذیر تہا وہ فوجکام مین کمال تپاک کی ساتہہ ملاقات ہوئی راجہ سنسارچند نے سردار
مہان سنگہ سی یہہ آرزو کی کہ اگر آپ قلعہ کانگڑہ جسپر سردار جے سنگہ نے براہ زبردستی قبضہ

کیا ہوا ہی دوبارہ اسی دلوادین تو مین کمال مشکور ہونگا اور اس کام کے عوض نذرانہ
مقبول دو لاکہہ روپیہ خالصہ جی کی خدمت مین پیش کرونگا سردار مہان سنگہ نی وعدہ کیا
کہ جب مین گوجرانوالہ مین پہنچ جاونگا اپنی فوج قلعہ کانگڑہ کی فتح کے لیے مامور کرونگا وہ فوج
تمہاری حکم سی جانفشانی کرکر قبضہ تمہارا قلعہ پر کرا دیگی اس وعدہ کے بعد سردار مہان سنگہ
گوجرانوالہ کو چلا گیا اور وہان جاکر حسب وعدہ مسمیان دیا رام و محمد صالح اپنی فوج کے افسرون
کو مع ایکہزار سوار کے کانگڑہ کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ مہاراجہ سنسار چند کو قلعہ
کانگڑہ پر دخل دلاکر دو لاکہہ روپیہ وصول کرلائین جب یہہ فوج کانگڑہ مین پہنچی بہمراہی
فوج سنسار چند کے قلعہ کا محاصرہ کیا چونکہ سردار مہان سنگہ کی فوج کے ساتہہ
خزانہ نہ تہا چند روز کے بعد وہ فوج فاقہ کشی کی حالت مین مبتلا ہوئی اور اپنی حالت
کی عرضی سردار کے نام لکہہ بہیجی سردار نے لکہہ بہیجا کہ دو لاکہہ روپیہ محنتانہ جو مہاراجہ
سنسار چند نے دینا کیا ہی اُسمین سے بالفعل پچاس ہزار روپیہ لیکر خرچ کرو اُسپر دونون افسرون
نے مہاراجہ سنسار چند سے روپیہ طلب کیا تو اُسنے صاف انکار کیا اور کہا کہ جب تک قلعہ
فتح نہو جائی مین ایک خرمہرہ نہ دونگا اس جواب وسوال و ردوبدل مین بگاڑ ہوگیا اور تلوار
چل پڑی دونو فریق مین خوب لڑائی ہوئی جسمین محمد صالح مارا گیا اور دیا رام بحالت زار
ودیدۂ اشکبار شکستہ خستہ فوج کو ہمراہ لیکر گوجرانوالہ مین آیا سردار مہان سنگہ ایسی حالت
اپنی فوج کی دیکہکر کمال ناراض ہوا مگر بسبب اس بات کے کہ فی الحال کچہہ بدلہ راجہ سنسار چند
سے نہین لے سکتا تہا خاموش رہا بعد چلے جانے فوج سردار مہان سنگہ کے راجہ سنسار چند نے
بدستور قلعہ کا محاصرہ رکہا اور بسبب استحکام قلعہ کے اُسنے جانا کہ یہہ قلعہ کبہی لڑائی سے
فتح نہین ہوگا سردار جیسنگہ کو کوئی فریب دینا چاہا کہلا بہیجا کہ اگر تم قلعہ ہمکو خالی کردو
تو ہم اور تم دونو ملکر سردار مہان سنگہ پر یورش کرین اور اُسکو شکست دیکر پنجاب سے نکالدین
اُسکا مال اور اسباب باہم بانٹ لین اس فریب مین سردار جیسنگہ آگیا اور بلا استحکام عہد و

پہیان سکے قلعہ مہاراجہ سنسار چند کے حوالہ کردیا سنسار چند نے جب قلعہ پر بخوبی قبضہ
کرلیا اپنے اقرار سے برگشتہ ہوکر صاف جواب دیدیا کہ ہمکو سردار جہان سنگہ کے ساتہ لڑنے
اور یورش کرنے سے کیا غرض ہے جب یہہ جواب پایا سردار جیسنگہ قلعہ دینے پر سخت پچہتایا اور
وہ اور سردار جہان سنگہ دونو مہاراجہ سنسار چند کے جانی دشمن ہوگئے انہین ایام مین سردار
جہان سنگہ نے سُنا کہ شہر جمون اب دوبارہ آباد ہوگیا ہے جو لوگ آمد آمد فوج سکہون کی سنکر
اپنا مال و اسباب لیکر شہر سے بہاگ گئے تہے وہ اب پہر شہر مین آگئے ہین راجہ راج دیو جو بہاگنے کے
وقت اپنا خزانہ و املاک ساتہہ لیگیا تہا وہ بہی سب جمون مین موجود ہے اگر سردار اسوقت
بیخبر جمون فوج لیجائے تو بڑا خزانہ پائے کیونکہ راجہ بیچ راج شب و روز عیش و عشرت مین مصروف
رہتا ہے ریاست کے امورات سے بالکل بیخبر ہے یہہ خبر پاکر سردار جہان سنگہ دوسری مرتبہ بیخبر
جمون پر چڑہ گیا اور ایسی جلدی وہان جا پہنچا کہ جمون کے لوگ اسکے جانے سے اول بالکل
بیخبر تہے جاتے ہی اسنے شہر میں لوٹ بہیجدیا اور غارت شروع کردی سکہون نے ایکروز مین شہر
لوٹ لیا راجہ کا خزانہ موجودہ شہر سب لے لیا سامان ریاست کا بندوقین تلوارین سب
اُٹہالین باروت کو آگ لگادی غرض تمام شہر اور ریاست کو خاک مین ملادیا کچہہ دنون بعد جب
وہانسے جب مراجعت کی تو قصبہ لباڑ کیطرف توجہ کی عالم سنگہ اکہنور وغیرہ سرداران
دامن کوہ خدمت مین حاضر آئے اور سینے نذرانہ معقول دیکر اپنے ملک کو غارت و قتل سے
بچایا کیونکہ رنجیت سنگہ جہان سنگہ کا بیٹا خوردسال بہی اس سفر مین ہمراہ تہا اُس مقام پر
اُسکو چیچک نکل آئی اسقدر کہ زندگی کی امید باقی نرہی اُسوقت سردار بہت گہبرایا اور
فی الفور بکوچ بلغار رام نگر وہان آنکر موافق آئین ہندوستانی بہت سی خیرات کی اور بہت سا
اسباب نقد و جنس جوالامکہی دیوی کے استہان پر بہیجا کانگڑہ کے قلعہ مین جس دیوی کا
استہان ہے وہان بہی بہت سامال روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہان جاکر غربا و فقرا کو تقسیم کیا جاے
ایک گروہ برہمنون کا بید خوانی کے لئے اور مسلمانون کا قرآن خوانی کے لئے بلا کر اتنے بیچ

کہ تمام دن خدا کا کلام پڑہتے ہین اور بیمار کے حق مین شفا کی دعا مانگین غرض کوئی دقیقہ خیرات و تصدق سے باقی نہ چہوڑا اکیس روز کے بعد رنجیت سنگہ نے غسل صحت کیا گویا دوبارہ جان پائی اس بیماری کی حالت مین بیمار کی آنکہون پر کمال صدمہ پہنچا اور بہت روز تک اسنے آنکہین نہ کہولین جب آنکہین کہولین تو معلوم ہوا کہ دونون مین سے ایک آنکہ بالکل بیکار ہو چکی ہے سردار مہان سنگہ اگرچہ اس بات سے کمال غمگین ہوا مگر اتنا ہی غنیمت جانا کہ لڑکے کی جان بچ گئی چونکہ بعد غسل صحت لڑکے کے سردار نے بڑا جشن کیا تہا اور دور دور سے سردار آکر مبارکباد دیتے آتے تہے سردار جے سنگہ کنہیا کمال سہوم و مغموم رنجیدہ سنسار چند کے ہاتہہ سے نالان سردار مہان سنگہ کے پاس آیا اور التجا کی کہ آیندہ سردار مہان سنگہ اسکا حامی و دوست بنا رہے سردار مہان سنگہ نے اسکی التجا قبول کی اور بنظر استحکام محبت و ارتباط کے سوال کیا کہ سردار جے سنگہ کنہیا اپنی پوتی سردار گوربخش سنگہ کی بیٹی کی نسبت اسکے بیٹے رنجیت سنگہ کے ساتہہ کردیوے کہ آیندہ پہر کسی طرح غیریت درمیان نہ رہے یہہ بات سردار جے سنگہ نے بخوشی خاطر منظور کی اور بموجب رسم سکہون کے ادا ہوئی اور تاریخ شادی کی بہی اسی وقت قرار پاکر شادی کی تیاری ہونے لگی اور بساعت نیک مہتاب کور گوربخش سنگہ کی بیٹی رنجیت سنگہ کے ساتہہ بیاہی گئی سنہ ۱۷۸۶ع مین یہہ شادی ہوئی مگر یہہ رشتہ اتحاد کا سردار جیتا سنگہ رامگڑہیہ کو جسکی دشمنی کمال سے بندہ کے ساتہہ تہی اور سردار مہان سنگہ کی مدد کی خاطر دریاے ستلج پار سے آیا تہا اور میدان جنگ مین جے سنگہ کے ساتہہ لڑکر اسکے بیٹے گوربخش سنگہ کو قتل کیا تہا ناگوار گزرا اور سردار مہان سنگہ سے حفظ مطلب کی سرداری نے اسکی کمال تسلی کی اور سردار جے سنگہ کو کہا کہ اسکا تمام علاقہ جو جے سنگہ کے قبضہ مین تہا دیدے اور سردار جے سنگہ نے یہہ بڑی مردانگی کی کہ سردار مہان سنگہ کے کہنے سے اتنا بڑا علاقہ مقبوضہ سالہا سال کے بعد چہوڑ دیا چنانچہ فی الفور عملدرامد ہوگیا مگر سردار جیتا سنگہ یہہ چاہتا تہا کہ اب سردار جے سنگہ کو بزور شمشیر مغلوب کرکے کل علاقہ اس سے

چہین لیا جاوے اوسیطرح جسکو جی سنگہ نے میری علاقہ سی بیدخل کرکے ستلج پار اُتار دیا تہا
اسیطرح مین اسکو اُتارون یہہ ارادہ اُسکا جو سردار مہان سنگہ نے پورا ہونے نہ دیا تو باوجود
رہا ہونے علاقہ کے بہی اُسکے دل سے غبار نگیا اگرچہ وہ بظاہر صلح و صفائی کرچکا تہا جب
مہان سنگہ شادی وغیرہ ضروریات سی فارغ ہوا تو اُسنی چاہا کہ اپنی متعلقہ ملک مین دورہ
کرے چنانچہ روانہ ہوا اور سردار جیا سنگہ کو رامنگر چہوڑا اسکی جانی سی پیچہے دور پور جیا سنگہ کا
ارادہ مستحکم ہوا کہ اپنی مثل کے سوارون کے ساتہہ سردار مہان سنگہ پر یورش کرے اُسکے ڈیرہ کو
لوٹ لیوی اور اُسکو قتل کرکے اُسکا مال و اسباب اپنی قبضہ مین کرلیوی چنانچہ وہ براہ
راست مہان سنگہ کے پیچہے روانہ ہوا جودہ سنگہ رامگڈہیہ اُسکا مصاحب بہی کمر بستہ ہمراہ تہا
اسکی پہنچنے سی چار گہنٹہ اول مہان سنگہ کو خبر ہوگئی اور وہ خبردار ہو کر مستعد مقابلہ ہوا
جب جیا سنگہ و جودہ سنگہ جا پہنچے آپس مین سخت لڑائی ہوئی بہت سے آدمی فریقین سے مارے گئے
جودہ سنگہ کلال والیہ سردار مارا گیا اور جودہ سنگہ رامگڈہیہ بہاگ گیا جیا سنگہ شکست کہا کر
پس پا ہوا ۱۷۹۱ع مین سردار گوجر سنگہ بہنگی مرگیا اور اُسکا بیٹا صاحب سنگہ اُسکی جگہہ شہر
گجرات مین گدی نشین ہوا اپنے باپ کی جائداد قبضہ کرنے کے لئی وہ لاہور گیا سردار مہان سنگہ
نے موقع پاکر چاہا کہ قلعہ سودہرہ جو صاحب سنگہ کے قبضہ مین تہا چہین لیوے چنانچہ اس ارادہ
بہت سی فوج لیکر قلعہ سودہرہ پر فوج کشی کی اگرچہ صاحب سنگہ کے ساتہہ سردار چڑت سنگہ
کی بیٹی اسکی ہمشیرہ بیاہی ہوئی تہی بلحاظ رشتہ داری بالاتفاق رکہکر سودہرہ کو روانہ ہوا
جاتے ہی قلعہ سودہرہ کو گہیر لیا فوج صاحب سنگہ کی جو قلعہ مین تہی قلعہ بند ہو کر لڑتی رہی
عین اُس لڑائی کے موقع مین سردار مہان سنگہ بیمار ہوگیا جب سخت بیماری کی نوبت
پہنچی اور جانا کہ اب زندگی باقی نہین ہی تو رنجیت سنگہ کو جو اُسوقت بعمر دہ سالگی ہمراہ تہا
اپنی ہاتہہ سی دستار ریاست پہنا کر اور سردار دیال سنگہ کالیان والہ کو جسکو وہ کمال دیانتدار
وفادار مصاحب تصور کرتا تہا رنجیت سنگہ کا اتالیق بنا کر خود گوجرانوالہ کو روانہ ہوا اور

بوقت روانگی رنجیت سنگہ اورافسران فوج کوتاکید کی کہ بدستور محاصرہ قلعہ کا کیہ کر حتی الامکان قلعہ کو فتح کرین بعد روانگی سردارچہان سنگہ رنجیت سنگہ بدستور قاعدہ الوکتے لڑتا رہا اتنی مین خبر پہنچی کہ ایک لشکر سکہون کا بسرکروہی سردار کرم سنگہ دولو ودل سنگہ و جودہ سنگہ بہنگی وسردار جیبا سنگہ وجودہ سنگہ رامگڈہیان تمہاری لڑنے کی خاطر آیا ہے رنجیت سنگہ نی یہہ سنتی ہی قلعہ سودہران کا محاصرہ چہوڑ دیا اورانکی رستہ روکنے کو روانہ ہوا موضع کوٹ مہاراجہ کے پاس دونو فوجونکا مقابلہ ہوا اور تین گہنٹہ تک خوب لڑائی ہوئی اگرچہ اسوقت فوج رنجیت سنگہ کی دشمن کی فوج سی آدہی تہی مگر فتح خداداد آئی آخر دشمن بہاگ نکلے اوراسنی تین کوس تک انکا تعاقب کیا سردار چتر سنگہ کلال والیہ اس لڑائی مین مارا گیا ایک توپخانہ اور زنبورک خانہ سرداران بہنگیون کا مع بہت سے اسباب کے رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آیا بعد اس فتح کے رنجیت سنگہ نے تمام سباب غارت کا گوجرانوالہ مین بہیجدیا اور آپ بمقام کوٹ مہاراجہ فروکش رہا ہی رنجیت سنگہ اُسی مقام پر مقیم تہا کہ سردار چہان سنگہ نے اسی بیماری جس سے بوقت محاصرہ قلعہ سودہرہ کے بیمار ہوا تہا بتاریخ پانچوین ماہ بیساکہ سمت ۱۸۴۹ بکرمی اس دنیائے فانی سی بعالم جاودانی سفر کیا یہہ خبر جب رنجیت سنگہ نے سنی فی الفور گوجرانوالہ مین آیا اور باپ کی نعش کو داغدیا ؎ رباعی

سینکڑون عالم مین آئے اور گئے اسفندیار؛ آئی اور پہر چلدئے دنیا سی رستم سینکڑون کوئی بہی باقی نظر آتا نہین ہندی ہمین ؛ گرچہ گزرے ہین فریدون سینکڑون جم سینکڑون

تیسرا حصہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کی ابتدا عمر سی انتہا تک کل فتوحات ومہمات وواقعات کے ذکر مین

راویان بصدق مقال ومخبران واقف حال اس طرح پر بیان کرتے ہین کہ جب سردار چہان سنگہ بعالم جاودانی دنیائے فانی سی رحلت کر گیا مہاراجہ رنجیت سنگہ بعد فراغت کریا کرم ودیگر رسوم مذہبی سکہ کے سمت ۱۸۴۹ بکرمی مطابق سنہ ۱۷۹۲ع مین بعمر بارہ برس کے مالک ریاست مقبوضہ اپنے باپ کا

ہوا لیکن بسبب کم عمری اور تسلط و دخل کارپردازان سردار مہان سنگہ کے امور ریاست
ریاست مین چندان دخل اُسکا نہ تہا بلکہ رنجیت سنگہ کی والدہ بہی نہین چاہتی تہی کہ وہ
ریاست کے امور مین دخیل ہو کیونکہ اُسنے ایک شخص لکہپت رائے نام کہتری کو ہر ایک امر مین کامل
اختیار دیا ہوا تہا بلکہ سردار مہان سنگہ کیطرح تمام ریاست کا انتظام وہ اپنے حکم اور اختیار سے
کرتا تہا کوئی دوسرا شخص اوسکا ہم مرتبہ و ہمپایہ نہ تہا رنجیت سنگہ جب کسی کام مین دخل دیتا
وہ اسکے برعکس تجویز کرتا اور اسکی والدہ اسکی دخل دہی سے کمال ناراض ہوتی جب اس بیدخلی
اور بے اختیاری کی حالت مین پانچ برس گزر گئے اور رنجیت سنگہ سترہ برس کی عمر کا نوجوان
لڑکا ہو گیا تو یہہ خود بخود ریاست کے امور مین دخل دینے لگا اگرچہ اسکی والدہ اور دیوان لکہپت رائے
کو ناگوار گزرتا اور وہ اس تجویز کو فوراً بدل ڈالتے اور اُسکے حکم کے بموجب کام نہونے دیتے
۱۷۹۶ء مطابق ۱۸۵۳ بکرمی مین شاہ زمان بادشاہ کابل جو بعد وفات تیمور شاہ بن احمد شاہ
درانی کے کابل کے تخت پر بیٹہا تہا ایک فوج جرار کے ساتہہ پنجاب کو آیا کسی جوانمرد سکہہ سردار نے
اُسکا مقابلہ نکیا اور نہ کوئی اُسکا سد راہ ہوا گوروکا سکہہ اُسوقت کوئی کسی گانو مین نظر
نہین آتا تہا سب کے سب بادشاہ کے خوف سے بہاگ کر جنگلون مین گہس گئے چونکہ تشریف لانا
بادشاہ کا پنجاب کے ملک مین صرف سکہون کے انتظام کے لئے تہا جا بجا فوج مامور ہوئی کہ سکہونکو
گرفتار کر کے لے آوے درانی سوار جس گانو اور قصبہ مین جاتے کوئی سکہہ دستیاب نہوتا چند روز
بادشاہ نے لاہور مین قیام رکہا اور اسکا ارادہ تہا کہ لاہور مین رہکر پنجاب کا انتظام کرے مگر کابل سے
اُسکو کوئی ایسی خراب خبر گوشگزار ہوئی کہ اوسکو فی الفور واپس جانا پڑا اُسوقت رنجیت سنگہ
کی والدہ و لکہپت رائے و رنجیت سنگہ بہی اپنا ضروری سامان ہمراہ لیکر گوجرانوالہ کے بیچ نشان
جنگل مین جا چہپے تہے جب شاہ زمان لاہور سے کابل کو روانہ ہوا تو مسمی شاہنچی خان ایک
امیر کو کہ جوانمردی اور بہادری مین ضرب المثل تہا بہت سی فوج کے ساتہہ لاہور
چہوڑا اور حکم دیا کہ اگرچہ پنجاب کا ملک اب طوائف الملوکی کی حالت مین ہے اسکا انتظام

مشکل ہی مگروہ حتی الامکان اس کام مین کوشش کرے اور سکہان متمرد کو گوشمالی کرکے بادشاہ کا تابعدار بناے کہ وہ حکومت اور ریاست سے دست بردار ہوکر زمینداروں کی طرح کہیتی کرنے مین مشغول ہون چنانچہ اس افسر نے بتعمیل فرمان شاہی کے بادشاہ کی تشریف بری کے بعد انتظام شروع کیا اور دیکہا کہ سکہون کا اجتماع رسول نگر و گجرات کیطرف بہت ہی چنانچہ مع توپخانہ و فوج جرار رامنگر کا محاصرہ کیا چونکہ وہ علاقہ سردار مہان سنگہ کا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ بڑی اجتماع کے ساتہہ اُسکے مقابل ہوا اور سردار بلکہا سنگہ پنڈیوالہ و بدہ سنگہ ورن سنگہ سرای کالہ والہ وجودہ سنگہ اٹاریوالہ و دہرم سنگہ چلالیہ وغیرہ بہت سی سردارون کو اپنی امداد کے لئے بلایا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی جب شہنچی خان نے جانا کہ اب اِسجگہہ سکہونکا بہت مجمع ہوگیا ہی محاصرہ چہوڑکر گجرات کیطرف روانہ ہوا اُسوقت اُسکے ہمراہ بارہ ہزار سوار تہا گجرات کے قریب جب وہ پہنچا سردار صاحب سنگہ بہنگی پانسو سوار کے ساتہہ شہر سے نکلا اور سرے یہہ مجمع سکہونکا ہی اُسکے تعاقب مین وہان پہنچا اور دوسری مرتبہ ہنگامہ قتل و کشت و خون کا گرم ہوا اتفاقاً عین جنگ مین شہنچی خان کی چہاتی مین ایسی گولی لگی کہ وہ جوانمرد سپہ سالار مارا گیا اور وہان ہی دفن ہوا مقبرہ اُسکا شہر گجرات سے جانب شرق بفاصلہ چار میل کے واقع ہی اُسکے مارے جانیسے ولائتی فوج مین تفرقہ پڑگیا اور پنجاب سے نکلکر کابل کو چلے گئے جب پنجاب مین کوئی غیر ملک کا بادشاہ دست انداز نرہا اُسوقت مہاراجہ رنجیت سنگہ کی بلند ہمتی و نوجوانی تواسبات کی متقاضی تہی کہ تمام پنجاب پر قابض ہوجائے مگر بسبب اسکے کہ دیوان لکہپت رائے اِسکو کسی امر مین دخل نہین دیتا تہا خاموش تہا اور سب سکہہ یہہ چاہتے تہے کہ اس ریاست کو نیست و نابود کرکے اِسکی ریاست پر خود قابض ہوجائین سب نے ملکر حشمت خان تمنیدار قوم چٹہہ کو جسکی حکومت مین اکثر علاقے دریاے چناب کے کنارے پر تہے رنجیت سنگہ کا دشمن بنادیا اور اُسکا ارادہ ہوا کہ کسی آسان طریق سے رنجیت سنگہ کو قتل کرڈالے ایکدفعہ ایسا

اتفاق ہوا کہ رنجیت سنگہ شکار کہیلتا ہوا حشمت خان کے علاقہ مین جا نکلا اوسطرف سے
حشمت خان بہی آپہنچا اور رنجیت سنگہ کو غافل پاکر تلوار کا وار کیا مگر وہ تلوار رنجیت سنگہ
کو نہ لگی اور کاٹہی پر لگ کر کاٹہی کٹ گئی یہہ حال دیکہہ کر رنجیت سنگہ ہوشیار
ہوگیا اور دوسرا وار تلوار کا حشمت خان پر کیا جس سے اسکا سر فوراً گردن سے جدا
ہوگیا اُسکے مرنیکے بعد بہت سا علاقہ اسکا اِس ریاست کے متعلق ہوگیا اور سرکشان قوم
چیہہ نے اطاعت منظور کی اُنہین دنونمین سدا کور زوجہ گور بخش سنگہ کنہیا نے جو رنجیت سنگہ کی
ساس تہی ایک خط رنجیت سنگہ کے نام لکہا اور اُسمین درج کیا کہ سرداران شمول رامگڈہیہ
جنکا علاقہ تیری خسر جیسنگہ کنہیا نے تمہارے باپ کے کہنے سے واپس کر دیا تہا اسبات کے درپے
ہین کہ میرا علاقہ مجہسے چہین لین چونکہ مین عورت ہون اور اُنسے لڑنا میرا کام نہین تمسے مدد
چاہتی ہون کہ اسی روز کیواسطے مینے تمہارے ساتہہ رشتہ کیا اور لڑکی دی تہی اِس خط کا
مضمون جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سُنا فی الفور روانگی پر مستعد ہوگیا اور مع سواران متعلق
شمول بکوچ ملغار بٹالہ مین گیا اور فوج سدا کور کی ہمراہ لیکر داخل علاقہ ریاست سرداران رامگڈہیہ
ہوگیا اور قصبہ میانی کو جو ریاست گاہ سردار جسا سنگہ رامگڈہیہ کی تہا محاصرہ کر لیا دونو
طرفسے لڑائی ہوتی رہی چونکہ سامان قلعہ گیری و دیوار شکنی کا اُسوقت رنجیت سنگہ کے ہمراہ
نتہا چہہ ماہ تک قصبہ فتح نہوا اور دونو فریق مین سے کوئی غالب یا مغلوب نہوا اتنے مین برسات
کا موسم آگیا اور دریا چناب اِسقدر طغیانی مین آیا کہ قصبہ میانی کے چارون طرف پانی بہر گیا
ناچار رنجیت سنگہ محاصرہ چہوڑکر واپس آیا چونکہ وقت ملاقات رانی سدا کور نے رنجیت سنگہ
کو یہہ بات بہی کہی تہی کہ دیوان لکہپت رائے تو تمہاری والدہ کا مختار و مدار المہام خود کل ہو رہا ہے
تمہارا اختیار نہ تو خزانہ پر ہے اور نہ ریاست پر بلکہ تمہارے وجود کو وہ کچہہ وجود تصور نہین کرتا ایسے
شخص کا انتظام اپنے ہاتہہ کر لینا چاہیے ایسا نہو کہ وہ اپنے فائدہ کیلئے تمہارا نقصان کرے اور تمہاری
جان پر اُسکے ہاتہہ سے کوئی صدمہ پہنچے کیونکہ تمہاری والدہ کو اُسکی خاطر منظور ہے تمہاری

جان کا غم اُسکو ہرگز نہین ہے یہہ بات سنکر رنجیت سنگہ ہوشیار ہوگیا اور زمیندارون نے سازش کرکے اُسکے قتل کر دینے کی تجویز کی جب لکہپت رائے گانوین کنکوت کرنے کے لئے گیا تو زمینداروں نے بایماے رنجیت سنگہ کے اُسکو جان سے مار ڈالا یہہ دیوان لکہپت رائے قدم کا کہتری قصبہ نوشہرہ کا رہنے والا تہا رنجیت سنگہ کی والدہ اُسپر کمال مہربان تہی اور یہہ اقتدار حاصل تہا کہ کل مال و ملک کا انتظام جزو و کل اُسکے اختیار مین تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کو صرف دس روپیہ روزمرہ خرچ کے لئے خزانہ سے ملتے تہے سمبت ۱۸۵۵ بکرمی جاڑون کے موسم مین شاہ زمان بادشاہ کابل نے بسبب مارے جانے شہنچی خان امیر کے سکہون سے عوض لینے کے لئے کابل سے ایک جرّار فوج کے ساتہہ پنجاب کو کوچ کیا جب بادشاہ کی آمد آمد کی خبر تمام پنجاب مین مشہور ہوئی سب سکہہ سردار اپنی اپنی ریاست کا بہوت سے اٹہکر جنگلون مین چہپ گئے اور یہہ چاہا کہ بادشاہ کے مقابل ہوکر اپنی جان تلف کرین کیونکہ ایک شخص جانتا تہا کہ بادشاہ آخر کسیقدر روز رہکر پنجاب سے واپس چلا جاویگا جب بادشاہ جہلم سے دوتر اشہرون مین آہ رگا لوگونکا نو اُجڑے ہوئے دکہائی دینا جو لوگ سکہون کی غارتگری سے بچگئے تہے اُنکو اندیشہ تہا کہ سکہوکا بلی افغان لوٹ لینگے اسواسطے اپنے گہر چہوڑکر چلے گئے تہے اور فی الحقیقت کابلی افغانون کی لوٹ بہی سکہون سے کچہہ کم نہ تہی سکہہ تو آدمی کو بطمع مال مارتے اور قتل کرتے تہے اور افغان بہ نیت ثواب کے مارڈالتے تہے بادشاہ نے جب پنجاب کا ملک ایک ویرانہ جنگل دیکہا تو بہت افسوس کیا اور منزل بمنزل لاہور آپہنچا اُسکے آنے سے اول تین حاکم شہر لاہور کے جنکی حکومت مین ایک ایک حصہ شہر کا تہا بہاگ گئے بادشاہ نے ایک فوج اُنکی گرفتاری کے لئے مامور کی مگر کہین سے دستیاب نہوئے چار ماہ تک بادشاہ لاہور مین قیام پذیر رہا اور بہت چاہا کہ سکہونکی سرکوبی کرے مگر نا چار تہا کہ سکہون کا کہین نشان پایا نہین جاتا تہا سواے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے کہ اُسوقت بمقام رسول نگر چند سوارون کے ساتہہ قیام پذیر تہا اُسکی موجودگی کی اطلاع جب

بادشاہ کو ہوئی تو کہا کہ اگر سکھہ جمع ہو کر میرے مقابلہ پر آئینگے تو انکو سزا دیجائیگی اب اگر
ایک شخص کو بھی پکڑا اور مارا تو اسسے تمام قوم کا انتظام نہیں ہوسکتا پانچ مہینے تک پنجاب
میں شاہ زمان کا جانا موقوف ہوا تو بادشاہ نے لاہور سے کوچ کیا جب دریا چناب کے کنارے پہنچا
سکھہ جنگلون سے نکلکر شہر لاہور کے قریب جمع ہوئے اور چاہا کہ بادشاہ کا تعاقب کر کے اسکا
اسباب لوٹ لین اسوقت مہاراجہ رنجیت سنگھہ نے انکو اس ارادہ سے باز رکہا اور کہا کہ اگر تم
پیچھے جا مرو تو میدان مین اسکے ساتھہ لڑئے اب جو وہ سفر مین ہے اور اپنی دار الخلافت کو
مراجعت کئے ہوئے چلا جاتا ہے ناحق اسکو ستانا اور تکلیف دینا اچھا نہین ہے اس فہمائش سے
سکھہ اپنے ارادہ سے باز آئے جب لشکر شاہ زمان کا دریائے چناب سے اترنے لگا تو
دریا نہایت طغیانی پر تہا چند روز تک بادشاہ کو وہان رہنا پڑا بڑی مشکل سے لشکر دریا
اترا مگر جب توپخانہ کے اترنے کی نوبت آئی تو دس عدد توپین شاہی دریا مین غرق ہو گئین
بادشاہ اسوقت حیران تہا کہ آیا دریا سے توپین کیونکر نکالی جائین جب کوئی تدبیر نہ آئی
تو ایک پروانہ مہاراجہ رنجیت سنگھہ کے نام کہ وہ علاقہ اسی کی حکومت مین تہا بدین مضمون لکہا کہ
بسبب طغیانی دریائے چناب کے بادشاہی توپین پانی مین غرق ہو گئی ہین انکا نکالنا بہت
مشکل ہے البتہ جب پانی کم ہوگا انکا نکالنا آسان ہوگا چونکہ یہہ علاقہ تمہاری حکومت مین ہے
بعد فرو ہونے طغیانی کے اگر تم ان توپون کو نکلوا کر کابل مین ہمارے پاس پہنچاؤ تو موجب
خوشنودی خاطر بندگان ہوگا اور اس خدمت کے عوض مین ہماری طرف سے تمکو اجازت ہے کہ
لاہور پر جاکر قبضہ کر لو اپنی حکومت خطۂ پنجاب مین قائم کر لو آئندہ ہماری طرف سے کوئی حاکم و
فرمانفرما مزاحم حال تمہارے نہ ہوگا یہہ تحریر مہاراجہ رنجیت سنگھہ کے پاس پہنچی بہت خوش ہوا
اور چار ماہ کے بعد جب دریا کا پانی اترا تو بڑی کوشش سے آٹھہ توپین بادشاہی دریا سے
نکلوائین اور اپنے معتبر کے ہاتھہ کابل کو روانہ کین اس خدمت سے بادشاہ بہت خوش ہوا
معتبر کو خلعت فاخرہ بخشا اور بڑی عزت سے رخصت کیا دو توپین باقیماندہ بادشاہی

جو دریا مین تہین وہ ایک سال کے بعد نکلوائی گئین اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے تصرف مین آئین

دخل پانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا لاہور مین

جب مہاراجہ رنجیت سنگہ کی دن بدن ترقی ہونی گئی اور سب سردار ان خاندان مقہور ہوتے گئے اور سردار جہنڈا سنگہ رامگڑہیہ سخت بیمار پڑگیا اور ضیق النفس کی بیماری اُسکو ایسی لاحق ہوئی کہ وہ لڑنے اور فوج کشی کے لایق ہی نرہا اور سردار گلاب سنگہ بہنگی دشمن اپنے خاندان کا گہوڑے سے گرا اور سخت چوٹین اُسکو آئین ایسے سخت وقت مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے چاہا کہ شہر لاہور پر قبضہ کیا جائے مگر اس کام کو وہ بڑا تصوّر کرتا تہا کیونکہ ایک حصہ شہر لاہور کا بہنگی مثل کے سرداروں کے تصرف مین تہا اور انکا حامی اُن دنون مین سردار صاحب سنگہ بہنگی تہا جسکی حکومت شہر گجرات مین تہی اور لاہور کے قابض سردارون کو اپنا نائب تصور کرتا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ اسی فکر مین تہا کہ ایک عرضی مسلمان حاکم رائی و محمد عاشق و محمد باقر و محمد طاہر و مفتی محمد مکرم وغیرہ روسا شہر لاہور کی بمضمون ذیل رنجیت سنگہ کیخدمت مین گوجرانوالہ مین پہنچی کہ رعایا شہر لاہور مین تین حاکمون کی حکومت سے از حد تنگ ہی اور تینون نے رعیت کو لوٹ لیا ہی کوئی فریاد رس غریب رعیت کا نہین ہے جسقدر فصیل کی دیوار کے باہر شہر آباد تہا وہ تو سکہون غارت کرنے لوٹ لیا اور مکانات گرا کر لکڑیان نکالکے گئے ہین اندر کی آبادی ہی اب نصف سے کم رہگئی ہی محلون کے محلے اُجڑ پڑے ہی ہین جسقدر آبادی باقی ہی اسکو اب یہہ تین حاکم ویران کرتے جاتے ہین تینون دن رات عیش و عشرت مین مصروف رہتے ہین جب خرچ کی ضرورت ہوتی ہی اپنی رعیت کو آپ ہی لوٹ لیتے ہین ایسے وقت مین اگر آپ اسطرف قدم رنجہ فرمائین تو ہماری عین مراد ہے کہلے دروازون شہر پر قبضہ آپکا ہو جائیگا جب یہہ عرضی شہر کے رئیسون کی رنجیت سنگہ کے حضور مین پہنچی بہت خوش ہوا اور سجدہ شکر کا خدا کی جناب مین کیا اور فی الفور مستعد ہو گیا کہ شہر لاہور پر قابض ہو کر اپنی حکومت خطہ پنجاب مین

قائم کرے چنانچہ اپنی سواروں کی جمعیت کے ساتھہ پہلے گوجرانوالہ سے روانہ ہوکر تہرہ والہ
مین گیا اور سدا کنور اپنی ساس کے ساتھہ اس باب مین مشورہ کیا اور امداد چاہی چنانچہ
وہ بہی اپنا لشکر لیکر اسکے شامل ہوئی اور دونو فوجین بکوچ متواتر تہرہ والہ سے روانہ ہوکر
لاہور آگئین اور تاریخ یکم محرم کو لاہور مین اکر لاہور کے پاس نواب وزیرخان کے باغ
مین جواب بازار انارکلی مین متصل ڈاکخانہ وعجائب گہر کے واقع ہے اور اسی باغ کی بارہ
دری مین اب انگریزون نے کتاب گہر بنایا ہے آکر اترا سرداران قابضان لاہور نے جب
یہہ خبر پائی بہت متفکر ہوئے فی الفور دروازے شہر کے بند کرلئے اور سامان وفوج
موجودہ کے ساتہہ جنگ کرنے پر مستعد وآمادہ ہوگئے چونکہ اسوقت شہر لاہور کے صرف تین دروازے
دہلی ولوہاری وروشنائی کہلے تہے اور باقی تمام دروازون کو بالکل پکی دیوارین بناکر
مسدود کیا ہوا تہا رنجیت سنگہ کو شہر مین داخل ہونا سخت مشکل نظر آتا تہا پہلے تینون حاکمون
نے یکتن ویکدل ہوکر اپنی اپنی فوج جمع کی اور قریب دو سو آدمی کے لوہاری دروازہ
سے باہر نکلکر رنجیت سنگہ کے مقابل ہوئے چونکہ فوج محض بے سروسامان وبے سلاح
وخراب وخستہ تہی ایک ہی حملہ مین بہاگ کر شہر مین آگئی اور پانچ آدمی اُنمین سے کام آئے
رؤسائے لاہور جو باطنی سازش مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ رکہتے تہے اس بات پر مستعد تہے
کہ اُسکو لاہور مین داخل کرلیا جاے چنانچہ سب نے مہر محکم دین کو جو محافظ دروازہ لوہاری کا
تہا اِس بات پر آمادہ کیا کہ جب رنجیت سنگہ دروازہ تک پہنچے فوراً دروازہ کہولدے اور
رنجیت سنگہ کو اطلاع دیگئی کہ کل کی تاریخ صبح صبح وہ اپنی فوج کے ساتہہ لوہاری
دروازہ کے پاس آے دروازہ فی الفور کہولدیا جاویگا دوسرے روز یعنی تاریخ ۱۰ ساوہ سدی سمت ۱۸۵۶ بکرمی
رنجیت سنگہ باغ نواب وزیرخان سے مع فوج سوار ہوکر لوہاری دروازہ کی طرف
آیا یہہ خبر مخبر نے سرداران قابضان لاہور کو پہنچائی کہ رنجیت سنگہ لوہاری دروازہ
کو توڑ کر شہر مین آنا چاہتا ہے اور وہ اپنی موجودہ فوج کے ساتہہ سوار ہوکر لوہاری دروازہ

کو آئے اور چاہا کہ رنجیت سنگہ کو روکین مگر جب دروازہ کے پاس پہنچے تو مہر محکم دین نے براہِ فریب وہ دہوکہ دیا کہ اُنکو کہا کہ رنجیت سنگہ ادہر کو آیا تہا ہمنے بندوقین مار کر اُسکو اِدہر سے ہٹا دیا ہے اب وہ دہلی دروازہ کیطرف گیا ہے اِسطرف سے آپ خاطر جمع رکہین اِدہر کوئی داخل نہونے پائیگا تم دہلی دروازہ کیطرف جا کر بندوبست کرو ایسا نہو کہ وہ اُدہر سے آجائے جب سرداروں نے یہہ بات سُنی محکم دین کی جہوٹی بات کو سچ جانا اور دہلی دروازہ کیطرف دوڑے ہوئے چلے گئے اُنکے اُدہر جانے سے بعد محکم دین نے فی الفور لوہاری دروازہ کا پہاٹک کہولدیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ شہر مین داخل ہو گیا جب یہہ خبر قابضان لاہور کو پہنچی کہ رنجیت سنگہ مع فوج شہر مین آگیا ہے تو دو سردار تو دہلی دروازہ سے نکلکر بہاگ گئے اور چیت سنگہ بہنگی جسکے قبضہ مین قلعہ تہا قلعہ مین جاکر قلعہ بند ہو گیا رنجیت سنگہ نے شہر مین داخل ہو کر انتظام شہر کا کر لیا اگرچہ داخل ہونیکے وقت سکہان فوج نے شہر پر دست اندازی شروع کی مگر رنجیت سنگہ نے ممانعت کی کہ فوج مین سے کوئی رعیت کو نہ ستائے چنانچہ امن ہو گیا بعد ازان رنجیت سنگہ نے تجویز کی کہ قلعہ لاہور کا محاصرہ کیا جائے مگر رانی سدا کنور نے مخالفت کی اور کہا کہ چیت سنگہ سے لڑنا ضرور نہین دو چار روز مین بسبب کم خرچی کے وہ خود نکلکر چلا جائیگا چنانچہ اُسی طرح وقوع مین آیا کہ دوسرے روز چیت سنگہ کا وکیل رنجیت سنگہ کے پاس آیا اور درخواست کی کہ اگر آپ سردار چیت سنگہ کے مزاحم نہون تو وہ قلعہ سے نکلکر چلا جاتا ہے رنجیت سنگہ نے اُسکی التجا منظور کی اور وہ جان بچا کر چلا گیا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی وفایابی سے پہلے وقت لاہور مین تین حاکم حکمران تہے انکا احوال مفصل بیان درج کیا جاتا ہے کہ خالی از لطف نہو گا

حال سردار گوجر سنگہ بہنگی لاہور کے پہلے حاکم کا

اِسکا باپ مسمی نا تہا جاٹ گوت سندہو موضع بہوری کا رہنے والا تہا زمینداری اُسکی کچہہ نہ تہی مفلسی و ناداری کی بلا مین ہمیشہ مبتلا رہتا تہا ایکدو مرتبہ چوری کی تو لی پیشہ

ثابت ہوئی تو نیہ داروں نے اُسکو گانو سے نکالدیا پہر اُسنے ایسے افعال سے توبہ کی
اور محنت مزدوری کرنے لگا اُسکے گہر تین بیٹے بہیمیان گوجر سنگہ و کرجا سنگہ و بناہو سنگہ
ہوئے جب یہہ جوان ہوئے تو پہلے باپ کیطرح محنت مزدوری پر انکا بہی گزارہ تہا جب انہون
نے سکہونکی ترقی دیکہی تو یہہ بہی تینون بہائی بہیجا گوربخش سنگہ بہنگی کے پاس گئے اور
پاہل لیکر سکہہ بنے چونکہ جوان تنا ور تہے اُسنے اپنی گہوڑے پر ایک کو دیگر گہوڑ چڑہا بنا لیا
اور اپنی مثل کے شامل کر لیا گوربخش سنگہ کو انہون نے اپنی خدمات سے کمال خوش کیا جو
مال غارت مین حاصل ہتوا نصف حصہ یہہ خود لے لیتے اور نصف گوربخش سنگہ کو دیا کرتے
جب گوربخش سنگہ اپنی اخیر عمر مین کمزور اور نہایت ضعیف ہوگیا تو گوجر سنگہ کہ اُنمین بہت
ہشیار تہا گوربخش کی اجازت سے اُس گروہ کا افسر بنا اور موضع امرگدہ فتح کرکے خود
اُسمین رہنے لگا پہر جب اسلام کی حکومت لاہور سے جاتی رہی تو اُسنے لاہور پر آکر قبضہ
کر لیا اُسوقت اُسکی مصاحبت مین بہیمیان لہنا سنگہ و سوبہا سنگہ بہی تہے لاہور لیکر اُسنے
ایک حصہ کی حکومت اپنے متعلق رکہی اور دو حصے اُن دونو کو بانٹ دئیے پہر اُسنے لاہور سے
نکلکر اور ملک بہی فتح کئے اور جمعیت بہت بہم پہنچائی اور پنجاب کے سرداروں اور ملک
والون مین مشہور ہوا سلیمان خان بہمبر کے حاکم پر بہی اُسنے یورش کی اور نذرانہ
کافی لیکر مطیع بنایا اور گہکر قوم و دہنی بہیب کے دونو حاکم بہیمیان سردار کرم اللہ خان و
منصور خان پر یورش کرکے بڑا روپیہ اُن سے وصول کیا اور آیندہ کیلئے تابعدار بنایا پہر
گجرات اور اُسکے متعلقہ علاقہ پر اپنی حکومت قایم کی غرض یہہ صاحب قسمت سردار اگرچہ
بہنگیون کی مثل کی ایک شاخ کا افسر تہا مگر سب سے الگ اپنی فتوحات مین مشغول تہا بہادری
و جوانمردی اُسکی ہر ایک سکہہ سردار کے دل پر نقش تہی صاحب سنگہ اسکا بیٹا بہی بڑا بہادر و زور
آور سردار تہا مگر باپ اُسکو نہین چاہتا تہا اور چہوٹے دو بیٹون سکہا سنگہ و فتح سنگہ
سے محبت رکہتا تہا مگر تیہہ صاحب سنگہ نے بحالت عدم موجودگی اپنی باپ کے گجرات و

سوہدرہ وغیرہ علاقون پر جسپر گوجر سنگہ کی حکومت تہی اپنا قبضہ کرلیا باپ کے کاردار
وہان آئے اور نکال دئے جب گوجر سنگہ کو خبر ہوئی فوج کو لیکر بیٹے پر چڑہ گیا اُدہر سے
صاحب سنگہ گجرات سے نکلکر باپ کے مقابل ہوا آپسمین خوب تلوار چلی بہت
آدمی کام آئے پہر صاحب سنگہ قلعہ مین محصور ہوگیا اور گوجر سنگہ نے محاصرہ کرلیا
چند روز لڑائی رہی آخر سردار مہان سنگہ سکرچکیہ نے درمیان مین آکر باپ بیٹون کی
صلح کرادی اور تعلقہ سوہدرہ بیٹے کو باپ سے گزارہ معاش کے لئے دلا دیا جب گوجر سنگہ
مرگیا تو صاحب سنگہ جانشین ہوا شہر گجرات اسنے اپنا ریاستگاہ بنایا اور تیسرا حصہ
لاہور پر بہی قبضہ قائم رکہا باپ کے متعلقہ کل علاقے اِسنے اپنے قبضہ مین لیے اور سکہا سنگہ
وسوبہا سنگہ اِسکے بہائی اکثر لاہور مین رہکر خرچ ضروری اس سے لیا کرتے تہے صاحب سنگہ
نے اپنی شادی راجکور سردار مہان سنگہ کی ہمشیرہ کے ساتہہ کی جو سردار چڑت سنگہ
سکرچکیہ کی بیٹی تہی اس رشتہ سے بہی اسکی عزت بڑہ گئی جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے لاہور لے لیا تو اسکی سخت عداوت رنجیت سنگہ سے ہوگئی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے
پے در پے مہمون مین اِسکو زیر کرلیا اور کل علاقہ اِسکا فتح کرکے صرف علاقہ بجوات اُسکو
گزارہ کے لئے عنایت کیا وہ بہی اُسکے مرنے کے بعد ضبط کرلیا جب وہ مرگیا تو اُسکی
تین عورتین باقی رہین ایک تو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی پہوپہی یعنی بہوا تہی جسکا نام راجکور
تہا اور دو اور مسماتان دیاکور ورتن کنور تہین جنکے حسن وجمال کا شہرہ تمام سکہون مین تہا
اور فی الحقیقت وہ کمال خوبصورت آپسمین حقیقی بہنین تہین مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے اُن دونو پر چادر ڈال لی یعنی نکاح کرلیا جنکے پیٹ سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے
شہزادگان ملتانا سنگہ و کشمیرا سنگہ و پشورا سنگہ پیدا ہوئے ٭

ذکر لہنا سنگہ دوسرے حاکم شہر لاہور کا

یہہ شخص با قوم نون جاٹ موضع مری والہ کا رہنے والا تہا گانو مین اِسکی زندگی نہایت

تنگی سے بسر ہوتی تھی کبھی محنت مزدوری اور کبھی گدائی سے گزارہ کرتا تھا سنہ ...
سے سنگ اگر گوربخش سنگہ بھنگی کے پاس جو موضع روڑانوالہ مین رہتا تھا گیا اور پاہل
لیکر سکھہ بنگیا اور گوربخش سنگہ کے گروہ کے ساتھہ ہوکر غارتگری وتاراج مین مصروف
ہوا چونکہ آدمی مستعد وچالاک تھا چستی وچالاکی وتیزی وتندی مین سب سے بڑہگیا
گوربخش سنگہ بسبب اسکی خدمات کے اسکو عزیز رکھتا تھا جب غارت کا مال جمع کر کر
صاحب جائداد وعزت وآبرو ہوگیا تو باجازت گوربخش موضع وکہنی مین اپنے کچا قلعہ بنوایا
اور رہنے لگا جب سردار گوجر سنگہ کا ارادہ ہوا کہ لاہور پر یورش کرے تو بسبب اسکے
کہ لہنا سنگہ اور وہ ایک ہی مثل کے سردار تھے اسنے اسکو بھی مع اسکے متعلقہ سوارون
کے ہمراہ لیلیا اور لاہور آکر شہر کو تہوڑی سے مقابلہ ومجادلہ کے بعد لے لیا اور تیسرے
حصہ کا مالک ہوا قلعہ لاہور اسکے قبضہ مین تہا جب لہنا سنگہ مرگیا تو اسکا بیٹا چیت سنگہ
جانشین ہوا اسکے وقت مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور پر فتحیاب ہوکر اسکو شہر اور قلعہ
سے نکالدیا اور وہ علاقہ ونیکے رنجیت سنگہ سے جاگیر مین لیکر اودہر کو چلا گیا اور
تا دم حیات گزارہ کرتا رہا جب وہ بہی مرگیا تو اسکی جاگیر ضبط ہوگئی اور نہال سنگہ اسکے
بیٹے کو ایک گانو مدد معاش مین عطا ہوا وہ بہی بعد کسیقدر مدت کے ضبطی مین آیا اور یہہ
خاندان بالکل نیست ونابود ہوگیا کوئی آدمی صاحب اقتدار پہر اسمین پیدا نہوا

حال سوبہا سنگہ تیسرے حصہ دار لاہور کا

یہہ شخص قصبہ کانہہ پرگنہ لاہور ضلع لاہور کا رہنے والہ تہا اسکا باپ چودہری ملکی قوم
جاٹ گوت سندہو اگرچہ اس گانو مین زمیندار وپٹی دار تہا مگر اسکی زمین اپنی تہی پیداوار
کم ہوتی تہی اور وہ بکمال تنگی وافلاس گزارہ کرتا تہا سوبہا سنگہ دس برس کی عمر مین
اپنے گہر سے نکلا اور ٹہاکر سنگہ روسیان والہ کے پاس جو اس زمانہ مین ایک قلیل جمعیت کو ساتھہ
غارت ورہزنی کرتا تہا چلا گیا چونکہ لڑکا خوبصورت اور مستعد تہا ٹہاکر سنگہ نے اسکو اپنے

پاس کہہ لیا او بکمال محبت سے پیش آیا جب جوان ہوا تو ایک گہوڑا اور جنگی ہتہیار اُسکو
دئیے اور فن سپاہگری اسکو سکہلایا چند سال یہہ ٹہاکر سنگہ کے پاس رہا پہر کسی بات
پر ناراض ہوکر اُسکی نوکری سے اُسنے علیحدگی اختیار کی اور سردار جہنڈا سنگہ بہنگی کے
پاس پہنچکر اُسکی مثل مین شامل ہوا چونکہ وہ سوائے سکہہ کے کسی اور کو اپنی مثل مین شامل
نہین کرتا تہا اُسنے اسکو پاہل دیکر سکہہ کر لیا چونکہ ٹہاکر سنگہ کی محبت اسکے ساتہہ
بدرجہ کمال تہی اُسنے دوبارہ اُسکو اپنے پاس بلوالیا اور اپنے گروہ مین افسری کا عہدہ
بخشا اور خود بسبب معمری و ضعیفی کے گہر بیٹہا رہتا رہزنی و غارتگری پر اسکی اموری
عمل مین آئی آخر جب موضع بہیران کی غارت مین ٹہاکر سنگہ کو گولی لگی اور وہ مارا گیا
تو ٹہاکر سنگہ کے گروہ مین سوبہا سنگہ افسر بنا اور اسکے متعلقہ علاقہ پر بہی قابض ہوگیا
سردار چڑت سنگہ سکر چکیہ کے ساتہہ اُسکی کمال دوستی تہی یہانتک کہ آپسمین پگڑی
بدلکر بہائی بہائی بنے ہوئے تہے جب چڑت سنگہ نے لاہور پر یورش کی اور سکہون کا
اجتماع ہوا تو اُسکو بہی برعایت دوستی کے ہمراہ لے لیا سب سکہون نے لاہور جاکر خواجہ
عبید اللہ خان صوبہ دار لاہور کو شکست دیکر شہر سے بیدخل کیا اور شہر کو دل کہولکر لوٹا
لاہور کی لوٹ سے سوبہا سنگہ کو بہت مال ہاتہ لگیا اور امیر کبیر بنگیا لاہور سے مال لیکر یہہ
اپنے گانوں مین پہنچا اور موضع نیاز بیگ پر یورش کرکے قابض ہوگیا پہر جب سردار گوجر سنگہ
نے لاہور پر چڑہائی کی تو اُسنے بہی اپنی ہمراہی کے لئے اسکو بلایا جب لاہور فتح ہوگیا تو
یہہ بہی تیسرے حصہ کا مالک بنا جب یہہ مرا تو مُہر سنگہ اور مہر سنگہ اسکے دو بیٹے چہوڑے
اُن دونو کا باپ کی جائداد تقسیم کرنے پر آپسمین تکرار ہوگیا اور مُہر سنگہ مہر سنگہ کے ہاتہہ
سے قتل ہوا جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور پر قبضہ پایا تو مہر سنگہ شہر سے بہاگ گیا
اُسکا علاقہ موضع نیاز بیگ وغیرہ جسقدر تہا ضبطی مین آگر خاندان نیست و نابود ہوگیا ۔

جمع ہونا سکہونکا بمقام موضع بہیین بارادۂ جنگ و فساد اور جانا

مہاراجہ رنجیت سنگہ کا اُنکے مقابلہ کو اور فتحیاب ہونا

جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور فتح کرلیا اور ہر ایک سکہہ سردار نے یہہ خبر سُنی تو سب کے
سب حسد و بغض کی آگ مین جل گئے خصوصاً راجگان و سردار تو مستعد اس بات پر ہوگئے
کہ ایک مجمع سکہون کا جمع کرکے رنجیت سنگہ پر یورش کیجائے اور اُس سے شہر لاہور چھین لیا جائے
چنانچہ آپسمین خطوط جاری ہوئے سردار جسّا سنگہ رامگڑہیہ تو بسبب ضعیفی و بیماری
کے حاضر نہ ہوسکا مگر اپنے بیٹون کو اُسنے شامل کئے سوار دیکر بھیجے ساتہہ سردار گلاب سنگہ بہنگی کے
پاس بمقام امرتسر بھیجدیا بہنگی شامل کے سوار بھی جمع ہوئے صاحب سنگہ بہنگی سردار گوجر سنگہ کا
بیٹا بھی اُنمین شامل ہوا چہوٹے سکہہ سردار سب کے جمع ہوئے اور کئی ہزار سوارونکا مجمع بنکر
امرتسر سے چلا یہہ سوار سلاح وغیرہ سامان لابدی سے آراستہ تھے اور توپخانہ بھی ہمراہ رکہتے تھے
جب شہر لاہور کے مشرق کیطرف بفاصلہ دس کوس کے پہنچے متصل قصبہ بہسین فرودکش ہوئے
اس ارادہ پر کہ جب کل لشکر جمع ہوجائے تو بہیئت مجموعی لاہور پر حملہ کیا جائے جب یہہ خبر مہاراجہ
رنجیت سنگہ کے پاس پہنچی نہایت اندیشہ ناک ہوا کیونکہ اُسوقت رنجیت سنگہ کو خرچ کی
طرف سے نہایت تکلیف تھی اور خزانہ کو جرانوالہ سے بسبب خوف غارت سکہون کے منگوا
نہین سکتا تھا جب اِس مہم کا موقع آپہنچا تو فوج نے جواب صاف دیا اور کہا کہ جبتک
ہماری تنخواہ نہ ملیگی ہم لڑائی پر نہین جائینگے اور بڑا سبب ناراضگی فوج کا یہہ تھا کہ بوقت
فتح لاہور کے فوج کو امید تھی کہ شہر کو لوٹکر ہم دولتمند ہوجائینگے جب رنجیت سنگہ نے
لاہور کو لوٹنا بند کردیا اور فوج کو کچہہ نملا تو فوج ناراض ہوگئی اور ششماہہ تنخواہ کے لینے کا
سوال کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ اُسوقت حیران تہا کہ کیا کیا جاوے پہلے اُسنے یہہ تجویز کی
کہ لاہور کی رعایا سے قرض لے پھر اِس بات سے بھی کنارہ کش ہوا اور تصور کیا کہ شاید رعایا
روپیہ مانگنے سے ناراض ہوکر دشمن سے سازش کرلے تو فتح کیا ہوا شہر پھر ہاتھ سے نکلجائیگا
اِس فکر مین تہا کہ ایک ضعیف اسّی برس کا آدمی اِسکی خدمت مین حاضر ہوا اور

عرض کی اگر مہاراجہ میری پرورش کرے تو مین ایک خزانہ و دفینہ کا نشان دیتا ہون جسکو
میر مین الملک صوبہ لاہور نے قلعہ کے اندر میرے روبرو دفن کیا تھا اور میرے چچا نے تو پیشن
بہ بھی جو قلعہ کے اندر مدفون ہین انکا نشان بھی بتلا سکتا ہون مہاراجہ رنجیت سنگھ نے
جب یہ خوشخبری سُنی تو مخبر کی بہت خوشامد کی اور اُسکی نشاندہی کے بموجب
ایک تہ خانہ کی زمین کو کھودا تو بہت سا خزانہ کئی لاکھ روپیہ کی مالیت کا دستیاب
ہوگیا مہاراجہ نے جب وہ خزانہ پایا تو بہت خوش ہوا مخبر کو بہت خوش کیا اور فوج
کی تنخواہ تقسیم کرکے انکو رضامند کر لیا اور چند توپین جو زمین مین دفن ہوئی ہوئی دستیاب ہوئی
تھین انکو بھی تخت پر چڑھا لیا گیا اور بڑی تیاری کے ساتھ رنجیت سنگھ لاہور سے دشمنون کے
مقابلہ کو نکلا اور ایک کوس کے فاصلے سے چلکر میدان مین جا کر فروکش ہوا چند روز
دونو لشکر میدان مین اُترے رہے اگرچہ خفیف لڑائی ہر روز ہوتی رہی پر مقابلہ کوئی ہوا
آخر ایک روز سردار گلاب سنگھ بھنگی نے یہ نیت کی کہ کل صبح رنجیت سنگھ کے ساتھ
جنگ کرکے فیصلہ کر لیا جائیگا چونکہ گلاب سنگھ بھنگی کو شراب پینے کی بہت عادت تھی اور ہر وقت
صراحی پیالہ آگے دھرا رہتا تھا اُس رات اُسنے شراب بہت نوش کی اسلیے کہ کل
صبح کو بحالت مستی رنجیت سنگھ کے ساتھ جنگ کریگا اور وہ شراب نہایت تیز تھی بہت
پینے سے وہ ایسا مست ہوا کہ پھر آنکھیں کہان رات کو بستر پر پڑا مر گیا صبح کو جب فوج
لڑنے کے لیے طیار ہوئی اور سردار کو نیند سے بیدار کرنے لگے تو دیکھا کہ وہ مُردہ پڑا ہے تمام
فوج کو اِس ناگہانی واقعے کے وقوع مین آنے سے کمال حیرت ہوئی اور جانا کہ اگر مہاراجہ رنجیت سنگھ
کو یہ خبر پہنچ جائیگی تو وہ یورش کرکے سب کو لوٹ لیگا چنانچہ بہت سے سردار
تو اُسکی نعش کو اُسی جگہ چھوڑکر بھاگ گئے اور بہت سے سکھون نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی
خدمت مین حاضر ہوکر اطاعت کر لی مہاراجہ نے اُنکو کمال خورسندی کے ساتھ نوکر رکھ لیا
اور اُنکے پیچھے سرداران کا جو بھاگ گئے تھے کئی میل تک تعاقب کیا مگر وہ دستیاب نہ ہوئے

جب یہہ فتح خداداد رنجیت سنگہ کو حاصل ہوئی شکرانہ ادا کیا اور ڈیرہ کرہ و فر کے ساتھہ
سوار ہو کر لاہور مین داخل ہوا روساے لاہور مبارکباد کہنے کے لئے خدمت مین
حاضر ہوئے سب کو خلعتین عنایت کین اور بہت سا روپیہ اور اسباب جو سکہان مغلوبہ کی
غارت سے حاصل ہوا تہا غربا و فقرا پر تقسیم کیا اُسی سال مین بتاریخ ستمی ماہ بہادون ۱۸۵۸ سمت
بکرمی مین مسمات راجکنور المشہور نکائن کے بطن سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ایک بساعت
سعید بیٹا پیدا ہوا اُسکا نام کنور کہرک سنگہ رکہا گیا اُسکے پیدا ہونے کی تقریب سے مہاراجہ نے
بڑی خوشی کی اور کئی روز تک ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکہا بہت سا روپیہ غربا و فقرا
کو بخشا بعد فراغت اِس جشن کے یہہ تجویز قرار پائی کہ ایک اجلاس مہاراجگی کا قرار پاکر رنجیت سنگہ
خطاب مہاراجگی کا اوسکے واسطے لین چنانچہ ایک ماہ بعد تولد کنور کہرک سنگہ کے بروز مبارک
یہہ جلسہ قائم ہوا اور دور دور سے لوگ بلائے جسقدر علاقہ اِس ریاست سے متعلق تہا وہان کے
چودہری و مقدم و نمبردار بہی حاضر آئے جب جلسہ عالیشان منعقد ہوا پروہت نے
حاضر آکر مہاراجہ کے ماتہے پر تلک لگایا اور مبارکباد کی آوازہ چارون طرف سے بلند ہوئی
مہاراجہ نے زبان مبارک سے ارشاد کیا کہ ہمکو تمام رعایا و ملازمین سرکار کہین اور تحریر کے
وقت مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر تحریر ہوا کرے لاہور کے علما و فضلا و شعرا بہی اُسوقت
موجود تہے ہر ایک کو اُنکے مراتب و عزت کے بموجب انعام بخشا گیا اور حکم ہوا کہ کوئی ایسا
مصرع فارسی مین تجویز کرین جو روپیہ پر مضروب ہو اُسمین گرو نانک گورو گوبند سنگہ کا
نام بہی آجائے چنانچہ بعد غور و تامل کے یہہ شعر پسند خاطر ہوا۔ دیگ و تیغ و فتح و نصرت
بیدرنگ - یافت از نانک گورو گوبند سنگہ ۔ جو یہہ شعر پسند ہو چکا تو دار الضرب
کی اجرا کے لئے حکم نافذ ہوا اور فرمایا کہ ایک طرف روپیہ کے یہہ شعر مضروب ہو
اور دوسری طرف رنجیت سنگہ لکہا جائے اور شہر کا نام تحریر ہو جس جگہہ وہ مضروب
ہوا ہو چنانچہ اُسی روز شگون اجرائے ٹکسال کا عمل مین آیا دوسرے روز کئی سو روپیہ

مضروب ہو کر پیش ہوا وہ سب سکینوں اور شاہوں کو دیا انتظام الدین لاہوری قاضی جسکے متعلق کار تحریر و تصدیق قبالجات لاہور تہا خدمت مین حاضر آیا اور اجازت طلب کی کہ آیندہ یہہ کام کس طرح اجرا پاوے فرمایا کہ جسطرح عہد شاہان سلف سے یہہ کام تمہارے سپرد رہا ہے اسیطرح اب بہی رہیگا اور خلعت فاخرہ دیکر قاضی کو رخصت کیا اور تاکید کی کہ تم ہر ایک قبالہ کی تصدیق اپنی مہر و دستخط سے کرو اور بوقت مہر و دستخط ہر ایک امر کا فیصلہ کر لیا کرو کہ پہر دوبارہ کوئی جہگڑا اور خرخشہ رعایا مین برپا نہو۔

یورش کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا گجرات پر اور نذرانہ لینا سردار صاحب سنگہ بہنگی سے اور دخل پانا قصبہ اکال گڈہ مین بے جنگ و جدل

چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ترقی اور حصول ریاست و دولت سے سب سکہہ سردار جلتے تہے اور چاہتے تہے کہ کسیطرح یہہ تازہ نہال بوستان جاہ و جلال بڑہنے نہ پاوے اور ابہی سے اسکو کاٹ دیا جاوے تو بہتر ہے زیادہ تر حسد و بغض اُسوقت سردار صاحب سنگہ بہنگی کو تہا جسکا قبضہ لاہور کے تیسرے حصہ سے بہی جاتا رہا تہا اور آیندہ اُسکو اطمینان نہ تہا کہ حتی الامکان مہاراجہ رنجیت سنگہ اُسکے علاقہ پر قبضہ نکریگا بلکہ اُسکو یقین تہا کہ لاہور مین رنجیت سنگہ جمعیت قائم کرکے مجہپر حملہ آور ہوگا اسلئے وہ اندیشہ مین اُسنے فوج کو بڑہایا اور سامان جنگ کا بہت سا جمع کیا اور قریب تہا کہ وہ ایک بڑی بہاری مجمع کے ساتہہ لاہور پر یورش کرے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جب یہہ خبر پائی مناسب جانا کہ خود دشمن پر حملہ کرے اور اُسکا ملک اُس سے چہین لے یا اپنا تابعدار بنائے چنانچہ موجودہ فوج کے ساتہہ فوراً گجرات کو روانہ ہوا جب فوج گجرات پر پہنچی صاحب سنگہ میدان مین آیا اور قلعہ کے دروازے بند کرکے لڑائی شروع کی مہاراجہ کی فوج نے قلعہ کے چارون طرف مورچال باندہ دئیے اور اتواپ سے گولہ رانی شروع کی بہت روز تک فریقین کیطرف سے گولہ چلتا رہا گولون کی ضرب سے بہت سی دیوار گر گئی اور صاحب سنگہ فتح سے ناامید ہوگیا تب اُسنے پیغام صلح کا بہیجا اور اطاعت

پر راضی ہوا رنجیت سنگہ نے بڑا بہاری نذرانہ لیا اور آیندہ کیواسطے وعدہ اطاعت کا لیکر
معاہدہ اٹہا لیا اور لاہور کو واپس آیا لاہور مین آکر خبر پہنچی کہ سردار دل سنگہ سردار مہان سنگہ
مہاراجہ کے باپ کا دوست جسکو سردار مہان سنگہ نے قصبہ اکال گڈہ فتح
کرکے بخش دیا تہا صاحب سنگہ کا دوست و رفیق بنگیا ہے اور دونو آپسمین ایک ہوکر چاہتے
ہین کہ فوج بڑہاکر لاہور کو آئین اور جنگ کرین چونکہ دل سنگہ دست پروردہ و پرورش یافتہ
سردار مہان سنگہ کا تہا اس بات کے سننے سے مہاراجہ رنجیت سنگہ نہایت آزردہ خاطر ہوا
اور چاہا کہ جبتک دشمن اپنے ارادہ پر کامیاب ہوں پہلے ہی سے انکا انتظام کرلے فی الفور
ایک خط بنام دل سنگہ بمضمون اشتیاق ملاقات اور جوش محبت کے لکہا اور درج کیا کہ
جسطرح سے میرا باپ آپکا دوست جانی اور دلی خیر خواہ تہا اسیطرح مین ہون اور یہہ بہی
مجہکو یقین ہے کہ آپکو بہی بنظر محبت میرے باپ کے مجہسے زیادہ کوئی عزیز نہ ہوگا اور جسطرح کہ
آپنے اور میرے باپ نے باہم محبت و اتفاق رکہکر ملک گیری کی اور سردار والیان
ملک بنگئے اسیطرح مین بہی چاہتا ہون کہ آپ بلا تامل میرے پاس چلے آئین اور
میرے ساتہ ابہی مین فتوحات مین مشغول ہون دونو کی سعی و کوشش سے جو
ملک مفتوح ہوگا وہ لنصفا لنصف تصور کیا جاویگا ایک مقام پر بیٹہکر قناعت کرنا
جوانمردون اور بہادرون کا کام نہین ہے آپ میرے بزرگ میرے باپ کے
دوست ہین مجہکو آپ سے کچہہ دریغ نہوگا فقط یہہ تحریر جب سردار دل سنگہ کے پاس
پہنچی طمع کے دام مین آگیا اور فوراً صاحب سنگہ سے برگشتہ ہوکر تیار ہوگیا کہ رنجیت سنگہ
کے پاس جاکر اور اسکی فوج لاکر صاحب سنگہ سے ملک چہین لے غرض وہ لاہور مین آگیا
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے پہلے ملاقات بڑے تپاک سے اسکے ساتہہ کی اور قلعہ کے اندر
اتارا جب رات ہوئی تو سپاہیون کا پہرہ اسپر تعینات کرکے نظر بند کرلیا جب وہ
قید مین آگیا اکال گڈہ کے دخل کے لئے مہاراجہ رنجیت سنگہ مع فوج لاہور سے

روانہ ہوا دل سنگہ کی رانی نے یہہ خبر پائی کہ رنجیت سنگہ میرے شوہر کو قید کرکے اکالگڈہ
کے فتح کرنے کو آیا ہے فی الفور اُسنے شہر کے دروازے بند کر لئے اور قلعہ پر دو توپین
چڑہا دین اور چارون طرف دیوارون پر فوج مامور کرکے مستعد بجنگ ہو بیٹھی جب رنجیت سنگہ
وہان پہنچا معاملہ دگرگون نظر آیا جسکی امید نہ تہی اگرچہ بعض آدمیونے منع کیا کہ اب
عورت سے لڑنا مردون کو کیا ضرور ہے جب اُسکا خاوند ہی ہمارے پاس قید ہے تو یہہ مُلک
گویا ہمارا ہی ملک ہے مگر رنجیت سنگہ اپنی ضد سے باز نہ آیا اور لڑائی شروع کردی
دونو طرف سے توپ بندوق چلنے لگی بہت روز لڑائی ہوتی رہی اکثر اوقات وہ عورت
اپنی فوج کے ساتہہ قصبہ سے نکلکر بہی رنجیت سنگہ کی فوج پر مردانہ حملہ کرتی ایدہر تو لڑائی جاری
رہی اور اُدہر اُسنے اپنا وکیل صاحب سنگہ بہنگی کے پاس بطلب امداد و کمک کے بہیجا صاحب سنگہ
اُسی وقت اُسکی امداد کو تیار ہوا اور جودہ سنگہ حاکم وزیر آباد کو لکہا کہ وہ بہی اس امداد
مین مجہکے ساتہہ شامل ہو ابہی دشمن اپنے اپنے مقام فوج لیکر روانہ نہین ہونے تہے کہ رنجیت سنگہ کو
بہی کسی مخبر کی زبانی یہہ خبر پہنچ گئی اور جانا کہ اگر دو دشمن اسطرف سے اور تیسرا دشمن محصور
ہی سے مقابل ہونگے تو فتح مشکل ہوگی بہتر یہہ ہے کہ اکالگڈہ کا محاصرہ چہوڑکر پہلے اُنکا
انتظام کرلیا جائے چنانچہ قلعہ کا محاصرہ چہوڑکر گجرات کو روانہ ہوا چونکہ جودہ سنگہ وزیر آباد
بہی دست پروردہ سردار مہان سنگہ کا تہا اور وزیر آباد فتح کرکے سردار مہان سنگہ نے
ہی اُسکو دیا ہوا تہا ایک خط شکایتانہ قدیمی احسان یاد دلاکر اُسکے نام تحریر کیا
کہ وہ اپنی فوج لیکر صاحب سنگہ کے شامل نہو جب لشکر مہاراجہ رنجیت سنگہ گجرات کے
قریب گیا شہر سے باہر دو میل پر آکر صاحب سنگہ مقابل ہوا دونو فریق صبح سے شام تک
لڑتے رہے فریقین سے بہت بہادر کام آئے اُسیطرح دوسرے اور تیسرے روز خفیف لڑائیان
ہوتی رہین چوتہے روز صاحب سنگہ شہر سے باہر نہ نکلا اور محصور ہوکر لڑنے لگا مہاراجہ
رنجیت سنگہ نے مورچال قائم کرکے شہر و قلعہ پر گولہ اندازی شروع کردی

چند روز یہ حال رہا آخر صاحب سنگھ بیدی نے جو گورو نانک کی اولاد سے صاحبزادہ
بلند اقتدار تھا اور تمام سلطنت کے سکھ سردار اُسکا ادب و لحاظ بدل کرتے تھے درمیان
مین آکر چاہا کہ کسیطرح ان دونو کی آپسمین صلح ہوجاوے اور جیسا سنگھ بھنگی کیطرف سے
رنجیت سنگھ کے پاس آکر صلح کا پیام دیا اور اپنی طرف سے بھی نصیحت کی اور کہا کہ بعضا
جی کو کہ ایک نور و یہ سکھ ہین آپسمین کمال محبت و اختلاط درکار ہے نہ کہ آپسمین تلوار چلتی
رہی اور ہزارون بندگان خدا کا خون ہو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے صاحب سنگھ بیدی
کی بہت تعظیم کی اور نذرانہ و جرمانہ و خرچ فوج کا لینا کرکے محاصرہ اُٹھا لیا اور آیندہ کیلیے
لیے یہہ قرار پایا کہ صاحب سنگھ بھنگی و دل سنگھ اکالگڈہ کبھی رنجیت سنگھ کے برخلاف
اُسکی نسبت ارادہ لڑائی اور فساد کا نکرینگے اور اسمین صاحب سنگھ بیدی نے
ضمانت دی اور نذرانہ معقول اُس سے وصول کیا جب یہہ انتظام ہو چکا مہاراجہ رنجیت سنگھ
اپنی فوج لیکر لاہور آگیا جب سردار دل سنگھ قید سے چھوٹ کر اکالگڈہ کو گیا نہایت غم و
غصہ کی حالت مین تھا جاتے ہی بیمار ہوگیا اور چند روز مین مرگیا اُسکے مرجانے کی خبر
جب رنجیت سنگھ کو پہنچی چاہا کہ اکالگڈہ جاکر اپنا قبضہ کرلے ایسا نہو کہ صاحب سنگھ
گجراتیہ گجرات سے آکر اُس علاقہ کو اپنی تصرف مین کرلے یہہ خیال دل مین قائم کرکے بہت
جلد اکالگڈہ کو روانہ ہوا جب چار میل کے فاصلہ پر اکالگڈہ سے پہنچا اپنا ایک معتبر
بھیجکر دل سنگھ کی بیوہ کو اطلاع دی کہ باستحکام رابطہ محبت کے جو قدیم سے فیمابین سردار
مہان سنگھ و دل سنگھ کے مربوط تھا جبتک وہ دونو سردار زندہ رہے کوشش ہوتی
رہی اور اب جو وہ دونو سرگباش ہوگئے ہمکو چاہیے کہ جبتک زندہ رہین اُس سلسلہ کو
نہ توڑین بلکہ روز بروز مضبوط کرین تو بہتر ہے سردار دل سنگھ کے مرنے کا مجھکو کمال
غم ہے اور محض اسی واسطے لاہور سے چلکر آیا ہون کہ ماتم پرسی کی رسم بجالاؤن اور اس غم و
ماتم مین تمہارے ساتھ شامل ہوکر شرائط ہمدردی و غمخواری کی بجالاؤن ہمکو چاہیے کہ

کسی طرح کا اندیشہ دل مین نکرو اور نہ میری طرف سے بدظن ہو دل سنگہ کی بیوہ نے جب یہہ
پیام سُنا اگرچہ اُسکے دل مین سخت اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید رنجیت سنگہ
اپنے عہد سے پہر جائے اور شہر مین داخل ہوکر اپنا قبضہ کرلے مگر اس سبب سے بہی اُسکو اطمینان
تہا کہ فیصلہ اُسکے شوہر کا رنجیت سنگہ کے ساتہہ معرفت صاحب سنگہ بیدی کی ہوچکا
تہا اور مستحکم عہد ہوچکے تہے کہ آئندہ نہ تو دل سنگہ کبہی رنجیت سنگہ کی بدی مین راضی ہے
اور نہ رنجیت سنگہ کبہی اُسکو تکلیف دے یہہ کب ممکن ہے کہ اب رنجیت سنگہ اُس عہد سے
جو اُسنے گورو و بیدی کے سامنے کیا ہے پہر جائے یہہ سوچکر اُسنے کہلا بہیجا کہ بتقریب
ماتم سردار دل سنگہ کے تمام دوست و اقربا قدم رنجہ کر رہے ہین اگر رنجیت سنگہ بہی
تکلیف کی ہے تو بیشک آجائے کوئی اُسکو مانع نہین جب یہہ بشارت رنجیت سنگہ نے سُنی
خوش ہوا اور مع اپنی فوج کے شہر مین گہُس گیا جاتے ہی شہر اور قلعہ کا انتظام کرلیا اپنے
سپاہی خزانہ وذخیرہ وغیرہ مقامات پر مامور کردیئے دل سنگہ کی بیوہ اور اُسکے
خوردسال بچون کو نظربند کرلیا دل سنگہ کی فوج جو شہر کے باہر اوتری ہوئی تہی یہہ خبر
پاکر جابجا متفرق ہوگئی اس ضبطی مین رنجیت سنگہ کو بہت سا خزانہ ملا اور بہت سے
ہتہیار وغیرہ سامان ملک داری کا حاصل ہوا جب دل سنگہ کے تمام علاقہ پر دخل
پاچکا اُسمین سے دوگانو سردار دل سنگہ کے بیٹون اور بیوہ کے خرچ کے لئے واگزار
کئے جس سے وہ پرورش پائین ٭

پگڑی بدلنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا سردار فتحسنگہ آہلووالیہ او بہائی بنانا اور یورش کرنا چنیوٹ وقصور مہاراجہ سنسارچند پر اور فتح کرنا قصبہ سُجان پور کا

بعد دخل قصبہ اکالگڈہ کے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دریافت کرنا اس امر کا منظور ہوا کہ آیا
سرداران سکہان وغیرہ قابضان ملک سے کون کون اُسکا دوست اور کون کون دشمن ہے

اِس خیال پر ہر ایک کے نام خطوط طلبی کے جاری کئے مگر کوئی حاضر ہُوا اور نہ کسی نے جواب
لکہا سوائے سردار فتح سنگہ آہلو والیہ کے کہ اُسنے اپنی حاضری کی بابت اپنے باپ
سردار بہاگ سنگہ کے مرجانے کا عذر لکہا جو اُسی زمانہ مین یعنے سال ۱۸۵۹ بکرمی کے مرگیا
تہا مہاراجہ نے جب اُسکی وفات کا حال سُنا مناسب جانا کہ کپورتہلہ جا کر رسم ماتم
پرسی کی ادا کیجائے کہ تمام پنجاب کے رئیسون سے ایک وہی دوست و مخلص نظر آتا ہے
چنانچہ کسیقدر فوج لیکر کپورتہلہ کو چلا جب یہہ خبر سردار فتحسنگہ کو پہنچی سخت ڈرا اس لیے
کہ شاید اکالگڈہ کیطرح یہان بہی اگر رنجیت سنگہ بد عہدی کرے اور میری ریاست پر
قبضہ کرے اِس خیال سے اُسنے اپنے شہر مین کمال استحکام کیا قلعہ پر توپین چڑہا دین
شہر کے چارون طرف فوج مامور کی اور ایک بڑا خیمہ شہر کے باہر نصب کردیا اس نیت سے
کہ جب رنجیت سنگہ کپورتہلے پہنچے اُسکو شہر مین دخل ندیکر اور شہر کے باہر خیمہ مین ملاقات
کرکے رخصت کردیجے جب مہاراجہ رنجیت سنگہ کپورتہلہ مین پہنچا سردار فتحسنگہ نے ایک
میل تک استقبال کیا اور بڑی عزت کے ساتہہ اُس خیمہ مین جا کر اُتارا جو پہلے سے نصب
ہو چکا تہا اُن اوضاع و اطوار سے مہاراجہ رنجیت سنگہ سمجہہ گیا کہ سردار فتح سنگہ کو مجہپر اعتبار
نہین ہے اسواسطے مجہکو شہر کے باہر اُتارا ہے اِس خیال کے رفع کرنے کے لئے جب سردار
فتح سنگہ حاضر ہوا تو پہلے غمزدہ کا ماتم پرسی ادا کئے بعد ازان زبان سے اُسکی تسلی کی اور اطمینان
نہایت محبت کے ساتہہ فرمایا کہ مین تمکو ہر ایک دوست سے زیادہ تر دوست سمجہتا ہون اور کبہی
تمہاری نسبت دلمین خلل نہ آئیگا بعد ازان اُسکی پگڑی سر سے اُتروا کر اپنے سر پر باندہ لی
اور اپنی پگڑی اُسکے سر پر بندہوا دی اور آپسمین بہائی بہائی ہوگئے کیونکہ پنجاب مین یہہ رسم ہے
کہ جو لوگ آپسمین بہائی بنتے ہین وہ آپسمین پگڑیان بدل لیتے ہین جب اتنی مہربانی
رنجیت سنگہ نے سردار فتحسنگہ پر کی تو اُسکی تسلی بخوبی ہوگئی مگر بنظر استحکام ربطہ گرنتہہ
منگوا کر درمیان مین رکہا اور ایک عہدنامہ استحکام دوستی کا تحریر کرکے دونون فریقون نے دستخط کئے

اپنی اپنی مُہرین کین غرض اتحاد یکدلی مین کوئی دقیقہ باقی نرہا بعد اِس استحکام رابطہ
محبت کے دونو حاکم کپورتہلہ سے سوار ہوکر او رقلعہ ڈسکہ پر یورش کی قابض قلعہ ڈسکہ
تہوڑی جمیعت رکہتا تہا اپنی جان بچاکر بہاگ گیا اور قلعہ مین تہانہ رنجیت سنگہ
کا بیٹہہ گیا قلعہ کے متعلق جسقدر علاقہ تہا اُسمین بہی تصرف مہاراجہ کا ہوگیا من بعد
مہاراجہ رنجیت سنگہ لاہور مین داخل ہوا چونکہ قصبہ چنیوٹ پر دو سردار کرم جسّا سنگہ
سرداران نسل بہنگی مین سے قابض ہاے تہے اور بہت سا علاقہ دریا کی دونو طرف اُنکی قبضۂ قدرت
مین تہا اور اُنکی گروہ کے سوار دور دور تک جاکر ملکون کو لوٹتے تہے چند زمیندار علاقہ
پنڈی ہٹیان کے جو اُنکے ہاتہہ سے لوٹے گئے تہے مہاراجہ کی خدمتمین اگر دادخواہ ہوے
اور انصاف چاہا اُنکی دادرسی کے لئے مہاراجہ رنجیت سنگہ فی الفور فوج لیکر چنیوٹ کو
روانہ ہوا جب وہان پہنچا دشمنون نے میدان مین مقابلہ نکیا اور قلعہ مین محصور ہوکر لڑنے
لگے چند روز وہان لڑائی جاری رہی اِتنے مین خبر آئی کہ نظام الدین خان افغان حاکم علاقہ
قصور نے خلاف ضابطہ محبت واتحاد کے فوج جمع کی ہے اور مصمم ارادہ کیا ہے کہ لاہور پر
یورش کرے دونو گانو جو متعلق ریاست لاہور کے تہے اُسنے غارت کرلئے ہین اور سخت
فساد برپا کردیا ہے اگر مہاراجہ اُس طرف جاکر اُسکو اِس ارادے سے باز نرکہیگا تو وہ گستاخ ہوکر
لاہور پر چڑہ آئیگا یہہ خبر پاکر مہاراجہ بہت فکرمند ہوا اور اُسنے چنیوٹ کا محاصرہ چہوڑکر
قصور کیطرف کوچ کیا اور ایک خط بنام سردار فتحسنگہ آہلووالیہ کے بدین مضمون لکہا کہ وہ
اِس تحریر کے دیکہتے ہی اپنی فوج ہمراہ لیکر قصور کی سمت کوچ کرے چنانچہ اُسنے
فی الفور حکم کی تعمیل کی مہاراجہ کے قصور پہنچنے سے اول آپہنچا اور علاقہ متعلقہ قصور
کو غارت کرنا شروع کیا جب مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی اپنا لشکر لیکر وہان پہنچا تو دونون
فوجون نے یکجان ویکزبان ہوکر دشمن پر حملہ کیا نظام الدین خان حاکم قصور نے بہی جنگ مین کوتاہی
نہ کی اور ایک جرار فوج کے ساتہہ میدان مین آیا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی اِس لڑائی

میں مہاراجہ رنجیت سنگھ اور سردار فتح سنگھ نے بذات خاص بھی جنگ کیا اور بڑے بڑے تلوار
ماریں اور بندوقوں کی باڑ پر دشمن کو دبر لیا یہانتک کہ اسکے پانو میدان سے اکھڑ گئے
اور قلعہ میں جا کر محصور ہو گیا چونکہ آبادی شہر قصور کی الگ الگ تھی سکھوں کی فوج نے
آبادیوں کے دروازے توڑ ڈالے اور شہر میں داخل ہو کر لوٹنا شروع کیا بہت سی مسلمان زن و مرد
اور لڑکے وہاں سے قید کر کے لے آئے جب ایسا حال نظام الدین خان نے اپنے شہر کا دیکھا تو
اسکو سوائے اطاعت کے کچھ چارہ نہ بن پڑا ناچار اپنا وکیل مہاراجہ کی خدمت میں بھیجکر اطاعت
ظاہر کی جب حاضری کی اجازت ہو گئی تو خود بھی حاضر آیا اور بڑی رقم نذرانہ کی قبول
کر کے مہاراجہ کو راضی کیا اور مہاراجہ نے خلعت دیا بعد اس انتظام کے مہاراجہ اس سے سند نامہ
اطاعت کے لئے لکھوالی اور خراج سالانہ ٹھہرا کر چنیوٹ کو کوچ کیا اور جاتے ہی دوبارہ
شہر کو محاصرہ کر کے گولہ رانی شروع کی جس سے محصوران کمال تنگ ہوئے اور نہایت
عجز و انکسار کے ساتھ امان مانگی مہاراجہ نے اس شرط پر انکو جان کی امان دی کہ وہ کل جایداد
و ملک و خزانہ سے دست بردار ہو کر تنہا جان قلعہ سے اپنے قبائل کو لیکر نکل جائیں چنانچہ
انہوں نے منظور کیا اور ہر ایک چیز سے دعوی چھوڑ کر قلعہ سے باہر نکل گئے بعد ازاں بسعی و
سفارش امرائے دربار کے تھوڑا سا گزارہ جسا سنگھ کے لئے مقرر فرمایا وہ تاحیات اسکے مقرر رہا
اسکے مرنے کے بعد وہ بھی ضبط ہو گیا اس کام سے فارغ ہو کر مہاراجہ رنجیت سنگھ لاہور آیا اور
فتح خداداد کے شکرانہ میں بہت سا روپیہ خیرات کیا اسی زمانہ میں رانی سدا کنور کا وکیل
بٹالہ سے آیا اور اسنے بیان کیا کہ مہاراجہ سنسار چند والی کانگڑہ نے پہاڑ سے اتر کر بہت
دست اندازی رانی سدا کنور کے علاقہ میں کی ہے چند دیہات تاراج کر لئے ہیں چونکہ
اسکے ہمراہ بہت سی فوج جرار ہے رانی اسکے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی اور آپ سے امداد
چاہتی ہے کہ آپ اسکے فرزند و داماد ہیں بہر حال اسکو مدد دینا اس ضعیفی کے وقت میں ضرور بات
سے ہے ایسا نہو کہ اسکا علاقہ دشمن غارت کر لے یہہ بات سنکر مہاراجہ رنجیت سنگھ

کمال پریشان ہوا اور اسیوقت فوج کو حکم دیا کہ ڈالہ کی سمت روانہ ہو چنانچہ تعمیل حکم
فوج نے اسطرف کو کوچ کیا جب فوج روانہ ہو چکی تو خود بھی مہاراجہ فوج کے ہمراہ ہوا اور
جب تیرا پہنچا وہان جاکر سردار فتح سنگھ آہلووالیہ کو بلا کر اپنے شامل کیا اور فوج
سدا کنور کی بھی ہمراہ لی اور وہان سے آگے کو کوچ لیا جب مقام مقصود پر پہنچا تو
کاردار راجہ سنسار چند کے جسقدر سدا کنور کے علاقہ مین وہ مامور کر گیا تھا خوف سے
بھاگ گئے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے دوبارہ اسپر سدا کنور کا تسلط کرا دیا پھر وہان سے
آگے کو بڑہا اور چاہا کہ مہاراجہ سنسار چند کو تنبیہ دیگر کہ آیندہ وہ پھر کبھی سدا کنور کے
علاقہ مین دست انداز ہو چنانچہ پہلے قصبہ نوشہرہ جو متعلق علاقہ سنسار چند کے تھا
فتح کر کے اسپر سدا کنور کا کاردار قائم کیا اور وہان سے کانگڑہ پر یورش کی مگر مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے جانے سے اول مہاراجہ سنسار چند نورپور کو چلا گیا تھا قلعہ والون نے
دروازے قلعہ کے بند کر لئے چونکہ سامان قلعہ گیری کا موجود نہ تھا قلعہ کے محاصرہ سے دست بردار
ہو کر نورپور پہنچا راجہ سنسار چند نورپور سے بھی بھاگ کر پہاڑون مین گھس گیا اور مہاراجہ
رنجیت سنگھ نے واپس مراجعت کی جب پہاڑ سے اترا دوسری شکایت
رانی سدا کنور نے درباب زیادتی سردار بدہ سنگھ و سنگت سنگھ قابضان قصبہ
سجان پور کی کی یہ قصبہ سجان پور قصبہ پٹہان کوٹ سے بفاصلہ پانچ کوس لاہور کی
طرف واقع ہے اس قصبہ پر وہ دونو سردار چند سال سے قابض تھے چونکہ پیشہ انکا غارتگری
و رہزنی تھا اکثر اوقات وہ رانی سدا کنور کے علاقہ مین بھی ڈاکہ مارتے اور رعیت کو
لوٹ کر لیجاتے تھے اب جو تقریباً مہاراجہ رنجیت سنگھ کا گذر اسطرف ہوا تو رانی نے مناسب
جانا کہ انکی بیخ کنی بھی ہو جاوے کہ آیندہ انکا دغدغہ باقی نرہے شکایتی خط کے پڑہتے
ہی مہاراجہ رنجیت سنگھ سجان پورہ مین فوج لیکر پہنچا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے توپین
رکھدین ایکروز مین قلعہ کی دیوار کو زمین کے ہموار کر دیا جب دونو سردار زندگی سے

نا امید ہیے ہو تو خدمت مین حاضر ہو کر اطاعت قبول کی مہاراجہ نے چار ضرب توپ جو اُنکے
پاس تہین لیلین قصبہ سجانپور مین اپنا تہانہ مقرر کر دیا اور علاقہ دہرم کوٹ بہرامپور
جو اُنکے تصرف مین تہا لیلیا صرف کسیقدر اراضی اُنکو واگذار کر کے حکم دیا کہ
آیندہ زمیندارون کیطرح کہیتی کر کے اپنا گزارہ کرین ڈاکہ زنی و غارتگری سے
باز آئین وہان سے معاودت کر کر مہاراجہ دوابہ بست جالندہر مین داخل ہوا اور بہت
سا علاقہ اپنی قبضہ و تصرف مین لیا اور سُنا کہ قصبہ پہگواڑہ پر ایک عورت چوہرل
کہتری کی بیوہ کا جسکا خاوند پہلے جاگیردار اُس قصبہ کا تہا قابض و دخیل ہے چند افواج
بہی اُسکے پاس نہین یہہ خیال کر کے مہاراجہ اُدہر کو روانہ ہوا اور اُسکے پاس پیغام بہیجا کہ قصبہ
کی حکومت سے دست بردار ہو ورنہ نکالی جاویگی وہ بیوہ عورت مہاراجہ کے خوف سے ڈر گئی اور جواب
دیا کہ مین بیوہ عورت بے اولاد ہون چاہتی ہون کہ ہردوار کو چلی جاؤن اور باقی عمر خدا کی
عبادت مین صرف کرون اسقدر خرچ مجکو ملجائے کہ چند سال میرے گزارے کے لئے کافی ہو چنانچہ جسقدر
خرچ اُسنے طلب کیا مہاراجہ نے اُسکو لیجانے کی اجازت دی اور باقی تمام ملک و املاک ضبط
کر کے سردار فتحسنگہ آہلووالیہ کو عنایت کر دیا کہ وہ علاقہ اُسکے علاقہ کے شامل و ملحق
تہا اِس کام سے فارغ ہو کر سردار فتحسنگہ نے درخواست کی کہ مہاراجہ چند روز کے لئے کپورتہلہ
مین تشریف لے چلئے اور قصبہ سلطانپور جنگل مین کہ وہان شکار بہت ہے شکار کہیلئے
اُسکی التجا قبول ہوئی اور پہگواڑہ سے روانہ ہو کر پہلے مہاراجہ کپورتہلہ مین پہنچا چند روز
باتفاق سردار فتحسنگہ اور اور اراکین دربار کے رنگ کا عیش و عشرت گرم رکہا پہر بمقام
سلطانپور پہنچکر ایک ہفتہ سیر و شکار مین گزرا تہا اُسی مقام پر خبر پہنچی اب مہاراجہ سنسار چند
والی کانگڑہ پہر پہاڑ سے اُترکر میدانی ملک مین آیا اور قصبہ بجواڑہ و ہوشیارپور وغیرہ
چند قصبجات پر کہ متعلق رئیس جالندہر ہی قبضہ کر لیا ہے اگرچہ وہ قصبجات متعلق
علاقہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے نہ تہی مگر بنظر تنبیہہ و تادیب راجہ سنسار چند کے اُدہر کو

کوچ کیا سنسار چند کو جب یہہ اطلاع ہوئی ہوشیار پور سے بہاگ کر کانگڑہ کو چلا گیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جاتے ہی ہوشیار پور مین اپنا قبضہ کر لیا سنسار چند کے کارندے وہان سے نکالدئیے پہر بجواڑہ کیطرف کوچ کیا اُسکو بہی پہنچتے قبضہ مین کر لیا اِن قصبون کے متعلق جسقدر دیہات تہے سب مین اپنا تہانہ بٹہلا دیا وہان سے چلکر چند علاقے ملک دان کوہ کے جو راجہ سنسار چند کے ساتہہ متعلق تہے خود لے لئے اور ایک فوج وہان چہوڑکر لاہور کو معاودت کی ٭

جانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا سری گنگاجی کے غسل کے لئے ہردوار کو اور یورش کرنا قصور پر بعد قتل نظام الدین کے اور مطیع ہونا قطب الدین کا اور مہم کرنا ملتان پر اور خراج لینا اور دخل پانا شہر امرتسر مین اور فتح کرنا علاقہ بہنگیون کا

ہردوار کے سفر کی تیاری مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بڑے اجتماع کے ساتہہ کی نصف فوج اپنی تمام فوج مین سے ہمراہ لی جب لاہور سے روانہ ہوکر دریائے بیاسسے عبور کیا تو سردار فتحسنگہ آہلووالیہ استقبال کے لئے حاضر آیا اور رسد رسانی کا انتظام کیا ستلج سے اُترکر ہر ایک رئیس اور قابضان ملک سے نذرانے لینے شروع کئے جسکے علاقہ مین سے گزر ہوا اگر وہان کا سردار خدمت مین حاضر رہا تو گویا اُسکی سر پر آفت آگئی علاقہ لینا شروع ہوگیا جب صاحبان انگریز کے متعلقہ ملک مین پہنچا تو انگریزون نے اِس مہمان کی بخوبی خاطر کی اور تعظیم و تکریم مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکہا آخر سری ہردوارجی کے مقام پر پہنچکر غسل کیا اور خیرات زر نقد و جنس کی اسقدر کی کہ لوگ غربا و فقرا مال و دولت سے مالامال ہوگئے جب وہان سے مراجعت کی تو رستہ مین ایک سوار نے قصور سے حاضر ہوکر ایک تحریر خاندان نظام الدین حاکم قصور کی بدین مضمون پیش کی کہ نظام الدین خان نے

جب اطاعت مہاراجہ کی قبول کی اور نذرانہ دیکر اسپنے گیا تو جب یا
اور آیند. وکے سے ئے خسراج گزار بنا تو یہ بات اور افغانون پر ناگوار
گزری اور درپے اسکے ہوئے چنانچہ سب نے اتفاق کرکے واصلان ...
ہاتھ سے اسکو قتل کرادیا اسکا مال ودولت جسقدر جمع تھا سب لیا اب سب نے ملکر
قطب الدین خان کو قصور کی حکومت پر مقرر کیا ہے اور نظام الدین خان کے متعلق
لوگ سب قید مین پڑے ہوئے ہین انکا حامی سوا سے مہاراجہ کے اور کوئی نہین ہے
اسواسطے اُنہون نے عاجز آکر مہاراجہ سے استمداد طلب کی مہاراجہ کو چاہیئے کہ انکی امداد
کرین اور قاتلون کو ایسی سزا دین کہ آئندہ پہر وہ ایسا ظلم کرنے نہ پائین یہہ تقریر سنکر
مہاراجہ نے نظام الدین خان کے ارسے جانیکا کمال افسوس کیا اور فوج کو حکم دیا کہ
اِدہر سے براہ راست قصور کو روانہ ہو اور ایک پروانہ بنام افسران فوج لاہور
جاری ہوا کہ وہ بہی مع توپخانہ کے لاہور سے چلکر قصور مین آجائین اور خود مہاراجہ
رنجیت سنگہ بکوچ بلغار طے مسافت کرکے کپورتہلہ پہنچا اور سردار فتحسنگہ آہلو والیہ
اور اُسکی فوج کو ہمراہ لیکر قصور کی راہ پر خیمہ ایستادہ کیا قطب الدین خان حاکم قصور
جب جانا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بڑی فوج ہمراہ لیکر قصور کو آتا ہے تو اُسنے بہی
اپنی فوج کو آراستہ اور انتظام لڑائی کا بخوبی کرکے جنگ پر آمادہ ہوا مہاراجہ نے قصور
کے علاقہ مین داخل ہوکر غارت شروع کی رستہ مین جسقدر قصبہ وگانو آئے سکہان
فوج نے سب غارت کرلئے جب یہہ فوج قصور کے قریب پہنچی قطب الدینخان اپنی فوج
ہمراہ لیکر شہر سے نکلا اور جنگ شروع کی پہلے توپونکے ذریعہ لڑائی ہوتی رہی پہر بندوق
پر نوبت پہنچی پہر تلوار چلی اور دونو لشکر آپسمین مِلگئے اور ایسی لڑائی ہوئی کہ سکہون
کے معرکہ مین کبہی نہین ہوئی تہی آخر سکہہ غالب آئے اور مسلمانی لشکر قصور کا بہاگ کر
شہر مین گہس گئے اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے شہر کے چارون طرف فوج مامور

کردی جس سے شہر والون کی آمد و رفت موقوف ہوگئی جو کوئی شہر سے نکلتا فوراً مارا جاتا
علیحدہ علیحدہ قلعون پر الگ الگ لڑائی ہونے لگی جب تین ماہ کا عرصہ اسطرح گذرگیا
اور شہر مین غلہ کا ایک دانہ جانے نپایا خلقت نہایت تنگ ہوئی اگرچہ رعایا مستعد
تھی کہ شہر کا دروازہ کہولدین مگر سکہون کی غارت سے کمال اندیشہ تہا لوگ فاقونکی مار
مرنے لگے ایسی حالت مین قطب الدین خان نے سوائے اطاعت کے کوئی چارہ نہ دیکہا اپنا
وکیل مہاراجہ رنجیت سنگہ کیخدمت مین بہیجا اور کہلا بہیجا کہ نظام الدین کا مارا جانا میری اجازت
سے وقوع مین نہین آیا بلکہ وہ عین بوہ کیوقت قتل ہوا تہا اہل شورش و فساد نے
اُسوقت مجہکو بہی قتل کرنا چاہا تہا مینے اپنی جان کے بچاؤ کیواسطے مفسدون سے سازش کرلی
اگر مین ایسا نکرتا تو میری زندگی بہی محال تہی نظام الدینخان میرا بزرگ و آقائے نامدار تہا
مین ایسا نمکحرام نتہا کہ اپنے آقا کو خود قتل کرتا اب جنہون نے نظام الدینخان کو قتل کیا تہا
قصور سے بہاگ گئے ہین انکی گرفتاری بآہستگی ممکن ہے اور نظام الدینخان کے وابستگان
جو بصلاح وقت مقید کئے گئے تہے چہوڑ دیئے گئے ہین اور گزارہ انکا مقرر ہوگیا ہے اگر قصور
والون کا قصور معاف کرکے تاج بخشی کرے تو آیندہ سوائے اطاعت کے کوئی امر خلاف
وقوع مین نہ آئیگا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی تین ماہ کی پے درپے مہمون اور لڑائیون سے
تنگ آگیا تہا درخواست قطب الدینخان کی منظور کی اور ایک بہاری نذرانہ وصول کیا اور
آیندہ کیلئے اقرار نامہ اطاعت و ادائے خراج کا لکہوا لیا اور راضی نامہ وابستگان نظام الدینخان
کا لیکر محاصرہ قصور کا چہوڑ دیا اس تین ماہ کی لڑائی مین تمام علاقہ قصور کا اُجڑ گیا تہا زمیندار
اپنے اپنے گانو سے بہاگ گئے تہے اس مہم سے فارغ ہوکر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے چاہا کہ ملتان پر
یورش کرکے وہ علاقہ نواب سے چہینلے یہ ارادہ دلمین مستحکم کرکے فوج کو حکم دیا کہ ملتان کو
کوچ کرو یہ حکم سنکر افسران فوج کمال حیران ہوئے کیونکہ تین ماہ تک فوج قصور مین لڑتی رہی
تہی ابہی انہون نے دم بہی نہین لیا تہا کہ یہ سفر دور دراز پیش آیا اگرچہ افسر اُسوقت

انکار نکر سکے مگر از روی خیرخواہی اُنہون نے دست بستہ عرض کیا کہ مہاراجہ ابہی تین ماہ
کی مہم سے بخوبی فارغ نہین ہوا اور فوج بہی تہکی ہوئی اور ماندہ ہے مناسب ہے کہ مہاراج
لاہور تشریف لیچلین اور بعد انتظام و طیاری کے ملتان پر ہجوم کرے مہاراجہ نے یہہ بات
سنکر ہنسا اور کہا کہ حکومت و سلطنت کے کام مین آرام و عیش کو دخل نہین ہے
حاکم و بادشاہ وہی شخص ہوتا ہے جو اپنے آپ کو عیش و آرام مین نہ ڈالے بلکہ ہر وقت
مستعد و کمربستہ رہے پس فوج کو چاہئے کہ اپنے مالک و حاکم کی طرح صبح و شام تدبیر
و جانفشانی مین ساعی و مستعد رہے [illegible] فوج [illegible] اور پلا [illegible]
ملتان کو روانہ ہو جب یہہ تمام لشکر ملتان کے [illegible] ہوا [illegible]
گرم ہوا اگرچہ اس لشکر کی [illegible] ایک [illegible] کو بہال کہی تہی کہ جسقدر [illegible]
رہی وہ لٹ گئی ملتان کے قریب جب یہہ لشکر پہنچا نواب مظفرخان بہادر اپنی فوج
سمیت کے ساتہہ شہر سے نکلا تہا اور فوج ملازم ماکیہ اور جہادی لوگ اسکی ہمراہی مین
بہت تہے جب دونون لشکر ایک میدان مین ایکدوسرے کے مقابل آئے کوئی فریق ابتدا
لڑائی مین نہین کرتا تہا کیونکہ دونوکو امید تہی کہ صلح ہو جائیگی اور نوبت نہ پہنچے مہاراجہ
رنجیت سنگہ نے امرا دربار کے ساتہہ درباب جنگ ملتان کے مشورہ کیا تو یہہ ایک بات
پر قرار پائی کہ اول ایک خط نواب کے نام درباب ہدایت اطاعت کے تحریر ہو اگر وہ مطیع
ہوکر خراج اپنے ذمہ قبول کرے تو لڑائی نکرنی چاہئے چنانچہ خط اس مضمون سے لکہا گیا کہ خداوند
تعالے نے جو خالق حقیقی ہے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور انسانیت کا جامہ پہنایا
اسکو چاہئے کہ ہرایک کام مین مآل اندیشی کا استعمال رکہے غرور و تکبر سے باہر اور پانو نہ نکالے
وقت اور حکام زمانہ کے ساتہہ باادب پیش آئے کبہی بغاوت و سرکشی روا نرکہے
انسان ہمسایون کے ساتہہ ایسی خلق سے پیش آئے کہ ہرایک آدمی اسکا مشکور و ممنون رہے
صلح و صفائی اپنا شیوہ رکہے ہرایک کام مین مشورہ اپنی عقل و دوربین سے لے اور اگر

حدیث شریف سے خالی ہو تو علما اور فضلا کیطرف رجوع لائے نیک و بد ہر ایک امر کا سوچے
اپنا ہاتھ [illegible] ہر ایک کام کے انجام کو خیال کرے پس جس نے اِسکے برخلاف کیا وہ کبہی اپنی
مراد کو نہین پہنچا [illegible] اپنی ہمچشمون مین ذلیل و خوار رہا تمکو چاہیے کہ خلق خدا کے
ساتھ [illegible] پیش آؤ ہر ایک سے سلوک رکہو ہم لاہور سے چلکر ملتان تک اسواسطے نہین آئے
کہ [illegible] لڑین اور بندگان خدا کا خون کرین بلکہ اِس مراد کے لئے یہہ تکلیف اٹھائی اور گوارا کی
ہے کہ تمسے رابطہ اتحاد کا مربوط و مستحکم ہو اور تم ہر ایک کام مین ہمارے مددگار رہو اور
ہم تمہاری حمایت و رعایت پر مستعد رہین اور جس بات مین ہماری رضامندی نہو
اُسکا تم کبہی مرتکب نہو چونکہ اب اکثر علاقہ کا پنجاب ہمارے زیر حکومت ہے اور ہم حاکم اعلے
پنجاب کے ہین تم بہی ہماری اطاعت مین اپنا فخر و اعزاز سمجھو کہ اسمین تمہاری عزت و
حکومت مین ترقی ہو گی اور یہی علاقہ تم اور تمہارا باپ شاہان کابل کے حکم سے حکمران ہے یہی
[illegible] اجازت [illegible] کہ یہہ حکومت کرو کوئی زبردست حاکم تمپر زبردستی نکرنے پائیگا
یہہ چند کلمے [illegible] نصیحت کے محض اِس ضرورت سے لکھی گئی ہین کہ شاید تم راہ راست پر آجاؤ اور
بندگان خدا مفت مین ہلاکت مین نہ آئین بعد تحریر یہہ خط ایک معتمد کے ہاتھ نواب مظفر خان کے
پاس بھیجا جب اوسنے پڑہا تو جواب اِس مضمون کا لکھا کہ خدا تعالے ہر ایک کام کا حاکم اور انسان اُسکا
محکوم ہے پس اِس محکوم بندہ کو خدا حکومت عنایت کردے تو اُسکو چاہیے کہ اِس حکومت مین
بہی وہ محکوم بنا رہے اور برخلاف خدا کے حکم کے کسی کی دل آزاری روا نرکہے کسی پر ظلم و
جور و جفا کرنا جائز نہ سمجھے کسیکا حق غصب نکرے جسقدر اُسکا حصہ روزی کا خدا نے دیا ہے
اُسپر راضی و شاکر رہے طمع کا دامن نہ پہیلائے خدا تعالے نے تمکو حکومت دیکے صاحب ملک
و خزانہ بنایا مناسب یہہ ہے کہ تم ہر ایک انسان کو اپنی عنایت و مہربانی سے خوش رکہو کوئی
شاکی نہونے پائے یہہ شرط اور تعریف حکومت کی نہین ہے کہ جسطرف آپ جائین ملکوں کو لوٹ
لین کہیتون کو اُجاڑ دین ہزارون آدمی قتل کروا لین سکاندار و کے مکان چہین لین

جسکے پاس دولت دیکھیں آنکے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں جبتک لے نہ لیں چین نہ پڑے
آپکا خیال باوجود اس شاہی کے میرے مختصر علاقہ پر ہے اور چاہتے ہو کہ ہم
لیلیں اگر نہ دیویں تو مار ڈالیں ایسا بادشاہوں کو نہ چاہیئے بلکہ چاہیئے کہ مہاراجہ
ہمری پرورش کریں اپنے سایہ میں رکھیں خاندان کو نہ بگاڑیں محبت کی انکھہ سے
دیکھیں اور اگر مہاراجہ ایسا نکرینگے تو جبتک میرے جسم میں جان اور تن میں توان ہے
اپنا ملک ہاتھہ سے نہ دونگا لڑائی میں اگر بندہ مغلوب ہو جائیگا تو مضائقہ نہیں کیونکہ بندہ
آپسے دولت و لشکر و ملک میں کم ہی اور اگر آپکے ارادہ سے معاملہ برعکس ہو گیا تو مہاراجہ کی
سخت بدنامی ہوگی یہہ جواب نامہ کا جب مہاراجہ کے پاس پہنچا کمال غضبناک ہوا اسیوقت
فوج میں جنگی حکم سنایا گیا دوسرے دن لڑائی کی تیاری ہو گئی توپ چلنی شروع ہو گئی ایک
دن بذریعہ توپ جنگ ہوتی رہی دوسرے دن دستی لڑائی پھر دن چڑھے شروع ہو گئی اور تمام
دن کمال تندہی و تیزی کے ساتھہ ہوئی بہت سے آدمی فریقین میں سے کھیت رہے تمام دن سوار
زین سے نہ اترے ہی اس معرکہ میں پٹھانوں نے بڑی جانبازیاں کیں اور بہت مرتبہ سکھوں کے
حملہ کو روکا اور آگے بڑھنے نہ دیا بلکہ فوج جنکا اصلی مطلب ہی مرنا تھا بہت کام آئی شام
کیوقت فوج ملتان کو توپوں کے چھرّوں نے بہت تنگ کیا اور پاؤں پیچھے کو ہٹنے لگے
یہانتک کہ شہر میں گھس گئے اور دروازہ بند کر لیا اس معرکہ میں دو سو آدمی فریقین سے
کام آیا دوسرے دن سکھوں نے شہر پر حملہ کیا اور توپوں کے گولوں سے دروازہ توڑ ڈالا اور اندر گھس
گئے شہر لٹنے لگا سکھوں کی فوج گھر گھر محلہ محلہ گلی گلی جا کر غارت و تاراج میں مصروف
ہوتی رعیت بیچاری تباہ ہو گئی شہر میں واویلا مچ گیا بہت سی عورتیں اور بچے سکھوں
نے پکڑ لئے جب نواب نے شہر کا یہہ حال دیکھا اپنی پیاری رعیت کی فریادرسی کرنی چاہی
اور چارہ سوائے اطاعت کے کوئی نظر نہ آیا ناچار اپنا وکیل مہاراجہ رنجیت سنگھہ کی
خدمت میں بھیجا اور امن کی درخواست کی اور اپنے جرم کی معافی مانگی اور بڑی رقم نذرانہ

اپنے ذمہ قبول کرکے آیندہ خراج گزاری کا اقرار کیا مہاراجہ نے جب یہہ سمجھا نواب کیطرف سے
سُننی زیادہ مناسب نہ جانا اور نذرانہ وصول کرکے آیندہ کے لئے درباب اطاعت کے
سند لکھوالی اور فوج کو حکم دیا کہ شہر سے نکل آئے چنانچہ سکھہ لوگ اپنا کیہا یعنی حصہ
لیکر شہر سے نکل آئے بعد اس فتح کے مہاراجہ رنجیت سنگھ لاہور مین رونق افروز ہوا
تو ملازم فوج بہت نوکر رکھی بہت سی توپین ڈہلوا کر توپخانہ جدید تیار کیا اتنی مین [illegible]
سی خبر آئی کہ مثل بھنگی کے سکھہ اور رامگڈہیہ وغیرہ پہر مستعد مہمات پر ہوتے ہین کہ ایک
بہت بڑا مجمع کرین اور باتفاق ہمدگر لاہور پر یورش کرین یہہ مجمع بیساکھی کے روز
بمقام امرتسر ہوگا اور سب سکھہ بتقریب غسل وہان آئینگے اور ایک تجویز اس مہم
کیواسطے قائم کرینگے مہاراجہ رنجیت سنگھ یہہ بات سُننتے ہی مستعد ہوگیا کہ امرتسر پر یورش
کرے اور قبل اسکے کہ دشمن جمع ہوکر اپنی تجویز قائم کرین انکا انتظام قرار واقعی کرلیا جائے
مگر بسبب اسکے کہ ہولی کے دن قریب تھے اور مہاراجہ نے بتقریب ہولی کے بڑے جشن کی تجویز
کرکے روساء ملک کو بُلا بھیجا ہوا تھا خاموش رہا جب ہولی ہولی اور جشن ہولی کا باتمام
پہنچا تو اور سب مہمان رخصت کردئے تو سردار فتح سنگھ کو رخصت نہ ملی اور حکم ملا کہ فوراً
کپورتھلہ جاکر اور اپنی فوج لیکر امرتسر مین آجاوے جبکہ ہم لاہور سے چلکر امرتسر مین آجاوین چنانچہ
وہ فوراً کپورتھلہ کو روانہ ہوگیا اسکے چار روز پیچھے مہاراجہ خود بھی ایک برجستہ فوج
اور توپخانہ کے ساتھہ امرتسر کو چلا جب نزدیک پہنچا سردار گوردت سنگھ سردار گلاب سنگھ
بھنگی کا بیٹا جسکی سرپرست اوسکی والدہ تھی مقابلہ پر مستعد ہوا اور دروازے شہر کے
بند کرلئے اگرچہ اُسوقت اِسکے پاس فوج کم تھی خزانہ مین چندان روپیہ بھی تھا تو بھی مستعد
بہ پیکار ہوگیا پہلے شہر کے باہر لڑائی ہوئی جس سے دشمن شکست کہا کر شہر مین گھس گیا پہر اندر
سے بذریعہ توپ و بندوق جنگ شروع ہوئی مہاراجہ نے اوسوقت لوہگڈہ کا دروازہ سردار
فتح سنگھ آہلووالیہ کے سپرد کیا اور پل والہ دروازہ کیطرف جاکر خود جنگ شروع کی آخر

فوج ظفر موج نے دروازہ توڑ ڈالا اور مہاراجہ شہر مین داخل ہوا دوسری طرف سے سردار فتح سنگہ
دروازہ لوہگڈہ توڑ کر شہر کے اندر آگیا اب شہر تو لے لیا گیا اور مہاراجہ نے
سکہان فوج کو تاکید کردی کہ کوئی شہر پر دست درازی نکرے کہ اس شہر کا مہاراج
کو بلکہ تمام خالصہ کو بڑا ادب ہے یہان کی رعیت گورو رامداس کے سایہ مین تہی سے
پس مطابق حکم کے اور اخلاص دل سے کسی سکہہ نے شہر والون کی طرف نظر غضب نکیا
جب مہاراجہ شہر پر قابض ہو گیا تو گوروت سنگہ اپنی فوج لیکر قلعہ مین جو شہر کے اندر تہا چلا
گیا اور دروازے بند کر لئے اور دیوار کی پناہ سے لڑائی کرنی شروع کی مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے قلعہ کو گہیر لیا اور شہر کے مکانات پر فوج چڑہا دی جنگی گولے عین قلعہ کے میدان کے
اندر پڑتے تہے اور صحن مین کوئی پہرنے اور چلنے نہین پاتا تہا قلعہ کے اندر سے بہی پے درپے توپ
چلتی تہی اور شہر والون کا نقصان بہت ہوتا تہا اور گولون سے مکانات گرتے تہے جب
بارہ گولون سے بہت سی دیوار قلعہ کی گر گئی اور سامان جنگ کا قلعہ مین نرہا تو
دشمن بخت بیقرار ہوا اور اسنے امان مانگی مہاراجہ نے اسکی التماس قبول کی اور وہ قلعہ سے
باہر نکلا اسکے باہر نکلتے ہی مہاراجہ کی فوج قلعہ مین داخل ہوئی قلعہ سے نکلکر گوروت سنگہ
اور اسکی والدہ نہین جانتی تہی کہ کہان جائین کیونکہ ایسا کوئی مکان نتہا جسمین وہ آرہین
اتفاقاً اسوقت بارش شروع ہوگئی اور گوروت سنگہ کے آدمی اسکا اسباب ضروری اٹہائے
ہوئے سر بازار پہنیک رہے تہے اور کوئی شخص اسکو جگہہ نہین دیتا تہا کہ دم بہر بارش سے آسایش
پائین اتنے مین انکا گذر سردار جودہ سنگہ رامگڈہیہ کی حویلی کے پاس سے ہوا اور اسکی
ڈیوڑہی مین ٹہیر کر انہون نے دم لیا سردار جودہ سنگہ نے انکو دیکہکر عزت کی اور کہانا کہلایا اور
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس جاکر انکی سفارش کی اور منجملہ انکے علاقہ کے چار گانو بطور جاگیر
دلوائے جب گذارہ مقرر ہوچکا تو وہ سری امرتسر سے اپنی جاگیر مین چلے گئے ؎
اینست رسم این جہان گاہی چنین گاہی چنان ٭ از گردش دور زمان گاہی چنین گاہی چنان

کہ روز شبہا گاہ شب گہ عیش وگہ رنج و تعب ہے گاہی عیان گاہی نہان گاہی چنین گاہی چنان شعر

جب شہر امرتسر اور قلعہ بہنگیان پر دخل مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بخوبی ہوگیا شکر خدا کا بجا لایا اور عبادتگاہ گوروراماس یعنی دربار امرتسر مین جاکر غسل کیا اور غربا و فقرا کو بہت سا روپیہ اِس فتح کے شکرانہ مین دیا شہر کے بازارون مین روپیہ بکہیر کر رعایا کو خوش کیا اور لاہور کو مطاوعت کی اس روز سے بہنگی مثل کی حکومت اور عزت بالکل جاتی رہی اور کوئی صاحب اقبال پہر اُنہین سے پیدا نہوا بلکہ وہ جاگیر جو سردار گوردت سنگہ نے مہاراجہ رنجیت سنگہ سے حاصل کی تہی وہ بہی ایک سال کے بعد ضبط ہوگئی اور وہ نہایت عسرت اور تنگی کے ساتہہ گزارہ کرتا رہا جب گوردت سنگہ مرگیا گیندا سنگہ مول سنگہ دو بیٹے اسکے محض گمنام رہے

یورش کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا شہر جہنگ پر اور بہاگ جانا احمد خان کا ملتان کو اور مطیع ہونا اوچ کے حاکم کا اور آنا مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر مرہٹہ کا امرتسر مین اور جانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا واسطے انفصال مقدمہ مین کے جو فیما بین پٹیالہ و نابہہ و جیند کے رہا تہا

جو کہ ایک مسلمانی ریاست جہنگ کی مہاراجہ رنجیت سنگہ کیوقت مین اچہے عروج مین تہی اور احمد خان سیال اسکا رئیس آدمی بہادر و جوانمرد مشہور تہا فوج و خزانہ وغیرہ سامان ریاست کا اسکے پاس موجود تہا کسی کے ساتہہ اُسکی دوستی و دشمنی نہ تہی اپنے علاقہ مین رہکر باآبرو گزارہ کرتا تہا کسی حاسد نے اُسکے جاہ و تجمل پر حسد کرکے مہاراجہ رنجیت سنگہ کیطرف لکہا کہ سردار احمد خان سیال کے گہر مین بڑا مال و خزانہ جمع ہے عمدہ عمدہ جواہرات اور اچہے اچہے قیمتی گہوڑے اور ہتہیار بندوقین اور توپین موجود ہین رات دن وہ عیش و عشرت مین مصروف رہتا ہے کمال غرور و تکبر سے کسی کو خیال مین نہین لاتا بہت سا ملک اُسکے قبضہ و اقتدار مین ہے یہہ ملک اگر مہاراجہ فتح کرے یا احمد خان کو مطیع کرلے تو پنجاب مین کمال تسلط و رعب پیدا

ہوگا یہہ حال سنکر مہاراجہ کو شوق پیدا ہوا کہ احمدخان کو تابعدار بنا ئیے اگر وہ مطیع نہو تو
بزور شمشیر اسکا علاقہ فتح کرے اور اسکا ملک و املاک اپنے تصرف مین لائے اس خیال سے
ایک سکہہ سردار کو خط دیکر جہنگ کو بطور وکیل کے بہیجا اور لکہا کہ اگر اپنا قیام جہنگ کے
ملک مین چاہتے ہو تو نذرانہ بہیجو اور آیندہ کیلئے خراج دینا قبول کرو ورنہ ہماری فوج تمہارے
علاقہ مین آکر تمہاری ریاست کو زیر و زبر کردیگی اسوقت سوائے ندامت کے اور کچہہ تمکو حاصل
نہوگا جب وکیل مہاراجہ کا احمدخان کے پاس پہنچا اسنے ایکماہ تک وکیل کو اپنے پاس رکہا اور
کچہہ جواب باصواب ندیا ناچار وکیل بے حصول جواب جہنگ سے واپس چلا آیا اور حال
واقع عرض کیا یہہ غرور اور تکبر سردار احمدخان کا سنکر مہاراجہ بہت غضبناک ہوا اور
ایک جمعیت فوج اور چہہ ضرب توپ لیکر جہنگ پر یورش کی اور یہہ سکہی فوج جہنگ کے
متعلقہ ملک مین داخل ہوئی غارت و تاراج کا ہنگامہ سرگرم کیا مگر جسجگہ کو یہہ لوگ اوٹہتے
کو جاتے رعایا وہان کی مقابلہ پرستعد ہو جاتی جس سے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو ایک ایک
گانو پر لڑنا پڑا آخر فوج کو حکم ملا کہ پہلے سرکوبی احمدخان کی کرلیجائے جب وہ مغلوب ہو جائیگا
تو اسکی مستمرہ رعایا کو قرار واقعی سزا دیجائیگی سردار احمدخان کو جب اس یورش کی اطلاع
ہوئی تو اسنے قوم سیال وکہرل وغیرہ مسلمان قوموں کا بہت سا لشکر جمع کرکے
میدان مین بارادہ جنگ خیمہ قائم کیا مہاراجہ کے وہان پہنچتے ہی لڑائی شروع کردی اگرچہ
احمدخان کے پاس بہی دو توپین تہین مگر گولہ انداز انکے اچہے نہ تہے اور مہاراجہ کے توپخانہ کے گولے
پے در پے انپر پڑتے تہے اور قتل عام ہوتی چلی جاتی تہی جب توپون کے گولون نے دشمن کا قافیہ
تنگ کردیا اپنی اجتماع کے ساتہہ تلوارین کہینچکر سکہون پر آپڑا اسوقت توپون
اور بندوقون کا چلنا بند ہوگیا اور دونو فوجون نے ایکدوسرے سے لڑکر خون بہائے
بہت سے پہلوان جنگ آزما فریقین سے کام آئے دوپہرسے شام تک لڑائی ہوتی رہی شام
کیوقت احمدخان اپنی توپین ساتہہ لیکر شہر مین جا گہس گیا اور دروازے بند کرلئے اگرچہ

شہر کی فصیل اور دروازہ چندان استحکم نہ تہا مگر سردار احمد خان کی فوج بیشمار حفاظت کے لئے موجود تہی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے راتون رات شہر کا محاصرہ کر لیا اور دشمن کو راستہ نہ دیا کہ آیندہ وہ شہر سے نکلکر مقابلہ کر تا دوسکر روز دشمن دیوار کے پیچہے سے بذریعہ بندوق و توپ و تیر کے لڑتا رہا اُس روز سکہی فوج مین سے بہت لوگ قتل ہوئے کہ باہر کا گولہ دشمن کی دیوار مین لگتا تہا اور اُسکا گولہ سکہون کی فوج مین پڑتا اُس روز احمد خان بذاتِ خود تمام روز توپ چلاتا رہا اور گولہ اُسکا نشانہ سے خطا نہین کرتا تہا ایک گولہ اُسکا مہاراجہ کے خیمہ کے اندر آگر پڑا اور خیمہ جل اُٹہا مگر خیر گزری کہ مہاراجہ کو کوئی آسیب نہ پہنچا اُسی روز جہنگ کی ہندو رعیت نے جو مسلمانی حکومت سے بیزار ہتی ایک عریضہ مہاراجہ کیخدمت مین بہیجا کہ اگر مہاراجہ شہر مین داخل ہونا چاہین تو ہم دیوار کو گرا کر داخل کر سکتے ہین مگر شرط یہہ ہے کہ جب شہر پر دخل مہاراجہ کرے تو ہم لوگ غارت و تاراج سے مستثنٰے رہین کوئی اذیت ہندؤنکو نہ پہنچے یہہ خبر مخبر نے سردار احمد خان کو پہنچا دی اِس بات سے اُسکو کمال اندیشہ پیدا ہوا اور ہر ایک ہندو کے گہر پر پہرہ قائم کر دیا کہ وہ گہر سے باہر نکلنے نپائین غرض تین روز یہہ محاصرہ اور لڑائی ہوتی رہی چوتہے روز رعایا جو ممد و معاون سردار احمد خان کی تہی خود بخود اُٹہکر گہرون کو چلی گئی کیونکہ سکہون نے جہنگ کے باہر کا علاقہ دور دور تک لوٹ کر برباد کر دیا تہا اور اُن لوگون کو اپنے گہرون کی خبر گیری ضرور تہی بلکہ بہت سے نمکحرام ملازم بہی سردار احمد خان کی رفاقت سے اُسوقت کنارہ کش ہو گئے اور جو جو چیز کسیکے ہاتہہ مین آئی لیکر چلدیا یہہ حالت دیکہکر احمد خان نے جانا کہ اب جان پر آبنی ہے اگر مین شہر مین رہونگا تو مارا جاؤنگا اُسوقت نصرت خان سیال جو مصاحب خاص سردار احمد خان کا تہا صرف احمد خان کا ہمراز و مددگار حاضر تہا اور سب نمکپروردہ اہلکار اُس سے کنارہ کش ہو گئے ایسی تنہائی کیوقت احمد خان بہاگنے پر مستعد ہوا اور رات کیوقت اپنا نقد خزانہ و جواہر جسقدر اُسکے پاس تہا وہان چہوڑا اور عیال و اطفال کو لیکر ملتان کو بہاگ گیا جب

پہنچے ہوئی تو شہر کے مقدم چودہری شہر سے نکلکر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی خدمت مین حاضر
ہوئے اور درخواست امن کی کی اور سردار احمد خان کے بہاگ جانے کی خبر دی مہاراجہ
یہہ خوشخبری سُنکر بہت خوش ہوئے اور شہر مین داخل ہو کر تمام ساز و سامان نقد و جنس
جو سردار احمد خان وہان چہوڑ گیا تہا قبضہ کر لیا اور بڑی دولت اور گہوڑے وہتہیار
وہان سے لئے اگرچہ فوج کو حسب درخواست ہندو چودہریون کے ممانعت ہو گئی تہی کہ شہر کو
نہ لوٹین مگر خالصہ جی کب مانتے تہی سکہون نے شہر مین جا کر لوٹنا شروع کیا اور تمام رعیت کو
تباہی سے محتاج کر دیا اسبابکی فریاد چودہریون نے جب مہاراجہ رنجیت سنگہ کے روبرو
کی تو فرمایا کہ ہماری فتحیاب فوج فتح کے وقت بے بس ہوتی ہے مگر آئندہ تمہارے واسطے
سرکار سے کمال نظر عنایت و پرورش کی ہو گی تمکو چاہئے کہ جو لوگ خوف کے مارے قصبہ سے
نکلکر چلے گئے ہین اُنکو بلاؤ اور آباد کرو جب سب لوگ آباد ہو جاینگے تو کسیقدر روپیہ شہر
والون کے واسطے سرکار سے عنایت ہو گا چنانچہ یہہ حکم سُنتے ہی تمام رعیت جو منتشر ہو گئی تہی
شہر مین آگئی اور منتظر تہی کہ کب مہاراجہ روپیہ و غلہ رعیت کو دیتا ہے مگر کچہہ نملا اور یہان
سے شہر دوبارہ آباد ہو گیا چونکہ احمد خان والی جہنگ ملتان کو بہاگ گیا تہا اور نواب مظفر خان
والی ملتان نے اُسکو اپنے پاس پناہ دیکر وظیفہ مقرر کر دیا تہا اس بات کے سُنتے ہی مہاراجہ
کو کمال افسوس نواب پر ہوا کہ اُسنے خلاف عہد و اقرار یہہ کام کیا اور مہاراجہ کے دشمن کو اپنے
یہان پناہ دی اسواسطے چاہا کہ پہر ملتان پر یورش کر کے نواب کو سزا دیوے چنانچہ گزر مون سے
اُتر کر دریا پار پہنچا اور قصبہ اوچ کو کہ دریا کے پار واقع ہے محاصرہ کر لیا چونکہ اُس قصبہ کا حاکم
سید ناگ سلطان بخاری ایک فقیر تہا اُسکو کہلا بہیجا کہ شہر کو خالی کر دیو کہ فقیرون کو
حکومت و سلطنت سے کیا سروکار ہے یہہ پیغام جب سید ناگ سلطان کے پاس پہنچا نہایت عجز کے
ساتہہ خدمت مین حاضر ہوا اور شہر اور نذرانہ معقول دیکر اپنے شہر کو غارت سے بچایا مہاراجہ نذرانہ
لیکر اُسوقت اُسکو خلعت بخشا اور پیشتر کو روانہ ہوا جب بکوچ ملیغار مقام قصبہ جہنگ سے ملتان پہنچے

فاصلہ پار اُس طرف کو پہنچکر مقام ہوا تو لاہور سے ایک شتر سوار بڑی جلدی کے ساتھ خدمت مین
حاضر ہوا اور عرض کی کہ مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر صاحبان انگریز سے شکست کہا کر
بامید امداد آپ کے علاقہ مین آکر بمقام امرتسر فروکش ہوا ہے پیچھے اُسکے لارڈ لیک صاحب
بہادر سپہ سالار ہند مع لشکر کے تعاقب کئے ہوئے چلے آتے ہین انکا مقام دریائے ستلج کنارے
پر ہی چونکہ مہاراجہ ہولکر کے ساتھ تخمیناً چالیس ہزار سوار و پیادہ موجود ہے اُسکے آنے
سے ایک قیامت پنجاب مین برپا ہے تمام رعیت اُنکی غارت کے اندیشہ سے نالان ہے
جبتک مہاراجہ خود وہان نجاوین اور جسونت راؤ کو اپنے علاقہ سے باہر نکالین کبھی امن و
تسلّی لوگونکو نہو گی یہہ خبر سُنکر مہاراجہ نے فی الفور کوچ کیا اور جسقدر جلدی چاہئے لاہور پہنچنے
کے لئے کی جب لاہور پہنچا مہاراجہ ہولکر کا وکیل چند تحائف لیکر مہاراجہ کی
خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر مرہٹہ جو خاندان مرہٹہ
مین عالیجاہ و والی سلطنت ہے بسبب گردش زمانہ کے انگریزون سے مغلوب ہوکر آپکے
علاقہ مین آیا ہے اور آپ کی ذات سے حمایت کا خواستگار ہے چونکہ والیان ولایت و سلاطین
زمانہ وقت پر ایکدوسرے کی حمایت و رعایت کرتے ہین اور ایسے وقت مین لشکر و فوج
دریغ نہین کرتے آپ سے بھی یقین ہے کہ اس امداد سے پہلو تہی نہ فرما وینگے مہاراجہ نے اُسکی التجا
بگوش ہوش سُنکر جواب دیا کہ ایسے نازک وقت مین کہ مہاراجہ جسونت راؤ امرتسر مین فروکش
ہی اور لارڈ لیک صاحب بہادر ستلج کے کنارے تعاقب مین موجود ہے کب ممکن ہے کہ ہم
ہر ایک جگہہ سے اپنی فوج بلاوین اور انگریزون سے لڑین اگر مہاراجہ جسونت سنگہ کو ہمسے مدد
لینا منظور تہا تو غایت درجہ ایکماہ پیشتر اطلاع دینا واجب تہا اب مناسب وقت یہہ ہے
کہ مہاراجہ ہولکر انگریزون سے صلح کرلے کہ مغلوب ہونیکے بعد غالب ہونا مشکل ہی یہہ جواب
دیکر مہاراجہ خود بھی وکیل کے ہمراہ امرتسر کو روانہ ہوا اور وہان جاکر مہاراجہ ہولکر سے
ملاقات کی اور ایک بہاری ضیافت اُسکو دی غرض مہربانی و مہمان پرستی کا ادا کیا چند

روز آپسمین دونو مہاراجے بڑی خوشی و مسرت کے ساتھہ رہے آخر مین ستلج سے خبر آئی کہ انگریزی
فوج دریا سے اُترنی شروع ہو گئی ہے اور لارڈ لیک صاحب کا خیمہ دریا سے اِسطرف کھڑا ہو گیا ہے
یہہ خبر سُنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ فکر مین ہو گیا کہ مہاراجہ ہولکر اپنے مُلک سے رخصت
کر دیجیو کہ انگریزی فوج اِس علاقہ مین آ گئی اگرچہ یہہ بات ابہی زبان پر نہ آئی تہی مہاراجہ
ہولکر فہمیدہ تہا وہ بہی یہہ بات پا گیا اور شنوتا اِس بات کا ذکر کیا مہاراجہ نے پہر وہی بات کہی جو اُسکے
وکیل کے روبرو کہی تہی اور سمجہایا کہ انگریزون کی لڑائی زوال مملکت ہے اور صلح مین قیام
سلطنت اب سواے صلح کے تم اپنی پایتخت اور گہر تک نہین پہنچ سکتے مہاراجہ ہولکر
کو یہہ نصیحت پسند آئی اور صلح کا پیغام لارڈ صاحب کی خدمت مین بہیجا اور خود بہی اُدہر
کو روانہ ہوا جب ہولکر کی فوج ستلج تک پہنچ لئی اور خبر آگئی کہ مہاراجہ ہولکر نے انگریزون کی
اطاعت قبول کر لی اور دونو سرکارون کی آپسمین صلح و صفائی ہو گئی تو مہاراجہ رنجیت سنگہ
امرتسر سے لاہور آیا اور ارادہ ملتان کا دلمین مصمم کر کے نو ملازم فوج رکہی اور توپخانہ بڑہایا
سوارون کی فوج کو بہی ایزاد کیا اور چاہا کہ ابکی بار بڑے استحکام کے ساتھہ ملتان پر یورش
کرے اور وہ علاقہ نواب سے چہین لیوے چونکہ نواب مظفر خان والی ملتان نے سردار احمد خان
والی جہنگ کو خلاف حکم و مرضی مہاراجہ کے اپنے پاس پناہ دی اور گزارہ بخشا تہا اِس تقصیر سے
نواب پر سخت عتاب تہا جب فوج ہر نوع تیار ہو گئی اور کوچ کا مہورت مقرر ہونے لگا تو ایک
متعبر مہاراجہ پٹیالہ کا خدمتمین حاضر ہوا اور راجہ صاحب سنگہ والی پٹیالہ کیطرف سے حاضر ہوکر
عرض کی کہ آجکل راجہ نابہہ اور پٹیالہ کے درمیان عداوت ہو گئی ہے والی کیتہل اُسکی امداد پر ہے
باوجود برادری ہر چند کہ کچہہ بہی لحاظ قرابت کا باہمی درمیان نہین ہے راجہ جیند اگرچہ کُہلا کُہلا
عداوت نہین کرتا مگر دل سے وہ بہی راجہ نابہہ کے ساتہہ یکدل و یکزبان ہے باعث عداوت
اور دُشمنی کا یہہ امر ہے کہ ایک چہوٹا سا رئیس دو چار دیہات کا مالک اِس علاقہ مین راو
الیاس نام تہا اُسکو آبا و اجداد سے وہ گانو جاگیر و ملکیت مین تہے اُسکے مرنے کے بعد بہت سے

زمین اوسکی اور لوگون نے وہان جسقدر باقی رہی اپنے نور النسا نام راو الیاس کی عورت تحت قبضہ
متصرف رہی مگر اوس سے بہی اوس زمین کا انتظام نہوا اور اوسنے چاہا کہ وہ زمین راجہ پٹیالہ
اوس سے خریدلے اور علاوہ اوسکے قیمت کے اوسکی زندگی تک اوسکا خبرگیر رہی اِس بات کے وقوع
مین آنے سے راجہ نابہ وجیند بامداد راجہ کپتہل کے یہہ چاہتے ہین کہ وہ زمین
ہم لیلین اور راجہ پٹیالہ کو صاف جواب نہین دیا بات پر انہونے فوج جمع کی ہی اور جنگ
پرستی مین مشغول ہین راجہ پٹیالہ آپ سے امداد چاہتا ہی اور اوسکی درخواست ہی کہ آپ قدم رنجہ
فرمائین اور دشمنون کی حملہ سے اوسکو بچائین بعد اظہار اِس امر کے ایک موتیون کی مالا عمدہ
قیمتی راجہ کپتہل نے پیشکش کی جو منظور ہوئی اور مہاراجہ ایک جرار فوج لیکر ادہر کو
روانہ ہوا جب دریا بیاس سے اوترا سردار فتحسنگہ آہلووالیہ خدمت مین حاضر ہوا اوسکی ہمراہی
مین شہر جالندہر کے پاس لشکر مقیم ہوا اوسوقت خبر آئی کہ سردار بدہ سنگہ مالک جالندہر نے
شہر کو مضبوط کر لیا ہی قلعہ پر توپین چڑہا لین ہین اور لڑائی پر مستعد ہو بیٹہا ہی یہہ حال سنکر مہاراجہ
رنجیت سنگہ نے اپنی وکیل کی معرفت سردار بدہ سنگہ کے پاس پیغام بہیجا کہ ہم تیری شہر مین
مہمان آئے ہین ارادہ لڑنے اور فتح کرنے تیری علاقہ کا ہرگز نہین تجکو چاہئے تہا کہ گہر آئے
مہمان کی خاطر کرتا نہ کہ لڑنے پر تیار ہوتا اب اگر خدمت مین حاضر ہو جاویگا تو جان و مال سے
امان پاویگا ورنہ ایک ہی حملہ مین خالصہ جی کی فوج تیرے شہر کو لوٹ لیگی نام و نشان تیرا باقی
نرہیگا جب ایسا پیغام بدہ سنگہ کے پاس پہنچا خوف سے کانپنے لگا اور چاہا کہ رنجیت سنگہ
کو نذرانہ دیکر اپنی رہائی کرائے مگر خزانہ مین روپیہ نہ تہا ناچار شہر کے روسا کو بلا کر اِس
باب مین مشورہ کیا انہونے تجویز کی کہ شہر پر چندہ لگا دیا جاوے اور روپیہ نذرانہ کا مہاراجہ
کو دیکر شہر کو غارت سے بچایا جائے چنانچہ چندہ ہوکر روپیہ شہر سے وصول ہوا اور
سردار بدہ سنگہ بکمال عجز و انکسار مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور وہ روپیہ پیشکش کرکے
امان حاصل کی مہاراجہ نے بعد وصول نذرانہ کے اوسکو خلعت دیکر رخصت کیا اور وہان

سے آگے چلکر چاہا کہ شہر نکودر فتح کیا جائے چنانچہ فوج کو حکم ہوا کہ نکودر کو روانہ ہو اور خود مہاراجہ
باتفاق سردار فتحسنگہ آہلووالیہ کے چار روز تک سیر و شکار مین مصروف رہا جب فوج نکودر
کے پاس جاکر اُتری شہر والون نے غارتگری کے خوف سے شہر کے دروازے بند کر لیئے اور رسد
کا سامان فوج کو نہ دیا اِس سبب سے فوج کمال غضب مین آئی اور دروازہ کو توپین لگا دین
جب دروازہ ٹوٹ گیا تو شہر مین گہس کر غارت شروع کی دو پہر عرصہ مین تمام شہر کو لوٹ کر
خاک مین ملا دیا بہت سے لوگ جو بمقابلہ پیش آئے قتل ہوئے باقیماندہ رعیت ٹکڑے کو
محتاج ہو گئی جب یہہ خبر مہاراجہ نے شکارگاہ مین سُنی فوج پر کمال عتاب ظاہر کیا اور شکار
گاہ سے فوراً نکودر مین پہنچکر رعایا کو تسلی دی اور غارتگرون سے غارت کا مال واپس لیا اور
انکی گوشمالی کی وہان سے چلکر مہاراجہ بمقام فلور پہنچا دہرم سنگہ فلور کا مالک نذرانہ کا روپیہ
لیکر از خود خدمت مین حاضر ہوا اور تمام لشکر کو رسد پہنچا کر مہاراجہ کو خوش کیا اور خلعت
پایا وہان سے مہاراجہ روانہ ہو کر بذریعہ کشتیون کے دریا سے پار اُترا اور لودیانہ مین مقام ہوا
سردار قابض لدیہانہ جسکے پاس چندان فوج و خزانہ نتہا شہر چہوڑ کر بہاگ گیا مہاراجہ نے
شہر پر اپنا قبضہ کر لیا اور تہانہ اپنا اِسجگہہ قائم کر کے جگراؤن کو روانہ ہوا اور وہ علاقہ
فتح کر کے سردار فتحسنگہ آہلووالیہ کو بخشدیا اور سکہہ سردار جسقدر اِس نواح مین تہے سب نے نذرانہ
دیا اُس مقام پر وکلاء راجہ جیند و نابہہ و کیتہل خدمت مین حاضر ہوئے ہر ایک نے اپنی اپنی موکلون کی
طرف سے پیشکش و نذرانے گزرانے اور اظہار حال مقدمہ متنازعہ کا مہاراجہ کے حضور مین پہنچے
اپنے مطلب کی تائید پر کیا اور وجہ ثبوت کامل داخل کر کے انفصال مقدمہ کا اپنی مراد پر
چاہا وہان سے مہاراجہ موقع متنازعہ پر جا کر فروکش ہوا اور زمین متنازعہ کو اپنی آنکہہ سے
معاینہ کر کے بعد تحقیقات کامل وہ اراضی راجہ جیند کو دیدی مہاراجہ پٹیالہ و جیند و نابہہ
کیتہل جو وہان حاضر تہے مہاراجہ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اگرچہ یہہ فیصلہ مہاراجہ پٹیالہ کے برخلاف
تہا مگر ناچار اوسنے خاموشی اختیار کی اُس زمین کے عوض مین بہی بہاگ سنگہ راجہ جیند سے

ایک معقول نذرانہ وصول کیا اور وہ تنازعہ جو تین والیان ملک مین تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے فیصلہ کر دیا بعد فیصلہ اس قضیہ کے مہاراجہ رنجیت سنگہ پٹیالہ مین رونق افروز ہوا اور مہاراجہ صاحب سنگہ
والی پٹیالہ نے بڑی خاطر مہاراجہ کی کی تمام فوج کو رسد اپنے پاس سے پہنچائی اور اسباب
نقد و جنس بہت کچہہ دیا بڑی بڑی محفلین کین اور رقص و سرود و نغمہ سے مہاراجہ کو خوش کیا
مہاراجہ نے راجہ پٹیالہ کی فوج بہی دیکہی اور توپخانہ بہی ملاحظہ فرمایا ان توپون مین سے
تین توپین پسند کین وہ بہی راجہ نے فی الفور دیدین کیونکہ راجہ نے مہاراجہ کو خود ہی طلب کیا
تہا اور مہمان کی خاطر مدارات سب باتون سے مقدم تہی اگرچہ توپون کے دینے مین وہ دل سے راضی
نہ تہا مگر جب مہاراجہ نے اپنی زبان سے ان توپون کے دینے کے لیئے کہا تو بلا عذر دیدین
بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ پٹیالہ سے کوچ کرکے لدہیانہ پہنچا وہان وکیل راجہ جیند کا
دوبارہ خدمت مین آیا اور درخواست کی کہ علاقہ لدہیانہ کا جو مہاراجہ نے فتح کیا ہے نذرانہ لیکر
میری مؤکل کو عنایت کر دیوے تو لطف شاہانہ سے کچہہ بعید نہین ہے مہاراجہ نے التماس اسکی قبول کی
اور ایک رقم کثیر نذرانہ کی اسکے عوض وصول کرلی چنانچہ تعلقہ لدہیانہ و بہلول پور متعلق راجہ جیند
کے ہوگیا اس کام کے انتظام کے بعد مہاراجہ نے گہر کو معاودت کی اور دریاے ستلج سے اترکر کپورتہلہ
کے علاقہ مین بہت روز قیام رکہا اور سیر و شکار مین باتفاق سردار فتح سنگہ آہلوالیہ کے مصروف رہا

تشریف لیجانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا کانگڑہ مین بامداد راجہ سنسار چند اور نکالنا لشکر گورکہیہ کا وہان سے اور پیدا ہونا شہزادہ شیر سنگہ کا اور فتح کرنا بعد جنگ و جدل کے شہر قصور کو اور لشکر لیجانا ملتان پر اور نذرانہ لینا بہاولپور سے

بعد فراغ انتظام علاقہ اتر دو دریاے ستلج کے ابہی مہاراجہ رنجیت سنگہ دوابہ بست جالندہر
مین مصروف سیر و شکار رہتا کہ سردار فتح چند مہاراجہ سنسار چند والی کانگڑہ کا چہوٹا بہائی مہاراجہ

کی خدمتمین حاضر ہوا اور بعد گزارش کرنے تحفہ و تحائف کے التماس کیا کہ جرنیل امر سنگہ
سپہ سالار فوج مہاراجہ نیپال جسکو امر سنگہ تہاپہ کہتے ہین ایک معتد وہ ہزار فوج لیکر پہاڑ کے
راستہ سے پہلے علاقہ سہرود بگہاٹ و سرمور وغیرہ مین آیا اور تمام ریاستونکو جو بیچ مین دریا
ستلج و جمنا واقع ہین زیر کرکے قبضہ پایا بعد ازان دریا ستلج سے اتر کر ریاستہاے دوابہ
بست جالندہر کوہستانیا ہر ایک نے اسکو زبردست جانکر اطاعت قبول کی اب چند ماہ سے
وہ درپے اسباب کے ہے کہ قلعہ کانگڑہ پر دخیل ہو چنانچہ اسنے بڑی فوج کے ساتہہ قلعہ
محاصرہ کیا ہوا ہے مہاراجہ سنسار چند قلعہ کے اندر محصور ہے اور چارون طرف امر سنگہ
کی فوجنے محاصرہ کر رکہا ہے اگرچہ کانگڑہ کا قلعہ نہایت مستحکم ہے سالہا سال مین بہی دشمن
اسکو فتح نہین کر سکتا مگر اندیشہ یہہ ہے کہ قلعہ مین غلہ رسد فوج کے گزارہ کے لیے بہت نہین
اگر ایکدو ماہ اور محاصرہ رہا تو قلعہ کے اندر کی سپاہ فاقہ کشی کے عذاب سے مر جاینگی یا مجبور ہو کر
قلعہ دشمن کے حوالہ کرنا پڑیگا گورکہیہ فوجنے تمام علاقہ کوہستانی مہاراجہ سنسار چند کا
اجاڑ دیا ہے زمیندار برباد ہو کر اپنی زمینین اور بستیان چہوڑ کر چلے گئے ہین اس واسطے سنسار چند
نے مجکو آپکی خدمتمین بہیجا ہے اور درخواست کی ہے کہ اگر آپ امداد فرماوین اور لشکر لیکر
کانگڑہ تک قدم رنجہ کرین تو یقین ہے کہ امر سنگہ آپکے خوف اور رعب سے محاصرہ چہوڑ کر
بہاگ جایگا اور اگر جنگ کریگا تو بہی ایک حملہ مین شکست کہا کر پہر اسطرف کو رخ نکریگا اس عنایت
و امداد کے عوض مین مہاراجہ سنسار چند ایک رقم کثیر نذرانہ کی ادا کریگا اور آیندہ کے لیے
شکر گزار و ممنون احسان کا تا دم حیات رہیگا یہہ التجا سردار فتح چند کی جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے سنی تو پہاڑ پر تسلط کرلینیکا موقع مناسب اسکو فی الفور فتح چند کی التجا منظور کی اور
فوج کو حکم دیا کہ کانگڑہ کی سمت کو روانہ ہو جب فوجنے ادہر کو کوچ کیا خود بہی مہاراجہ رنجیت سنگہ
بڑی تیزی و تندی و کر و فر کے ساتہہ ادہر کو روانہ ہوا جب متصل کانگڑہ خیمہ زن ہوا اور
خبر ہوئی کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ پنجاب کے ملک سے راجہ سنسار چند کی امداد کیلئے آیا جرنیل امر سنگہ

گورکہیہ بہت ڈرا کیونکہ قریب تہا کہ قلعہ کانگڑہ فتح ہوجاے اور تمام ممالک کوہستان جو
درمیان دریاے جمنا و دریاے ستلج و بیاسا کے واقع ہین بہت جلد مہاراجہ پنجاب کے قبضہ
مین آجاے اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وہان جانے اور امداد کرنے سے اُسکی سب کی کرائی
محنت ضایع ہوتی تہی اس خیال سے اُسنے چاہا کہ کسی طرح پر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو طمع دیکر
یہان سے واپس کردیا جاے چنانچہ ایک وکیل زبان آور جسکا نام زور آور سنگہ تہا مہاراجہ
رنجیت سنگہ کے حضور مین پیغام دیکر بہیجا کہ مین نے آپکا آنا سنا [illegible] مہاراجہ نیپال کے
شہر نیپال سے لشکر لیکر روانہ ہوا اور حسب الحکم اُسکے بڑی بڑی جان فشانیان و
عرق ریزیان کرکے بہت سی ریاستین جو دریاے جمن و ستلج کے درمیان ہین فتح کرلین ایک
کو ایجاد و فرمان گزار بنایا انمین سے جس نے اطاعت مان لی جان و مال سے امان پائی
اور جو مقابلہ پیش آیا حکومت و ملک سے جاتا رہا جب وہ ریاستین سب فتح ہوگئین
تب دریاے ستلج سے اُتر کر اس علاقہ مین آیا اور تو سب کے سب راجہ کوہستانی مطیع ہوگئے
ہین اور کانگڑہ کا محاصرہ درپیش ہے مگر یہہ فتح اُس حالت مین مجہکو حاصل ہوسکتی ہے کہ آپ مہربانی
کرین اور سنسار چند کی امداد سے دست بردار ہون اور سنا گیا ہے کہ آپنے صرف پنجاہ ہزار روپیہ
سنسار چند سے اس امداد کے عوض مین لینا کیا ہے بندہ اپنی عرض کے قبول ہونیکی عوض
مین اسکے دو چند روپیہ دے سکتا ہے جس روز مہاراجہ یہان سے کوچ کرین روپیہ نقد داخل
خزانہ ہوجائیگا وکیل کی زبانی یہہ درخواست امر سنگہ کی سنکر مہاراجہ نے جواب مین تامل کیا
اور امراے دربار سے اس باب مین مشورہ کیا سب نے باتفاق عرض کی کہ گورکہیہ
فوج کو حتی الامکان کوشش کرکے یہان سے نکال دینا مناسب ہے کیونکہ اگر امرسنگہ گورکہیہ اس
پہاڑ مین استحکام پائیگا تو پنجاب کیطرف بہی قدم بڑہائیگا اُسوقت اُوسکے ساتہہ مقابلہ
و مجادلہ سخت مشکل ہوگا اور گورکہہ فوج کے نکالدینے سے راجہ سنسار چند نذرانہ بہاری ادا کریگا
اور آیندہ کیلئے مطیع بنا رہیگا بلکہ اگر کبہی سرکشی بہی کریگا تو مہاراجہ بہادر کو بہی آسان

طور سے کر سکتا ہی یہہ تقریر اپنی مشیرون کی مہاراجہ کو پسند آئی اور سردار امر سنگہ کو کہہ کے
وکیل کو جواب صاف دیا اور فرمایا کہ ہمنے مستحکم عہد اور مضبوط اقرار ہیں آبا و اجداد اپنے
راجہ سنسار چند کے ساتہہ کیا ہی اسکے برخلاف اب ہم بد عہدی نہین کر سکتے دینار
نذرانہ لینا ہمکو امر سنگہ سے منظور نہین ہے راجہ سنسار چند سے جس قدر روپیہ کا اقرار
ہوا ہی اُسیقدر ہمکو بس ہی کہ ہم اپنی خزانہ مین بہت سا روپیہ و جواہرات رکہتے ہین جب
یہہ جواب جا چکا مہاراجہ پہاڑ پر چڑہا پہلی مہری جوالا جی کے مندر مین جا کر نہایت عبادت کے تحفا
لایا غربا و فقرا کو بہت سا روپیہ تقسیم کیا، ہان سے واپس آگرہ کو پہونچ گئے - اثنا لڑنے کی تیاری
کی اتنے مین خبر آئی کہ مہاراجہ کے اقبال و بخت نے ایسے وقت مین مدد دی کی ہی کہ دشمن
خود بخود بہاگنی پر مستعد ہوگیا ہی کیونکہ اُسکے لشکر مین اسقدر وبا پہیلی ہی کہ سینکڑون
آدمی مر گئے مین ہر روز لشکر مین سے سو دو سو آدمی مر کر کم ہوتا جاتا ہی اور باقیماندہ فوج نے امر سنگہ
کو اس بات پر مجبور کر رکہا ہی کہ اس ملک سے ہلو چلے ورنہ ہم خود بلا اجازت کوچ کر جاوینگے
یہہ بات سنکر مہاراجہ بہت خوش ہوا اور لڑائی کی تیاری کردی یہہ خبر پاکر امر سنگہ نے
اپنا وکیل بہیجکر مہاراجہ سے التماس کیا کہ ہم بسبب بیماری اپنی فوج کے آپ سے لڑنا نہین چاہتے
اور روانگی پر تیار ہین ہمکو سامان باربرداری کا مہاراجہ دلادین چنانچہ اُسی وقت مہاراجہ قلعہ کا
اُٹہہ گیا فوج گورکہیہ روانگی پر تیار ہوگئی سامان باربرداری کا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے انکو دلا
اور حکم دیا کہ یہہ لوگ دریا ستلج تک انکو پہنچا کر واپس آوین انکے جانے کے بعد مہاراجہ سنسار چند
قلعہ سے نکلا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے روبرو آکر شکرانہ اُسکی عنایت و مہربانی کا ادا کیا
اور نذرانہ شاہانہ دیکر رخصت کیا مہاراجہ وہان سے چلکر دوبارہ مہری جوالا دیوی کی استہان
پر گیا اور ناصیہ فرسائی کرکے بہت سا خزانہ نذر چڑہا اور سادہو فقیروں کو بہی بانٹا اسی عرصہ مین مہاراجہ
سنسار چند بہی ہمرکاب تہا وہان سے مہاراجہ نے واپس ہوکر پہاڑ سے اُترنے کا ارادہ کیا اور حکم
دیا کہ ایک ہزار سپاہی و پیادہ بمقام نادون قیام پذیر رہے جب بہر گورکہے

اِس طرف کا ارادہ کریں یا کوئی اور دشمن راجہ سنسار چند کوہستانی تو اُسکی مدد کریں
اور سردار فتحسنگہ کالیان والہ کو حکم ہوا کہ در مقام بجواڑہ سرزمین دوابہ بست جالندہر میں
مع اپنی فوج کے مقیم رہیں یہہ بات اگرچہ راجہ سنسار چند کو منظور نہ تہی کہ بے ضرورت
اب فوج مہاراجہ رنجیت سنگہ بہیر ملک میں آئے مگر وہ روبرو مہاراجہ کے اِس بات سے
انکار نکر سکا اور مہاراجہ کا مطلب صرف اِس سے یہی تہا کہ پہاڑ میں کسیقدر اسکا
دخل ہوجاوے اور اُسکی فوج وہان رہا کرے پہاڑ تو اُترتے ہی مہاراجہ کو یہہ خوشخبری پہنچی کہ
رانی مہتاب کنور دختر رانی سدا کنور کے بطن سے توام دو بیٹے مہاراجہ کے گہر پیدا ہوئے
ایک کا نام شیر سنگہ دوسرے کا نام تارا سنگہ رکہا گیا ہے مہاراجہ نے یہہ بشارت سنکر بہت
خوشی کی اور کئی روز تک ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکہا بہت سا روپیہ فقیروں و مفلسوں
ناداروں کو بخشا مہاراجہ اِس جشن میں تہا کہ لاہور سے خبر اسطرح سے گوش زد ہوئی کہ قطب الدین
خان حاکم قصور نے باوجود اتحاد سرکار کے نواب ملتان کے ساتہہ سازش اور دوستی پیدا کرلی
ہے اور دونوں کا ارادہ مستحکم ہوگیا ہے کہ آپس میں یکدل و یکجان ہوکر مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ
لڑیں اور دین مسلمانی پر پنجاب میں پہیلائیں اسباب میں اُن دونوں کی آپس میں تحریریں ہوچکی ہیں اور
دونو تیاری اسباب جنگ میں مصروف ہوگئے ہیں پس مہاراجہ کو چاہیے کہ جبتک دشمن اپنے
ارادہ کو ظاہر کریں اُس سے اول اُنکا انتظام قرار واقعی کرلے کہ آئندہ مشکل میں نہ پڑے یہہ حال
سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ مستعد ہوگیا اور مقام بجواڑہ سے فوج کو حکم دیا کہ بیاس سے اُترکر قصور
روانہ ہو اور سردار فتحسنگہ کالیان والہ کو حکم ہوا کہ نادون کی فوج لیکر داخل علاقہ قصور ہوجاوے
اور افسران فوج کے نام بہی جابجا پروانجات لکہے گئے کہ اپنی اپنی فرودگاہ سے روانہ
ہوکر قصور پہنچیں پہلے یہہ مجمع فوج کا بمقام موضع نوشہرہ ہوا پہر بہیئت مجموعی قصور
پر یورش ہوئی دریاے بیاس سے اُترکر فوج داخل علاقہ قصور کے ہوئی اور ہنگامہ غارت
و تاراج کا گرم ہوا گانوؤں کے گانو اور قصبوں کے قصبے سکہوں کے خوف سے اپنی اپنے گہر

ومکان چہوڑکر بہاگ گئی تمام علاقہ خالی ہوگیا مہاراجہ دریا سے اُترکر ایک ہفتہ
باتفاق سردار فتح سنگہ آہلووالیہ کے سیر و شکار مین گزرانا پہر فوج کو سلاح و وردی
وغیرہ سے آراستہ کرکے شہر قصور کو توجہ کی اور قصور پایہ کا علاقہ لوٹ کر خاک مین
ملادیا چونکہ اُس تہمت سے قصور کا حاکم بیخبر تہا اور اُسنے کوئی سازش نواب ملتان کے
ساتہہ نہین کی تہی اُسنے اپنا وکیل مہاراجہ کی خدمتمین بہیجکر باعث عتاب و غضب کا
دریافت کیا مہاراجہ نے بکمال غضب و غصہ کے اُسکو روبرو نہ بلایا اور اُسکی تقریر گوش
رغبت سے نہ سُنی جب وکیل بے نیل مقصود واپس آیا حاکم قصور سخت گہبرایا اگرچہ اُسکا ارادہ
ہرگز نہ تہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ سے لڑے اور اپنی فوج و ملک کو برباد کرے مگر اب اُسپر ایسی تنگی
آ پڑی کہ یا تو اپنا مقبوضہ علاقہ مہاراجہ کے حوالہ کرے یا اُسکے ساتہہ جنگ کرے اسبات پر اپنے
مشیر جمع کرکے اُسنے مشورہ کیا اور دریافت کیا کہ کیا کرنا چاہئے بعض دور اندیش لوگونکی رائے
یہہ قرار پائی کہ قطب الدین خان خود مہاراجہ کے پاس حاضر ہو اور نذرانہ قبول کرکے اُسکو لاہور
کو رخصت کرے مگر بعض آدمیون نے اسکے برخلاف تقریر کی اور کہا کہ دو مرتبہ پہلے بہی مہاراجہ
رنجیت سنگہ نے قصور پر یورش کی ایکمرتبہ بعہد نظام الدینخان اُسکو بڑا بہاری نذرانہ
ریاست سے دیا گیا اور شہر و علاقہ کو بہی یہہ لوٹ لے گیا دوبارہ بعد قتل نظام الدینخان بہی قصور پر
حملہ آور ہوا اور تین ماہ تک شہر و علاقہ غارت ہوتا رہا اور جسقدر نقد و جنس ریاست کے خزانہ
مین تہا وہ اُسکو دیکر رخصت کیا گیا اب بیوجہ و بیسبب اُسنے تیسری مرتبہ پہر اسطرف
فوجکشی کی ہے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اُسکا ارادہ اس ریاست کے چہین لینے پر قائم و
مستحکم ہے اب نہ تو ریاست کے خزانہ مین روپیہ ہے کہ اسکو دیکر راضی کیا جاوے اور نہ اتنی جلدی
کسی سے قرض لیا جا سکتا ہے کہ دشمن دروازہ پر کہڑا ہے اور باتون سے وہ راضی نہین ہوتا
جبتک زر کثیر سے وہ اپنا خزانہ نہ بہرلے اور اگر روپیہ نہ ملا تو وہ زبردستی سے شہر و علاقہ پر قبضہ
کرلیگا اور ہم سبمین ایک ایک کو قید مین ڈال کر ہمارے خاندان و ملک و مکان برباد

کر دیگا ہماری مستورات بے ستر ہونگی مقتضائے وقت یہہ ہے کہ ہم سب لوگ یکدل و یکجان
ہو کر اپنی قیام عزت و آبرو کیواسطی جنگ کرین اگر بخت یاور ہے تو اس زبردست جنگ
کے نتیجے سے رہائی پاوینگے یا میدان مین مارے جاوینگے اونچے خاندان کی لوگ آبرو بچی
سے دیکہینگے قیامت تک بہادرونکی زمرہ مین ہمارا نام روشن رہیگا قطب الدین خان نے
جب یہہ تقریر اپنی مددگارونکی سنی تو جنگ پر مستعد ہوگیا اور سامان جنگ کا تیار و موجود
کرکے شہر کی بہی مضبوطی کی ایک ایک قلعہ کی دیوارون پر توپین چڑہا دین اور ایک فوج کثیر
ہمراہ لیکر بارادہ جنگ شہر سے نکلا مہاراجہ جب خبر پائی کہ دشمن جنگ پر تیار ہوکر شہر سے
باہر نکلا ہے تو سکہون کی فوج کو بہی حکم دیا کہ لڑنے پر کمر باندہین چنانچہ سب تیار و مستعد ہوگئے
اور توپ کا چلنا شروع ہوا دو روز تک فریقین بذریعہ توپ لڑتے رہے بہت سے آدمی
ضایع ہوئے تیسرے روز قصور کی فوج نے اپنی فرودگاہ سے نکلکر سکہون پر حملہ کیا اور دست بدست
لڑائی شروع کی سکہان لشکر نے بہی استحکام و مضبوطی کے ساتہ اُنکے مقابل ہوئے اور آپسمین
سخت لڑائی ہوکر بیشمار پہلوان فریقین سے کام آئے چوتہے روز سکہہ تلوارین کہینچکر مسلمانون پر
جا پڑے اُنہون نے بہی سکہان جوانمردی سکہون کا حملہ روکا اُس دوپہر سے شام تک تیرون اور تلوار
سے وہ لوگ لڑتے رہے قریب شام کے پٹہانون کو شکست ہوئی اور سکہون نے اُنکو آگے
دہر لیا اور وہ اپنا سامان اوٹہا کر شہر مین داخل ہوگئے اور شہر مضبوط ہوگیا مہاراجہ نے
ہر ایک قلعہ کی لڑائی پر الگ الگ فوج مامور کی اور توپخانہ بہیجا اور یہہ انتظام محاصرہ کا
کیا کہ شہر سے کوئی متنفس نکلنے نپاوے اور نہ کوئی باہر سے اندر جاوے دو ماہ تک محاصرہ رہا
لڑائی ہوتی رہی اگرچہ اندرونی توپین اور بندوقین بہی باہر کا نقصان بہت کرتی تہین
مہاراجہ کی توپون نے بہی قلعہ کی دیوارین گرادین جسسے دشمن اپنی جان و مال کے بچنے سے نا امید
ہوگئے دو ماہ تک جسقدر غلہ شہر مین تہا لشکر اور رعیت نے کہا لیا پہر ایسا قحط پڑا کہ غلہ کا دانہ
موتی کا دانہ بنگیا اور لوگ مویشی کو ذبح کرکے کہانے لگے جب مویشی بہی ختم ہوگئے تو سخت لاچاری

حالت طاری ہوئی سواران فوج نے اپنی سواری کی گہوڑے مار کر کہائی اگرچہ [illegible] پہلے
ادخال و اخراج کا دروازہ بہی بند کیا ہوا تہا مگر شہر کی خلقت بسبب تنگی آئی تو
جس طرح سے ہو سکا لوگ شہر سے نکلکر بہاگنے لگے یہ حال دیکہکر مہاراجہ نے حکم دیا کہ جو کوئی شہر سے
خالی ہاتہہ نکلے اسکو جانے دو جو اسباب لیکر نکلے اسکا اسباب چہین لو [illegible]
تو لوگ فوج فوج اپنی جان بچانے کے لئے شہر سے جانے لگے فوج بہی قطب الدینخان کی
بہوک کے عذاب میں مبتلا ہوکر فرار ہونے لگی اور تہوڑے سے لوگ باقی رہگئے جنکے
سبب قلت لشکر توپ و بندوق کا چلنا بند ہوگیا تو مہاراجہ نے تمام توپخانہ شہر
کی دیواروں کے گرانے پر مامور کردیا جب دیواریں گرپڑیں اور دروازے ٹوٹ گئے تو سکہی
فوج نے شہر میں گہس غارت کا بازار گرم کیا ہر ایک گہر اور مکان کو انہار دیکے اپنا لقمہ
جنس کے لئے جد بر سکہہ جاتے رعایا اپنا مال و اسباب گہر سے نکالکر انکے روبرو رکہہ دیتی
لوگوں کے بدن کے کپڑوں تک سکہوں نے اتار لئے عورتیں ننگے سر اور ننگے بدن شہر کے ستر
ہوکر جا بجا اپنے آپ کو چہپاتی پہرتی ہیں مگر کوئی جگہہ امن کی نہیں ملتی تہی بہت
سی اشراف عورتیں جنہوں نے کبہی بیگانہ مرد کی صورت نہیں دیکہی تہی اپنے ہاتہہ سے بہاری
لیکر مرگئیں کئی چاہات میں کود پڑیں غرض ہر ایک امیر و غریب شہر کا رہنے والا ایسا لٹا
کہ پارۂ نان کا محتاج ہوگیا بڑے بڑے مکانوں کو سکہوں نے آگ سے جلا دیا اور بڑی بڑی بکالی
گرا کر لکڑیاں نکال لیں اس تفرقہ اور مصیبت کے وقت عورت خاوند کا بہی باہم اجتماع
جہاں کسی کو جگہہ ملی جان چہپا کر چلدیا بہت سی جوان عورتیں اور لڑکیاں اور لڑکے سکہوں نے
شہر سے پکڑ لئے اور غلام بنانے کے ارادہ پر اپنے پاس رکہہ لئے جب شہر تمام و کمال اجڑ گیا
جس قلعہ میں قطب الدینخان محصور تہا اسکی نوبت آئی اور توپیں اسکے گرانے کے لئے رکہی
گئیں اسوقت قطب الدینخان دیوانہ ہوگیا تہا اور کچہہ نہیں کر سکتا تہا جس سے اسکی جان
بچے کیونکہ اسوقت اسکے پاس کچہہ فوج نہ تہی صرف چند آدمی باقی رہگئی تہی جنکو قلعہ سے

سنبھالنا محال نظر آتا تہا وہ بہی قطب الدینخان کی ہمراہی سے تنگ تہی اور مستعد تہی کہ قطب الدین
خان کو قتل کر کے اپنی مصیبت سے رہائی پائیں آخر قطب الدینخان نے جب کوئی تدبیر نہ بن
پڑی تو مناسب جانا کہ اپنے آپکو مہاراجہ کے حوالہ کر دیوے چنانچہ وہ خان بخشی کر کے چلا یا مانند
اسی ارادہ سے روانہ قلعہ کا کہول دیا اور خود چند آدمیونکے ساتہ مہاراجہ کے پیش حاضر ہوا
مہاراجنے جب دشمن کی یہہ حالت دیکہی اسپر رحم کیا اور اسکی تعظیم کر کے اپنے پاس بٹہلا
لیا اور فوج قلعہ میں بہیجکر حکم دیا کہ اسکا کل مال و خزانہ قرق کر لیں اسوقت قطب الدین
خان کا مال غم و الم کی حالت میں چپ تہا مہاراجہ بہی ملامت کرنا اوسکے زخم پر نمک ڈالنا
مناسب نجانتا اوس روز قطب الدینخان کا کہوڑے پہرہ میں نظر بند رہا دوسرے روز یہہ تجویز
قرار پائی کہ قصور کا تمام علاقہ متعلقہ چونیان و کہڈیان وغیرہ سرکار ضبطی میں آوے اور علاقہ
ممدوٹ جو ستلج پار واقع ہے قطب الدینخان کو واسطے گذارہ کے چہوڑ دیا جاوے باعث اسکے چہوڑ
دینے کا صرف یہہ تہا کہ وہ علاقہ ستلج پار تہا اور اسطرف کوئی علاقہ مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے قبضہ میں نتہا سو اسکو مہاراجہ نے اپنے قبضہ سے دست بردار ہوا اور وہ علاقہ قطب الدینخان کے
نام واگذار رکہا گیا چنانچہ قطب الدینخان مہاراجہ سے رخصت ہو کر ممدوٹ چلا گیا قصور کی
غارت و تاراج میں ایک ایک سپاہی مہاراجہ رنجیت سنگہ کی فوج کا لوٹ و دولت سے مالا مال
ہو گیا قطب الدینخان کا خاص مال جو مہاراجہ کی ضبطی میں آیا تہا وہ بہی بیشمار تہا صد ہا
قیمتی گہوڑے اور اونٹ اور ہاتہی و زیور و جواہرات و سامان فرش و خیمہ و پارچہ ابریشمینہ
و پشمینہ قیاس و اندازہ سے افزون تہا اس غارت میں ہزارہا قرآن و کتابیں بہی سکہونکے
لوٹ لیں جو بہت ارزان مسلمانوں کے ہاتہ فروخت ہوئیں اس مہم سے فراغت پاکر
مہاراجہ نے بڑا جشن کیا لاہور و امرتسر میں چراغان کا حکم دیا چنانچہ رعیت نے بڑی خوشی
کی اور گہر گہر روشنی ہوئی اور غارت کے مال سے بہت سا نقد و جنس بطور نذرانہ
دربار امرتسر کو بہیجا گیا اور پندرہ روز ٹہر کر فوج کو ملتان کیطرف کوچ کرنیکا حکم دیا جب فوج

روانہ ہوچکی تو مہاراجہ بہی خاص مصاحبوں کے ہمراہ ملتان کو روانہ ہوا اور ایسی تیزی و
تندی سے رستہ طے کیا کہ رستہ مین کہین قیام نہ کیا اور لشکر کو دم لینے نہ دیا جب ملتان
کے قریب پہنچا سردار فتح سنگہ کالیانوالہ کو حکم دیا کہ مہاراجہ کیطرف سے نواب مظفر خان والی
ملتان کے پاس جاکر پیام پہنچاوے کہ تمنے ہماری اطاعت منظور کی اور عہد کیا تہا کہ ہمارے
کسی دشمن کے ساتھ تم دوستی نہ کروگے ولی دل سے مطیع و منقاد ہوگے مگر ہمارے اس اقرار
تمنے اسپر وفا نہین کی بلکہ معاملہ برعکس عہد و اقرار کے ظہور مین آیا ہے کہ اول تمنے احمد خان
رئیس جہنگ کو جو ہمارا دشمن تہا اور بہاگ کر تمہارے پاس آیا اسکو تمنے اپنے پاس پناہ دی
اور روزینہ اسکا مقرر کردیا تمکو چاہیے تہا کہ بنظر رابطہ صحبت و اتحاد کے احمد خان کو گرفتار
کرکے ہمارے پاس پابزنجیر بہیجتے۔ دوسرے ہمارے برخلاف تمنے قصور کے رئیس کے ساتھ
سازش کی اور ہمارے ساتھ جنگ کرنیکے لئے مستعد و تیار ہوگئے یہہ دو حرکتین تمسے
ظہور مین آئین تو ایسا متصور ہوا کہ وہ عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان منعقد ہوا تہا تمنے خود
فسخ کرڈالا اب تمکو چاہیے کہ ایکسال کا زر خراج اور مصرف لشکر اور جرمانہ اسکے علاوہ
ادا کرو ورنہ خالصہ جی کا لشکر بہت جلد ملتان پر قبضہ کرکے تمکو ملک و مال سے بیدخل
کردیگا اسوقت سواے ندامت و پشیمانی اور کچہہ حاصل نہوگا نواب مظفر خان نے جب مہاراجہ
کا حکم سردار فتح سنگہ کی زبانی سنا جواب دیا کہ مہاراجہ بیفائدہ انہی کی ناحق تکلیف کی اور
لشکرکشی دور سے فرمائی کیونکہ بندہ حکم کا تابعدار ہے لشکرکشی کیا ضرور سالینہ خراج جسکو ادا کرنیکے
لئے مین خود اقرار کرچکا ہون دینے کو حاضر ہون ہان اگر کوئی نافرمانی یا بغاوت میری طرف سے
ظہور مین آئی ہو تو لشکرکشی واجب تہی احمد خان کا حال جو میرے پاس بہاگ کر آگیا تہا چاہیا
تہا اپنے پاس اسکو جگہہ نہین دی اسکی گرفتاری تب اگر میرے نام لکہا آتا تو مین بیشک
گرفتار کرلیتا پہلا نذرانہ جو مین نے مہاراجہ کی خدمت مین ادا کیا ہے اسکا سود اب تک دیتا ہون
وہ ادا نہین ہوا اب مہاراجہ اتنی رقومات نذرانہ و باج و جرمانہ و خرچ لشکر جو مجہسے طلب کرتا ہے

اتنا روپیہ میرے پاس موجود نہین ورنہ ادا کرنے مین کچھ عذر نہ تھا اب مہاراجہ کو چاہئے
کہ ایسی سخت گیری مجھپر نکرے جس سے مین برباد ہوجاؤن خراج مقرریہ لیکر جان بخشی
کرے یہہ جواب نواب کا جب مہاراجہ نے سنا کمال غضبناک ہوا اور فوجین لڑائی
کا حکم سنا دیا لشکر نے تعمیل حکم کمر باندھلی اور سوار و پیادہ شہر ملتان کو روانہ ہوے
اس فوج کے نزدیک پہنچنے سے رعیت نہایت بیقرار ہوئی اور لوگ اپنا اپنا سامان
لیکر بھاگنے لگے گھرون کے گھر خالی رہ گئے نواب بھی لڑنے کیلئے میدان مین نہ آیا
قلعہ اور شہر کے دروازے بند کرلئے مہاراجہ نے فی الفور شہر کا محاصرہ کرلیا اور آمد
رفت لوگون کی بند کردی ناچار روسا شہر نواب کیخدمت مین حاضر ہوے اور عرض
کی کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا لشکر پہلے بھی شہر کو لوٹ چکا ہے اور سینکڑون لوگ قتل
و غارت مین آچکے ہین اب بعد ایک سال ہوا ہے لوگون نے اپنا آپ سنبھالا اور گھرون مین
بسنے لگے آباد ہوے ہین تو پھر انپر وہی آفت برپا ہوئی ہے شہر محاصرہ مین آگیا ہے
مناسب یہہ ہو کہ آپ اپنی رعیت پر رحم کرین اور جس طرح ہوسکے زر مطلوبہ اس زبردست
کو دیکر ملتان بچالین کہ رعیت قتل و غارت سے بچے اور ملک آباد رہے اور یہہ بات
رعیت اپنی رضامندی سے ظاہر کرتی ہے کہ اگر نواب کے خزانہ مین اسقدر روپیہ نہین
ہے جو رنجیت سنگھ کے نذرانہ کو کفایت کرے تو چندہ دینے کو رعیت تیار ہے یہہ بات اُس سے
بہتر ہے کہ شہر فتح کرکے سکھ لوٹ لین اور رعیت کے لئے بوریا اور مٹی کے برتن بھی نچھوڑ
جائین سینکڑون جانون پر آفت آئے نواب یہہ تقریر رعایا کی سنکر دیدہ بر آب ہوا اور کہا کہ فی الحقیقت
روپیہ خزانہ مین نہین اور قرضہ علاوہ ہے مگر تمام بار مین رعیت کے اوپر نہین ڈالتا نصف
زر مطلوبہ رنجیت سنگھ مین ادا کرونگا اور نصف رعیت دیوے یہہ بات شہر والون نے منظور کی
اور ایک وکیل برائے نذرانہ و جرمانہ وغیرہ رقومات کی تعداد مقرر کرنیکے لئے مہاراجہ کیخدمت
مین بھیجا جسنے بعد رد و بدل رقم قائم کی اور نواب کے پاس واپس آیا اسمین سے نصف نواب نے

اپنا نذرانہ جواہرات فروخت کر کے ادا کیا اور نصف رعیت نے دو روز کے عرصہ میں چندہ کر کے
حاضر کر دیا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے جب یہ نذرانہ حسب دلخواہ پا لیا معاف کر دیا اور فوج لشکر
شہر سے الگ خیمہ برپا کر کے دو روز تک وہاں مقام کیا اور حکم دیا کہ سکھان فوج
میں سے کوئی شہر میں جانے نہ پاوے اگر جاوے تو نواب کی اجازت سے جاوے مگر نواب نے
دونوں شہر کے دروازے بند کر دیے کہ فوج کی غارت کا اندیشہ ایسا کمال تھا اگرچہ مہاراجہ
ممانعت کر چکا تھا کہ کوئی سکھ شہر میں نہ جاوے مگر بعض اوقات خالصہ جی مہاراج کے
حکم کو بھی بالائے طاق رکھ دیتے تھے اور جو کام کرنا منظور ہوتا تھا کر لیتے تھے وہاں سے مہاراجہ
رنجیت سنگھ کا ارادہ ہوا کہ بہاولپور کو چلے اور نواب بہاولپور سے خراج لے اگر نہ دیوے
تو جنگ کر کے تابعدار بنا دے یا ملک اس سے چھین لے اس ارادہ پر فوج ظفر موج ہمراہ لیکر
روانہ ہو کر کوچ کیا جب دریا اتر کر لشکر بہاولپور کے علاقہ میں داخل ہوا گانوں گانوں اور قریہ قریہ
لوٹنا شروع کر دیا رعیت بیچاری جابجا اپنی جان کے خوف سے بھاگنے لگی یہ خبر جب نواب
بہاول خان والی بہاولپور کو پہنچی بہت ڈرا اور سمجھا کہ اگر سکھ اور بڑھ آئینگے تو ملک میں
قیامت برپا کر دینگے کوئی شخص انکے سامنے ٹھہر نہ سکیگا فی الفور اپنا معتمد مہاراجہ کی خدمت میں بھیجا
اور پیغام دیا کہ میں ہر طرح سے فرمانبردار و مخلص جان نثار مہاراجہ کا ہوں مجھکو مہاراجہ کے
حکم میں کچھ عذر نہیں بیچاری رعیت کی جان بخشی کیجاوے اور مجھکو حکم ہو کہ نذرانہ خالصہ جی کا دلی
خیر خواہی سے حاصل کروں ایلچی کی التجا مہاراجہ نے قبول کی اور حکم دیا کہ کوئی سکھ بہاول خان
کی رعیت پر دست اندازی نکرے اور وکیل سے نذرانہ ٹھہرا کر اسکو خلعت بخشا اور حکم دیا کہ
زر نذرانہ حاضر کرے چنانچہ وہ بہاول خان کی خدمت میں جا کر روپیہ لے آیا جس سے مہاراجہ
بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ فقیر عزیز الدین حکیم مقرب شاہی ایک خلعت گرانبہا ہماری طرف
سے لیکر خان کے پاس جاوے اور سر دربار اسکو پہناوے چنانچہ فقیر عزیز الدین خلعت
لیکر بہاولپور گیا والی بہاولپور نے شہر کے باہر تک استقبال وکیل کا کیا اور بڑی عزت سے

شہر مین اتار اپنی توپاکے و بخوت کی اور خلعت پہنکر نہایت عزت کے ساتھ عزیز الدین
کو رخصت کیا یہہ کام بخیر و خوبی جب انجام ہو گیا مہاراجہ شہر لاہور کو واپس آیا اور چندے
قیام کر کر لشکر کے بڑہانے اور سامان جنگ کے بہم پہنچانے مین مصروف رہا توپخانے الگ
الگ قائم کر کر افسران لائق کو اسپر مامور کیا غوث خان کو کمیدانی عہدہ توپخانہ کا دیکر
حکم دیا کہ وہ نئی توپین ڈہلوا کر و توپخانے جدید تیار کرے بہت سی فوج پیادہ و سوار ملازم
رکھکر سامان ضروری انکو دیا اور بہت سے لوہار بندوقون کے بنانے پر مامور کئے

جانا مہاراجہ رنجیت سنگھ کا حسب الطلب پٹیالہ مین اور وصول کرنا زر نذرانہ نالیرکوٹلہ وغیرہ ریاستون سے اور فتح کرنا قلعہ نراین گڈہ کا اور قبضہ مین لانا قلعہ پٹھانکوٹ و سیالکوٹ و مطیع ہونا راجہ جسروٹہ و جمبو و ڈسکہ اور نذرانہ لینا صاحب سنگھ گجراتیہ سے مع توپ احمد شاہی کے اور دخیل ہونا قلعہ شیخوپورہ مین بعد جنگ و جدل

بعد انتظام و ترقی فوج کے مہاراجہ رنجیت سنگھ اس ارادہ مین تہا کہ اپنی مملکت و تسلط کو بڑہانے
والیان ملک کو زیر کر کے تمام سرزمین پنجاب کا مالک بنجائے ہر ایک زور آور پر حملہ کر کے اسکو
زیر کرے ابہی یہہ بات قرار نہین پائی تہی کہ مہم کسطرف کرنی چاہیے کہ راجہ صاحب سنگھ
والی پٹیالہ کا وکیل خدمت مین حاضر ہوا اور تحائف معمولی پیش کر کے عرض کی کہ راجہ صاحب سنگھ
کے خاندان مین ایک ایسا فتنہ برپا ہوا ہی کہ اسکا تدارک اسکے اندازہ سے باہر ہے تشریح اسکی
یہہ ہی کہ اس راجہ کی رانی اسکے بخلاف ہو کر چاہتی ہے کہ اپنے خورد سال بیٹے کرم سنگھ کو پٹیالہ
کی گدی پر بٹہلاکے اپنے شوہر مالک ریاست کو بیدخل کرے جبتک لڑکا بالغ نہو خود حکومت
کرے سرداران ریاست و افسران فوج اسباب مین سب اسکے ساتھ متفق و یکزبان مین اب
راجہ حیران ہی اور نہین جانتا کہ کیا چارہ کرے اسواسطے اسکی التجا ہے کہ اگر آپ لاہور سے

قدم رنجہ کرین تو آپکے رعب و داب سے ریاست کے سب سردار اور افسر فوج کے جسقدر مطیع
ہوجاینگے اور رانی بہی آپکے سمجھانے سے سمجہ جائیگی اور ایسا فتنہ جسکے برپا ہونیسے
خاندان کی بربادی کا خوف ہے فرو ہوجائیگا باہر کا دشمن اگر ہوتا تو راجہ صاحب سنگہ
کمر ہمت باندہکر اسکا مقابلہ کرتا مگر اس گہر کی خرابی انتظام اسکے قبضہ اقتدار سے باہر ہے
آپکی اس تکلیف کے عوض مین دو تحفے راجہ صاحب سنگہ پیش کرینگے ایک تو بڑی توپ جسکا نام
کڑہ خان ہے ایسی توپ پنجاب کی کسی ریاست مین نہین ہے دوسرے موتیونکی مالا جسمین ایک ایک
دانہ قیمتی صراحی دار پرویا ہوا ہے ایک ایک موتی گویا گوہر بے بہا ہے ان دونو تحفون
کے علاوہ اور بہی زر نقد و اجناس نذرانہ مین پیش کرینگے مہاراجہ کو رضامند کرنیکے بہانہ
نے وکیل کی یہہ تقریر سنکر منظور کرلیا کہ ہم پٹیالہ جاکر اس فتنہ کو فرو کرینگے چنانچہ فوج کو
روانگی کا حکم مل گیا جب فوج روانہ ہوچکی خود بہی مہاراجہ نے پٹیالہ کیطرف کوچ کیا جب نزدیک
پہنچا خبر آئی کہ راجہ صاحب سنگہ نے اپنی رانی کے ساتھ صلح کرلی ہے کرم سنگہ اپنے بیٹے کو
ولیعہدی کا خلعت دیدیا ہے اس تدبیر سے تمام ریاست و افسران فوج بہی راضی ہو گئے
ہین اور انتظام کلی وقوع مین آگیا ہے تہانیسر کے علاقہ مین رانی کے لئے ریاست سے علیحدہ
جاگیر مقرر ہوگئی ہے یہہ بات سنکر مہاراجہ نے کچہ خیال نکیا اور پٹیالہ جا پہنچا راجہ صاحب سنگہ
نے جب سنا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ تشریف لائے ہین استقبال کیلئے شہر کے باہر تک آیا اور اپنے
باغ مین اتار کر بڑی عزت و احترام سے دعوت کی چندروز تک ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکہا زر
نقد و اجناس قیمتی نذرانہ مین پیش کئے مگر وہ دو تحفے یعنے کڑہ خان توپ اور سلک مروارید
جسکے دینے کیلئے وکیل کی معرفت اقرار کیا تہا نہ دئے اسبات پر مہاراجہ رنجیت سنگہ
سخت ناراض ہوا اور مجبور کرکے راجہ صاحب سنگہ سے وہ دونو چیزین طلب کین چونکہ صاحب سنگہ نے
خود ہی رنجیت سنگہ کو بلالیا تہا اسباب مین ناچار ہوگیا اور بنظر رفع فتنہ و فساد کے کڑہ خان
توپ اور سلک مروارید مہاراجہ کی نذر کین بعدہ دوسرے روز مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فوجکو

واپسی کا حکم دیا اور راجہ صاحب سنگہ کو آخری ملاقات اور خلعت دینے کے لئے بلایا
جب وہ آیا تو اتفاقاً وہی موتیون کی مالا اُسوقت مہاراجہ رنجیت سنگہ پہنے ہوئے
تہا راجہ صاحب سنگہ کے ساتھ اُسکا خورد سال بیٹا کرم سنگہ بہی تہا اُسکو مہاراجہ
رنجیت سنگہ نے براہ محبت اپنی گود مین لے لیا کرم سنگہ نے جب مالا موتیون کی مہاراجہ
رنجیت سنگہ کے گلے مین دیکہی تو پہچان لی اور کہنے لگا کہ یہہ مالا تو وہی مالا ہے
جسکو مین پہنا کرتا تہا تمہارے گلے مین یہہ کہان سے آگئی میری مالا مجھکو دیدو مہاراجہ یہہ
بات سنکر چپ ہورہا لڑکے نے دوبارہ اصرار کیا اور مالا طلب کی یہانتک کہ رونے
لگا جب ایسی حالت ہوئی تو سردار دل سنگہ نے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا اتالیق تہا وہ
مالا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے گلے سے اتار کر لڑکے کے گلے مین ڈالدی اور کہا کہ اب تم یہہ
مالا مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عطایات تصور کرکے پہنو چنانچہ وہ مالا کرم سنگہ نے لے لی راجہ
صاحب سنگہ نے اگرچہ اُسوقت مالا کے واپس لینے مین بہت انکار کیا اور اپنے لڑکے کو
چشم نمائی کی مگر لڑکے نے وہ مالا نہ دی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بہی پہر واپس نہ لی اسطرح
وہ حق حقدار کو پہنچگیا وہان سے چلکر مہاراجہ رنجیت سنگہ مالیر کوٹلہ کو گیا اور نواب مالیر کوٹلہ
کے علاقہ مین داخل ہوکر غارت شروع کی سر راہ سب کا لوٹ لئے جب متصل شہر کے
پہنچا شہر کے باہر مقام کیا اور بذریعہ وکیل رئیس کو کہلا بہیجا کہ پنجاب کے علاقہ مین سب
رئیس ہمارے فرمانبردار اور مطیع ہوگئے ہین ہر ایک رئیس سے ہمنے اوّل نذرانہ قرار واقعی وصول
کیا ہے اور آیندہ کیلئے خراج سالانہ اُسپر مقرر کرکے خراج گزار بنایا ہے تمکو چاہئے کہ اور رئیسون
کیطرح تم بہی اطاعت مین آؤ اور تابعدار بنجاؤ ہماری حملہ سے امان پاؤ بالفعل نذرانہ داخل کرو
آیندہ کے لئے رقم خراج کی اپنے ذمہ پر قبول کرکے سند لکھ دو ورنہ جنگ کے لئے تیار ہوجاؤ
یہہ حکم مہاراجہ کا جب رئیس مالیر کوٹلہ کے پاس پہنچا نہایت ڈرا اور فی الفور مہاراجہ کیخدمت
مین حاضر ہوکر اطاعت مان لی اور نذرانہ نقد و جنس داخل کرکے مہاراجہ کو رضامند کیا

آیندہ کیلئے اطاعت نامہ لکہدیا غرض اس حیلہ سی اپنے علاقہ کو غارت سے بچایا وہان سے
اگرچہ ارادہ مہاراجہ کا یہہ تہا کہ لاہور کو کوچ کرے مگر ایک مخبر کی زبانی وہان معلوم ہوا کہ
نراین گڈہ کا رئیس نوجوان کمال مغرور و سرکش ہے ایک معقول جماعت سواران کی اسکے
پاس رہتی ہے اور وہ دور دور تک جاکر ملکون کو لوٹتا ہے سیکہ اطاعت سکو منظور نہین
ہے دولت مال خزانہ اونٹ گہوڑے بیشمار اسکے پاس ہین اگر مہاراجہ اُسپر یورش کرکے اسکو
زیر کرے تو بہت سی دولت ہاتھ آئے یہہ خبر پاکر مہاراجہ نے نراین گڈہ کو کوچ کیا اور اُسکے علاقے
مین داخل ہوکر دست درازی شروع کی بہت سا علاقہ لوٹ لیا باقیماندہ رعیت مہاراجہ کے
خوف سے بہاگ گئی چند گانو والے جو سد راہ مہاراجہ کے ہوئے اور بجنگ پیش آئے انکو
سخت سزا دی گئی جب لشکر نراین گڈہ کے پاس پہنچا رئیس نراینگڈہ کا اپنی جمعیت کے ساتھ
قلعہ سے نکلکر مہاراجہ کے مقابل ہوا اور دونو فریق مین لڑائی ہونے لگی تمام دن لڑائی رہی
دشمن کی فوج مین صرف دو توپین تہین مگر گولنداز اُسکے اپنے فن مین ایسے کامل تہے کہ گولہ انکا
نشانہ سے خطا نہین جاتا تہا اُن توپون نے بہت سا نقصان مہاراجہ کی فوج کا کیا آخر یہہ
تجویز ہوئی کہ دلیران فوج جمع ہوکر دشمن پر جا پڑین اور اُس سے توپین چہین لین سردار فتح سنگہ
کالیان والہ اس فوج کا افسر تہا جب یہہ فوج دشمن کی توپون پر بڑی چستی سے حملہ آور ہوئی
تو دو فیر توپون کے کہا کر دشمن سے توپین چہین لین ترتیب بیس آدمی کے اس حملہ مین کام
آئے جب یہہ فوج توپین کہینچکر واپس چلے تو دشمنونکی فوج نے چاہا کہ اپنی توپین اُن سے
چہین لین توپین تو اُنکے ہاتھ مین نہ آئین مگر سردار فتح سنگہ کالیا نوالہ کو اُنہون نے چارون
طرفسے گہیر لیا اُسوقت سردار کی ہمراہی مین دس بارہ سپاہی تہے جبتک وہ زندہ رہے
سردار تک کوئی دشمن پہنچنے نہ پایا جب وہ مارے گئے تو سردار خود اُنسے لڑنے لگا آخر مارا گیا
اُسوقت مہاراجہ نے اگرچہ فوج کو آواز دی کہ سب ملکر جائین اور سردار کو دشمنون سے چہڑا لائین
مگر شور و غل مین کسی نے نہ سنا الغرض عزت سردار نمکحلال و وفادار کے مارے جانے سے

مہاراجہ بہت غمگین ہوا اور اُسکی نعش کو میدان سے منگوا کر داغ دیا اُس روز دونو فریق
مین شام تک لڑائی ہوتی رہی دونو طرف سے تین سو پیادہ اور ایک سو سوار کام آیا شام
کے بعد دشمن پھر قلعہ مین گہس گیا اور دروازہ بند کر لئے چونکہ توپین دشمن کی چہین چکی
اُس سے اُسکا حوصلہ کمال پست ہو گیا اور دل مین یقین کر لیا کہ اب دوسری لڑائی مین
مہاراجہ رنجیت سنگہ ضرور فتحیاب ہو کر قلعہ مجھسے لے لیگا اسواسطے وہ راتون رات جسقدر
اپنا نقد و جنس اُٹھا سکا قلعہ سے لیکر دوسرے دروازہ کیطرف سے بہاگ گیا باقیماندہ اسباب
جو قسم پارچات و فرش وغیرہ تہا اُسکو جمع کر کر اُسنے آگ لگادی جس سے وہ صبح تک جلکر خاکستر
ہوگیا جب صبح ہوئی مہاراجہ نے پہر فوجکو حکم دیا کہ لڑنے کو کمر باندہین اور توپخانہ قلعہ کے دروازہ
پر پہنچکر دروازہ توڑ ڈالین چنانچہ توپخانہ دروازہ پر چلایا گیا اور گولہ چلنا شروع ہوا چند گولون
کی ضرب سے دروازہ ٹوٹ گیا اور فوج قلعہ کے اندر گئی تو کوئی قلعہ مین موجود نہ پایا صرف
چند گہوڑے اور شتر طویلہ مین باندہے ہوئے پائے اور ایک ذخیرہ بندوقون اور تلوارون کا ملا
موجودہ مال جسقدر دشمن چہوڑ گیا تہا اُسپر مہاراجہ قابض ہوا اور ایک فوج قلعہ مین مامور
کی اپنے کاردار تمام علاقہ مین جو نرائن گڈہ کے متعلق تہا بہیجدئے اور قبضہ کامل کر کے
وہان سے دریائے ستلج کیطرف مراجعت کی اور کشتی کے ذریعہ سے اُتر کر دوابست جالندہر
مین داخل ہوا سردار فتح سنگہ اہلووالیہ نے وہان آکر قدمبوسی حاصل کی اُسکے اتفاق سے
مہاراجہ چند روز سیر شکار مین مصروف رہا اور محکم چند کہتری کو جو ایک لئیق اہلکار جوانمرد
آدمی تہا دیوانی کا خطاب دیکر تمام علاقہ دوابست جالندہر و دامن کوہ اُسکے سپرد کیا اور خلعت
فاخرہ دیکر وہان کا حاکم مقرر کیا اور چاہا کہ چند روز علاقہ دامان کوہ مین جاکر سیر شکار مین
مصروف رہے وہان سے جب مہاراجہ پہانکوٹ کے قریب پہنچا تو قلعدار مہاراجہ سنسار چند کا جو
قلعہ مین مامور تہا ڈر گیا اور مہاراجہ کے حملے کے خوف سے دروازہ قلعہ کا مستحکم کر لیا بلکہ سلام کیواسطے
بہی مہاراجہ کی خدمت مین نہ آیا یہ حرکت قلعدار کی مہاراجہ کو پسند نہ آئی اور فوجکو حکم دیا کہ

فی الفور توپین لگا کر قلعہ کو اڑا دین اور اسباب جسقدر قلعہ مین ہے ضبط کر لیا جائے
اس حکم کے اجرا پاتے ہی جوانمردان فوج نے قلعہ کو گھیر لیا اور توپ چلنے لگی قلعدار نے
جانا کہ اب جان پر آبنی ہے قلعہ تسخیر کر کے مہاراجہ ضرور مجھکو قتل کر دیگا بہتر یہی ہے کہ قلعہ مہاراجہ
کے سپرد کر دیا جائے چنانچہ وہ خدمت مین حاضر ہوا اور امان پا کر قلعہ مہاراجہ کو دیدیا مہاراجہ
نے قلعہ لیکر اپنا قلعدار و لشکر اسمین مامور کر دیا اور قلعہ کے متعلق علاقہ پر اپنا تصرف کر لیا
اگرچہ مہاراجہ سنسار چند نے بعد فتح اس قلعہ کے چند عرائض درباب واپسی قلعہ پٹھانکوٹ کے
مہاراجہ کیخدمت مین بھیجے اور چاہا کہ کسیطرح مہاراجہ پھر یہہ قلعہ مجھکو واپس کر دی مگر اسکی
کوئی درخواست منظور نہوئی ناچار وہ خاموش ہو رہا پٹھان کوٹ سے روانہ ہو کر مہاراجہ جسروٹھ
کے قلعہ مین پہنچا مہاراجہ کے آنیکی خبر جب راجہ جسروٹھ کو پہنچی اپنے شہر سے نکلکر خدمت مین
حاضر ہوا اور تحائف معمولی نذر پکڑ کر عرض کی کہ اس تھوڑے سے ملک مین جو دامان کوہ مین
واقع ہے قدیم سے میرے بزرگ مالک قابض چلے آئے ہین اور قوم راجپوت اسمین مقیم ہے
ان سب کے اتفاق سے اب سرگروہی مجھکو ملی ہوئی ہے ہمارے بزرگ کبھی اس علاقہ سے باہر
نہین گئے پنجاب کے مالک و حاکم سے ہمارا علاقہ رہتا ہے جو کوئی پنجاب کا فرمانفرما ہوتا ہے
اسکو ہم بھی معمولی خراج سالانہ ادا کیا کرتے ہین اب جو خدا نے پنجاب کا علاقہ مہاراجہ کی
حکومت مین دیا ہے اور تمام رؤسای پنجاب مطیع و فرمانبردار ہو چکے ہین بندہ بھی جان و دل سے
اطاعت مین حاضر ہے حکم سے ہرگز عدول نہوگا کمال مہربانی مہاراجہ کی یہہ ہے کہ یہہ
شکراروئی کا جو سیرے پاس ہے بدستور قائم رکھے مہاراجہ اسکی تقریر و شیرین کلامی سے
نہایت خوش ہوا اور بکمال مہربانی اسپر کی اور فرمایا کہ تیرے ازخود حاضر ہو جانیسے
ہم بہت خوش ہین تم بدستور اپنے علاقہ مین فرمانفرما رہو ہم تمہارے علاقہ کی طمع نہین رکھتے
بشرطیکہ آپ نندانہ دو اور آیندہ مطیع و تابعدار رہکر سالانہ خراج دیتے رہو کسی ہمارے
دشمن کے ساتھ آمیزش نکرو چنانچہ اسنے مہاراجہ کا فرمان بدل و جان منظور کیا اور مہاراجہ

کو اپنے ہمراہ شہر جسروٹہ مین لے گیا اور اپنے مقدور سے زیادہ روپیہ خرچ کرکے مہاراجہ
کی ضیافت کی اور زر نذرانہ جسقدر مہاراجہ نے طلب کیا دیدیا آیندہ کے لئے اقرار نامہ
درباب ادا سے خراج سالانہ تحریر کرکے مہاراجہ کی تسلی کردی والئی جسروٹہ مہاراجہ کو بہت
دن تک اپنے علاقہ مین شکار کہلاتا رہا اور اپنی خدمات سے کمال خوش کیا چونکہ مہاراجہ نے
راجہ جسروٹہ سے ہر ایک ریاست والی ریاست کوہستانی کا حال بخوبی دریافت کرلیا تہا
اور اُسنے ریاست چمبہ کی دولتمندی کی بہت تعریف کی تہی اسواسطے مہاراجہ نے چمبہ
پر یورش کرنیکا مضبوط ارادہ کرلیا تہا چنانچہ شکار سے فارغ ہوکر فوج کو چمبہ کی طرف کوچ
کرنیکا حکم ملا بعد روانگی فوج کے خود بہی مہاراجہ اُس سمت کو روانہ ہوا جب دہار رستہ طے ہو گیا
راجہ چمبہ نے خبر پائی اور اپنے مشیرون کو جمع کرکے اسباب مین مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہئے اُن
مین سے اکثر آدمیون کی راے اسبات پر قرار پائی کہ اس زبردست کو چودہ مانگے دیکر اپنے علاقہ
سے رخصت کردینا چاہئے کہ رعایا اُسکے خوف سے گہرونکو چہوڑکر بہاگ گئی ہے اور جنگ کرنے مین
اگر فتح بہی ہو جاے تو بہی ہزارون نقصان ہین راجہ کو بہی یہہ تجویز پسند آئی اور ایک وکیل اظہار
اطاعت کیلئے مہاراجہ کیخدمت مین روانہ کیا جو عین امن خدمت مین شرفیاب ہوا اور عرض کی کہ
راجہ چمبہ کو اطاعت مہاراجہ کی بدل وجان منظور ہے کسیطرحکا انکار نہین چونکہ مہاراجہ کے حملہ سے
تمام رعایا خوفناک ہورہی ہے اور بعضے نادان اپنے گہرونکو چہوڑکر بہاگ گئی ہین اب مہاراجہ کے
آگے جانیسے بڑا زلزلہ پہاڑ مین پیدا ہوجائیگا اور رعیت خوفناک ہوکر بہاگ جائیگی نذرانہ
حتی المقدور راجہ پیش کرسکتا ہے مہاراجہ اتنا بار اُسکے سر پہ رکہے جتنا وہ اُٹہا سکے چنانچہ رقم نذرانہ
کی قرار پاکر وکیل چمبہ مین گیا اور روپیہ لے آیا علاوہ اُسکے مہاراجہ کی ضیافت کا روپیہ نقد
الگ داخل کیا اور آیندہ کیلئے اطاعت نامہ پیش کرکے خلعت رخصتانہ حاصل کیا مہاراجہ
نے سوائے خلعت وکیل کی ایک خلعت گرانبہا راجہ چمبہ کے لئے عطا کیا اور فوجکو حکم دیا کہ
پہاڑ سے اُتر کر ڈیرہ کریے چنانچہ سب پہاڑ سے اُتر آئی اور میدان مین آکر خیمہ زن ہوئی

وہان آکر مہاراجہ نے تمام رؤساء گرد نواح کو بلایا اور چاہا کہ ایک جشن کرین اور آزمائین کہ اب رؤسائی پنجاب مین سے جو اس نواح مین ہین کون شخص اخلاص باطن سے خدمتمین حاضر ہوتا ہے اور کون برخلاف ہے چنانچہ سب کے نام خطوط جاری ہوئے بڑے سردار اسطرف کے سردار جیون سنگھ مالک سیالکوٹ اور صاحب سنگھ والی گجرات تہے انکو بہی اس جشن مین بلایا گیا اور چہوٹے چہوٹے سردار تو اکثر آگئے مگر یہ دونو نہ آئے کہ انکو خوف تہا کہ رنجیت سنگھ بلا کر انکو قید کریگا تو پہر رہائی مشکل ہوگی جان و مال دونو پر آفت آئیگی جب مہاراجہ نے دیکہا کہ دونو کے دلمین عداوت ہے تو سرکوبی انکی واجب تصور کرکے پہلے سیالکوٹ کو کوچ کیا نزدیک پہنچکر پہلے ایک وکیل سردار جیون سنگھ مالک سیالکوٹ کے پاس بہیجا اور ہدایت کی کہ اگر سلامتی جان و مال کی مطلوب ہے تو نذرانہ و آیندہ کیلئے اطاعت نامہ لکہدو اور امان پاؤ ورنہ جنگ کرو بعد جنگ کے پہر کوئی عذر سماعت نہوگا چونکہ قلعہ سیالکوٹ کا نہایت مستحکم تہا اور سامان جنگ کا سردار جیون سنگہ رکہتا تہا قلعہ کی استحکام پر مغرور ہوکر وکیل کو جواب صاف دیا اور کہا کہ میرے پاس روپیہ موجود نہین ہے اور نہ مین لڑنا چاہتا ہون رنجیت سنگھ اگر میرے ساتھ لڑیگا تو بحالت ناچاری لڑنا پڑیگا یہ جواب سنکر مہاراجہ نے بہت افروختہ ہوکر شہر کو کوچ کیا شہر کے باہر کا علاقہ سب لوٹ لیا پہر شہر کا محاصرہ کیا سردار جیون سنگھ نے بہی قلعہ کی سخت مضبوطی کی ایکہزار آدمی فوجکا جو اسکے پاس نوکر تہا قلعہ کی دیوارونپر متعین کردیا چار توپین جو اسکے پاس تہین چارون دیوارونپر ایک ایک نصب کردی اور نہایت انتظام کے ساتھ لڑائی شروع کی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پہلے شہر پر حملہ کیا اور فوج قلعہ سے نکلکر مقابل ہوئی اور بہت سا کشت وخون ہوکر جیون سنگہ کی فوج تو قلعہ مین گہس گئی اور شہر مین دخل مہاراجہ رنجیت سنگھ کا ہوگیا سکہون نے شہر کی خوب خبر لی اور ایسا لوٹا کہ رعایا کو نان شبینہ سے محتاج کردیا پہر قلعہ کا محاصرہ عمل مین آیا اور مورچال باندہی گئی فریقین کیطرف سے گولہ چلنے لگا تین دن لڑائی ہوتی رہی اندر کے لوگون نے مہاراجہ کی فوجکی گہوڑی بہت تلف اور زخمی کئی آدمی بہی

بہت مارے گئے چوتھے روز یہہ تجویز ٹہری کہ دو توپین قلعہ کے دروازہ پر لگا دی جائین
کہ دروازہ ٹوٹ جائے ہر چند یہہ تجویز کی گئی کہ توپین مناسب گولے کے فاصلے پر پہنچا کر
نصب کرین دشمن وہان توپین پہنچانے نہین دیتے تہے اور پے در پے گولہ قلعہ سے برستا
تہا آخر دلیران سکہ خود توپونکو کہینچ کر لے گئے ہر چند وہان گولہ دشمن کا پڑتا تہا باوجود مارے
جانے چند آدمیون کے خیال نکیا اور گولہ رانی شروع کی سوائے اُسکے چارون طرف قلعہ کے
لڑائی ڈالدی آخر پے در پے گولون کے لگنے سے قلعہ کا دروازہ ٹوٹ گیا اور فوج مہاراجہ
کی داخل قلعہ ہوگئی جاتی ہی انتظام قلعہ کا کرلیا دشمن کی فوج کے ہتہیار لیکر قلعہ سی نکالدیا
اگرچہ خاص خاص لوگ سردار جیون سنگہ کے عین محاصرہ سے ہی بہاگ گئے تہے مگر فوج کے لوگ
جنگ پر مستعد تہے بعد فتح قلعہ کے مہاراجہ نے سردار جیون سنگہ کو قید کرلیا اور اُسکا ملک و املاک
و مال و خزانہ و ذخیرہ ہر جنس کا اپنی ضبطی مین لیا اور شہر مین منادی کردی کہ اب شہر کی لوگ
بے اندیشہ اپنی گہرون مین آباد ہون اس کام سی فارغ ہو کر گجرات کی سمت کو فوج روانہ ہوئی اور حکم
ملا کہ بہت جلد مسافت طی کر کے گجرات پہنچ جائین فوجکی روانگی کے بعد خود بہی مہاراجہ رنجیت سنگہ
اُسطرف کو روانہ ہوا یہہ خبر پا کر صاحب سنگہ والی گجرات بہت ڈرا اور یقین کرلیا کہ سیالکوٹ
کیطرح میرا ملک بہی لٹ جائیگا بالفعل اطاعت مین بہتری ہے چنانچہ وکیل بہیجکر اطاعت ظاہر کی اور
نذرانہ معقول اپنے ذمہ قبول کیا اور نیز بڑی توپ احمد شاہ درانی کی جو اُسکے پاس تہی نذرانہ
کے علاوہ نذر کرڈہی اور دوبارہ اطاعت نامہ لکہدیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسی پر اکتفا کر کے
وہانسے کوچ کیا اور چاہا کہ قلعہ ڈسکہ کو بہی فتح کرلین اس ارادہ پر ڈسکہ کیطرف قدم بڑہایا وہان
ایک رئیس سردار ندہان سنگہ نام حاکم و قابض تہا تہوڑے سے ملک کی حکومت اُسکی متعلق تہی روپیہ
بہی چندان اُسکے پاس نہ تہا دو سو آدمی کی فوج تہی وہ بیچارہ آفت کا مارا مہاراجہ کی خوف سے
پہلے تو بہاگنی پر مستعد ہوا پہر بصواب دید اپنی مشیرونکے بکمال عجز و انکسار مہاراجہ کیخدمت مین
آیا اور ایک گہوڑا نذر پکڑا اور اطاعت ظاہر کی نذرانہ بہی حتی المقدور دینا منظور کیا مہاراجہ

کو اسکا انکسار کمال پسند آیا اور تہوڑا سا نذرانہ لیکر اسکو اپنی مرحمت سے امان بخشی اس مہم سے فارغ
ہوکر مہاراجہ قصبہ اکہنور کو گیا اور چاہا کہ یہہ علاقہ بہی اپنے زیر تسلط کر لیوے جب شہر سے بفاصلہ دو
میل کے پہنچا عالم خان اکہنور کا رئیس استقبال کیلئے سر راہ آ کہڑا ہوا اور قدمبوس ہوکر اطاعت
ظاہر کی مہاراجہ نے اسپر بہت مہربانی کی اور نذرانہ لیکر آیندہ کے لئے اطاعت نامہ لکہوا لیا
عالم خان نے ہر ایک حکم کی تعمیل کی اور مہاراجہ کو قصبہ مین لیجا کر تین روز اپنا مہمان کیا
اور ایسی ضیافت کی کہ مہاراجہ خوش ہوگیا بعد انصرام اس کام کے مہاراجہ نے وہان سے
لاہور کو کوچ کیا اور شہر مین پہنچکر مالی دفتر کا انتظام کیا اور پنڈت گنگا رام کو جو انہین ایام
مین دہلی سے لاہور مین آیا تہا یہہ خدمت سپرد کی کہ کاغذات دفتر تیار کرے جب مالی دفتر
تیار ہو جائے تو فوج کا دفتر لکہے چنانچہ اس لئیق اہلکار نے دفتر کے بنانے مین بہت کوشش
کی اور دیوانی کا خطاب حاصل کیا غرضکہ مہاراجہ انتظام امورات مالی وملکی مین مصروف
تہا کہ ایک گروہ زمینداران نواح شیخوپورہ کا قلعہ کے دروازہ پر آ کر دادخواہ ہوا مہاراجہ نے
انکو روبرو بلایا اور دریافت حال کیا انہون نے ظاہر کیا کہ سردار بیل سنگہ و امیر سنگہ نے
جو قلعہ شیخوپورہ پر قابض ہین رعیت کو لوٹ لیا ہے انکی فوج کے سکہہ دور دور تک ڈاکہ مارتے
ہین جسقدر علاقہ انکے زیر حکومت ہے کسی زمیندار کے گہر انہون نے پیالہ پانی پینے کا نہین چہوڑا
تمام فاقون کے مارے مرے ہین اسواسطے ہم مہاراجہ کی حضور مین دادخواہ ہین کہ ہمارا علاقہ بہی
مہاراجہ اپنی حکومت مین لیجے اور ان ظالمون کے پنجہ سے ہمکو چہوڑائے مہاراجہ نے انکا حال
سنکر انکی فریاد رسی کی اور شہزادہ کہڑک سنگہ کو حکم دیا کہ ایک توپخانہ اور چار ہزار فوج ہمراہ لیکر
شیخوپورہ کو کوچ کرے چونکہ قلعہ مضبوط اور مستحکم تہا مہاراجہ نے توپین اپنے توپخانہ سے عمدہ عمدہ
قلعہ شکن انتخاب کر کے اس مہم مین مامور کین اور بسبب خوردسالی شہزادہ کی سردار حکما سنگہ کو افسر
اس فوج کا بنایا جب یہہ لشکر لاہور سے چلکر شیخوپورہ کے نزدیک پہنچا اور بیل سنگہ و امیر سنگہ کے
نام طلبی کا حکم جاری ہوا مگر ان دونون سے ایک بہی حاضر نہوا اور مستعد بجنگ ہوکر قلعہ مضبوط

کر لیا شہزادہ نے وہاں جاکر اپنی فوج محاصرہ پر مامور کر دی اور مورچال باندھکر لڑائی شروع کی
بسبب استحکام قلعہ کے توپ کا گولہ دیوار پر کام نہیں کرتا تھا بلکہ بہت نقصان کرتا تھا
بندوقوں کی گولیاں بھی اندر سے بادل کیطرح برستی تھیں چند روز بکمال جانفشانی مہاراجہ
کی فوج قلعہ کے ساتھ لڑتی رہی مگر قلعہ کی کوئی دیوار مسمار نہوئی جب مہم نے طول کھینچا
تو ضرورت ہوئی کہ لشکر زیادہ کیا جائے اور توپین بڑہا جائین اس تجویز پر شہزادہ نے مہاراجہ
کے نام عریضہ لکھا اور مدد طلب کی خط کے پڑہتے ہی مہاراجہ رنجیت سنگھ جوش مین آیا اور حکم دیا
کہ بڑی توپ احمد شاہی جو صاحب سنگھ بھنگی گجراتیہ سے لی گئی ہے فوراً شیخوپورہ کو روانہ
ہو اور خود بھی مہاراجہ نے ایک برجستہ فوج و توپخانہ کے ساتھ شیخوپورہ کا عزم کیا جب
مہاراجہ اور مہاراجہ کی جدید فوج پہلی فوج کے شامل ہوئی اور مجمع کثیر ہو گیا تو بڑے استحکام
کے ساتھ لڑائی دوبارہ شروع ہوئی دو روز ہنگامہ کارزار گرم رہا تیسرے روز مہاراجہ نے
احمد شاہی توپ قلعہ کے دروازہ پر لگا دی اور ایک سو گولہ سے قلعہ کا دروازہ پاش پاش
کر دیا جوانمردان فوج سب حملہ کر کے قلعہ مین گھس گئے اور نقارہ فتح کا بجنے لگا قلعہ مین جب کر
مہاراجہ نے اہیل سنگھ و امیر سنگھ دونون کو پکڑ لیا اور مال و خزانہ و سامان جنگ کا سب ضبط
کر لیا انکی فوج جب قلعہ سے نکلی سب نے ملکر مہاراجہ سے نوکری کی درخواست کی اور مہاراجہ نے
براہ پرورش اُن سبکو اپنا نوکر کر لیا اور بڑا مال لیکر لاہور کو معاودت کی چونکہ شیخوپور کا ملک
شہزادہ کھڑک سنگھ کے نام پر فتح ہوا تھا مہاراجہ نے تمام علاقہ اُسکو جاگیر مین دیدیا اور سرپرستی
و حکومت اس علاقہ کی شہزادہ کھڑک سنگھ کی والدہ رانی نکائن کے حوالہ کی چنانچہ وہ تمام عمر
قلعہ شیخوپور مین قیام پذیر رہی کبھی کسی ضرورت کے کام کے لئے لاہور مین جاتی تھی +

آنا مسٹر مٹکف صاحب سفیر انگریزی کا لاہور مین اور مقرر ہونا دریاے ستلج کا حد درمیانی درمیان علاقہ سرکار انگریزی و سرکار لاہور اور دوستی قائم ہونا اور فتح کرنا بعض علاقون کا پار ستلج مین اور نذرانہ لینا ہر ایک

رئیس ہے اور وقت قابض ہونا قلعہ کانگرہ پر بعد اسکے پنجاب لشکر کو رکھیں
جب یہ درپے فتوحات مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کی پنجاب کے ملک مین بعنایت ایزدی حاصل
ہوتی گئین اور ایک زبردست ریاست لاہور مین قائم ہوگئی تو جتنے ان ملک کے ریسان علاقہ جات تھے
نیست و نابود ہوتے گئے کوئی ہم پلہ و ہمسر باقی نرہا تو صاحبان انگریز کو اسطرف خیال ہوا
اور صاحب بہادر ایجنٹ دہلی اسبات پر مستعد ہوئے کہ اس فتحیاب سردار اور زبردست
مہاراجہ کے ساتھ دوستی قائم ہوکر اسکے علاقہ اور انگریزی علاقہ مین حد مقرر ہوجائیں
تو بہتر ہے تاکہ آیندہ باقی نخرخشہ نرہے علاوہ اسکے انگریزون کو اسوقت یہ بہی دریافت
ہوا تہا کہ نپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانس نے فرنگستان مین بڑی بڑی فتوحات حاصل
کین ہین اور اب اسکا ارادہ ہندوستان کے فتح کرنیکا ہے اس سبب سے انگریزون نے یہ
تصور کیا کہ ہندوستان کے رئیسون اور زبردست ہمسایون کے نگران حال رہیں چنانچہ
چند جاسوس فرانس کے ملک کو بہیجے گئے اور چند آدمی بتغیر لباس سلطنت چین کیطرف
روانہ ہوئے اور مسٹر سر چارلس مٹکف صاحب بطریق سفارت و دریافت حال لاہور کو
مامور ہوا یہ ایلچی بمقام امرتسر مہاراجہ کی خدمت مین آیا اور نامہ اپنے مطلب و مقصود کا نواب
گورنر جنرل بہادر ہند کیطرف سے پیش کیا مہاراجہ نے وکیل کی بہت خاطر کی اور فقیر عزیز الدین
کو مامور کیا کہ سفیر انگریزی کی ضیافت و دعوت کا سامان اسکو روزمرہ پہنچا دیا کرے
جس سے اسکو کسیطرح کی تکلیف نہو اس ہوشیار اور دانا ایلچی نے اپنے اخلاق حمیدہ اور
خوش زبانی سے مہاراجہ کو بہت خوش کیا اکثر اوقات اسکو مہاراجہ روبرو بلاتا اور باتین
کیا کرتا مگر اصل مقصود کے جواب مین جسکی انجام کیلئے وہ آیا تہا کچہ نہ کہتا جب کبہی وہ
یاد دلاتا تو کہتا کہ بعد مشورہ و تامل و غور کے اسبات مین جواب دیا جائیگا اور دل مین
ارادہ مہاراجہ کا یہ تہا کہ جواب لکہنے اور حدود قائم ہونے سے اول جسقدر ریاست
مین فتح کرلیگا وہ میرے تسلط مین آجائیگا جب حدود قائم ہوگئی تو پہر موقع آگے بڑہنے

اور ترقی کرنیکا ہندوستان کیطرف نہ ہوگا جن دنون مین کہ ایلچی انگریزی امرتسر مین قیام
پذیر تہا اور مہاراجہ بہی امرتسر مین تشریف رکہتا تہا ایک ایسا فساد فوج مین اکالی سکہون
اور فوج ہمراہی سفیر کے برپا ہوا کہ اس سے بڑا اندیشہ مہاراجہ کو ہوا مگر مہاراجہ نے اپنی کمال
دانائی اور لیاقت سے وہ فتنہ آسان طور سے فرو کر لیا اسکی تشریح یہہ ہے کہ سفیر انگریزی کے
ہمراہی مین مسلمانی فوج ہندوستانی قریب سات آٹھ سو سپاہی کے دہلی سے آئے تہے
جو امرتسر کے باہر اترے ہوئے تھے اور اسی فوج مین سفیر کا خیمہ تہا اتفاقاً محرم کے اونہون
نے اپنی فوج مین ایک تعزیہ بنایا اور دسوین تاریخ جس روز تعزیے اہل اسلام اوٹہا کر گردش
کرتے ہین اونہون نے بہی بڑی کر و فر کے ساتھ اوٹہایا جسقدر فوج کا باجہ تہا وہ سب ہمراہ لیا
بڑی نقارہ اور شتریان اونٹون پر لاد کر ہمراہ لین اور شہر مین گردش کے لیئے داخل ہوے
اور ماتم و گریہ زاری کا شور برپا کیا جب گردش کرکے شہر سے باہر نکلے تو گذر انکا اس راستے سے
ہوا جہان اکالی سکہون کا ڈیرہ تہا سکہون نے جب مسلمانون کو ایسی شان و شوکت سے آتے ہوئے
دیکہا تو تعصب مذہبی نے انکے دل مین جوش مارا اور چاہا کہ یورش کرکے مسلمانون کا تعزیہ
توڑ ڈالین انکے علم جنکے ساتہہ بڑی بڑی قیمتی کپڑے بندہے ہوئے ہین لوٹ لین اسبات پر
مستعد ہوکر تمام سکہون نے کمرین باندہ لین اور تلوارین کہینچکر اکال اکال کرتے ہوئے
مسلمانون پر جا پڑے پہلے تمام مسلمان یہہ حالت دیکہکر نہایت گہبرا گئے اور نہ چاہا کہ بیگانہ
ملک اور غیر عملداری مین جنگ کرین مگر جب اکالیون نے تمام علم انکے آدمیون کے ہاتھ
سے چہین لئے تعزیہ توڑ ڈالا شتریان پہاڑ ڈالین تو یہہ ظلم وہ آنکھہ سے نہ دیکھ سکے اور اونہون
نے بندوقین بہر کر اکالیون کیطرف سر کین اور فوج قواعد دان نے باقاعدہ لڑائی
شروع کی جس سے بہت اکالئے مارے گئے اور باقیماندہ علمون کو وہان ہی پہینک کر
بہاگ گئے کوئی میدان مین نظر نہ آیا مہاراجہ رنجیت سنگھ کو جب یہہ خبر پہنچی فی الفور
سوار ہوکر موقع پر پہنچا اور ہندوستانی سوارونکو جنہون نے سکہون پر زیادتی کی تہی

خوشامد و شیرین زبانی کے ساتھ تسلی دی اور کئی سو روپیہ نقد انکو بطور عطا یات
بخشا مگر اُنہون نے بے اجازت اپنے افسر کے لینے مین عذر کیا اور راضی ہو گئے
پہر مہاراجہ سفیر کے خیمہ مین گیا اور سفیر کو کہ اُسوقت کمال غضب وغصہ کی حالت
مین تہا سرد کیا اور کہا کہ یہ ایک اتفاقیہ زیادتی اکالیون سے ہوگئی ہے انکا قصور
معاف کرین اور اسباب مین کوئی تحریر نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین نہ لکہین
سفیر نے حسب موقعہ وقت رضامندی ظاہر کی اور اجازت دی کہ جو روپیہ مہاراجہ رنجیت سنگہ
فوج کو دیتے ہین فوج لے لے کہ یہ روپیہ اُنکے ہرج ونقصان کا معاوضہ ہے جو انکا
اس فتنہ وفساد مین واقع ہوا ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سفیر کے روبرو یہ بہی وعدہ کیا
کہ اکالیان مفسد کو جنہون نے فساد وزیادتی کی تہی قرار واقعی سزا دیگا مگر جب ہندوستانی
فوج رضامند ہوگئی اور سفیر نے بہی رضامندی ظاہر کی تو پہر اُس فوج کو کچہ سزا نہوئی
صرف برائے نام چند آدمیون کو بخاطر داری سفیر کے چند روز کے واسطے نوکری سے برخاست
کر دیا تہا کیونکہ مہاراجہ کو اُس فوج کی خاطر بہت منظور تہی کیونکہ وہ فرقہ اپنے آپ کو
باختصاص تمام گورو گوبند سنگہ کے ساتہ منسوب کرتا تہا اور وہ لوگ لباس سیاہ
تمام بدن پر رکہتے تہے ہر وقت ہتہیار باندہے رہتے تہے فقط گورو گوبند سنگہ کے
احکام کی تعمیل پوری پوری وہ کرتے تہے مسلمانون کے ساتہ بہی انکی کمال عداوت
تہی بروز روشن جسکو چاہتے تہے لوٹ لیتے تہے جب مہاراجہ کسی پر یورش کرتے
تہے تو تمام فوج کے آگے انکا لشکر ہوتا تہا اس بات پر انکو کسی جرم کی سزا نہین
ہوتی تہی اور مہاراجہ انکے ہر ایک جرم سے چشم پوشی کرتا تہا جب وہ فتنہ فرو
ہوگیا تو مہاراجہ نے وکیل کو امرتسر مین ہی چہوڑا اور خود سوار ہوا اور چاہا کہ دریا کے
پار کا ملک تمام وکمال مین قبض وتصرف کر لے رئیسون کو جو اسملک مین حکومت کرتے ہین
سب کو زیر کر کے قبل از حد ود بندی انکو اپنا خراج گذار بنالے کہ پہر کسیطرح کسیکو اسکے

انبساط نامہ مین عذر ہے اس خیال سے پہلے امرتسر سے روانہ ہوکر قصور مین پہونچا چونکہ ابہی وہ شہر بعد ویرانی و بربادی و تاراج سکہون کے بخوبی آباد نہین ہوا تھا ایک ہفتہ تک وہان قیام رکہا اور رعایا کو کمال تسلی و اطمینان دیکر شہر کو آباد کیا وہان سے دریائے ستلج سے عبور کرکے فیروزپور مین قیام کیا اور حکم دیا کہ فقیر عزیزالدین امرتسر مین جاکر سفیر انگریزی کو یہان لے آئے ایسا نہو کہ پہر کسی طرح سے فیمابین سکہون اور ہندوستانی فوج کے آپس مین تکرار ہو جائے اور فتنہ تازہ ظاہر ہو چنانچہ فقیر عزیزالدین اودہرکو روانہ ہوا اور سفیر کو ہمراہ لے آیا فیروزپور سے مہاراجہ نے ایک برجستہ فوج بافسری اسرکرم سنگہ چاہل کے فریدکوٹ کو ماموری اور حکم دیا کہ یہ فوج فریدکوٹ پر جاکر قبضہ کرلے اور اگر فریدکوٹ کا رئیس بجنگ پیش آئے تو اوسکو سزا دیکر ملک و مال چہین لے چنانچہ اس لشکر نے فوراً فریدکوٹ پہونچکر شہر کو محاصرہ کرلیا رئیس فریدکوٹ نے کرم سنگہ چاہل کو قلعہ حوالہ کردیا اور ملک و مال سے دست بردار ہوا اوسکو امید تہی کہ ہماری اطاعت و فرمانبرداری پر لحاظ کرکے مہاراجہ رنجیت سنگہ دوبارہ ہمکو ریاست سپرد کردینگے اور خراج معمولی سالیانہ لے لیا کرینگے اس فتح کی خبر سنکر خود بہی مہاراجہ فریدکوٹ پہنچا اور کل املاک و خزانہ ریاست کا اپنے قبضہ مین لیکر دیوان دیوان چند کو وہان کی حکومت سپرد کی اور مالکان ریاست منہ دیکہتے رہ گئے اور اطاعت کرکے بہت پشیمان ہوئے بعض امرائے دربار نے بہی اگرچہ اوسوقت سعی کی کہ راجہ فریدکوٹ کو دوبارہ ریاست سپرد ہو جائے مگر مہاراجہ نے کسیکا کہنا نہ مانا بعد اس انتظام کے فوج سکہی مالیرکوٹلہ کو روانہ ہوئی اور مہاراجہ کو اس ریاست پر بہی کامل قبضہ کرلینا منظور ہوا مالیرکوٹلہ کے نزدیک پہونچکر نواب کے پاس وکیل بہیجا اور پیام دیا کہ فی الفور پچاس ہزار روپیہ نذرانہ کا نواب داخل کرے ورنہ ریاست سے بیدخل ہوگا چونکہ ایک سال اول بہی یہ رئیس پچاس ہزار روپیہ نذرانہ دیچکا تہا اور بسبب غارت سکہان اور لوٹ جانی علاقہ اور زیرباری رعیت کے دو فصلہ زر مالیہ اسکا ریاست سے وصول نہین ہوا تہا اور ریاست قرضدار و زیربار تہی اس بات سے رئیس بہت گہبرایا اور نہایت

عجز و نیاز کے ساتھ اپنا اخلاص ظاہر کیا مگر مہاراجہ نے اوسکی تقریر پر اعتماد نہ کیا اور مستعد بجنگ
ہوکر شہر کا محاصرہ کر لیا اُسوقت دوبارہ رئیس نے التجا کی کہ چھ ماہ کی مہلت اگر مہاراجہ مجھکو اس
روپیہ کے ادا کرنے مین عنایت کرین تو یہ روپیہ ادا کردونگا وہ درخواست بھی منظور نہوئی اسوقت
رئیس نے مہاراجہ پٹیالہ کے پاس وکیل اپنا بھیجا اور روپیہ قرض مانگا اسنے مدین شرط روپیہ دینا منظور
کیا کہ جبتک روپیہ ادا نہو علاقہ متعلقہ ریاست پر قبضہ اُسکا رہے اور قلعہ مین تھانہ کا قیام رہے
جب روپیہ ادا ہو ریاست رئیس کو واپس کردیجائے چونکہ اُس وقت رئیس کی حالت نہایت ابتر
تھی اور وہ یقین کرچکا تھا کہ اب مہاراجہ رنجیت سنگھ اُسکی ریاست تمام و کمال چھین لیگا یہ بات اُس نے
فوراً منظور کرلی اور نہایت منت و خوشامد مہاراجہ کی کرکے منجملہ پچاس ہزار روپیہ نذرانہ کے
تئیس ہزار روپیہ معاف کرایا اور ستائیس ہزار روپیہ کے بدلے اپنی ریاست کا علاقہ راجہ پٹیالہ
کے پاس رہن رکھہ دیا اُس نے اپنے کاردار علاقہ مین بھیجدیئے اور مرتہن بنکر قبضہ شی رہونہ پر
کرلیا اور ستائیس ہزار روپیہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو دیدیا روپیہ وصول کرکے مہاراجہ نے مالیرکوٹلہ سے
کوچ کیا اور قلعہ تھہندو کا محاصرہ کرکے ایک روز مین فتح کیا اور قصبہ سنام کو غارت کرکے خاک
مین ملایا چونکہ یہ دونو شہر مہاراجہ پٹیالہ کی ریاست کے متعلق تھے مہاراجہ پٹیالہ نے اپنا وکیل
مہاراجہ رنجیت سنگھ کی خدمت مین بھیجا اور درخواست کی کہ مہاراجہ کے حملون اور تاراج سے رعیت
برباد ہوتی ہے نذرانہ جسقدر لینا منظور ہو اُس سے اطلاع بخشی جائے کہ حاضر کردون چنانچہ پچاس
ہزار روپیہ نذرانہ ٹھیراوہ مہاراجہ پٹیالہ نے فی الفور خدمت مین بھیجدیا اور اپنے ملک کو غارت و
تاراج سے بچایا نذرانہ وصول کرکے مہاراجہ نے قلعہ تھہندہ اور سنامہ سے اپنا تھانہ اوٹھا لیا اسیطرح
راجہ جیند سے بھی معقول نذرانہ لیا ابھی مہاراجہ کی فوج جیند کے علاقہ مین تھی کہ رئیس انبالہ کی
مرنے کی خبر آئی اور معلوم ہوا کہ اُسکا وارث کوئی باقی نہین رہا مہاراجہ اگر اسوقت وہان فوج لیجائے
تو فوراً تمام علاقہ پر قابض ہوجائیگا یہ خبر پاتے ہی مہاراجہ نے دیوان محکم چند کو دو ہزار فوج کے
ساتھہ حکم دیا کہ فوراً انبالہ مین پہنچکر شہر پر قبضہ کرلے اور رئیس متوفی کا خزانہ نقد و جنس جسقدر ہو

ضبط کرلے مال سرکار تصور کرے چنانچہ حسب الحکم مہاراجہ کے دیوان محکم چند انبالہ کو روانہ ہوا جب
وہان پہنچا رعیت نے شہر کا دروازہ کہولدیا اور دخل دیوان محکم چند کا شہر و قلعہ پر ہوکر تمام
خزانہ و اسباب دستیاب ہوا فتح انبالہ کی خبر سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی جیند کے علاقہ سے
باہر نکلا اور سفیر انگریزی کو قلعہ کہرالہ مین چہوڑکر خود انبالہ کیطرف کوچ کیا وہان پہونچکر حکومت شہر و
علاقہ انبالہ کی بنام مسمی گنڈا سنگہ صافی کو عنایت کی یہہ شخص مہاراجہ کے خدمتگارون مین نوکر تہا اسپر بقدر
مہربانی ہوئی کہ انبالہ کے علاقہ کا خفیتاً اسکو دیکر مستقل حاکم بنادیا بعد فراغت اس کام سے مہاراجہ نے
چاہا کہ بتقریب تہوار دیوالی کے جمنا جی پر جاکر غسل کرے چنانچہ روانہ ہوا دریائے جمن پر جاکر غسل کیا بہت سا
مال فقیرون محتاجون کو دیا معاودت کیوقت قصبہ جگادہری کا محاصرہ کرکے چاہا کہ اسپر قبضہ کرلین مگر
اس رئیس نے نذرانہ معقول دیکر اپنے علاقہ کو مہاراجہ کی دست اندازی سے بچایا وہان سے چلکر اور جتنی
ریاستین بہوٹی چہوٹی سرراہ آئین سب سے نذرانہ لیا اور واپس آکر تمام فوج ہمراہ لیئے ہوئے دریائے ستلج سے اترا
اور فقیر عزیزالدین کو حکم دیا کہ سفیر انگریزی کو قلعہ کہرالہ سے لیکر لاہور آجائے جب مہاراجہ لاہور پہنچا بنظر
استحکام شہر لاہور کے سردار حکما سنگہ کے نام حکم جاری کیا کہ شہر لاہور کی فصیل جو بہت مقامات سے گر
گئی ہے فی الفور درست کرادیوے اور نیز چارونطرف شہر کے نہایت عمیق خندق کہود کر دونوطرف
پختہ چونہ گچ دیوار تعمیر ہو عرض خندق کا پندرہ گز اور اسیقدر گہرائی رکہی جائے ہر ایک دروازہ شہر کے
آگے خندق کے اوپر پل پختہ تعمیر ہوکر دوسرا دروازہ پختہ باہر بنایا جائے تاکہ دوہرے دروازون سے شہر کا
استحکام ہو اس حکم کے جاری ہوتے ہی عمارت شروع ہوئی اور ایک ایک دروازہ شہر کا ایک ایک
امیر کے سپرد ہوگیا کہ وہ اپنی اپنی نگرانی مین بہت جلد خندق و دروازے بنوادین جب بہت اچہی
طرح سے کام جاری ہوگیا تو مہاراجہ امرتسر گیا اور وہان جاکر قلعہ گوبند گڈہ کی بنیاد رکہی وہ کام
بہی نہایت سرگرمی کے ساتھہ جاری ہوا اتنے مین ایک تحریر کسی معتبر کی علاقہ ستلج سے اس
مضمون سے گذارش ہوئی کہ تمام رؤسائے علاقہ آنروئے ستلج جسکو مہاراجہ نے بزور شمشیر اپنا تابعدار
بنایا اور ہر ایک سے نذرانہ وصول کیئے تہے وہ سب کے سب مہاراجہ کی اطاعت سے پہر گئے اور سب نے

ملکر ایک عرضداشت صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین بہیجی ہے کہ ہم بار بار کی دست درازی و جور و تعدی مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور سے نہایت تنگ آگئے ہین ہر ایک سال وہ اس طرف کو آتا ہے اسکی فوج تو علاقہ کو لوٹ لیتی ہے اور وہ ریاست کو لوٹ کرتا جاتا ہے مطیع و فرمان وہ نواب کی آنکھ مین ہے مان ہین اوسکو غرض روپیہ سے ہے جاہے کسی طرح سے ملے اس واسطے سب رئیس علاقہ سستلج کے حمایت سرکار انگریزی مین آنا چاہتے ہین سرکار ہمکو اپنی حمایت مین لے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پنجہ سے چھڑا لیوے خراج معمولی ہم سب حسب تجویز سرکار سالانہ ادا کرینگے اور جو رئیس ہم مین سے لاوارث مرجاییگا اُسکا ملک و علاقہ و جایداد سرکار کا حق ہوگا ان شرائط پر صاحب ایجنٹ بہادر دہلی نے اُنکی درخواست قبول کرلی ہے اور نواب گورنر جنرل بہادر کی اجازت سے مہاراجہ پٹیالہ و راجہ نابھہ و جیند و کیتھل و فرید کوٹ و تارائین گڈھہ و نواب مالیرکوٹلہ وغیرہ کے نام اس باب مین احکام جاری ہوگئے اور رئیسون کی طرف سے اقرارنامہ داخل ہوگئے اب ایک جرار لشکر سوار و پیادہ معہ توپخانجات جرنیل وکٹرلونی صاحب بہادر کے ماتحت دہلی سے روانہ ہوکر لودہیانہ مین آکر قیام پذیر ہوگیا ہے راجہ جیند نے شہر لدہیانہ مع قلعہ سرکار انگریزی کو دیدیا ہے جسمین سامان جنگ جمع ہوتا ہے یہہ خبر سُنکر مہاراجہ سخت متحیر ہوا اور رئیسون کی بیوفائی پر کمال افسوس کیا اگرچہ مہاراجہ کی فوج اُسوقت چندان آراستہ باقاعدہ نہتی مگر چستی و چالاکی و جانبازی مین طاق و مشہور آفاق تہی اُسی وقت تمام افسران فوج کے نام پروانہ جاری ہوئے کہ اپنی اپنی فوج لیکر لاہور آجائین اور دیوان محکم چند کے نام حکم لکہا گیا کہ اپنی فوج لیکر دوابہ بست جالندہر سے لاہور مین آکر قیام کرے اور راجہ مہندرپال راجہ بسوہلی و راجہ جسروٹہ و راجہ نورپور کے نام بہی خطوط جاری ہوئے کہ اپنی اپنی جمعیت کے ساتھ حضور مین حاضر ہون اگرچہ ارادہ لڑائی کا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دل مین نہ تہا مگر بہرحال انتظام منظور تہا فوج کے ہر ایک سپاہی کو پورے پورے ہتہیار دیدینے سب سامان کی درستی کا حکم دیا اس خبر کے ملنے سے دو روز بعد مسٹر مٹکاف صاحب بہادر سفیر انگریزی مہاراجہ کے پاس آیا اور نواب گورنر جنرل

بہادر کا مراسلہ پیش کیا اُسمین تحریر کیا کہ رؤسا علاقہ ستلج جسقدر موجود ہین سب اپنی تمنا نی ولی سے
سرکار انگریز بہادر کے زیر حمایت آ گئے ہین اور سرکار نے اُنکو اپنے سایۂ عاطفت مین پناہ دی ہے
اُنکی حفاظت و حمایت کے لیئے انگریزی فوج نے بمقام لُدہیانہ چھاونی قایم کرلی ہے آیندہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ بہادر والی لاہور کی ذات پر امید ہے کہ وہ سرکار انگریز بہادر کے ساتھہ رابطہ محبت
کا قایم رکھکر ان تمام رئیسون کو جو دریائے ستلج کے شرق کو واقع ہین اپنی دست اندازی
و حکومت سے بری تصور کریگا اور کبھی ایسا عمل ظہور مین نہ لائیگا جو سرکار انگریزی کی دشمنی پر
مبنی ہوگا آیندہ فیما بین ریاست پنجاب علاقہ متعلقہ سرکار انگریز بہادر دریائے ستلج حد فاصل
قایم رہیگی مہاراجہ کو ہرگز نہ ہوگا کہ بے اجازت سرکار انگریز کے دریائے ستلج سے اُترے یا لشکر
بہیجے اور اب جسقدر علاقہ انبالہ و نارائن گڈہ و فرید کوٹ مہاراجہ نے اُنکے مالکون کو بیدخل کرکے
اپنے قبضہ مین کرلیا ہے وہ سب مالکون کو واپس کر دینا ہوگا رئیس مالیر کوٹلہ پر جو نذرانہ لیا
جانا قرار پایا ہے اُسکے لینے کا مہاراجہ مستحق نسمجھا جائیگا پس اگر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو سرکار
انگریز کے ساتھہ دوستی کرنا منظور ہو تو آپسمین عہد نامہ محبت و اتحاد کا ترتیب پاکر دوستی قائیم
ہوجائے اور مہاراجہ اپنی فوج جو ستلج پار کے علاقہ مین ہے بُلالے قلعہ اور مکانات مالکون کے
چہوڑکر آیندہ اُنسے مزاحمت نکرے ستلج دریا کا محدود ہونا منظور کرے تو سرکار انگریزی مہاراجہ کی
دوست ہوگی ورنہ دشمنی کا اظہار عمل مین آئیگا اُس خط کے مضمون پر جب مہاراجہ نے اطلاع پائی
سفیر کو جواب دیا کہ اس باب مین بعد مشورہ و تدبیر جواب باصواب دیا جائیگا چنانچہ تمام اُمرائے دربار
و خادمان جان نثار کو جمع کرکے باتفاق باہمی و مشورت کے کہ انگریزون کی باب مین کیا مشورت
کرنی چاہیئے چنانچہ بعض نا عاقبت اندیش ناوان کم فہمون نے یہہ صلاح دی کہ مہاراجہ کو فتح کیا ہوا
ملک واپس دینا نچاہیئے کہ اسمین کمال سُبکی ہوگی فوج جان نثار کو ہمراہ لیکر لڑنا چاہیئے بعض کی رائے
اسکے برخلاف تہی وہ کہتے تہے کہ انگریز بڑے شاہنشاہ ہین جنہون نے لنڈن سے چلکر ہندوستان
فتح کیا ہے اُن سے لڑائی و دشمنی بہتر نہین ہے دوستی کا برتاؤ رہے تو بہتر ہے ایسے ایسے ملک

مہاراجہ بہتیر سے فتح کریگا چہوڑ دینے مین کیا مضائقہ ہے انگریز تو اپنے دوست بن جائینگے ہندوستان
کی طرف سے کوئی خلش باقی نہ رہیگا مہاراجہ نے دونو فریق کی تقریرین سُنین اور نہ چاہا کہ انگریز
جیسے شاہنشاہ کے ساتہ بگاڑ کرکے جنگ کرے کہ اُسمین سراپا زوال مملکت و دولت کا متصور
تہا اور فتح کرنیکے لیے اور بہی بہت سے علاقہ پنجاب کے اُسکو باقی رہتے یہہ سوچ کر انگریزون کا کہنا
مان لیا اور تمام علاقہ سس ستلج کا جو بزور شمشیر فتح کیا ہوا تہا انگریزون کو دیدیا اپنے کاردار طلب
کرلیے تمام فوج اپنی اس مُلک سے اُٹہالی دریاے ستلج دونو سلطنتون مین حد فاصل مقرر کردیا
ریاستون کی حکومت سے دست بردار ہوا اور عہدنامہ محبت و اتحاد کا لکہکر سفیر انگریزی کے حوالہ
کردیا اور سفیر انگریزی نے نواب گورنر جنرل کے مُہری و دستخطی اتحادنامہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیا
اُس روز سے دونو سرکارون کے درمیان دوستی قائم ہوگئی بعد اس تمام و کمال انتظام کے مہاراجہ
نے سفیر کو بڑی عزت کے ساتہ رخصت کیا اور خلعت گران بہا مع نقد و جنس و اسپ و فیل وغیرہ سامان
رخصتانہ مین دیا چونکہ اندنون مین جرنیل امرسنگہ تہاپہ نے دوبار لشکر گورکہیہ کا لیکر کانگڑہ پر یورش
کی تہی اور راجہ سنسار چند قلعہ مین محصور تہا بحالت ناچاری و محاصرہ پے در پے مہاراجہ سنسار
چند نے اپنا وکیل مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس بہیجا اور درخواست کی کہ اگر مہاراجہ میری مدد کرکے
اور گورکہیون کے لشکر کو ستلج پار اُتار دے تو قلعہ کانگڑہ کا نذرانہ مین دونگا مگر مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے بسبب درپیش ہونے جواب و سوال انگریزون کے اُس طرف توجہ نہین کی تہی جب انگریزون
کے معاملہ مین فیصلہ ہوچکا تو درخواست وکیل کی منظور ہوئی اور مہاراجہ کانگڑہ کی طرف جانیکے
لیے مستعد ہوا اور سامان جنگ کا ہمراہ لیکر کانگڑہ کو کوچ کیا جب بکوچ متواتر کانگڑہ پہونچا
وکیل کی معرفت راجہ سنسار چند کو یہہ پیام دیا کہ اگر راجہ جنگ کرنے سے پہلے ہمارا دخل قلعہ
پر کرادیوے تو ہم گورکہیون سے ساتہ جنگ کرکے اُسکو اس ملک سے نکال دینگے اور اگر
راجہ کو دخل دینے مین عذر ہو تو ہمکو کیا غرض ہے کہ گورکہیون کے ساتہ لڑین اور اپنی فوج برباد
کرین یہہ پیام جب راجہ سنسار چند کے پاس پہونچا بکمال حیران ہوا کیونکہ اُسکا مہاراجہ سے

ساتھ یہہ اقرار تھا کہ جب مہاراجہ کی سعی و کوشش سے گورکہا فوج اُس کے علاقہ سے نکالا جائیگا تو
وہ قلعہ کانگڑہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو دیدیوے اب جو مہاراجہ اس بات پر مستعد ہوا کہ جنگ سے
پہلے ہی اُسکا دخل قلعہ پر ہوجاوے تو سمین راجہ سنسار چند سخت حیرانگی مین تہا کہ کیا کرے اگر
مہاراجہ کے برخلاف قلعہ کے دخل دینے مین عذر کرتا تو مہاراجہ بہی اُس کا دشمن ہوجاتا اس
تردد و تفکر مین اُسنے دوبارہ فتح چند اپنے بہائی کو مہاراجہ کی خدمت مین بہیجا اور پیام دیا کہ پہلے
بہی جب سنسار چند نے اپنی امداد پر مہاراجہ کو لاہور سے بلایا تہا بعد نکلنے گورکہوں کے
حسب وعدہ نذرانہ ادا کردیا تہا کوئی وعدہ خلافی عمل مین نہین آئی تہی اب نہین معلوم کہ مہاراجہ
کو راجہ کے اقرار کا اعتبار کیون جاتا رہا مہاراجہ اس باب مین اطمینان تسلی رکہین جب
گورکہے اس پہاڑ سے نکل کر ستلج پار چلے جاوینگے فی الفور دخل مہاراجہ کا قلعہ پر کرا دیا جائیگا
اس اقرار کے استحکام کے لئے اگر مہاراجہ کی مرضی ہو تو اقرار نامہ مہری اپنا راجہ سنسار چند
خدمت مین بہیجدیوے یہہ تقریر وکیل کی سُنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ غضب مین آیا اور کہا جس
حالت مین راجہ سنسار چند کو یہہ یقین ہے کہ ہم گورکہون کو پہاڑ سے نکالدینگے تو پہر کیا باعث
ہے کہ قلعہ پر دخل نہین دیتا شاید اوسکے دل مین یہہ ہے کہ گورکہون کا اپنا نکال کر پہر جواب صاف
دیوے سو یہہ بات ہمکو منظور نہین ہے اگر اسکو یہہ منظور رہے کہ راجہ سنسار چند کی امداد کرین
اور اُسکے دشمن کو اوسکے ملک سے نکالدین تو وہ اول قبضہ قلعہ کانگڑہ کا ہمکو دیدیوے راجہ
سنسار چند نے جب یہہ ارشاد مہاراجہ رنجیت سنگہ کا سُنا ناچار ہوکر قلعہ سے باہر آیا اور مہاراجہ
رنجیت سنگہ کی فوج نے قلعہ مین جاکر اپنا دخل کرلیا اُس روز تاریخ نوین ماہ دسمبر ۱۸۰۹ء کی تہی جس روز دخل
مہاراجہ کا قلعہ کانگڑہ پر ہوا راجہ سنسار چند نے کہڑکی کے راستے سے سردار فتح سنگہ اہلوالیہ کو اول
کسی قدر فوج کے قلعہ مین بُلالیا پہر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی قلعہ مین داخل ہوا وہ ایسا استحکام قلعہ
جسکے ساتھ کا تمام روئے زمین پر دیدہ فلک نے بہی نہ دیکہا ہوگا مہاراجہ نے بزور اقبال ملنے کیا دوسرے
روز مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حکم سے پہلے کوہستانی فوج نے گورکہیون پر حملہ کیا پہر سکہان نے

فوج مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حکم سے بڑی تندی و تیزی کے ساتھ اُنکے مقابل ہوئے اور انمین سخت
لڑائی ہوئی جسمین دو سو آدمی گورکھیون کے مارے گئے اور سکہون نے غالب آکر گورکھیون کو
شہر سے نکالدیا شہر پر جب قبضہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا ہوگیا تو گورکھہ فوج بہون مین جا اُتری نگر
کی آبادی اور بہون کی آبادی مین ایک پہاڑ اور مالگڑھہ کا قلعہ درمیان واقع ہے دوسرا
معرکہ سکہون کا جب گورکھیون کے ساتھ عمل مین آیا تو اسمین گورکھہ فوج نے بڑی جانفشانی کی
اور اپنے مقام پر قایم رہے تیسرے حملہ مین سکہون نے گورکھیون کو بہون سے بہی نکالدیا تمام
آبادیان سکہون کے تحت و تصرف مین آگئین اور گورکھہ فوج جاربانغ کے میدان مین جو آبادی سے
برف کے پہاڑ کی طرف ہے جا اُترے اُسوقت امر سنگہ افسر فوج گورکھہ نے دیکھا کہ اب چار و نظر فستر
امید کے دروازے بند ہین تو چلنے کی تیاری کی اور طالب صلح کا ہوا اور کہلا بہیجا کہ اسلئے کہ بیگانہ
مین ہمکو سامان باربرداری کا ملنا دشوار ہے اگر مہاراجہ سامان کرایہ پر ہمکو دلادین تو ہم یہانسے
چلے جاتے ہین چنانچہ مہاراجہ نے سامان دلا دیا جب وہ فوج جاربانغ سے اُٹھکر موضع پٹہیار کے
قریب کانگڑہ سے بفاصلہ دس میل پہنچا تو راجگان کوہی نے ملکر اُسکا اسباب لوٹ لیا اسواقع
سے امر سنگہ بہت غضبناک ہوا اور شکایت اُنکی مہاراجہ کو لکہی مہاراجہ نے سب کو ممانعت کردی
کہ کوئی مزاحم حال امر سنگہ کا نہوا اور جو اسباب لیا ہے سب واپس کردین چنانچہ بتعمیل حکم سب
اسباب گورکھیون کا واپس کردیا گیا بوقت روانگی کے فیمابین مہاراجہ رنجیت سنگھ اور سردار امر سنگہ
تہاپہ کے یہہ تجویز قرار پائی تہی کہ دریائے ستلج کے اُسطرف گورکھہ عملداری رہے اور اسطرف مہاراجہ رنجیت سنگھ
یا راجہ سنسار چند یا دونو فریق آپسمین آیندہ دوست رہین کوئی ایک دوسرے کا مزاحم نہو گرجب گورکھیہ
لشکر ستلج پار اُترا اُسطرف کے تمام راجون اور رئیسون نے سس ستلج کے رئیسونکی طرح حمایت انگریزونکی
کی منظور کی اور انگریزی لشکر گورکھیون کی جنگ کے لیئے آموجود ہوا اور بہت سی لڑائیون کے بعد
تمام گورکھیون کو اُس پہاڑ سے بہی نکالدیا جب گورکھیون کا لشکر کانگڑہ سے نکل گیا مہاراجہ
رنجیت سنگھ پہار سنگہ مان کو قلعدار کانگڑہ مقرر کیا اور ایک فوج جرار و مان مامور کی اور وہ علاقہ

راجہ سنسار چند سے لے لیا اور علاقہ نادون اسکی جاگیر مین دیا چونکہ اصلی اسوقت کچھ پیش نہین جاتی تھی ناچار خاموش ہوا وہانسے مہاراجہ سری جوالا دیوی کے درشن کو گیا اور ناصیہ سائی کرکے سعادت حاصل کی بہت سا روپیہ وہان فقیرون کو بانٹا اور لاہور کا ارادہ کیا اُسی مقام پر خبر پہنچی کہ راجگان کوہی یعنی راجہ منڈی و سکیت و کلو وغیرہ کے وکلا اظہار اطاعت کے لیئے خدمت مین حاضر ہونیوالے ہین اسواسطے چار روز اور وہان قیام کیا اور سب ملاقات کو گئے نذرانہ وصول کیئے اور خلعتین دیکر اطاعت نامہ ہر ایک سے لکھوائے اور خراج سالانہ ہر ایک کے ذمہ مقرر کیا پہر وہانسے کوچ کرکے دوابہ بست جالندھر مین مقام کیا چونکہ انہین دنون بگھیل سنگہ رئیس قصبہ ہریانہ کی عورت جو قصبہ پر حاکمہ تھی مرگئی تھی مہاراجہ فی الفور وہان جلد پہنچا اور تمام علاقہ پر اپنا قبضہ کرلیا ہریانہ سے روانہ ہوکر مہاراجہ امرتسر مین آیا وہان خبر پہنچی کہ نواب بہاولخان رئیس بہاولپور مرگیا ہے اور صادق خان اُسکا بیٹا اُسکی جگہہ جانشین ہوا ہے یہہ خبر سُنکر مہاراجہ نے ماتم پرسی کا خط صادق خان کے نام لکھوا کر ایک معتبر کے ہاتھ روانہ کیا اُسی مقام پر دیوان محکم چند تمام علاقہ کوہستان کا ناظم مقرر ہوا اور اسیجگہہ پر چند پوربیہ سپاہی انگریزی فوج کے جو اپنی فوج سے موقوف ہوکر آئے تھے مہاراجہ کیخدمتمین حاضر ہوئے اور انگریزی قواعد دکھلائی مہاراجہ نے بہت خوش ہوکر انکو نوکر رکھہ لیا اور حکم دیا کہ یہہ سپاہی ہر ایک کمپو مین مامور ہوکر فوج کو انگریزی قواعد سکھلائین اور انکی رائے کے بموجب ہر ایک پلٹن کی آراستگی انگریزی طور پر عمل مین آئی کسواسطے کہ جب چارلس مٹکاف صاحب بہادر وکیل انگریزی لاہور مین آیا تہا اور مہاراجہ نے اوسکی فوج کی قواعد دیکھی تھی تو بہت خوش ہوا تہا اور چاہتا تہا کہ کسیطرح ہماری فوج بھی انگریزی قواعد سیکھے اور اب خودبخود سپاہیان پوربیہ قواعد آموختہ مہاراجہ کو دستیاب ہوگئے تو گویا مقصود حاصل ہوگیا اور تردد دل سے جاتا رہا اور اس کام مین اسقدر توجہ ہوئی کہ آٹھوین روز خود مہاراجہ فوج مین جاکر انکی قواعد ملاحظہ کرتا تہا اور سیکھے ہوئے سپاہیونکو انعام دیتا تہا اس شوق مین تمام فوج نے انگریزی قواعد سیکھہ لی اور مہاراجہ کو فوج کیطرف سے اطمینان کلی ہوگیا ۔

فتح پانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا کوہ جمون و وزیرآباد و گجرات و فتح اٹک و امر گڈہ و جلالپور و خوشاب و بہمبر و قلعہ کانگڑہ و جالندہر اور ملاقات کرنا شاہ شجاع و شاہ زمان بادشاہان معزول علاقہ کابل سے

جب انگریزی فوج کی چہاونی لودہیانہ مین قائم ہوگئی تو بنظر استحکام حدود کے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے یہہ تجویز کی کہ ایک قلعہ دریائے ستلج کے کنارے بنایا جائے جسمین توپین اور فوج ہمیشہ رہا کرے چنانچہ اس تجویز کے لئے دیوان محکم چند کے نام پروانہ جاری ہوا جسکے متعلق دوابہ بست جالندہر اور علاقہ کوہستان کی حکومت تہی اسنے موقعہ قلعہ کا دیکہکر یہہ تجویز کی کہ جو سرائے شیر شاہ بادشاہ کی بمقام پہلور دریائے ستلج کے کنارہ پر نہایت مستحکم و مضبوط بنی ہوئی موجود ہے اسکو قلعہ کے طور پر بنا کر اور کچہہ عمارت ایزاد کرکے اسمین توپخانہ اور فوج رکہی جائے مہاراجہ نے یہی تجویز منظور کی کہ قلعہ کے بنانے مین بہت روپیہ صرف ہوتا تہا چونکہ قصبہ پہلور اور سرائے پر سردار دہرم سنگہ قابض تہا اسلیے بنام دیوان محکم چند کے نام حکم جاری ہوا کہ دہرم سنگہ کو پہلور سے بیدخل کرکے اسکا علاقہ اپنے قبضہ کر لے اور سرائے کو قلعہ بنا کر فوج اور توپخانہ وہان مامور کردے چنانچہ دیوان محکم چند نے فی الفور فوج لیجاکر دہرم سنگہ کو پہلور سے بیدخل کردیا اسنے اپنی ملک سے بیدخل ہوکر مہاراجہ کی خدمت مین بہت واویلا کیا اور چاہا کہ اسکو گذارہ کے لئے کوئی علاقہ عطا ہو مگر مہاراجہ نے اوسکی التماس پر کچہہ خیال نہ کیا اور وہ مدت تک لاہور مین خراب و خستہ پہرتا رہا چونکہ جموان کے علاقہ مین ان دنون مین ایک پہاڑی ڈوگرا ڈیڈو نام قابض تہا مہاراجہ نے چاہا کہ اسکو وہان سے بیدخل کرکے اپنا قبضہ کر لینا چاہئے چنانچہ دیوان بہوانی داس کو ایک رجمنٹ فوج کے ساتھہ اسطرف مامور کیا اور اسکے ہمراہ سرداروں نے اسطرف یورش کرکے ایک ماہ کے عرصہ مین وہ علاقہ فتح کرلیا قلعہ سید گڈہ مین بہی تہانہ مہاراجہ کا قائم ہوگیا اور راولپنڈی سے یہہ خبر پہنچی کہ شاہ زمان بادشاہ کابل اپنے وزیرون کی ظلم و تعدی سے اندہا کردیا گیا ہے چونکہ

باو بردا ندازہ کر دیہی کیونکہ اپنا دشمن اسکی بہاگت ہوا ان ہر ہتہ تہے وہ کابل سی بہاگ کر پنجاب مین آگیا
تہا اور پیغام بہا راولپنڈی فروکش ہے مہاراجہ نے یہہ خبر پاکر شاہ زمان کے وکیل کو کہ اسوقت حاضر تہا
روبرو بلاکر بہت افسوس ظاہر کیا اور راولپنڈی کے خزانہ پر تنخواہ کر دی کہ خرچ ضروری پہنچا کرے پہر
یہہ شاہ زمان بادشاہ کچہہ تہین کار روا نہ پہنچا دیا کرے اسکی چند روز بعد اور خبر آئی کہ شاہ شجاع الملک
جو بعد شاہ زمان کے کابل کے تخت پر بیٹہا تہا اسکو بہی وزرائے کابل نے تخت سے اتار دیا ہے چنانچہ
وہ بہی بہاگ کر پنجاب مین آکر راولپنڈی مین فروکش ہے اسکا ارادہ ہے کہ مہاراجہ سے امدادی فوج
لیکر پہر کابل پر یورش کرے یہہ خبر پاکر مہاراجہ نے حکم دیا کہ شاہ زمان اور شاہ شجاع دونو کا راولپنڈی
مین رہنا مناسب نہین ہے شاہ شجاع اگر پنڈ دادنخان مین رہے تو مناسب ہے چونکہ سردار جودہ سنگہ
مالک و قابض شہر وزیرآباد انہین دنون مین مر گیا تہا مہاراجہ کو منظور ہوا کہ اوسکی وارثون سے نذرانہ
لیا جائے یا ریاست پر قبضہ کر لیا جائے چنانچہ لاہور سے فوج لیکر روانہ ہوا جب نزدیک وزیرآباد کے پہنچا جودہ سنگہ
کے بیٹے نے اپنا معتبر مہاراجہ کے پاس بہیجا اور نہایت منت وزاری سے عرض کی کہ میرا باپ جودہ سنگہ
دوست پروردہ آپکے باپ کا تہا سردار مہان سنگہ نے بہی قصبہ وزیرآباد فتح کر کے اوسکو بخشا تہا
اب بہی مہاراجہ مجکو نہ بگاڑین اور نذرانہ میری حیثیت کے بموجب لیلین آئندہ جو خراج مقرر
ہو اسکے دینے کے لئے بہی مین حاضر ہون چونکہ وہ خاندان فی الحقیقت سردار مہان سنگہ کا قائم
کیا ہوا تہا ریاست کو قائم رکہا اور نذرانہ لیکر اور اطاعت نامہ لکہا کر اسکو سرفرازی کا خلعت بخشا
اس رئیس پر کل پینتالیس ہزار روپیہ نذرانہ قرار پایا تہا مگر عند الوصول سب روپیہ رئیس سے
نہ نکلا دس ہزار روپیہ کی کمی رہی اسکے ادا کے لئے کسیقدر علاقہ رئیس کا بطور رہن مہاراجہ نے
اپنے قبضہ مین کر لیا اور درپے اس بات کے ہوا کہ اب ریاست صاحب سنگہ بہنگی والی گجرات کی سب
کی سب اپنے قبضہ مین کر لیجائے اسکا دولت وخزانہ واملاک اس سے چہینکر خیر خواہان دولت پر
تقسیم کیا جائے اس ارادہ پر مستحکم وقائم ہو کر گلاب سنگہ والی قلعہ بہادر کو خط لکہا کہ قلعہ خالی
کردے اور نیز صاحب سنگہ بہنگی کے نام تحریر کیا کہ قلعہ اسلام گڈہ کی ہمکو ضرورت ہے وہ ہمکو دیدے

چنانچہ گلاب سنگہ نے تو قلعہ ہماور فی الفور ڈر کر خالی کر دیا اور صاحب سنگہ و نالسی ... ال
جلالپور کو چلا گیا مہاراجہ نے اپنا دخل قلعہ مین کر کے ایک پلٹن وہان مامور کی اور جلالپور کیطرف
کوچ کیا تب وہان پہنچا تو صاحب سنگہ کا وکیل خدمت مین حاضر ہوا کہ بعد تحریر اقرار نامہ اطاعت
کے پہر کونسا قصور مجہسے سرزد ہوا ہے جسکی سزا مجکو ملتی ہے اور مہاراجہ میری تخریب کیے درپے
ہے اب قلعہ اسلام گڈہ بہی مہاراجہ نے لیلیا ہے اور جو جی چاہے لیلیے اور میری جان بخشی کرے
مہاراجہ نے جواب دیا کہ اگر سردار کو ارادہ لڑائی کا ہماری ساتھ نہین ہے تو جسقدر توپین اس قلعہ
مین اُس کی ہین ہماری پاس بہیجدیوی ورنہ دو روز انتظار کر کر محاصرہ عمل مین آئیگا صاحب
سنگہ نے جب یہ بات سُنی راتون رات مہاراجہ کے خوف سے بہاگ گیا اور قلعہ منگلا مین جاکر
... مستحکم کر لیا یہہ مقام قلعہ رُہتاس اور قصبہ میرپور چوکہیہ کے درمیان واقع ہے جلالپور
سے مہاراجہ نے اُسکا تعاقب کیا اور بعد قبضہ قلعہ جلالپور کے فقیر عزیز الدین منشیر دربار کو حکم دیا
کہ ایک دستہ فوج توپخانہ کی ساتھ گجرات جاکر اپنا قبضہ کر لو قبل اسکے کہ صاحب سنگہ قلعہ منگلا
سے وہان پہنچے عزیز الدین پہلے جا پہنچے اگر شہر کے لوگ شہر پر قبضہ دیدین تو امان دیوی اور اگر
... جنگ ... تحمیر ... نہ کرے مال و اسباب و خزانہ ... سنگہ کا وہان جسقدر ... سو قرق
کرکے لے آوی ... فقیر عزیز الدین فوج لیکر گجرات کو روانہ ہوا جب قریب شہر کے پہنچا شہر والون نے
صاحب سنگہ ... خوف سے دروازے بند کر لیئے اور صاحب سنگہ کی عتاب سے نہایت ڈرے
فقیر عزیز ... نے شہر کا محاصرہ کر لیا اور دروازے کو توپین لگا دین پہر تو شہر والون
نے جانا کہ اب مہاراجہ کی فوج شہر مین داخل ہو کر شہر کو لوٹ لیگی اور رعیت کو قتل کر ڈالیگی ناچار
ہو کر امان مانگی اور دروازہ کہولدیا فقیر عزیز الدین نے کہ آدمی بہت نیک اور صاحب خلق حمیدہ تہا
فوج کے سکہون کو شہر کی غارت سے باز رکہا اسواسطے سکہ اُسپر کمال ناراض ہوگئے اور چاہا کہ فقیر
کو تکلیف پہنچاوین اسواسطے فقیر نے اُنکو خوش کرنیکو اپنی شہر پر چندہ لگا کر روپیہ سکہون کو دلا دیا جس
سے شہر بہی آباد رہا اور سکہون کو بہی ... گہبا لعینی تجربہ ملگیا بعد اس انتظام کے فقیر عزیز الدین ...

صاحب سنگہ کے خزانہ وغیرہ کل مال و املاک پر اپنا قبضہ کیا اور عریضہ مبارکباد کا مہاراجہ
کیخدمت مین بہیجا بعد آنے گجرات کے ایک پلٹن اور توپخانہ گجرات مین چہوڑکر اور کل اسباب صاحب سنگہ
کی قرقی کا ہمراہ لیکر جالپور کو گیا اور مہاراجہ کیخدمت مین حاضر ہوا مہاراج نے ایک خلعت
گرانبہا اسر ہنی فتح کی خوشنودی مین اسکو دیا اور بکمال خورسند ہوکر تین روز تک ہنگامہ
عیش و عشرت گرم رکہا اور اپنے کاردار گجرات کے علاقہ مین بہیجدئے وہانسے مہاراجہ کا
ارادہ ہوا کہ قلعہ منگلا کو فتح کرکے جو کچہہ مال و اسباب صاحب سنگہ کے پاس باقی ہے لیلے کہ
پہر کبہی وہ مقابلہ و مجادلہ کے لایق نرہے اتنے مین ایک عرضی صاحب سنگہ کی زوجہ کی جو
پہوپہی مہاراجہ رنجیت سنگہ کی تہی گذارش ہوئی کہ آئندہ میرا شوہر کبہی سرکاری علاقہ
مین دست اندازی نہ کریگا اس ضعیفی کی عمر مین اگر بعزت نہ کرو تو بہتر ہے قلعہ منگلا اگر
اسکے پاس بطور گذارہ بخشش کردو تو پرورش سلطانی سے بعید نہین اس عجز و نیاز پر
مہاراجہ نے لحاظ کرکے ارادہ یورش اسطرف کا نہ کیا اور صاحب سنگہ ریاست سے بیدخل ہوکر
اسی غم و غصہ مین کسیقدر مدت کے بعد مرگیا باقیماندہ ملک بہی مہاراجہ نے لیلیا جالپور سے مہاراجہ
خوشاب کے علاقہ کو کوچ کیا اور قلعہ کہی کا حاکم جسکا نام فتح خان تہا بر سرپرخاش معلوم ہوا
مہاراجہ نے اسکو طلب کیا مگر وہ نہ آیا اور قلعہ بند ہوکر قلعہ کو مضبوط کرلیا مہاراجہ اسکی بے ادبی
کا غضبناک ہوا اور چارو نطرف قلعہ کے توپخانہ رکہنکا حکم دیا کہ قلعہ کو اڑادو جب توپخانہ رکہا
گیا اور گولے چلنے لگے تو فتح خان خواب غفلت سے بیدار ہوا اور امان مانگی اور حاضر ہوکر جان بخشی
چاہی مہاراجہ نے اسکو قید کرایا اور اسکا تمام ملک و اسباب جسقدر تہا اپنے قبضہ مین کرکے حکم
دیا کہ فتح خان قلعہ کانگڑہ مین قید رہے وہانسے سردار عطر سنگہ دہاری کو ایک جمعیت فوج کے
ساتہہ مامور کرکے حکم دیا کہ قلعہ ساہیوال و خوشاب پر حملہ کرکے انکو اپنے قبضہ مین لائے چنانچہ
اس جوانمرد سردار نے بڑی جوانمردی کیساتہہ چند روز مین ہی وہ قلعہ بہی فتح کرلئے اور تمام علاقہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ کے تحت و تصرف مین آگیا اسمقام پر شاہزمان بادشاہ معزول کا خط جو راولپنڈی مین مقیم تہا خط

مین حاضر ہوا اور بعد گذارش نذرانہ معمولی کے عرض کی کہ بادشاہ کا ارادہ ہے کہ آپ سے ملین آپ
جسمقام پر ارشاد ہو وہان بادشاہ تشریف لائین مہاراجہ نے نہایت افسوس بادشاہ کیحالت پر
ظاہر کرکے جواب دیا کہ ہم خود راولپنڈی کو آتے ہین وہان بادشاہ سے ملینگے جب وہانسے چلا لشکر حسن
ابدال مین پہنچا راستے مین ملاقات شاہ شجاع کی جو کابل سے معزول ہوکر آیا تہا مہاراجہ کے ساتھہ ہوئی
اور دونو فرمان فرما کمال اشتیاق سے باہم ملے شاہ نے اچھے اچھے تحفہ جواہر و زیور و سامان
پوشیدنی مہاراجہ کو دئیے جسکو دیکھکر مہاراجہ بہت خوش ہوا اور اُسکے عوض مین دوچندان
مال و اسباب و زر نقد مہاراجہ نے بادشاہ کو پیشکش کیا اُس روز شاہ شجاع کے قیام کے لئے موضع
تلنبہ قرار پایا اور وجہ خرچ ماہانہ خزانہ سے ملنا تجویز ہوا اُسی مقام سے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فقیر
عزیز الدین کو ایک پلٹن اور توپخانہ ہمراہ کرکر حکم دیا کہ قصبہ بہمبر پر جاکر قبضہ کرلے رئیس بہمبر کا
اگر بجنگ پیش آئے تو اُسکو قید کرکے لے آئے چنانچہ فقیر عزیز الدین مہاراجہ سے رخصت ہوکر
بکوچ متواتر بہمبر کے نزدیک پہونچا سلطان خان بہمبر کے رئیس نے اطاعت قبول کی اور بمتابعت
پیش آیا مگر فقیر عزیز الدین جسکو بہمبر پر قبضہ کرلینے کا حکم تہا باوجود اطاعت کے بہی سلطان
خانکو قید کرلیا اور اُسکے خزانہ و ملک و املاک پر قابض ہوکر قلعہ مین سرکاری کاردار بہیجدیئے
اور قدری فوج وہان چھوڑکر مہاراجہ کیخدمتمین حاضر ہوا چونکہ فقیر عزیز الدین سلطان خان کے
ساتھہ وعدہ کرچکا تہا کہ بصورت اطاعت تیری عزت و آبرو مین فرق نہ آئیگا اُسکے صدق اور
اخلاص کا حال مہاراجہ کے گوش گذار کیا مہاراجہ نے بہی ایک رقم نذرانہ کی اُس سے لیکر اُسکا ملک
دوبارہ اُسکو دیدیا اور جسقدر اُسکا اسباب و سامان ضبطی مین آیا تہا تمام وکمال اُسکو واپس کردیا
اور آئندہ کے لئے اطاعت نامہ لکہوا کر قید سے رہائی دی بعد اس مہم کے مہاراجہ نے قلعہ گنگ
پر یورش کی یہہ قلعہ بہت بلند پہاڑ پر تہا قلعہ والون نے قلعہ کی بلندی سے استحکام پر مغرور
ہوکر قلعہ بند کرلیا اور مستعد بمقابلہ ہوئے چونکہ قلعہ کے اندر کوئی چاہ نہ تہا اور پانی ایک چشمہ کا جو شہر
اور قلعہ کے باہر تہا قلعہ مین جاتا تہا اور وہ اسی سے پانی پیتے تہے مہاراجہ نے اُس چشمہ کو جسکا نام

سیدن شاہ کا جو یہ تہا اپنے قبضہ مین کر لیا جب پانی کا جانا قلعہ مین بند ہو گیا اور قلعہ والے
لوگ پیاسے مرنے لگے تو عاجز ہو کر اطاعت مان لی مہاراجہ نے فتحیاب ہو کر قلعہ والون سے
جرمانہ لیا اور جان بخشی کی اسجگہہ سے فقیر عزیز الدین کو حکم ہوا کہ ایک لشکر لیکر بہول کو جاوے
اور بگہہ سنگہ اُس قصبہ کے حاکم کو بیدخل کر کے قلعہ بہلول مین اپنا تہانہ قائم کرے جب اُس پر
قابض ہو جاوے تو ہانسی وزیر آباد جا کر جودہ سنگہ کے وارثونکو قصبہ سے بیدخل کر کے اپنا قبضہ کر لے
چنانچہ فقیر عزیز الدین پہلے بہلول گیا اور خفیف سی لڑائی کے بعد قصبہ پر دخیل ہو گیا پہر وزیر آباد
جا کر محاصرہ کر لیا وارثان جودہ سنگہ نے بہت سی عذرات کیئے اور کہا کہ تہوڑا عرصہ ہوا کہ ہم ستائیس
ہزار روپیہ نذرانہ دے چکے اور خلعت لیچکے ہین اب کیا قصور ہم سے سرزد ہوا کہ بار دیگر فوج ہمپر مامور
ہوئی ہے مگر فقیر عزیز الدین نے ایک نمانی اور شہر کا محاصرہ کر کے مالکونکو سخت تنگ کیا آخر
رعایا نے تنگ آکر شہر کا دروازہ کہولدیا اور فقیر عزیز الدین نے کل ملک و املاک وارثان سردار
جودہ سنگہ سے چہین لیا تاجہ گنگ کو فتح کر کے مہاراجہ راولپنڈی کو شاہزمان کے دیکہنے کو روانہ
ہوا اُدہر سے شاہزمان استقبال کے لئے سوار ہوا اور آپسمین عین راہ مین ملاقات ہوئی مہاراجہ نے
کمال مہربانی شاہ مظلوم معزول پر کی اور اُسکو آنکہونسے نابینا دیکہکر بہت رنج کیا وہانسے کوچ
کر کے مہاراجہ امرتسر مین آیا اور دربار امرتسر مین ناصیہ سائی کر کے سعادت حاصل کی امرتسر کے
مقام پر دوبارہ بابت جالندہر سے خبر آئی کہ سردار بدہ سنگہ رئیس جالندہر نے خراج سالانہ دینا چہوڑ دیا
ہے اور کمال تکبر و غرور سے نہین چاہتا کہ ایک خرمہرہ خراج واجبی ادا کرے یہہ بات سُنکر مہاراجہ
سخت غضبناک ہوا اور دیوان محکم چند کے نام حکم بہیجا کہ اپنی فوج جالندہر لیجا کر بدہ سنگہ کو قلعہ
و شہر سے نکالدیوے اور اپنا قبضہ کر لیوے اور اگر وہ خراج دیکر معافی چاہے تو خراج لیکر اُسکو
اُسکی حال پر چہوڑ دیوے اور اگر مقابلہ و مجادلہ پر مستعد ہو تو جنگ کر کر اُسکا شہر و علاقہ تمام
کمال ضبط کر لیوے اور ایک خط اسی مضمون کا بنام سردار فتح سنگہ اہلووالیہ کے جاری ہوا جب
یہہ خطوط جاری ہو گئے دونو افسر اپنی اپنی فوج لیکر جالندہر پہنچے مگر بدہ سنگہ براہ راست نہ آیا از دست قلعہ

مضبوط کرکے لڑائی پر مستعد ہو گیا دیوان محکم چند نے شہر و قلعہ کا محاصرہ کرکے لڑائی شروع کی
دونو طرف سے چند روز ہنگامہ کارزار گرم رہا چونکہ شہر جالندھر کہلا شہر تہا کوئی شہر پناہ یا فصیل
اُسکے گرد نہ تہی تہوڑی سی لڑائی مین دیوان محکم چند کی فوج نے شہر لے لیا اور غارتگری شروع کی
ایک روز کے عرصہ مین تمام شہر لٹ گیا رعیت خانہ بدوش ہو گئی اور نکل گئی گہرون کے گہر خالی ہو گئے
شہر کو ویران کرکے سکہان فوج قلعہ کیطرف متوجہ ہوئی اور بہت سے نردبان بنا کر چاہا کہ دیوار پر چڑہ
جائین اور قلعہ پر فصیل ہو کر دشمن کو پکڑلین جب سامان قلعہ گیری کا سب تیار ہو گیا اور قرار پایا کہ
دوسرے روز صبحکو نردبان رکہکر قلعہ پر یورش کیجائے تو بدہ سنگہ بہت ڈرا اور جانا کہ اب جان و مال دونو کا
بچنا محال ہے رات رات مین قلعہ سے نکلکر بہاگ گیا اور تمام سامان و اسباب و خزانہ اُسکا قلعہ مین
رہا دوسرے روز جب دیوان محکم چند نے سردار بدہ سنگہ کے بہاگ جانیکی اطلاع پائی تو ایک سو سوار
جرار اُسکے تعاقب پر مامور کئے اور حکم دیا کہ یہہ سوار اُسکے سراغ پر جائین جہان وہ ملے اُسکو پکڑ لائین
وہ سوار دریائے ستلج تک گئے اور معلوم کیا کہ وہ دریا سے اُترکر انگریزی علاقہ مین چلا گیا ہے اسواسطے
وہ واپس آئے قلعہ فتح کرکر دیوان محکم چند نے اُسکا تمام اسباب و مال و دولت ضبط کرکے مہاراجہ
کیخدمت مین بہجوا دیا اور شہر مین منادی کی کہ اب دشمن بہاگ گیا اور صورت امن کی نمودار
ہو گئی ہے رعایا کو چاہیے کہ اپنے اپنے گہرونمین باطمینان آکر آباد ہون اس مہم سے فارغ ہو کر مہاراجہ رنجیت سنگہ
اپنے فرزند کنور کہڑک سنگہ کی شادی کرنیمین مشغول ہوا اس شادی کے لئے بڑا سامان مہیا کیا اور
مہمان دور دور سے بلائے تمام راجے اور رئیس پنجاب کے جمع ہوئے سر اوکٹرلونی صاحب ایجنٹ نواب گورنر
جنرل بہادر مقام لدہیانہ سے آکر اس جشن مین شامل ہوا مہاراجہ نے ہر ایک مہمان کی بڑی خاطر
کی ہر ایک کو زر نقد اور خلعت دئے فقرا و غربا و مساکین کو ہزارہا روپیہ تقسیم کئے بڑے کر و فر و جاہ و جلال
کے ساتھ شادی کی یہہ شادی کہڑک سنگہ کی مسمات چند کنور سردار جیمل سنگہ کہنیکی بیٹی کے ساتھ
ہوئی تہی اور برات بڑے تزک و احتشام کے ساتھ بمقام فتحگڈہ گئی چونکہ شادی کے بعد ایام ہولی
بہی قریب تہے مہاراجہ نے تمام مہمانون کو شامل جشن ہولی کے کیا اور سر اوکٹرلونی صاحب کے ساتھ

بے تکلف ہو کر ہولی کھیلی مگر صاحب بہادر اختتام جشن ہولی تک لاہور مین نرہا اور بضرورت کام مہم
گورکہیون کے جو کوہستان دریاے ستلج مین درپیش تہی مہاراجہ سے رخصت ہو کر چلا گیا اسکے بغیر اور
جسقدر مہمان تھے وہ بعد اختتام جشن ہولی کے رخصت ہو کر اپنے اپنے علاقونکو گئے اس جشن اور
شادی مین روپیہ مہاراجہ کا بہت خرچ ہوا اور قریب تین لاکھہ روپیہ کے تنبول حصول ہوا اگرچہ تنبول
کی رقم مہاراجہ نے بہت کم لی تہی مگر تو بہی تین لاکھہ تک نوبت پہنچگئی ❊ ❊

تیسری بار یورش کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملتان پر اور واپس آنا اور فتح کرنا علاقہ اوچ و مٹھہ ٹوانہ و کوٹ کمالیہ کا بموسی فی اسنگہ اور ضبط ہونا ملک نکہ کا اور نذرانہ لینا رجگان کوہی سے اور یورش کرنا بھمبر پر دوسری بار اور مامور ہونا فوج کا کشمیر کو بامداد فتح خان وزیر کابل اور قبضہ مین آنا قلعہ اٹک کا اور جنگ کرنا افغانی فوج سے اور فتح پانا اور چھین لینا جواہرات کوہ نور شاہ شجاع الملک سے ❊

جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کنور کہرک سنگہ کی شادی سے فراغت حاصل کی اول نواب مظفر خان
والی ملتان کے نام خط لکہا کہ ایک سال کا خراج فی الفور بہیجدو جب روپیہ آنے مین دیر ہوئی تو
مہاراجہ خود ایک چیدہ فوج اور توپخانہ لیکر ملتان کو گیا نواب کے وکیل ہر ایک مقام پر عرض کرتے
تہے کہ مہاراج ملتان پر یورش کرنیکی تکلیف نہ کرے عنقریب روپیہ داخل ہوجائیگا مگر مہاراجہ نے
ایک نمانی اور کوچ بکوچ ملتان جا پہنچا اور شہر کا محاصرہ کر کے توپین لگا دین اگرچہ نواب کا ہرگز
ارادہ نہ تہا کہ مہاراجہ کے ساتھہ لڑے مگر جب تلوار سر پر آگئی تو بحالت ناچاری اپنی فوج کو بہی لڑائیکا
حکم دیا دونوطرف سے گولہ باری ہونے لگی اس لڑائی مین سردار عطر سنگہ دہاری جو ایک معزز
سردار مہاراجہ کے دربار کا تہا مارا گیا مہاراجہ نے اسکے مارے جانیکا بہت افسوس کیا اور کمال

غضب مین آکر فوج کو حکم دیا کہ کمر ہمت کی باندہ کر لڑین اگرچہ فوج نے بہت کوشش کی اور چند روز
متواتر لڑائی رہی مگر نواب کی فوج بہی شہر و قلعہ کے اندر سے کمال جانفشانی کرتی تہی دن اور
رات برابر گولہ چلتا تہا چونکہ یہہ تکرار صرف بسبب عدم ادائے زرخراج درمیان تہی بعض لوگون نے
درمیان مین آکر یہہ بات ٹہرائی کہ مہاراجہ شہر سے محاصرہ اُٹھا لیں اور ایک عزیز نواب کا بطور یرغمال آپنے
پاس رکہین جبتک نواب روپیہ ادا نہ کریگا وہ شخص مہاراجہ کے پاس مقید رہیگا چونکہ اسوقت مہاراجہ کی
فوج کے آدمی بہت بیمار تہے اور مہاراجہ خود چاہتا تہا کہ محاصرہ اُٹہا کر ملتان سے چلا جائے جب وہ بات قرار
پا گئی تو مسمی ابابکر خان خسرپورہ کو نواب مظفر خان نے بطور یرغمال مہاراجہ کے پاس بہیجدیا اور اقرار کیا
کہ جبتک روپیہ ادا نہ ہوگا ابابکر خان مہاراجہ کے نجد میں بطور یرغمال و ضمانت کے رہیگا بعد اس انتظام
کے مہاراجہ ملتان کا محاصرہ چہوڑ کر واپس آیا مگر باوجود گذرجانے عرصہ چار ماہ کے ملتان سے روپیہ نہ پہنچا
اسلیئے سردار دل سنگہ کو حکم ہوا کہ وہ اپنے ماتحت کی چار پلٹنیں اور توپخانہ لیکر پہلے علاقہ مٹھہ ٹوانہ و اوچ
کو جائے جب انپر قابض ہوچکے تو ملتان میں پہنچکر پنجاہ ہزار روپیہ خراج نواب ملتان سے وصول کرے چنانچہ حسب
الحکم مہاراجہ کے سردار دل سنگہ اول علاقہ مٹھہ ٹوانہ مین پہنچا فوج سکہ کے آنے سے خوف سے وہانکی رعایا بہاگ گئی گانو
کے گانو خالی ہوگئے بجز قصبہ نہین جو رعایا تہی وہ اطاعت مین آئی ان دنو علاقو نمین جب تمام روپیہ فتح و قبضہ
ہوگیا تو دل سنگہ نے مقام اوچ کو کوچ کیا یہہ اوچ وہ مقام اور قصبہ نہین جسکا پہلے ذکر جہنگ کی
یورش مین مذکور ہوچکا ہے بلکہ یہہ اوچ اور ہے جو اب ریاست بہاولپور کے متعلق ہے اس قصبے مین
سادات بخاری و گیلانی قیام پذیر تہے اور شاہان دہلی کی عملداری مین اُن سادات کی بڑی توقیر ہوتی
تہی اور مدت مدید سے سادات ہی اُسمین حکومت کرتے تہے انکو منظور نہ تہا کہ کوئی شخص ہندو انکے قصبہ مین
سکونت رکہے چونکہ وہ لوگ ہندو کیصورت سے بیزار ہوتے تہے ہندوؤنکی اُنکے ساتھ جانی دشمنی تہی دل سنگہ نے
وہان پہنچکر قصبہ کو محاصرہ کرلیا اور گولہ رانی شروع کی سادات اوچ بہی مقابلہ پیش آئے اور چار روز
لڑائی ہوتی رہی آخر گولونکی ضرب سے دیوارین گرگئین اور شہر مین دخل سکہونکا ہوگیا سکہون نے دل کہولکر
شہر کو لوٹا ایسا کہ رعایا کو تنگدستی کا محتاج کردیا قصبہ اوچ کو غارت کرکے دل سنگہ ملتان مین آیا چونکہ ابابکر خان

یرغمال نواب کا بہی ساتہہ تہا نواب کو پیغام بہیجا کہ پچاہ ہزار روپیہ خراج و نذرانہ کا دیکر اپنا بیٹا
کو بلا لیجیو ورنہ محاصرہ شہر کا تل مین اینگا نواب نے ایک ہفتہ کی مہلت مانگی اسلیئے کہ اُسکے
معتبر جواہرات فروخت کرنیکے لئے دہلی کو گئے ہوئے تہے اُنکی آنیکا انتظار تہا چہہ روز آگئے اور نواب
نے پنجاہ ہزار روپیہ دل سنگہ کو دیکر ابا بکر خان یرغمال کو اپنے پاس بلا لیا ملتان سے چلکر دل سنگہ
نے قصبہ کوٹ کمالیہ پر یورش کی اور فتح کرکے شامل علاقہ متعلقہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کر دیا اس
شہر کو بہی سکہون نے خوب لوٹا اور بڑی دولت حاصل کی بعد اسقدر فتوحات کے دل سنگہ نے
لاہور کو معاودت کی اور بہت سا نذرانہ پیش کیا مہاراجہ اُس پر بہت خوش ہوا اور خلعت فاخرہ دیکر
سرفرازی بخشی چونکہ سرداران نکئی کی آپسمین کمال نااتفاقی رہتی تہی اور کشت و خون ہوتا رہتا
تہا اسواسطے مہاراجہ نے اُنکا کل علاقہ ضبط کرکے شامل خالصہ کر لیا اور وہ تمام علاقہ شاہزادہ کہڑک
سنگہ کی جاگیر مین دیدیا تمام علاقہ نکئی مین سے علاقہ بہڑوال جو سردار کاہن سنگہ نکئی کے پاس باقی رہا ہو
اُسکی حین حیات تک صاحبان انگریز کے حکم سے بہی معاف و واگذار رہا چونکہ راجگان کوہستان منڈی و
کلو وغیرہ سے بوجہ گذر جانے عرصہ ڈیڑہ سال کے خراج و نذرانہ اپنی ریاست کا داخل نہین کیا تہا
اُسکے باب مین عریضہ دیوان محکم چند کا بدین مضمون گذارش ہوا کہ جبتک فوج مامور نہوگی یہ لوگ
روپیہ ذمگی اپنا ادا نہین کرینگی چنانچہ دیوان بہوانیداس و میان موٹہ کو جو ایک دوسرا سردار تہا حکم ہوا
کہ چار پلٹنین اور توپخانہ لیکر پہاڑ کو جاوین اور راجگان کوہی مین سے جو روپیہ نہ دیوے اُسکی ریاست ضبط
کر لیوین وہ دونو سردار حسب الحکم مہاراجہ کے پہاڑ کو روانہ ہوئے اور راجگان کوہی کو تنگ کرکے پنجاہ ہزار
روپیہ راجہ منڈی اور ستر ہزار روپیہ مہاراجہ کلو اور سات ہزار روپیہ راجہ سکیت سے وصول کیا اور بوقت
واپسی بہ تعمیل حکم مہاراجہ کے قیروزوالہ و محی الدین پورہ جو سردار دیا سنگہ و گوربخش سنگہ کے قبضہ مین تہا
فتح کر لیا وہ دونو قلعہ مہاراجہ نے مسمار کرا دئے اور علاقہ متعلقہ اُنکا ضبط کر لیا سنہ ۱۸۶۹ بکرمی کے موسم
بہار مین مہاراجہ کو خبر پہنچی کہ سلطان خان مالک بہمبر نے بہت ترقی کی ہے بہت سا علاقہ اُسنے اودہر اُدہر
چہوٹے رئیسونکا چہین کر اپنے علاقہ کو ترقی دی ہے اسمعیل خان اُسکا بہائی کہ علیحدہ علاقہ پر قابض تہا

پر چڑھا وہ غالب آیا اور اسکو قتل کر کر تمام علاقہ و ملک و مال اسکا بہی اسنے لیلیا ہی اسمعیل خان
کے وارث اب مہاراجہ کے پاس دادخواہی کیواسطے آئے ہین انکا انصاف ہونا چاہیئے چنانچہ مہاراجہ
نے سلطان خان کو بلایا اور تمام احوال انکی زبانی سنا اور سلطان خان کے نام حکم جاری کیا کہ
اسمعیل خان کا کل علاقہ و مال اسکے وارثونکو سپرد کردیو نہین تو فوج مامور ہوگی جب وہ
حکم سلطان خان کے پاس پہنچا مہاراجہ کی تحریر کو بہی وہ کچھہ خیال مین نلایا اور کئی مہینے لیت و
لعل اور آجکل مین گذار دیئے آخر مہاراجہ نے چار پلٹنین اور پانسو سوار اور ایک توپخانہ شہزادہ
کھڑک سنگہ کے ہمراہ بہمبر کو روانہ کیا افسری اس فوج کی بطور اتالیق شہزادہ کے محکم چند کو دی
جب یہ فوج لاہور سے روانہ ہوکر قریب بہمبر کے پہونچی تو سلطان خان بہی نہایت کر و فر
سے ساتھہ اپنی فوج کو ہمراہ لیکر بہمبر سے نکلا اور لڑائی شروع کردی دیوان محکم چند اسکی جرأت و
دلیری سے بکمال حیران تہا اسنے بہی سکہان فوج کو لڑنیکی اجازت دی اول روز دو روز تک لڑائی
ہوتی رہی اور فریقین سے بہت آدمی کام آئے تیسرے روز سلطان خان سوار ہوکر سکہی فوج پر
آپہنچا اور بنادیق سے لڑائی شروع ہوئی اتفاقاً سکہی فوج اسوقت میدان مین اور سلطانخان اچہے
موقع پر تہا اسواسطے اسنے بیشمار سکھ قتل کر ڈالے اور بڑہتا ہوا چلا آیا سکھہ پس پا ہوتے چلے گئے
جب نہایت دشمن کا زور ہوگیا تو سکہہ شکست فاحش کہا کر بہاگے اور پانچ میل پر دم لیا دیوان
محکم چند نے سکہونکو نہایت ملامت کی اور جمع کرکے پہر اسی مقام پر پہلے جہانسے آیا تہا مقام کیا
اور نیز گجرات وغیرہ سے اور فوج اپنی امداد کو طلب کی اور بہت سے مجمع و لشکر کے ساتہہ آگے بڑہا
سلطان خان نے قلعہ مضبوط کرلیا اور شہر کی چارون دیوارونپر فوج مامور کی چند روز لڑائی ہوتی
رہی آخر دیوان محکم چند نے نسر دھارام ایک معتبر کو سلطانخان کے پاس بہیجا اور پیام دیا کہ یہہ بات
تمپر بخوبی روشن ہے کہ تم مہاراجہ رنجیت سنگہ کی لڑائی مین برابری نہین کرسکتے اور جانتے ہو کہ اگر آدہی
فوج بہی مہاراجہ کی ادہر لگئی تو تمہارے شہر کی اینٹ اینٹ کرڈالیگی اسوقت تم پشیمان ہوگے اس سے
بہتر یہہ ہے کہ ابہی سمجھہ جاؤ اور حاضر ہو جاؤ کہ پہلے بہی جسطرح تمہارا علاقہ فتح کرکے مہاراجہ نے تم کو

کا جو شاہ کابل کیطرف سے کشمیر مین حاکم تھا باغی ہوگیا ہی اور وزیر نے ایک لشکر جرار اسکی سرکوبی
کے لئے تیار کیا ہی اور چاہتا ہے کہ آپ بہی اپنی امدادی فوج اسکو دین کہ وہ آپکی امداد سے پہر کشمیر
پر قابض ہو جائے اس امداد کو شاہ کابل و وزیر دونو ممنون منت رہینگے مہاراجہ نے یہہ التماس اسکی
منظور کی اور وکیل کو کہا کہ تجویز کرکے فوج بہیجی جائیگی دوسرا وکیل شاہ شجاع کا آیا اور ظاہر کیا کہ عطا محمد
خان حاکم کشمیر پر وزیر فتح خان مہم کیا چاہتا ہے اور اسنے تفویض حکومت کشمیر کے لئے شاہ شجاع الملک
کو جو بمقام تلبند اب مقیم ہے طلب کیا ہی اسواسطے شاہ کشمیر کو چلا گیا ہے اور شاہ بیگم اسکی زوجہ تلبند مین قلعہ
پذیر ہے مہاراجہ کو یہہ اطلاع ہے چونکہ اسوقت وزیر فتح خان فوج لیکر با رادہ کشمیر اٹک پر آپہنچا تہا پنجاب
مین چارون طرف کی خبرین اڑتی تہین اسواسطے مہاراجہ نے خود فوج لیکر ادہر کو کوچ کیا جب قریب قلعہ رہتاس کے
پہنچا وہان وزیر فتح خان ادہر سے آیا اور دونو کی باہمی ملاقات وہان ہوئی مہاراجہ نے امداد کو دینا منظور کرلیا
اور دیوان محکم چند کو حکم بہیجا کہ دس ہزار فوج اور دو توپخانہ ہمراہ لیکر کشمیر روانہ ہو اور نیز سردار دل سنگہ
مجیٹھیہ کے نام تحریر کیا کہ اپنی فوج لیکر دیوان محکم چند کے ہمراہ جاوے اور نیز ایک حکم راجہ جسبر سنگہ والی پورو
ہری پور و راجہ بسوہلی کے نام جاری کیا کہ اپنی اپنی فوجین لیکر وزیر فتح خان کی امداد کو کشمیر جاوین چونکہ وقت
اعز خان حاکم رجوری و سلطان خان حاکم بہمبر مہاراجہ کی قید مین تہے اور بسبب واقفیت راہ و امداد رسد رسانی وغیرہ
سامان کے انکا ہونا وہان ضرور تھا مہاراجہ نے انکو بہی قید سے چہوڑ کر انکے علاقہ انکو واگذار کر دئے اور تاکید
کی کہ وہ بہی حتی الامکان وزیر کو مدد دین بعد اس انتظام کے مہاراجہ لاہور مین آیا اور یہہ فوجین
اوائل موسم خزان مین پہاڑ مین داخل ہوئین جب پنجال کے مقام پر لشکر پہنچا سب فوج کوہستانی جو
مہاراجہ کے حکم سے وزیر کی مدد کو آئے تہے بلا اجازت وزیر فتح خان اور دیوان محکم چند کے
اپنے اپنے گہرون کو کوچ کر کے چلے گئے مگر دیوان محکم چند نے انکے چلے جانے سے کچہہ اندیشہ
نکیا اور قدم آگے کو رکہا اور بے روک ٹوک کوہ پیر پنجال اوتر گیا جب موضع شیر پور کے
قریب گئے تو دشمن کے فوج بہی سامنے سے نمودار ہوئی اور اس فوج نے نزدیک آکر
لڑائی شروع کر دی گہنٹہ بہر تک آپسمین خوب تلوار چلی جب صمد خان برادر زادہ ناظم کا مارا گیا

اور سکہون نے بہت سے افغان قتل کر ڈالے تو فوج ناظم کی بہاگ نکلی اتفاقاً اُس
روز برف نہایت شدت سے برسی اور ایسی سردی ہوئی کہ تمام فوج سکہون کی مارے
سردی کے بے دست و پا ہو گئی اُسوقت اگر غنیم کی تہوڑی سی فوج بہی سکہون پر آ پڑتی تو
سبکو مار لیتے ان سے اُسوقت ہاتھ بہی نہین ہلایا جاتا تہا مگر خیر گزری کہ دشمن نے
دوبارہ اُسطرف رخ نکیا اور قلعہ شیرگڈہ مین جا کر قلعہ بند ہو گیا بعد رفع ہونے سردی کے
فوج فتح خان کی شہر مین داخل ہوئی سرداران فوج مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی سری نگر مین
گئے عطا محمد خان اور شاہ شجاع اُسوقت قلعہ شیرگڈہ مین تھے دیوان محکم چند نے وزیر
فتح خان کے حکم کے بموجب شیرگڈہ کا محاصرہ کیا اور لڑائی شروع ہوئی دو روز محاصرہ کے
بعد عطا محمد خان نے امان مانگی اور مع شاہ شجاع الملک کے قلعہ سے نکلکر دیوان محکم چند کے
پاس چلا آیا دیوان نے دونو کو اپنے پاس پناہ دی یہہ حالت جب وزیر خان نے دیکہی دیوان
محکم چند کو کہلا بہیجا کہ عطا محمد خان اور شاہ شجاع دونو کو میرے پاس بہیجدو دیوان نے انکار
کیا اور کہا کہ جبتک مہاراجہ رنجیت سنگہ مجہکو اجازت نہ دینگے ان دونو کے بازو مین
تمہارے حوالہ نہین کر سکتا باعث یہہ تہا کہ اُسوقت عطا محمد خان کے قبضہ مین قلعہ
اٹک تہا اور اُسنے دیوان محکم چند کو کہدیا تہا کہ اگر تم میرا باز فتح خان کے حوالہ نکروگے
اور مہاراجہ رنجیت سنگہ میری پرورش کریگا تو مین قلعہ اٹک مہاراجہ کے حوالہ کر دونگا
چنانچہ ایک عریضہ دیوان محکم چند کا مع درخواست عطا محمد خان کے مہاراجہ رنجیت سنگہ
کی خدمت مین روانہ ہوا اور پہر وزیر خان نے ایک تحریر علیحدہ مہاراجہ رنجیت سنگہ
کے نام روانہ کی اور لکہا کہ آپنے نہایت مہربانی مجہپر کی کہ اپنی فوج میرے ہمراہ کرکے
کشمیر کا علاقہ مجہکو دلوایا مگر بعد اسقدر مہربانی کے اب دیوان محکم چند نے میرے ساتہہ
یہہ مخالفت کی ہے کہ عطا محمد خان اور شاہ شجاع دونو کو اپنے پاس پناہ دیرکہی ہے
ان دونو کو میرے پاس نہین بہیجتا کہ لاکہون روپیہ گذشتہ سالون کے حساب کا

بلدیسرعطا محمد خان کے ہے اور شاہ شجاع اگر میرے پاس آجاتا تو مین اُسکے حوالہ علاقہ
کشمیر کا کردیتا کر یہہ مستحق بادشاہ اپنے حق کو پہنچ جاتا یہہ دونو تحریرین جب مہاراجہ کے
پاس پہنچین قلعہ اٹک کے ملجانے کی اُمید پر بہت خوش ہوا اُسی دنون مین شاہ بیگم زوجہ
شاہ شجاع کا وکیل خدمت مین آیا اور اُسنے ظاہر کیا کہ سنا گیا ہے کہ شاہ
شجاع الملک کو کشمیر کے قلعہ سے نکلکر دیوان محکم چند اور مہاراجہ کی فوج پناہ مین ہے اور
وزیر خان اب چاہتا ہے کہ مہاراجہ اب شاہ شجاع کو اُسکے حوالہ کردیوے چونکہ
وزیر فتح خان قدیمی دشمن اس خاندان کا ہے اسواسطے شاہ بیگم التماس کرتی ہے کہ
مہاراجہ شاہ شجاع اُسکے خاوند کو فتح خان کے حوالہ نکرے اور صحیح وسلامت پنجاب
مین منگوا لے اُسکے عوض مین جب شاہ شجاع آئیگا تو شاہ بیگم اُسکی خدمت مین عرض
کر کے جواہر کوہ نور جو ایک بہا گوہر ہے مہاراجہ کو دلوادیگی جب مہاراجہ رنجیت سنگھ
کو عطا محمد خان سے قلعہ اٹک اور شاہ شجاع سے جواہر کوہ نور کے ملنے کی اُمید
ہوگئی بہت خوش ہوا اور دیوان محکم چند کے نام پروانہ لکھا کہ تحریر عطا محمد خان
کی دربارب تفویض کردینے قلعہ اٹک کے بنام قلعدار لکھوا کر فی الفور بھجوادیوے اور
شاہ شجاع اور عطا محمد خان دونو کو ہمراہ لیکر کشمیر سے لاہور کو کوچ کرے اُسوقت
اگر وزیر فتح خان سدراہ ہو تو اُس سے جنگ کر کے اُسکو مزاحمت سے باز رکھے قلعہ
کے تفویض کردینے کے عوض مین ہم ایک لاکھ روپیہ نقد عطا محمد خان کو دینگے
اور یہہ روپیہ اُسوقت ادا ہوگا جب عطا محمد خان قلعہ پر دخل دیدیگا جب یہہ
تحریر دیوان محکم چند کے پاس پہنچی خط عطا محمد خان کا اسمی جہاندار خان قلعدار
کے بمضمون تفویض کردینے قلعہ اٹک کے لکھا کہ مہاراجہ کی خدمت مین بھیجدیا اور خود
کشمیر سے روانہ ہو کر چلا آیا وزیر خان نے اُسوقت کچھ مزاحمت دیوان محکم چند
کی بنسبت نکی جب خط عطا محمد خان کا اسمی جہاندار خان قلعہ دار اٹک

مہاراجہ کے پاس پہنچا مہاراجہ نے فقیر عزیز الدین کو حکم دیا کہ دو پلٹنین اور ایک توپخانہ
اور ایک لاکھ روپیہ نقد ہمراہ لیکر اٹک کو روانہ ہو جاوے اور عطا محمد خان کی
تحریر بموجب جہاندار خان کو دیکر اور ایک لاکھ روپیہ نقد ادا کر کر قلعہ اٹک پر دخل کر لے چنانچہ فقیر عزیز الدین
فی الفور اُدھر کو روانہ ہو گیا جاتے ہی اُسنے قلعہ پر دخل کر لیا جب مہاراجہ کو قلعہ کے دخل کی خبر پہنچی
بہت خوش ہوا اور چند روز ہنگامۂ عیش و عشرت گرم رکھا اتنے مین دیوان محکم چند کشمیر کا لشکر لیکر جا پہنچا
مہاراجہ نے شہزادہ کھڑک سنگہ کو شاہ شجاع الملک کے استقبال کیلئے شاہدرہ تک بھیجا اور بڑی عزت کے
ساتھ شہر مین لا کر مبارک حویلی مین اوتارا جب شاہ شجاع لاہور مین آیا ایک خط جنرل اوکٹرلونی صاحب بہادر
ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کا مقام لدھیانہ سے بدین مضمون مہاراجہ کے نام پہنچا کہ شاہ شجاع والی کابل اتفاق
زمانہ سے لاہور مین آیا ہے مہاراجہ کو چاہیے کہ اوسکی توقیر و آبرو دین کمال توجہ عمل مین لاوے اور ایسا کوئی
امر وقوع مین نہ آوے جیسے کسیطرح اُسکی دل شکنی ہو مہاراجہ نے اسکا جواب بمضمون اتحاد و محبت کے
ساتھ لکھ کر بھیجا بایں ہمہ پیچھے تحریر ہو چکا ہے کہ بوقت مہم اول کشمیر کے مہاراجہ نے تمام راجگان کوہی
کو حکم دیا تھا کہ اپنی فوج لیکر کشمیر کو جائین چنانچہ سب کے سب روانہ ہوئے مگر جب پیر پنجال کے
پاس پہنچے سب راجہ اتفاق کر کے وہان سے واپس آئے اور کچھ خیال نہ کیا کہ اس جرم مین مہاراجہ
کا عتاب ہم پر ہوگا جب وہ مہم با تمام پہنچ گئی مہاراجہ کو یہہ منظور ہوا کہ اونکو انکی سزا دیجاوے
کہ پھر ایسی عدول حکمی کرنے نہ پاوین اور جسکام کے لئے حکم ملے پورا پورا بجالاوین چنانچہ سردار
دیسا سنگہ مجیٹھیہ کو حکم ہوا کہ چار پلٹن اور دو توپخانہ لیکر کوہستان کو کوچ کرے اور ہر ایک
راجہ سے جو مہم کشمیر سے واپس ہو کر چلا آیا بتفصیل ذیل جرمانہ وصول کرے راجہ نورپور پنجاہ
ہزار راجہ چنبہ پنجاہ ہزار راجہ جسروٹہ پنجاہ ہزار راجہ بسوہلی دس ہزار راجہ ہری پور پندرہ
ہزار راجہ منڈی تین ہزار راجہ سکیت بیس ہزار اور ان راجون مین سے جو شخص زر جرمانہ
دینے مین عذر کرے فی الفور اسکا مال و ملک ضبط کر کے داخل سرکار کر لے چنانچہ سردار دیسا
سنگہ نے پہاڑ مین جا کر قیامت برپا کر دی اور نہایت سختی و بے آبروئی و جور و تعدی سنکے

ساتھہ یہہ جرمانہ وصول کیا گیا ان راجون مین سے تین راجے یعنی راجہ چنبہ و بچہ منڈی
و سکیت نے بہت سے عذرات کئے اور کہا کہ ہمکو نہ تو کشمیر جانے کا حکم ملا اور نہ ہم گئے
اور نہ بے اجازت واپس آئے کس بات کا جرمانہ وصول کیا جاتا ہے یہہ عذر
انکا سردار ویسا سنگہ نے تحریر کرکے مہاراجہ کیخدمت مین بھیجدیا اسبات کا انکو یہہ جواب
ملا کہ اگر یہہ بھی جانتے تو بیشک اپنے بہائیون کے ساتھہ اتفاق کرکے واپس آتے آیندے
جرمانہ آیندہ کے لئے احتیاطاً وصول کیا جائے کہ آیندہ غلطی بھی ہونے نہ پائے
ناچار طوعاً وکرہاً ان بیگناہون سے بھی جرمانہ ادا کردیا چونکہ بوقت شروع ہونے مہم کشمیر
کے شاہ بیگم زوجہ شاہ شجاع الملک نے مہاراجہ کے ساتھہ وکیل کی معرفت وعدہ کیا
تہا کہ اگر خاوند میرا کشمیر سے صحیح وسلامت لاہور مین آپہنچے گا تو بیگم بادشاہ سے کہکر جواہر
کوہ نور اس سے مہاراجہ کو دلادیگی جب شاہ شجاع لاہور آیا تو مہاراجہ نے اسکو تلبنہ
کے مقام پر جانے نہ دیا اور کہا کہ تم لاہور مین ہی ہمارے پاس قیام رکہو اور اپنے گہر کے لوگونکو
تلبنہ سے طلب کرو اس سادہ لوح بادشاہ نے بیگم کو بھی تلبنہ سے منگوا لیا اور لاہور
مین بمقام مبارک حویلی قیام پذیر ہوا جب ایکماہ کا عرصہ گذرا تو مہاراجہ نے ایک وکیل
بطلب جواہر کوہ نور کے شاہ شجاع کے پاس بہیجا اور پیام دیا کہ شاہ حسب وعدہ اپنے
حرم محترم کے جواہر کوہ نور ہمکو دیدین کیونکہ جو وعدہ شاہ بیگم سے کیا تھا وہ پورا ہوچکا
اب آپ کیطرف سے وعدہ وفائی ہونی چاہئے یہہ بات سنکر شاہ بہت گہبرایا اور
ہرگز منظور نہ کیا کہ وہ کروڑون روپیہ کی مالیت کا جواہر رنجیت سنگہ کو دیدیوے اگرچہ
جواہر کوہ نور اسوقت بھی اسکے پاس تہا مگر اسنے بہانہ کرکے بیان کیا کہ وہ الماس
بعوض تین کروڑ روپیہ کے کابل مین رہن ہے مہاراجہ اس جواب سے بہت ناخوش ہوا اور سخت
پہرہ شاہ کی حویلی پر مامور کرکے مقید کردیا اور کہلا بہیجا کہ شاہ کو بہرحال یہہ جواہر ہمکو دینا ہوگا
اور ہم اسکے عوض مین بالفعل پنجاہ ہزار روپیہ نقد اور تین لاکھ روپیہ کی جاگیر دے سکیں گے

شاہ نے پھر بھی یہی جواب دیا کہ یہان میرے پاس جواہر کوہ نور نہین ہے دو ماہ کے
عرصہ مین کابل سے منگا دونگا جب وہ میعاد بھی گزر گئی اور جواہر کوہ نور نہ ملا تو
سختی اشد و مہاراجہ کی طرف سے عمل مین آیا یہان تک کہ تین روز تک شاہ کو باورچیخانہ مین
کہانا پکانیکی اجازت نہوئی اور نہ کوئی سامان کہانے پینے کا شاہ کے پاس پہنچ پایا جس
سے شاہ اور تمام نوکر چاکر اسکے بہوک کے عذاب سے نیم جان ہو گئے جب شاہ نے دیکہا کہ اب جانکا
بچنا محال ہے کوہ نور کے دینے پر راضی ہوا مگر یہہ کیا کہ جواہر کوہ نور جس زمرد کے خانہ مین
نصب کرکے بازو بند بنایا ہوا تہا اُس سے اکہڑوا کر سونے کا خانہ بنایا اور کوہ نور اُسمین نصب
کر دیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کو کہلا بہیجا کہ جواہر کوہ نور لیجا ۔ چنانچہ مہاراجہ خود معہ
مبارک حویلی گیا شاہ نے وہ قیمتی جواہر نہایت افسوس و حسرت کے ساتھ مہاراجہ کو دیدیا مہاراجہ
نے دریافت کیا کہ یہہ جواہر کسقدر قیمت کا ہوگا جواب دیا کہ اسکی قیمت لاٹہی ہے میرے
بزرگون نے لوگون کو لاٹہیان مارکر انسے چہینا تہا تمنے مجہکو لاٹہی مارکر چہینا ہے کوئی اور زبردست
ایسا آئیگا کہ وہ تمکو لاٹہی مارکر چہین لیجائیگا جواہر کوہ نور لیکر مہاراجہ خوش خوش واپس آیا
اور اُس روز بڑی دہوم دہام سے جشن کیا اور شہر مین حکم دیا کہ سب لوگ اپنے اپنے گہرونمین
چراغان کرین اور خوشی منائین چنانچہ سب رعیت نے خوشی کے سوائے شاہ شجاع کے کہ
اُسکے گہر مین اُس روز ہنگامہ غم و الم کا گرم تہا انہین دنون مین خبر پہنچی کہ راجہ نورپور کا جسپر مہاراجہ
نے بجرم واپس چلے آنے مہم کشمیر سے پنجاہ ہزار روپیہ جرمانہ کیا تہا اور اُسنے اوسکے ادا کرنیکے
لئے چہہ ماہ کا وعدہ کیا تہا اپنا مال و اسباب نقد و جنس لیکر ستلج پار علاقہ انگریزی مین چلا گیا
اور جرمانہ ادا نکر سکا مہاراجہ نے حکم دیا کہ اسکا علاقہ ضبط ہوکر شامل علاقہ محروسہ کے کر لیا جائے
فقیر عزیز الدین کو حکم ہوا کہ مابین قلعہ لاہور و مسجد شاہی کے جو میدان ہے اُسمین ایک باغ لگایا
جائے اور حضوری باغ اسکا نام رکہا جاسے اُسوقت جمعدار خوشحال سنگہ مہاراجہ کی ڈیوڑہی کا
جمعدار حاضر تہا اُسنے عرض کی کہ باغ کے درمیان ایک بارہ دری بہی سنگ مرمر کی بنایا جائے

تو بہت خوشنما معلوم ہوگی مہاراجہ نے فرمایا کہ پتھر منگوانا بہت مشکل ہے اسلئے کہا کہ خاص لاہور
کے متصل بہت مقبرے سنگ مرمر کے بنے ہوئے موجود ہین وہان سے پتہر لوکر بنایا جاوے
تو یہہ بارہ دری بنجاویگی چنانچہ بارہ دری کے بنوانیکا بہی حکم صادر ہوا اور پتہر مقبرہ زیب النسا بیگم
و نورجہان بیگم و مقبرہ نواب آصف جاہ مقبرہ شاہ جہانگیر وغیرہ سے اوتر کر اس بارہ دری کی تعمیر شروع
ہوئی چنانچہ دو سال کے عرصہ مین بکمال توجہ عمارت عجیب و غریب کہ اب تک یادگار مہاراجہ رنجیت
سنگہ کی باقی ہے باختتام پہنچی چونکہ تذکرتاً اس مقام پر جمعدار خوشحال سنگہ کا ذکر کیا گیا ہے تہوڑے
تہوڑا سا ذکر اسکا بہی یہان لکہا جاتا ہے کہ خالی لطف سے نہوگا واضح رہے کہ خوشحال نام ایک برہمن
گوت گور موضع ایکری کی کنگہل ضلع میرٹہہ کا رہنے والا تہا وہان یہہ شخص نہایت مفلسی و ناداری
کی حالت مین ماخوذ تہا جب سخت تنگ ہوا تو وطن چہوڑ کر بارادہ نوکری پنجاب کو آیا اور رنجیت
سنگہ کی پلٹنون مین زمرہ سپاہیان نوکر ہوا چونکہ اسکے نصیب مین عمارت عالیجاہی تہی ایک روز
مہاراجہ رنجیت سنگہ وہو نکل سنگہ کی پلٹنون کی قواعد دیکہنے گیا چونکہ یہہ آدمی وضعدار اور
خوبصورت تہا اسکو پسند کرکے حکم دیا کہ یہہ شخص ہماری اردلی کے سپاہیون مین بہرتی ہو اس
روز سے یہہ مہاراجہ کی اردلیون مین رہنے لگا رفتہ رفتہ اس رتبہ کو پہنچا کہ مہاراجہ نے خدمت
ڈیوڑہی کی جمعداری بستی رام سے لیکر اسکو دیدی پہر تو یہہ لاکہون روپیہ کا مالک بنگیا کشمیر کا
حاکم بہی یہہ بنا اور سلطنت کے ارکین و عمائدین سے شمار ہوا اسلئے مہاراجہ کی اسقدر رفاقت
کی کہ باوجود برہمن ہونیکے اسنے زنار توڑا اور چوٹی دور کی اور پاہل لیکر سکہہ بنگیا اور خوشحال
نام رکہوایا اس شخص نے لاہور و امرتسر مین بڑی بڑی حویلیان بنوائین لاہور مین اسکی حویلی
قلعہ کے مشرق کیطرف اسقدر بڑی ہے کہ گویا قلعہ کے روبرو دوسرا قلعہ بنا ہوا ہے۔ لاہور مین
جب شاہ شجاع رہنے لگا تو دن بدن اسپر تازہ آفتین نازل ہوتی تہین ایک تو یہی آفت یہہ پڑی کہ
جواہر کوہ نور جیسے قیمتی بلکہ بے بہا چیز اسکے ہاتہہ سے چہن گئی دوسرے چند روز زنانہ پر پہرہ
رہا اور بادشاہ نے قید کی حالت مین شبہہ بکمال غم و الم کا صدمہ اٹہایا تیسرے تین دن تک آب و

طعام نہ ملا چوتھے اور یہہ آفت برپا ہوئی کہ کاردار گوجرانوالہ نے ایک خط قاضی شیر محمد کا ولایتی
پٹھان کے ہاتھ سے پکڑ کر مہاراج کے پاس بھیجدیا جب وہ پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ خط قاضی شیر محمد
مصاحب خاص شاہ شجاع کیطرف سے محمد عظیم خان ناظم کشمیر کے نام تھا اور اسمین لکھا تھا کہ اگر تم فوج
لیکر لاہور پر یورش کرو تو ہم رنجیت سنگہ کو قتل کر ڈالینگے اور پنجاب کی سلطنت بنی بنائی تمہارے
تصرف مین آجائیگی وہ خط سنکر مہاراجہ کمال غضب مین آیا اور شاہ شجاع سے حال دریافت
کیا شاہ نے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ ہمکو اس تحریر سے واقفیت نہین ہے اور نہ یہہ تحریر ہماری
اجازت سے لکھی گئی پھر قاضی شیر محمد کو بلایا اُسنے اقبال کیا کہ ہان یہہ خط میرے ہاتھ کا لکھا
ہوا ہے اور مین نے ہی ناظم کشمیر کے نام بھجوایا تھا مہاراجہ نے اُسپر کمال تشدد کیا مطلب اس
تشدد سے یہہ تھا کہ وہ کہدیوے کہ شاہ شجاع کی اجازت سے مین نے خط لکھا اور یہہ جرم شاہ شجاع
کے ذمہ لگا کر باقیماندہ بھی جو کچھہ شاہ کے پاس ہے لیلیوے مگر باوجود تشدد و سخت قید کے
وہ اپنی زبان سے نہ بدلا اور یہی کہتا رہا کہ شاہ کو اس بات کی خبر نہین ایک ماہ قاضی قید مین رہا
آخر پچیس ہزار روپیہ جرمانہ اُسکے عوض مین شاہ نے ادا کیا اور قاضی کو قید سے چھڑایا
جب یہہ معاملہ ہوچکا تو فقیر عزیز الدین مقام اٹک سے واپس آکر خدمت مین حاضر ہوا اور عرض
کی کہ حسب الحکم مہاراجہ کے سرکاری فوج قلعہ اٹک پر قابض ہوگئی جہاندار خان قلعدار اٹک
نے مہاراجہ کی بہت خیرخواہی کی کہ سامان گولہ و بارود تیغ و تفنگ جسقدر اُسمین تھا سب کا
سب ہمارے حوالہ کر دیا تین توپین جو قلعہ مین تھین وہ بھی ہمکو دیدین ایک لاکھہ روپیہ جو
اُسکو دیا گیا اسمین اُسکا کچھہ حق نہ تھا وہ تمام و کمال عطا محمد خان نے لیلیا اسواسطے بغرض
پرورش مین اُسکو وزیرآباد تک اپنے ہمراہ لایا اور خستہ انہ وزیرآباد سے
تین روپیہ یومیہ اُسکا گزارہ مقرر کر دیا ہے مہاراجہ فقیر
عزیز الدین کی خدمت پر بہت خوش ہوا اور خلعت فاخرہ
بخشکر سرفراز کیا انہین دنون مین کوڈرل وکیل وزیر فتح محمد خان کا دوبارہ مہاراجہ کی خدمت

ہین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مہاراجہ نے وزیر فتح خان پر کمال احسان کیا ہے جس سے وہ شکور
ہے قلعہ اٹک اگر مہاراجہ فتح خان سے طلب کرتا تو اسکو دینے مین کب عذر تہا نا حق ایک لاکہہ
روپیہ مہاراجہ نے جہاندار خان کو دیا اب اگر مہاراجہ بنظر اتحاد پہر قلعہ اٹک کا وزیر کے
حوالہ کر دین تو اُسکے عوض مین وزیر قلعہ و شہر ملتان آپ کی نذر کرتا ہے کیونکہ نواب
شجاع خان کو شاہ کابل نے ملتان پر سپرد کیا تھا اب اگر اُسکے نام لکھا جائیگا تو وہ فی الفور
وہان سے دست بردار ہو جائیگا اگر وہ بغاوت کریگا تو شاہی فوج وہان
جاکر اُسکو بیدخل کر دیگی مہاراجہ یہہ تقریر سنکر ہنسا اور کہا کہ ملتان کا نواب ہمارا
خراج گزار ہے اور ہم دل سے یہی چاہتے ہین کہ اسپر کامل قبضہ ہمارا ہو جاے مگر
جب ہم جاتے ہین تو وہ لڑنے کو مستعد ہو جاتا ہے پس اگر وہ وزیر کے لکہنے سے یا
فوج کے لیجانے سے ملتان چہوڑکر چلا جاے تو بہت بہتر ہے جو وزیر پہلے ملتان کا کام
بانجام پہنچا دین جب دخل ہمارا ملتان پر ہو جائیگا تو ہم بہی قلعہ اٹک پر وزیر کا قبضہ کرا
دینگے یہہ جواب صاف پاکر وکیل واپس چلا گیا وکیل کے واپس جانے سے دو مہینے
کے بعد اٹک سے خبر آئی کہ فتح خان بڑے لشکر و توپخانہ کے ساتہ بمقام اٹک آ پہنچا آتے ہی
اُسنے قلعہ اٹک کا محاصرہ کر لیا ہے پے در پے توپ چلتی ہے مہاراجہ کی فوج جو قلعہ مین
ہے اگرچہ بجان و دل دشمن پر آگ برسا رہی ہے مگر غلہ رسد قلعہ مین موجود نہین ہے
جسقدر تھا چند روز مین خرچ ہو چکا اب فوج نہایت تنگی کی حالت مین ہے کیونکہ قلعہ سے
کے باہر وہ نکل نہین سکتے اگر چند روز تک اور مہاراجہ اُنکی خبر نہ لیگا تو وہ تمام فوج
فاقہ کے صدمہ سے مرجائیگی اور دشمن قلعہ پر دخل پا لیگا مہاراجہ یہہ سنکر بکمال اندیشناک
ہوا فی الفور شہزادہ کہڑک سنگہ کی ماموری اٹک کی مہم پر عمل مین آئی اور دیوان محکم چند کو حکم ہوا کہ
آٹھہ پلٹن اور ایک رجمنٹ اور دو توپخانے ہمراہ لیکر بالکاب شہزادہ کہڑک سنگہ کو اٹک کو روانہ ہو چونکہ
اُسوقت دیوان محکم چند قلعہ پہلور مین تہا وہان سے بسبیل ڈاک بلاکر روانہ کیا گیا اور حکم ہوا کہ فوج بہی بسبیل ڈاک

اٹک کو جائے چنانچہ فی الفور تعمیل ہوئی اس مہم میں مہاراجہ نے کامل اختیار دیوان محکم چند کو دیدیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر تم دیکھو کہ بحالت جنگ قلعہ کا محاصرہ نہیں اُٹھتا تو صلح کر لینا اور قلعہ دیکر اپنی فوج کو زندہ نکال لینا کہ سرکاری فوج قلعہ میں بھوکھ کے عذاب سے نہ مرجاوے قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے تو غم نہیں مگر فوج کے مرجانیکا غم ہے یہہ اختیار پاکر دیوان محکم چند لاہور سے چلکر ہوا کیطرح اٹک جا پہنچا اور دیکھا کہ دشمن نے ہر ایک طرف سے قلعہ گھیرا ہوا ہے کوئی صورت قلعہ میں جانیکی نہیں اور قلعہ کے اندر واویلا مارے بھوکھ کے ہو رہا ہے اسواسطے بحالت ناچاری دیوان محکم چند نے صلح کا خط وزیر فتح خان کو لکھا اور پیام بھیجا کہ آپ اپنا محاصرہ قلعہ سے اُٹھالیں یا رستہ دیدیں کہ ہماری فوج قلعہ سے باہر نکل آئے جب فوج نکل چکیگی تو تم اپنا دخل قلعہ میں کر لینا اس پیام پر وزیر نے کچھہ خیال نہ کیا اور کہلا بھیجا کہ تمہاری فوج دروازہ کھولدیوے پہلے ہماری فوج داخل ہو جاوے پیرو وہ نکلجائیں اسمیں دیوان کو اندیشہ ہوا کہ افغانی فوج اگر پہلے اندر گئی تو اُس نیم مردہ فوج کو بیشک قتل کر ڈالیگی اُس حالت میں فوج کا بھی نقصان ہوگا اور قلعہ بھی ہاتھ سے جاتا رہیگا بعد اس جواب و سوال کے چھبیسویں ماہ ہاڑ کو دیوان محکم چند نے سرائے برہان سے کوچ کیا چونکہ موسم گرمی کا تھا اُس ہوشیار سردار نے دریائے سندھ کے کنارے کنارے پہنچکر کنارے کنارے دریا قلعہ اٹک کیطرف قدم بڑھانا شروع کیا جب چھہ کوس کا فاصلہ طے کر لیا تو افغانی فوج مستعد و مسلح تیار نظر آئی گویا وہ میدان میں منتظر و تیار ہی کھڑی تھی کہ دشمن کب روبرو آتا ہے اور لڑائی شروع ہوئی ہے سب سے آگے پٹھانوں کی بلکہ فوج تھی جو بامید شہادت صرف سر ہی کی خاطر آئی ہوئی تھی اُنکے پیچھے سردار دوست محمد خان مسلح سواروں کا ایک پراجمائے کھڑا تھا اور توپخانہ وہنے بائیں فوج کے تھے دیوان محکم چند نے جب دشمن کو جنگ پر مستعد دیکھا وہاں ہی کھڑا ہو گیا اور فوج سواری کے چار ٹکڑے کئے اور پیادہ فوج کو اسکوائر یعنی چار گوشہ فوج بنا کر حکم دیا کہ آگے بڑھیں جب افغانوں نے سکھوں کو آگے بڑھتے دیکھا تو وہ بھی بڑھے اور بلکہ فوج نے پلٹن کے اوپر حملہ کیا مگر ان قواعد دان اور جنگی پیادوں نے

بہت چالاکی سے انکو باڑ ماری چنانچہ ان مین سے بہت تو مارے گئے اور باقیماندہ گولیان کہا کر
اور زخمی ہوکر گلے آپڑے اور لڑکر شہید ہوئے عین لڑائی کیوقت دیوان محکم چند نے غوث
خان افسر توپخانہ کو توپخانہ اور فوج پیادہ کے ساتھ پلٹن کی امداد کو پہنچا جو ملکیہ کے ساتھ
لڑرہے تھے اس فوج کو آگے بڑہتے ہوئے دیکھکر اسپر دوست محمد خان نے حملہ کیا اسوقت غوث
خان نے بڑی نامردی ظاہر کی کہ دوست محمد خان سہر پر چڑہ آیا اور اسنے توپخانہ کا ایک فیر نکیا
اسبات سے دیوان محکم چند نہایت غضبناک ہوا فی الفور ہاتہی سے اترکر گہوڑے پر سوار ہوا اور اپنا
توپخانہ آگے بڑہاکر گولہ باری شروع کی غرض سخت لڑائی آپسمین ہونے لگی صبح سے لڑتے لڑتے دوپہر
کا وقت ہوگیا اسوقت گرمی کا نہایت زور شور ہوا اور سورج سرپر تھا کہ گرم ہوا ایسی چلنے
لگی کہ لوگون کے منہہ جلے جاتے تھے گویا آسمان سے آگ برس رہی تھی علاوہ اسکے لڑائی کا
موقع اور باروت کا دہوان اور گرد وغبار اسقدر تہا کہ دم بند ہوا جاتا تھا اس کمال گرمی سے
افغانی فوج کہ سرد ملک کی پرورش یافتہ تھی کمال تنگ آئی اور بیدل و بیطاقت ہوکر بہاگ نکلی
چونکہ اسوقت سکہی فوج بہی گرمی سے جان بلب تھی دیوان نے دشمنون کا پیچہا نکیا اور قلعہ کے
طرف رخ کردیا اسکے جانے سے باقیماندہ فوج افغانی جو قلعہ کے گرد تھی اٹھکر چلی گئی اور دیوان
بڑی خوشی و فرحت کے ساتہہ قلعہ مین داخل ہوا اور غلہ کے ہزارون اونٹ جو ہمراہ لگیا تہا فوج
مین تقسیم کردیے اور فاقہ کش فوج کو ٹکڑا حاصل ہوا بعد ازان دیوان نے بہت سا ذخیرہ
غلہ و باروت گولہ وغیرہ سامان خوراک اور جنگ کا قلعہ مین جمع کیا اور ایک برجستہ فوج
وہان مامور کرکے لاہور چلا آیا مہاراجہ رنجیت سنگہ دیوان کی اس خدمت گذاری و
جانفشانی سے کمال خوش ہوا اور بعوض خیرخواہی کے بڑا بہاری خلعت اسکو دیا اور
جاگیر مضاعف کردی اس فتح کے حصول کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ کا کمال اعزاز و رتبہ
بڑہ گیا اور کسی سرکش کو طاقت گردن اٹھانے کی نرہی جب اٹک کے مہم سے مہاراجہ نے
فراغت پائی تو اسبات پر مستعد ہوگیا کہ کشمیر پر فوج کشی کرکے محمد عظیم خان وزیر فتح خان کے

بہانی کشمیر سے نکالدے اور اس ملک پر پورا تصرف کرلے بنابرین مہم کی تیاری کی اور
توپخانون اور فوج پیادہ وسوار کو سامان سفر کا دیا اور حکم جاری کیا کہ دریای راوی کے پار اُترکر ڈیرہ
کرین اُسوقت تک کسیکو مہاراجہ کے ارادہ پر اطلاع نہ تہی صرف اتنا سب جانتے تھے کہ مہاراجہ اب
کسی بڑی مہم کیا چاہتا ہے سب سے اول شہزادہ کہڑک سنگہ کو حکم ہوا کہ اپنی فوج لیکر سیالکوٹ جا
اُترے اور منتظر ہمارے آنیکا رہے اور مہاراجہ کا یہ ارادہ تہا کہ اول قلعہ اٹک کے دخل کا
شکرانہ واسطے سری جوالاجی کے مندر پر جاکر ادا کرے اور جبہ فرسائی کی سعادت حاصل
کرکے جدہر کا ارادہ ہو جائے اسطرف کو جاوے چنانچہ ماہ بہادون کے اخیر دنون مین مہاراجہ
لاہور سے روانہ ہوکر کانگڑہ مین پہنچا وہان سے سری جوالادیوی کے مندر پر گیا اور بہت سا
نقد وجنس پیشکش ونذر کیا وہان راجہ سنسار چند بہی نادون سے آکر خدمت شرفیاب ہوا اور
دونو فرمان فرماؤن نے آپس مین ملکر دیوی کے درشن کئے بعد حصول فراغ مہاراجہ دریای راوی
سے اُترکر سیالکوٹ مین پہنچا اور احکام جاری کئے کہ تمام راجگان کوہستانی وجاگیرداران ملک
اپنی اپنی فوج لیکر فی الفور حاضر ہون چنانچہ سب حاضر ہوے اور مہاراجہ نے ہر ایک رئیس کی فوج
کی حاضری خود لی اور اطمینان کرلیا وہانسے مہاراجہ نے توپون کو اونٹون پر لدوالیا اور سیالکوٹ
تمام لیپہ کے شمول کے لئے وزیر آباد و پہنچا اور وزیر آباد سے رہتاس کیطرف کوچ کیا اُسوقت
وزیر فتح خان اٹک سے نیچے کیطرف ڈیرہ جات کے علاقہ مین تہا جب اُسکو اس مہم کی
خبر پہنچی اُسنے بہی اُدہر کو کوچ کیا مہاراجہ نے ایک فوج اُسکے مقابلہ پر مامور کی کہ جاکر اُسکا
راستہ روکے جب رہتاس سے آگے کو فوج مامور ہوئی خبر پہنچی کہ پیر پنجال کے پہاڑ برف
پڑگئی ہے اور راستہ مسدود ہوگیا ہے اس سبب سے مہاراجہ اپنا کمپو لیکر واپس آگیا اور جاناکہ سردی
کے موسم مین اُس ملک مین جانا اور دشمن سے لڑنا مشکل ہے وہان سے مہاراجہ
کٹاس مین آیا اور غسل کرکے بہت سا روپیہ فقیرونکو بخشا یہ ایک ہندوؤن کا عبادت
گاہ ہے اور بڑا گہرا چشمہ اور تالاب ہے ہندو وہان جاکر غسل کرتے ہین۔ راولپنڈی

کسے مقام پر ایک ہزار فوج تحت حکم سردار دل سنگہ و دیوان محکم چند قلعہ اٹک کی طرف بھیجے گئے اور حکم ہوا کہ اگر وہ قلعہ باسانی ہاتھ آجاوے تو بہتر ورنہ جنگ کرکے فتح کرین جب یہہ فوج قریب قلعہ کہٹ کے پہنچی تو دادی خان حاکم و قابض قلعہ مذکورہ کا پہلے تو قلعہ بند ہوکر مستعد بجنگ ہوا مگر جب لڑائی شروع ہوئی تو قلعہ چہوڑکر بہاگ گیا اور سکہون نے قلعہ مین داخل ہوکر تمام اسباب نقد و جنس لوٹ لیا جب اس قلعہ کے فتح کی خبر مہاراجہ نے سنی سردار دل سنگہ کو قلعہ دار مقرر کیا یہہ کہٹ کا قلعہ کالا باغ کے قریب واقع ہے اور علاقہ کوہی صعب گزار ہے بعد درستی اس مہم کے دیوان محکم چند کو حکم ہوا کہ اپنی فوج لیکر بمقام راولپنڈی مقیم رہے اور شہزادہ کہڑک سنگہ کے نام لکہا گیا کہ اٹک کے متصل قیام رکہے اور خود مہاراجہ لاہور کو چلا آیا اور ہر ایک فوج کے افسر کے نام پروانہ جاری کئے کہ کوئی متنفس چہاونی مین گہسنے نپائے سب کے سب لین مین حاضر رہین لاہور سے مہاراجہ بتقریب غسل بیساکہی کے امرتسر کو گیا وہان وکلاء والی حیدرآباد دستندہ تحالیف لیکر قیام اتحاد کے لئے خدمت مین حاضر ہوئے اور خلعت دیکر رخصت کئے گئے اور نیز بمقام امرتسر خبر پہنچی کہ سردار دیسا سنگہ نے قلعہ ہری پور جو کانگڑہ کے علاقہ مین ہے بغیر لڑائی و فساد کے اپنے قبضہ مین کرلیا ہے اور فوج راجہ سنسار چند کی جو اسپر قابض تھی نکالدی ہے یہہ خبر سنکر مہاراجہ بہت ہنسا اور کہا کہ اب راجہ سنسار چند کے پاس صرف مختصر علاقہ نادون کا باقی رہ گیا ہے اور تمام پہاڑی ملک ہمارے قبضہ اقتدار مین ہے سنت سنگہ گرنتہی جو اسوقت حاضر تہا بولا کہ ابہی کیا ہے گورو گوبند سنگہ فرما گئے ہین کہ ہمارا خالصہ سرزمین کا راج کریگا اس پیشین گوئی کا ظہور اب ہوتا جاتا ہے کہ جسطرف خالصہ جی جاتا ہے فتح و نصرت استقبال کو آتی ہے یہہ سنکر مہاراجہ نے کہا کہ جو باتین گورو فرما گئے ہین سب راست اور ہونیوالی ہین اسی مقام پر خبر پہنچی کہ

کر وزیر فتح خان کشمیر کے راستے سے نکلکر کالہ باغ اور وزیرجات مین ہوتا ہے پہاڑ پر چڑھ
گیا ہے اب اُسکا ارادہ اٹک کیطرف آنیکا نہین ہے اسواسطے شہزادہ کہڑک سنگہ کے
نام حکم جاری ہوا کہ اٹک کے گرد نواح سے اُٹھکر لاہور کو چلا آئے اور واضح ہو کہ اسکے
سال مین جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کشمیر کیطرف سفر کیا تھا تو چلتی مرتبہ بنظر دوراندیشی
شاہ شجاع کو بھی ہمراہ لے گیا باعث یہہ تھا کہ جب رعایا کشمیر کی یہہ سنیگی کہ شاہ شجاع
بھی مہاراجہ کی فوج مین ہین تو وہ یہہ سمجھیگی کہ مہاراجہ بعد فتح کے یہہ ملک شاہ شجاع کو
دیدیگا اور ہمارا قدیمی فرمان فرما بدستور ہمپر حکمران رہیگا اس سے کشمیر کی رعیت
مہاراجہ کے مخالف ہو گی جب مہاراجہ بسبب برسنے برف کے وہان سے واپس آیا تو
راستے سے شاہ شجاع کو لاہور بھیجدیا اور ایک پلٹن سکہون کی اُسکے ہمراہ کردی راہ مین
سکہون نے کمال تشدد و سختی شاہ شجاع پر کی اور اُسکا خیمہ لوٹ لیا اور مستعد اُسکے
قتل کے ہوئے بڑی مشکل سے شاہ شجاع لاہور تک اپنی جان بچاکر آیا جب مہاراجہ
داخل لاہور ہوا تو شاہ شجاع کے وکیل نے اسبات کی شکایت مہاراجہ کے روبرو پیش
کی اور اُس فوج کے افسرون کو بلاکر دریافت حال کیا گیا تو اُنہون نے جواب دیا کہ شاہ کے
پاس بہت سا جواہر قیمتی موجود ہے اور وہ چاہتا تھا کہ راہ مین سے وہ تمام جواہرات اپنے
ایک معتبر کو دیکر انگریزونکی عملداری مین بھیجدے اور لاہور مین خالی ہاتھ جاوے ہمنے
اسکو ممانعت کی اور کہا کہ تم لاہور مین چلکر اپنا مال جدہر چاہو روانہ کر دینا مگر ہم یہان سے
تمہارا کوئی آدمی کہین جانے نہین دینگے اسبات پر شاہ کے آدمی فساد پر مستعد ہوکر
اور سکہون کے ساتھ لڑ پڑے یہہ تقریر سنکر مہاراجہ نے کچھہ حکم ندیا بلکہ دوسرے روز ایک
وکیل شاہ کے پاس بھیجا اور پیام دیا کہ ہمنے سنا ہے کہ تمہارے پاس بہت سا جواہرات ہین
اور تم بقیمت ارزان صرافون کے پاس ہمیشہ پوشیدہ پوشیدہ فروخت کرتے ہو پس جس قیمت پر
تم لوگون کو دیتے ہو اُسی قیمت پر ہمکو دو اور روپیہ لے لو شاہ نے جواہرات اپنے موجود ہونے سے

صاف انکار کیا اور کہا کہ ایک جواہر کوہ نور بیبہا جو میرے پاس تھا مین مہاراجہ کو دے چکا
اب کسواسطے مہاراجہ مجھکو مہاراجہ تنگ کرتا ہے اور یہہ بات شاہان فیض مآثر کب جائز رکھتے
ہین کہ جو کوئی بادشاہ فلک زدہ اپنے ملک و حکومت سے بیدخل ہوکر بطور مہمان اپنے گھر
آئے اُسکو لوٹ لین یہہ جواب سنکر مہاراجہ سخت ناراض ہوا اور سکھون کا پہرہ شاہ کے
مکان پر دوبارہ قائم کر دیا اور حکم دیا کہ شاہ کو تنگ کر کے جواہرات لین اُسپر بھی شاہ
نے کچھ پتہ نہ دیا آخر سکھنیا عورتین شاہ کے گھر مین بھیجی گیئین اور انکو حکم ہوا کہ شاہ کی عورتون
کی تلاشی لیکر جسقدر زیور جواہرات دستیاب ہو سب لے آئین چنانچہ وہ عورتین
شاہ کے گھر مین گیئین اور نہایت بے آبروئی کے ساتھہ شاہ کے زنانہ لوگونکی تلاشی کی
جسکے لکھنے سے قلم سیاہ آنسو بہاتی ہے بعد تلاش کئی لاکھہ روپیہ کا زیور و جواہر جو شاہ کے
گھر سے دستیاب ہوا مہاراجہ کے روبرو لایا گیا جسکو خزانہ مین داخل کر کے مہاراجہ نے کہا
کہ اگر شاہ پہلے اس جواہرات کے موجود ہونے سے انکار نکرتا اور جھوٹہہ نہ بولتا تو ہم ضرور اسکی
قیمت اُسکو نقد دیدیتے مگر اب یہہ قابل ضبطی کے ہے الغرض جب ایسی ایسی صریح زیادتیان
و جور و تعدی خلاف ضابطہ اتحاد و مہمان پرستی کے مہاراجہ رنجیت سنگہہ سے شاہ شجاع کی نسبت
ظہور مین آئین اور وہ بادشاہ جسقدر زر و زیور و جواہرات ہمراہ لیکر کابل سے نکلا تھا
سب کا سب لٹا چکا تو اُسکو اپنی جان کا فکر پڑ گیا اور سمجھا کہ اگر اب پھر کوئی مخبر مہاراجہ
کو کہہ دیگا کہ شاہ کے پاس اور جواہرات ہے اور جبتک شاہ مارا نہ جائیگا اسکا حاصل ہونا
ممکن نہین ہے تو مہاراجہ بیشک مجھکو قتل کرا دیگا بہتر یہہ ہو کہ اب جسطرح ہو سکے یہان سے
بھاگ کر صاحبان انگریز کے علاقہ مین چلا جاؤن اس ظالم کے پنجہ سے نجات پاؤن یہہ
ارادہ دل مین قایم کر کے شاہ نے مہاراجہ کو کہلا بھیجا کہ اب تو آپ کل جواہر و زر و زیور
لے چکے ہین اب میرے دروازہ پر محافظ پہرہ سکھونکا کسواسطے مامور ہے یہی قید میرے واسطے
بس ہے کہ مین آپکے شہر مین ہون بلا اجازت کہین جا نہین سکتا مہاراجہ نے یہہ بات سنکر

کچھ حکم ندیا آخر شاہ نے تنگ آکر پہرہ والے سکھون کو انعام دیکر راضی کر لیا اور وہ ایسے
نرم ہوے کہ آنا جانا لوگون کا شاہ کے پاس جاری ہو گیا اور جسکو شاہ اپنے پاس بلانا چاہتے
تھے وہ ممانعت نہین کرتے تھے پہلے شاہ نے ایک شخص ہندو گنپت چند کے ساتھ سازش
کر کے اپنی عورات کو ہندوانی عورتون کا لباس پہنایا اور تغیر لباس بہلی مین سوار کر کر لاہور
سے لدہیانہ کو روانہ کر دیا کپتان ویڈ صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ بہادر لدہیانہ کو جب خبر
پہنچی کہ شاہ شجاع کے قبایل لاہور سے آئے ہین لتہوریا تک استقبال کر کے اپنے ہمراہ لیگیا
اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ علیحدہ کوٹھی مین اتارا اس روانگی کے بعد پندرہوین
دن مہاراجہ کو خبر پہنچی کہ شاہ شجاع نے اپنے قبایل لاہور سے لدہیانہ بھیجدئے ہین
تو کمال غضبناک ہوا اور اگلا پہرہ بدلکر توپخانہ کا پہرہ شاہ کی ڈیوڑہی پر مامور کیا اور
حکم دیا کہ کوئی آدمزاد شاہ کے پاس آنے جانے نپائے اسوقت شاہ شجاع اپنے بھاگنے
کے فکر مین تہا چنانچہ ایک رات کہ سخت اندہیری رات تہی فراشخانہ کی دیوار جو کوچہ کی
طرف تہی توڑکر دو خدمتگارون کے ساتھ مبارک حویلی سے نکلا پہلے دروازہ موچی
کیطرف آیا وہ بند تھا پھر شاہ عالمی دروازہ پر پہنچا اسکو بھی مسدود پایا کوئی راستہ
شاہ کو نہین ملتا تھا شہر سے باہر نکلکر منزل مقصود تک پہنچے آخر جب لوہاری دروازہ
تک گیا تو اسکو بھی مسدود دیکھکر ناامید ہو گیا اور نہین جانتا تہا کہ اب کہان جائے اور
کس مقام مین اپنے آپ کو چھپائے پھر بڑی بدررو مین جو لوہاری دروازہ کے پاس
ہے گھسا اور پھر از شکل کس اندہیری رات مین ایسی کیچڑ مین سے ہوکر شہر کے باہر نکلا پھر
حضرت داتا گنج بخش کے مزار پر پہنچا اور مسجد کے سقاوہ مین نہاکر اور اپنے ہاتھ سے
کپڑے دہوکر حضرت کے مزار پر فاتحہ پڑہی اور دریائے راوی کے راستے کیطرف چلا کیونکہ اسکی تقدیر
تہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ میری تلاش دریائے بیاس ستلج کیطرف کریگا اور یہہ خیال اسکو ہوگا
کہ شاہ لدہیانہ کو گیا ہو آدہی رات پر دو گہڑی شاہ شجاع تیر کر دریائے راوی پار گیا اور ایک نیستان کے بیچ جا چھپا

گوجرانوالہ کو جاتا تھا کرایہ دیکر کے بعد گوجرانوالہ پہنچا اور وہان سے سیالکوٹ کی راہ سے جمون
اور جمون سے کشتوار پہنچا والی کشتوار نے اُس آفت زدہ بادشاہ کی بڑی خاطر کی اور اپنی لڑکی اسکے
نکاح مین دی وہان جاکر پھر سب سامان آلم کا بادشاہ کو ملگیا اور تجویز کی کہ حاکم کشتوار کی فوج اور
لشکر لیکر کشمیر پر حملہ کرے حاکم کشتوار نے اس ارادہ کے پورا کرنے مین بہت کوشش کی لشکر
در روپیہ سے بخوبی مدد دی اور خود بھی شاہ کے ساتھہ لشکر لیکر کشمیر پر حملہ آور ہوا مگر لڑائی
مین شکست فاحش کھائی اور بڑی خرابی کے ساتھہ فوج و اسباب کو غارت کرکے کشتوار واپس
گیا وہان سے بھی اسکو اسکی بدنصیبی و بدقسمتی نے جو پھر دکھایا ہے کہ حاکم کشتوار کی نظر بھی پھر
گیا اور اسنے مناسب نہ جانا کہ اب بیتوقیری و بے آبروئی کی حالت مین وہان پڑا رہے ناچار
وہان سے بھی یہہ چار خدمتگار اور چار گھوڑون کے ساتھہ نکلا اور پہاڑ پہاڑ بڑی مصیبت
و سختی کے ساتھہ راستہ طے کرتا ہوا نکلا کے پہاڑ پر گیا وہان سے سپاٹو پہنچا وہان کچھہ سامان
سواری و پوشاک وغیرہ کا درست کرکے لدہیانہ کے نزدیک پہنچا صاحب ایجنٹ رزیڈنٹ
بہادر کو جب شاہ کے آنیکی خبر ہوئی تمام سامان شاہی کا شاہ کے پاس بھیجدیا اور شاہانہ
استقبال کرکے اُسکو لدہیانہ مین لے آئے صرف شاہانہ روزمرہ خزانہ سرکار انگریزی سے
ملنا شروع ہوا اُس مہمان پرست صاحب نے اپنی میزبانی و مہمان پرستی کو ایسی حمایت و
رعایت اُس شاہ کی کی کہ تمام زمانہ جانتا ہے عیان راچہ بیان کہ جبتک شاہ انگریزون کے
پاس رہا ہزارون روپیہ روزمرہ خرچ اُسکو دیا جاتا تھا پھر کروڑون روپیہ صرف کرکے کابل پر
اُسکی حمایت مین فوج کشی کی اور کابل فتح کرکے دوبارہ اُسکو تخت نشین کیا اور بڑی تکلیفین
اوٹھائین شاہ شجاع کو ایک وہ دولت پھر ملی جو لاہور مین چھینا گیا تھا سوا اُسکے اور
سب کچھہ صاحبان انگریز بہادر نے اُسکو دلا دیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جب شاہ کے نکلجانے
کی خبر پائی تو پہرہ والون پر سخت عتاب کیا اور سوار دوڑائے کہ جہان شاہ ملجائے پکڑکر
لے آئین تلاش بہت ہوئی مگر جسطرف شاہ گیا تھا تلاش نہوئی اُنہین دنون غریب نواب

منظفر خان والی ملتان کی تحریر بدین مضمون گزارش ہوئی کہ وزیر فتح خان کالا باغ تک آگیا ہے اور اُسکا ارادہ ہے کہ ملتان پر یورش کرے چونکہ ریاست ملتان اب خراج گزار صاحب کی ہے مہاراجہ اس مین تجویز مناسب فرمائین مہاراجہ نے یہہ خبر پاکر چار پلٹین اور ایک رجمنٹ اور دو توپخانہ ماتحت شہزادہ کھرک سنگہ کے فی الفور ملتان کو روانہ کردی اور تاکید کی کہ نواب کی امداد پر فتح خان کے ساتھہ لڑین جب یہہ فوج قریب ملتان کے پہنچی تو خبر آئی کہ وزیر فتح خان کالا باغ سے واپس ہوکر پشاور کو چلا گیا اسواسطے فوج وہان سے واپس ہوکر لاہور آگئی

یورش کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا کشمیر پر اور بے حصول مراد واپس آنا اور فساد کرنا زمینداران تھکّہ کا اور سزا پانا

۱۸۷۱ بکرمی کی ابتدا مین راجہ عجیب سنگہ مالک جسروٹہ کا مر گیا اُسکے مرنے کی خبر سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے چاہا کہ اُسکا ملک ضبط کرلے مگر لال دیو اُسکا بیٹا بہت جلد خدمت مین حاضر ہو گیا اور ایک لاکہہ روپیہ نذرانہ کا داخل کیا مہاراجہ اُسپر بہت خوش ہوا اور دوبارہ خطاب راجگی کا دیکر خلعت بحالی کا بخشا اسی سال کے ماہ بیساکھہ مین مہاراجہ کا مصمم ارادہ ہو گیا کہ کشمیر فتح کرے اور محمد عظیم خان ناظم شاہ کابل کو وہان سے نکالدیوے چنانچہ فوج کو تیاری کا حکم دیا اور سامان سب درست کیا جب فوج تیار ہوگئی تو حکم ہوا کہ دریاے راوی سے اوترکر جمع ہو خود تو مہاراجہ لاہور سے دینا نگر کو گیا اور شہزادہ کھرک سنگہ کو ارشاد کیا کہ فوج لیکر بمقام سیالکوٹ شہر سے چنانچہ شہزادہ سیالکوٹ پہنچا اور تمام فوج نے وہان جمع ہوکر لام باندہا دینا نگر سے مہاراجہ سیالکوٹ گیا اور وہان سے بڑے اجتماع کے ساتھہ کشمیر کو روانہ ہوا اور تمام فوج بے روک ٹوک راجوری مین پہنچی راجہ اغر خان والی راجوری نے خدمت مین حاضر ہوکر اطاعت قبول کی اور سامان رسد کا خدمت مین پہنچایا اسکے آگے رستہ اس ستہ کا اغر خان مقرر ہوا اور اس غرض پا رکاب مہاراجہ کے رہا عیب کہی

فوج بہرام گلہ کے پاس پہنچی کچھہ فوج دشمن کی جو اس قلعہ مین مقیم تھی مقابلہ پیش آئی اور
سکھون نے تھوڑے سے حملہ مین اسکو بھگا دیا میدان سے بھاگ کر قلعہ مین گئے اور قلعہ بند ہو گئے
مہاراجہ نے قلعہ کا محاصرہ کیا اور گولہ باری شروع کی جب قلعہ پر آگ برسنے لگی تو محصورین نے
گھبرائے اور امان طلب کی اور دروازہ قلعہ کا کھولدیا مہاراجہ نے اس مین دخل کر کے اپنی
فوج مامور کر دی پھر بہرام گلہ سے فوج آگے بڑھی تو پیر پنجال کا پہاڑ روبرو نظر آنے لگا وہان سے
فوج جب آگے بڑھی تو پونچھہ کے مقام پر خیمہ زن ہوئی اور مقام منڈی بھی قبضہ مین کر لیا
تمام فوج مہاراجہ چند روز وہان ہی مقیم رہی مگر دیوان میان دیوان محکم چند کا بیٹا کہ ایک نوجوان
و بہادر آدمی تھا مہاراجہ کی بلا اجازت دوسرے راستہ سے پہاڑ پر چڑھہ گیا اور ایسا تیز گیا کہ
موضع ہیرپور کے پاس جا اترا مگر اسکو یہہ امید تھی کہ مہاراجہ کا ڈیرہ اور تمام فوج بھی میرے
پیچھے ہی آتی ہوگی ورنہ مدد تو ضرور ہی مہاراجہ روانہ کریگا جب اسکو مدد نہ پہنچی تو وہ بہادر
خود دشمن پر حملہ آور ہوا اور شکست کھا کر پھر ہیرپور آ اترا محمد عظیم خان کی فوج نے چارون طرف سے
اسکی فوج کو گھیر لیا سوائے محاصرہ کے اور کچھہ مزاحمت نہ کی کیونکہ دوسری طرف ناظم خود مہاراجہ
کے ساتھہ لڑ رہا تھا جسکا مفصل حال یہہ ہے کہ بعد محاصرہ مین آجانے دیوان رامدیال کے
جب مہاراجہ کو خبر ہوئی امداد کے نہ پہنچنے سے بہت پچھتایا اور سردار جیون مل ملازم شاہزادہ
کھڑک سنگہ کو حکم دیا کہ اپنی فوج لیکر آگے بڑھے اور تمام فوج مین حکم سواری و تیاری کا مل گیا
سردار جیون مل جب پیر پنجال کے پہاڑ پر چڑھا دشمن کی فوج وہان مستعد و تیار کھڑی تھی
جاتے ہی لڑائی شروع ہو گئی سکھہ نہایت جوانمردی و جرات کے ساتھہ لڑے افغانون نے
بھی اپنی بہادری و شجاعت کے جوہر دکھلائے آخر سردار جیون مل مارا گیا اور فوج
بہت کام آئی دوسرے روز مہاراجہ تمام فوج کے ساتھہ پہاڑ پر گیا افغان مہاراجہ کے
ساتھہ کمال چستی کے ساتھہ لڑے توپون کے گولے اور بندوقون کی باڑ کی مار کھا کر سکھون کے
گلے آ پڑتے تھے اور تلوار سے قتل عام کر دیتے تھے نہایت سخت لڑائی وقوع مین آئی سکھون نے

آدمی فریقین کے میدان مین کہیت رہے لتسپر غضب یہہ ہوا کہ عین لڑائی کیوقت
ابر نمودار ہوا اور بارش سخت ہونے لگی ہوا بہی نہایت سرد ہوگئی افغان اسوقت مین
بہی جنگ کرتے ہوئے چلے آتے تہے اور سکہہ باوجود ایسی بارش اور سخت سردی
کے برابر میدان مین دشمن کا حملہ روکتے تہے ناگاہ اغر خان راجوڑ مہاراجہ کے روبرو
آیا اور کہا کہ جتنی فوج مہاراجہ کی ہیرپور کے مقام پر تہی سب کی سب دشمن کے ہاتہہ
سے قتل ہوگئی یہہ بات سنتے ہی سکہان فوج خوف زدہ ہوگئے اور پیچہے کو ہٹنے
لگے مہاراجہ نے اسوقت ہرچند چاہا کہ فوج آگے کو بڑہے اور دشمن سے
لڑے مگر سکہون کا حوصلہ نہ پڑا اور میدان سے پیچہے کو بہاگے ناچار مہاراجہ
بہی پیچہے کو ہٹا اور پونچہ مین آکر دم لیا تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ وہ خبر جو اغر خان
نے پہنچائی تہی جہوٹہہ تہی وہان سے مہاراجہ نے یہہ ارادہ کیا کہ فوج جمع کر کے
دوبارہ دشمن پر حملہ آور ہو مگر بعض خیر اندیشون نے منع کیا اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ
اگر محمد عظیم خان فوج محصور پر دست درازی نکرے اور صحیح سلامت مہاراجہ کے پاس
پہنچا دیوے تو مہاراجہ اب اُسکے ساتہہ لڑنے کا ارادہ نکرے اور اگر برخلاف اسکے کرے
تو دوبارہ لڑنا عین مصلحت ہے چنانچہ اسبات مین بذریعہ تحریر محمد عظیم خان کو اطلاع پہنچائی
گئی اور اُسنے فوج محصور سے محاصرہ اوٹہا لیا اور وہ فوج وہان سے رہائی پاکر شامل فوج
مہاراجہ کے ہوئی وہان سے بمقام بہمبر آکر مہاراجہ نے تمام فوج جمع کی اور تمام راجون و جاگیرداران
کو اوسی مقام سے رخصت کیا اور خود لاہور کو معاودت کی یہہ مہم مہاراجہ رنجیت سنگہ نے
کمال بے تجویزی اور بے پروائی سے شروع کی تہی مہم کے شروع کرنیکے وقت دیوان محکم چند نے
کہ بسبب بیماری کے مہاراجہ کے ساتہہ نہین جاسکا تہا منع کیا تہا کہ موسم برسات کا نزدیک ہے
اسمین کشمیر کا سفر بہتر نہین ہے بلکہ مناسب ہے کہ اول اسطرف کے رئیسون اور وہان کے
جاگیرداروں اور زمیندار و نکو اپنے ساتہہ ملا لینا چاہیے جب وہ آمیزش کرلین تعمیل کرنی مناسب

ہے مگر مہاراجہ نے قبول نکیا اور اس مہم کو ایک آسان امر تصور کرکے ادہر کو کوچ کیا یہہ قول
فی الحقیقت دیوان محکم چند کا سچ تہا کیونکہ اُس جگہہ زمیندارا ور درون کے محافظ جبتک
یورش کرنیوالونکے مددگار و حامی نہون تو قیامت تک اُسکا دخل اُس علاقہ پر نہین ہوسکتا
کیونکہ اُس علاقہ کی رعیت کمال مفسد و شریر ہے اور ہمیشہ اس خیال مین رہتی ہے کہ اس
علاقہ کا حاکم بدلتا رہے مہاراجہ بہی اگر اُنسے سازش کرتا تو وہ سب کے سب بیشک اُسکے
مددگار و حامی بنجاتے کیونکہ کشمیر والون کی یہہ عادت ہے کہ غنیم کے ہمیشہ حامی و مددگار
بنجاتے ہین مہاراجہ رنجیت سنگہہ جب کشمیر سے واپس آکر لاہور مین داخل ہوا تو دیوان
محکم چند جو ایک جوانمرد پہلوان صاحب تدبیر جنگ آور آدمی تہا مر گیا اُسکے مرنیکا مہاراجہ
نے کمال افسوس کیا کیونکہ مہاراجہ کے ہر ایک کام مالی و ملکی مین وہ جانفشانی تہہ دل سے
کرتا تہا اور بڑے بڑے علاقہ اُسکی کوشش و زور بازو سے فتح ہوئے تہے کشمیر مین بہی
جب معاملہ برعکس تدبیر کے وقوع مین آیا تو مہاراجہ اُسی کو یاد کرتا اور کہتا کہ اسوقت دیوان
محکم چند ہمارے پاس ہوتا تو کبہی ایسی خرابی وقوع مین نہ آتی اُسکے مرنیکے بعد مہاراجہ نے
اُسکے بڑے بیٹے موتی رام کو اُسکی جگہہ دیوانی کا خلعت بخشا اور دوسرے بیٹے رام دیال کو علاقہ
جاگیر دیکر فوج کا افسر بنایا کشمیر کی شکست کا حال جب صاحبان انگریز نے سنا تو جنرل
اوکٹرلونی صاحب بہادر نے مہاراجہ کے نام خط لکہا کہ اگر مہاراجہ اجازت دین تو انگریزی
فوج مہاراجہ کی امداد کے لئے بہیجی جائے مہاراجہ نے بجواب اُسکے بہت سا شکریہ ادا کیا
اور امداد کے باب مین انکار لکہا کیونکہ مہاراجہ کو انگریزون سے مدد لینے مین عار معلوم ہوتا تہا
اور نہین چاہتا تہا کہ کسیکا احسانمند ہو چونکہ ایک سال کا خراج راجگان کوہی کیطرف چڑہ گیا
تہا اور سب راجے پہلوتہی کرتے تہے کسواسطے کہ وہ ایک ایک رقم کثیر بابت جرمانہ کے پہر پہلے
رقم خراجکے ادا کرنیکے باب مین بہت سی تحریرین راجون کے نام جاری ہوئین اور وکیلون
کو فہمائشین ہوئین جب اُنسے بہی کام نہ نکلا تو سردار دیسا سنگہہ مجیٹہیہ کو حکم ملا کہ ایک فوج اور

تو سچانہ لیکر پہاڑ کو جاوے چونکہ کوہستانی راجاؤن کے بزور و تعدی تخراج وصول کرتے تھے
مہاراجہ سنسار چند بھی شامل تھا اور اسکے پاس روپیہ نہ تھا اسکی نسبت سردار دلیا سنگھ نے
لکھا کہ روپیہ وصول ہونا ممکن نہین ہے جبتک ریاست اسکی ضبط نہو یہہ سنکر مہاراجہ نے
حکم دیا کہ راجہ سنسار چند کو لاہور کو بھیجدیوے چنانچہ مہاراجہ سنسار چند فی الفور لاہور چلا آیا
چونکہ مہاراجہ نے کل پہاڑ کا ملک راجہ سنسار چند سے ہی چھین لیا تھا اوسکی بہت خاطر
کی اور چند روز مہمان رکھکر رخصت کیا روپیہ کا مطالبہ اُس سے کچھہ نکلیا اور مناسب
سمجھا کہ ایسی مفلسی کیوقت مین اُس سے روپیہ طلب کیا جاوے اور زخم پر نمک لگایا جاوے
انہین دنون مین علاقہ سس ستلج سے خبر آئی کہ انگریزی دونکا تمام لشکر جو لدہیانہ مین فروکش
تھا کوہستانی علاقہ مین جو مابین دریائے ستلج اور جمنا کے واقع ہے فوج گورکہہ کے ساتھہ
جنگ کر رہا ہے اور جنرل اوکٹرلونی صاحب بہادر بدل وجان اس علاقہ کے مفتوح کرنے
مین مصروف ہے یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے فقیر عزیز الدین کو بطور سفیر کے جنرل اوکٹرلونی صاحب
بہادر کیخدمت مین بھیجا اور پیام دیا کہ اگر صاحب اجازت دین تو ہماری فوج بھی اس امر اہم کی
امداد کے لئے خدمت مین حاضر ہو جب فقیر عزیز الدین جنرل صاحب بہادر کی خدمت مین حاضر ہوا
صاحب نے اسکی بہت عزت کی اور شکرانہ ادا کیا اور کہا از مہاراجہ کی محبت اور اخلاص پر ہمکو
ایسی ہی اُمید ہے جیسے کہ وہ تحریر فرماتے ہین مگر بالفعل اس مہم کے بانجام پہنچانے کے لئے
فوج انگریزی کافی ہے اگر ضرورت ہوئی تو مہاراجہ کو تکلیف دیجائیگی انہین ایام مین اطلاع
ہوئی کہ میان جیت سنگھ فرمانفرمائے جمون نے بہ سر اوٹھایا ہے اور بہت سے علاقہ پر
اپنا قبضہ کرلیا ہے مہاراجہ دیوان بھوانی داس اور سردار فتح سنگھ مان کے نام حکم جاری کیا
کہ اپنی فوج لیکر جمون کو روانہ ہون چنانچہ وہ دونو سردار فوج لیکر فی الفور جمون جا پہنچے
میان جیت سنگھ ڈر گیا اور اطاعت قبول کرکے حاضر ہوا دونو سردار اسکو ہمراہ لیکر لاہور
آئے اور کچھہ گزارہ اسکے لئے مقرر کردیا اور ایک ضروری خبر قلعہ اٹک کے قلعدار کی موصول ہوئی

کہ قلعہ ملکہنڈ کیطرف افغان یوسف زئی اور خٹک نے بڑا فساد برپا کیا ہے بہت سا مجمع افغانوں
کا ہوکر قلعہ نکہنڈ پر آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا غلہ کی آمد و رفت قلعہ سے بند کردی دل سنگہ
قلعدار کہنڈ پندرہ روز تک افغانون کے ساتھہ لڑتا رہا آخر تنگ آگیا اور فوج ماموُرہ قلعہ
اٹک سے مدد طلب کی اور ایک دستہ فوج کا اٹک سے افغانون کی سرکوبی کیلئے گیا اور گہوڑے
کے حملہ مین ہجوم افغانون کا متفرق کردیا بعد انجام اپنے کام کے جب وہ فوج پہر اٹک کو واپس
گئی تو افغان پہر آموجود ہوئے اور بدستور محاصرہ قلعہ کا کرلیا قلعدار نے دوبارہ قلعدار
اٹک کو اطلاع دی چونکہ وہ بہی راستے مین ہی تہا پہر کہنڈ کو لوٹ آیا جب نزدیک پہنچا
افغان کمال چالاکی کے ساتھہ اسکے مقابل ہوئے دو روز تک برابر لڑائی ہوتی رہی سینکڑون
آدمی فریقین کے قتل ہوئے تیسرے روز کی لڑائی مین سکہون نے اول کمال
چستی کے ساتھہ افغانون پر حملہ کیا توپون اور بندوقون کی مار سے سینکڑون افغان
قتل کردے یہان تک کہ افغانون کے پاؤن میدان سے اوکہڑ گئے اور بے اختیار بہاگکر
پہاڑ پر چڑہ گئے مگر افغانون نے یہہ کارسازی کی کہ بعض لشکر اپنا انہون نے دوسرے
راستہ سے سکہون کی پشت کیطرف بہیجدیا اور جو بہاگے جاتے تہے وہ بے اختیار پیچہے
کو لوٹ گئے اور دوبارہ سکہون کے ساتھہ کمال جوش و خروش سے لڑنے لگے چونکہ اس
تعاقب مین سکہہ اپنی توپین پہاڑ پر نہین لیجا سکے تہے ہاتہون ہاتہہ بضرب تلوار اور نیزون
کے لڑائی شروع ہوئی ایک سخت معرکہ جنگ کا وقوع مین آیا اور سکہون کو بحالت ناچاری
وہان سے پیچہے ہٹنا پڑا جب پہاڑ سے اترے تو دوسرا مجمع افغانون کا ان کے مقابل ہوا
دونوطرف لڑائی کرنی پڑی پہر تو سکہونکا حوصلہ ٹوٹ گیا اور بے اختیار ہوکر بہاگے افغانون
نے دل کہولکر سکہون کو قتل کیا بہتونکو باندہکر لے گئے اور بہتون کو پہاڑ کے نیچے کو دہکیل دیا
جو غارون مین جا پڑے غرض کمال نقصان سکہی فوج کا اس جنگ مین ہوا سردار سالون
سنگہ افسر فوج کا مارا گیا باقیماندہ فوج جو قتل سے بچی گرتی پڑتی قلعہ اٹک کو واپس چلی گئی افغان

افغانون نے قلعہ کہنڈ کو پہر گہیر لیا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے جب یہہ حال سنا فی الفور لاہور سے کوچ کر کے جہانگیر بادشاہ کے مقبرہ مین بمقام شاہدرہ جا اوترا اور فوج کے نام حاضری کے احکام جاری کئے سردار دل سنگہ اور دیوان موتی رام کو حکم ہوا کہ فی الفور بلا توقف اپنی اپنی لیکر اٹک کو روانہ ہون اور فوج محصور کو جو قلعہ کہنڈ مین قلعہ بند ہے جا کر رہائی دین اور افغانون کو سزائے اعمال ناشائستہ پہنچائین چنانچہ یہہ دونو سردار بکوچ بلیغ لاہور سے قلعہ کہنڈ تک پہنچے مہاراجہ ابہی لاہور مین منتظر تہا کہ وہان سے کیا خبر آتی ہے اگر اس فوج مامور کو بہی شکست ہوئی تو مہاراجہ کا ارادہ تہا کہ خود اسطرف کو جائے مگر اس فوج کے وہان پہنچتے ہی مجمع پٹہانونکا ٹوٹ گیا اور قلعہ کا محاصرہ چہوڑکر چلے گئے اسواسطے فوج مامور واپس چلی آئی اور مہاراجہ کی اسطرف سے خاطر جمع ہوگئی اس واقعہ کے چار ماہ کے بعد خبر آئی کہ زمیندار ان کوٹ کمالیہ خراج نہین دیتے اور جنگ پر مستعد ہین اسواسطے فقیر عزیز الدین کے نام حکم جاری ہوا کہ چار پلٹن اور دو توپخانہ لیکر کوٹ کمالیہ کیطرف کوچ کرے حسب انتظام مالیہ کوٹ کمالیہ کر چکنے ملتان کیطرف جا اور وہان ملتان سے بقایائے خراج وصول کر کے چلے آئے چنانچہ حسب الحکم فقیر عزیز الدین کوٹ کمالیہ پہنچا اور قصبہ والے مفسد ونکو جو اطاعت سے عاری تہا قید کر لیا اور قصبہ مین کاردار سرکاری مامور کر کے ملتان کے علاقہ مین داخل ہوا وہان جاکر فقیر نے دیکہا کہ زمیندار ونکی زراعت ابہی کچی کہڑی ہے اگر یہ فوج مہر تک جائیگی تو زمیندار خوف کے مارے اپنے اپنے گانو چہوڑکر بہاگ جائینگے اور کمال نقصان انکا ہوگا اسواسطے اپنا وکیل نواب کے پاس بطلب زر مطلوبہ کے بہیجا اور معلوم کیا کہ مہاراجہ نے باقیات زر خراج لینے کیواسطے چار ماہ کی مہلت منظور کرلی ہے اور خط مہاراجہ کا جو اسباب مین جاری ہوا تہا تو اسنے فقیر عزیز الدین کے معائنہ کے لئے بہیجدیا اسواسطے فقیر لاہور کو چلا آیا چونکہ انہین ایام مین سال ۱۸۷۳ بکرمی شروع ہو گیا تہا مصر دیوان چند کے نام حکم جاری ہوا کہ راجگان کوہی سے سالانہ خراج وصول کر کے داخل خزانہ کرے چنانچہ ابہی متعلقہ فوج کے ساتہہ پہاڑ کو گیا اور بعد ایک ماہ کے اطلاع کی کہ راجگان کوہی نذرانہ دینے مین پہلو تہی کرتے ہین اور خراج دینے مین لعد لیت و لعل ہوتا ہے کہ ہر روز تازہ بہانہ کیا جاتا ہے

اطلاع پاکر مہاراجہ خود لاہور سے ایک شائستہ فوج کے ساتھہ روانہ ہوا اور بکوچ متواتر دینا نگر پہنچا چونکہ راجہ بیر سنگہ راجہ نورپور کا اپنا علاقہ چھوڑکر ستلج پار چلا گیا تہا سردار دیسا سنگہ مجیٹھیہ کی معرفت حاضر ہوا اور دوبارہ نذرانہ دیکر اپنے علاقہ پر مامور ہوا اوسکو مہاراجہ نے حکم دیا کہ راجگان کوہی سے نذرانہ وصول کرکے پیش کرے اُسنے ہر ایک راجہ کو ڈراد ہمکا کر روپیہ وصول کیا اور چھپن ہزار روپیہ نقد لیکر واپس آیا بعد وصول زر خراج کے مہاراجہ نے تمام راجون کو اپنے روبرو طلب کیا اور ہر ایک سے اقرارنامہ لکہا لیا کہ آئندہ ہر برس کے ماہ بیساکہہ مین زر خراج ادا کرینگے بعد انتظام اسکام کے مہاراجہ نے دریاآباد کی طرف عزم کیا اور وہان جاکر چند روز بسر و شکار مصروف رہا اُسی مقام سے سردار دیسا سنگہ ملونی اور دیوان موتی رام کے نام فرمان جاری ہوا کہ اپنی اپنی فوج لیکر فی الفور بہاولپور کو چلے جاوین اور وہان پہنچکر نواب بہاولپور سے زر نذرانہ جو چند سال سے اُسنے ادا نہین کیا وصول کرین اور آئندہ کے لئے اُسکو فہمائش کرین کہ بموجب اطاعت نامہ محررہ اول کے سالانہ خراج اپنے اوپر مقرر کرکے اقرارنامہ لکھدیوے اور بلا تامل سالبسال داخل خزانہ سرکار کردیا کرے چنانچہ وہ دونو سرداران فوج جرار او دہر کو روانہ ہوئے اور بہاولپور کے علاقہ مین داخل ہوکر اپنی ماموری کی اطلاع نواب کو دی اور کوچ بکوچ آگے بڑہے چلے گئے جب نزدیک پہنچے تو نواب استقبال کے لئے کئی میل تک باہر آیا اور بڑی خاطر سے شہر کے پاس اُتارا اور زر نذرانہ سنین ماضیہ و نیز آئندہ کے لئے چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج اپنے ذمہ قایم کیا اور رسید لکھکر دیدی بعد اس انتظام کے دونو سردار واپس آئے اس خدمت پر مہاراجہ نے دونو کی نسبت بڑی رضامندی ظاہر کی وزرآباد سے مہاراجہ کا یہ ارادہ ہوا کہ ہمیرپور کا ملک جو سلطان خان کے قبضہ مین ہے فتح کرکے اپنے قبضہ مین کرلینا چاہئے کہ ہروقت تنبیہ کے پہر اس مقام پر کوئی روک باقی نرہے او حدود ہمارے کشمیر کی حدود کے ساتھہ ملجاوین اس ارادہ پر قایم ہوکر اول مہاراجہ نے سردار فتح سنگہ اہلوو الیہ کو حکم دیا کہ ہمیرپور کو کوچ کرے اور سلطان خان سے ملک چہین کر اپنا قبضہ کرلے

چنانچہ وہ سردار فی الفور کوچ کرکے کوہستان بھمبر مین جا پہنچا اور کئی روز بسبب شدت
بارش کے دامن کوہ مین اوترا رہا جب بارش بند ہوئی تو واپس چلا آیا جب موسم برسات کا گذر
گیا تو مہاراجہ نے کشمیر کی مہم کی تیاری کی اور مع مجمع فوج اور مجمع جاگیرداروں و سرداروں کے
بمقام سیالکوٹ جا اوترا وہان چند روز ٹہیر کر سارا مجمع اپنی فوج کا بنایا اور جاگیرداروں و سردارون
و راجاؤن کی فوج کی حاضری بذات خود لی اور سیالکوٹ سے چلکر ظفروال کے گہاٹ
کے راستے دریائے جیلم سے اوترا اور قلعہ بنادر پر حملہ کیا قلعہ والون نے اطاعت مان لی اور
قلعہ خالی کر دیا وہان سے دیوان رامدیال کے نام حکم جاری ہوا کہ آگے بڑہے چنانچہ وہ نوجوان
پہلوان دیوان محکم چند کا بیٹا اپنی فوج لیکر وہان سے ایسا تیز چلا کہ نوشہرہ مین جا اوترا اور مہاراجہ خود
بھمبر مین پہنچا اور مرپے اس بات کا ہوا کہ کسیطرح رجوڑی مین اپنا تہانہ قائم کرے اور راجہ
بھمبر سے اطمینان بعہد و پیمان کرلے چنانچہ راجہ بھمبر سے فی الفور اطاعت نامہ لیا گیا اور بھمبر
سے اکالی رجمنٹ کو جو ماتحت سردار سردول سنگھ کے تہی حکم ہوا کہ فوراً کوچ کرکے دیوان
رامدیال کے ہمراہ شامل ہو جاوے اور پیچھے اوسکے مہاراجہ نے خود بہی کوچ کیا جب اکالی رجمنٹ
دیوان رامدیال کو جا ملی تو رامدیال وہان سے آگے بڑہا اور تہوڑی سی لڑائی مین شہر رجوڑی پر قبضہ
کرلیا اور راجہ اغرخان میدان سے شکست کہا کر قلعہ کوٹلی مین قلعہ بند ہو گیا مہاراجہ نے راجوڑی مین
داخل ہوکر چاہا کہ قلعہ کوٹلی کو محاصرہ کرکے وہ قلعہ بہی اغرخان سے لے لے اور اسکو قید کر دی
مہاراجہ بمقام رجوڑی اس تجویز مین مصروف تہا اور مستعد تہا کہ کشمیر فتح کرلے کہ ناگہان اٹک
سے سوار دوڑ آیا اور خبر پہنچائی کہ وزیر فتح خان بیشمار فوج و توپخانہ لیکر قلعہ اٹک کی طرف آیا ہے
اسکا ارادہ ہے کہ بعد فتح قلعہ اٹک کے مہاراجہ کے علاقہ مین بہی دست اندازی کرے یہہ خبر سنکر
مہاراجہ نے تمام سردارون کو جمع کر کر اس بات مین مشورہ کیا سب کی رائے اس بات پر قرار پائی
کیا جاوے۔ فی الحال کشمیر کی مہم معطل رہے کیونکہ اسوقت مہینے کی اخیر ہے اور کوہ پیر پنجال پر برف پڑ گیا ہے
علاوہ اسکے ایک نیا زبردست دشمن قلعہ اٹک کے فتح کرنیکے ارادہ پر آپہنچا ہے اسکا مقابلہ سب سے مقدم ہے

یہ تجویز قایم ہوکر مہاراجہ نے فوج کی واپسی کا حکم دیا اور راجگان بہمبر و راجوڑی سے
بیغرض ہوکر اُنکو اسی حال پر چھوڑا اور پہاڑ سے اُتر آیا اور فوجکو حکم دیا کہ قلعہ سیہ بہی
کو جو دامان کوہ مین واقع ہے فتح کرلین جب وہ بہی لے لیا تو فوج رہتاس کو روانہ کی اور معلوم
کیا کہ وزیر فتح خان آگے نہین بڑہا مہاراجہ نے لاہور کی سمت کو معاودت کی لاہور پہنچکر ایک
پروانہ سردار دیا سنگہ مجیٹھہ کے نام جاری کیا کہ بقایا لے زر نذرانہ جو بذمہ بیر سنگہ راجہ نورپور
کے ہے اُسکو اطلاع دیوے کہ خود وہ روپیہ لیکر حاضر ہو بعد اطلاع کے بسبب اسبات کے کہ راجہ کے
پاس روپیہ موجود نہتا چند روز حکم کی تعمیل مین توقف ہوگیا اور دوسرا حکم نہایت تیز و تند
اجرا پایا اُسکی تعمیل مین راجہ روپیہ لیکر حاضر ہوا مہاراجہ بجرم عدول حکمی و توقف تعمیل اُسپر کمال
غضبناک ہوا اور وہ روپیہ جو اُسنے پیش کیا وہ جرمانہ مین لے لیا اور باقیات زر نذرانہ کی
رقم دوبارہ طلب کی وہ ادا نکر سکا اسواسطے قید ہوا تمام مال نقد و جنس اُسکا ضبط ہوکر داخل
خزانہ ہوا اور ایک فوج قلعہ نورپور کے قبض و دخل لینے کے مامور ہوئی جسنے جاکر آسانی کے ساتہہ
نورپور لے لیا چند ماہ راجہ بیر سنگہ قید رہا آخر رہا ہوا اور مہاراجہ نے تہوڑا ملک اُسکی گذارہ کے
لئے چہوڑ دیا باقی سب لے لیا چونکہ علاقہ جسوان دون بہی نورپور کے علاقہ کے ملحق تہا مہاراجہ
کو منظور ہوا کہ وہ علاقہ بہی لے لیں اس ارادہ پر راجہ امید سنگہ والی جسوان دون کے نام خط
جاری کیا اور اشتیاق ملاقات ظاہر کرکے اُسکو اپنے پاس بلا لیا اس سردار والی ملک نے
جانا کہ اگر مین نے عدول حکمی کی اور نگیا تو غضب مین مہاراجہ مجہپر فوج مامور کردیگا اور میرا
دولت و مال و ملک سب لٹ جائیگا بہتر یہ ہے کہ خود ہی خدمت مین حاضر ہو جاؤن چنانچہ وہ حاضر
ہوگیا آتے ہی مہاراجہ نے اُسکو قید مین بہیجدیا اور ایک فوج مامور کی کہ اُمید سنگہ کے علاقہ
مین جاکر اُسکا ملک و مال ضبط کرے چنانچہ تمام علاقہ و نقد و جنس مہاراجہ امید سنگہ کا معرض
ضبطی مین آیا اسکے بعد مہاراجہ لاہور سے سوار ہوکر امرتسر گیا اور تالاب امرتسر مین غسل کرکے
ترنتارن کو روانہ ہوا جب وہان کے غسل سے بہی فراغت حاصل کی تو نواب بہاولپور کے وکیل کو جو

ہمرکاب تہا طلب کرکے حکم دیا کہ از روی فرد آمد دفتر کے مبلغ تیس ہزار روپیہ بقایاے زر سالانہ از روی حساب بذمہ نواب بہاولپور کے وجب الادا ہی داخل خزانہ کردو اور ہمارا کوچ اب بہاولپور کیطرف ہوگا جبتک روپیہ ادا ہوگا دو ہزار روپیہ یومیہ جرمانہ ہوتا رہیگا وکیل نے بار بار عرض کی کہ مین نے نوابصاحب کے نام اس باب مین عرضی لکھکر شتر سوار کے ہاتھ بھیجدی ہے روپیہ فی الفور آجائیگا آپ مہربانی کرین اور دو ہزار روپیہ یومیہ جرمانہ سے نوابصاحب کو معاف کرین مگر مہاراجہ نے ایک نمانی اور بکوچ متواتر بمقام پاک پٹن جا پہنچا اور شیخ محمد یار سجادہ نشین مزار فرید چشتی و مالک پاک پٹن سی گیارہ ہزار روپیہ سالانہ مقرر کرکے وہ علاقہ اُسکے نام واگذار رکہا بعد اس انتظام کے آگے کو روانہ ہوا جب لشکر مہاراجہ کا بہاولپور کے سامنے دریای ستلج کی کنارے پہنچا معتبران نواب بہاولپور نے تیس ہزار روپیہ اصل و اسی ہزار روپیہ جرمانہ روزمرہ ادا کیا وہان مہاراجہ نے سنا کہ ایک گھوڑا قیمتی و عمدہ نایاب وزیر فتح خان کا نواب بہاولپور کے پاس ہی وہ بھی اُسنے منگوا بھیجا نواب نے اُسکے دینے مین بہت عذرات کئے مگر مہاراجہ نے ایک نمانی اور مجبور کرکے وہ گھوڑا منگوا لیا اور نواب کے انکار کرنے سی طبیعت ایسی برہم ہوئی کہ بجای چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج کے نواب پر ستر ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کردیا اور تنگ کرکے اقرارنامہ لکھوا لیا اس کام سے فراغت پاکر مہاراجہ نے ملتان کیطرف رجوع کیا نواب ملتان خدمتمین حاضر ہوا اور زر ضیافت و خراج جو اُسکے ذمہ تہا ادا کیا وہانسی منگیرہ جاکر مہاراجہ نے نواب منگیرہ سی مزاحمت شروع کی اور سکہو نے اُسکے علاقہ مین داخل ہوکر لوٹ مچادی نواب نے اپنی دیکی معرفت نذرانہ پیش کرکے اپنی ملک کو غارتسی بچایا وہان خبر پہنچی کہ احمد خان مالک جہنگ نے پہر بہت سے لوگ قوم سیال جمع کرکر شہر پر قبضہ کرلیا ہی یہ سنکر مہاراجہ جہنگ کو روانہ ہوا احمد خان نے اطاعت منظور کی اور خدمتمین حاضر ہوا مگر بلا توقف قید مین بہیجا گیا اور وہ تمام علاقہ دوبارہ مہاراجہ کے قبضہ مین آیا وہانسی بسبب موسم گرمی کے شہر لاہور کو معاودت کی اور دولتخانہ مین قیام کیا بعد آنیکے خبر پہنچی کہ راجہ بیرسنگہ نورپوریہ جسکی علاقہ کی ضبطی عمل مین آئی تھی اور گزارہ پاکر قید سی رہا ہوا تہا

برسر فساد ہی بہت سی آدمی اُسکے قدیمی علاقہ کے اُسکے شامل ہوکر برسر پرخاش ہوئے
ہین اور وہ اپنا مجمع لیکر علاقہ نور پر حملہ آور ہوا ہے سرکاری فوج نے بہ دو پلٹنی کے
ساتھ اُسکا مقابلہ کیا اور اُسکو شکست دیکر اُسکا اسباب لوٹ لیا [illegible] دریائے
ستلج سی پہر اُترکر انگریزی علاقہ مین چلا گیا انہین دنون مین مہاراجہ رنجیت سنگھ کی یہ مرضی
ہوئی کہ شہزادہ کھڑک سنگھ کو اپنی جگہہ مسند نشین کرکے ولیعہدی کا خلعت اُسکو دیوے چنانچہ
بڑی جشن کی تیاری ہوئی اور بمقام انارکلی خیمے نصب ہوئے کل سردارون و راجون و جاگیردارون
کی طلبی عمل مین آئی اور وہ سب حاضر آئے اور بڑا ہجوم ہر ایک علاقہ کے سردارون کا لاہور مین
ہوگیا اور پندرہوین ماگہ سنہ ۱۸۷۳ بکرمی اس جلوس کا مہورت قائم ہوکر یہہ جلسہ منعقد ہوا اور مہاراجہ
نے کنور کھڑک سنگھ کو اپنی روبرو اور اپنے ہاتھ سے مسند پر بٹھلایا اور تمام حاضرین سی نذرین
دلوائین اور بعد انجام اسکام کے بڑا جشن کیا اور کئی روز ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکھا بعد فراغت
بتقریب غسل امرتسر جاکر دربار صاحب کے مقام پر بہت سا روپیہ نذرانہ دیا اور حکم جاری کیا کہ ایک
شاخ نہر شاہجہانی سی جو مادہوپور سے لاہور کو جاتی ہی کاٹ کر امرتسر مین لائی جاوے جس سے امرتسر
کا تالاب پر آب ہوجایا کرے بعد اجرای اسکام کے مہاراجہ نے پہاڑ کیطرف کوچ کیا پہلے امرتسر
سے چلکر دینانگر مین مقیم ہوا اور چندروز شیر شکار مین بسر کئے اُسمقام پر دیوان موتی رام کو نام
حکم جاری ہوا کہ اپنی فوج لیکر سری جوالاجی کے مندر کے قریب جا اُتری اور منتظر حکم کا رہی جب وہ
روانہ ہوچکا تو مہاراجہ نے خود بھی اسطرف کو کوچ کیا اور جسقدر بھاری بھاری اسباب لشکر کا اور
توپین تہین وہ سب دینانگر مین چھوڑی گئین اور خود مہاراجہ تھوڑی سے اسباب کے ساتھ نورپور ہوکے
رستہ سی کانگڑہ پہنچا اس مقام پر چالیس ہزار روپیہ راجہ چنبہ کا بہیجا ہوا خزانہ مین داخل ہوا پہر مہاراجہ
سری جوالا دیوی کی مندر پر گیا اور شرائط عبادت کی بجالایا سینکڑون روپیہ محتاجون کو بخشے
اور دو سو من گہی کا ہوم سری دیوی جی کی استہان پر کرایا اُسی مقام پر راجہ سنسار چند حاضر ہوا
اُسکے ہمراہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نادون کے دیکھنی کیواسطے روانہ ہوا اور دیوان بہوانیداس کو حکم ہوا

اپنی فوج لیکر کوہستان کلو و منڈی کو جاوے اور دونو علاقون کے راجون سے جو باقی زر خراج
وصول کرے چنانچہ دیوان بہوانیداس پہلے منڈی مین گیا اور راجہ ایشر سین مالک منڈی سے
بہ نہایت تاکید دسہزار روپیہ وصول کیا اور وہان سے کلو کو آگی بڑھا چونکہ انہین دنون
مین کلو کا راجہ مر گیا تھا اور اسکے بیٹون مین مسند نشینی کے باب مین تکرار تھا یہہ خبر سنکر مہاراجہ
کو خوب موقع ملا اور چاہا کہ مسند نشینی مین دخل دیکر نذرانہ معقول وصول کرے چنانچہ خود مہاراجہ
فی الفور کلو جا پہنچا اور ٹھاکر سنگہ راجہ متوفی کے بیٹے سے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ وصول کر کے
اُسکو مسند نشین کر دیا اُسکی مسند نشینی کے بعد فریق ثانی نے جو بڑا بیٹا اور حقدار تھا بہت واویلا
کیا مگر سنا نگیا اُسی مقام پر سنا گیا کہ سردار جسا سنگھ رامگڈیہ مر گیا ہے اُسکی اولاد مسمیان دیوان سنگھ
و شیر سنگہ و مہتاب سنگہ مین مسند نشینی کے باب مین کشت و خون ہو رہا ہے یہہ بات سنکر فی الفور
مہاراجہ نے اسطرف کوچ کیا تینون بیٹے جسا سنگہ کے خدمتمین حاضر آئے اور درخواست کی کہ منصف
ہو کر مہاراجہ ہمارے باپ کا ملک و مال ہم تینون مین تقسیم کر دیوے چونکہ رامگڈیون کا خاندان قدیمی
دشمن مہاراجہ کے خاندان کا تھا مہاراجہ نے آتے ہی اُن تینون کو قید مین ڈالدیا اور فی الفور
قلعہ رامگڈہ مین قبضہ کر کے حکم دیا کہ جسقدر مال نقد و جنس رامگڈیون کا ہے سب کا سب ضبط
ہو کر داخل ہو اور کاردار رامگڈیون کے علاقہ سے نکالکر سرکاری کاردار مامور ہون چنانچہ اُسیوقت
تعمیل ہوئی چونکہ بڑا خزانہ اور سامان جنگ کا سردار جسا سنگہ نے قلعہ میانی مین جو متصل قصبہ ٹانڈہ
کے ہے رکھا ہوا تھا ایک فوج اُسطرف مامور ہوئی کہ اُسپر قبضہ کر کے نقد و جنس اس قلعہ کا بھی
ضبط کرلائے چنانچہ اُس فوج نے میانی مین پہنچکر نہایت سہولیت کے ساتھ قلعہ پر قبضہ کر لیا
بعد اس انتظام کے مہاراجہ لاہور مین آیا اور سردار جما سنگہ گڈہ کپتان جسکے متعلق عمارات
خندق و دروازون کی تھی مر گیا مہاراجہ نے بلہ پرورش اُسکی جگہ دیوا سنگہ اُسکے بیٹے کو وہی خدمت
عنایت کی جو اُسکے باپ کے سپرد تھی مہاراجہ نے لاہور پہنچکر سامان ہولی کھیلنے کا بہت جمع کیا اور سرداران
اور جاگیرداروں کے نام احکام گئی کہ سب آکر مہاراجہ کے ساتھ ہولی کھیلین بڑی بڑی طایفہ

رقاصون کے ملتان و امرتسر و بٹالہ و کلانور وغیرہ سے طلب فرمائے یہہ جشن بڑی دہوم دہام
سے ہوا اور مہاراجہ نے شہر لاہور کے بازارون مین جاکر رعایا کے ساتھ بھی ہولی کہیلی اُسوقت
تمام رسیت گلال کے تہیلے اور رنگ کی مشکین اُٹھاکر اپنی اپنی گہرون کے اوپر کہڑے ہوے جدہر
سے مہاراجہ کا گزر ہوتا تہا رنگ اور گلال کی بارش بادل کیطرح ہوتی تھی زمین و در و دیوار
سرخ رنگ نظر آتے تہے اس جشن مین مہاراجہ نے رعایا کو بہت سا روپیہ عنایت کیا اور
باندہاون مین اسقدر روپیہ بکہیرا کہ فقرا و غربا مالا مال ہوگئے چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کی دلی مراد یہی
تہی کہ علاقہ ملتان کا نواب مظفر خان سے چہین لے مگر موقع نہین ملتا تہا کیونکہ جب اُس سے نذرانہ
و خراج طلب کیا جاتا وہ تنگ ترش ہوکر ادا کر دیتا بعض اوقات ملتان کی رعیت آپسمین چندہ کرکے
روپیہ نذرانہ کا ادا کردیتی جب ایسا حال نظر مین آیا تو ہر سال مہاراجہ نے نواب پر خراج بڑہانا شروع
کیا ہر سال دس پندرہ ہزار روپیہ زیادہ کرکے کمال جبر و تعدی کے ساتھ وصول کیا جاتا چنانچہ پہلے
خراج کی رقم چالیس ہزار روپیہ سالانہ سے بڑھکر ایک لاکہ بیس ہزار روپیہ سالانہ تک پہنچی ماہ ماگھ
سنہ ۱۸۷۳ بکرمی مین دیوان موتی رام کے نام حکم جاری ہوا کہ اپنی فوج لیکر ملتان کو روانہ ہو اور نواب
سے بقایا سنین گزشتہ اور سال حال کا روپیہ وصول کرے اگر وہ دینے مین تامل کرے تو اُسکا کوئی عذر
نہ سنے فی الفور شہر و قلعہ کو محاصرہ کرکے علاقہ اُس سے چہین لے جب دیوان موتی رام ملتان پہنچا
نواب نے دیوان کے روبرو بہت منت و زاری کی اور اپنا افلاس و ناداری ظاہر کرکے خواہان
ہوا کہ سہولت کے ساتھ روپیہ اُس سے وصول کیا جائے چنانچہ چالیس ہزار روپیہ اُسنے پیش کیا
اور دیوان لیکر ملتان سے چلا آیا چونکہ مہاراجہ کو کل روپیہ وصول کرنا یا ملتان پر دخل پانا منظور
تہا دیوان کی اس کارگزاری سے مہاراجہ خوش نہوا اور نواب کے وکیل کو بلاکر حکم دیا کہ بقایا روپیہ
خراج کا جلد تر منگوا کر داخل خزانہ کرو ورنہ بہتر نہوگا انہین ایام مین خبر پہنچی کہ سردار دل سنگہ
قلعدار رکہنڈ نے اپنی فوج لیکر قلعہ نور پور کا جو متصل شہر ٹوانہ کے ہے محاصرہ کرلیا ہے اور
ندہان سنگہ قابض قلعہ کے ساتھ لڑائی شروع ہے یہہ بات سنکر مہاراجہ سردار دل سنگہ پر بہت

ناراض ہوا کہ اُس نے بے اجازت ایسی جرات کسواسطے کی اور قلعہ کہنڈ کو خالی کیون چہوڑا
کہ اسکے کا ملکیہ نہایت شورہ پشت اور گستاخ ہی اگر وہ قلعہ کو خالی دیکھکر قلعہ پر قبضہ کرلین گے
تو نہایت مشکل ہوگی اور دوبارہ فوج کشی کرنی پڑیگی چنانچہ چار پلٹن ورد و توپخانہ کو اُسطرف
کی روانگی کا حکم ملا اور خود بھی مہاراجہ لاہور سے کوچ کرکے جہانگیر بادشاہ کے مقبرہ جا اُترا
استنے مین سوار آیا اور اطلاع دی کہ قلعہ نورپور کا سردار دل سنگہ نے فتح کر لیا ہے اور اپنا
تہانہ وہان قایم کرکے قلعہ کہنڈ کو لوٹ گیا یہہ خبر پاکر مہاراجہ بہت خوش ہوا اور شاہدرہ سے
اُٹھکر لاہور آگیا چونکہ نواب والی منکیرہ سے ایکدفعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نذرانہ وصول کرچکا تھا
بعد ازان نہ نواب نے کچھ اور دیا اور نہ مہاراجہ نے اُس سے مانگا اب یہہ حکم جاری ہوا کہ نواب سے
سنین ماضی و حال نذرانہ وصول کیا جاوے اور سردار دل سنگھ قلعدار کہنڈ کی نام حکم جاری ہوا
کہ وہ اپنی فوج لیکر منکیرہ جائے اور نواب منکیرہ سے دو لاکھ روپیہ نقد بابت نذرانہ کے وصول کرے
چنانچہ بہ تعمیل حکم وہ کہنڈ سے روانہ ہوا اور اپنے آنیکی نواب کو اطلاع دی نواب نے مہاراجہ کی خدمت
مین اپنا وکیل بہیجا اور پیام دیا کہ مجھکو اطاعت سے انکار نہین کیونکہ خداوند تعالےٰ نے آپکو
حکومت عنایت کی ہی پس جسکے سر پر خدا کا سایہ ہو اسکی برابری کرنا نادانی ہے مگر جسقدر روپیہ
آپ مانگتے مین اسقدر پاس موجود نہین ہے سر پر اتنا بار رکہا جائے جو مین اُٹہا سکون ورنہ حسبِ مقدور
ہمیشہ دیتا رہون مہاراجہ نے پہلے یہہ درخواست نامنظور کی پھر بعد بہت سے جواب سوال کے
ایک لاکھ روپیہ معاف کیا اور ایک لاکھ روپیہ قابل الوصول ٹھرایا مگر اُسکے ساتھ یہہ بات
اور لگادی کہ بابت خرچہ فوج جسقدر کوچ ہوتے جاینگے دو ہزار روپیہ فی منزل و کوچ بڑھتا
جائیگا وکیل نے عرض کی کہ مقام کہنڈ سے فوج نے جسقدر کوچ کئے مین اُس کا خرچ نواب سے
لیا جائے اور آیندہ فوج کے نام حکم جاری ہو کہ اپنے مقام پر قیام پذیر ہو یہہ تجویز ٹہراکر وکیل نواب کے
پاس گیا اور ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ نقد لاکر داخل خزانہ سرکار کیا چونکہ اُن دنون مین
جمعدار خوشحال سنگہ مقرب مہاراجہ تہا اور سکھ بنکر اُس نے یہہ رتبہ حاصل کیا تہا اُسکے

اکثر عزیز و اقربا بھی مہاراجہ کے دربار میں نوکر تھے ایک انمین سے رام لال برہمن حقیقی بھائی خوشحال سنگھ کا تھا جسکی صورت ملیح و معقول تھی اور نوجوان تھا مہاراجہ کی اُسپر کمال مہربانی تھی اور چاہتا تھا کہ اُسکو بھی سکھ بناکر خورد و نوش میں شامل کریں آخر اُسکو حکم ہوا کہ پاہل لیکر سکھ بنجائے رام لال نے زنار کا توڑنا اور اپنے بزرگون کے طریق سے منہہ موڑنا منظور نہ رکھا اور مہاراجہ سے پوشیدہ بھاگ کر گنگھل اپنے وطن کو چلا گیا اُسکے جانے سے مہاراجہ کمال ناراض ہوا اور اسکے بدلے جمعدار خوشحال سنگھ کو نظر بند کر لیا اور اُسکی کل جائداد کی ضبطی کا حکم دیا جب یہہ خبر رام لعل کو پہنچی فی الفور واپس چلا آیا اور مہاراجہ کی خدمتمین حاضر ہو کر اپنے قصور سے معافی مانگی اور مہاراجہ کے حکم سے امرتسر جاکر پاہل لی اور رام لعل سے رام سنگھ بنگیا بھائی کی عزت برباد ہوتی دیکھکر رام لال بیچارہ اپنے مذہب سے دست بردار ہوا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو ڈیرہ جات کے ملک مین اپنا تسلط بڑہانا منظور تھا سردار دل سنگھ کو نام حکم جاری ہوا کہ اودہر کے رئیسون کے ساتھ رابطہ پیدا کر کے مہاراجہ کا فرمانبر بنائے چنانچہ اُسنے اکثر رؤسا کے ساتھ ملاقات کی خصوصاً عبد الصمد خان حاکم ڈیرہ دین پناہ کو تو ایسا مشتاق کیا کہ وہ اپنی ریاستگاہ سے چلکر مہاراجہ کی ملاقات کو لاہور آیا مہاراجہ نے اُسکی بڑی خاطر کی اُنہیں دنون مین جمون سے خبر آئی کہ میان ڈیڈو مفسد نے پہر شور و فساد جمون کے علاقہ مین برپا کر رکھا ہے اور بار بار جمون پر حملہ کرتا ہے مہاراجہ نے جمعدار خوشحال سنگھ کو چار پلٹن اور ایک توپخانہ کے ساتھ جمون کو روانہ کیا کہ وہان جاکر سرکوبی مفسد کی کریں چنانچہ جمعدار خوشحال سنگھ جمون کو روانہ ہوا اُسکی جانے پر ڈیڈو بھاگ کر پہاڑ مین چہپ گیا جب سردار دل سنگھ ہمراہ عبد الصمد خان حاکم ڈیرہ دین پناہ کے لاہور مین آیا تو اُسکے پیچھے مکھڈ کے مسلمانون نے جمع ہو کر قلعہ نند پور کو گھیر لیا اور چاہا کہ سکھون کی فوج کو قلعہ سے نکالدین قلعہ والے محصور ہو کر مفسدون کے ساتھ لڑتے رہے جب یہہ خبر مہاراجہ کو پہنچی فوراً سردار دل سنگھ کو رخصت کر دیا اور فرمایا کہ جب مفسدان مکھڈ کو سزا دے چکے تو منگیرہ کو جائے اور نواب منگیرہ

اسی ہزار روپیہ جو دو لاکھ مجوزہ سابق ہی باقی ہی وصول کریگے کہ ہمکو معاف کرنا منظور نہین ہے
بیس ہزار روپیہ جو بابت نذر چھے لیا گیا تہا وہ رقم نواب کو معاف کرکے اصل دو لاکھہ
روپیہ مین محسوب کرلیا ہے یہہ حکم پاکر سردار دل سنگہ رخصت ہوا اور جاتے ہی مفسدون پہ
سخت حملہ کیا جسسے مجمع انکا منتشر ہو گیا پہر سردار دل سنگہ نے منگیرہ پر سے کوچ کیا۔ اور مہاراجہ
کے حکم سے ... کو اطلاع ... نواب جو ... معاف کی ہوئی رقم مہاراجہ پہر مانگتے ہین
جسکے واسطے فوج کشی ہوئی ہے ناچار اسنے وہ رقم بہی ادا کی اور اسنے آپکو ایک زبردست کی پنجہ
سے چہوڑایا ابہی سردار دل سنگہ منگیرہ مین ہی تہا کہ دوسرا حکم مہاراجہ کا بدین مضمون پہنچا
کہ نواب سے ایک عہد نامہ اطاعت کا لکہا لیا جاوے اور اسمین نوابکے اقرار سے یہہ بات بہی
درج ہو کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگہ ملتان پر مہم کریگا نواب منگیرہ بہی اُسوقت امداد کے لئے
مع لشکر حاضر آئیگا چونکہ اُسوقت دل سنگہ نے اُسکو کمال تنگ کیا ہوا تہا ناچار نواب
نے یہہ اقرارنامہ بہی لکہدیا اور اپنا پیچہا چہوڑایا۔

دومرتبہ حملہ کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملتان پر اور فتح پانا اور قتل ہونا نواب مظفر خان کا مع اپنے فرزندون کے اور پکڑا آنا نواب سرفراز خان کا اور غارت ہونا ملتان کا مع دیگر حالات

اوائل سال [illegible] ہجری مین مہاراجہ رنجیت سنگہ پر یہہ بات واضح ہوئی کہ علاقہ ملتان کا جب
شاہان کابل کی طرف سے کسی صوبہ کو ملتا تہا تو خراج اُسکا صوبہ بادشاہ کو دو لاکھہ دس ہزار
روپیہ سالانہ دیا کرتا تہا اور کل فوج وغیرہ ڈیرہ جات کے ملک بہی اُسی صوبہ کے ذمہ پہ
ہوتے تہے اب نواب ملتان بہی اگر ہمکو دو لاکھہ دس ہزار روپیہ سالینہ دیوے تو قائم رہے ورنہ
وہ ملک ضبط کرلینا چاہئیے کہ بلا شرکت غیر ہماری ہی عملداری وہان ہو چنانچہ اسباب مین
نوابکے وکیل کو حکم سنایا گیا اور تاکید ہوئی کہ نوابکے پاس جاکر اُسکا جواب لیکے آوے وکیل فی الفور

ملتان پہنچا اور سب حال نواب کے گوش گزار کیا چونکہ نواب کو اسقدر استطاعت نہ تہی کہ دو لاکہ
دس ہزار روپیہ سالانہ مہاراجہ کو دیوے کمال حیران ہوا کیونکہ ابہی وہ پہلے
نذرانون کے روپیون کا سوہ بہر رہا تہا یہ سُنکر اُس نے ایک عریضہ مہاراجہ کے نام
طول طویل لکہا اُسمین بنا جمع وخرچ وغیرہ اخراجات ریاست کی تفصیل تحریر کی اور
کمال عجز سے التماس کی کہ مہاراجہ مجہ ضعیف کی زندگی تک یہ علاقہ واگزار رکہین
میرے مرنیکے بعد ضبطی کا اختیار ہے دو لاکہ دس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنے مین
بندہ معذور ہے مہاراجہ یہ جواب سُنکر کمال افروختہ ہوا اور دیوان رامدیال کو حکم دیا
کہ اپنی فوج لیکر ملتان کو روانہ ہو وہ بہادر سردار فی الفور کوچ کر گیا رخصت کے وقت
مہاراجہ نے اُسکو یہ حکم سنایا کہ نواب سے معاملہ یکسو کر لینا یا تو دو لاکہ دس ہزار روپیہ
سال حال کی بابت اُس سے وصول کر لینا یا جنگ کر کے شہر اُس سے لے لینا جب یہ فوج
ملتان کے قریب پہنچی نواب کو کمال فکر و اندیشہ دامنگیر ہوا نہ تو اتنا روپیہ پاس تہا کہ مہاراجہ
کو دیکر راضی کرتا اور نہ اتنا لشکر تھا کہ رنجیت سنگہ کی برجستہ فوج کے ساتھ جنگ
کرتا چونکہ پہلے بہی چند حملہ ملتان پر ہو چکے تہے اور نواب روپیہ دیکر خالصہ جی کی فوج کو واپس
کر دیتا تہا رعایا شہر کو اب بہی امید تہی کہ نواب روپیہ دیکر لشکر سکہی کو رخصت کر دیگا اس
خیال سے رعایا شہر سے نہ نکلی اور نہ کوئی گہر سے بہاگا سکہون نے جاتے ہی شہر کو گہیر لیا
اور دیوان رامدیال نے مہاراجہ کے حکم سے اطلاع دی نواب نے اُسوقت بہت سی کوشش
کی کہ کسی طرح روپیہ کی تجویز ہو جائے تو روپیہ دیکر محاصرہ اُٹہا دیا جائے مگر روپیہ نہ ملا او
جنگ پر نیت قائم ہوئی دیوان رامدیال نے جب روپیہ سے صاف جواب پایا لڑائی شروع
کر دی اور دونو طرف سے توپ چلنے لگی چند روز یہی حالت رہی اور چونکہ سکہون کی فوج
تہوڑی تہی پورا پورا محاصرہ شہر کا عمل مین نہین آیا تہا اسواسطے دیوان رامدیال نے
شتر سوار لاہور کو روانہ کیا اور مہاراجہ سے اور فوج طلب کی مہاراجہ نے دیوان بہوانیداس

کو مع توپخانہ و فوج کافی کے ملتان کو بہیجا چونکہ یہہ شخص معمر تہا دیوان رامدیال کو حکم بہیجا کہ
ہر ایک کام بصواب دید دیوان بہوانیداس کے کرے جب یہہ فوج بہی ملتان پہنچی تو بڑی
چستی و مضبوطی کے ساتھ محاصرہ کیا اور ایسے لڑے کہ سکہون نے شہر لے لیا اور غارت
شروع کی سکہہ گہر گہر اور گلی گلی جا نکلے اور جو ملا اوٹہا لائے اگر کسی نے انکار کیا قتل کر ڈالا
ہزارون لوگ اُس تہلکہ کے وقت مین گہرون کو چہوڑ کر بہاگ گئے اور انکا مال و اسباب
سکہون کی نذر ہوا بعضون نے قتل ہو کر اپنا مال دیا بعضون نے اپنے ہاتھ سے اوٹہا کر
حوالہ کیا اور جان بچائی جب شہر لے لیا گیا تو تمام فوج قلعہ کے گرد ہوگئی اُسوقت نواب کی
فوج نے بہی حق لڑائی کا ادا کیا کہ مینہہ کیطرح گولیان قلعہ کے اندر سے برستی تہین اور سکہہ
مورچال باندہے ہوئے لڑتے تہے اس محاصرہ مین سکہہ بہت سے مارے گئے اور بہت سے
زخمی ہوئے آخر نواب کی فوج دن رات لڑتی ہوئی تہک گئی اور سکہون کی فوج اُنسے کئی درجہ
بہت تہی اور باری باری سے لڑتی تہی اس سبب سے اُنکو ماندگی نہوئی اور سب نے ملکر قلعہ
پر حملہ کیا مگر وہ حملہ بیکار رہا کہ نواب کی فوج نے بہی بڑی استحکام ساتھ سکہون کے حملہ کو روکا
اور وہ آگ برسائی کہ دیوار کے نزدیک نہ آنے دیا جب یہہ خبر لاہور مین پہنچی تو مہاراجہ نے
توپ احمد شاہی المشہور بہنگیان والی توپ ملتان کو روانہ کر دی اور حکم دیا کہ اس توپ کے گولون سے
دیوار قلعہ کی گرا دو جب توپ ملتان پہنچی اور گولہ اُسکے قلعہ پر برسنے لگے دیوارین قلعہ کی
بہت مقام سے گر گئین اور سوراخ پڑ گئے اور بہت سے رستے فوج کے داخل ہونیکے لئے ہو گئے
قریب تہا کہ ایکدفعہ حملہ مین سکہہ قلعہ لیلیتے مگر ایک افسر کی سازش سے معاملہ بنا بنایا بگڑ گیا
اُسکی تشریح یہہ ہے کہ جب نواب مظفر خان نے دیکہا کہ اب قلعہ عنقریب سکہہ لے لینگے اور
میری جان بہی مفت مین جائیگی تو اُس نے اپنا وکیل پوشیدہ دیوان بہوانیداس کے پاس
بہیجا اور پیام دیا کہ تمپر بخوبی روشن ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ باوجود اطاعت کے مجہپر تعدی
کرتا ہے اور یہین اُسکی مرضی ہے کہ میرے خاندان کو برباد کرے میرا ملک معہ مال چہین لیوے

چونکہ تم بہی خاندانی ہوا ور خاندانیون کو خاندانون کی بہبودی منظور ہوتی ہے اگر آپ کی مرتبہ
آپکی دستگیری سے یہہ محاصرہ اوٹھ جائے اور فوج ملتان سے چلی جائے تو بطور شکرانہ
اسکا دس ہزار روپیہ تمکو دے سکتا ہون آیندہ جبتک پہر مہاراجہ فوج کشی کریگا مین نذرانہ
کے روپیہ کا بندوبست کرونگا یہہ پیغام جب دیوان بہوانیداس کو پہنچا فی الفور روپیہ لے لیا
اور فوج کو حکم دیا کہ قلعہ سے محاصرہ اٹہا لے چنانچہ اسکے کہنے کے بموجب سب نے قلعہ کا محاصرہ
چہوڑدیا دیوان رامدیال اگرچہ اس بات سے حیران تہا کہ یہ کیا ہوا اور شور وشغب کیا یہہ بے نمکی
مگر اسنے یہہ سمجہا کہ دیوان بہوانیداس اس مہاراجہ کی علم کے بغیر کب ایسا کام کرسکتا ہے
چنانچہ تمام فوج کا کوچ لاہور کو ہوگیا جب بہت سا راستہ طے کرلیا مہاراجہ کا پروانہ لاہور سے
بدین مضمون اسی دیوان بہوانیداس و دیوان رام دیال بتاکید تمام پہنچا کہ اب قلعہ ملتان کا
بہت جگہ سے ٹوٹ گیا ہے اسکا فتح کرنا کچہہ مشکل کام نہین ہے تمکو چاہیئے کہ حملہ کرکے قلعہ لیلو
یہہ حکم سنکر سب ایک دوسریکا منہہ تکتے ہوئے رہ گئے اب کیا ہوتا تہا تمام فوج شرمسار
وسر در گریبان لاہور آ پہنچی چونکہ یہہ سب خرابی دیوان بہوانیداس کی تہی مہاراجہ اسپر
بکمال غضبناک ہوا اور سخت ملامت کر کے قید مین بہیجدیا اور گہربار و املاک وعلاقہ وجاگیر
اسکی سب کی سب ضبطی مین آئی چند ماہ تک وہ قید مین رہا پہر شہزادہ کہرک سنگہہ کی سفارش سے
اسکی تقصیر معاف ہوئی اس معاملہ کے طے ہونیکے بعد ہزارہ کے علاقہ سے کہ شامل علاقہ اٹک کے
مہاراجہ کے تحت وتصرف مین آگیا تہا خبر آئی کہ ہزارہ کے زمیندار سکہی عملداری سے نار ضامند ہین
اسواسطے انہونے بڑا مجمع کیا ہے اور سید محمد خان ایک زمیندار انکا سرگروہ بنا ہے اور سرکاری
کاروار انہون نے اپنے علاقہ سے نکالدئے ہین اور اپنا انتظام کرلیا ہے جب یہہ خبر حکما سنگہہ
قلعدار اٹک کو ہوئی قلعہ سے فوج لیکر انکے مقابلہ کے لئے سوار ہوا اور ہزارہ کے علاقہ مین پہنچا
سید محمد خان بڑی چستی کے ساتہ حکما سنگہہ کے مقابل ہوا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی جسمین
سید محمد خان مارا گیا اور سید احمد خان اسکا بہائی اسکی جگہہ افسر بنا اسنے بہت سا مجمع ملکیکا جمع کیا

چونکہ وہ مجمع ملکیہ کا حکما سنگہ کی نسبت بہت زیادہ تہا حکما سنگہ نے اسکے ساتھ جنگ
کرنا مناسب نسمجہا اور قلعہ اٹک کو واپس چلا آیا مگر ملکیہ نے اسکا پیچھا نچھوڑا اور قلعہ اٹک کو
آکر محاصرہ کرلیا اب حکما سنگہ محاصرہ مین تہا مہاراجہ نے جب یہ خبر سنی فی الفور پہاڑا سنگہ
اکالیہ کے نام حکم جاری کیا کہ اپنی رجمنٹ سوا رون کی لیکر اٹک کوچ کرے اور نیز سردار امر سنگہ
مجیٹھیہ کو حکم ہوا کہ اپنی فوج کے ساتھ اٹک کو جاوے یہہ دونو فوجین اٹک کے نزدیک پہنچین
مہاراجہ کو اطلاع ہوئی کہ ملکیہ کا مجمع بہت بڑہ گیا ہے جو ایک لاکھ سے زیادہ تعداد ہوگئی ہے
اگرچہ وہ بیسامان فوج ہے مگر بندوقین اور تلوارین سب کے پاس ہین اس خبر پر مہاراجہ نے شہزادہ
شیر سنگھ اور تارا سنگھ کو بہت سی فوج اور توپخانہ ہمراہ دیکر اٹک کو بہیجا جب اسقدر فوج دشمنونکی
سرکوبی کیلیے پہنچی ملکیہ قلعہ اٹک سے محاصرہ اٹھاکر پہاڑون کو چلا گیا اور اس فوج نے حسب الحکم
مہاراجہ کے ہزارہ مین جاکر انتظام کیا شریرون کو سزا دی اور دوبارہ عمل و دخل مہاراجہ کا
ہزارہ مین ہوگیا چونکہ ڈوگرہ مفسد علاقہ جمون کیطرف اکثر اوقات فساد برپا کرتا تہا اور پنجاب
کے سکہ بسبب پہاڑون کے رستون سے ناواقف ہونے کے اسکا تعاقب نہین کرسکتے تہے اور وہ
اکثر علاقون کو لوٹ کر پہاڑون مین گہس جاتا تہا اسواسطے مہاراجہ کو منظور ہوا کہ ایکہزار سوار
کوہستانی ملازم رکہا جاوے اور پہاڑی رجمنٹ تیار کیجاوے چنانچہ اسباب مین حکم جاری
ہوا اور بہت سے لوگ پہاڑ کے رہنے والے نوکری کیواسطے حاضر ہوئے انہین میان کشور سنگہ
جموال بہی آیا جسکے ہمراہ وہ میان گلاب سنگہ و دہیان سنگہ و سچیت سنگھ تین بیٹے نوجوان جوانمرد و بہادر تہے
میان موٹہ نے جسکے اہتمام مین یہہ رجمنٹ بہرتی ہوتی تہی انکو بہی نوکر رکھ لیا چونکہ کشور سنگہ
آدمی خاندانی راجگان جمون کی اولاد مین سے تہا اسکو جمعداری کا عہدہ ملا جب میان موٹہ
پانسو سوار بہرتی کرچکا مہاراجہ نے انکی حاضری لی اور ایک ایک سوار کو بنظر غور ملاحظہ کیا جب
جب کشور سنگہ کو دیکہا تو اسکی پیشانی سے آثار جوانمردی و بہادری و شرافت بخوبی ظاہر ہوئے
اور آدمی لایق ہوشیار نظر آیا مہاراجہ نے اسکا حسب و نسب پوچہا اس نے تمام حال بیان کیا اور

اپنے تینون بیٹون و میان سنگھ و گلاب سنگھ و سوچیت سنگھ کو بھی پیش کیا مہاراجہ ان تینون کو بغور
دیکھکر بہت خوش ہوا اور انکو نوکر رکھ لیا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو ملتان کی تسخیر کرنیکا
ہر دم خیال رہتا تھا اور انکی یہی مراد تھی کہ ملتان کا علاقہ بے مداخلت کسی اور کے
اپنے علاقہ و تصرف مین رہے کیونکہ اس سے پیشتر جب انکی فوج بسبب غلطی دیوان بہوانی داس کے
ملتان سے لوٹ کر آئی تھی رات دن مہاراجہ کو ملتان کی تسخیر کر لینے کا خیال رہتا تھا اب
مہاراجہ نے کمال توجہ کی ساتھ ملتان پر یورش کرنیکی تیاری کی اور مصمم ارادہ کر لیا کہ جبتک ملتان
فتح ہوویگا فوج کو واپس نہ کریگا چنانچہ چھ پلٹن اور دو توپخانہ اور دو رجمنٹ گشتیون پر
سوار کرکے ملتان کو روانہ کئے ادہر دیوان چند جو اُس وقت ایک توپخانہ کا افسر تھا اُس تمام
فوج کا افسر مقرر کیا اور اسکو کل اختیارات کامل اس مہم کے عطا کئے اور حکم دیا کہ وہ بھی اپنا
توپخانہ اور لشکر لیکر ملتان کو کوچ کرے اور شہزادہ کھڑک سنگھ کل مدار المہام و سپہ سالار اس تمام لشکر
کا مقرر ہوکر انکی روانگی بھی ملتان کیطرف عمل مین آئی جب یہہ تمام مجمع ملتان کو روانہ ہو چکا
تو نواب مظفر خان کو اطلاع ہوئی اور اسنے یقین کر لیا کہ اب دو امر سے ایک ہونیوالا ہے یا تو مین
کل علاقہ و ملک و مال و ریاست سے دست بردار ہو جاؤن یا لڑکر شہید ہو جاؤن ور بہتر یہہ ہے
کہ اب اپنی جان سے دست بردار ہوکر سکھون کی قید مین بے آبروئی کا صدمہ نہ اٹھاؤن آخر ایک روز
مرنا ہے دنیا سے سفر کرنا ہے یہہ ارادہ جب نواب نے دل مین مستحکم کر لیا تمام علاقہ مین اشتہار دیا کہ
اب جنگ اسلام کا سکھون کے ساتھ ہونیوالا ہے جس شخص کو خدا کیواسطے لڑنا اور شہید ہونا ہو نواب کے
پاس آئے آخرت کا ثواب اٹھائے یہہ بات سنکر سینکڑون مسلمان مرنیکی خاطر ملتان مین جمع ہوئے
نواب نے ہتھیار لڑنے کے لئے اپنے پاس سے دئے اور جنگ کی خاطر تیار کر رکھا مہاراجہ کی فوج
جب ملتان پہنچی تو نواب نے شہر و قلعہ کو مضبوط کر لیا فوج جابجا مامور کر دی اور حکم دیا کہ جب سکھ
نزدیک آئین انکو بزور شمشیر ہٹا دین سکھون نے جاتے ہی ملتان کو چارونطرف سے گھیر لیا
اور دونو فریقین مین لڑائی ہونے لگی اکثر اوقات رات کے وقت نواب کی فوج قلعہ سے نکلکر

سکھون پر حملہ کرتی جس سے بہت سا نقصان سکھون کا ہوتا ملکیہ جہادی لوگ دن کو بہی شہر سے
نکلکر جنگ کرتے تھے اور سکھ توپون کے گولون سے اُنکو بہون ڈالتے تھے بعض اوقات ایسا
موقع بھی ہوتا تھا کہ جسقدر جہادی شہر سے باہر نکلتے تھے اُنہین سے کوئی بھی بچکر نہین جاتا تہا
سب کے سب کہیت رہتے تھے جب مدت محاصرہ کی طول پکڑ گئی تو مصر دیوان چند نے مہاراجہ سے
اجازت طلب کی کہ اگر حکم ہو تو قلعہ پر حملہ کیا جاوی مہاراجہ نے جواب لکہا کہ حملہ کیوقت فوج
بہت برباد ہوگی نواب کو اور تنگ کیا جائے شاید کہ تنگ آکر قلعہ خالی کر دیوے ورفوج برباد نہ
ہو جب پندرہ روز اور بہی گذر گئے اور قلعہ کی دیوار اکثر مقامات سے گولون کی ضربون سے
ٹوٹ گئی تو تیاری حملہ کی ہوئی ابہی ارادہ حملہ کا چند روز تک ملتوی تھا کہ ایک روز جس روز
تاریخ ۱۱- ماہ جیٹھ سمت ۱۸۷۵ بکرمی تہی سب سے پہلی ایک شخص سادہو سنگہ نام اکالیہ چند آدمیون
ہمراہیون کے ساتھ بلا اجازت اپنے افسرون کے قلعہ کی اُس دیوار پر چڑہ گیا جو ٹوٹی ہوئی تھی اتفاقاً
اُسوقت نواب کی فوج دوسری طرف قلعہ کی لڑ رہی تھی اور اُس دیوار کے سوراخ کی حفاظت پر تہوڑی سی
آدمی مامور تہی جب سادہو سنگہ اپنی کمال دلاوری وجوانمردی سے دیوار پر چڑہ گیا تو مصر دیوانچند
کو خبر ہوئی فی الفور وہ بہی خود سوار ہوا اور خندق سے اُترکر دہوڑکوٹ مین داخل ہوا اور اُسی
راستہ سے دیوار پر چڑہ گیا نواب کی تہوڑی فوج جو اسجگہہ محافظ تہی بمقابلہ پیش آئی سکھون نے اُن
سب کو قتل کر ڈالا اور آگے بڑھے پہر تو مصر دیوانچند کی دیکہا دیکہی سب سکھ سردار اُسی راستہ کو
دوڑ پڑے اور قلعہ پر حملہ ہوگیا اور سکھون نے قلعہ مین داخل ہوکر لوٹ مچادی جب یہ خبر نواب
مظفر خان کو پہنچی اپنی زندگی سے دست بردار ہوا اور سبز لباس بطور غازیون کے پہنکر اپنی خاص
فوج اور بہائیون بیٹون کے ساتھ محل سے باہر آکر سکھون کے مقابل ہوا پہلی نواب کے قدیمی نمکخوار غلام
ونوکر خاص ننگی تلوارین لیکر سکھون پر آ پڑے اور ایسے لڑے کہ ایک ایک نے دس دس آدمی قتل کئے پہر
آپ بہی مارے گئے بعد ازان نواب کے فرزند شہنواز خان و شہباز خان و حق نواز خان باپ کی اجازت
سے میدان مین آئے اور بکمال داد مردانگی کی دی آخر شہید ہوئی پہر نواب کا برادرزادہ خیر اللہ خان

میدان مین آیا اور کمال جوانمردی و شجاعت دکہلائی اور قتل ہوا سکے پیچہے نواب مظفرخان بذات خود خضری دروازہ کے برج کے پاس سکہون کے روبرو آیا اُسکو دیکہکر ہزارون سکہ اُسپر حملہ آور ہوئے اور اُسنے بہت مرتبہ سکہون کے حملون کو روکا اور بہت سے سکہ اپنی تلوار سے مارے آخر خود بہی شہید ہوا تو اسکے چار فرزندون مین سے تین تو شہید ہوئے اور چوتہے نواب سرفراز خان کو سکہون نے زندہ پکڑ لیا نواب ذوالفقار خان کو بہی گرفتار کیا نواب کی شہادت کی بعد سکہ شہر مین داخل ہوئے اور غارت شروع ہوئی تمام شہر الامان الامان پکار اُٹہا مگر کون سنتا تہا ہندو مسلمان کوئی انسان سکہون کی غارت سے نہ چہوٹا تمام رعیت برباد ہو گئی کوئی ایسا شخص باقی نرہا جسنے اس غارت کا صدمہ نہ اُٹہایا ہو بہت سی عورتین و بچے سکہون نے وہانسے پکڑ کر قید کر لئے بڑے بڑے غنی اور دولتمند لوگ ٹکڑے کو محتاج ہو گئے سکہ جس گہر مین جاتے تھے گہر والون کے بدن کے کپڑے بہی اُتروا لیتے تھے اور مکانون کے دروازون کے تختے جو قیمتی لکڑی کے نظر آتے تھے اوتار لیجاتے تہے مہاراجہ کی فوج کا ایک ایک سکہ اُس غارت کے مال سے دولتمند ہو گیا ہزارون پردہ نشین عورتون کو سکہون نے بے پردہ کر ڈالا او رسینکڑون خودکشی کر کے مر گئین بہت سے لوگ سکہون کے ہاتہ سے ناحق لوٹ کیوقت مارے گئے اور سکہ جس گہر کا دروازہ بند دیکہتے تہے دروازہ توڑ کر اندر پہنچ جاتے تھے پہلے اُن گہر والون کو اس جرم مین کہ اُنہون نے دروازہ کیون بند کیا تہا مار ڈالتے تہے بعد ازان انکا مال لوٹ لیتے تہے اگرچہ شہر کے داخل کیوقت مصر دیوانچند نے سکہون کو بہت تاکید کر کے حکم دیا تہا کہ شہر نہ لوٹا جائے کیونکہ پہلے دو تین مرتبہ یہ شہر غارت کا صدمہ اُٹہا چکا ہے اب اگر خالصہ جی اسکو امان دین تو مناسب ہے اور اسبات سے مہاراجہ بہی ہمپر خوش ہوگا یہ حکم سنکر تمام فوج ہنسی اور کہا کہ ہم ضرور اس شہر کو لوٹینگے جو مدت تک ہمارے ساتھ لڑتا رہا ہے جب ایسا انکار سکہون نے مصر دیوان چند کے حکم سے کیا وہ لائق افسر خاموش ہو رہا کیونکہ اگر وہ زیادہ تر اسمین تقریر کرتا تو سکہ اُس کے مار ڈالنے پر مستعد ہو جاتے غرض خالصہ جی نے شہر ملتان کو ایسا لوٹا کہ آجتک وہ لوٹ

لوگون کی زبانپر ضرب المثل بنی ہوئی ہی اگرچہ وہ زمانہ گزر گیا ظالم و مظلوم دونو مین سے کوئی باقی نہین رہا مگر وہ تذکرہ قیامت تک لوگون کی زبانپر جاری رہیگا بعد فتح ملتان کے شہزادہ کھڑک سنگھ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ سوار ہو کر قلعہ مین پہنچا اور کل مال و املاک و خزانہ و اسباب نواب کا ضبط کر کے لاہور کو روانہ کیا بعد اسکے معلوم ہوا کہ کوٹ شجاع خان کے قلعہ مین جسکو عام لوگ سبج آباد کہتے ہین بڑا خزانہ نواب کا رکہا ہے اور سامان جنگ کا بہی وہان ذخیرہ بہت ہی چنانچہ ایک فوج اور توپخانہ اُسطرف مامور ہوا جب وہ فوج شجاع آباد مین پہنچی نواب کے نوکرون نے فی الفور قلعہ خالی کر دیا اس قلعہ مین سے نقد روپیہ تو چند ان دستیاب نہوا مگر چاندی سونے کے برتن و غیرہ قیمتی پارچات چار لاکھ روپیہ کی مالیت کے دستیاب ہوئے قیمتی تلوارین اور بندوقین بہی بہت سی ملین وہ تمام و کمال اسباب ضبطی مین آیا ملتان کی فتح کی خبر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور مین سُنی مارے خوشی کے اپنے کپڑون مین پہولا نہ سمایا اور بڑے جشن کی تیاری کی اور حکم دیا کہ لاہور و امرتسر کی رعیت اپنی اپنے گہرون مین روشنی کرے دربار صاحب امرتسر مین بہت سا روپیہ نذرانہ بہیجا اور لاہور کی تمام عبادت گاہون اور مندرون و مسجدون مین بہی روپیہ بانٹا آٹھ روز تک شب و روز ہنگامہ عیش و عشرت کا گرم رہا جب فوج ماموره ملتان کی بعد فتح ملتان کے لاہور مین آئی اور نواب سرفراز خان نواب مظفر خان کا بیٹا مہاراجہ کے روبرو آیا تو مہاراجہ نے اُسکی بڑی عزت کی اور تعظیم کے لئے کہڑا ہو گیا دو ہزار پانسو روپیہ نقد اُسکی ضیافت کا دیا اور حسب اسباب ضروری بہی بہیجا موضع شرقپور بطور مدد معاش اُسکی جاگیر مین عطا کیا نواب سرفراز خان نے عند الملاقات ملتان کے لٹ جانیکا حال نہایت افسوس کے ساتھ مہاراجہ کی خدمت مین عرض کیا جسکو سنکر مہاراجہ بہی اندوہگین ہوا اور مصر دیوان چند کو بلا کر کیفیت دریافت کی اُسنے بہی اسبات کی تصدیق کی اور بیان کیا کہ سکہان فوج نے یہ کام میری حکم کے برخلاف کیا ہی کیونکہ اُسوقت ایک ایک سکہ کا دماغ آسمان پر تہا اگر مین زیادہ اصرار کرتا تو میری جان پر بنتی

آفت آتی یہہ تقریر سنکر مہاراجہ نے فوج کے افسرون کو بلایا اور حکم دیا کہ فوج ماموزہ ملتان سے
لوٹ کا مال واپس کرلو اور حکم سنادو کہ جو کوئی اسمین سے کچھ مال اپنے پاس رکھیگا موقوف کیا
جائیگا چنانچہ وہ مال جمع ہونا شروع ہوا بعد فراہمی کے پانچ لاکھ کی قیمت کا مال جمع ہوکر پیش
ہوا اگرچہ فوج نے مال غارت شدہ مین سے دسوان حصہ بھی واپس نہین دیا تھا جواہرات اشرفی
وزر نقد کچھہ واپس نہین ہوا تھا صرف پشمین وپشمین کپڑے اور ہتھیار وظروف وکتابین وفروش
وغیرہ پانچ لاکھہ روپیہ کی مالیت کے واپس ہوئے بعد اس واپسی کے ہر ایک شخص کو کامل امید
تھی کہ یہہ اسباب مہاراجہ شہر والون کو واپس کردیگا یا اسکو فروخت کرکر روپیہ شہر کے غربا وفقرا
کو جو غارت ہوچکے ہین تقسیم کردیگا مگر مہاراجہ نے وہ تمام اسباب سرکاری توشہ خانہ مین داخل
کرلیا اور کسی غریب کو اسمین سے ایک کوڑی بھی ندی بعد فتح کے ملتان کا کل علاقہ ایک
شخص سکھدیال نام کہتری کے سپرد ہوا اور وہ کاردار اس علاقہ کا مقرر ہوا ازان بعد ایک
روز مہاراج نے پہاڑی رجمٹ کی حاضری لی اور ہر ایک سوار کے ہنر وفن کو جو وہ سپاہگری مین
جانتا تھا دیکھا میان دہیان سنگہ کشور سنگھ کے بیٹے کے جو بخت یاور ہوئے اور آخر وزیر اعظم
اس سلطنت کا ہوناتہا اسکی بھی قواعد دیکھی چونکہ نوجوان رعنا ہوشیار خوبصورت
جوان تھا اور سپاہگری کے فن بھی اس نے بہت اچھے دکہلائے مہاراجہ اسپر بہت
خوش ہوا اور حکم دیا کہ آج سے یہہ سوار ہماری اردلی اور روزمرہ حاضری مین رہا
کرے پھر اسکے باپ میان کشور سنگھہ کو بلایا اور حکم دیا کہ تم بھی اپنے دو بیٹون گلاب سنگہ
وسوچیت سنگھ کے ساتھہ ہمارے حضور مین رہا کرو اس روز سے میان کشور سنگہ مہاراجہ
کے دربار مین حاضر رہنے لگا اور دہیان سنگھ پر وہ نظر عنایت کی ہوئی کہ روز بروز
اسکے مدارج کی ترقی ہوتی گئی چندماہ کے عرصہ مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر دہیان سنگہ
کو عطا ہوئی اور حکم ہوا کہ دہیان سنگہ اپنے قبائل کو بھی یہان منگوا لے چنانچہ فی الفور
اپنے گہر کے لوگ جمون سے بلوالئے اور امیری ڈہنگ سے رہنے لگا بعد ازان جب

جمعدار خوشحال سنگھ کیطرف سے بسبب انکار رام لال اُسکے بھائی کے کہ اُس نے سکھ
ہونے کے باب مین کیا تہا مہاراجہ رنجیت سنگھ مکدر خاطر ہو گیا تو خدمت ڈیوڈہی کی
اُس سے لیکر میان دہیان سنگھ کو ملی تب سے وہ امیر الامراء بنگیا کہ ڈیوڈہی کی آمد لاکہون
روپیہ کی تہی مگر جب جمعدار خوشحال سنگھ نے اسباب مین بہت واویلا کیا تو اُس کے
بہائی رام لال کو جو رام سنگھ بنا تہا ہمت سنگھ والی پلٹنون کا جرنیل مقرر کر دیا اور پنج لال
جمعدار خوشحال سنگھ کے برادر زادہ کو پاہل دلا کر اور سکھ بنا کر تمام فوج ماتحت شہزادہ
کہڑک سنگھ کا افسر بنا دیا اور سرداری کا خطاب بخشکر خلعت فاخرہ عنایت کیا اُس عنایت
سے جمعدار خوشحال سنگھ بھی راضی ہوا انہین دنون مین مہاراجہ کو معتبر مخبرون سے خبر پہنچی
کہ سلطنت کابل مین ایک بڑا فتنہ برپا ہو گیا ہے جس سے تمام سلطنت تہ وبالا ہو رہی
ہے اور آپسمین خونریزیان ہوتی ہین مفصل حال اُسکا اسطرح ہے کہ وزیر فتح خان
جو بادشاہ کابل کا مدار المہام وکل مختار جزو کل کا تہا اور بادشاہ براے نام بادشاہی
کرتا تہا بادشاہ پر اسقدر حاوی ہوا کہ فوج وخزانہ وملک اور سب کچھ اُس نے اپنے قبضہ مین
کر لیا بادشاہ کی حکومت ایک خر مہرہ پر نرہی یہہ بات شہزادہ کامران اُسکے بڑے بیٹے
کو بڑی معلوم ہوئی اور اُس نے ہرات سے اسباب مین باپکے نام خط لکہا کہ زیادہ تر اختیار
وزیر کا مناسب نہین ہے آخر بادشاہ اپنے آپ کو بہی بادشاہ تصور کرے بادشاہ نے
جواب لکہا کہ میرا وزیر نمک حلال ہے میرے کامون مین جانفشانی کرتا ہے کہین رنجیت سنگھ
سے لڑتا ہے کبہی خود سر صوبہ سے لڑتا ہے اور مین آرام سے بیٹہا ہون جو میرے کام
ہین سب وہ کرتا ہے ایسا خیر خواہ اسی لایق ہے کہ اُسکے اختیار مین تمام سلطنت کے کاروبار
ہون یہہ جواب شہزادہ کامران کو بُرا معلوم ہوا اور کابل سے آکر وزیر بیخبر کو پکڑ کر اُسکی
آنکہین نکلوا دین تسپر بہی مناسب نجانا کہ وہ زندہ رہے اور قتل کرا دیا وزیر کے
قتل کے بعد پچاس حقیقی بہائی فتح خان کے انتقام لینے پر مستعد ہو گئے مین محمد عظیم خان

وزیر فتح خان کا حقیقی بہائی جو کشمیر کا صوبہ تہا اسی کام کے انتظام کے واسطے جہاندار خان اپنے چہوٹے بہائی کو کشمیر کی حکومت بر دکر کے کابل کو چلا گیا اور اسنے وہان جا کر بڑا مجمع بارگ زیئون کا جمع کر کے کابل کے تمام علاقہ اور شہر پر اپنا قبضہ کر لیا ہی ہر ایک قلعہ سی کامران کے قلعدار جو اسنے نامور کئے تہے نکال دئی ہین یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے کہا کہ بیشک وزیر فتح خان بڑا جوانمرد آدمی تہا ابتک اُسکے زور و قوت سی کابل کی سلطنت قائم تہی اور یہیکا کام تہا جسنے ہمسے مدد لی اور کشمیر فتح کیا وہ ہاتھ اور زبان وہ تو ہمسی کام نکالتا تہا اور جو وہ اندہا لیا گیا ہی یہہ اُسپر کوئی جبر نہین ہوا عین انصاف ہوا ہی کہ اُسنے شاہزمان بادشاہ اپنی مالک کو پکڑ کر اندہا کر دیا تہا اور اسکا ملک و مال چہین کر اوسکو جلاوطن کیا جو ابتک ہمسے وظیفہ پاتا ہے ؎ نیکی کا بدلہ نیک ہے یہان دن کو دیا اور رات لے ✤ کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہہ دی اس ہاتہہ لے ✤ آخر یہہ خبر سنکر مہاراجہ کا یہہ خیال ہوا کہ اسوقت پشاور فتح کر لیا جائی تو کچہہ مشکل نہین کہ والیان کابل اپنی مصیبت مین گرفتار مین پشاور کے حاکم کی امداد اسوقت وہ کبہی نکر ینگے یہہ بات سوچکر مشیران مملکت کو بلا کر مشورہ کیا سب نے یہہ موقع بہت پسند فرمایا چنانچہ مشورہ قائم ہو کر پشاور کی مہم کی تیاری ہوئی اور فوج کو تیاری کا حکم ملا جب کل فوج دریا موج راوی سی اُتر گئی مہاراجہ نے خود بہی اُدہر کو کوچ کیا یہہ مہم مہاراجہ نے بڑی ہوشیاری کی ساتہہ کی جاگیرداروں اور سرداروں کو حکم دیا کہ اپنی فوج لیکر ہمراہ ہوں چنانچہ سب کمربستہ ہو گئے پندرہ روز تک مقام مہاراجہ کا شاہدرہ مین رہا اور فوج جمع ہوتی رہی چنانچہ سب جمع ہو گئے۔

لشکرکشی کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا پشاور اور کشمیر پر اور شکست پانا ان دونوں مہموں مین مع دیگر حالات متعلقہ

جب تمام فوج بمقام شاہدرہ جمع ہو چکی مہاراجہ سب کو ہمراہ لیکر وزیرآباد پہنچا اور ایک جاسوس

تیز رفتار کو روانہ کیا کہ ہمارے اٹک تک پہنچنے سے اوّل پشاور سے خبر لاوے کہ اُس جگہہ کا کیا
حال ہے اور وہ لوگ کیا ارادہ رکھتے ہین جو پشاور کے حاکم ہین چنانچہ وہ قاصد ہوا کی
طرح روانہ ہوا اور اُسکے پیچھے خود بھی مہاراجہ کوچ بکوچ اٹک تک پہنچا جاسوسون نے آکر
خبر دی کہ کسی قدر افغانی فوج دریای سندہ کے اُسطرف مہاراجہ کے رستہ روکنے کے
لئے اُتری ہوئی ہو سوای اُسکے اور کوئی فوج شہر پشاور مین موجود نہین اور شہر خالی
پڑا ہی رعیت کے دل مذبذب ہین اہل ہنود جو مسلمانی عملداری سے تنگ آئے ہوئے ہین
چاہتے ہین کہ مہاراجہ کی عملداری ہوجاوے اور مسلمانون کو نہایت فکر و اندیشہ دامنگیر
حال ہے اور مہاراجہ کی غارت سے ترسان و لرزان ہین یہہ بات سُنکر مہاراجہ بہت خوش
ہوا اور ارادہ کیا کہ دریا مین سے پار اُترے مگر کشتی کوئی موجود نہ تھا پانی اسوقت پایاب اُترنے
کی تجویز ہوئی چنانچہ بہت سی تلاش کے بعد پایاب رستہ ملگیا اگرچہ پانی اسجگہہ بھی اکثر
مقام پر بہت تھا مگر مہاراجہ نے خدا پر بھروسہ کرکے لشکر کو دریا مین ڈالدیا اور توپین
اونٹون پر لادلین اور دریا سے اُتر گیا اور شہزادہ کہرک سنگہ اپنا لشکر لیکر گذر باڑہ سے
پایاب اُترا غرض تمام لشکر دریا کے اُسطرف جا پہنچا جب آگے کو روانہ ہوا فوج افغانی سدراہ
ہوئی سکہون نے انکو توپخانہ کے آگے دھر لیا بہت سی انمین سے قتل ہوئے اور باقیماندہ بھاگ
گئے اور قلعہ خیرآباد پر مہاراجہ کا قبضہ ہوگیا پھر مہاراجہ نے قلعہ جہانگیرآباد کیطرف رجوع کیا
وہ بھی ایکدن کے محاصرہ مین لے لیا اور فیروز خان افغان جو حاکم افغانان خٹک تھا اطاعت
مین آیا اُسنے اور نذرانہ و دیگر خلعت حاصل کیا وہان سے چلکر مہاراجہ رنجیت سنگہ بلا روک ٹوک
پشاور مین داخل ہوگیا اس روز ماہ نومبر کی بیسوین تاریخ اور ۱۸۱۸ء تھا کہ پشاور کا ملک
مہاراجہ نے فتح کرلیا یار محمد خان حاکم پشاور کا جو وزیر فتح خان کے پچاس بھائیون مین سے
ایک بھائی تھا مہاراجہ کے خوف سے بھاگ کر افغانان یوسف زئی کے علاقہ مین چلا گیا
تین روز مہاراجہ پشاور مین مقیم رہا اگرچہ سکہان فوج نے شہر پر بہت سی دست اندازی کی اور

چاہا کہ شہر کو لوٹ لیں مگر مہاراجہ نے حتی الامکان لوگوں کو روکے رکھا اور نہ چاہا کہ شہر لٹ جائے
اور رعیت ہم سے ناراض ہو کر مقابلہ پر مستعد ہو چوتھے روز مہاراجہ نے جہاندار خان کو اپنی طرف سے
پشاور کا حاکم مقرر کیا اور پھر کو معاودت کی یہ شخص یعنی جہاندار خان قلعہ اٹک کا قلعدار
تھا جس نے حسب الحکم عطا محمد خان ناظم سابق کشمیر کے اٹک کا قلعہ مہاراجہ کے حوالہ کیا تھا
اور اب تک مہاراجہ کا وظیفہ خوار تھا جب بعد تقرری جہاندار خان کے مہاراجہ نے دریائے
اٹک سے عبور کیا تو وکلائے سردار دوست محمد خان و یار محمد خان حاکم پشاور کے مہاراجہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور پیغام پہنچایا کہ مہاراجہ علاقہ پشاور کا بدستور یار محمد خان کے حوالہ
کر دیں یار محمد خان ایک لاکھ روپیہ سالانہ خراج اس علاقہ کی بابت مہاراجہ کو دیا کریگا اور ایک
سال کا خراج بالفعل بطور نذرانہ پیش کرتا ہے بعد رد و بدل یہہ التماس انکی مہاراجہ نے
قبول کر لی اور حکم دیا کہ روپیہ داخل کریں اتنے میں خبر آئی کہ دوست محمد خان اور یار محمد خان
نے پہاڑ سے اتر کر پشاور میں اپنا قبضہ کر لیا ہے اور جہاندار خان تھوڑے سے مقابلہ کے
بعد مغلوب ہو کر پشاور چھوڑ کر بھاگ گیا یہہ بات سنکر مہاراجہ کمال ناراض ہوا اور وکیلوں کو
روبرو بلا کر سخت ملامت کی اور کہا کہ جب ہم نے تمہاری درخواست منظور کر لی تھی تو پھر ایسی
جلدی کیا ضرور تھی چنانچہ شہزادہ کھڑک سنگھ کے نام حکم جاری ہوا بارہ پلٹن اور چار توپخانہ
ہمراہ لیکر اسی پایاب رستہ سے جہاں سے پہلے اترا تھا دریائے اٹک کو عبور کرکے پشاور جائے
اور جہاندار خان کو بدستور قابض کرکے یار محمد خان کو بسزائے اعمال اسکی پہنچائے شہزادہ
کھڑک سنگھ فی الفور دریا سے اتر گیا اتنے میں وکلائے یار محمد خان و سردار دوست محمد خان نے
حاضر ہو کر ایک لاکھ روپیہ نذرانہ کا پیش کیا اور اپنے قصور سے معافی مانگی مہاراجہ نے روپیہ
لے لیا اور سند لکھکر پشاور دوبارہ اپنی طرف سے یار محمد خان کو دیدیا اور جہاندار خان کو بدستور
اپنے پاس رکھا اور لاہور کو کوچ کیا جب نصف رستہ طے کیا تو خبر پہنچی کہ شاہ شجاع الملک بھی لدھیانہ سے
خرابی سلطنت کابل کا حال سنکر باُمید حصول سلطنت پہاڑی رستہ سے پشاور آ پہنچا ہے یار محمد خان

حاکم پشاور نے بہی انکو کچہ پہلو تہی نہ کی سامان رسد وغیرہ اُنکو دیا اور وہ ایک بڑی جمعیت فوج کے ساتہہ داخل درہ خیبر کے ہوا افغان درہ خیبر نے اپنی جمعیت کے ساتہہ باشارہ محمد عظیم خان جنگ کیا جسمین شاہ نے شکست کہائی اور واپس چلا آیا اب شاہ شجاع پشاور سے ڈیرہ غازیخان کو گیا ہی اور چاہتا ہی کہ اُسمین سے کسیقدر علاقہ اپنے قبضہ مین کرے یہ سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سردار دل سنگہ کے نام حکم بہیجا کہ قلعہ کہنڈ سے اپنی فوج لیجا کر شاہ شجاع کو ڈیرہ غازیخان سے نکالدے بتعمیل اس حکم کے جب سردار دل سنگہ قلعہ کہنڈ سے روانہ ہوا تو شاہ شجاع وہان سے نکلکر سندہ کو چلا گیا اور وہانسے لدہیانہ پہنچا وزیرآباد کے مقام سے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے مصر دیوانچند کے نام حکم جاری کیا کہ اپنی فوج اور توپخانہ لیکر منگیرہ کو جاکر نواب سے نذرانہ اور زرخراج سالانہ وصول کرے چنانچہ مصر دیوان چند فی الفور روانہ ہوکر داخل علاقہ منگیرہ کے ہوا اور اُس علاقہ مین قیامت برپا کردی جب نواب والی منگیرہ نے لشکر کے آنیکی خبر سنی پچیس ہزار روپیہ نقد جو اُسکے ذمہ تہا بہیجدیا اور مصر دیوانچند روپیہ لیکر داخل لاہور ہوا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو ہر وقت وہر آن فتح کشمیر کا خیال رہتا تہا اور چاہتا تہا کہ کسیطرح وہ علاقہ میرے قبضہ مین آجائے اور کوئی ایسی تدبیر ہو کہ جاگیرداران ورئیسان وقابضان درہ اسکے کشمیر میری طاعت مین آجائین تو اُسطرف یورش لیجائے مگر کوئی موقع ظہور مین نہین آتا تہا اب ایک ایسا موقع ظہور مین آیا کہ مہاراجہ کا مقصود دلی ملگیا اُسکی تشریح یہ ہے کہ بیربر پنڈت جو جبار خان ناظم کشمیر کا دیوان و مدار المہام تہا کشمیر سے بہاگ کر مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ جبار خان ناظم کشمیر کی رعیت نالان ہی وہ رعیت پر بکمال سختی کرتا ہی میرے حاسدون کے کہنے سے وہ مجہہ سی بہی برگشتہ ہوگیا میری تمام جائداد ضبط کرلی اور قید مین ڈالدیا اب مین اُسکی قید سے بہاگ کر آیا ہون اور التجا کرتا ہون کہ مہاراجہ کشمیر پر لشکر کرے اور کشمیر کا ملک جبار خان سے لے لے اُسکے دربار کے تمام امراء اور رئیس و جاگیردار جو درون ملک وقابض مین سبکے سب

میرے دوست وہواخواہ ہین سے کہنے سے وہ سب کے سب مہاراجہ کے دوست و رفیق
ہوجاوینگے مہاراجہ کی اطاعت سے کوئی انکار نکریگا مہاراجہ نے اُسکی تقریر سنکر نہایت اُسکی
خاطر کی اور فرمایا کہ اگر تم ہر ایک رئیس و جاگیردار کشمیر کے نام اپنے خطوط لکھکر ہماری اطاعت
مین لے آؤ اور وہ سب کے سب ہمارے دوست بنجائین تو بعد حصول اطمینان کے ہم کشمیر پر یورش
کر سکتے ہین چنانچہ بیربر نے ہر ایک رئیس و سردار و جاگیردار کے نام اپنے خطوط لکھکر ہر ایک
کو مہاراجہ کی مہربانیون اور عطایات کا امیدوار کیا اور سب لوگ کہ جبار خان کے جبر و
تعدی سے بجان آئے ہوئے تھے بلا تامل مہاراجہ کے شامل ہوگئے اور ہر ایک نے اپنی
اپنی تحریرین مہاراجہ کے نام در باب اطاعت و فرمانبرداری کے بہیجدین جس سے مہاراجہ کا
کمال اطمینان ہوگیا اغر خان راجہ راجوڑی کا البتہ مہاراجہ کو بڑا خیال تہا کہ وہ کمال شوخ و
پشت و شرارت انگیز آدمی تہا اُس سے مہاراجہ نے از روے حلف و قسم تحریر طلب کی اُسنے
بموجب رسم کوہستان کے کاغذ سفید پر زعفران کا پنجہ لگاکر تحریر بہیجدی کہ آیندہ مین کبہی
نافرمانبردار مہاراجہ کا نہونگا ہمیشہ تابعدار رہونگا راجہ بہیم سینگ نے بہی کلمہ شریف لکھکر عہد
نامہ بہیجا کہ آیندہ کبہی میری طرف سے سرکشی و نافرمانی نہوگی جب ان دونو رئیسون کی طرف
سے بہر نوع من الانواع تسلی ہوگئی اور آیندہ کسی کی طرف سے احتمال و غا و فریب کا نرہا
تو فوج کے جمع ہونیکی تاکید تمام حکم جاری ہوا راجگان کوہی کے نام حکم جاری ہوے
کہ اپنی اپنی فوجون کے سامان درست کرکے مع فوج حاضر ہون اور تمام جاگیردارون سرداروں کی
فوجین بہی ہر ایک جگہہ و مقام سے طلب ہوئین جب کل مجمع ہوچکا تو مہاراجہ نے ۲۶۔ فروری
۱۸۱۹ء کو لاہور سے کوچ کیا اور بمقام شاہدرہ فروکش ہوکر شہزادہ کہڑک سنگھ کو حکم دیا
کہ اپنی تمام فوج سوار و پیادہ و توپخانہ لیکر جمون کے رستے سے کشمیر کو جاوے اور مصر دیوانچند
کو اول براہ بہمبر کشمیر کو بہیجا اور حکم دیا کہ بمقام راجوڑی پہنچکر اطلاع دیوے چنانچہ مصر دیوانچند
بہی بکوچ متواتر راجوڑی تک پہنچا اور کہا کہ یہانتک فوج سوار آپہنچی ہے اس سے آگے بڑہنا

فوج کا بغیر موجودگی فوج پیادہ کے ممکن نہین ہی اس عرضی مین اُسنے راجہ اغر خان جوڑی
والہ کی بہت تعریف لکھی اور درج کیا کہ آجتک سرکاری فوج کو راجہ اغر خان کی طرف سے
کمال امداد ملتی رہی ہے اور وہ مہاراجہ کی اطاعت پر ثابت قدم ہی جب یہ خبرین آچکین
کہ فوج اب کشمیر کی سرحد تک جا پہنچی ہی تو ۱۹- اپریل ۱۸۱۹ء کو مہاراجہ خود بھی بمقام
شاہدرہ سے روانہ ہوا پہلی لاہور سے دیناتگر گیا اور راجگان کوہستانی کو کہ وہان جمع تھے
اپنے ہمراہ لیکر وزیرآباد آیا اور وزیرآباد سے بمقام بھمبر جاکر مقام کیا اور چاہا کہ خود اسی مقام پر فروکش
رہی اس خیال پر کہ سب سے پنجاب کی سرحد پر فروکش رہنے مین انتظام بنا رہیگا اور امداد فوج مورہ کی
بہم پہونچتی رہیگی چنانچہ افسری کل فوج کی شہزادہ کھڑک سنگھ کو عنایت کی اور اسکو سپہ سالاری
و مدار المہامی کا خلعت بخشا اور افسران فوج کو حکم ہوا کہ شہزادہ کے ماتحت کام کرین راجہ
سلطان خان بھمبر والہ کو حکم دیا کہ فوج کے ساتھ ہوکر رہنمائی مین مشغول ہو اور مصر دیوان چند کے
حکم مین رسد رسانی کا کام بھی کرے راجہ اغر خان راجوڑی والہ جسکی اطاعت کی تعریف پہلے
تحریر ہو چکی ہی اس مقام پر مخالف ہو گیا کہ سکہان پلٹن نے اُسکے علاقہ مین کچھ دست اندازی
اپنی حسب عادت کی تھی اُسنے مصر دیوانچند کو اطلاع کی مصر دیوان چند نے ایسی مہم کے
موقع پر فوج کو سزا دینا مناسب نہجانا اسواسطے راجہ اغر خان شکستہ دل ہو گیا مہاراجہ نے
جب دیکھا کہ اغر خان مخالف ہے تو فوج کو اُسکی گرفتاری کا حکم بھیجا وہ بھاگ گیا مگر اُس کا
بیٹا رحیم اللہ خان کہ باپ کا مخالف تھا خدمت مین حاضر آیا مہاراجہ نے اُسکے باپ کا ملک
مال سب اُسکو دیکر اپنا دوست بنایا راجگی کا خطاب بخشکر گرانبہا خلعت دیا جس سے وہ کمال
خوش ہوکر خدمت مین حاضر رہا جوڑی سے فوج ماتحت مصر دیوان چند بہرام کلہ مین داخل ہوئی
اور پونچھ کا مالک اطاعت مین حاضر ہوا مگر قلعہ تاریکا مالک حاضر نہوا اور اُسنے دروازہ قلعہ کے
بند کر لئے مصر دیوان چند نے زبردست خان مالک قلعہ کو ایلچی بھیجکر اپنے پاس بلایا مگر وہ نہ آیا اسواسطے
سلطان خان والی بھمبر نے اپنی فوج لیجا کر وہ قلعہ فتح کر لیا وہان سے جب سکھی فوج بمقام سپانڈی پہنچی

بسانہ کا حاکم بھی معرفت راجہ رحیم اللہ خان جوڑی والہ کے طاعت مین حاضر ہوا اور خبر پہنچی کہ
خود بھی مہاراجہ رنجیت سنگھ بہ سبب بیماری سوار ہو کر شامل فوج کے ہوا چاہتا ہے اب یہان سے آگے سخت
راستہ کشمیر کا شروع ہوا وہان سے مصر دیوان چند نے تمام فوج کے تین حصے کئے آپ تو مع ایک حصہ فوج
کے براہ ویرال جس راستہ سے شہنشاہ اکبر شاہ کی فوج کشمیر کو گئی تھی کشمیر کی حد مین داخل
ہوا اور ایک حصہ فوج کا پیر پنجال کی گھاٹی سے روانہ کیا اور ایک حصہ پیر پنجال سے پچھلی طرف کو
بھیجا پس جو فوج کہ پیر پنجال کے سامنے چلی تھی وہ بہت جلد پہاڑ پر چڑہ گئی افغانی فوج بھی
وہان موجود تھی جاتے ہی لڑائی شروع ہو گئی سات بجے صبح سے شام تک دونو فریق کمال
تیزی و تندی کے ساتھ لڑتے رہے بہت سے سپاہی فریقین کیطرف سے کام آئے
شام کے قریب جب سکھون نے افغانون کو بندوقون کے آگے دھر لیا تو اُن کے پانو
میدان سے اُٹھ کہڑے ہوئے اور بے اختیار ہو کر بھاگے سکھون نے اُنکے فرودگاہ جا کر
سنبہال لئے اور دشمنون کا ڈیرہ و سامان جو وہان تہا سب لے لیا۔ ۲۷ جون ۱۸۱۹ء
کو پھر وہ تینون حصے فوج کے جو علیحدہ علیحدہ تھے آپس مین شامل ہو گئے مہاراجہ رنجیت سنگھ
بھی وہان آکر فوج کے شامل ہو گیا اور پہاڑون سے اُتر کر فوج کشمیر کے میدان مین پہنچی اُس مقام پر
بڑا مجمع افغانی فوج کا مستعد و تیار موجود تھا جسکے افسر میان مہردل خان و صمد خان تھے
جب سکھون کو یہہ فوج دور سے مستعد و پرا باندھے ہوئی نظر آئے تو یہہ بھی مستعد ہو گئے
تمام فوج مین جنگی بگل بج گیا اور تیار ہو کر آگے بڑھے افغانی فوج نے بھی اپنے
مقام سے حرکت کی اور ایک ٹکڑا اُنسے علیحدہ ہو کر ننگی تلوارین لیکر سکھون
پر آپڑا بہت تہوڑے اُن مین سے سکہون نے اپنے تک پہونچنے
دئے دور سے ہی بندوقون کی باڑون سے سب قتل کر ڈالے توپخانہ کے
گولون سے بہی افغان بیشمار مارے گئے پھر افغان ایک مجموعہ کی صورت
بنکر ہر طرف سے سکہون پر آن پڑے اور بندوق کی لڑائی موقوف ہو کر تلوار پر نوبت

آگئی اور کمال تندی تیزی کے ساتھ جنگ ہوئی اسمین جبّر دل خان وصمد خان دونو افسر افغانی فوج کے قتل ہوئے انکے مارے جانیکے بعد افغانونکا حوصلہ ٹوٹ گیا اور بے اختیار ہوکر میدان سے بہاگے اور قلعہ شیر گڈہ مین جاکر دم لیا جب دشمن شکست کہاکر بہاگ گیا تو مہاراجہ کی فوج فتح کا نقارہ بجاتی ہوئی آگے بڑھی اور بے روک ٹوک داخل شہر سری نگر کے ہوئی اور جو افغان شامل عام قلعہ شیر گڈہ مین جاکر قلعہ بند ہوئے تھے وہ رات کو قلعہ چہوڑ کر بہاگ گئے دوسرے روز مہاراجہ نے قلعہ بہی لے لیا ۴۔ ماہ جون ۱۸۱۹ء کو دخل مہاراجہ کا کشمیر کی سلطنت پر ہوگیا سکہان نے اگرچہ بوقت دخل سری نگر کے غارت گری شروع کردی تھی مگر مہاراجہ نے نہایت تاکید سے حکم ممانعت صادر کیا جس سے رعایا بچ گئی چند روز مہاراجہ نے کشمیر مین رہکر انتظام ضروری کیا پہر مصر دیوانچند کو مع فوج کے جو اُس کے ماتحت تہی کشمیر مین مامور کرکر خود مہاراجہ راجوڑی مین پہنچا اور قلعہ عظیم گڈہ کو جو جاتی دفعہ فتح نہین ہوا تہا محاصرہ مین لیا اور تہوڑی سی لڑائی کے بعد فتح کیا یہ قلعہ عظیم گڈہ قریب جوڑی کے ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے اس مقام سے مہاراجہ نے دیوان دیوی داس کو واسطے دریافت حال وتشخیص جمع کشمیر کے سری نگر کو روانہ کیا اور خود لاہور کو کوچ کیا اور بسبیل ڈاک لاہور پہنچا چند روز ہنگامہ عیش ونشاط گرم رکہا اور بہت سا روپیہ فقیرون مسکینون محتاجون کو فتح کشمیر کے شکرانہ مین بخشا پہر دربار امرتسر مین جاکر بہت سا روپیہ نذرانہ کا دیا ابہی مہاراجہ امرتسر مین تہا کہ دیوان دیوی داس کشمیر سے آکر خدمت مین حاضر ہوا اور بہت سی ابتری انتظام کشمیر کی بیان کی مہاراجہ نے لاہور مین پہنچکر مصر دیوان چند کے نام پروانہ جاری کیا کہ جلد کشمیر سے لاہور آجائے اور اُسکی جگہ صوبہ دار کشمیر کا دیوان موتی رام کو مقرر کرکر ادہر کو روانہ کیا چنانچہ دیوان موتی رام کے جاتے ہی مصر دیوان چند نے تمام کاروبار صوبہ

کشمیر کے اُسکے حوالہ کردئے اور خود مع وکلائے سرداران کہکہ وبہمبہ و دیگر راجگان نواح کشمیر کے لاہور آکر خدمت مین شرف یاب ہوا مہاراجہ نے ہر ایک وکیل سے عہدنامہ اطاعت کے لکہوائے اور اُنکو خلعت بخشی دیوان موتی رام نے کشمیر جاکر وہان کا انتظام بخوبی کرلیا اور جو بے انتظامیان و خرابیان اُس ملک مین تہین سب دور کردین چونکہ اس انتظام جدید مین کسی واقف کار کا پاس ہوتا ضرور تہا اُسنے بیربر پنڈت کو جسکی امداد و رہنمائی سے مہاراجہ کشمیر تک پہنچا تہا اپنے پاس بلالیا اور انتظام کشمیر مین اپنی نیابت اُسکو دی جب اُسنے خوب انتظام کرلیا اور اپنی قدیمی واقفیت کے سبب سے اس کام کو بخوبی انجام پہنچایا تو دیوان موتی رام نے کل معاملہ کا ٹہیکہ ہی اُسکے نام پر کردیا اور آپ روپیہ وصول کرلینے سے غرض رکہی اس سبب سے کشمیر کا انتظام بہت جلد اور بخوبی ہوگیا بعد فتح کشمیر کے دسہرہ کا تہوار بہی قریب تہا مہاراجہ نے اس جشن کی بڑی تیاری کی اور تمام دوست سردار رئیس جاگیردار راجہ اپنی مہمانی مین طلب کئے اور بڑی دہوم دہام سے دسہرہ فتح کیا لاکہون روپیہ کے انعام اور خلعت لوگون کو تقسیم ہوئے اور لاکہون روپیہ نذرانہ کا جمع ہوا دسہرہ کے بعد شام سنگہ پشاوریہ نے درخواست ٹہیکہ پر ملجانے علاقہ ملتان کے گذرانی اور بعوض چہہ لاکہ روپیہ سالانہ کے وہ علاقہ اُسکو تفویض ہوگیا اور خود بہی مہاراجہ کی طبیعت راغب ہوئی کہ ملتان کی طرف کا دورہ کرنا چاہئے اور سفر پر مستعد ہوکر پہلے لاہور سے امرتسر پہنچا وہان بتقریب تہوار ماگہی کے غسل کرکر دریا پر پہنچا اور کشتی پر بیٹہہ کر ملتان کو روانہ ہوا اس سفر مین مہاراجہ کو یہہ بات بہی مرکوز خاطر تہی کہ والی بہاولپور سے کچہہ نذرانہ اور لیا جائے اور وقت کوچ کے مصر دیوان چند کے نام یہہ حکم صادر ہوا کہ فی الفور مع اپنی فوج کے منکیرہ کو روانہ ہو اور نواب منکیرہ سے اس سال کی بابت زر نذرانہ وصول کرے اگر نہ دیوے تو ریاست سے

بید خل کردی ملک مال ضبط کرے چنانچہ وہ اسطرف روانہ ہوا اور مہاراجہ ملتان
پہنچا ملتان کے لوگ شام سنگہ ٹھیکہ دار کے ظلم و تعدی سے نالان و گریان پائے
اسواسطے مہاراجہ نے اُسپر کمال عتاب کیا اور قید مین بھجوادیا چونکہ ہولی بھی آگئی تھی
مہاراجہ نے یہہ جشن اوسی مقام پر دہوم دہام سے کیا اور بڑا روپیہ محتاجون و فقیرون پر بانٹا
اور شہر مین سوار ہوکر رعیت پر روپیہ بکھیرا اور اپنی رعیت پروری سے رعیت کو خوش
کیا بعد جشن ہولی کے بہاولپور کی طرف روانگی عمل مین آئی چونکہ بوقت روانگی امرت سر
کے نواب بہاولپور کے وکیل کو یہہ تاکید اکید کی تہی کہ تم نذر نذرانہ بہاولپور سے منگا کر
بمقام ملتان پیش کرو ورنہ ہم چار لاکہہ روپیہ بابت خراج و نذرانہ وخرچہ فوج نواب سے
لینگے پہر کوئی عذر سماعت نہوگا جب بمقام ملتان نواب بہاولپور کی طرف سے روپیہ
نہ آیا تو گویا اب رقم چار لاکہہ روپیہ کی نواب پر قائم ہوگئی اور مطالبہ چار لاکہہ روپیہ کا
شروع ہوکر سردار ہرداس سنگہ اور سردار بدہ سنگہہ کو حکم ہوا کہ اپنی فوج لیکر بہاولپور کو
روانہ ہون چنانچہ وہ کوچ متواتر و داخل علاقہ بہاولپور کے ہوئے اور قلعہ شجاع آباد
کو جاکر فتح کرلیا دوسری طرف سے شہزادہ کہڑک سنگہ بموجب حکم مہاراجہ کے بہت سی
فوج کے ساتھہ داخل علاقہ بہاولپور ہوا اور ملک کو غارت کرنا شروع کیا جب یہہ
حالت وقوع مین آئی تو نواب بہاولپور کا کمال گہبرایا اور اپنے ملک کی آبادی اور چند
پشت کی ریاست کے بچاؤ کیواسطے ایک لاکہہ پچاس ہزار روپیہ توفی الفور بھیجدیا اور
باقیماندہ کے لئے قسطین مقرر کردین اور یہہ بھی درخواست کی کہ اگر ملک ڈیرہ غازیخان
اور بہی کا ہمکو ٹھیکہ پر ملجائے تو دولاکہہ پچاس ہزار روپیہ باقیماندہ جلدادا ہوجائے
یہہ درخواست نواب کی منظور ہوئی بعد اس انتظام کے مہاراجہ نے ملتان کو معاودت
کی اور خبر پہنچی کہ نواب منگیرہ کے پاس ایک گہوڑا بہت اچہا ہے کئی ہزار روپیہ اُسکی
قیمت ہے سفید میا ہے کہ کوئی داغ کسی اور رنگ کا اُسکے بدن پر نہین ہی تیز رفتاری

و چالاکی اسقدر ہے کہ ایک دن مین ساٹھہ ستر کوس بآسانی طے کر سکتا ہے مہاراجہ جیہ
خبر سنکر اُس گھوڑی کا مشتاق ہو گیا اور مصر دیوانچند کے نام حکم لکھا کہ نواب منکیرہ
سے یہہ گھوڑا طلب کرے اگر خوشی سے دیدیوے فبہا ورنہ مجبور کر کے لیوے یہہ خبر پاکر
مصر دیوانچند کہ بعد وصول نذر نذرانہ منکیرہ سے کوچ کر آیا تہا دوبارہ منکیرہ کو
لوٹ گیا اور نواب سے گہوڑا طلب کیا چونکہ نواب کو وہ گہوڑا نہایت عزیز تہا اُس
کے دینے مین اُسنے بہت عذرات پیش کئے مگر ایک عذر بہی قبول نہوا آخر مجبور
و ناچار ہو کر گہوڑا دیدیا جب وہ گھوڑا مہاراجہ کے پاس پہنچا مہاراجہ بہت خوش
ہوا اور اُسکا نام سفید پری رکھا اور اُسپر سوار ہو کر بہت خوش ہوا بعد انجام اس
کام کے مہاراجہ ملتان سے لاہور کو روانہ ہوا اور تاریخ ۲۷ اپریل ۱۸۲۰ء کو
داخل لاہور ہوا اور ولیم مورکرافٹ صاحب ایک انگریز سیاح کہ لاہور مین آیا ہوا
تہا مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا مہاراجہ نے اُسکی بہت خاطر کی اور اپنی مہمان
نوازی و مسافر پروری سے اُسکو کمال خوش کیا چند روز وہ لاہور مین قیام پذیر رہا اور
مہاراجہ کی طرف سے اُسکو ضیافت ملتی رہی پہر حسب درخواست اُسکے مہاراجہ نے
اُسکو کلو و منڈی کے پہاڑون کو روانہ کر دیا اور راجگان کوہی کے نام احکام جاری
کئے کہ جس علاقہ مین یہہ انگریز جاوے وہان کا حاکم اسکی تواضع و خاطرداری
مین دریغ نکرے یہہ انگریز اول گہوڑون کا سلوتری تہا گہوڑون کا معالجہ کرتے
کرتے اسکو سیاحی ملکون کا شوق دامنگیر ہوا اس واسطے اُس نے گہر کی محبت چہوڑ
اور اقربا سے مونہہ موڑ کر ملکون کا پہرنا اور ہر ایک بات کا تجربہ کرنا اختیار
کیا لاہور سے یہہ صاحب کلو و منڈی کے پہاڑون کی سیر کو گیا اور وہان سے
پہاڑ پہاڑ لداخ تک گیا اور لداخ سے کشمیر آپہنچا اُس زمانہ مین جرنیل مہان سنگھ
مہاراجہ کیطرف سے حاکم صوبہ کشمیر کا تہا جرنیل مہان سنگھ نے بہی حسب الحکم

مہاراجہ کے اسکی خاطر کی جرنیل مذکور سے اُسنے ظاہر کیا کہ شہر سری نگر کی بنا
گندہک کی کان کے اوپر ہے ایک نہ ایک روز اس شہر مین خرابی وتباہی آجائیگی
اگر غیر سو گذرجائین تو سینکڑون برس گذرجائین گندھک کی کان اسکے
نیچے سے اپنا جوش ظاہر کریگی تو ایک دن مین اسکا خاتمہ ہوجائے گا اُس کے
بیان کو سب اہل کشمیر سنکر ہنستے تھے اور کوئی یقین نہین کرتا تہا کشمیر سے یہہ
سیاح شمالی پہاڑون کی سیر کرتا ہوا بنجارا کے میدانون مین جا اُترا وان سے
اُس نے ایسا رستہ لیا کہ جس رستہ مین ارضی بخارات کا صعود بہت ہوتا تہا اگرچہ یہ
بات اسکو بخوبی معلوم تہی اور جانتا تہا کہ اس رستہ سے جانے مین جان کا خوف ہے مگر اپنی
ادویات اور معالجہ کے بہروسہ پر اُس نے وہی رستہ اختیار کیا جسطرف کا جانا اسکو مضر
تہا آخرکار اُس رستہ مین اُسکو ایسا سخت بخار آیا کہ جانبر نہوا اور اُسی سرزمین مین مرگیا

فساد برپا کرنا زمینداران ہزارہ کا اور مامور ہونا شہزادہ شیر سنگھ وسدا کور کا اُس طرف اور مارا جانا دیوان رامدیال کا جنگ مین اور اطاعت مین آنا زمینداران قوم چھچ اور بابہو کا اور حاصل ہونا خطاب راجگی کا میان دھیان سنگہ کو اور چھن جانا تمام علاقہ رانی سداکنور سے اور فتح ہونا قلعہ منگیرہ کا مع دیگر حالات کے

اُنہین ایام مین لاہور مین خبر پہنچی کہ زمینداران علاقہ ہزارہ نے دوبارہ ہزارہ مین فساد برپا کر دیا ہے سرکاری کاردار اور اہلکار انہون نے سب کے سب اپنے ملک سے نکالدیے ہین قدری فوج سکہی جو انتظام کے لئے وہان مامور رہتی تہی سب وہان سے بہاگ کر چلی آئی ہے کیونکہ ملکیہ کا مجمع بہت تہا اُنکے ساتھ اگر فوج مقابلہ کرتی تو بیشک ماری

جاتی ایک آدمی زندہ نرہتا اس شورش کی خبر سنکر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سردار
فتح سنگھ اہلووالیہ کے نام حکم بہیجا کہ اپنی فوج کے ساتھ کپورتہلہ سے براہ راست ہزارہ
کو روانہ ہوجائے اور نیز رانی سدا کنور کے نام خط لکہا گیا کہ وہ اپنی فوج اور توپخانہ
ہزارہ کو بہیجدیوے اور اگر خود رانی وہان جائے تو بہتر ہے کہ وہ ایک دانا و لیق و
کار آزمودہ عورت ہے اسکی تدبیر سے انتظام اُس علاقہ کا بخوبی ہوگا جرنیل الہی بخش
افسر توپخانہ کو تاکید ہوئی کہ اپنا توپخانہ لیکر فی الفور ہزارہ کو روانہ ہو جب
یہہ تمام فوج روانہ ہزارہ ہوچکی تو دوسری خبر آئی کہ ملکیہ کا اجتماع ہزارہ مین
قریب پچاس ہزار آدمی کے ہے اور ہر ایک آدمی مسلح و مستعد ہے اسواسطے شہزادہ
شیر سنگھ کے نام لکہا گیا کہ قصبہ ٹالہ سے روانہ ہوکر ہزارہ کو جائے اور مفسدان
ہزارہ کی سرکوبی کرے اور نیز دیوان رامدیال کے نام بھی تاکیدی فرمان اسی مضمون
کا اجرا پایا چنانچہ یہہ دو نوجوان مرد افسر اپنی اپنی فوج لیکر ادہر کو روانہ ہوئے
منشاء مفسدہ ہزارہ کا علاقہ دربند اور تربیلہ کیطرف تہا اور اُسی مقام پر مفسدون
کا ہجوم تہا شہزادہ شیر سنگھ جب ہزارہ مین پہنچا تو اُس نے خفیف خفیف لڑائیون مین
مجمع مفسدون کا منتشر کردیا اور سرگروہ پکڑ لئے بعض کو تو تسلی و دلاسا دیکر انکے
گانو قصبون مین آباد کیا اتنے مین رانی سدا کنور مکیریان سے چلکر جب بحکم
مہاراجہ کے ہزارہ مین پہنچی اُسکے جانے کے وقت افسری کل فوج کی رانی سدا کنور
کے متعلق ہوگئی اور شہزادہ شیر سنگھ کہ رانی کا دہوتا تہا اُسکی اطاعت مین کام
کرنے لگا اور رانی نے حالات ہزارہ کے سنکر یہہ تجویز ٹہرائی کہ بڑی سرکش
و مفسد قوم علاقہ ہزارہ مین قوم تریہ ہے انہین کے بہکنے سے فساد برپا ہوتا ہے
اور سب قومین ہر ایک بات مین تریہ کی تابعدار ہین مناسب یہہ ہے کہ اس تمام
قوم کو قتل کردیا جائے کہ آیندہ پہر احتمال مفسدہ کا علاقہ ہزارہ مین نرہے

جب یہہ خبر پہاڑ مین مشہور ہوئی تو بہ حمایت قوم ریتیہ کے تمام قومین بگڑ گئین
اور جا بجا لڑائی شروع ہوگئی اگرچہ مفسد زمیندار ہزارہ مین بیشمار ہاتہے
مگر چند قومین مطیع بہی تہین جن کو شور و فساد سے غرض نہ تہی اور اپنے اپنے
گہرون مین بیٹھکر کہیتی کرتے تہے سکہی فوج جب مفسدون کی تنبیہہ و
غارت و قتل مین مصروف ہوئی اُنہون نے مفسد و مطیع دونو کو ایک
ہی نظر سے دیکہا اور ہر ایک گانو کو برابر لوٹنا اور جلانا شروع کیا جب
عام غارت کا بازار ہزارہ مین گرم ہوگیا تو تمام قومین یک دل یک جان
ہوکر سکہون سے لڑنے لگے اور کمال بد انتظامی وقوع مین آئی اُسوقت
تمام زمیندار صرف اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے لڑتے ہاتہے جب
بہت سا زور ملکیہ کا بڑہگیا تو شہزادہ شیر سنگہ نے جرنیل الہی بخش کو حکم
دیا کہ اپنا توپخانہ لیجاکر مفسدون کے ساتہ لڑے جب وہ مع توپخانہ
کے اپنے مقام سے چلا اور مفسدون کی حد مین پہنچا تو مفسدون نے بڑا
ہجوم کرکے اُسکے توپخانہ اور فوج کو گہیر لیا باروت کی پیٹیان جو توپخانہ
کے پیچہے جاتی تہین چہین کرلے گئے جس سے جرنیل الہی بخش دشمن کے
ساتہ لڑنے کے لایق نرہا قریب تہا کہ دشمن غالب آکر تمام توپین بہی اس
سے چہین لین جب یہہ خبر دیوان رام دیال کو پہنچی فی الفور جسقدر فوج
تہوڑی بہت اُسکے پاس موجود تہی اُسیقدر ہمراہ لیکر جرنیل الہی بخش
کی امداد کو روانہ ہوا اور بڑے زور و شور سے آگ کا مینہہ برساتا ہوا مفسدون
پر جا پڑا مفسد بہی بڑی تیزی و تندی کے ساتہہ مقابل ہوے مگر آخر شکست
کہاکر بہاگ گئے اور جرنیل الہی بخش مع توپخانہ کے محاصرہ سے نکلا بعد
حصول اس فتح کے دیوان رام دیال نے چاہا کہ اسی وقت لوٹکر اپنے

ڈیرہ کو چلا آئے چونکہ اُسوقت سورج غروب ہونیکا وقت تہا جرنیل الٰہی بخش وغیرہ نے اُسکو بہت منع کیا کہ دو گہڑی اَور کو شام ہو جائیگی اور تمام علاقہ بگڑا ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی مجمع مفسدون کا سدراہ ہو اور ناوقت لڑنا پڑے دیوان رامدیال نے کسیکا کہنا نہ مانا اور اپنی تمام فوج جرنیل الٰہی بخش کے پاس چہوڑکر تہوڑی سی فوج کے ساتہہ وہان سے روانہ ہوا جب وہان سے تین میل تک رستہ طے کیا تو ایک تنگ درہ کے اندر سے اُسکا گزر ہوا اُس درہ کے غارون مین مفسدون کی فوج جو جنگ سے بہاگی تہی بہت چہپے ہوئے تہے جب مفسدون نے دیکہا کہ دیوان رامدیال تہوڑے سے آدمیون کے ساتہہ درہ مین چلا جاتا ہے تو وہ مجمع ہوکر دیوان پر آپڑے دیوان کے ہمراہیون سکہون نے جب دیکہا کہ ملکیہ فوج آگئی تو سب کے سب بہاگ گئے تین چار خاص نوکر دیوان کے باقی رہ گئے اُنہون نے دیوان کو بہت سمجہایا اور کہا کہ اسوقت آپکا بہاگ جانا ہی مناسب ہے تنہائی مین ہزارون آدمیون کے مقابلہ مین اپنی جان گنوانا بہادری مین داخل ہی نہین بلکہ جہل و نادانی مین داخل ہے دیوان نے کسیکا کہنا نہ مانا اور نہ چاہا کہ باوجود افسری اور بہادری وجوانمردی کے رعیت کے مقابلہ سے بہاگ جائے چنانچہ اکیلا تلوار کہینچکر دشمنون کے مجمع پر جاپڑا اور بہت سے آدمیون کو قتل کرکے خود بہی قتل ہوا دیوان رامدیال بڑا بہادر شجاع آدمی تہا تہوڑی سی عمر مین اُس نے بڑی بہادریان کین مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عنایت و مہربانی اُسکے حال پر روز افزون تہی جب اس کے مارے جانے کی خبر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو پہونچی بہت افسوس کیا اور بڑا رنج اُٹہایا مہاراجہ کو مرنا اُس بہادر کا نہایت جان گداز گزرا دیوان رامدیال کے قتل کے

بعد شہزادہ شیر سنگھ نے ہزارہ کی رعیت کو کمال تنگ کیا بہت سے گانو لوٹ لئے
اور بہت سے جلا کر خاک کر ڈالے ہزارون آدمی ہزارہ کے تہ تیغ ہوئے
جب رعیت نے جانا کہ اب سوائے اطاعت کے سکہون سے پیچہا چہوڑانا
مشکل ہے تو اطاعت کا پیغام بہیجا اور حکومت سکہی منظور کی شہزادۂ شیر سنگھ
نے زمیندارون کی درخواست منظور فرما کر سب سے اطاعت کے اقرار نامہ لکہوائے
اور ایک برجستہ فوج آئندہ انتظام کے لئے وہان مامور کی اور واپس لاہور
کو آیا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شہزادۂ شیر سنگھ کی اس خدمت وکارگزاری
سے کمال خوشنودی ظاہر کی اور چاہا کہ اسکی عزت و توقیر بڑہائی جائے
اور آیندہ وہ شہزادون کی طرح دربار مین آیا جایا کرے چونکہ رانی سداکنور
کا وہ دہوتا تہا تجویز یہ ٹہری کہ جسقدر جاگیر اپنے علاقہ سے رانی سداکنور
اسکو دیوے اسی قدر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہی اپنی سرکار سے عنایت کریں چنانچہ
اسبات مین ایک خط بنام رانی سداکنور کے جاری ہوا چونکہ سردار ہری سنگہ
نلوہ کی شجاعت وبہادری وجوانمردی مہاراجہ کی دلپر منقوش تہی مہاراجہ کو
یہ منظور خاطر ہوا کہ اسکو صوبہ کشمیر کا مقرر کیا جاوے کہ وہ اپنی دلیری کو
جوانمردی سے وہانکا انتظام بخوبی کریگا چنانچہ دیوان موتی رام کے نام پروانہ
جاری ہوا کہ وہ ایالت ونظامت علاقہ کشمیر کی سردار ہری سنگہ نلوہ کے سپرد
کرکے خود لاہور مین چلا آئے اور ہری سنگہ کو باختیار حاکم کرکے کشمیر کو روانہ
کیا جب یہہ سردار لاہور سے روانہ ہوکر پونچہہ کے قریب پہنچا پونچہہ کا حاکم
جسنے بوقت مہم کشمیر کے راجہ رحیم اللہ خان رجوڑی والہ کی معرفت حاضر ہوکر
اطاعت منظور کی تہی اور اس مہم مین مدد ومعاون ہوکر بڑی بڑی خدمتین کی
تہین بسبب اسکے کہ مہاراجہ شیر سنگھ نے بعد فتح کشمیر کے اسکی کچہہ قدردانی نہین

کی تھی اپنے علاقہ کے زمیندار جمع کرکے سد راہ ہوا ہری سنگھ کے ساتھ اسوقت
کچھ فوج نہ تھی وہان ہی مقام کرکے بذریعہ تحریر کے مہاراجہ کو اطلاع دی اور مہاراجہ
نے تاکیدی حکم بنام راجہ سلطان خان والی بہمبر کے لکھا کہ اپنی فوج بیجا کرنا فرمانی و
بیدادست و سرکشی کی والے والی پونچھ کو سزا دیوے اور سردار ہری سنگھ نلوہ کے ہمراہ
ہوکر کشمیر تک پہنچا دیوے چنانچہ راجہ سلطان خان نے بتعمیل حکم بمقام پونچھ پہنچکر
سردار ہری سنگھ کا راستہ کھلوا دیا اور راجہ سلطانخان کی زبانی فہمایش پر
والی پونچھ فتنہ و فساد کے ارادہ سے باز آیا کشمیر مین جاکر سردار ہری سنگھ نلوہ نے
بہت سا ملک نواح کشمیر کا فتح کیا اور اپنے نام کا سکہ بھی جاری کیا جو ابتک ہری سنگھیہ
روپیہ کشمیر مین رائج ہے آٹھہ آنہ کا وہ روپیہ ہے سکھی عملداری مین رواج اس روپیہ کا تمام
پنجاب مین تہا مگر اب صرف کشمیر مین رواج ہے چونکہ زمینداران کوہستان ڈواٹالہ
مہاراجہ کی عملداری مین آکر غارت گری کیا کرتے تھے انکی سرکوبی کے لئے ماہ اسوج مین
مہاراجہ سوار ہوا اور براہ بٹالہ و دینا نگر و کلانور سیالکوٹ مین پہنچا اس نواح کے
زمیندارون نے جو اُن غارتگرون کے ہاتھ سے تنگ تہے مہاراجہ کی خدمت مین حاضر
ہوکر بہت سا واویلا کیا اُن کی فریاد رسی کے لئے فوج لیکر مہاراجہ اُن دشوار گزار پہاڑون
مین گھس گیا مہاراجہ کی یورش کی خبر سنکر کوہستانیون نے بھی بڑا مجمع کیا اور دونو فوجین
چھب اور باہو ملک مہاراجہ کے مقابلہ پر مستعد ہوئین اور تین لڑائیان پے در پے بڑے
جوش و خروش کے ساتہہ لڑین اور سکھون کے لشکر کو پس پا کردیا مہاراجہ نے دوبارہ بڑے
اجتماع اور کوشش کے ساتھ انپر یورش کی اور بندوقون کے آگے دہر لیا جس سے
دو کوس تک دشمن بہاگ گئے چلے گئے اتنے مین بہت سا اور لشکر انکی مدد کو آپہنچا اور تہی
مقام پر قائم ہوکر لڑنے لگے چونکہ اسوقت دشمن بلندی پر اور مہاراجہ کی فوج پستی مین تہی
سکھون کی فوج کا بہت نقصان ہوا اور نامی آدمی بہت مارے گئے آخر فوج ہواری مہاراجہ

کی حملہ کرکے پہاڑ پر چڑھ گئی اور سخت مقابلہ دشمن کا کیا جس سے وہ دوبارہ بہاگ گئے اور
مہاراجہ نے فتحیاب ہو کر انکی نسبت قتل عام کا حکم دیا اور فوج کو اشارہ کیا کہ دشمنون
کے گانو اور بستیان لوٹ لین اس حکم کے جاری ہوتے ہی سکھونکی فوج غارت پر ٹوٹ پڑی
گانو کے گانو لوٹ کر جلا دئیے غارت کے ہزارون بیل اور گائیں اور بہینس وغیرہ سکھ
لے آئے ایک ایک سکھ کے پاس دو دو چار چار بیل اور گاؤمیش جمع ہو گئین جب
رعایا نے دیکہا کہ اب کوئی جگہ پناہ کی نہین رہی تو انکا سردار خدمت مین حاضر آیا اور
اطاعت منظور کی اور ایک بہاری نذرانہ دیکر مویشی اپنی واپس لی مگر گہوڑے جسقدر
غارت مین آئے تھے وہ مہاراجہ نے واپس نہ کئے اور فوج سواری کو تقسیم کردئیے سوائے
اسکے اور اسباب جنس کا قسم ظروف و پارچہ وغیرہ بہی سکھون کے پاس رہا بعد انتظام
کامل اس ملک کے مہاراجہ نے پہاڑون سے اترکر قلعہ بہادرو خواص پور کیطرف دورہ کیا
اور کچھ فوج دامان کوہ مین چھوڑ کر لاہور کو معاودت کی پہلے تحریر مین آچکا ہے کہ واسطے
انسداد فساد مسمی ڈیڈو مفسد کے جسنے کوہ جمون کی طرف فساد برپا کر رکھا تہا مہاراجہ
نے ایکہزار سوار کے نوکر رکھنے کی تجویز کی اور پانسو انمین سے نوکر رکھا ان سوارون مین سے
میان کسور سنگہ راجپوت پر کمال عنایت ہوئی اور اسکو اور اسکی بیٹون میان دہیان سنگھ
و گلاب سنگہ و سوچیت سنگہ کو مہاراجہ نے براہ عنایت شاہانہ امیر کبیر بنا دیا اور دولت
انکی بعنایت ربانی اسقدر زور افزون ہوئی کہ مہاراجہ نے میان کشور سنگہ کو راجگی کا خطاب
دیا اور جمون کے علاقہ کی حکومت عنایت کی اور حکم دیا کہ اپنی لیاقت اور جوانمردی
سے تمام پہاڑی علاقہ کا جو ماتحت سرکار لاہور کے ہے انتظام کرے اور ڈیڈو مفسد کو
ایسی سزا دے کہ پہر وہ سر اوٹہانیکے لائق نرہے میان کشور سنگہ جب راجہ کسور سنگہ ہو کر
جمون کا حاکم قرار پایا تو اسنے بامداد و جانفشانی اپنی لائق بیٹے میان گلاب سنگہ کے
خوب انتظام پہاڑی علاقون کا کیا اور ایک تدبیر سے ڈیڈو مفسد کو بہی قتل کردیا پہر تو

پہاڑ مین گویا حکومت ہی میان گلاب سنگہ کی ہوگئی اور کوئی دغدغہ کسی طرح دشمنین نرہا
علاقہ کے علاقہ اُسکے قبضہ مین آگئے اور مہاراجہ کا ملک دن بدن میان گلاب سنگہ
کی شجاعت وجوانمردی سے بڑہتا گیا جب ایسی ایسی خدمتین کین تو اُسکے تینون بیٹون
دہیان سنگہ وگلاب سنگہ وسوچیت سنگہ کو بہی راجگی کا خطاب ملا اور یہہ عزت ہوئی کہ
وزیراعظم کل سلطنت کا راجہ دہیان سنگہ قرار پایا اور گلاب سنگہ مملکت جمون وکشمیر کا
مہاراجہ بنا بمقام لاہور کشمیر کیطرف سے مہاراجہ کو یہہ خبر پہنچی کہ سردار ہری سنگہ نلوہ ناظم
کشمیر نے دو علاقون کہنکہ وبہمبہ پر جو متصل وملحق سرحد کشمیر کے ہین یورش کرکے
اُن راجون کو بہت تنگ کر رکہا ہے اور سرحد کے سب سرداران کے ساتہہ شامل
ہوکر لڑنے کو مستعد ہوگئے ہین صبح شام مین بڑی لڑائی ہونے والی ہے چونکہ یہہ
مہم ناظم کشمیر نے بے اجازت واطلاع مہاراجہ کشمیر کے کی تہی مہاراجہ یہہ بات
سنکر کمال ناراض ہوا اور سردار ہری سنگہ کے نام پروانہ جاری کیا کہ اِس تازہ
عملداری مین مناسب تہا کہ سرحد کے علاقون اور کشمیر کے درون کے مالکون
کے ساتہہ ہمیکجہتی واتحاد پیدا کرتے نہ کہ لڑنے کو مستعد ہوکر سب کو اپنا دشمن بنا لیتے
اب بہی اُنکے ساتہہ صلح کرلیجائے تو بہتر ہے ابہی یہہ پروانہ کشمیر پہنچنے نہین پایا
تہا کہ خبر آگئی کہ سردار ہری سنگہ نلوہ نے دونو علاقہ کہنکہ وبہمبہ اپنے قبضہ
مین کر لئے ہرچند دشمنون نے بڑے مجمع کے ساتہہ سکہون کا مقابلہ کیا مگر
آخر بہاگ گئے اور رئیسون نے اطاعت منظور کرکے معقول نذرانہ پیش کیا
جسقدر متمرد وسرکش کشمیر کے تہے سردار نے سب کو بزور شمشیر اپنا تابعدار
بنا یا ہے اور ایسا رعب دکہلایا ہے کہ تمام سرزمین کشمیر کی اُسکے خوف سے
کانپتی ہے یہہ خبر سنکر مہاراجہ سردار ہری سنگہ کی خدمات سے کمال خوش ہوا
اور اسقدر رضامندی ظاہر کی کہ حکم دیدیا کہ کشمیر کی ولایت مین سردار ہری سنگہ

کے نام سکہ جاری ہو تاکہ ہمیشہ کے لئے یادگار اسکی کارگزاری اور جانفشانی کی قائم رہے اس مہم کے موقع مین مہاراجہ کو کمال فکر و اندیشہ کشمیر کا دامنگیر تہا کہ چارون طرف کے مالک درون کے آمیزش راجگان کہکہ و بہمہ کے ساتھ ہوگئی تہی بلکہ جب تک فتح کی خبر نہ آئی مہاراجہ نے پیٹ بہر کر کہانا نہین کہایا تہا اور کمال ملامت کے کلمات ہری سنگہ کی نسبت کہتا تہا اس فتح کے شکرانہ کے عوض مین پچیس ہزار روپیہ نقد فقیرون محتاجون و معابد و مساجد مین تقسیم کیا اور چار ہزار روپیہ نقد گرنتہہ صاحب کی بہیٹ دربار صاحب امرتسر مین بہجوایا اور اسی سال یعنے بماہ بہاگن سمت ۱۸۷۷ بکرمی مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۱ء شہزادہ کہڑک سنگہ کے گہر رانی چند کنور کے پیٹ سے مہاراجہ کے گہر پوتا پیدا ہوا اس فرزند کے پیدا ہونیکی تقریب سے مہاراجہ نے بڑی خوشی کی اور ہنگامہ عیش وعشرت گرم رکہا اور جشن شاہانہ مرتب کر کے دور دور سے مہمان بلائے تمام راجے و جاگیردار و رئیس شامل جشن کے ہوئے لاکہون روپیہ اس جشن مین خرچ ہوا تمام فوج کو انعام بخشا گیا اور بہ تجویز منجمون کے نونہال سنگہ اسکا نام رکہا گیا اس جشن کو ہم پہنچا کر مہاراجہ نے شہزادہ کہڑک سنگہ کو منگیرہ کی طرف مامور کیا اور خود سوار ہوکر وینانگر کو کوچ کیا وہان پہنچکر جمعدار خوشحال سنگہ کو ایک برجستہ فوج سوار و پیادہ و توپخانہ خورد کے ساتھ پہاڑ کو مامور کیا اور حکم دیا کہ راجگان کوہی سے زرخراج سالانہ وصول کرے اور جو ادا کر چکے ہین اُنسے آیندہ سال کا پیشگی روپیہ طلب کرے چنانچہ جمعدار خوشحال سنگہ پہاڑ مین جاکر تمام راجون اور رئیسون کو کمال تنگ کیا اور وہ تشدد عمل مین لایا کہ تمام پہاڑ الامان پکار اٹہا آخر مجبور ہوکر اسی ہزار روپیہ راجہ منڈی نے ادا کیا اور پچیس ہزار روپیہ راجہ کلو نے دیا اور قلعہ مانکوٹ جو ایک مضبوط قلعہ تہا سکہون نے فی الفور فتح کر لیا ہمیشہ

مہاراجہ نے اپنا تہانہ قائم کردیا چونکہ اُسوقت تک مہاراجہ چینبہ نے نذرانہ نہین دیا
تہا اور عذر دار تہا کہ اُسکی طرف کوئی زرخراج باقی نہین اسواسطے مہاراجہ
اُسپر کمال غضبناک ہوا اور خود دینانگر سے کوچ کرکے نورپور مین جا اُترا اور ایک
فوج و توپخانہ وہان سے مامور کرکے حکم دیا کہ وہ فوج پہلے قلعہ رہو کا فتح
کرلے جب اسمین تہانہ سرکاری قائم ہو جاوے تو تاراگڈہ کے راستہ چینبہ کے
علاقہ مین داخل ہوکر غارت و تاراج شروع کرے اور تمام علاقہ کو تاراج کرتے
ہوئے یہہ فوج چینبہ تک جاوے اگر راجہ چینبہ بمقابلہ پیش آوے تو اُسکو ایسی سزا
دیوے کہ وہ تمام عمر یاد رکہے اُسکا ملک و مال و علاقہ اُس سے چہین لیوے چنانچہ
اس فوج نے تاراگڈہ کے رستہ داخل علاقہ چینبہ کے ہوکر غارت شروع کی
ایک روز مین کئی گانو لوٹ لئے تمام رعیت اپنے اپنے گہر چہوڑکر بہاگنے
لگی اور تمام علاقہ مین شور قیامت کا برپا ہوگیا راجہ چینبہ نے جب یہہ حالت
دیکہی عذرات اپنے ختم کرکے جسقدر روپیہ مہاراجہ نے بابت نذرانہ
و جرمانہ خرچ فوج کے طلب کیا ادا کردیا اور خود مہاراجہ کیخدمت مین حاضر
ہوکر اپنے قصور سے معافی مانگی اور گناہ بخشوایا اپنے علاقہ کو غارت و تاراج
سے بچایا جب مہم چینبہ کی خاطرخواہ بانجام پہنچی اور راجگان کوہی سے
بہت سا روپیہ وصول ہوگیا تو ۱۵- جولائی ۱۸۲۱ء کو وہان سے معاودت
کرکے مہاراجہ داخل لاہور ہوا۔

• دوسری مہم جو شہزادہ کہڑک سنگہ نے منگیرہ کی طرف کی اُسکا مفصل حال یہہ ہی
کہ جب شہزادہ اپنی فوج کے ساتہہ نواب منگیرہ کے علاقہ مین پہنچا اُسکو اطلاع
دی گئی کہ ایک لاکہہ روپیہ زرخراج یہان بہیجدیوے اور اگر توقف ہوا اور
فوج خاص منگیرہ تک پہنچگئی ہو تو دو لاکہہ روپیہ لیا جاوے گا ہرچند نواب نے

بار بار عریضہ لکہا کہ شہزادہ اپنے مقام پر فروکش رہے ایک ہفتہ مین ایک لاکہہ
روپیہ خدمت مین پہنچ جائے گا شہزادہ نے نمانا اور بکوچ متواتر منگیرہ تک جا
پہنچا اب مطالبہ دو لاکھ کا شروع ہوا نواب منگیرہ نے بہت سی کوشش
کی اور چاہا کہ روپیہ دیکر سکہی فوج کو رخصت کیا جائے مگر جب روپیہ کے پہنچنے
مین ایک ہفتہ اور گذر گیا تو شہزادہ نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور کمال
تنگی نواب پر کی آخر نواب نے بہزار مشکل روپیہ بہم پہنچایا اور سکہی فوج
کو دیکر رخصت کیا شہزادہ روپیہ لیکر مہاراجہ کی خدمت مین حاضر
آیا انہین دنون مین کہ سردار ہری سنگہ نلوہ ناظم کشمیر نے بہت سی
فتوحات کشمیر کے علاقہ مین کی ہین چنانچہ تمام علاقہ ڈہیری
دوربند و پکہلی و دہمتوڑ وغیرہ جنکی سرحدین کشمیر کے ساتھ ملتی تہین
فتح کرکے اپنے علاقہ کے شامل کر لئے ہین اس خبر کے ملنے سے مہاراجہ
نے نہایت درجہ خوشی کی اور بہت روز تک ہنگامۂ عیش و عشرت گرم
رکہا اور فرمایا کہ سردار ہری سنگہ نلوہ ایسا جوانمرد پہلوان ہے
کہ اگر ہم اُسکو اجازت دین تو شاہ چین کے ساتھ لڑنے مین انکار نکرے
حقیقت مین وہ نہایت دلاور بہادر آدمی ہے اس سال کا جشن دسہرہ کا
مہاراجہ نے کمال زور و شور سے بمقام امرتسر کیا تمام فوجین و توپخانے
امرتسر مین جمع ہوئے اور تمام راجگان کوہستان و جاگیرداران و
رئیسان پنجاب حسب الحکم مہاراجہ حاضر ہوکر اس جشن مین شامل ہوئے ہر ایک کو
اُسکے رتبہ و حیثیت کے مطابق خلعت و انعام ملے لاکہون روپیہ صرف ہوا جب
دسہرہ ہوچکا مہاراجہ لاہور مین آیا راجہ دہیان سنگہ نے شہزادہ شیر سنگہ کیطرف سے
عرض کی اور کہا کہ ابتک نہ تو رانی سدا کنور نے شہزادہ کو کچھ جاگیر دی ہی اور نہ سرکار

سے کچھ عطا ہوئی ہے اگرچہ پہلے شہزادہ شیر سنگھ کیطرف سے مہاراجہ کو غماز و
سخن ساز لوگون نے ملکدر خاطر کر دیا ہوا تہا مگر جب اُسنے ہزارہ وغیرہ کے
مقامات مین جاکر جوانمردی کی اور خدمات شائستہ بجالایا تو مہاراجہ شہزادہ
پر مہربان ہوا اور رانی سدا کنور کو لکہا کہ جسقدر وہ اپنے علاقہ مین سے
جاگیر شہزادہ شیر سنگھ اپنے دہوتے کو دیوے اُسی قدر ہم بہی اُسکو دینگے
اسبات کا جواب رانی نے باوجود گذرجانے آٹھ ماہ کے نہ دیا تو دوبارہ
تحریر اُسکے نام جاری ہوئی اور چند سوار راہ سور ہو کر حکم ہوا کہ جبتک اس
معاملہ مین جواب لکھکر نہ دیوے وہان اُترے ہین اور جواب لیکر آئین رانی
نے اسکا جواب یہہ تحریر کیا کہ جسقدر میرا علاقہ ہے اسی قدر میرا خرچ ہے میرے
پاس اسقدر گنجایش نہین ہے کہ کسیقدر جاگیر اپنے ملک سے شیر سنگھ کو دون
شیر سنگھ اگرچہ میرا دہوتا ہے پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کا صلبی بیٹا ہے جسقدر
جاگیر مہاراجہ اپنے بیٹے کو دیوے تہوڑی ہے کہ انسان مال و دولت
اپنی اولاد کے واسطے بہم پہنچاتا ہے اور باپ کا مال بیٹے کا مال ہوتا ہے
اور درصورتیکہ بیٹے کا باپ بادشاہ ہو تو کیا ضرور ہے کہ ننہال کا مال اُسکو
ملے علاوہ بران میرے علاقہ کا مجکو اختیار ہے چاہے کسی کو دون یا نہ دون
رنجیت سنگھ کو کیا اختیار ہے کہ وہ مجکو تنگ کرکے چاہتا ہے کہ مین ضرور
ہی اپنا علاقہ شیر سنگھ اپنے دہوتے اُسکے بیٹے کو دیدون سو یہہ بات مجکو ہرگز
منظور نہین ہے یہہ جواب رانی سدا کنور کا جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے
سنا دوسری تحریر اُسکے نام جاری کی اور لکہا کہ چونکہ سواے شیر سنگھ کے
اور کوئی بیٹا رانی سدا کنور کا نہین ہے اور وہ ضعیفہ ہو چکی ہے اسکو چاہیے
کہ اپنے دہوتے کو اپنی حین حیات مین اپنی جایداد پر قابض کر دیوے کیونکہ وہ

اُنکی حیات و ممات دونو حالت مین وارث و مالک ہے اگر ایسا نہین کرنی تو ایک
علاقہ اپنے علاقون مین سے اُسکے واسطے علیحدہ کر دیوے درصورت خلاف ورزی
بزبردستی تعمیل اس تجویز کی عمل مین آئیگی یہہ تحریر مہاراجہ کی جب رانی سداکنور کے
پاس پہنچی اپنی بزرگی کے زعم و غرور مین آکر کلمات ناشائستہ زبان پر لائی اور کہا کہ
رنجیت سنگھ کون ہے اور اُسکو کیا اختیار ہے کہ بزبردستی اپنے حکم کی تعمیل مجھ سے کرائے
کیونکہ مین نے ہی اُسکو مہاراجہ بنایا ہے لاہور پر دخل مین نے دلوایا ہے بڑے بڑے علاقہ
میری امداد و اعانت سے اُسنے فتح کئے ہین مین نے اُسکو اپنی لڑکی دی اور داماد
بنایا یہہ عجب بیوفائی ہے جو وہ میرے ساتھ کرنے پر مستعد ہے جسقدر احسان
مین نے اُسکے ساتھ کئے ہین پہلے اُنکا عوض اتارلے پہر مجھپر وہ حکومت کرے
اُسکو یہہ مناسب تہا کہ جبتک مین زندہ ہون میرے حکم کی تعمیل مین دم نہ مارتا
چہ جائیکہ وہ مجھپر حکومت کرتا اپنے بیٹے کے بہانہ رنجیت سنگھ چاہتا ہے کہ میرا ملک مجھسے
چہین لے سو یہہ بات مین ہرگز نہ کرونگی مین راند ضعیفہ عورت ہون اگرچہ میرا وارث کوئی نہین
مگر مین اپنی اخیر دم تک مالک ہون مین اپنا تمام مال خدا کے نام پر دیڈالونگی مگر
رنجیت سنگھ کو نہین دونگی اگر رنجیت سنگھ کے دل مین یہہ بات ہو کہ مین صاحب لشکرو
فوج ہون تو مین بہی وہ عورت ہون کہ جنگ کے وقت مردون کی طرح میدان مین سرکو
آڑائی میرا کام ہے یہہ صاف جواب رانی سداکنور کا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سنا دل مین
کمال پیچ و تاب کہایا مگر بسبب رشتہ نازک دامادی کچھ نہ بولا دل مین شب و روز
یہی ارادہ تہا کہ اس بے ادب گستاخ بڑھیا کو سزا دینا چاہئے کسیقدر مدت کے بعد
مہاراجہ کو خبر پہنچی کہ رانی سداکنور نے مہاراجہ سے سررشتہ اتحاد کا بالکل توڑ دیا ہی اور نہین چاہتی
کہ آیندہ کسیطرحکا سلوک و تعلق اُسکا مہاراجہ کے ساتھ رہے بلکہ چاہتی ہے کہ دوابہ
بست جالندہر و علاقہ مکیریان سے نکلکر ستلج کے علاقہ مین چلی جاوے اور وہانتک

زندہ رہی وہان ہی قیام پذیر رہے قصبہ بدہنی جو اُسکی حکومت مین ستلج پار کے علاقہ
مین تہا وہ اُس نے انگریزون کو دیدیا ہے اور خود روانگی کو تیار ہے یہہ خبر سُنکر مہاراجہ
کمال غضبناک ہوا اور ایک تحریر نہایت نرمی و محبت و اتحاد کے مضمون مین لکھکر
اُسکے پاس بہجوائی اور بلوا بہیجا وہ سادہ لوح رانی سلطانی غضب سے بیخبر اُس تحریر پر اعتماد
کرکے فی الفور چلی آئی جب روبرو پہنچی مہاراجہ نے اُسکو زبانی کمال ملامت کی اور فرمایا
کہ تو اب ضعیف و کمزور ہوگئی ہے لایق حکومت و ریاست کے نہین ہی مگر باوجود اس ضعیفی
و کبر سنی کے دنیا کے ساتھ تیری اسقدر محبت ہی کہ اپنے ہاتھ سے اپنے دہوتے شیر سنگہ
کو کچھہ دینا نہین چاہتی اور اپنا علاقہ انگریزون کو دینے پر راضی ہوگئی ہی یہہ بات تجہکو مناسب
نہین ہی بلکہ یہہ مناسب ہے کہ آیندہ بغض و عداوت و خودی کو دل سے دور کرکے انتظام درونی
و بیرونی اپنی ریاست اپنے دہوتے کے سپرد کردیوے اور خود اُسکے سر پہ مالک و
سرپرست رہے اور تمام زمانہ مین بزرگونکا یہی طریق ہے کہ اپنی اولاد لایق کارگذار کو
انتظام سپرد کردیتے ہین اور خود اُسکے ہر ایک کام کی اصلاح کیطرف متوجہ رہتے ہین پس
تجہکو مناسب ہے کہ باوجود ایسے لایق کارگذار دہوتے کے پہر تو بذات خود ہر ایک کام کرتی ہے
اور اس ضعیفی مین اسقدر تکلیف و مشقت اپنے اوپر گوارا رکہتی ہے پس آیندہ اگر تو میرا کہنا
نہین مانیگی تو کوئی چندے تیرا اسباعت نہوگا علاقہ تیرا تمام و کمال ضبطی مین آجاویگا اب
بہی اگر تو سمجھہ جاوے تو بہتر ہے بعد تقریر مہاراجہ کی سنکر رانی سدا کنور نے کچھہ جواب نہ دیا اور
ایک آہ بہرکر بلبل تصویر کیطرح چپ کر رہی اُس روز سے مہاراجہ تو منتظر اسباب کا
تہا کہ دیکہیے سدا کنور اب کیا جواب دیتی ہے اور وہ درپردہ اُس فکر مین تہی کہ کسیطرح لاہور سے
بہاگ جاوے اور اپنی جان اُس شہر سے سلامت بچا لیجاوے چند روز کے بعد ایک رات
سدا کنور بہاگنے پر مستعد ہوکر بہانہ درشن دربار گوردوارہ جی کے کہ قلعہ کے شمالی
دروازے کے آگے ہے شام کے بعد قلعہ سے نکلی اور سواری کہوڑ بہل کے جہکے

گھوڑے سوار رفتار تھے امرتسر کیطرف کا رستہ لیا دو گھنٹہ کے بعد مہاراجہ کو خبر ہوگئی
کہ رانی سدا کنور بھاگ گئی اوسیوقت شہزادہ کھڑک سنگھ کے نام حکم جاری ہوا کہ ایک رسالہ
سوار وہ کہ جنکے گھوڑے بہت تیز ہون مامور کرکے سدا کنور کو پکڑ منگائے اور سوارون کو
تاکید کردے کہ جہان اسکو پاوین قید کر کے لے آوین چنانچہ اوسی وقت حکم کی تعمیل ہوئی وہ
سوار اسکی گرفتاری کو دوڑ گئے اور انہین راستے مین جا پکڑا اور بحالت قید لاہور مین
لے آئے مہاراجہ نے اسکے واسطے قید کا حکم دیا اور فوج جبستہ مامور کی کہ سدا کنور
کا کل ملک و املاک و خزانہ ضبط کرلین چنانچہ چار پلٹنین اور ایک توپخانہ ٹکیریان کو گیا
اور پندرہ روز تک محاصرہ کرکے سدا کنور کی فوج کے ساتھ لڑتے رہے مگر ٹکیریان کا
قلعہ کہ نہایت مستحکم تھا فتح نہوا جب اس حال سے مہاراجہ کو اطلاع پہنچی تو مصر دیوانچند کے
نام حکم جاری کیا کہ اپنا توپخانہ اور پلٹنین لیکر دوابہ بست جالندھر مین جاوے اور تمام
علاقہ سدا کنور کا ضبط کرکے شامل علاقہ سرکار کے کرلے نیز سدا کنور کو بحالت قید پا
بزنجیر اپنے ہمراہ لیجاوے کہ وہ اپنے اہلکارون کو قلعجات دینے کا حکم دیوے اور دخل سرکاری
کارداروں کا ہر ایک علاقہ پر کرادیوے چنانچہ مصر دیوانچند سدا کنور کو پابزنجیر اپنی حراست
مین لیکر معہ دو توپخانہ کلان اور چار پلٹن کے لاہور سے روانہ ہوا پہلے یورش اسکی
قصبہ وتالہ پر ہوئی رانی سدا کنور کی فوج جو وہان بیسر و سامان تھی تھوڑی سی لڑائی کے
بعد قلعہ و شہر چھوڑ کر بھاگ گئی مصر دیوانچند نے شہر پر اپنا قبضہ کرکے کاردار مامور
کردیا پھر آگے بڑھا اور قلعجات گرد نواح پٹھان کوٹ وغیرہ مقبوضہ رانی سدا کنور سب اپنے
قبضہ مین کرلئے اور زمیندارون سے اطاعت نامہ لکھوائے اسوقت رانی سدا کنور کی
حیثیت نہایت غمناک تھی اور جسوقت سے رانی مقید تھی ہزارون مرد و زن آہ کہ بیاختیار روتے
تھے پھر دیوانچند دریا بیاس سے اتر کر داخل علاقہ بست جالندھر کے ہوا اور قلعہ
ٹکیریان کو جو اسوقت قلعہ اول گنڈہ کہلاتا تھا اور دارالریاست رانی سدا کنور کا دہی مقام

تہا جا کر محاصرہ کر لیا فوج رانی کی جو قلعہ کے اندر تہی بمقابلہ مثل آتش بی اور فرنگیون کی طرف سے گولہ چلنا شروع ہوا مصر دیو انچند کے توپخانہ کی توپین اگرچہ بڑی بڑی تین اور شب و روز گولہ چلتا تہا مگر قلعہ ایسا مستحکم تہا کہ قلعہ والون کو باوجود اسقدر فوج و توپخانون کے باہر سے کچھ اندیشہ نہ تہا جب لڑائی طول پکڑ گئی اور مصر دیوان چند کو لڑائی سے اُس قلعہ کا فتح ہونا محال نظر آیا تو اپنا ایلچی قلعہ والون کی طرف بہیجکر قہر سلطانی سے ڈرایا اور در حالت خالی کر دینے قلعہ کے پرورش و نوکری ملنے کا امیدوار کیا تو اُنہون نے جواب دیا کہ ہمارے ساتھ تمہارا لڑنا اور جنگ کرنا عبث ہے کیونکہ جبکا یہہ قلعہ ہے اُسکے ہم نوکر ہین اور جب تک وہ ہمکو اجازت ندیوے جیتے جی ہم کبہی یہہ قلعہ اُسکے دشمن کے حوالہ نہین کرینگے چونکہ اس قلعہ کا مالک تمہاری قید مین ہے اس سے اگر اجازت نامہ درباب خالی کر دینے قلعہ کے ہمارے نام لکہوا کر بہیجدو تو ہمکو قلعہ کے خالی کر دینے مین کچھ عذر نہوگا مصر دیوانچند نے جب یہہ جواب پایا ایک اپنا معتبر رانی سدا کنور کے پاس بہیجا اور درخواست کی کہ رانی ایک اجازت نامہ اپنی مہر سے قلعہ داری کے نام درباب خالی کر دینے قلعہ کے لکہدیوے اُسنے جواب دیا کہ یہہ موقع تمہاری جوانمردی و شجاعت و دلاوری کے امتحان کا ہے تم مہاراجہ کی فوج کے افسر تہا توپخانہ اور لشکر لیکر اس چہوٹے سے قلعہ پر آئے ہو اور اتنے زور سے لڑ رہے ہو اب عاجز آکر چاہتے ہو کہ باتون مین قلعہ لے لین اگر کچھ دعوی جوانمردی کا ہے تو لڑکر قلعہ لو یہہ جواب رانی سدا کنور کا جب مصر دیوانچند نے سنا مارے غصہ کے آگ ہوگیا اور حکم دیا کہ جب تک سدا کنور اجازت نامہ لکہکر ندیوے کہانا پینا اُسکا بند رہے چنانچہ تین رات اور دو روز ایک دانہ اُسکے کہانے کو اور ایک گہونٹ پانی کا اُسکے پینے کو نملا دو روز تک تو اُس ضعیفہ عورت نے اُف نکی اور اپنے حال پر زار زار روتی رہی تب بہوک اور جو بہوکہ اور پیاس کے ماری اُسکی جان نکلنے لگی تو منشی کو بلاکر اجازت نامہ رانی کر دینے

قلعہ کا اپنے قلعدار کے نام لکہوا دیا اور مہر اپنی اپنے ہاتھہ سے کر دی مشہور ہے کہ جب
رانی سدا کنور نے چاہا کہ کاغذ کو لب سے تر کرکے مہر کرے تو زبان مارے پیاس کے ایسی خشک
تہی کہ کاغذ تر نہو سکا ناچار منشی کے حوالہ وہ مہر کر دی کہ وہ خود لگا دے جب یہ اجازت نامہ
مصر دیوانچند نے قلعدار کے پاس بہجوا دیا اُس نے فی الفور قلعہ مین دخل دیوانچند کا کرا دیا
اور تمام فوج نمک حلال رانی سدا کنور کی قلعہ سے باہر نکل آئی جب قلعہ پر دخل دیوانچند
کا ہو گیا تو کہانا کہانے اور پانی پینے کی اجازت سدا کنور کو ہوئی اور بیشمار خزانہ و دولت
و جواہرات و سامان و پشمینہ و ابریشمینہ اور ذخیرہ بندوقون توپون وغیرہ کا ضبطی مین
آکر لاہور کو روانہ ہوا شہر مکیریان کے دخل کیوقت سکہی فوج نے اُس شہر کو خوب لوٹا
اور رعیت کو ٹکڑے کا محتاج کر دیا بعد حصول اس فتح خداداد کے مصر دیوانچند سدا کنور
کو لیکر لاہور آیا مہاراجہ نے اس خدمت کے عوض مین اُسپر کمال مہربانی کی اور خلعت
فاخرہ بخشا اور رانی سدا کنور کے لئے بدستور قید رہنے کا حکم دیا چنانچہ وہ ضعیفہ قید
کی حالت مین چند ماہ رہکر بکمال غم و غصہ مر گئی اور ریاست خاندان کنہیا کی اسکے مرنے
سے بالختتام پہنچی اور علاقہ ریاست رانی سدا کنور کا مہاراجہ نے جب تمام و کمال ضبط
کر لیا تو ٹالہ کا قلعہ تو اُسمین سے شہزادہ شیر سنگہ کو جاگیر مین دیا اور باقیماندہ سردار
دیسا سنگہ مجیٹھیہ کی تحویل مین بشمول علاقہ کوہستان کے کر دیا گیا اور علاقہ بدہنی
واقع سس ستلج کا جو رانی سدا کنور نے مہاراجہ رنجیت سنگہ سے پوشیدہ صاحبان
انگریز کے حوالہ کر دیا تہا وہ انگریزون کے پاس تہا مہاراجہ نے اسباب مین چند مراسلہ
سر کلارک ڈوید صاحب بہادر ایجنٹ انگریزی کیطرف سے لکہے اور چاہا کہ بدہنی
کا علاقہ سرکار انگریزی چہوڑ دے مگر سرکار نے نہ چہوڑا اور جواب صاف دیا کہ جو
علاقہ رانی سدا کنور نے اپنے حین حیات سرکار انگریزی کی نذر کر دیا ہے اب
مہاراجہ مستحق اُسکے ملنے کا نہین ہے چونکہ عہدنامہ مین کوئی دفعہ اسطرح کے معاملہ

کی ذریعہ نہ تہی ناچار مہاراجہ خاموش ہو رہا مگر بعد فوت مہاراجہ رنجیت سنگھ و کنہر کہ
و نو نہال سنگہ کے جب مہاراجہ شیر سنگھ مسند نشین ہوا تو سنت باچہ و ور انتہ
سد اکنو رسک کہ اسکا دعوے تہا انگریزون کے یہان دعوی پیش کیا اور انگریزون
نے مستحق جانکر وہ علاقہ اُسکو دیدیا چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کو ہرگز یہہ بات
منظور نہ تہی کہ کوئی والی ملک و رئیس پنجاب کے علاقہ مین باقی رہے بلکہ یہہ منظور
تہا کہ ہر ایک کا ملک ضبط ہوکر اُسکے سلطنت و تسلط مین آجائے چنانچہ
خاندان ریاست قصور و ملتان و خاندان ریاست کنہیا و رام گڈہ و خاندان ریاست
بہنگیان وغیرہ سب کے سب لوٹکر برباد کردئے اب اسبات پر مہاراجہ کا مصمم ارادہ
ہوا کہ نواب منکیرہ کو بہی اُسکے علاقہ سے بالکل بیدخل کر دیا جائے مگر بدین خیال
کہ اُسکے پاس فوج نہایت عمدہ تہی اور توپخانہ بہی تہا یہہ ارادہ توقف مین رہا
اور ہر سال نواب کو تنگ کرکے پے در پے نذرانے و جرمانے وصول ہوتے رہے
اور طاقت نواب کی کم ہوتی رہی اب مہاراجہ نے سنا کہ نواب کے خزانہ مین
روپیہ نہین اور فوج بسبب نہ ملنے تنخواہ کے نوکری چہوڑ چہوڑ کر چلی جاتی ہے
یہہ موقع مہاراجہ کو خوب ملا اور چاہا کہ کسی جوانمرد و پہلوان کو اس مہم پر مامور
کیا جائے چنانچہ تمام سلطنت کے اہلکارون سے سردار ہری سنگھ نلوہ اس کام کے
واسطے منتخب کیا گیا اور پروانہ اُسکے نام جاری ہوا کہ کشمیر سے کوچ کرکے حضور
مین حاضر ہو اور دیوان موتی رام سردار ہری سنگھ کی جگہ صوبہ کشمیر کا قرار پایا
اور مصر دیوانچند کو بہی حکم ہوا کہ دیوان موتی رام کے ساتھ کشمیر کو جائے
اور بطور نیابت اُسکی تجویز سے کام کرے جب یہہ لشکر بہمبر تک پہنچ گیا تو مصر
دیوانچند مع توپخانہ و فوج واپس بلایا گیا اور اُسکو حکم ملا کہ اپنی فوج لیکر آہستہ
آہستہ روانہ ہو مگر جبتک کہ سردار ہری سنگھ نلوہ کشمیر سے آکر شامل فوج خالصہ

کہ یہہ فوج منگیرہ کی سرحد کے اندر داخل ہو جب یہہ لشکر چنیوٹ تک پہنچ گیا مہاراجہ
کو خبر آئی کہ نواب منگیرہ مہاراجہ کی فوج کشی کا حال سنکر مستعد بجنگ ہے اپنی
فوج کی پچہلی تنخواہ اُسنے دا کر دی ہے اور تمام فوج کے آگے یہہ ظاہر کیا ہے
کہ اگر تمہاری جانفشانی وجوانمردی سے یہہ علاقہ بدستور قائم رہا تو تمہارا انگرا
بہی بدستور بنا رہیگا اور تم نے عرقریزی وجانفشانی مین دریغ کیا تو سب کا
روزگار یکقلم جاتا رہے گا چنانچہ اسباب سے اُسکی فوج اب لڑنے پر مستعد ہے
یہہ خبر سنکر مہاراجہ خود ہی اُسطرف کو روانہ ہوا اور تمام سکہی فوج بڑے کر و فر
کے ساتھ مہاراجہ کے ہمراہ لاہور سے منگیرہ کو گئی جب مہاراجہ لاہور سے
بمقام مٹہہ جاکر فروکش ہوا سردار ہری سنگھ نلوہ کشمیر سے آکر خدمت مین
حاضر ہوا ۵۔۲۔ ماہ نومبر ۱۸۲۱ء کو مہاراجہ نے مقام مٹہہ سے کوچ کیا اور بمقام
بہکر جو داخل علاقہ نواب منگیرہ تہا جاکر فروکش ہوا شہر کے لوگ سکہون کی
غارت گری کے خوف سے بہاگ گئے اور باقیماندہ کو مہاراجہ کی فوج نے
لوٹ کر خاک مین ملا دیا قلعہ بہکر پر مہاراجہ کا قبضہ ہو گیا اور قلعہ دار نے
اطاعت مان کر قلعہ خالی کر دیا وہان سے ایک جنگی فوج ماتحت حکم سردار
دل سنگہ کے ڈیرہ اسمعیل خان کو مامور ہوئی اور سردار دل سنگہ نے
وہان جاکر شہر کا محاصرہ کر لیا دیوان نانک چند نواب منگیرہ کا گماشتہ جو
وہان حاکم تہا اپنی فوج لیکر لڑائی پر آمادہ ہوا مگر ایک ہی حملہ مین اُسکی فوج
بہاگ نکلی اور دیوان نانک چند بحالت ناچاری سردار دل سنگہ کی خدمت
مین حاضر ہوا اور نواب کا خزانہ و اسباب جس قدر ڈیرہ اسمعیل خان مین
تہا اُسنے سردار دل سنگہ کے حوالہ کر دیا بعد انجام اس کام کے سردار
دل سنگہ مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور تمام فوج یکجا ہو کر منگیرہ کو

روانہ ہوئی اور بمقام خانگڈہ پہنچکر مہاراجہ نے نواب کے کارندہ قلعہ سے
نکلوادئے اور اپنا قبضہ کرلیا وہان سے فوج آگے بڑہی یہہ خبر پاکر نواب
والی قلعہ منگیرہ نے بہی بڑی مضبوطی سے قلعہ کا انتظام کیا قلعہ کی چارون
دیوارون پر سپاہ اور توپخانہ ماموکیا اور دونو طرفون سے گولہ چلنا
شروع ہوا اگرچہ مہاراجہ کے ساتھہ بڑی بڑی توپین تہین اور شب وروز
اُنسے قلعہ پر آگ برسائی جاتی تہی مگر بسبب استحکام قلعہ کے صورت فتح
کی نمودار نہوئی اتنے عرصہ مین سکہون نے منگیرہ کا تمام علاقہ لوٹ لیا اور
گانوکے گانو اجاڑ دئے جب نواب کو اس حال سے اطلاع ہوئی اور مہاراجہ
کیخدمت مین ایک عریضہ لکہا اور اُسمین درج کیا کہ محرم مہاراجہ کا مین ہون
جسکو مہاراجہ نے محاصرہ کر رکہا ہے اور رعیت جسکو مہاراجہ کی فوج نے لوٹکر
برباد کردیا ہے گنہگار نہین ہے پہر وہ کیون لوٹی جاتی ہے مہاراجہ نے
یہہ پیام سنکر فوج کو منع کردیا کہ آیندہ دیہات علاقہ منگیرہ پر دست اندازی
نہو مگر خالصہ جی کی فوج غارت سے باز نہ آئی اور دور دور تک علاقہ ایسا
لٹا کہ مدت مدید کے بعد پہر آباد ہوا سکہون کی فوج کے باہر جانیکا یہہ باعث
تہا کہ منگیرہ کی سرزمین ریگی تہی اور چاہ کا کہودنا اُس زمین مین نہایت
مشکل تھا اس سبب سے ایک دستہ فوج کا بہت سے اونٹون کے ساتھہ دیہات
مین جاکر پانی لایا کرتا تہا پانی لینے کے واسطے وہ کیا جاتے تہے کہ گانوکے گانو
لوٹ کرلے آتے تہے تسپر وہ پانی اونٹون اور گہوڑون اور بیلون وآدمیون
کو کفایت نہین کرتا تہا اور مویشی وآدمی بہت سے پیاسے رہتے تہے آخر
مہاراجہ نے حکم دیا کہ فوج کمر ہمت کی باندہکر کچے کنوے زمین مین کہودے اور اُنمین سے
پانی نکالکر کام چلائے چنانچہ بہت سی فوج اس کام پر مامور ہوگئی اور چار روز

مین جا بجا چاہ کہود لئے اور پانی عام ہوگیا پچیس روز تک مہاراجہ نے قلعہ
کا محاصرہ رکہا اور دن رات جنگ ہوتی رہی نواب جنگ کرنیمین نہایت مستعد
تہا اور ممکن تہا کہ اگر دو برس تک بہی مہاراجہ قلعہ کا محاصرہ رکہتا تو کبہی وہ مستحکم
قلعہ فتح نہوتا تہا مگر مہاراجہ کے اقبال ایسے یاور تہے کہ خود بخود سب کام درست
ہوتے جاتے تہے ۲۲ - روز کے محاصرہ کے بعد ایک گروہ نواب کے مصاحبونکا
جو دل سے منافق تہے چوری چوری قلعہ سے نکل مہاراجہ کو آملا اور درپے اسباب
کے ہوئے کہ مہاراجہ کو فتح قلعہ مین امداد دین چنانچہ انہون نے مہاراجہ کو ایسے
مقام کے نشان دئے جہان سے بذریعہ توپ قلعہ بہت جلد فتح ہوسکتا تہا
مہاراجہ نے ان کی نہایت خاطر کی اور فوج کو حکم دیا کہ جہان جہان یہ نشان
دیتے توپین لگاکر قلعہ پر آگ برسائین جب ایسا حال وقوع مین آیا تو نواب کا
حوصلہ ٹوٹ گیا اور اُس نے اپنا ایلچی اظہار اطاعت کے لئے مہاراجہ کی خدمت
مین بہیجا اور ظاہر کیا کہ اگر مہاراجہ میری عزت برباد نکرے اور آیندہ کے لئے
گزارہ مقرر کرے تو مین حاضر ہوتا ہون مہاراجہ نے درخواست اسکی منظور کی اور
ازروے حلف کے وکیل کی تسلی کردی بعد اطمینان کامل نواب خدمت مین حاضر ہوا
مہاراجہ نے زانو تک اُٹہکر اسکی تعظیم کی اور اپنی مسند پر بٹہلایا اور آیندہ کیلئے
اطاعت نامہ لکہاکر علاقہ ڈیرہ اسمعیل خان کا بنام نواب حافظ احمد خان منکیرہ والے
کے واگزار رکہا اور سب علاقہ کی ضبطی کرلی اور حکم دیا کہ نواب قلعہ مین دخل سرکاری
کرادیوے چنانچہ بتاریخ ۲۵ - دسمبر سنہ [illegible]ع کو مہاراجہ کا دخل قلعہ مین ہوگیا۔ مہاراجہ
نے تمام توپین و بندوقین و باروت و سامان نقد وجنس نواب کا جو قلعہ مین تہا لے لیا
تہوڑا اسباب انمین سے نواب کو دیا بوقت رخصت کے نواب نے دو امر کی درخواست مہاراجہ
کی خدمت مین کی ایک تو یہ کہ بعد دخل مہاراجہ کے فوج شہر کو نہ لوٹے رعایا امن مین رہے

دوسرے نواب کی فوج کو مہاراجہ نوکر رکہین چنانچہ دونو التماس مہاراجہ نے منظور
کین اور فوج مین منادی کردی کہ فوج کا کوئی آدمی شہر مین نجائے اور سنگین
پہرہ دروازون پر مقرر کردیا اور نواب کی فوج مین سے اچہے اچہے جوان لایق
انتخاب کرکے نوکر رکہہ لئے سوای ان لوگون کے جو پہلے نواب سے برگشتہ ہوکر مہاراجہ
کو آملے تہے بعد فتح قلعہ کے مہاراجہ نے انکو منہہ نہ لگایا اور فرمایا کہ یہہ لوگ سخت
بیوفا مین نواب کا نمک انہون نے سالہاسال کہایا آخر اسکے ساتہہ بیوفائی
کی اور اسکے دشمن بنکر اسکی بیخ کنی کے درپے ہوگئے تو اب ہماری خیرخواہی یہہ
کیا کرینگے مہاراجہ نے اگرچہ اپنی فوج کو شہر مین جانیکی ممانعت کردی اور دو پلٹنین
دونو دروازون پر محافظ کردین مگر وہی محافظ شہر مین لوٹنے کے لئے گہس گئے
اور کچہہ لحاظ مہاراجہ کی ممانعت کا نہ کیا جب ایک طرف سے شہر لٹنے لگا تو دوسری
طرف کی محافظ فوج بہی غارت کرنے لگی مہاراجہ یہہ خبر پاکر خود سوار ہوا اور شہر مین
سے سکہان فوج کو نکالکر مسلمانی فوج شہر کی محافظ مقرر کی اور سردار امیر سنگہہ
سندہانوالیہ کو ناظم علاقہ منضبطہ نواب منگیرہ کا مقرر کیا علاقہ بہکرولیہ کا مسمی
راجکور کہتری کو بطور نہیکہ دیکر مقام منگیرہ سے بسمت بہاولپور کوچ کیا اور نواب
کے علاقہ مین داخل ہوکر پانچ لاکہہ روپیہ کی طلبی کا حکم بنام نواب بہاولپور کے
جاری کیا چونکہ یہہ روپیہ کسی حساب وکتاب مین نہ تہا نواب نہایت حیران ہوا
کہ آیا یہہ طلبی کسی قسم کی مجہہ سے ہوتی ہے اسواسطے اسنے بذریعہ اپنے وکیل
کے تفصیل اس پانچ لاکہہ کی دریافت کی تو مہاراجہ کمال غضبناک ہوا اور فرمایا
کہ بیس لاکہہ روپیہ کا ملک نواب بہاولپور کی حکومت مین ہے اب ہم اس سے
ڈہائی لاکہہ روپیہ سال سے کم نذرانہ نہین لینگے بہرحال پانچ لاکہہ روپیہ اس کو
ادا کرنا ہوگا ورنہ ریاست ضبط کیا جائیگا چونکہ نواب بہاول پور کا

تمام حالت قصور ملتان و منکیرہ وغیرہ کی اپنی آنکھ سے دیکھ چکا تھا ناچار
تنگ و ترش ہو کر بحالت مجبوری روپیہ ادا کر دیا اور دل مین تصوّر
کر لیا کہ ایک روز یہہ زبردست میری ریاست ضرور چھین لیگا مگر
پیش کیا جاتی تھی جب روپیہ نذرانہ کا مہاراجہ نے خاطر خواہ بہاولپور
سے لے لیا تو براہ ملتان لاہور کو معاودت کی اور بتاریخ ۱۷ فروری
سنہ ۱۸۲۲ء لاہور مین داخل ہوا اور آٹھ ماہ تک لاہور مین قیام رکھا
اس سال کے آخیر مین اٹک کی طرف سے خبر آئی کہ بہت سا ملکیہ قوم
افغان ہزارہ و علاقہ اٹک وغیرہ نے جمع ہو کر ارادہ کیا ہے کہ اٹک
کے علاقہ سے سکھی فوج دور کر دی جاوے چنانچہ دس ہزار آدمی کا مجمع
تو ہو چکا ہے ابھی اور جمع ہوتے جاتے ہین اُن کا ارادہ ہے کہ اٹک پر
یورش کرین یار محمد خان حاکم پشاور سے بھی اُنہون نے مدد مانگی مگر
اُس نے انکار کیا یہہ خبر سُنتے ہی مہاراجہ نے مصر دیوان چند کے نام
حکم صادر کیا کہ اپنا توپخانہ اور چار پلٹن لیکر اٹک کو روانہ ہو چنانچہ وہ
بموجب متواتر اٹک مین پہنچا اُسکے جانے تک دشمنون کا مجمع بہت بڑھ گیا
تھا اور مصر دیوان چند نے پے در پے جنگ اُنکے ساتھ کی مگر اُن کا مجمع
نہ ٹوٹا اور سرکاری فوج بہت کام آئی جب یہہ خبر لاہور پہنچی مہاراجہ کی
طبیعت کچھ علیل تھی پہلے تجویز ہوئی کہ جرنیل الہی بخش کا توپخانہ اور دو ہو گل سنگھ
کی پلٹنین اودھر بھیجی جاوین پھر مہاراجہ خود بھی ماہ جنوری سنہ ۱۸۲۳ء
مین اٹک کو روانہ ہوا بہت سی فوج پارکاب گئی جب دریاے جہلم سے عبور
کیا خبر پہنچی کہ مہاراجہ کی آمد آمد سنکر دشمن متفرق ہو گئے اور مصر دیوان چند
نے بھاگتے ہوئے ملکیہ کا تعاقب کر کے بہت سی اُنمین سے قتل کئے ہین

خبر سنکر مہاراجہ خوش ہوا اور فوج کو حکم دیا کہ ہمراہ شہزادہ کہڑک سنگ کے لاہور کو معاودت کرے اور خود مہاراجہ وزیر آباد مین آکر چند روز سیر و شکار مصروف رہا اُسی مقام پر خبر پہنچی کہ راجہ کسور سنگھ حاکم جمون کا تقضاے الہی مر گیا ہے اور میان گلاب سنگھ اُسکا بیٹا اپنے باپ کی جگہ سرکار کے کام مین مشغول ہے مہاراجہ نے کسور سنگھ کے مرنے کا کمال افسوس کیا کیونکہ اُس نے کوہستانی علاقہ کا خوب انتظام کیا تھا اور اپنی سعی و کوشش سے اُسنے اکثر علاقجات فتح کرکے مہاراجہ کی قلمرو کے شامل کئے تہے اور بہت سے افسوس کے بعد میان گلاب سنگھ جمون سے طلب کیا جب وہ حاضر ہوا تو میان دہیان سنگہ و گلاب سنگھ و سچیت سنگھ تینون کسور سنگہ کے بیٹون کو راجگی کے خطاب بخشکر گرانبہا خلعت عنایت کئے اور راجہ گلاب سنگہ کو پہاڑ کا حاکم بنایا کل علاقہ کوہستانی نئے سرے اُنکے حوالہ کیا راجہ دہیان سنگہ کو امیر الامراء و مصاحب خاص کا عہدہ دیا راجہ سچیت سنگہ کو فوج کا افسر بنایا اور تینون کو علیحدہ علیحدہ جاگیرین دیں اور سرفراز کیا بعد فراغت اس کام کے مہاراجہ لاہور مین آیا ایک ماہ کے بعد پہر بنظر گردش و دورہ ملک کے تاریخ اسوج بدی ترودشی ۱۸۷۹ بکرمی ماہ ستمبر ۱۸۲۲ء کے آغاز مین مہاراجہ نے لاہور سے ایک برجستہ فوج کے ساتھ کوچ کیا چند روز گوجرانوالہ مین قیام فرمایا اور سردار مہان سنگھ اپنی باپ کی سمادہ کے بننے کا حکم دیا پہر وزیر آباد مین ایک ہفتہ رہکر مچھلی کا شکار کہیلا پہر آگے روانہ ہوکر دریاے جہلم کے کنارے جا اوترا اُس مقام پر کشمیر کے علاقہ سے خبر پہنچی کہ مسلمان زمیندار علاقہ پکہلی و دہمتور کے بر سر شورش و فساد ہین ناظم کشمیر نے اگرچہ چندبار فوج قاہرہ اُنکی سرکوبی

کے لئے مامور کی ہے مگر بسبب کثرت اُنکی کے انتظام نہین ہوتا اب یہان تک نوبت پہنچی ہے کہ اُنہون نے سرکاری کارداروں کو وہان سے نکالدیا ہے اور اپنے قدیمی مالک کو حاکم بنایا ہے چونکہ وہ علاقہ سردار ہری سنگہ نلوہ کا فتح کیا ہوا تھا اور وہ تمام رعیت سردار ہری سنگہ نلوہ کے نام سے کانپتی تھی اسواسطے سردار ہری سنگہ کے نام حکم جاری ہوا کہ دو پلٹن اور ایک توپخانہ موجود لیکر داخل درہ کشمیر کے ہو اور زمینداران پکہلی و دہمتور کو ایسی سزا دیوے کہ بار دیگر اُنکو شورفسادکرنیکی طاقت نرہے چنانچہ سردار ہری سنگہ بڑے زور وشور کے ساتھہ مقام جہلم سے چلکر داخل علاقہ کشمیر کے ہوا جب پکہلی کے علاقہ مین پہنچا نہایت غضب وغصہ سے سکہان فوج کو حکم دیا کہ زمینداروں کے گانو اور بستیان جولین غارت کرلین رعیت کو قتل کرڈالین چنانچہ بہت سے گانو لوٹے اور جلائے گئے سینکڑون لوگ قتل ہوئے جو روبرو آیا سلامت جانے نہ پایا بعد تعدی جب سکہون نے شروع کی خاص پکہلی و دہمتور کے زمینداروں نے بڑا مجمع کیا اور اپنی عزت وآبرو کے بچانے کے لئے لڑائی پر مستعد ہوئے اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی آخر زمیندار توپون کے مقابل نٹہر سکے اور بے اختیار بہاگے سردار ہری سنگہ نے وہ وہ بستیان دل کہولکر لوٹین اور رعیت کو قتل کیا چنانچہ تین ہزار زمیندار تو مارا گیا اور سینکڑون زخمی ہوئے فوج کا ایک ایک سپاہی لوٹ کے مال سے دولتمند ہوگیا جب وہ علاقہ سردار ہری سنگہ نے بزور شمشیر سر کرلیا قدرے فوج وہان مامور کی اور مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا بعد انفصال اس مہم کے مہاراجہ نے جہلم سے عبور کیا اور اٹک کے کنارے پر پہنچا یار محمد خان حاکم پشاور کا وہان حاضر ہوا اور اُسنے ایک

لاکهه روپیه زرخراج پیش کیا مهاراجه نے بہت خوش ہوکر اُسکو خلعت بخشا اور کہاکہ جب زمینداران اٹک نے فساد برپا کیا اور تم سے مدد طلب کی تمنے اُنکی امداد نه کی ہم اسبات سے بہت خوش ہوئے اور وفاداری کے یہی معنی ہین جو تم سے ظہور مین آیا اُسنے عرض کی که زمینداران نواح اٹک بڑے مفسد ہین یہان کسقدر فوج کا مامور رہنا مناسب ہے چنانچه مصر دیوانچند کے نام حکم جاری ہوا که اپنی فوج و توپخانه کے ساتھه متصل قلعه اٹک کے فروکش رہے بعد اس انتظام کے مهاراجه نے لاہور کو معاودت کی اور لاہور پہنچکر ملک منگیره کا جو نواب حافظ خان سے چهینا گیا تها بعوض دو لاکهه روپیه سالانه کے سمبان احکور وجمعیت رامی کو بطور اجاره دیا اور مسمی ہزاری بدن سنگه کو صوبه ملتان کا کارکن مقرر کیا

جنگ کرنا مهاراجه رنجیت سنگه کا افغانون کے ساتهه بمقام کوه تہیری اور بعد شکست کے فتحیاب ہونا اور مرجانا راجه سنسار چند کا اور تعمیر ہونا فصیل شہر امرتسر کا اور سزا دینا مفسدان یوسف زئی کو اور فتح ہونا قلعه نارا گڈه کو ٹلہرا اور مرجانا نواب حافظ احمد خان والی سابق منگیره اور فتح ہونا قلعه سری کوٹ کا اور مقرر ہونا پہلے گوربکهه سنگه و چونی لال کا اور پهر دیوان کرپا رام کا صوبه داری کشمیر اور مانگنا مهاراج کا لیلی گهوڑی کا یار محمد خان حاکم پشاور سے اور ذکر واقعات سید احمد جهادی

سال ۱۸۷۹ بکرمی کے آخر مین مهاراجه رنجیت سنگه نے خبر پائی که محمد عظیم خان

یارگ زیئی جو بعد قتل وزیر فتح خان کے اپنے خاندان کے دشمنون پر غالب آکر سلطنت
کابل مین صاحب اختیار و مدارالمہام ہوا ہے اُسکا پختہ ارادہ ہوگیا ہے کہ پشاور
کا علاقہ اور قلعہ اٹک مہاراجہ کے تسلط سے چھوڑا لے اس ارادہ پر اُس نے
جدید فوج بیشمار نوکر رکھہ لی ہے اور تمام علاقہ کابل مین اشتہار جاری کر دئے
ہین کہ مسلمانون کی لڑائی اب سکہون کے ساتھہ ہونیوالی ہے جنہون نے اسلام
کی سلطنت کا بہت سا حصہ اپنے تصرف مین کرلیا ہے پس جس شخص کو خدا کے
واسطے اپنی جان کا دینا منظور ہو بمجمع اہل اسلام مین حاضر ہو چنانچہ اس اشتہار
کے مشتہر ہوتے ہی ہزارون افغان صرف مرنے کی خاطر وزیر کے پاس جمع
ہوگئے ہین بالفعل ملکیہ کا مجمع مقام کوہ ٹہیرے جو قلعہ اٹک سے اٹہارہ کوس
غرب کیطرف واقع ہے ہوتا ہے محمد عظیم خان بہی اُن کے شامل نہین ہوا بمقام
پشاور فوج جمع کر رہا ہے جوق جوق فوج کابل سے اُسکے پاس چلی آتی ہے
اور کوہ سوات و بنیر و علاقہ آفریدی و ختک وغیرہ سے ہزارہا لوگ نہایت
آرزو کے ساتہہ چلے آتے ہین مہاراجہ کو چاہئے کہ بہت جلد فوج دریا موج
لے کر دریاے سندہ کو جائے اور قبل اسکے کہ ملکیہ کا ہجوم بیشمار ہو جائے
انکی سرکوبی کرلے ایسا نہو کہ لاکھون تک نوبت پہنچ جائے اور مہاراجہ کو انکی لڑائی
مین تکلیف پہنچے یہہ خبر جب مہاراجہ نے جاسوس کی زبانی مفصل سنی تو سخت
اندیشہ ناک ہوا اور فوج کے جمع کرنے کے لئے احکام جاری کئے ہر ایک مقام
سے پلٹنین و رجمنٹین و توپ خانے طلب ہوکر لاہور مین فوج کا لام قایم
ہوا چنانچہ ابتداے ماہ ماگہہ سے آخر پہاگن تک تمام فوج بمقام شاہدرہ جمع
ہوگئے اور حکم روانگی کا ملا فوج سکہی بڑے کروفر سے بکوچ متواتر اٹک کے
کنارے پہنچی وہان سے مہاراجہ نے ایک جاسوس دریا کے اسطرف بہیجا کہ دشمنون

کے مجمع کی خبر لائے تین روز کے بعد جاسوس واپس آیا اور خبر دی کہ بڑا ہجوم
افغانون کا مقام کوہ بہیری ہو رہا ہے اور محمد عظیم خان بمقام نوشہرہ
فروکش ہے جب وہ بہی شامل مجمع کے ہو جائیگا تو تمام فوج یکجا ہوکر دریا کے
کنارے آئیگی چونکہ بسبب آغاز موسم بہار کے اسوقت دریائے سندہ مین
پانی بہت آگیا تہا اور کشتی بہی موجود نہ تہی مہاراجہ کو یہہ بات منظور ہوئی کہ کسیطرح
دریا سے اوترکر بہت جلد دشمنون کے مجمع پر جا پڑے اور اُنکو متفرق
کر دیوے اگر محمد عظیم خان بذات خود فوج لیکر اُن کے شامل ہو گیا
تو پہر اُنکا متفرق کرنا مشکل ہوگا مگر بغیر موجودگی کشتیون کے دریا سے اُترنا
محال تہا اول کشتیون کی تلاش کی گئی جب نہ ملین تو پایاب رستہ تلاش کیا
گیا اور مہاراجہ خود اُس راستہ سے اوتر گیا مہاراجہ کے ساتہہ فوج بہی بہت سی
اوتر گئی مگر اور فوج کے اوترنے کے وقت یکایک دریا کا پانی چڑہ آیا اور پانسو
آدمی کے قریب ڈوب کر مر گئے فوج ڈوب جانیکا مہاراجہ نے بہت افسوس کیا
اور مشہور حال مہاراجہ کے دریائے سندہ سے اُترنے کا یہ ہے کہ جب مہاراجہ
رنجیت سنگہ دریائے اٹک کے کنارے پر پہنچا اور دیکہا کہ دریا مین پانی بہت ہے
اور کشتی کوئی موجود نہین تو خدا پر بہروسا کر کے اپنا گہوڑا اُس دریائے
زخار و موج مین ڈال اور عین دریا کے اندر جاکر گہوڑا کھڑا کر دیا اور پانی دریا
کا اُسوقت مہاراجہ کی رکاب کے برابر تہا جب تک مہاراجہ دریا
مین کہڑا رہا اور فوج عبور کرتی رہی کسیطرح کا نقصان نہونے پایا جب مہاراجہ
دریا کے اُس پار پہنچا دریا بطور سابق ہو گیا اور پانسو آدمی سوار و پیادہ
دریا مین غرق ہوکر تلف ہو گیا غرض لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ دریا کا پانی
مہاراجہ کی اقبالمندی اور بزرگی کے سبب سے کم ہو گیا تہا اور یہہ اُسکی عین

لازمت تہی کہ جب تک دریا مین ٹھہرا رہا اور فوج اترتی رہی کسیطرح کا نقصان نہوا جب وہ دریا سے نکلگیا تو جسقدر آدمی اُسوقت دریا کے اندر باقی تہے سب کے سب ڈوب گئے دریای اٹک سے اترکر مہاراجہ نے قلعہ جہانگیر آباد کیطرف توجہ کی جب نزدیک پہنچا دشمن کی فوج جو اُس قلعہ مین تہی بسبب بے سامانی ابہی سے بہاگ گئی اور قلعہ پر مہاراجہ کا دخل بے جنگ و جدل کے ہوگیا ۲۵ - مارچ سنہ ۱۸۲۳ء مطابق ۳ - ۱۰ چیت سمت ۱۸۸۰ بکرمی مہاراجہ کی فوج ٹہیری پہاڑ کے پاس پہنچی واضح ہو کہ یہہ پہاڑی اٹھارہ کوس قلعہ اٹک سے اور ایک کوس نوشہرہ سے جانب پشاور دریاے لنڈہ کے کنارے پر ہے اٹک سے جب پشاور کو جاتے ہین تو نوشہرہ اور ٹہیری دہنی طرف رہجاتا ہے قلعہ اٹک سے جب ٹہیرے کو جانا منظور ہو تو اول دریای سندہ کو اُترے پہر دریای لنڈہ کو عبور کرے تو قلعہ جہانگیر آباد آتا ہے وہان سے انسان بمقام ٹہیری پہنچ جاتا ہے جب فوج مہاراجہ کی اُس نواح مین پہنچی تو خبر ملی کہ ہجوم ملکیہ لوگون کا ٹہیری کے پہاڑ پر دمبدم زیادہ ہوتا جاتا ہے اور یہہ بہی خبر گرم ہے کہ محمد عظیم خان خود بہی عنقریب مع اپنی فوج کے ملکیہ لشکر کے شامل ہونیوالا ہے اُسوقت مہاراجہ نے اپنے امراے دربار کے ساتھہ جنگ کا مشورہ کیا اگرچہ اور افسرون کی تجویز یہہ تہی کہ ابہی جنگ شروع ہو مگر جنرل ونٹور صاحب نے جو ایک اعلی افسر فوج کا تہا عرض کی کہ توقف اور دیر مین جمعیت دشمنون کی زیادہ ہوتی جائیگی اور یہہ بہی اندیشہ ہے کہ اگر محمد عظیم خان خود لشکر لیکر شامل ملکیہ کے ہوجائے گا تو اُنکو کمال تقویت حاصل ہوجائیگی مہاراجہ کو تقریر جنرل ونٹورہ صاحب کی پسند آئی اور حکم دیا کہ آج ہی دشمنون کے ساتھہ لڑنا چاہئے دوپہر پر ایک بجے کے وقت تیاری ہوگئی پہلے سواری کی فوج کو حکم ہوا کہ دہنی طرف پہاڑی

کے نیچے نیچے جاکر غنیم کی پشت کیطرف کھڑے ہون اگر غنیم بھاگے تو اسپر
حملہ کرین یا جب وقت لڑائی گرم ہو اور دیکھین کہ دشمن غالب ہوتا جاتا ہے
تو دوسری طرف سے لڑائی ڈال دین تاکہ دشمن کو دونو طرف سے فکر پڑجاے
اور جنرل ونٹورہ صاحب اور جنرل الارڈ صاحب کو حکم ہوا کہ براہ راست
نوشہرہ مین پہنچین اور محمد عظیم خان کو اسطرف کے آنے سے مانع ہون اور
اگر وہ جنگ کرے تو اُس سے لڑکر راستہ روکین چنانچہ وہ دونو جوان مرد
آٹھہ پلٹنین اور دونو توپخانے لیکر اُسی وقت نوشہرہ کو روانہ ہوگئے دو بجے
کے وقت مہاراجہ نے کیدان گورسہای سنگہ افسر فوج اکالیہ کو حکم دیا کہ
آگے بڑھکر پٹھانون پر حملہ کرے چنانچہ گورسہاے سنگہ سب سے اول کرنیل
مہان سنگہ اکالیہ کے ساتھہ پہاڑی پر چڑھا اُسکے پیچھے اُسکی تمام فوج بہت
جلدی کے ساتھہ پہاڑ پر چڑھنے لگی چوتھا حصّہ راستہ کا جب فوج طے کرچکی
تو مسلمانون نے بڑی سختی کے ساتھہ اُنپر حملہ کیا اور پے در پے گولیون کا مینہ
برسانے لگے اگرچہ اکالی فوج بھی بڑی چستی کے ساتھہ اُنسے لڑتی تھی مگر
بسبب اسکے کہ افغان بلندی پر تھے اور سہہ لینی مین ہر ایک حملہ مین
افغان ہی غالب رہتے تھے علاوہ گولیون کے بڑے بڑے پتھر دشمن کی
طرف سے اسقدر برستے تھے جسکا حد و حساب نہ تھا سکھی فوج اس وقت
بہت ماری گئی پتھرون اور گولیون سے بیشمار زخمی ہوئے آخر ایک افغان
چالاک نے سب سے آگے بڑھکر سنگورسہای کیطرف قرابین سرکی اور اُسکی
گولی سنگورسہای سنگہ کے سر مین لگی جس سے مغز اُسکا پاش پاش ہوگیا اور
گھوڑے سے گرکر مرگیا دوسرے افغان نے مہان سنگہ کیطرف آکر پشت کی
طرف سے خنجر مارا جس سے وہ سخت زخمی ہوا اب دونو افسرون کا یہہ حال

ہوا تو سکہون کے پاؤن اکہڑ گئے اور بے اختیار ہو کر بہاگے افغانون نے سکہون کا تعاقب کیا اور پیچہے سے بلکہ بے حساب قتل کر ڈالے اور اُنہین کے تعاقب مین افغانی فوج پہاڑی سے اتر کر میدان جنگ آگئی اس موقع پر سکہون کی فوج بسر کردگی پہولا سنگہ اکالیہ کے کہڑی تہی اُنہون نے مستعد ہو کر افغانون پر حملہ کیا اور افغان بڑے چست ہو کر اُنپر گرے اور آدہ گہنٹہ تک فریقین مین خوب تلوار چلی آخر پہولا سنگہ قتل ہوا اور اس فوج کے پانو بہی پیچہے کو ہٹے افغانون نے زیادہ نہ دم ڈالدیا اور قریب دو سو آدمی کے قتل کر دیا پہر تو خالصہ جی میدان مین نہ ٹہرے پشت دکہا کر بہاگے ایسا حال جب مہاراجہ نے دیکہا کمال تشویش مین پڑا اور خود سوار ہو کر چاہا کہ بہاگتے ہوئے سکہون کو روکے مگر وہ کب رکتے تہے کہ پیچہے ان کے افغان مار مار کرتے ہوئے چلے آتے تہے ناچار مہاراجہ نے نجیبون کی چارون پلٹنون کو ایک طرف اور دوسری طرف بہرمار پلٹن کو مامور کیا کہ بہاگتون کے راستے جا کر روک لین اور اگر نہ رکین تو گولیون سے اُڑا دین چنانچہ وہ فوج دو طرف سے اُنکی سد راہ ہوئی اور بہاگنے والون کو اپنے پاس پناہ دی افغانون نے جب یہہ دیکہا تو آگے نہ بڑہے وہین کہڑے رہ گئے مہاراجہ نے اُسوقت اپنی تمام فوج کو عام حکم دیا کہ ایکدفعہ پلٹنین اور توپخانے جمع ہو کر دشمنون پر حملہ کرین چنانچہ فی الفور حکم کی تعمیل ہوئی اور فوج بصورت مجموعی دشمن پر آگ برسانے لگی اور پہر تو یہہ حال ہوا کہ گویا سینہہ اُنپر برسنے لگا اور دوسری طرف سے مہاراجہ کی فوج سواری جو دشمن کی پشت کیطرف پہاڑی کی دوسری سمت کو کہڑی تہی پہاڑی پر چڑہ کر افغانون کے مقابل ہوئی اب افغان گویا سکہون کے

گھیرے مین آ گئے اور دو نو طرف اُنکو لڑنا پڑا اُسپر بھی اُنھون نے بڑی جوان
مردیان کین اور تلوارین کھینچ کھینچکر توپون پر آ پڑے اور بڑے بڑے حملون
کو روکا آخر تنگ آ گئے اور ایک سمت کو بھاگے سکھون نے اُن کا
تعاقب کیا اور پہاڑ مین چھپے ہوئے پکڑ پکڑ کر قتل کئے لڑائی کے وقت بلکہ
فوج منتظر تھی کہ کب محمد عظیم خان ہماری امداد کو آتا ہے مگر وہ ناچار ہوکر نہ آسکا
کہ جنرل ونٹورہ صاحب اور جنرل الارڈ صاحب نے نوشہرہ پہنچکر بڑے استحکام
کے ساتھ اُسکے آنیکا راستہ روک لیا تھا اور جو پانچ چھ کشتیان فوج بھلا کر
براہ دریا محمد عظیم خان نے ملکیہ کی امداد کے لئے روانہ کین تھین وہ جنرل
ونٹورہ صاحب نے گولے مار مار دریا مین غرق کرادین اور محمد عظیم خان
بالکل رک گیا پھر آگے نہ بڑھ سکا یہہ بھی ایک علامت مہاراجہ کی اقبال مندی
کی تھی کہ محمد عظیم خان ایسے وقت مین کہ سکھی فوج بھاگی جاتی تھی نہ آپہنچا
اگر ایسے نازک وقت مین وہ آجاتا تو کمال خرابی سکھون کے لئے ظہور مین
آتی اور مہاراجہ کو ایسے چیرہ دست دشمنون کے مقابلہ مین بڑی دقتین اُٹھانی
پڑتین اس لڑائی مین تین ہزار افغان مسلمان اور دو ہزار پانسو سکھہ
مارا گیا محمد عظیم خان کو جب یہہ خبر پہنچی بہت غم کیا اور اپنی فرودگاہ
سے پیچھے کو ہٹ گیا اور سکھی فوج اُس روز ہشت نگر مین جاکر مقیم ہوئی
دوسرے روز وہان سے کوچ ہوا اور بتاریخ ۲- ماہ چیت مطابق ۵- ماہ مارچ
سنہ ۱۸۲۴ع مہاراجہ پشاور مین داخل ہوا بڑا مفسد اُس علاقہ کا فیروز خان
خٹک بھی اس لڑائی مین قتل ہوا فیروز خان خٹک بھی مارا گیا ان کے سوا
اور بھی بڑے بڑے نامی افغان اس جنگ مین کام آئے اس سے پشت محمد
عظیم خان کی ٹوٹ گئی اور فتح سے ناامید ہوکر کابل کو چلا گیا یار محمد خان حاکم

پشاور کا مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایک گھوڑا گہر بار نام جسکی
تعریف مہاراجہ پہلے ہی سن چکا تہا اور چاہتا تہا کہ یار محمد خان سے وہ گھوڑا
لیا جائے بطور نذر گذرانا یہہ گھوڑا کمیت رنگ میانہ قد خوش رفتار
خوبصورت ولایتی نسل کا نہایت عمدہ تہا مہاراجہ اُس گھوڑے کے ملنے
سے کمال خوش ہوا اور سوار ہوکر دیکہا اور زبان گوہر افشان سے گوہر بار
کی تعریف کی اور بہت خوش ہوکر منجملہ ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ زرخراج
کے جو دیا محمد خان کیطرف تہا پچیس ہزار روپیہ معاف کردیا اور ایک لاکہہ
روپیہ نقد وصول کرکے خلعت فاخرہ اُسکو بخشا اور تاریخ یکم ماہ بیساکہہ کو مہاراجہ
نے پشاور سے لاہور کو معاودت کی اور سولہ روز مین راستہ طے کرکے ۱۶ بیساکہہ
کو داخل لاہور ہوا چونکہ مہاراجہ کو اس فتح کے حاصل ہونے کی کمال خوشی تہی
چند روز کے بعد امرتسر گیا اور پچیس ہزار روپیہ دربار صاحب امرتسر مین گرنتھہ صاحب پر چڑھایا لاہور و امرتسر دونو شہرون مین روشنی کرائی اور
ہاتہی پر سوار ہوکر شہر لاہور و امرتسر کے بازارون مین روپیہ بکہیرا ہندو و
مسلمانون کی عبادت گاہون مین جاکر بہت سا روپیہ نذر گذرانتا چنانچہ چار
ماہ تک مہاراجہ امرتسر مین قیام پذیر رہا بعد اسکے لاہور آیا اور تمام سردی
کا موسم لاہور مین گزارا تا اور جشن ہولی کا بڑی دہوم دہام سے کیا شروع سال
سمت ۱۸۸۱ بکرمی مین اگرچہ مہاراجہ کا ارادہ تہا کہ ڈیرہ جات کیطرف دورہ کرے
مگر پہاڑ سے خبر آئی کہ راجہ سنسار چند مر گیا دولت و مال و جواہرات پشتون کا
اندوختہ چہوڑ مرا ہے اسواسطے مہاراجہ نے اُسطرف کا ارادہ فسخ کرکے دینانگر
کیطرف کوچ کیا اور ۱۹ جیٹہہ کو مقام دینانگر فروکش ہوکر فقیر عزیز الدین کو
حکم دیا کہ نادون جاکر راجہ انرودہ چند فرزند و جانشین راجہ سنسار چند سے

دو لاکہہ روپیہ طلب کرنے اگر دینے مین عذر کرے تو اُسکو گدی سے اوتار کر
ملک و مال اُسکا ضبط کرلے چنانچہ فقیر عزیز الدین ایک رجمنٹ سوارون کی
ساتھہ لیکر نادون پہنچا اور راجہ انرودہ چند نے حکم مہاراجہ کا سنا یا اُس کے
ہوش و حواس اس حکم کے سنتے ہی اُڑ گئے کہ اسقدر روپیہ اسکے پاس
موجود نہ تہا ہر چند اُسنے زاری و عجز و نیاز کیا سنا نہ گیا آخر مہاراجہ نے
ایک لاکہہ روپیہ معاف کرکے حکم دیا کہ ایک لاکہہ روپیہ فی الفور داخل ہو
ورنہ بیدخلی عمل مین آئیگی چنانچہ وہ ایک لاکہہ روپیہ انرودہ چند نے ادا
کرکے خلعت راجگی کا لیا اور مسند نشین باپ کا بنا وہان سے فقیر عزیز الدین
حسب الحکم مہاراجہ کے منڈی کیطرف گیا اور راجہ منڈی سے ساتھہ ہزار روپیہ
طلب کیا چونکہ اُسکے ذمہ سالانہ چالیس ہزار رہتا وکیل کی معرفت عذر زیادہ
طلبی کا مہاراجہ کے حضور مین کیا اُسکو یہہ جواب ملا کہ اس سال سے رقم نذرانہ
کی تمام راجون کے نام ڈیوڑہی کردی گئی ہے اگر کوئی عذر کریگا تو ریاست سے
بیدخل ہوگا راجہ منڈی حکم مین دم نہ مار سکا اور ساتھہ ہزار روپیہ دیدیا علیہ
ازان فقیر دس ہزار روپیہ راجہ سکیت اور چھہ ہزار روپیہ راجہ کلو اور چالیس
ہزار روپیہ راجہ چمبہ سے وصول کرکے خدمت مین حاضر ہوا اس سال مین مہاراجہ
نے تمام پہاڑی راجون کے نام خراج ڈیوڑہا کر دیا مطلب یہہ تہا کہ یہہ لوگ
نہایت کمزور و کم طاقت رہین دولتمند ہوکر باغی نہ بنجائین اس کام سے
فارغ ہوکر مہاراجہ امرتسر مین آیا اور تجویز کی کہ جسطرح شہر لاہور کے گرد فصیل
پختہ بنی ہوئی ہے شہر امرتسر کے گرد بھی بنوائی جاوے اس ارادہ پر
مستحکم ہوکر مہاراجہ نے تمام سرداروں و مصاحبون کے نام احکام جاری
کئے کہ تمام اہلکار و مصاحب اس کام کے انجام پر مستعد ہو جائین چنانچہ ایک

ایک حصہ دیوار کی تعمیر ایک ایک سردار کے تفویض ہوگئی اور سبنے ملکر بڑی
تیزی وتندی کے ساتھ تعمیر کا کام جاری کیا سردار فتح سنگہ اہلووالیہ سے
بہی اس کام کے اجرا کے لئے ایکہزار معمار منگوایا گیا اور ایک ہزار سردار دل سنگہ
اور دیوا سنگہ سے غرض کوئی سردار جاگیردار وغیرہ باقی نہ رہا جسسے اس کام مین
مدد نہ لی گئی بعد جشن دسہرہ کے مہاراجہ لفریحاً لاہور سے وزیر آباد تک گیا
اور چندے سیر وشکار مین مصروف رہا وہان خبر پہنچی کہ پشاور کے علاقہ مین
افغانان یوسف زئی نے فساد برپا کر رکہا ہے قلعہ دربند مین جوسکہی فوج اور
تہانہ رہتا ہے اُسکا محاصرہ یوسف زئیون نے کرکے دانہ پانی فوج کا بند کردیاہی
اور چاہتے ہین کہ سرکاری فوج کو نکالکر قلعہ مین اپنا دخل کرین اس خبر کے سنتے ہی
مہاراجہ نے بذات خود پشاور کو کوچ کیا اور ۸۔ کاتک کو دربند جا پہنچا مہاراجہ
کے وہان جانے سے افغانون نے قلعہ کا محاصرہ چہوڑدیا اور دریائے اٹک
کی دوسری طرف چلے گئے جب مہاراجہ دریا کے کنارہ پہنچا دور سے افغانی
فوج اور اُنکی چہوٹی چہوٹی جہنڈیان نظر آئین دیکہتے ہی مہاراجہ دریا سے اُترا
اور مرگ ناگہانی کیطرح دشمنون پر جا پڑا تہوڑی سی لڑائی کے بعد افغانی فوج
بہاگ نکلی سواری کی فوج اُنکے تعاقب پر مامور ہوئی اور بہت افغان پکڑکر قتل
کئے بہت سے گانو اُن کے پہونک دیے شام کو سب فوج واپس آکر کیمپ کے
شامل ہوئی دوسرے روز مہاراجہ جریدہ طور گڈہی لگواہ کیطرف گیا وہان سے
سردار یار محمد خان حاکم پشاور حاضر ہوا اور ضامن بنا کہ آیندہ کبہی قوم یوسف
زئی فساد نکریگی ہمیشہ اطاعت مین رہیگی بعد اس انتظام کے وہان سے ۱۸۔
مگہر کو مہاراجہ نے بمقام حسن ابدال آکر قیام کیا اس مقام پر دیوان موتی رام
کشمیر سے آکر قدمبوس ہوا اور بعد حصول ملازمت واپس چلا گیا ۲۲۔ ماہ

پوہ کو مہاراجہ لاہور مین داخل ہوا پانچہزار روپیہ نذرانہ نواب حافظ احمد خان والی سابق منگیرہ نے بابت خراج علاقہ ڈیرہ اسماعیل خان داخل کیا وکلاے نواب بہاولپور نے بہی سالانہ نذرانہ بے عذر و بہانہ داخل خزانہ کرکے رسید حاصل کی آغاز سنہ ۱۸۹۱ بکرمی مین بہت سی شکایتین ناظم کشمیر کی مہاراجہ کے سننے مین آئین اور دیوان موتی رام ناظم کی نسبت کی نسبت انتہا درجہ قوی ہوگیا کہ اسنے مال سرکار کا غبن کیا ہے اسواسطے وہ اُس خدمت کے عہدہ سے معزول ہوا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ مہاراجہ نے اُسکی تمام جائداد کی قرقی کرلی اور اُسکی جگہہ دو شخص مسمیان گورمکہہ سنگہ و چونی لال کو ناظم کشمیر کا مقرر کیا اور حکم دیا کہ دونو شخص ملکر انتظام مالی و ملکی صوبہ کشمیر کا کرین ۱۶ - ماہ بیساکہہ کو مہاراجہ لاہور سے امرتسر کو گیا اور چند روز وہان قیام رکہا وہان سے براہ ہوشیارپور پہاڑی علاقہ مین داخل ہوا اول مقام انب سے اونہ کو گیا اور بابا صاحب سنگہ بیدی سے ملاقات کی اور پانچہزار روپیہ نذرانہ اوسکو دیا وہان سے سری جوالا دیوی کے استہان پر جاکر درشن کئے اور بہت سا روپیہ دیوی کی نذر گذرانا اور دو ہزار روپیہ غربا و فقیر پر تقسیم کیا وہانسے براہ نورپور واپس آکر دینانگر مین قیام کیا چونکہ قلعہ کوٹلہ و تارا گڈہ دونو قلعہ نہایت مستحکم پہاڑ کے علاقہ مین تہے اور اندیشہ تہا کہ کوئی مخالف اُنمین قلعہ بند ہو جاے تو مشکل سے قلعہ فتح ہونگے اسواسطے مناسب تصور کیا گیا اور اُنپر قبضہ سرکاری ہو جائے چنانچہ ایک ستعد فوج دونو قلعون کے فتح کرنے کے لئے مامور کی قلعہ تارا گڈہ نورپور سے جانب کوہ برفانی حد ملکت راجہ چمبہ پر واقع ہے جب سرکاری فوج نے اُسکا محاصرہ کیا تو راجہ چمبہ کا وکیل مہاراجہ کے پاس آیا اور پچیس ہزار روپیہ نذرانہ دیکر وہ قلعہ مہاراجہ کے تسلط سے بچا لیا

وہان سے فوج ماموره قلعہ کوٹاہر کو گئی جو علاقہ جیوان دون مین ضمیمہ اون کے قریب واقع تہا جب اسکا محاصره ہوا تو راجہ جیوان دون کا جو تہانہ دار بڑا بہس رہتا تہا قلعہ بند ہوا تہا جو سلئے دیوان کرپارام کرا سکو فوج کے ساتہ ودہہ کو مامور کیا اور احکام بسوہلی وجسرو نہر وجمعدار خوشحال سنگہ کے نام بہی احکام جاری ہوئے کہ اپنی اپنی فوج لیکر قلعہ کوٹلہر کو جاوین چنانچہ یہہ تمام فوج قلعہ کوٹلہر پر مامور ہوئی سب سے پیچہے سردار ومہنا سنگہ ملوئی بہی ادسطرف روانہ کیا گیا چونکہ پانی کا چشمہ جسکا پانی قلعہ کے اندر جاتا تہا باہر تہا اسسبب سرداروں نے اسکا پانی قلعہ کے اندر جانے سے بند کر دیا جس سے قلعہ والے نہایت بیقرار ہوئے اور امان مانگی اور قلعہ حوالہ کر دیا راجہ شمشیر سنگہ مالک قلعہ کا علاقہ تمام وکمال سرکار مین ضبط ہوکر صرف بارہ ہزار روپیہ کی جاگیر اسکے گزاره کے لیے مقرر ہوئی یہہ قلعہ نہایت مضبوط تہا اگر اسمین پانی کی وقت نہوتی تو فتح ہونا اسکا نہایت مشکل تہا انہین ایام مین نواب حافظ احمد خان سابق والی منکیرہ حال جاگیردار ڈیره اسماعیل خان مرگیا اور نواب شاہنواز خان اسکا بیٹا اسکی جگہ جاگیردار بنا اوسی سال کے موسم برسگال مین مصر دیوان چند فالج کی بیماری سے مرگیا چونکہ یہہ سردار بہت لایق تہا اوسکے بعد مصر سکہدیال اسکا بہائی قائمقام اسکا مقرر ہوا مصر دیوانچند بڑا ہوشیار کارگزار صاحب عقل وتدبیر تہا اور تہا ملتان منگیره وکشمیر وغیره بڑے بڑے علاقہ اس جوانمرد کی جانفشانی وبہادری سے فتح ہوئے اسکے مرجانیکا مہاراجہ نے کمال غم کیا اور فی الحقیقت یہہ شخص اسی لایق تہا کہ مہاراجہ اسکے مرنیکا غم کرتا اس سال مین جب مہاراجہ جشن دسہره بمقام لاہور کرچکا تو لاہور سے کوچ کرکے بتمام گرہی گلہ دریای چناب کے کنارے پر پہنچا اور فوج بسر کردگی شہزاده کہڑک سنگہ لیے ڈیره دو تہانان کیطرف مامور کی جب فوج ڈیره دادو خان تک جا پہنچی حکم پہنچا کہ یہہ فوج پہلے ڈیره اسماعیل

اتہو بہا ہے اور ایسا ہی شاہنواز خان سے جو بعد مرنے اپنے باپ نواب حافظ احمد خان کے جاگیردار
قرار پایا ہے پچیس ہزار روپیہ نذرانہ وصول کرے جب یہہ کام ہو چکے تو علاقہ بنون
کیطرف جاکر خوانین بنون کو مطیع کرے یہہ حکم جاری کر کے مہاراجہ نے لالہو کو بلایا اور شہزادہ
کہڑک سنگہ پہلے ڈیرہ اسمٰعیل خان گیا اور پچیس ہزار روپیہ نواب شاہنواز خان سے وصول کیے
آگے بڑہا جب بنون کے قریب پہنچا خوانین بنون کے بمقابلہ پیش آئے اور چار لڑائیان
پے درپے لڑے بہت سے آدمی مارے گئے آخر اطاعت قبول کی اور مہاراجہ کا عمل و دخل
اسملک میں ہو گیا اور اسی سال ۱۸۹۳ء بکرمی مین خبر پہنچی کہ زمینداران علاقہ گندگڈہ
نے فساد برپا کرکے عباس خان خٹک کو جو مہاراجہ کیطرف سے وہان قلعدار و کاردار تہا
قید کرلیا ہے مہاراجہ کے ملازم اپنے علاقہ سے نکال دیے ہین یہہ حکم سنکر مہاراجہ نے سردار
ہری سنگہ نلوہ اور جنرل ونٹورہ فرانسیس کو ایک مستعد فوج و توپخانہ کے ساتہہ ادہر روانہ
کیا اور حکم دیا کہ زمینداران مفسد کو سزا دیکر عباس خان کو قید سے چہوڑا دین جب یہہ فوج گندہ
گڈہ پہنچی پہلے زمیندار بمقابلہ پیش آئے اور خوب لڑے بہت سے آدمی فریقین سے کام آئے
جب زمینداروں نے دیکہا کہ اب اس فوج کے ہاتہہ سے جان و مال سلامت رہنا مشکل ہے
تو سب نے اطاعت قبول کی اور عباس خان کو قید سے چہوڑ دیا چونکہ قلعہ سری کوٹ وہان سے
بہت نزدیک تہا ملک پکہلی و دہتور کے متصل الحدود تہا اور ابتک مہاراجہ کا قبضہ اوسپر
نہین ہوا تہا سردار ہری سنگہ بعد فراغت کام گندگڈہ کے تمام فوج لیکر اودہر گیا افغان
لوگ جو قلعہ کے اندر رہتے تہے بمقابلہ پیش آئے اور میدان سے شکست کہا کر قلعہ مین محصور ہو گئے
سردار ہری سنگہ نے نہایت سختی کے ساتہہ قلعہ کا محاصرہ کیا افغان پندرہ روز تک
قلعہ کے اندر سے لڑتے رہے چونکہ قلعہ بہت بلند تہا توپ کا گولہ اوسپر کارگر نہین ہوتا تہا
اور قلعہ والون کی گولیان برابر سکہی فوج مین پڑتی تہین آخر قلعہ والے طول محاصرہ سے تنگ
آگئے اور اطاعت منظور کی وہان سے فراغت پاکر سکہی فوج حسب الحکم پشاور کیطرف متوجہ ہوئی

اور یار محمد خان حاکم پشاور سے ایک لاکھہ روپیہ خراج سالانہ وصول کیا اور لاہور کیطرف معاودت
کی چونکہ نواب بہاولپور کا بہی اُنہین دنون مین مرگیا تہا اور رحیم یار خان اُسکا
بیٹا اُسکی جگہہ مسند نشین نہین ہوا تہا اُسکے وکیل کو بہی تاکید ہوئی کہ نذرانہ مسند نشینی کا داخل
کرے چنانچہ پچیس ہزار روپیہ داخل ہوا پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ مسمیان گورکہہ سنگہ
وچونی لال دو کس ناظمان کشمیر مقرر ہوئے مگر اُنسے انتظام ملک کا نہوا مہاراجہ نے
بسبب نالیاقتی وعدم ارسال زر مطلوبہ اُنکو برخاست کیا اور دیوان کرپا رام کو صوبہ
کشمیر کا مقرر کرکے بہیجا اُسنے وہان پہنچکر بخوبی انتظام کیا اُنہین ایام مین راجہ ظالم
سین فرمان فرمای منڈی مرگیا اور اُسکی جگہہ بیرسین اُسکا برادرزادہ راجہ الیسر سین
کا کنیزک زادہ اپنی لیاقت و دانائی سے مالک ریاست کا بنا اُسنے پچاس ہزار روپیہ نذرانہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کو بہی اپنی مسند نشینی کے عوض مین دیا اور مہاراجہ نے راجہ رنجیت
سنگہ کو پہاڑ کی طرف مامور کیا کہ راجہ بیرسین کو گدی نشین کرکے مہاراجہ کیطرف سے راجگی
کا خلعت اُسکو پہنائے چنانچہ راجہ سوچیت سنگہ نے حسب الحکم منڈی مین جاکر راجہ
بیرسین کو مسند نشین کیا اور واپس آیا ماہ بہادون مین مہاراجہ بیماری تپ سے نہایت
بیمار ہوگیا یہانتک کہ اُمید زیست کی نہ تہی مگر حکیم عنایت شاہ و عزیز الدین کے معالجہ
سے شفا ہوگئی اور غسل صحت کرکے مہاراجہ نے جشن دسہرہ کا بڑی دہوم دہام سے کیا
اُسی زمانہ مین پشاور سے خبر پہنچی کہ سردار یار محمد خان حاکم پشاور کے پاس ایک گہوڑا
لیلی نام نہایت عمدہ چالاک تیز قدم غریب طبع خوبصورت موجود ہے بڑے بڑے نامور
بادشاہ اُسکے خواہشمند مین ہزار ون روپیہ اُسکی قیمت کے دیتے ہین مگر وہ گہوڑا یار محمد
خان کسیکو نہین دیتا لیلی گہوڑی کی تعریف سنکر مہاراجہ بیتاب ہوگیا اور حکم دیا کہ
ایک پروانہ یار محمد خان کے نام درباب بہیجدینے اُس گہوڑی کے جاری ہو مگر اُسکے جواب
مین یار محمد خان نے بہت سی عذرات لکہے اور بیان کیا کہ وہ گہوڑا سخت بیمار ہے بالفعل

اوسکو مین نہین بہیج سکتا اس جواب سے مہاراجہ بہت غضبناک ہوا اور سردار بدہ سنگہ سندہانوالیہ کو حکم ہوا کہ چار پلٹن اور دو توپخانون کے ساتھ پشاور کو جاوے اور دریاے اٹک کے اسطرف اوترکر یار محمد خان سے گہوڑا طلب کرے اگر وہ دیدیوے تو فبہا ورنہ اٹک سے اوترکر پشاور پر دخل کرلیوے یار محمد خان کے ملک و مال کو ضبط کرکے داخل سرکار کرے جب یہہ خبر روانگی فوج کی یار محمد خان لے سنی فوراً مہاراجہ سے باغی ہوگیا اور سید احمد جہادی جو ہندوستان کے علاقہ سے ایک بڑی جمعیت کے ساتھ علاقہ یوسف زئیون مین فردکش تہا اپنی امداد کو بلایا اسکے بلانے سے وہ بہی معہ اپنی فوج کے پشاور مین آکر یار محمد خان کے ساتھ شامل ہوا اور چاہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے نوکر جو قلعجات متعلقہ پشاور ہین اوہین نکالدیے جاوین چنانچہ دونو نے ملکر قلعہ حیدرو پر جسکے اندر مہاراجہ کی فوج رہتی تہی حملہ کیا اور ۲۰ روز تک محاصرہ رہا اگرچہ اس قلعہ مین سرکاری فوج بہت کم تہی مگر قلعہ والون نے نہایت بڑی جوانمردی اور دلیری کے ساتھ قلعہ کو بچاے رکہا اور دشمن کے ساتھ لڑتے رہے قصبہ حیدرو اس لڑائی کے سبب سے بالکل ویران ہوگیا اسوقت سردار بدہ سنگہ دریاے اٹک کے اسطرف اترا ہوا تہا اگرچہ اسکو دریا سے اوترنے کی اجازت نہ تہی مگر جب اسنے سنا کہ قلعہ حیدرو کے اندر کی فوج محاصرہ مین ہے اور آجکل دشمن قلعہ کو فتح کرلینگے تو اس سے رہا نہ گیا اور فوراً دریا سے اوترکر مابین قلعہ جہانگیرا اور سیدو کے خیمہ زن ہوا اسکے جانیکے بعد افغانون نے محاصرہ قلعہ حیدرو کا چہوڑ دیا اور بڑی جمعیت کے ساتھ فی الفور سردار بدہ سنگہ کیطرف متوجہ ہوئے اور سید احمد و یار محمد خان دونو نے ملکر سردار بدہ سنگہ کو چارون طرف سے گہیر لیا اور رسد بند کردی بوقوع اس حال کے سردار بدہ سنگہ نے مہاراجہ کو اطلاع اس امر کی دی مہاراجہ یہہ سنکر نہایت غضبناک ہوا کہ اوسنے اجازت کسواسطے دریاے اٹک سے اترا پہر مہاراجہ نے راجہ دہیان سنگہ اور راجہ گلاب سنگہ کے نام حکم جاری کیا کہ

فی الفور آٹھہ پلٹن اور دو توپخانون کے ساتہہ پشاور کو کوچ کرین اور نیز شہزادہ شیر سنگہہ اور جنرل ونتورہ صاحب اور جنرل الارڈ صاحب کو پشاور کی روانگی کا حکم ملا جب یہہ لشکر اٹک کی حدود تک پہنچا تو خبر آئی کہ سردار بدہ سنگہہ مین اور مسلمانون مین سخت لڑائی ہوکر سرکاری فوج نے فتح پائی مفصل حال اسکا یہہ ہے کہ سردار بدہ سنگہہ نے اس محاصرہ کی حالت مین کمال وقت اٹھائی تو اس نے فوج کے افسر جمع کئے اور تقریر کی اس محاصرہ مین کہ دشمنون نے ہمارا آب و دانہ بند کر دیا ہے اگر ہمنے نامردی کی تو بہوکہہ اور پیاس کے مارے مرجاینگے اور اگر ہم نے کمر ہمت کی باندہکر دشمنون کا مقابلہ کیا تو یا تو اس حالت مین مارے جائین گے یا فتح پاکر اس عذاب سے نجات پاینگے پس مناسب یہہ ہے کہ ہم دشمنون سے لڑین اور مردون کے معرکہ مین سرخرو ہون سردار بدہ سنگہہ کے کہنے سے تمام سکہان فوج جنگ پر مستعد ہوگئے اور ایسے لڑے کہ سید احمد جہادی اور یار محمد خان کی فوج معرکہ سے بہاگ نکلی سید احمد تو یوسف زیون کے ملک کو بہاگ گیا اور یار محمد خان پشاور کو لوٹ گیا سردار بدہ سنگہہ بہی اسکے پیچہے پشاور پہنچا یار محمد خان باطاعت پیش آیا سردار بدہ سنگہہ نے یار محمد خان سے کہا کہ پہلے وہ لیلی گہوڑا جسکے واسطے مہاراجہ مجنون ہو رہا ہے حاضر کرے سوائے اسکے اور معمولی نذر کے گہوڑے پیش کرے اور ایک اپنا بیٹا میرے ساتہہ کر دیوے کہ وہ ہمیشہ مہاراجہ کی خدمت مین بطور اطمینان خاطر مہاراجہ کے حاضر رہے یار محمد خان نے ظاہر کیا کہ لیلی گہوڑا مرگیا ہے اور معمولی گہوڑے اچہے سے اچہے پیش کرنے کو حاضر ہون اور بیٹے کا بطور یرغمال مہاراجہ کی خدمت مین پہنچانا بہی مجہکو منظور ہے چنانچہ گہوڑے نذر کے اس سے لئے گئے اور یرغمال کا لینا مہاراجہ کے حکم پر رکہا گیا بعد اس انتظام کے سردار بدہ سنگہہ اپنی فوج لیکر لاہور کو چلا آیا مہاراجہ

مہاراجہ اُسکی خدمتگزاری سے بہت خوش ہوا اور خلعت فاخرہ بخشا اس سال
[illegible] مہاراجہ بیمار رہا تو اسکی بیماری مین انتظام ملکی بہت بگڑ گیا اور مفسدون نے
اکثر مقامات پر یورش برپا کر دیا چنانچہ مالک کوٹ کپورتھلہ نے جسکا علاقہ مشرقی
کنارے دریای ستلج کے تہا مہاراجہ کے اس علاقہ مین دست اندازی کی جو
ستلج مین تہا اور مہاراجہ کے اہلکاران سے [illegible] چونکہ وہ ریاست انگریزی
حمایت مین تہی مہاراجہ نے اس باب مین بحضور نواب گورنر جنرل بہادر کیطرف
مراسلہ لکہا اور وہان سے مالک کپورتھلہ کو اس باب مین ممانعت کی گئی کہ مہاراجہ کے
علاقہ مین دست اندازی نہو اسیطرح افغانان [illegible] نے فساد برپا کیا اور بہاولپور
کے علاقہ مین قوم داؤدپوترہ جو نواب بہاولپور کے جدی قوم ہے بر سر فساد
ہوے چنانچہ ہر ایک مفسد کا انتظام قرار واقعی کر لیا - آخر ماہ [illegible] مین خبر پہنچی
کہ نواب گورنر جنرل بہادر کوہ شملہ پر رونق افروز ہین مہاراجہ نے [illegible]
عالیہ مین تحائف نفیسہ شاہانہ بہمدست [illegible] ان موتی رام اور فقیر عزیز الدین کے [illegible]
گورنر جنرل بہادر کے لئے ارسال کئے اور [illegible] پشمینہ [illegible] اور
قناتوں کا رچوبی پشمینہ کی بہت عمدہ ساخت کشمیر کا بنوا کر نواب [illegible]
بہیجا کہ یہہ تحفہ مہاراجہ کیطرف سے شاہ انگلستان کے حضور مین پیشکش کیا جاوے
یہہ دونو ایلچی مہاراجہ کے بہیجے ہوئے بماہ اپریل ۱۸۲۷ع لاہور سے روانہ ہوکر شملہ
مین پہنچے اور تحفجات مرسلہ مہاراجہ صاحب کے نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت
مین گذرانے لارڈ گورنر جنرل بہادر وہ تحفے دیکہکر بہت خوش و محظوظ ہوا
اور دونو ایلچیون کی بڑی عزت کی اور بڑے اعزاز واکرام کے ساتہہ تحائف دیکر
رخصت کیا اور فرمایا کہ یہہ تحفہ مہاراجہ کا شاہ انگلینڈ وہند کی خدمت مین بہیجا
جاویگا اور یقین ہے کہ شکریہ اسکا شاہنشاہ بہی مہاراجہ کی خدمت مین بہیجینگے اُنہی

ایام مین مہاراجہ کو پشاور سے خبر پہنچی کہ شیر محمد خان برادر سلطان محمد خان کے
پاس شیرین نام ایک گھوڑا نہایت عمدہ ہے اور وہ اُس گھوڑے کو جان سے عزیز
رکھتا ہے اور نہین چاہتا کہ وہ اُس سے کبھی جدا ہو مہاراجہ اگر اُس سے طلب کرے
تو یقین ہے کہ بعوض قیمت یا بطور نذرانہ دیدیگا یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے شہزادہ
کھڑک سنگھ کو پشاور کیطرف مامور کیا اور حکم دیا کہ جسطرح بنے وہ گھوڑا شیر محمد خان
سے لیکر حاضر کرے چنانچہ شاہزادہ فی الفور پشاور کو روانہ ہوا جب پشاور کے
متصل پہنچا یار محمد خان شہزادہ کے خوف کے مارے خیبر کے درہ کیطرف بھاگ
گیا اور شہر پشاور خالی چھوڑ گیا شہزادہ نے فی الفور شہر پشاور مین اپنا انتظام کر لیا
آٹھ ماہ تک سکھون کی خاص عملداری پشاور مین رہی آخر کار سلطان محمد خان نے اپنی
لیاقت اور ہوشیاری سے مہاراجہ کو رضامند کیا اور نذرانہ کے گھوڑے اور زر
نقد پیش کیا شیر محمد خان نے بعوض شیرین گھوڑے کے دس ہزار روپیہ کی جاگیر سالانہ
طلب کی چنانچہ بلا تامل دی گئی اور شہزادہ وہ گھوڑا لیکر لاہور کو چلا آیا پشاور کا علاقہ
تمام و کمال سردار سلطان محمد خان کے تصرف مین چھوڑا مگر یار محمد خان نے پھر
سلطان محمد خان کے ساتھ اتفاق کر کے پھر پشاور اپنے قبضہ مین کر لیا انھین ایام
مین خبر پہنچی کہ راجہ سنسار چند منڈی کے گھر دو لڑکیان نہایت خوبصورت غیرت
مہر و ماہ کی ہین اسواسطے مہاراجہ کو منظور ہوا کہ ایک لڑکی کا ناطہ اُنمین سے راجہ
دہیان سنگھ کے لیئے لیا جاوے اور اسباب مین ایک ایلچی پاس انرودھ چند جانشین راجہ
سنسار چند کے بھیجا گیا اور درخواست کی گئی کہ انرودھ چند ایک اپنی بہن کا ناطہ راجہ
دہیان سنگھ کو دیوے اگر حکم کی تعمیل نکریگا تو باقیماندہ ریاست سے بھی بیدخل ہوگا
چونکہ راجہ سنسار چند کے بزرگ خاندان کٹوچ سے راجہ بڑے عالیخاندان اور بڑے ذات
کے لوگ تھے اور پانچہزار برس سے انکی حکومت مین چلی آتی تھی اپنے عالیخاندان پر نازان

ہوکر انرودھ چند نے صاف انکار کیا مہاراجہ اُسکے انکار کرنے سے
کمال غضبناک ہوا اور درپے تخریب انرودھ چند کے ہوا سمت ۱۸۸۵ بکرمی
کے آغاز مین عرضی وکیل حاضر باش لودھیانہ کی مہاراجہ کے ملاحظہ مین گزری
کہ سپلارہند بمقام لدھیانہ تشریف فرما ہوا اور عند الحاضری مجھ سے
اُسنے خیر و عافیت مزاج مہاراجہ کی دریافت کی یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے
تحایف گرانبہا ہمدست فقیر عزیز الدین کے بنظر اتحاد سرکارین عالیین کے
سپہ سالار کیخدمت مین بھیجے سپہ سالار صاحب نے نہایت عزت اس سفیر کی کی اور
بڑے شوق سے ملاقات فرمائی اور اپنی طرف سے تحایف عجیبہ دیکر رخصت کیا
اُسی موقع مین پشاور سے خبر آئی کہ سید احمد جہادی جو شکست کہاکر یوسف زیون
کے علاقہ مین بہاگ گیا تہا وہان جاکر اُسنے پہر سامان اپنا درست کیا اور غازیون
اور جہادیون کا لشکر جمع کرکے پشاور کے میدان مین آیا اور علاقہ متعلقہ سردار
پاینده خان پر قابض ہوکر قلعہ قادر خان کا لے لیا ہے صبح و شام مین شہر
پشاور پر بہی قبضہ کرلیگا یہہ خبر سنکر مہاراجہ کمال متفکر ہوا اور جانا کہ اگر سید
احمد نے پشاور مین جمعیت بہم پہنچائی تو ہمارے علاقہ مین بہی شورش برپا کریگا
ابہی سے اُسکا انتظام کرلینا چاہیے چنانچہ شہزادہ شیر سنگہ و جرنیل الارڈ صاحب
و جرنیل ونتورہ صاحب کے نام حکم جاری ہوا کہ اپنے توپخانہ اور پلٹنین اور رجمنٹین لیکر
اٹک کیطرف کوچ کرین وہان جاکر اگر یہہ خبر پہنچی کہ سید احمد خان نے پشاور لے لیا
ہے تو دریا سے اوتر کر اس سے لڑین اور اُسکو ایسی سزا دین کہ پہر پشاور کو رخ
نکرے اور اگر پشاور پر بدستور یار محمد خان و سلطان محمد خان قابض ہون تو اُنسے
نذرانہ سالانہ وصول کرین جب یہہ فوج اٹک کے کنارے پر پہنچی سنا کہ پشاور پر ابہی
سید احمد خان قابض نہین ہوا اسواسطے یہہ تمام فوج دریا کے کنارے ٹہری رہی

اور سلطان محمد خان سے روپیہ منگوا بھیجا مگر دیوان دھنپت لازم سرکار شہزادہ کہڑک سنگہ کا جو اُس فوج کے شامل تہا بے اجازت شہزادہ شیر سنگہ و جرنیل ونتورہ صاحب و لارڈ صاحب کے دربار سے اُٹھ آیا اُسنے اپنی فوج ساتہہ بہیجا کر شہر پشاور پر قبضہ کر لیا چونکہ سردار سلطان محمد خان اُسوقت زر نذرانہ کے جمع کرنے مین مصروف تہا اُس دست اندازی سے اُسکے کام مین کمال ہرج ہوا اُسنے شہزادہ شیر سنگہ کی خدمت مین کہلا بہیجا کہ جس ملک کی تفویضگی کا روپیہ مجہہ سے طلب ہوتا ہے وہ ملک تو سرکار نے اپنے قبضہ مین کر لیا ہے اب کس بات کا نذرانہ مین دون شہزادہ شیر سنگہ اس حرکت سے جو دیوان دہنپت سے وقوع مین آئی کمال ناراض ہوا اور دونو افسر فرانسیس بہی کمال متردد ہوئے فی الفور دہنپت کے نام خط لکہا کہ شہر پشاور سردار سلطان محمد خان کے حوالہ کر کے واپس چلا آوے مگر دیوان دہنپت نے بزعم اسبات کے کہ وہ شہزادہ کہڑک سنگہ کا نوکر تہا شہزادہ شیر سنگہ کی تحریر پر کچہہ لحاظ نہ کیا بلکہ جواب سخت لکہا شہزادہ شیر سنگہ نے ناچار ہو کر چار پلٹنون کو حکم دیا کہ دریا سے اُتر جائین اور دیوان دہنپت کو گرفتار کر کے لے آئین چنانچہ وہ فوج پشاور مین گئی اور دیوان دہنپت کو وہان سے پکڑ لائی شہزادہ شیر سنگہ نے دہنپت کو ایسا پٹوایا کہ وہ نیمجان ہو گیا اور اُسکا ڈیرہ خیمہ مال و اسباب لوٹ لیا پندرہ روز تک شہزادہ کو جب روپیہ نذرانہ کا وصول نہوا تو عریضہ مہاراجہ کی خدمت مین لکہا اور حسب الاجازت مہاراجہ کے جنرل ونتورہ صاحب نے اپنی فوج لیکر دریاے اٹک سے اتر کر یار محمد خان پر زر نذرانہ کے لیے سخت تقاضا کیا وہان جنرل ونتورہ صاحب کو خبر ملی کہ لیلی گہوڑا یار محمد خان کے پاس موجود ہے چنانچہ اُسکے دینے کے لئے بہی یار محمد خان کو مجبور کیا یار محمد خان نے زر نذرانہ تو داخل کیا اور گہوڑے کے دینے کے لیے تین ماہ کا اقرار نامہ لکہدیا

بعد اس انتظام کے تمام فوج ماموره لاہور کو روانہ ہوئی اس فوج کی واپسی کے
بعد سید احمد خان نے پشاور پر یورش کی اور رعایا کو بہت تکلیف پہنچائی
آغاز سمت ۱۸۸۶ء میں فوج ماموره پشاور لاہور پہنچ گئی مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے جب حال موجودگی لیلی گھوڑی کا سنا تو جنرل ونتوره صاحب کو حکم دیا
کہ دوبارہ اپنی فوج ہمراہ لیکر پشاور کو جائے اور جسطرح پر بن سکے لیلی گھوڑا
یار محمد خان سے لے لے تعمیل حکم جنرل ونتوره صاحب پھر پشاور کو روانہ ہوا
اور بکوچ متواتر دریائے اٹک سے گذر کر دریائے لنڈہ پر خیمہ زن ہوا چونکہ اُسوقت
سردار یار محمد خان کے سید احمد کے ساتھ سخت مخالفت تھی سرکاری فوج کے
وہان جانے سے وہ کمال خوش ہوا اور چاہا کہ قلعہ او وہان جسپر سید احمد نے
اپنا قبضہ کر لیا ہے جنرل ونتوره سے مدد لیکر سید احمد کے قبضہ سے چھوڑا
لے چنانچہ اس التماس کے لئے وہ جنرل ونتوره کیخدمتمین آیا جنرل نے اُسکو
جواب دیا کہ پہلے تم سے لیلی گھوڑا مین لے لونگا تو تبتک تمہاری امداد پر مستعد
ہو جاؤنگا بعد اس تقریر کے یار محمد خان نے پشاور واپس جانیکا عزم کیا اور
چاہا کہ گھوڑا جنرل ونتوره کو دیکر اُسکی فوج ہمراہ لے اور سید احمد مفسد کو اپنے علاقہ
سے نکال دیوے اتفاقاً رستہ مین اُسکا مقابلہ سید احمد کے ساتھ ہو گیا اور فریقین
مین خوب تلوار چلی آخر بسبب اسکے کہ یار محمد خان کے ساتھ اُسوقت بہت تھوڑے
فوج تھی یار محمد خان کی فوج بھاگ گئی اور یار محمد خان قتل ہوا سید احمد کو جب یہ فتح
خداداد حاصل ہوئی تو اُسنے تمام اسباب سامان یار محمد خان کا اپنے قبضہ مین کر لیا اور
مستعد ہو گیا کہ پشاور پر بھی قبضہ کر لے مگر جب تک سرکاری فوج اُس علاقہ مین رہی
اُسکو جرات نہوئی کہ پشاور پر دست اندازی کرے بعد مارے جانے یار محمد خان کے جنرل
ونتوره صاحب نے علاقہ پشاور کا سردار سلطان محمد خان کے حوالے کر دیا اور لیلی

گھوڑا لیکر لاہور کو چلا آیا جب وہ گھوڑا مہاراج کے پاس پہنچا نہایت خوش ہوا
اور بعوض اس خدمت کے جنرل ونتورہ صاحب کو خلعت فاخرہ مع مالاے
مروارید بخشا اور جاگیر دو چند کر دی۔ یہہ گھوڑا بہرا اوصاف سے موصوف تھا
اُسکی تعریف مین تمام زمانہ رطب اللسان عذب البیان تھا جس زمانہ مین یہہ گھوڑا
کابل مین تھا فتح علی شاہ قاجاری شاہ ایران نے اپنا ایلچی اس گھوڑے کے لینے
کے لئے کابل مین بھیجا تھا اور قبول کیا تھا کہ مالک گھوڑے کا پچاس ہزار روپیہ نقد
نقد اُسکی قیمت لیلیے اور پچیس ہزار روپیہ کی جاگیر علاوہ نسلاً بعد نسلاً اُسکو ملیگی شاہ
روم نے بھی جب اُس گھوڑے کی تعریف سنی تو اُسنے شاہ ایران کو اُسکے لینے کیلئے
مراسلہ لکھا مگر یہہ گھوڑا یار محمد خان نے اپنی زندگی مین کسیکو نہ دیا آخر جب یار محمد خان
مارا گیا تو سلطان محمد خان نے وہ گھوڑا جنرل ونتورہ صاحب کے حوالہ کیا اور مہاراجہ
اُسپر سوار ہو کر کمال محظوظ ہوا جنرل ونتورہ کی واپسی کے بعد سید احمد نے پشاور پر
یورش کی سردار سلطان محمد خان نے بحالت [illegible]
اپنا عمل و دخل پشاور مین کر کے سردار [illegible] سلطان محمد خان کو [illegible]
اور قاضی و مفتی وہابی مذہب کے شہر مین مقرر کر دیئے [illegible] سید احمد سرکردہ فرقہ وہابیہ
کا تھا اور سبسے اول یہہ ہندوستان سے باتفاق مولوی محمد اسمٰعیل کے عرب کو گیا
اور علاقہ نجد مین رہکر وہابیہ مذہب کی تعلیم پائی پھر یہہ ہندوستان مین آیا اور چاہا کہ
بوسیلہ جہاد کے مجمع جمع کر کر کسی علاقہ کی ریاست حاصل کرے اس ارادہ پر اُسنے بہت روپیہ
جمع کیا اور قریب چالیس ہزار جہادی لوگ مجتمع کر کے پہاڑ پہاڑ ہو کر پشاور کے علاقہ مین
سر آنکالا بظاہر اُسکا یہہ اظہار تھا کہ مین کفار سے جنگ کر کے مسلمانی دین کو پھیلایا چاہتا
ہون چنانچہ اُسنے پشاور فتح کر کے بہت جمعیت اپنے ساتھہ کر لی علاقہ یوسف زئی کے
پٹھان بھی اُسکے ساتھہ بیشمار شامل ہو گئے تھے اور اُسکا ارادہ پنجاب پر یورش کرنے

کا قایم ہو گیا پہلے تحریر ہو چکا ہی کہ راجہ انرودہ چند مہاراجہ سنسار چند کے جانشین
سے مہاراجہ نے یہہ درخواست کی تہی کہ وہ ایک بہن اپنی کا رشتہ راجہ دہیان سنگہ
کے ساتہہ کر دیوے مگر اُسنے انکار کیا اب دوبارہ بہت اہتمام شدید اُسکے نام جاری کی
اور لکہا کہ اگر یہہ رشتہ نہ کا تو ریاست کی ضبطی عمل مین آئیگی چونکہ انرودہ چند کو اس رشتہ
کا کرنا ہرگز منظور نہ تہا اسواسطے وہ اپنے تمام مال و راج سے دست بردار ہو کر صاحبان
انگریز کی عملداری مین چلا گیا اُسکے جانے کے ارادہ سے مطلع ہو کر میان فتح چند
راجہ سنسار چند کے بہائی نے مہاراجہ کے نام اطلاع کی عرضی لکہی اور درج کیا کہ راجہ
انرودہ چند اپنی ریاست چہوڑ کر انگریزون کے علاقہ مین جانا چاہتا ہی اگر مہاراجہ بذات
خود بہت جلد ادہر کو تشریف لاوینگے تو اُسکو تہانبہ کر لیگا ورنہ وہ نکل کر ہاتہہ سے
جاتا رہیگا یہہ خبر سنکر مہاراجہ تین [illegible] لمبی مسافت نور پور کے راستے سے [illegible]
پہنچا مگر راجہ انرودہ چند مہاراجہ کے پہنچنے سے اول ہی اپنا اسباب لیکر دریاے ستلج
کے پار اوتر گیا تہا مہاراجہ نے اُسکا تمام علاقہ ضبط کر کے شامل خالصہ کیا اور اُسمین سے
علاقہ جاگیر تیس ہزار روپیہ کی جمع کا میان فتح چند راجہ سنسار چند کے بہائی کے نام
واگزار کیا چونکہ مہاراجہ سنسار چند کی دوسری رانی کے پیٹ سے جو رانی گدن کہلاتی
تہے دو لڑکیان نہایت خوبصورت تہین مہاراجہ نے اُس رانی کو یہہ پیام بہیجا
کہ ان دونو لڑکیون مین سے ایک کی شادی مہاراجہ کے ساتہہ کر دے اُسنے جواب
دیا کہ راجہ دہیان سنگہ کے ساتہہ تو مین ہرگز شادی اپنی لڑکی کی نہین کرتی البتہ
مہاراجہ کو اپنی لڑکی اِس شرط دیتی ہون کہ میرے خاوند راجہ سنسار چند کا علاقہ جو
بنام راجہ انرودہ چند کے واگزار تہا اب میرے بطنی بیٹے جودہبیر چند کے نام
واگزار ہو جاوے اور مہاراجہ اُسکو راجگی کا خطاب دے اور موافق رسم ہمارے
خاندان کے مہاراجہ نوشاہ بنکر اور سہرہ باندہکر ہماری گہر آوے اور شادی کرے

مہاراجہ نے پہلے یہہ بات منظور کی اور کہا کہ جب تک راجہ دہیان سنگہ کی شادی
ہو تب تک یہہ ملک جو وہ بیر سنگہ کے نام واگزار ہوگا مگر لوگون کی بات سے راجہ سنسار
چند کی لڑکیون کی خوبصورتی کا شہرہ سنا تو مائل ہوگیا علاقہ نادون کا جو وہ بیر چند
کے نام واگزار کرکے اسکو راجگی کا خطاب بخشا پہر تیاری شادی کی کی اور سہرہ باندہ کر
راجہ سنسار چند کے گہر گیا اگرچہ تجویز یہہ تہی کہ ایک لڑکی کے ساتہہ شادی مہاراجہ
کی ہو مگر جب مہاراجہ نے وہ دو لڑکیون کی صورت کہ غیرت بدر ماہ تہین دیکہی تو دونو
پر مائل ہوگیا اور دونو کو بیاہ کر لے آیا دونو کے پہیرے اسوقت ایک دم مہاراجہ کے
ساتہہ ہوگئے اور مہاراجہ دونو ڈولے لیکر خوش و خرم لاہور آیا سمت ۱۸۱۹ بکرمی
کے آغاز مین خبر پہنچی کہ شاہ لندن کیطرف سے کپتان پرنس صاحب بہادر تحائف لیکر
لاہور کو آتا ہے مہاراجہ نے دیوان اجودہیا پرشاد دیوان گنگا رام کے بیٹے کو صاحب
کے استقبال کے لئے ملتان کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ کنارہ دریا تک ملتان جاکر صاحب
کا استقبال کرے اور بڑی عزت کے ساتہہ لاہور لے آوے اور ایک فوج جرنیل ونٹورہ
صاحب کے ساتہہ ملتان کو روانہ کی گئی اور حکم ملا کہ وہ فوج داخل علاقہ نواب بہاولپور
ہوکر ایک لاکہہ پنجاہ ہزار روپیہ خراج کا جو اسکی طرف باقی ہے وصول کرے اگر وہ
نہ دیوے تو علاقہ کچہی کا جو اسکے تحت مین ہے ضبط کرلے چنانچہ جنرل مذکور نے بہاولپور
پہنچکر روپیہ طلب کیا نواب نے فی الفور ایک لاکہہ دیدیا اور پچاس ہزار روپیہ کے لئے
ایک ماہ کا اقرار کیا کہ ادا کریگا سمت ۱۸۸۸ بکرمی کی ابتدا مین کپتان جاکمن صاحب نام
ایک انگریز سیاح لاہور مین آیا مہاراجہ نے اسکی بڑی عزت کی اور مسافر پروری کا
حق ادا کیا اور حکم دیا کہ ہماری قلمرو مین جسجگہہ یہہ صاحب جاوے اسکی مہمانداری بخوبی
ہو چنانچہ پہلے وہ ملتان کو گیا پہر لاہور مین آیا اور مہاراجہ کا پروانہ ناظم کشمیر کے نام
لیکر کشمیر کو گیا چونکہ سید احمد جہادی کا زور شور پشاور کیطرف دن بدن بڑہتا چلا جاتا تہا

اُسکی سرکوبی کے لئے مہاراجہ نے فوج تیار کی مگر یہہ منظور ہوا کہ اسکا تمام حال دریافت
کیا جاوے کہ کسقدر اُسکی ہمراہی مین فوج ہے اور کس حالت مین ہے چنانچہ اسباب
مین سردار سلطان محمد خان ناظم پشاور کے نام حکم لکھا گیا کہ اُسکا کل حال عرض کرے
اور لکھے کہ کسقدر فوج اُسکی سرکوبی کو کفایت کریگی اُسنے جواب مین لکھا کہ سید احمد
کا گزارہ صرف مار دھاڑ پر ہے اور فوج قریب چار ہزار آدمی بے سروسامان حالت کر
اُسکے پاس موجود ہے جو صرف مرنے کی خاطر جمع ہے اور چاہتے ہین کہ کہین لڑین
اور مرجائین اس فوج کی جانفشانی سے وہ اکثر فتحیاب ہوجاتا ہے اور چندان حوصلہ
وشجاعت بہی اپنے آپ مین نہین رکہتا کیونکہ پہلے یہہ ایک ذلیل الاوقات سپاہی
نواب محمد میر خان والی ٹونک کا نوکر تہا چونکہ نوکری اسکو کم پڑتی تہی فراغت کی حالت
مین یہہ علم فارسی و عربی کا پڑہ گیا جب نواب نے دیکہا کہ اسکو شرعی علم پڑہنے کا شوق
ہے تو اُسنے اُسکو مطلق العنان کردیا اور تنخواہ وہ چندان کردی پہر تو یہہ تن علم پڑہنے
مین مصروف ہوا اور اس درجہ کو پہنچا کہ دہلی مین آکر اور اپنی علمیت کا امتحان دیکر
دستار وسند فضیلت کی حاصل کی بعد چند سال کے وہ مدعی اسبات کا ہوا کہ مین نے
محمد علیہ الصلواۃ والسلام کو خواب مین دیکہا ہے اور پیغمبر صاحب نے مجہکو حکم دیا ہے کہ مسلمانون
کو جمع کرکے کفار سے لڑو اور دین اسلام کو ترقی دو چونکہ لوگ اُسکو بڑا عالم فاضل صاحب فضیلت
جانتے تہے بہت سے آدمیون کو اُسکی تقریر پر یقین آگیا اور اچہے اچہے مولوی جو اُسکے
ہمدرس تہے مثل مولوی محمد اسمعیل وغیرہ اس ارادہ مین اُسکے ممد ومعاون ہوگئے پس
پہلے دہلی سے یہہ شخص کلکتہ کو گیا اور وہان سے جہاز مین بیٹہکر خانہ کعبہ کو گیا وہان نجد
کے وہابی علما بہت آئے تہے اُنسے اُسکی ملاقات ہوئی اور وہ یہان تک اُسپر
غالب آئے کہ اپنے مذہب مین اسکو ملا لیا اور اُسنے بہی تمام ہمراہیون کو اُسی مذہب
کی پابندی مین داخل کرلیا وہان سے پکا وہابی ہوکر پہر ہندوستان مین آیا اور مشہور

کیا کہ مین جہاد کرنے پر مستعد ہون ہر ایک علما کو چاہیے کہ مال وجان سے میری
امداد کرے ہر ایک مسلمان رئیس کے پاس یہہ خود گیا اور زر کثیر بہانہ امداد جہاد
وصول کیا بہت سی مسلمان جان دینے کیواسطے اسکے ہمراہ ہو لیئے چونکہ اصل
مطلب اسکا یہہ تہا کہ کسی بے انتظام علاقہ مین جاکر ریاست حاصل کرے اور والی ملک
بنجائے اسواسطے اس گوشہ کو اسنے اپنی خواہش کے مطابق پایا اور پہاڑ کے رستہ
پشاور کے علاقہ مین آپہنچا یوسف زئی کے پٹہان اسکے معتقد ہوگئے اور عالم اہل
جانکر خدمت کرنے لگے اسی گوشہ کو اسنے اپنا مسکن بنایا اور گہات مین رہا کہ
کب پشاور پر قبضہ کرے اب یہہ رات دن پشاور کے لینے کے درپے ہے اگر مہاراجہ
کو اسملک کا اپنے ماتحت رکہنا منظور ہے تو فوج بہیجکر اس بلا کو پشاور کے سر سے دفع
کرے ورنہ اختیار ہے کہ مین اسکے مقابلہ کی طاقت نہین رکہتا یہہ جواب سردار
سلطان محمد خان کا جب مہاراجہ نے سنا آٹہہ پلٹنین اور دو توپخانہ شہزادہ کہڑک سنگہ
کے ہمراہ بسرکردگی جنرل ونتورہ صاحب کے پشاور کو روانہ کئے مگر جبوقت یہہ فوج
پشاور پہنچی سید احمد پہاڑون پر چڑہ گیا چہہ ماہ تک یہہ فوج پشاور مین رہی سید احمد
نے اس عرصہ مین پشاور کیطرف رخ نکیا آخر شہزادہ فوج لیکر واپس چلا آیا جب یہ فوج
راولپنڈی کے رستہ لاہور کو آنے لگی تو ایک روز ڈیرہ لشکر کا بمقام موضع برسانی
جو ایک چہوٹا سا گانو راولپنڈی اور بکرالہ کے بیچ مین ہے ہوا وہان جنرل ونتورہ
صاحب نے ایک گنبد رومی عمارت کیطرح بنا ہوا دیکہا بڑے بڑے مسن ضعیف آدمی
اس علاقہ کے بلاکر حال دریافت کیا کہ یہہ گنبد کب بنا اور کیا بنا ہوا ہے ہر ایکنے
یہی بیان کیا کہ ہمارے بزرگ اس گنبد کو اسیطرح بنا ہوا دیکہتے آئے ہین نہین
معلوم یہہ کب کا بنا ہوا ہے چونکہ جنرل ونتورہ صاحب علم تواریخ سے بخوبی واقف
تہا اور سکندر کا سفرنامہ بہی اسکے پاس تہا اور اسمین لکہا ہوا تہا کہ پنجاب مین دو

مقام پر سکندر نے کچھ دفن کیا تھا اور اسپر گنبد بنوائے تھے اس نشان پر اور طرز
عمارت سے کہ رومی طور پر تھی جنرل ونتورہ کو یقین ہوگیا کہ اس گنبد کے اندر سکندری
دفینہ ہے پس زمینداروں کو حکم دیا کہ اسکو گرا دیں بہت روز تک وہ گرانے میں
مصروف رہے اور ڈیرہ وہیں اوتارا بہزار مشکل وہ مضبوط عمارت گرائی گئی تو
اسکی تہ سے پہلے ایک صندوقچہ چوبی نکلا جب اسکو کھولا تو ایک انگشتری طلائی جسمیں
نگینہ الماسی تھا نکلے اور اس الماس پر سکندر لکھا ہوا تھا اور دو تنگی طلائی جنپر سکندر
کی شبیہ مسکوک تھی سوا ان دو اشیا کے ایک آہنی صندوق تھا جب وہ کھولا گیا تو
اسمیں سے ایک طلائی صندوقچہ نکلا طلائی صندوقچہ میں تین کوزے پانی کے بھرے نکلے
ایک پانی کا رنگ سفید دوسرے کا نیلا تیسرے کا خاکی تھا جنرل ونتورہ نے وہ سب
چیزیں لے لیں اور لاہور آکر جب مہاراجہ کی خدمت میں پیش کیں مہاراجہ نے وہ سب
چیزیں اسکو دیدیں اور وہ تینوں پانی اسنے ولایت کو بھیجدئے جنرل ونتورہ صاحب
جب پشاور چھوڑکر لاہور آیا تو سید احمد جہادی نے پھر پشاور کا میدان خالی پایا فی الفور
یوسف زیوں کے علاقہ سے نکلکر پشاور پر یورش کی سلطان محمد خان کے پاس
اپنی ذاتی فوج بہت کم تھی اسنے اطاعت ان لی پھر تو سید احمد اپنی مراد کو پہنچ گیا
تمام علاقہ میں اپنے کاردار بھیجوائے سردار سلطان محمد خان کو نہایت عطا کی اور
خوب انتظام عرصہ دو ماہ تک کرکے بارادہ فراہمی فوج پھر یوسفزئیوں کیطرف چلا
گیا مگر وہاں جاکر اسکی تدبیر مخالف پڑی کہ اسنے بالکل بیباک ہوکر بخلاف مذہب
اہل سنت وجماعت تمام لوگوں کو اپنے وہابیہ مذہب میں داخل کرنا چاہا اور برملا منبر
پر بیٹھکر وعظ کیا کہ کوئی مسلمان کسی مقبرہ پر نجاوے اسکو وسیلہ پکڑکر دعا نہ مانگے اور
اپنے بڑے بزرگوں کی ارواح کچھ نذر نہ کرے کہ انکو ہرگز نہیں پہنچتا یہ مسایل اپنے مذہب کے
برخلاف جب لوگوں نے سنے تو حیران رہگئے اور ملاؤں سے حال دریافت کیا

ملا لوگون کا اُسمین کمال نقصان تہا اُنہون نے مکر تمام علاقہ کو سید احمد کا
دشمن بنا دیا علاوہ اُسکے ستانہ کے بزرگ عابد و خدا پرست لوگ اُس علاقہ کے
سید احمد کے ایسے جانی دشمن بنے کہ اُسکے حق مین کفر کا فتوی دیا اور کہا کہ سید
احمد وہابی اولیا کی کرامت کا منکر ہے آخر نوبت یہانتک پہنچی کہ یوسف زیون نے
اُسکو بزور شمشیر اپنے علاقہ سے نکالدیا اور اُسکی صورت سے بیزار ہوگئے جب
یہہ حال پشاور مین مشہور ہوا تو شہر والون نے ہجوم کرکے اُسکے اہلکار شہر سے
باہر نکال دیئے باقیماندہ خود بہاگ گئے یوسف زیون کے علاقہ سے نکلکر سید احمد
مظفر آباد کے پہاڑون مین گیا اور چند دیہات اُس علاقہ کے لوٹ کر چند روز گزارہ
کیا یہہ خبر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ کو پہنچی کہ سید احمد اب ہزارہ کی پہاڑون مین
غارت گری کرتا ہے تو چار پلٹنین اور ایک رجمنٹ اور دو توپخانے شہزادہ شیر سنگہ
کے ہمراہ ہزارہ کو مامور کئے اور شیر سنگہ بہت جلد پے در پے کوچ کرتا ہوا ہزارہ مین
پہنچا اگرچہ سید احمد کا اول ارادہ تہا کہ مقابلہ سے بہاگ کر اپنے آپ کو بچائے مگر ہمراہی اُسکے
لڑائی پر قایم ہوگئے کیونکہ وہ لوگ اُسکی ہمراہی مین صرف مرنے اور جان دینے کے لئے
آئے تہے انکا منشا کسی ریاست کے حاصل کرنیکا نہ تہا شہزادہ شیر سنگہ نے جاتے
ہی جہادیون کا محاصرہ کرلیا اور فریقین مین لڑائی شروع ہوئی اگرچہ سید احمد کی
فوج بڑی دلیری کے ساتہ سکہون سے لڑی اور سکہون کے پے در پے حملہ روکے
اور آگے بڑہنے نہ دیا مگر آخر کو توپون کے گولون سے تنگ آگئے اور سب نے
ملکر چاہا کہ ایکساہی دفعہ توپخانہ پر حملہ کرکے توپین چہین لین اس ارادہ پر جب دشمن
آگے بڑہے تو سکہون نے ایکہی مرتبہ تمام توپخانہ کو آگ دیدی اور
دوسری طرف سے پلٹن کے سکہون نے بندوقون کی باڑہ ماری جس سے
وہ سب کے سب مارے گئے اب تمام فوج مین سے صرف دو سو آدمی سید احمد کے

باقی رہے وہ بہاگ گئے پرستعد ہو گئے یہہ حال دیکھکر سید احمد بیع اپنے وزیر
محمد اسماعیل کے آگے بڑھا اور دونو ایسی تیزی و تندی کے ساتھہ تلوار مین
کہینچکر سکہون پر آپڑے کہ آئے ہی بہت سے آدمی تہتیغ کرڈالے پہر سکہون نے
چاروں طرف سے انکو گہیر لیا اور وہ دونو جوانمرد کمال سرخرو ہو کر میدان مین مارے
گئے شہزادہ شیر سنگہ نے سید احمد مولوی اسماعیل کے سر لٹواکر لاہور کو روانہ
کئے اور اسباب و سامان دشمنون کا سب اپنے قبضہ مین کرلیا اسی زمانہ مین
گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے مہاراجہ کو اطلاع ہوئی کہ جو سفیر انگریزی لفٹنٹ الکزینڈر
برنس صاحب ولایت سے تحائف لیکر لاہور کیطرف آتاہے امیران علاقہ سندہ اسکو
اپنے علاقہ سے گذرنے نہین دیتے اسبات کی تجویز مہاراجہ رنجیت سنگہ کرے
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسی وقت جرنیل ونتورہ صاحب کو حکم دیا کہ اپنی پلٹنین
اور توپخانہ لیکر سندہ کو روانہ ہو اگر امیران سندہ شرارت سے باز آئین اور سفیر
کے آنے سے مزاحم نہون تو انکو کچہہ نہ کہے ورنہ انکے علاقہ مین داخل ہو کر بزور
شمشیر انکو سیدہا کرے چنانچہ وہ جوانمرد اپنی فوج لیکر سندہ کو روانہ ہوا بعد
اس انتظام کے مہاراجہ نے دینانگر کیطرف کوچ کیا اُس مقام پر سٹر وید صاحب
بہادر ایجنٹ انگریزی برسم رسالت نواب گورنر جنرل کیطرف سے مہاراجہ کے
پاس آیا اور دوبارہ تاکید کی کہ دریا کہلنے راستہ سندہ کے تجویز مناسب کرنی
چاہیے ایسا نہو کہ امیران سندہ تحائف شاہنشاہ انگلینڈ کے جو مہاراجہ کے لئے
آئے ہین لوٹ لین اور سفیر صاحب کی جان پر بہی صدمہ پہنچے مہاراجہ ابہی اُس
تجویز مین تہا کہ عریضہ جرنیل ونتورہ صاحب کا بدینمضمون پہنچا کہ جب مین داخل
حدود سندہ کے ہوا امیران سندہ بمتابعت پیش آئے اور سب نے اطاعت
قبول کی اور سفیر صاحب کو اجازت دی کہ لاہور کو روانہ ہو اب سفیر عنقریب

ستان مین داخل ہوگا یہ خبر سنکر مہاراجہ بہت خوش ہوا اور ویڈ صاحب بہادر
کو اس سے اطلاع نہ پاکر بڑے اعزاز واکرام کے ساتھہ رخصت کیا وہان سے
مہاراجہ کوہستان لیے علاقہ مین داخل ہوا اور بمقام ٹھیری و سجان پور کی
طرف جاکر چند روز سیر و شکار مین مصروف رہا پہر شاہ پور کے گہاٹ سے دریاے
راوی کو عبور کرکے بسوہلی مین گیا اور بسوہلی سے بمقام امرتسر آکر قیام پذیر ہوا
وہان دوسرا عریضہ جرنیل ونتورہ صاحب کا بدین مضمون پہنچا کہ لفٹنٹ الگزنڈر
برنس صاحب سفیر انگریزی سندہ سے نکلکر بمقام اوچ قیام پذیر ہین
اُس مقام پر نواب بہاولپور کیطرف سے سفیر صاحب کو ضیافت پہنچائی گئی اور
نواب خود صاحب کی ملاقات کے واسطے آیا اور قلعہ کوٹ ٹہٹہن اور امرکوٹ
و نوشہرہ متعلق علاقہ سندہ مین سرکاری تہانے بیٹہہ گئے ہین اور حکومت
مہاراجہ کی سندہ کے علاقہ مین بہی جاری ہوگئی ہے مہاراجہ اس خبر کے
سننے سے بہت خوش ہوا اور پروانہ تحسین و آفرین کا جنرل ونتورہ کے نام جاری
کیا چونکہ نواب بہاولپور کا مہاراجہ کی تنگ طلبی سے نہایت تنگ آیا ہوا تہا
جب برنس صاحب وکیل انگریزی اوچ مین پہنچا اور نواب بہاولپور کا اُسکی
ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو اُسنے صاحب کے روبرو مہاراجہ رنجیت سنگہ کی
شکایت کی اور کہا آیندہ صاحب ایسی تجویز کرین کہ ریاست بہاولپور کی اور علاقہ
سندہ کا زیر حکومت انگریزی کے آجائے صاحب یہہ تقریر سنکر خوش ہوا
اور جواب دیا کہ اسباب مین مین تجویز نہین کر سکتا مگر عند الملاقات نواب گورنر جنرل
بہادر کی خدمت مین عرض کرونگا اس مشورہ کی اطلاع اگرچہ مہاراجہ کو بہی بذریعہ
اخبار نویس کے پہنچگئی تہی مگر مہاراجہ نے اُسپر اعتنا نکیا جب لفٹنٹ الگزنڈر برنس
صاحب سفیر انگریزی لاہور مین آیا مہاراجہ نے راجہ دہیان سنگہ و جمعدار

توشحال سنگھ و شہزادہ کہرک سنگھ اُسکے استقبال کے لیے تین میل تک
روانہ کیا اور وہ سب بڑی عزت و حرمت کے ساتھہ اُسکو لاہور لیے آئے اور
قرار واقعی سامان ضیافت کا سفیر کے ڈیرہ مین پہنچایا گیا دو روز بعد ویڈ
صاحب بہادر ایجنٹ انگریزی بھی بموجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے لاہور
پہنچا اور ساتوین مہینے ساون کے حضوری باغ کی بارہ دری مین جو مہاراجہ
رنجیت سنگھ کی خود ساخت عمارت مین سے ہے دربار آراستہ ہوا اول کپتان
ویڈ صاحب بہادر مہاراجہ کے پاس آیا اور برنس صاحب سفیر کے آنے کی خبر
پہنچائی بعد ازان برنس صاحب بہادر بھی دربار مین رونق افروز ہوا مہاراجہ
نے براہ مہمان نوازی لب فرش تک اُسکا استقبال کیا اور پہلو بہ پہلو اپنی کرسی
پر بٹھلایا اور شہنشاہ انگلستان کی مزاج پرسی کی ایلچی صاحب نے بھی برسم
رسالت شاہنشاہ انگلستان کیطرف سے خیر و عافیت مزاج مہاراج کی دریافت
کی بعد ازان ایلچی موصوف نے گھوڑیان چار دس اور ایک فٹن بگھی نہایت
عمدہ پیش کی اور ظاہر کیا کہ یہہ گھوڑیان اور گھوڑا شاہ انگلستان کیطرف
سے تحفہ ہیں اور بگھی سر جان مالکم صاحب وزیر انگلستان کیطرف سے مہاراجہ
نے یہہ تحایف بہت تعظیم کے ساتھہ قبول کئے اب مفصل حال روانگی ان تحایف
کا انگلستان سے لکھا جاتا ہے کہ جب لارڈ امرسٹ صاحب گورنر جنرل بہادر
ہند سے انگلستان کو تشریف لے گیا اور ڈیرہ پشمینہ اور قنات کارچوبی
مہاراجہ رنجیت سنگھ کیطرف سے شاہ انگلستان کی خدمت مین پیش کئے
اُسوقت مشیران دربار شاہنشاہی نے یہہ تجویز کی کہ کوئی عجیب تحفہ شاہنشاہ
کیطرف سے مہاراجہ کے پاس بھیجا جاوے آخر کار یہہ تجویز قرار پائی کہ مہاراجہ کو
گھوڑون کا بہت شوق ہے گھوڑے ہی بھیجے جائین چنانچہ چار گھوڑیان نہایت

نہایت عمدہ اور ایک عجائب قیمتی گہوڑا گہوڑیون کے آگے جوڑنے کیواسطے
روانہ کیا گیا یہہ تحائف دریای سندہ کے راستہ بہیجنے قرار پائے اصلی مطلب
اس سے یہہ تہا کہ دریاے سندہ کا حال بہی کہلجائے اور واضح ہو جاوے کہ
اس دریا کے ذریعہ سے کیونکر تجارت پنجاب کے علاقہ مین جاری ہوسکتی
ہے پہلے یہہ گہوڑیان اور گہوڑا سرجان مالکم صاحب بہادر گورنر احاطہ بمبئی
کے پاس ولایت سے آئے اور لکہا آیا کہ کوئی ہوشیار سفیران تحائف کے
ہمراہ براہ سندہ لاہور پہنچادیوے چنانچہ سرجان مالکم صاحب بہادر نے اس
سفارت کے لئے لفٹنٹ برنس صاحب بہادر کو جو کرنیل پوٹنجر صاحب کا
نائب اور اس کام کے لایق تہا منتخب کیا اور ایک فٹن بگہی قیمتی اپنی طرف سے
تحفہ ان گہوڑیون اور گہوڑے کے ساتھ کردیا اول یہہ تحائف کچہہ دن بہیجے گئے
اور کچہہ سے کشتیون مین سوار کرکے روانہ کئے روانگی کے وقت سرجان مالکم صاحب
کو یہی خیال تہا کہ شاید امیران علاقہ سندہ ان تحائف کو اپنے علاقہ سے گذرنے
ندینگے مگر پہر یہہ خیال کہ وہ لوگ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ہمسایہ
اور سرکار انگریزی کے دبیل ہین ایسی جرات نکرینگے اور یہی خیال بلا کسی
تدبیر کے یہہ تحائف بمبئی سے روانہ ہوگئے تہے بعد انعقاد جشن ومحفل دوستانہ
بتاریخ دوم ماہ بہادون مطابق ۱۵۔ ماہ اگست ۱۸۳۲ء لفٹنٹ برنس صاحب بہادر
سفیر انگریزی کو مہاراجہ نے بہ کمال اعزاز واکرام خلعت فاخرہ دیکر لاہور سے
رخصت کیا اور وہ مع ویڈ صاحب بہادر ایجنٹ کے لاہور سے لدہیانہ کو روانہ ہوا
جب کپورتہلہ کی حدود مین پہنچا سردار فتح سنگہ اہلووالیہ نے بڑی دہوم دہام
سے انگریزون کی دعوت کی وہان سے رخصت ہوکر سفیر انگریزی شملہ مین نواب گورنر
جنرل بہادر کے پاس پہنچا اور یہہ مژدہ سنایا کہ نواب والی بہاولپور سرکار انگریزی کی

اطاعت مین آنا چاہتا ہے پس اگر یہہ مطیع ہوگیا تو امیران سندہ بہی سب کے
سب سرکار انگریزی کے نامدار و باجگزار ہوجائین گے

ملاقات کرنا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا لارڈ بینٹنگ صاحب گورنر جنرل بہادر کے ساتہہ بمقام روپڑ اور مقرر ہونا شہزادہ شیر سنگہ کا بنظامت کشمیر اور آنا ویڈ صاحب ایجنٹ بہادر کا واسطے گفتگو راستہ کابل کے بمقام لاہور اور فتح کرنا شہزادہ کہڑک سنگہ کا علاقہ سکہر کو اور نکلجانا ریاست بہاولپور کا مہاراجہ رنجیت سنگہ کی حکومت سے اور داخل ہونا صاحبان انگریز کی حمایت میں مع دیگر حالات درمیانی اور ذکر شادی کنور نونہال سنگہ کا اور قتل ہونا سردار ہری سنگہ نلوہ کا پشاور کی جنگ مین

چونکہ ریاست لاہور کی [illegible] باعث زیادتی لشکر وخزانہ کے زبردست
[illegible] جاتی تہی فوج سواری و پیادہ اور توپخانے اس سلطنت مین اسقدر ہوگئے
کہ بڑی بڑی سلطنتون مین نہ تہی اسواسطے صاحبان انگریز بہادر کو کمال خیال
اسطرف تہا اور چاہتے تہے کہ کسیطرح رابطہ محبت و اتحاد کا ایسی مضبوطی کے ساتہہ
دونو سلطنتون مین مربوط ہوجائے کہ آیندہ اُسکے ٹوٹنے کا اندیشہ نرہے اور خاص
اس کام کے واسطے لارڈ بینٹنگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے مستحکم ارادہ
کیا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ ملاقات کرین مگر اس ملاقات مین اول جو بہت

مہاراجہ رنجیت سنگہ کیطرف سے پیش ہوتا کہ سرکار انگریزی کیا پایہ اُسمین ہی
اوسنچار ہے چنانچہ اسی بات کی تجویز کے لئے سرکلاڈ ویڈ صاحب بہادر ایجنٹ
رزیڈنٹ لدہیانہ سے لاہور آیا اور مہاراجہ کیخدمت مین نواب گورنر جنرل بہادر
کا اشتیاق ظاہر کیا اور بیان کیا کہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر دل سے
آرزو رکہتا ہے کہ آپ سے ملے مگر بسبب اسکے کہ آپکو اسمین کمال تکلیف ہوگی اظہار
اس امر کا آپکے روبرو نہین کیا گیا مہاراجہ نے جواب دیا کہ ہمکو دلی محبت سرکار
انگریزی کے ساتہہ ہے اسمین اگر تکلیف بہی ہو تو گوارا ہے چنانچہ بعد قیل و قال کے
یہہ تجویز قایم ہوگئی کہ مہاراجہ اپنے وکلاء نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت مین ملاقات
کی آرزو کے اظہار کے لئے بہیجین چنانچہ دیوان موتی رام و فقیر عزیز الدین اور
سردار ہری سنگہ نلوہ تینون معزز سردار گرانبہا تحایف دیکر شملہ کیطرف روانہ کئے
گئے جب یہہ تینون اکابر نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت مین پہنچے تحایف پیش
کرکے مہاراجہ کیطرف سے ملاقات کے اشتیاق کا اظہار ہوا نواب گورنر تو خود اسبات
کا طلبگار تہا نہایت خورسندی کے ساتہہ مہاراجہ سے ملنا منظور کیا اور
وکلا کی کمال عزت کی اور گرانبہا تحایف دیکر رخصت کیا اور یہہ بات قرار پائی
کہ مہاراجہ کی ملاقات نواب گورنر جنرل بہادر کے ساتہہ دریای ستلج کے شرقی
کنارے روپڑ کے مقام پر ہو نواب گورنر جنرل بہادر شملہ سے بمقام روپڑ آئے اور
مہاراجہ لاہور سے چلکر روپڑ جاوے اور آپسمین دونو والیان ملک ملین جب یہہ بات
قرار پاچکی اور وکلاء مہاراجہ کے واپس آگئے تو مہاراجہ نے فوج کو تیاری کا حکم
دیا تمام فوج جسکو ہمراہ لیجانا منظور تہا بخوبی آراستہ کی گئی نئے ہتیار اور نئی وردیان
پہنائی گئین اراکین دربار کے نام بہی پروانجات جاری ہوئے کہ اپنی اپنی فوج کو
سنوارین اور عمدہ عمدہ فاخرہ لباس تیار کرین اور روانگی کو مستعد ہون اودہر

جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے حکم جاری کیا کہ دو دستہ انگریزی نیزہ برداروں کے اور سولہوان رسالہ بادشاہی اور ایک پلٹن گورہ کی اور دو ہندوستانی پلٹنین اور آٹھہ اسپی توپین اپنے اپنے مقامات سے چلکر بمقام روپڑ جمع ہون اور خیمہ گورنری بمقام روپڑ برپا کیا جاے چنانچہ فی الفور تعمیل ہوئی جب یہہ سب سامان آرایش کار روپڑ مین جمع ہوگیا تو ۱۹- اکتوبر کو لارڈ گورنر جنرل بہادر نے شملہ سے کوچ کیا اور ۲۲- اکتوبر کو بمقام روپڑ آپہنچا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ ۲۲- ماہ بھادون کو کوچ کرکے دو روز مین بمقام امرتسر مین پہنچا اوس مقام پر سر کلارڈ وید صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اور بین صاحب بہادر بطور استقبال گورنر جنرل بہادر کیطرف سے آپہنچے مہاراجہ نے انکی کمال خاطر کی اور دن رات عیش عشرت مین مستغرق رکھا چونکہ دسہرہ کے دن قریب تھے مہاراجہ دسہرہ کے روز تک امرتسر ہی مین رہا اور جشن دسہرہ کا بڑی دہوم دہام سے کیا اسیطرح کا تمام مہینہ امرتسر مین گزرا ہر روز تازہ مہمانی اور تازہ خاطر دونو مہمانون کی ہوتی رہی آخر ماہ کاتک کے تیسری تاریخ مہاراجہ نے امرتسر سے کوچ کیا اور بڑی کروفر ترک واحتشام کے ساتھہ بمقام کاٹھہ گڑہ جو ایک گاؤن روپڑ کے مقابل غربی کنارہ دریاے ستلج کے آباد ہے جاکر فروکش ہوا مہاراجہ کی ہمراہی مین اسوقت دس ہزار سوار اور چھہ ہزار پیادہ اور دو تو پخانے تھے جب مہاراجہ وہان پہنچکر خیمہ مین داخل ہوا اسی وقت نواب گورنر جنرل کیطرف سے میجر جنرل رامزی صاحب بہادر سپہ سالار ہند اور ایک سکرٹر اعظم مہاراجہ کے پاس آئے اور معذرت رستہ کی تکلیف اوٹھانے کی اور نواب گورنر جنرل کیطرف سے مزاج پرسی کرکے واپس چلے گئے پہر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے شاہزادہ کہرک سنگہ کو واسطے استفسار خیریت مزاج نواب گورنر جنرل کے روانہ کیا راجہ گلاب سنگہ وسردار ہری سنگہ نلوہ و راجہ سنگت سنگہ

جو سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ و سردار شام سنگہ اٹاری والہ جیسے سردار ذوی الاقتدار
ست شہزادہ کے ساتہہ بہیجے چنانچہ شہزادہ جب نواب گورنر جنرل کے پاس پہنچا نواب
گورنر نے خیمہ کے دروازہ تک استقبال کیا اور بڑی عزت و حرمت کے ساتہہ
شہزادہ کو اپنے پہلوے راست پر بیٹہایا شہزادہ نے بزبان پنجابی خیر و عافیت مزاج
پوچہی تو نواب گورنر شہزادہ کے حسن کلام سے بہت خوش ہوا اور اُسے اعزاز
واکرام کے ساتہہ رخصت کیا بعد ادا ہو جانے ان رسومات ضروری کے ۲۶۔
اکتوبر کو ملاقات دونو والیان سلطنت کی قرار پائی جب ایک روز ملاقات مین
رہ گیا تو سخن چین و رخنہ انداز اہل فساد لوگون نے مہاراجہ کے دل مین یہہ
شک ڈال دیا کہ انگریز ضرور مہاراجہ کے ساتہہ بدعہدی کرینگے اب جو مہاراجہ
اپنی حد سے گزر کر اُن کی حد مین ملنے جائیگا تو کچہہ عجب نہین کہ مہاراجہ کو
و نظر بند کرلین پہر نہ آنے دین مہاراجہ سے یہہ کمال نادانی ہوئی اپنی دار السلطنت
سے چلکر انگریزون کے گہر ملنے آیا ہے ملاقات کا ہونا بمقام امرتسر
بہت مناسب تہا اگر گورنر جنرل بہادر کو امرتسر چلنا منظور ہو تو مہاراجہ وہان
جاکر اُس سے ملے ورنہ ملاقات موقوف رکہے ان باتون کے سننے سے
مہاراجہ کے دل مین کمال وسواس پیدا ہو گیا اور طبیعت یک قلم ملاقات سے
نفرت کر گئی جب یہہ خبر نواب گورنر جنرل بہادر کو ہوئی تو مسٹر الارڈ صاحب
کو جو مہاراجہ کی فوج مین جنرل تہا اپنے پاس بلالیا اور کہا کہ تم یہہ وسوسہ مہاراجہ
کے دل سے دور کرو چنانچہ اُسنے مہاراجہ کی خدمت مین آکر مہاراجہ کی کمال
تسلی کی اور کہا کہ آپ ہرگز اندیشہ نکرین انگریز کی قوم بدعہدی کبہی نہین کرتی اُسکے
کہنے سے مہاراجہ کی خاطر جمع ہوئی پہر منجمون کو بلایا اور نجوم کی رو سے اپنی تسلی
چاہی منجمیون اور جوتشیون نے اپنے علم کی رو سے مہاراجہ کی بخوبی تسلی کی اور

کہا کہ انگریز آپکے دلی دوست ہین کبھی بیوفائی نکرینگے مگر بہ سبب استاریکے اتنا
حیلہ کرنا چاہیئے کہ مہاراجہ بر وقت ملاقات کے دو سیب لینے ہاتھہ مین رکھے
جب نواب گورنر جنرل سے ملاقات ہو اہمین سے ایک سیب اُسکو دیدیوے
اور ایک آپ کہالے جب بہر حال تسلی مہاراجہ کی انگریزون کیطرف سے
ہوگئی تو ۲۶ اکتوبر کو علی الصباح آٹھہ سو سوار جو حسب اجازت نواب گورنر کے
دریا کے پار جانیوالے تھے بہر نوع آراستہ کیئے گئے لباس دو رویان
زرق برق انکو پہنائی گیئین پہر تمام سردار وارکین دربار طرح طرح کے
فاخرہ لباس اور قسم قسم کے زیور پہنکر مہاراجہ کی ہمراہی کے لئے تیار ہوگئے
مہاراجہ نے بہی شاہانہ لباس زیب تن کیا پہلے وہ آٹھہ سو سوار دریا کے پار
اوتارا گیا پہر مہاراجہ صاحب بہادر مع ارکین سلطنت بڑے فخر و اعزاز کے
ساتھہ فیلان کوہ پیکر پر سوار ہوکر قیام گاہ سے چلے جب تمام سواری دریا سے
اوتر گئی حکم مل گیا کہ اب اور کوئی شخص مہاراجہ کی فوج سے دریا سے نہ اوترے
دریا سے اوترکر مہاراجہ سپاہ کی دو رویہ صف کے اندر سے آہستہ آہستہ
فوج کی سلامی لیتا ہوا اسنو جہ خیمہ گورنری ہوا جب متصل پہنچا لارڈ گورنر جنرل بہادر
بسواری فیل کوہ تمثال استقبال کو آیا جب ہاتہی کے برابر ہاتہی کھڑا ہوا مہاراجہ
نے ایک سیب دو نو سیبون مین سے جو اسوقت موجود تھے نواب گورنر
جنرل بہادر کو دیا اور اُسنے تعظیم کے ساتھہ لیا پہر ہاتہہ مین ہاتہہ ملاکر مزاج
پرسی عمل مین آئی اور مہاراجہ اپنے ہودج سے اوٹہکر نواب گورنر جنرل کے
ہودج مین چلا گیا گویا مہر و ماہ ایک برج مین جمع ہوگئے جب سواری خیمہ کے
دروازہ پر پہنچی دونو فرمان فرما ہاتہی سے اوترکر کہڑے ہوگئے تو مہاراجہ نے
حکم دیا کہ اعیان مملکت وارکین سلطنت جو ہمراہ آئے ہین پہلے خیمہ مین جاکر

کرسیون پر بیٹھہ جائین چنانچہ سب مصاحبان دربار مہاراجہ سے اول خیمہ مین داخل ہوگئے اور سب کے بعد مہاراجہ اور نواب گورنر جنرل بہادر ہاتہ مین ہاتہہ لئے ہوئے خیمہ مین رونق افروز ہوئے اور طلائی مرصع کرسیون پر اجلاس کیا ایک طرف سینکڑون معزز افسر انگریزون کی کرسیون کی قطار تہی اور دوسری طرف مہاراجہ کے وزرا و امرا و اراکین دربار اپنے اپنے مراتب پر معزز و سرفراز ہوکر کرسی نشین تہے نواب گورنر جنرل بہادر نے بہ کمال شیرین زبانی مہاراجہ کی تشریف آوری اور تکلیف اوٹہانے کا شکریہ ادا کیا مہاراجہ نے بھی اسکے جواب مین نہایت عاقلانہ تقریر کی اور آپسمین دونو سلاطین نامدار کی نہایت گرمجوشی و اشتیاق دلی کے ساتہہ ملاقات ہوئی بعد ادائے رسوم محبت و اتحاد کے نواب گورنر جنرل بہادر نے دو گھوڑے نہایت عمدہ بچہیرے یابو گردہ گہ [illegible] ایک ہاتہی بر سہاگ ملک کا [illegible] کیا اور کشتیان ملبوسات و جواہرات و زیورات کی بہری ہوئی مہاراجہ کی خدمت مین بطور پیشکش و تحایف دوستانہ پیش کئے جو مہاراجہ نے بکمال خوشنودی قبول کئے من بعد رخصت عمل مین آئی اور نواب گورنر جنرل بہادر باہر تک مہاراجہ کے ہمراہ رخصت کے لئے آیا اور مہاراجہ کی سواری کے کوتل گھوڑون کو جو اسوقت ہمراہ تہے دیکہکر کمال خوش ہوا پہر رخصت ہوکر اپنے خیمہ گاہ کو معاودت کی اور مہاراجہ اپنی قیام گاہ کو آیا دوسرے روز یہہ بات قرار پائی کہ نواب گورنر جنرل بہادر مہاراجہ کے خیمہ مین آئی اور دوسری ملاقات دونو والیان ملک کی اقلیم پنجاب کی حد مین ہو چنانچہ اس روز شام کے بعد شہزادہ شیر سنگہ چار اراکین دربار کے نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت گیا اور مہاراجہ کیطرف سے آرزو تشریف آوری کی نواب گورنر جنرل کے گوش گذار کی اور نواب گورنر جنرل نے منظور فرمائی دوسرے روز علی الصباح دربار

آراستہ ہوا اور بڑا ڈیرہ پشمینہ کا کارچوبی ساخت کشمیر کہڑا کرکے کرسیان
طلائی اُسمین بچہائی گئین اور دریا کے کنارے سے خیمہ گاہ تک دورویہ فوج
استادہ ہوئی توپخانہ سلامی کے لیئے ایستادہ ہوا جب سامان جلوس کا بہر نوع
تیار ہوچکا تو شہزادہ کہڑک سنگہ اور شیر سنگہ دونو نواب گورنر جنرل کی پیشوائی کے
لیئے دریا کے پار گئے اُسوقت نواب گورنر جنرل بہی سوار ہوچکے تہے اور سواری
تیار ہو چکی تہی نواب گورنر جنرل کے ساتہہ اُسوقت بادشاہی رجمنٹ لیین باندہے
ہوئے ہمرکاب تہی اور کمال سج دہج سے انگریزی باجا بجتا ہوا سواری چلی آتی
تہی دونو شہزادہ بہی سواری کے ساتہہ ہو لیئے جب سواری دریا تک آئی مہاراجہ
رنجیت سنگہ بہی وہان استقبال کی خاطر آپہنچا اور نواب گورنر جنرل اپنے ہاتہی
سے اُترکر مہاراجہ کے ہاتہی پر سوار ہوا اُسوقت تمام سکہی فوج نے جو دو طرفہ
دریا کے کنارہ سے خیمہ گاہ تک کہڑے تہے سلامی اوتاری اور توپون کی آواز
بلند آواز ہوئی چنانچہ آہستہ آہستہ نواب گورنر جنرل بہادر مہاراجہ کی فوج بنظر
امعان دیکہتا ہوا داخل خیمہ ہوا دربار کا مقام نہایت سجا ہوا تہا جابجا کارچوبی
شامیانہ استادہ تہے زردوزی قناتین لگی ہوئی تہین اور سنہری روپہری
کلابتونی پشمینہ کا فرش بچہا ہوا تہا اور ایک طرف جڑاؤ چہپرکہٹ جگمگا رہا تہا
اور اُن دونوین دو طرفہ جڑاؤ کرسیان سنہری روپہری بچہی ہوئی تہین گورنر
جنرل بہادر جب داخل خیمہ ہوا تو مہاراجہ نے اُسکو تخت پر بٹہلایا اور خود کرسی زر
پر اجلاس کیا اور بہ تجویز و صوابدید مسٹر ویڈ صاحب بہادر ایجنٹ انگریزی کے
مہاراجہ نے اپنے ارکین دربار کو حکم دیا کہ نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو نذرین
پیش کرین چنانچہ ہر ایک نے نذر کی اشرفیان دکہلائین جو ہاتہہ لگاکر معاف کی گئین
بعد فراغت اس کام کے آپسمین دونو والیان ملک کے کلمات محبت آمیز نہایت شیرین

کلامی کے ساتھہ ہوتے رہے بعد ازان مہاراجہ نے حکم دیا کہ رقاصہ لوگ جو
ایک خیمہ مین جمع ہین اپنے ساز لیکر حاضر ہون چنانچہ وہ سبکے سب طائفے سلام
کے لئے حاضر ہو گئے چونکہ اُن طوائف نے بہی بڑی بڑی فاخرہ لباس پہنے
ہوئے تہے اُن کے حاضر ہونے سے گویا مقام دربار پرستان ہو گیا نواب گورنر
کے حکم سے وہ لوگ بہی ایک طرف فرش پر بیٹھہ گئے بعد گفتگو و تقریر و مکالمہ کے
دوستانہ کے ایک سو ایک کشتی یعنی ملبوسات و جواہرات اور طرح طرح کے تحایف
کی بہری ہوئی نواب گورنر کی خدمت مین پیش ہوئین اور چار گہوڑے مع زین
طلائی اور دو ہاتہی کوہ پیکر مع ہودج طلائی پیشکش ہوئے جو نواب گورنر جنرل
بہادر نے کمال خوشی ہو کر منظور فرمائے اس اجلاس مین مہاراجہ نے سامان بیش قیمت
تحایف کا نواب گورنر جنرل بہادر سے تعداد اور قیمت مین دو چندان دیا اور اظہار اپنی
اولوالعزمی اور دولتمندی کا کیا تیسرے روز مہاراجہ رنجیت سنگہ نے نواب گورنر
جنرل کی ضیافت کی تیاری کی اور ہزار ون طرح کے کہانے لذیذ پکوائے اور طرح
طرح کی انگوری مے اپ موجود کی اور سامان جشن کا اور اپنے مہمان کے رتبے کے
موافق مہیا کیا لاہور و امرتسر و ملتان کی رقاصہ طوائف اور گانے والے لوگ
مجلس مین حاضر کئے تمام دن سامان جشن کی تیاری ہونے مین گذر گیا جب شام ہوئی تو
راجہ گلاب سنگہ و جمعدار خوشحال سنگہ و سردار ہری سنگہ نلوہ کو نواب گورنر جنرل
بہادر کی خدمت مین جاکر اُسکو ہمراہ لے آئے جب نواب گورنر نزدیک پہنچا مہاراجہ
استقبال کر کے اُسکو خیمہ گاہ مین لے آیا اور تخت مرصع پر بیٹہلایا جسقدر لیڈیان و صاحبان
انگریز نواب گورنر کے ہمراہ تہے سب کو بعزت و حرمت سنہری روپہری کرسیون پر
جگہہ دی اور رقص و سرود شروع ہوا دو گہنٹہ تک اول راگ و ناچ ہوتا رہا پہر کہانا لا کر لگا دیا
گیا اور دور شراب شروع ہوا مہاراجہ نے سب سے اول ایک شراب کا پیالہ نواب گورنر پہلے

کو اپنے ہاتھ سے بہر کر دیا جو اُسنے نہایت تعظیم کے ساتھ لیا پہر نواب
گورنر نے مہاراجہ کو جام بہر کر دیا اور اُسنے نوش کیا پہر تو جام دور شراب کا چلا
اور سب اہل محفل بے تکلف ہو کر مے نوشی مین مصروف ہوئے جب خوب سرور
حاصل ہوا نواب گورنر جنرل بہادر نے انگریزی باجہ بجنے کا حکم دیا وہ باجہ
نوازون نے اس لطف سے بجایا کہ تمام اہل محفل واہ واہ پکار اوٹھے جب آدہی
رات اس عیش و عشرت مین گذر گئی نواب گورنر بہادر نے رخصت کی درخواست
کی اور مہاراجہ نے بہت سے تحایف قیمتی پیش کئے اور ایک خلعت گران بہا مع
فیل و ہودج زرنگار اپنی طرف سے نواب گورنر جنرل بہادر کو دیا اور رخصت
کیا چوتھے روز نواب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ کی ضیافت کی تیاری کی اور
تمام روز تیاری مین مصروف رہا شام کے قریب سکرٹر صاحب بہادر مہاراجہ
کیخدمت مین حاضر ہوا اور التماس کی کہ مہاراجہ اپنے اراکین دربار کے ساتھ
رونق افزای خیمہ گورنری ہون چنانچہ مہاراجہ نے اپنے اراکین دربار کے ہمراہ
بڑے کروفر کے ساتھ ہاتھیون پر سوار ہوکر دریا سے اوترا تین راہ مین نواب
گورنر جنرل بہی استقبال کو آپہنچا اور دونو حکام کمال عزت و احتشام کے ساتھ
داخل خیمہ ہوئے اسوقت شاہی خیمہ نہایت آراستہ و پیراستہ تہا
سینکڑون لیڈیان ماہپیکر باہزار عزت و احتشام کے کرسیون پر جلوہ افروز
تہین مہاراجہ نے بہی وہان جاکر مع کرسی پر اجلاس کیا نواب گورنر جنرل بہادر
نے بعد گفتگوئے مزاج پرسی کے باجہ نوازون کو حکم دیا کہ باجہ بجائین چنانچہ
نہایت لطف سے گورون نے بجایا اور اہل محفل محظوظ ہوتے پہر سب نے کہانا
تناول کیا اور دورہ شراب کا شروع ہوا جب تمام اہل محفل نیم مستا ہو گئے تو
لیڈیان پریپیکر نے ناچ شروع کیا اور آدہی رات تک یہ ہنگامہ عیش و عشرت

گرم رکہا نصف شب تک یہہ مجلس عیش قایم رہی پہر رخصت کی ٹہری اور
نواب گورنر جنرل بہادر نے بڑے قیمتی خالف مہاراجہ کو دیکر رخصت کیا
اس مجلس مین جاکر مہاراجہ رنجیت سنگہ بہت خوش ہوا اور صاحبان انگریز کی
بے تکلفی اور مہمان نوازی پر کمال رضامندی ظاہر کی پانچوین روز مہاراجہ
فوج انگریزی کی قواعد دیکہنے پر مستعد ہوا اور سردار ہری سنگہ نلوہ کو حکم دیا
نواب گورنر جنرل بہادر کیخدمت مین حاضر ہوکر اس امر کی اطلاع دیوے کہ مہاراجہ
فوج کی قواعد دیکہنے کو تشریف لاتا ہے جب سردار مذکور نواب گورنر کے پاس
گیا اور اطلاع پہنچائی فی الفور نواب گورنر سوار ہوکر فوج مین آیا اور فوج کو تیاری
کا حکم دیا اتنے مین خبر پہنچی کہ مہاراجہ بہی اپنی خیمہ گاہ سے سوار ہوکر دریا تک
آپہنچا ہے اسی وقت نواب گورنر پیشوائی کو گیا اور مہاراجہ کو ساتہہ لیکر فوج میں
آیا پہلے توپخانے کی جنگی قواعد شروع ہوئی اور توپون کی آواز گنبد گردون
گردان تک پہنچی پہر پلٹن کی قواعد ہوئی پہر سواری کی فوج نے اپنے ہنر و فن
دکہلائے مہاراجہ وہ قواعد دیکہکر کمال خوش ہوا پہر صاحبان انگریز سر ایک
فوج کے افسر میدان مین آئے اور اچہے اچہے کرتب دکہلائے پہر مہاراجہ کے
ارکین دربار امتحان کے میدان مین آئے سب سے اول راجہ دہیان سنگہ نے
اچہے اچہے گورہ توپ کے نشانہ لگائے بعد ازان راجہ سچیت سنگہ و راجہ گلاب
سنگہ و سردار ہری سنگہ نلوہ و جرنیل الہی بخش و جرنیل ونتورہ صاحب و جنرل
لارد صاحب وغیرہ نے ایسے مردانہ کام میدان مین کئے کہ صاحبان انگریز حیران
رہگئے کیونکہ انکو امید تہی کہ مہاراجہ کے عمائد سلطنت جنگی کام سے بالکل بے بہرہ
ہونگے جب سب نے اپنے ہنر و فن دکہلا چکے تو مہاراجہ رنجیت سنگہ خود میدان
مین آیا اور ایک برچھی لوٹہ میدان مین رکہکر گہوڑے کو جولان دیا اور تین مرتبہ

تلوار کی نوک سے نوٹہ کو خط کش کیا غرض اُس روز مہاراجہ رنجیت سنگھ کی شجاعت
اور اُسکے مصاحبوں کی جوانمردی صاحبان انگریز کے دل پر کا نقش فی الحجر
ہو گئی اور مہاراجہ نے نہایت خوش و خورم ہو کر اپنے خیمہ کیطرف معاودت کی
چھٹے روز یہہ تجویز قرار پائی کہ نواب گورنر جنرل بہادر مہاراجہ کی فوج کی قواعد
دیکھنے کے لئے تشریف لائے علی الصباح مہاراجہ نے تمام فوج کو نام احکام
جاری کئے کہ آراستہ ہو کر قواعد پر مستعد ہوں جب فوج آراستہ ہو چکی شہزادہ
کھڑک سنگہ و شہزادہ شیر سنگہ و راجہ گلاب سنگہ نواب گورنر جنرل بہادر کی پیشوائی کو
مامور ہوئے جب نواب گورنر جنرل رونق افروز لب دریا ہوا تو مہاراجہ نے خود
استقبال کیا اور نواب گورنر جنرل کو فوج میں قواعد دکھلائی اسوقت ہی فوج سوار
و پیادہ اور توپخانہ کے گولہ اندازوں نے ایسے ایسے ہنر و کرتب دکھلائے کہ نواب
گورنر جنرل بہادر کمال محظوظ ہوا اور سب کی نسبت کلمات تحسین و آفرین زبان پر
لایا اسی روز شام کے وقت مجلس الوداع کی منعقد ہوئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ
اپنے تمام ارکین دربار کے ساتھ ایوان گورنری میں تشریف لے گیا بعد شوقیہ
گفتگو کے از سر نو وثایق محبت و اتحاد کے دونو سرکاروں کیطرف سے لکھے گئے
اور مواہیر و دستخط دونو والیان ملک کے اسپر ہوئے رخصت کیوقت نواب گورنر
جنرل بہادر نے دو عمدہ توپیں مع تکلے گھوڑے بھی نہایت اچھے تھے مہاراجہ کو دین
برخاست کے وقت مہاراجہ نے سکرتر صاحب کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ امیران
سندھ جیسا کہ چاہئے اطاعت نہیں کرتے ان سے معاملہ یکسو کرنا مناسب ہے اگر سرکار
انگریزی کو یہہ منظور ہو کہ اسملک کو وہ فتح کریں تو ہم بھی امداد کے لئے حاضر ہیں اور
اگر سرکار انگریزی کا خیال اسطرف نہیں ہے تو ہمکو اجازت ہو جائے کہ ہم اوسکا
تمام ولایت کو سر کر کے اپنے علاقہ کے شامل کریں چونکہ انگریزوں کو خود فتح کرنا اُس

منتظر رہتا کچھ جواب نہ دیا دوستکر روز دولنو والیان اپنی اپنی فرودگاہ
اپنے مقامات کو روانہ ہوگئے ۲۲۔ ماہ مگہر کو مہاراجہ رنجیت سنگہ پہلے
راستہ لاہور مین داخل ہوا مہاراجہ کو اسبات کی خبر پہنچی کہ نواب گورنر
جنرل بہادر نے سندہ کے ملک کے فتح کرنے کے لئے کرنیل ٹونیچر صاحب بہادر
کو ایک شائستہ فوج کے ساتھہ روانہ کر دیا ہے آغاز سمت ۱۸۹۱ بکرمی مین دیوان دینا
ناتھہ ملکی دیوان نے عریضہ گذرانا کہ صادق محمد خان والی ڈیرہ غازی خان
نے دو سال سے نذراج داخل نہین کیا اسکی تجویز معقول ہونی چاہئے چنانچہ
جنرل ونتورہ صاحب کو حکم ہوا کہ اپنی پلٹنین اور توپخانہ لیکر ڈیرہ غازی خان
کو جاوے اور دو لاکھہ روپیہ وصول کرکے وہان سے فراغت پاکر بہاولپور کو
جاوے اور چار لاکھہ روپیہ نواب سے لیکر بھیجدے چنانچہ جرنیل ونتورہ صاحب
لاہور سے پہلے غازی خان کے ڈیرہ کو گیا صادق خان سے روپیہ بہم نہ پہنچا
اسواسطے جرنیل ونتورہ نے وہ ملک ضبط کرکے چھہ لاکھہ روپیہ کا مال المقدور
قرق کیا اور لاہور کو بھجوا دیا پھر بہاولپور مین پہنچا چونکہ نواب بہاولپور کا
صاحبان انگریز کی خدمت مین درخواست حمایت کی گذران چکا تھا بانتظار احکام
انگریزی کئی روز تک لیت ولعل کرتا رہا جب جرنیل ونتورہ نے اسکو
کمال تنگ کیا تو ایک لاکھہ روپیہ ادا کیا اور باقیماندہ کے لئے دو ماہ کا وعدہ
کیا بعد فراغت اس کام کے جرنیل ونتورہ صاحب کی خدمت مین لکھا کہ شہر
شکارپور سندہ اس مقام سے بہت قریب ہے اگر اجازت ہو تو وہان جاکر اپنا قبضہ
کرلون چونکہ انگریزی فوج اسوقت سندہ کیطرف مامور ہو چکی تھی مہاراجہ نے بنظر
اتحاد سرکارین عالیین اسمین اجازت ندی اور وہ بہادر اپنی فوج لیکر لاہور کو
چلا آیا انہین ایام مین پے در پے شکایتین ناظم کشمیر کی مہاراجہ کے گوش گذار

ہوئین اسواسطے شہزادہ شیر سنگہ کشمیر کا ناظم مقرر ہوکر کشمیر کو روانہ ہوا اور شہزادہ
کہڑک سنگہ چنیوٹ کیطرف بہیجا گیا کہ زمینداران اُس نواحے سے جو متمرد ہو گئے ہین زر
مالیہ وصول کرے اور سردار ہری سنگہ نلوہ کے نام حکم جاری ہوا کہ راولپنڈی اور
اٹک کیطرف جاکر افغانان سرکش کا انتظام کرلے اُنہین ایام مین خبر آئی کہ ایک
انگریز سیاح سکندر برنس نام مع پنڈت موتی لال دہلوی کے بارادہ سیاحت خراسان
اور ایران کے فیروزپور مین آیا مگر سکہان فوج کا یہ ملے جو گذر پر مامور ہین اُسکو
دریا سے اوترنے نہین دیا یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے جمعدار خوشحال سنگہ کو اسطرف
مامور کیا کہ بحفاظت تمام سیاح مذکور کو لاہور لے آوے چنانچہ جمعدار خوشحال سنگہ
دریای ستلج تک جاکر صاحب کو ساتہہ لے آیا مہاراجہ نے اُسکی بڑی خاطر کی اور وہ
صاحب چند روز رہکر خراسان کو روانہ ہوا پہر سر کلاڈ ویڈ صاحب بہادر اسطے گفتگو
معاملہ کابل اور انتظام راستہ دریائے سندہ کے لدہیانہ سے لاہور مین آیا اور
اظہار کیا کہ اگر مہاراجہ اجازت دین تو کشتیان اسباب تجارت کی دریائے سندہ
سے راستہ پیشاور و کابل کو جایا کرین چونکہ پہلے ہی بسبب اسبات کہ انگریزی
فوج بسرکردگی مالنجر صاحب بہادر کے علاقہ سندہ کیطرف بے اطلاع مہاراجہ کے
مامور ہوئے تھے مہاراجہ انگریزون کی طرف سے کشیدہ خاطر تہا اب ویڈ صاحب کی
اس درخواست سے کہ مہاراجہ اسباب تجارت کے لے جانے کیلئے دریای سندہ
سے راستہ دے مہاراجہ زیادہ تر ناراض ہوگیا اور مراسلہ شکایتی نواب گورنر جنرل بہادر
نے یہہ تحریر کیا کہ اگر مہاراجہ ماموری فوج جانب سندہ سے ناراض ہے تو واپس کر لی
جائیگی اور جو ویڈ صاحب دریا سے اجرای راستہ دریائے سندہ کی درخواست کرتا ہے اُسکا
اجرا بہی اگر موجب کدورت مزاج مہاراجہ ہو تو موقوف رہے اُنہین ایام مین مقام شکارپور
سندہ سے ایک خط شاہ شجاع الملک کا بدین مضمون اسمی مہاراجہ رنجیت سنگہ آیا کہ آجکل شاہ

روس نے کمال قوت حاصل کر لی ہے اور بہت سی سلطنتین اُسکی ترقی و افزایش و فتوحات
سے پامال ہو گئے ہین اب اُسکا ارادہ ہے کہ خراسان کے علاقہ پر بھی یورش کرے
پس اگر اُسنے خراسان کا علاقہ لے لیا تو پھر مہاراجہ اور صاحبان عالیشان کو نہایت
وقت ہوگی اب اگر مہاراجہ میرا مددگار ہو تو مین خراسان کا ملک تسخیر کر لون بعد پہنچنے اس
خط کے مہاراجہ نے اصلیت اس حال کی دریافت کی تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت بیان
شاہ شجاع کا درست ہے تو عند الجواب شاہ کو امداد کا امیدوار کیا اور اجازت دی کہ
شاہ شجاع خراسان پر اپنا قبضہ کر لے اور مہاراجہ کو ایک عہدنامہ لکھدے کہ درصورت
قابض ہو جانے ملک خراسان کے شاہ کو نسبت علاقہ کشمیر و ملتان و پشاور و ڈیرہ جات
کے کچھہ دعوی نہوگا چنانچہ شاہ شجاع نے وہ عہدنامہ بھی اپنی مہر سے لکھکر بھیجدیا
اور ایک عہدنامہ مہاراجہ کیطرف سے دربار اتحاد و یکجہتی شاہ شجاع کے تحریر
ہوکر شاہ شجاع کے نام بھیجا گیا اور اسمین درج ہوا کہ جب شاہ شجاع سلطنت کابل
پر قابض ہو جائیگا تو علاقہ کشمیر و ملتان و پشاور و ڈیرہ جات کا ملک خالصہ جی کا
متصور ہوگا شکارپور سندہ وغیرہ علاقجات سے مہاراجہ کو غرض نہوگی جب فیمابین
شاہ شجاع اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سر رشتہ محبت و اتحاد کا انعقاد پا گیا تو دونو
کے وکیل ایک دوسرے کے دربار مین رہنے لگے اور تھوڑے عرصہ مین شاہ نے بامداد
امیران سندہ کے تیس ہزار فوج جمع کر لی اور مستعد ہوا کہ کابل و قندھار پر یورش کرکر
ایک روز عرضی وکیل مہاراجہ کی جو شاہ کے دربار مین رہتا تھا اس مضمون سے
آئی کہ شاہ شجاع نے سر دربار یہہ بات کہی کہ بادشاہونکا عہدنامہ طاقت سے متعلق
ہے جب اسلام کا بادشاہ سریر آرائے سلطنت ہوگا تو یہہ عہدنامہ بالائے طاق کہدیا
جائیگا بلکہ الماس کوہ نور بھی سکہہ حاکم سے چہینکر زیب بازوے شاہ اسلام ہوگا اس بات
کے سننے سے مہاراجہ کمال ناخوش ہوا اور خفیہ مراسلات بنام سردار دوست محمد خان

امیر کابل و امیرانِ سندہ کے جاری کئے کہ شاہ شجاع تمہارے ملک کو چہین لینے کو
مستعد ہے تمکو خبردار رہنا چاہئے بلکہ سردار دوست محمد خان کے خط مین تو
یہہ بات بہی درج کی کہ اگر تم شاہ شجاع کے ساتہہ جنگ کر کے اُسکی جمعیت کو
پراگندہ کر دوگے تو بعوض اس خدمت کے زر نذرانہ جو پشاور کے علاقہ سے
ہم لیتے ہین وہ تمکو معاف کر دینگے علاقہ کشمیر سے بہی کچہہ تنخواہات سالانہ
تمہارے واسطے مقرر ہو جائینگے الغرض شاہ شجاع اپنی فوج جمع کر کے سندہ کے
راستے قندہار کو گیا پر دل خان قلعدار قندہار نے جب اُسکے آنیکی خبر سنی
دوست محمد خان کو اُسنے کابل سے طلب کیا اگرچہ پہلے افغانی فوج شاہ شجاع
اپنے ولی نعمت سے لڑنا مکروہ جانتے تہے مگر جب دوست محمد خان نے یہہ ظاہر
کیا کہ شاہ انگریزون کیطرف سے اسواسطے اس طرف آیا ہے کہ یہہ علاقہ فتح
کر کے سبکو عیسائی بنا دے اس صورت مین شاہ کے ساتہہ لڑنا عین جہاد ہے
اور یہہ لڑائی دین اسلام کی حمایت مین داخل ہے ایسی ایسی تقریرین جب افغانون
سے سنین تو اُنکو یقین آگیا اور لڑنے کو تیار ہو گئے اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی
ہزارون آدمی قتل ہوئے آخرکار شاہ شجاع بدنصیب نے اس لڑائی مین شکست
کہائی اور کل سامان جنگ خزانہ وغیرہ جو شاہ نے بڑی مشکل سے بہم پہنچایا
تہا دوست محمد خان کی فوج نے لوٹ لیا اور شاہ بحال تباہ اس مہلکہ سے خلاص
پا کر گرتا پڑتا لدہیانہ مین پہنچا مہاراجہ یہہ خبر سنکر بہت خوش ہوا انہین ایام مین
شہزادہ کہڑک سنگہ سکہر کیطرف مامور ہوا کہ اسد خان مالک علاقہ سکہر کو سرکار
کا باجگذار بنائے اگر وہ مقابلہ پیش آئے تو علاقہ اسکا اس سے چہینکر شامل ممالک
محروسہ کرے جب شہزادہ فوج لیکر سکہر مین پہنچا تو وہ اپنے علاقہ کو چہوڑ کر پہاڑ
پر چڑہ گیا اس ارادہ پر کہ وہان جا کر افاغنہ کو مسلمان کو اپنے ساتہہ ملا کر

مہاراجہ کی فوج پر یورش کرے چونکہ اُسکی حرکات سے احتمال برپا ہونے بڑے فساد
کا تہا اسواسطے اور فوج شہزادہ کہڑک سنگہ کی امداد کو مامور ہوئی اور دیوان ساونمل
ناظم ملتان کے نام حکم لکہا گیا کہ منجملہ کل فوج متعینہ ملتان کے تہوڑے آدمی قلعہ کی
حفاظت کے لیئے اپنے پاس رکہلے باقی کل فوج شہزادہ کہڑک سنگہ کی امداد کو روانہ
کردے شہزادہ کہڑک سنگہ نے صادق خان کے بہاگ جانے کے بعد اُسکے علاقہ مین
اپنا عمل ودخل کرلیا اور وہ تمام علاقہ ایک لاکہہ پچاس ہزار روپیہ عوض مین جرنیل
ونتورہ صاحب کو دیدیا وگہوڑے علاوہ اُسکے سالانہ اُسکے ذمہ دینے قرار پائے
ابتدائی سنہ ۱۸۹۰ بکرمی مین پادری الف صاحب سیاح لاہور مین آیا مہاراجہ نے اُسکی
بڑی عزت کی اور اوسکی ضیافت کا سامان روزمرہ سرکار سے ملتا تہا اُسکی باتین اکثر اوقات
مہاراجہ بڑی توجہ سے سنتا تہا ایکروز اُسنے مہاراجہ کے روبرو یہہ دعوی پیش کیا کہ
سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہونگے شاہان نامدار وتاجداران
ذوی الاقتدار اُسکی اطاعت کرینگے تمام زمانہ کی بیعت اُنکے ہاتہہ پر ہوگی مہاراجہ نے جواب
دیا کہ تعین وقت اور زمانہ ایسے امور مین کہ نہ کوئی اہل کرامت کرسکتا ہے اور نہ اہل نجوم
یہہ تقریر پایہ صدق سے خالی ہے ماہ جیٹہہ مین مہاراجہ نے اپنے ملک کا دورہ شروع
کیا لاہور سے کوچ کرکے وزیرآباد مین آیا وہان سے مہاراجہ دہرور کیطرف ہوتا ہوا روہتاس
مین پہنچا اُس مقام پر سر کلارڈ ویڈ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر بہادر مہاراجہ کے پاس آیا
اور شامل مہاراجہ کے پنڈ دادنخان وڈیرہ اسماعیل خان کے سفر مین رہا مہاراجہ نے
اس سفر مین بالاتفاق صاحب کے بہت سا شکار کہیلا اور ہنگامہ عیش وعشرت گرم رکہا اور
صاحب کے ساتہہ ایسی محبت ہوئی کہ مہاراجہ نے اسکو فرزند دلبند کے خطاب سے مخاطب کیا
ستائیسوین ماہ مگہر کو مہاراجہ لاہور مین داخل ہوا سر کلارڈ ویڈ صاحب کا آنا مہاراجہ کی خدمت
مین صرف اسواسطے تہا کہ دریاے سندہ کے رستہ سوداگران انگریزی کی آمد رفت جاری

ہو جاسنے چنانچہ مہاراجہ نے یہہ بات منظور کر لی اور ایک دستور العمل اسباب مین لکہا گیا
سترہوین ماہ پوس کو ڈیڈ صاحب لدہیانہ کو روانہ ہو گیا اُسی مہینے مین اسدخان منگروالہ
کہ اپنے علاقہ سے بہاگ کر پہاڑ پر چڑہ گیا تہا معرفت جرنیل ونتورہ صاحب کی حاضر ہوا مہاراجہ
نے بموجب سفارش جرنیل ونتورہ کے تیرہ ہزار روپیہ کی جاگیر منجملہ اُسکے علاقہ کے اُسکو دی
کی اور خلعت دیکر رخصت کیا اسی سال جرنیل الارڈ صاحب ملازم مہاراجہ نے ارادہ ولایت
جانیکا کیا مہاراجہ نے اُسکو رخصت عنایت کی اور پانچہزار روپیہ اور چہبیس ہزار روپیہ کا
پشمینہ اُسکو توشیخانہ سے عطا کیا علاوہ اُسکے پانچہزار روپیہ راستہ کا خرچ دیکر اُسکو ممنون
مشکور کیا ماہ پہاگن مین عریضہ اخبار نویس بہاولپور سے مہاراجہ کو خبر پہنچی کہ علاوہ بہاولپور
مہاراجہ کی حکومت سے نکل گیا نواب والی بہاولپور نے اپنا عریضہ نواب گورنر جنرل
بہادر کیخدمت مین گذرانکر درخواست کی آیندہ سرکار انگریزی مجہکو اپنی زیر حمایت و
محافظت رکہے اور سرکار لاہور سے میر التعلق بکلی چہوڑ لے خراج سالانہ جو قرار پائے
مجہہ سے سرکار انگریزی لے لیا کرے چنانچہ یہہ درخواست اُسکی منظور ہوئی اور سر کلارڈ
ویڈ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر حسب الحکم لارڈ گورنر کے بہاولپور مین آیا اور اقرار نامہ
نواب سے درباب اطاعت سرکار انگریزی کے لکہا یہہ خبر سنکر مہاراجہ متحیر ہوا کیونکہ
اُسکو صاحبان انگریز کی دوستی پر یہہ توقع نہتی اگرچہ وہ ریاست مثل ریاست فرید
کوٹ ونابہہ وپٹیالہ وغیرہ کے مہاراجہ کی حدود کے باہر تہی مگر رئیس بہاولپور کا
مدت مدید سے خراج گزار سرکار لاہور کا تہا دو روز کے بعد ایک خط ویڈ صاحب
بہادر ایجنٹ انگریزی کا بدیں مضمون پہنچا کہ رئیس بہاولپور نے اپنی مرضی سے اطاعت
سرکار انگریزی کی قبول کی اور نواب گورنر جنرل بہادر نے اُسکی درخواست
منظور فرماکر اُسکو سرکار انگریزی کی حمایت مین لیا ہے آیندہ مہاراجہ رنجیت
سنگہ والی لاہور بنظر اتحاد سرکار انگریزی بہادر کے اس ریاست کو اپنی مزاحمت سے

بڑی لغو . پھر مایہ نگا اور بطا ایک . طرح ... انتظام کا رئیس کے روٹے عجیب واجب تعجب کہ
یہہ خط سنکر اگرچہ مہاراجہ نے دل مین بہت پیچ و تاب کہایا مگر مناسب نہ سمجہا کہ
مصاحبان ناکارہ کا مخالف اور ... دیا بات مین ہو تو کہ شہزادہ شیر سنگہ سے بایہ
عیش و عشرت کے انتظام خطۂ کشمیر نہو سکا اور اسکے کاردارون سے ...
البا حسنہ حال ہوا کہ دیوان موتی رام اور کرپا رام کے عہد مین آٹھہ ہزار دوکان جنمین
شالباف لوگون کی سری نگر مین جاری تہین شہزادہ کے عہد مین گہٹ کر ایکہزار کے پاس
دوکانین باقی رہگئین اور سب دیوالے نکل گئے اور دوکانین اوجڑ گئین مہاراجہ
نے یہہ حال سنکر شہزادہ شیر سنگہ کو عہدہ نظامت سے معزول کرکے جمعدار خوشحال
سنگہ کو اس خدمت پر مقرر کرکے بہیجدیا مگر جمعدار خوشحال سنگہ نے کشمیر پہنچکر وہ
انتظام کیا کہ تمام خطہ کشمیر کا اُجڑ گیا تمام کارخانہ داروں کو باندہکر اُسنے لوٹ لیا
شہر سری نگر کی رعایا جنکو گہر سے نکلنا اور سرجانا برابر تہا گہرون کو چہوڑ چہوڑ کر بہاگ نکلے
ہزارون آدمی ننگے بہوکے کشمیری لاہور و امرتسر وغیرہ آبادیون مین کشمیر سے نکلکر
آگئے اور گلی گلی اور کوچہ کوچہ بے تعداد دریوزہ گری کرتے پہرتے تہے ہر بازار مین ہرایک
طرف ہائی ہائی کی آواز سنائی دیتی تہی سینکڑون بہوکہ کے مارے گلیون دربارون مین مرے پڑے
نظر آتے تہے اور اہل محلہ کو انکے مردون کو اُٹہانا اور دفنانا مشکل پڑجاتا تہا ابتک جو کشمیری
لاہور و امرتسر و لدہیانہ و نور پور وغیرہ شہرون مین پائے جاتے ہین اُسی وقت کے
آئے ہوئے ہین جمعدار خوشحال سنگہ کو کشمیر جاکر ایسے غضب کی آگ بہڑکی کہ اُسنے گانو
کے گانو اور قصبون کے قصبے لوٹ لئے جسطرح کوئی کسی دشمن کے ملک کو لوٹتا ہے
خدا بخش کوتوال جو کشمیریون کے روزمرہ مرنے کی رپوٹ مہاراجہ کی خدمت مین صرف
شہر لاہور کے اندر کی کرتا تہا نوسو اٹہائی سو روز سے کم تعداد نہوتی تہی اور مہاراجہ
سنگہ کمال حسرت مین آتا تہا غرض اس آفت مین مبتلا ہو کر کشمیریونکی وہ حالت ہوئی

کہ کبھی کسی تاریخ مین ایسا ذکر درج نہین ہے کہ بادشاہ کے ناظم نے اپنے مالک
کی رعیت کو لوٹ کر جلا وطن کر دیا ہو لاہور مین اُسوقت جب مہاراجہ کی سواری
باہر نکلتی تو سینکڑون کشمیری سر و پا برہنہ مہاراجہ کی سواری کے چارونطرف
برای خدا برای خدا کرتے ہوئے چلے جاتے تھے سینکڑون من آٹا روزمرہ انکو
تقسیم کیا جاتا تہا جب کشمیر جنت نظیر کی رعیت ایسی دوزخ مین گرفتار ہوئی اور
تمام علاقہ اُجڑ گیا تو مہاراجہ نے کمال غضب مین آکر جمعدار خوشحال سنگہ کو کشمیر
کی نظامت سے برخاست کیا اور جواب دہی کیواسطے حضور مین بلایا جرنیل مہیان
سنگہ کو اُسکی جگہہ مامور کر کے جسقدر کشمیری جمع ہوسکے جمع کر کر اور رستہ کا خرچ دیکر
جرنیل مہیان سنگہ کے ساتہہ بہیجا کہ اپنے وطن مین جا کر آباد ہوون یہہ خبر پا کر ہزارون
کشمیری واپس چلے گئے اور ہزارون جو بالکل برباد ہو کر آئے تہے جا بجا کلکتہ و
بمبئی و امرتسر و لاہور وغیرہ مین رہ گئے جب جرنیل مہیان سنگہ کشمیر مین گیا اُسنے
اپنی حسن تدبیر سے دوبارہ رعیت کو آباد کیا اور عوض آباد ہونے کے ایک ایک سال
کا خرچ زمیندارون کو معاف کر دیا اور تاجرون اور اہل حرفہ کو بہی محصول مین بہت
تخفیف دی اور سب کارخانے پہر جاری کر دئے اور علاقہ مین صورت آبادی کی نظر
نمودار ہوئی جمعدار خوشحال سنگہ جب لاہور مین آیا مہاراجہ اُسپر سخت ناراض ہوا
اور ایک ماہ تک دربار مین حاضر ہونیکی ممانعت کی بعد ایک ماہ کے راجہ دہیان سنگہ
اور راجہ گلاب سنگہ کی سفارش سے تقصیر معاف ہوئی اور حکم ہوا کہ جمعدار خوشحال سنگہ
و راجہ گلاب سنگہ دونو ڈیرہ اسمعیل خان مین جائین اور نواب شہنواز خان سے
علاقہ لیلین اور علاقہ بنون ٹانک اُس کے عوض مین نواب مذکور کو دیکر اُسکا عمل
دخل کرا دین اس سال مین مہاراجہ بہت بیمار ہوگیا اور ہزار ہا روپیہ خیرات غربا و
فقرا کو بانٹا گیا ابہی مہاراجہ کچہ بیمار ہی تہا کہ خبر پشاور کا آ پہنچا مہاراجہ نے اُسی

بیماری کی حالت مین اجلاس کیا اور نذرین لیکر خلعت بخشی اور بڑا جشن کیا جشن
دسہرہ کے بعد پشاور سے خبر آئی کہ افغانان یوسف زئی نے کمال فساد برپا کیا ہے
اور سرکار رعیت کو بہت تنگ کر رکھا ہے یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے سردار ہری
سنگھ کو ایک قاہرہ فوج کے ساتھہ اودہر کو روانہ کیا اور تاکید کی کہ مفسدون کی
ایسی سرکوبی کرے کہ آیندہ سر اُٹھانے کے لایق نرہین چنانچہ وہ جوانمرد یوسف
زئیون مین گیا اور سخت سزا زمینداران مفسد کو دی چونکہ ابتک علاقہ پشاور کا انتظام
جیسا کہ چاہیے عمل مین نہین آیا تہا بلکہ اہالیان سلطنت کابل کے قبضہ مین ہی وہ علاقہ تہا
اور مہاراجہ ان سے خراج سالانہ وصول کرتا رہا ہرچند کہ مہاراجہ نے بارہا فوج کشی
کی اور اٹک سے پار کا بہت سا ملک شامل خالصہ کے کرلیا مگر شہر پشاور مع علاقہ ملحقہ کے
بعوض نذرانہ سالانہ کے وزیر کابل کے خاندان کو مسلم برقرار رکہا سردار سلطان محمد خان
حاکم حال نے ڈیڑہ برس تک ایک خرمہرہ خراج پشاور کا مہاراجہ کے خزانہ مین داخل نہ کیا
اور پہلے بہی کبہی بغیر فوج کشی کے خراج پشاور سے وصول نہوا تہا اسواسطے مہاراجہ
نے مناسب تصور کیا کہ پشاور کا علاقہ خاندان افغانی سے لیا جائے چنانچہ کنور
نونہال سنگھ اپنے نوجوان پوتے کو پشاور کی حکومت پر مامور کیا اور ایک پروانہ سردار
ہری سنگھ نلوہ کے نام جاری کیا کہ علاقہ یوسف زئیان سے فوج لیکر پشاور آجاوے اور
بہ نیابت کنور نونہال سنگھ کام کرے سردار سلطان محمد خان کو بیدخل کرکے پشاور اپنے
قبضہ کرلے لاہور سے بہی جنرل ونتورہ صاحب مع اپنی پلٹنون اور توپخانہ کے پشاور
کو بہیجا گیا ماہ جیت سمت ۱۸۹۱ بکرمی مین یہہ تمام فوجین پشاور مین جمع ہوگئین چونکہ کرنل
کورٹ صاحب فرنگی بہی مع اپنی فوج کے اس سفر مین کنور نونہال کے ہمراہ تہا سب اول
یہہ دریاے اٹک سے اُترا اور جاتے ہی قلعہ بالاحصار پر باسانی قبضہ کرلیا کنور نونہال سنگھ
کے انتظام سے کوئی بے انتظامی ہونے نہ پائی ورنہ وقت پہنچنے فوج کا لوٹ لے گالو

لٹ جاتے تھے اور رعیت قتل و غارت ہو جاتی تھی چونکہ مہاراجہ کو یقین کامل تھا کہ قابضان پشاور کبھی بے جنگ وجدل شہر اپنے قبضہ سے نہ چھوڑینگے اسواسطے پے درپے فوج لاہور سے پشاور کو روانہ ہوتی گئی کنور کشمیرا سنگھ کو ایک رجمنٹ اور دو پلٹنیں اور توپخانہ دیکر اٹک کو روانہ کیا پھر سردار تیج سنگھ لوا ... کمپو کے ساتھہ پشاور کو مامور کیا اور یہہ سب افسر بکوچ متواتر پشاور مین جمع ہو گئے پھر بھی اطمینان نہوا اور مہاراجہ نے خود بھی پشاور جانیکا ارادہ مستحکم کیا اور لاہور سے چلکر بمقام رہتاس پہنچا اور راجہ گلاب سنگھ کو حکم دیا کہ سرکار سے اول بکوچ یلغر پشاور جا پہنچے ابھی مہاراجہ رہتاس مین ہی تھا کہ خبر آگئی کہ کنور نونہال سنگھ نے اپنا قبضہ بے جنگ وجدل پشاور پر کرلیا اور سردار سلطان محمد خان نے اطاعت منظور کرکے شہر شہزادہ کے حوالہ کردیا مہاراجہ یہہ سنکر بہت خوش ہوا اور ایک ماہ تک بمقام رہتاس سیر و شکار مین مصروف رہا غرض اس قیام سے یہہ تھی کہ ہرچند سردار سلطان محمد خان نے شہر کی حکومت شہزادہ کو دیدی ہے تاہم سردار دوست محمد خان وغیرہ اسکے بھائی بندون کو یہہ امر ناگوار گزریگا اور وہ ضرور فساد برپا کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا سردار دوست محمد خان کا ایلچی کنور نونہال سنگھ کے پاس بدین مضمون آیا کہ شہر پشاور کابل کا درہ شمار کیا جاتا ہے اور ہمیشہ سے ماتحت سلطنت کابل کے رہا ہے اب بھی اگر مہاراجہ رنجیت سنگھ یہہ شہر مجھکو دیدین تو ایک لاکھہ روپیہ نذرانہ اور ایک لاکھہ روپیہ سالانہ خراج پشاور کے علاقہ کا مہاراجہ کے خزانہ مین داخل ہوتا رہیگا اور اگر یہہ درخواست منظور نہ ہوگی تو مین بیشمار غازی جمع کرکے مہاراجہ سے جنگ کرونگا شہزادہ نونہال سنگھ نے وہ خط بجنسہ مہاراجہ کے پاس بھیجدیا اور سردار دوست محمد خان کیطرف جواب لکھا کہ مین حسب الحکم مہاراجہ کے پشاور مین آکر قابض ہوا ہون

آپ نے جو لکھا ہو تو مہاراج کی خدمت مین لکھو بعد پہنچنے اس خط کے مہاراجہ کو
یہہ ہی خبر پہنچی کہ سردار دوست محمد خان اپنی فوج لیکر کابل سے جلال آباد آگیا ہے
اب وہ بکوچ متواتر پشاور کو آئیگا یہہ خبر سنتے ہی مہاراجہ نے رہتاس
سے پشاور کو کوچ کیا اور پچیسوین ماہ بیساکہہ ۱۸۹۲ بکرمی مین بمقام چمکنی جا اترا
افغانی فوج بہی درہ خیبر سے نکلکر میدان مین خیمہ زن ہوئی اور ایسی جلدی کی
کہ اُسی [illegible] پانچ چہہ ہزار سلمانی فوج کا دستہ سمر سکہراج کی فوج کے رو
برو جو دریاے باڑا کے کنارے اُتری ہوئی تہی آکر مقابل ہوا دوپہر سے
شام تک مقابلہ رہا اس میدان مین افغان غالب ہے اور سکہہ مغلوب اسواسطے
سکہی فوج کو مہاراجہ کیطرف سے ابہی لڑائی کا حکم نہین پہنچا تہا اس واسطے اس
لڑائی مین اپنا بچاؤ کرتی رہی اور کہل کر نہ لڑی شام کو افغان اپنے ڈیرہ کو واپس
چلے گئے ۲۷ ماہ بیساکہہ کو مہاراجہ نے مقام چمکنی سے کوچ کرکے شہر مین داخل
ہونے کا ارادہ کیا اور کنور نونہال سنگہہ برسم استقبال خدمت مین حاضر ہوا
مہاراجہ نے کمال شوق سے اس نونہال بوستان سلطنت کو اپنے زانو پر
بٹہلایا اس جگہہ سردار سلطان محمد خان بہی حاضر ہوا مہاراجہ اُسپر کمال ناراض ہوا
اور حاضری کا حکم نہ دیا کنور نونہال نے اُسکی تعریف اور سفارش کی اور کہا کہ
سردار سلطان محمد خان نے برخلاف اپنے حقیقی بہائی سردار دوست محمد خان
کے شہر پشاور پر ہمارا قبضہ کرا دیا ہے اس بات پر اُسکا بہائی اسکا جانی دشمن بنگیا
ہے اب مہاراجہ بہی اسکی پرورش نکرینگے تو یہہ بیچارہ کہان جائیگا اسکی پرورش
بہر حال واجب ہے مہاراجہ کو یہہ تقریر کنور نونہال سنگہہ کی نہایت پسند آئی
اور سردار سلطان محمد خان کو روبرو آنے کی اجازت دی اس بعد راجہ گلاب سنگہ
کو حکم دیا کہ سردار دوست محمد خان سے ڈیرہ جا کر گفتگو [illegible] دوسرے

روز فقیر عزیز الدین کو دوست محمد خان کے پاس اسواسطے بہیجا کہ وہ سردار دوست محمد خان کو سمجہا کر لڑائی سے باز رکہے چنانچہ عزیز الدین سفیر بنکر سردار دوست محمد خان کے پاس گیا اور اسکو سمجہایا کہ آج ملک و مال و دولت و لشکر وغیرہ بادشاہی سامان مہاراجہ رنجیت سنگہ کو خدا نے دیا ہوا ہے کوئی شخص پنجاب مین اسکا مقابلہ نہین کر سکتا نہین معلوم آپ جیسے دانا و لیئق ایسے زبردست کے مقابل کسواسطے تیار ہوتے ہین جسپر فتحیاب ہونیکی امید نہین اسوقت مہاراجہ بیشمار فوج اور توپخانہ کے ساتہہ آپکے مقابلہ پر اوترا ہوا ہے اور فوج بہی مستعد لڑنے پر ہے مگر مہاراجہ نہین چاہتا جو خونریزی ہو اور بندگان خدا قتل ہون اسواسطے مجہکو آپ کی خدمت مین بہیجا ہے کہ آپ کی خدمت مین ان تمام مراتب کا انکشاف کرون یہہ تقریر عزیز الدین کی سنکر سردار دوست محمد خان کمال غضب مین آیا اور فقیر عزیز الدین کو نظربند کر دیا مگر دل مین ایسا ڈرا کہ اسوقت لڑنا اسنے مناسب نجانا کیونکہ ملکیہ فوج اسوقت اسکی ہمراہی مین نہتی شام کے بعد پہر سردار دوست محمد خان نے فقیر کو روبرو بلایا اور کہا کہ تم اتنا کام کر سکتے ہو کہ مہاراجہ پشاور ہمکو دیدیوے اور نذر خراج لے لیا کرے فقیر نے جواب دیا کہ آپ لڑائی و فساد کو رفع کر کے دوستانہ ملاقات مہاراجہ سے کر کے اپنی زبانی انکو کہین تو مہاراجہ بیشک آپکا کہا مان لیگا بعد اس تقریر کے سردار دوست محمد خان نے فوج کو واپسی کا حکم دیا چنانچہ سب فوج درہ مین چلی گئی جب سردار دوست محمد خان خود سوار ہوا تو فقیر عزیز الدین کو چہوڑ دیا جب فقیر مہاراجہ کی خدمت مین حاضر ہوا تو دوست محمد خان کے بہاگ جانے کی خبر دی یہہ خبر سنکر مہاراجہ نے بہت افسوس کیا اور راجہ گلاب سنگہ کو حکم دیا کہ فی الفور اپنی فوج کے ساتہہ دشمن کا تعاقب کرے

چنانچہ وہ پہلوان فوراً سوار ہو گیا اور آدہی رات تک اندہیری رات میں دشمن کو ڈہونڈ کر چلا آیا کہیں سردار دوست محمد خان کا سراغ نہ ملا بعد اس انتظام کے مہاراجہ نے علاقہ کوہاٹ کا سردار سلطان محمد خان کو جاگیر میں دیا جو تین لاکہہ روپیہ کے مالیت و آمدنی کا علاقہ تہا اور کنور نونہال سنگہ کو بسبب اسکی خوردسالی اور کم عمری کے پشاور میں رکہنا مناسب نہ جانا اسکو لاہور کی روانگی کا حکم دیا اور پشاور کا یہہ انتظام کیا کہ مالی معاملہ پشاور کا راجہ گلاب سنگہ کو سپرد کیا اور فوجی وجنگی انتظام تحت حکم صاحبان فرانسیس کے رکہا مگر جرنیل ونتورہ صاحب نے پشاور میں رہنے سے انکار کیا اور بے نہایت عذرات پیش کئے چونکہ مہاراجہ کو یہہ بات بدل منظور تہی کہ جرنیل ونتورہ صاحب ہی پشاور میں رہیے بہ بہانہ سیر و شکار کے پشاور سے سوار ہوا اور سب کو پشاور میں چہوڑ کر چمکنی کو چلا گیا وہان آکر فوج ہمراہی بہی وہان طلب کر لی اور لاہور کو روانہ ہوا جب تین منزل پشاور سے مہاراجہ پہنچ گیا راجہ گلاب سنگہ پشاور میں بعارضہ فالج بیمار ہو گیا اسواسطے راجہ گلاب سنگہ پشاور سے طلب کر لیا گیا اور جرنیل اویطویلہ صاحب فرانسیس فوج ماموره کا افسر پشاور میں قرار پایا اور پہلی تاریخ ماہ اساڑہ کی مہاراجہ لاہور میں داخل ہوا اور کنور نونہال سنگہ کی ہوشیاری و کارگزاری سے خوش ہو کر ایک لاکہہ روپیہ کی جاگیر اسکو مرحمت کی اسی سال کے ماہ بہادون میں مہاراجہ خود بہی بمرض فالج بیمار ہو گیا اور زبان بند ہو گئی لاہور کے لگے بدل وجان معالجہ میں مصروف ہوئے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے بہی ایک انگریز ڈاکٹر مہاراجہ کے معالجہ کے لئے لاہور میں آیا اگرچہ مہاراجہ نے اوسکو اپنے معالجہ میں دخل ندیا مگر اوسکی مہمانداری خاطرداری

حد سے زیادہ کی پندرہ روز تک زبان بند رہی پہر صحت کے آثار نمودار ہوئے زبان
بہی کہل گئی اُسی حالت مین جشن دسہرہ کا آپہنچا مہاراجہ نے خود اجلاس نہ کیا راجہ
دہیان سنگہ وزیر نے چاندی کے بنگلہ مین اجلاس کرکر نذرین لین اور خلعتین دین
ماہ اسوج سنہ مذکور رانی فیروزپور کی حاکمہ مرگئی اور انگریزون نے اُسکے علاقہ
ضبط کرکے ایک چہاونی کی بنا ڈالی یہہ چہاونی اس خیال سے قایم ہوئی کہ مہم کابل
کے واسطے یہان فوج جمع رہے اگرچہ یہہ امر خلاف شرط عہدنامہ کے تہا اور مہاراجہ
کے ارکین دربار نے اس باب مین بہت سی گفتگو بہی کی لیکن مہاراجہ بنظر محبت
واتحاد خاموش ہو رہا اور بدربار عام زبان گوہر فشان سے فرمایا کہ معاملہ اتحاد
مین ایسی باتین واقع ہو جائین تو مضایقہ نہین مگر تمام پنجاب مین یہہ شہرہ ہو گیا
تہا کہ انگریزون نے پنجاب کے فتح کرنے کے لئے فیروزپور مین فوج جمع کی ہے
اسی سال مین مہاراجہ نے داغ دینے کی رسم جاری کی اور حکم دیا کہ سرکاری
گہوڑون اور اونٹون کے لئے ایک ایک آہنی آلہ مقرر ہو جو ہر ایک پر لگایا جاوے
اور ارکین دربار اپنے اپنے گہوڑون اور اونٹون اور ہاتہیون کے داغ الگ الگ
مقرر کرین چنانچہ فی الفور تعمیل ہوئی اور ہر ایک رجمنٹ سرکاری کے گہوڑون
پر داغ لگائے گئے سال سمت ۱۸۹۳ بکرمی کے ماہ چیت مین پہاڑ سے خبر آئی کہ وزیر
زورآور سنگہ مصاحب راجہ گلاب سنگہ نے تبت اور لداخ کے ملک مین بہت سے
فتوحات حاصل کی ہے اُسکے خدمت سے مہاراجہ بہت خوش ہوا اور اُسکو خلعت ... کے
لئے روبرو طلب کیا ... بہت ... تحائف ... وغیرہ ...
کئے مہاراجہ نے اُسکو ایک گران ... بخشا اور ... کی ...
کہ اگر حکم ہو تو چین کی سلطنت پر یورش ... مہاراجہ ... کی ...
یہہ بات سنکر مہاراجہ ہنسا اور کہا کہ ہمکو تمہاری ... کی ... ہے

جب موقع اسباب کا آئیگا اُسطرف بہی قدم بڑہایا جائیگا چنانچہ بعد حصول خلعت
وہ لیراخ کیطرف چلا گیا اُنہین ایام مین جرنیل اویطویلہ صاحب نے بسبب کبر سنی
اور ضعیفی کے نوکری سے استعفا دیا یہہ شخص بڑا مدبر اور جابر سردار تہا اور
افغانان پشاور اس سے خوف کرتے تہے ۔ سردار ہری سنگہ نلوہ اس سال مین
سردار پایندہ خان بارک زئی کے ساتہہ بہت لڑائیان لڑا اور چند بار اُسکو شکست
دی اور اُسکی طاقت کو توڑ دیا اور علاقہ بنون ٹانک کے افغان لوگ مستعد جہاد کے
ہوکر قریب ہزار آدمی کے جمع ہو گئے اُسطرف کنور نونہال سنگہ ناموری حاصل
مین آئی جب فوج وہان گئی تہوڑی سی لڑائی مین زمیندار متفرق ہو گئے اسی
سال مین سردار فتح سنگہ اہلو والیہ بیمار ہوکر مر گیا اور اُسکا بیٹا سردار نہال سنگہ
جانشین ہوا مہاراجہ نے اُس سے نذرانہ جانشینی کا طلب کیا چنانچہ اُسنے ادا
کیا اور خلعت حاصل کیا چونکہ جرنیل ونتورہ صاحب نے پشاور کے علاقہ مین خدمات
لایقہ انجام دی تہین مہاراجہ اُسپر بہت خوش ہوا اور خطاب مطیع الحکم حق گذار وفادار
جرنیل ونتور کا اُسکو دیکر گران بہا خلعت دیا اسی سال مین کنور نونہال سنگہ
کی شادی ہوئی اور مہاراجہ کو منظور ہوا کہ یہہ شادی ایسی دہوم دہام سے
کیجائے کہ زمانہ مین قیامت تک تذکرہ اُسکا باقی رہے چنانچہ اس شادی
کی بہت تیاری ہوئی اور سر ہنری فین صاحب بہادر کماندر انچیف و سپہ
سالار ہند جو اُسوقت بمقام فیروزپور تہا اس شادی مین بلایا گیا اور سر کلاد ویڈ
صاحب بہادر ایجنٹ انگریزی اُنکے ہمراہ تہے اور سپہ سالار بہادر کی آمد
آمد ہونیکی پیشتر سے مہاراجہ نے [illegible] تہا [illegible] دلی کو نامور ہونے
[illegible] کہ لاہور [illegible] سپہ سالار [illegible] کے علاقہ مین [illegible] رکہا
اُن روز تک کہ جو انگریزی علاقہ مین [illegible] کار شادی سے گیا کل صرف

ہاتھی گھوڑون ولشکر کار وزمرّہ مہاراجہ کی سرکار سے اُسکو ملتا رہا
علاوہ اسکے تمام جاگیردار وراجے وسردار علاقہ پنجاب کے اس شادی
مین بلائے گئے راجگان نابھہ وپٹیالہ وجیند فریدکوٹ و نواب مالیرکوٹلہ
وسردار نراین گڑہ وکلسیا وکپورتھلہ ونواب منگیرہ وسنگھپورہ وغیرہ بڑے
بڑے رئیس اس شادی مین شامل ہوئے پہاڑی راجہ منڈی وسکیت
وچمبہ وغیرہ بھی بلائے گئے قریب پانچ لاکھہ آدمی کے مہمان اس شادی
مین جمع ہوگئے اِن سب کو رسد روزمرّہ مہاراجہ کی سرکار سے ملتی رہی
اس شادی کا تمام سامان امرتسر مین ہوا اور امرتسر سے بڑی دہوم
دہام سے برات چڑہی سب مہمان ہاتھیون پر سوار ہوئے مہاراجہ نے بڑے
بڑے راجون اور سردارون خصوصاً افسران انگریزی کے ہاتھیون پر دو
دو ہزار روپیہ نقد اور پانچ پانچ سو روپیہ کی تنکیان نقرہ رکھوادین اور اجازت
دی کہ کھلے ہاتھون سے نثار کرین اور یہہ روپیہ غریب محتاج آدمیون پر
بکھیرین چنانچہ اسیطرح لاکھہا روپیہ تصدق ہوتا ہوا برات لڑکی والے
کے گھر قصبہ فتح گڑہ مین پہنچی اور دوسرے روز مہاراجہ نے خود سوار
ہوکر انبوہ غربا و فقرا کو ایک میدان مین روپیہ بکھیرا اور سوارون کو حکم
دیا کہ انبوہ مساکین کو چارون طرف سے ایسا محاصرہ کرین کہ کوئی جانے
نپائے چار دروازہ اُس مقام باڑہ کے مقرر ہوئے اور فی نفر دو روپیہ
اور چار روپیہ اور پانچ روپیہ حسب حیثیت دئے جاتے تھے اُسکو باڑہ سے
باہر نکال دیتے تھے اس انتظام سے کسی آدمی کا نقصان نہ ہوا ورنہ بہت
آدمی سواریون کے نیچے دب کر مرجاتے اس روز بائیس لاکھہ
روپیہ محتاجون کو تقسیم ہوا اور سامان وخرچ روشنی واتشبازی وغیرہ

کا بہی اسیطرح پر قیاس کرلینا چاہیئے کہ کسقدر ہو گا اگرچہ اس شادی مین مہاراجہ کا بیشمار روپیہ صرف ہو گیا مگر آمدنی تنبول کی بہی خرچ سے کم نہو گی تہی سپہ سالار بہادر نے پندرہ ہزار روپیہ راجہ دہیان سنگہ نے ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ راجہ گلاب سنگہ و سچیت سنگہ و مصر روپلال وغیرہ ایک ایک ۔ سوا لاکہہ نے اکیاون اکیاون ہزار روپیہ غرض تخمینہ تنبول کا قریب پچاس لاکہہ روپیہ کے تہا کہ ہر ایک سردار و جاگیردار و رئیس خورد و کلان نے اپنی حیثیت سے زیادہ اپنی بڑائی و عزت کے لئے تنبول دیا تہا اور جو مہاراجہ نے تمام فوج سواری و پیادہ د نوچہنانہ کی ایکماہ کی تنخواہ تنبول مین وضع کر لی تہی وہ اس رقم کے علاوہ رقم تہی اس شادی مین ہر ایک سپاہی و سوار کو شیرینی دی گئی اور ایک ایک سندیل زرد و زری بہی عنایت ہوئی افسران کو بڑے بڑے خلعت بیش قیمت بخشے گئے اور سرداروں اور مصاحبون کو انکی عزت کے مطابق خلعت دیئے گئے مہمانون کو بہی بعد انجام شادی کے عطایات بیغایات سے ایسا خوش کیا گیا کہ وہ خوش ہو کر اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوئے جب شادی ہو چکی تو مہاراجہ سپہ سالار بہادر کو ساتہہ لیکر لاہور آیا اور باغ شالامار مین سپہ سالار کی دعوت علیحدہ شادی کی دعوت سے کی اور تمام باغ مین اسقدر روشنی کرائی کہ رات کا دن کر دیا ہر ایک درخت کے ساتہہ پچاس پچاس ہنڈیا جنمین چراغ جلتے تہے لٹکائی تمام دیوارون کو روشنی سے سرخ کر دیا تمام رات آتشبازی چہوٹتی رہی تین رات برابر یکسان جشن کا ہنگامہ گرم رہا دور دور سے رقاصہ لوگون کے طایفے بلائے اور سپہ سالار

صاحب کو اپنی خدمات سے خوش کیا اُس جشن کے دیکھنے والے جو
ابتک موجود ہین کہتے ہین کہ ایسا جشن پہلے بھی ہمنے نہین دیکھا
تھا اور بعد بھی آجتک نہین دیکھا جیساکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے
سپہ سالار صاحب کی خاطر شالا مار باغ مین کی تھی بعد اختتام
جشن کے سپہ سالار صاحب کی لیڈی صاحبہ نے آرزو کی کہ ہم مہاراج
کے دولت خانہ مین جاکر مہارانیون سے ملاقات کرنا چاہتے ہین
مہاراجہ نے بخوشی اجازت دی اور زنانہ محفل کی قلعہ کے اندر تیاریان
ہوئین لیڈی صاحبہ کو بھی رات کے موقع پر بلایا گیا اور تمام قلعہ مین
ایسی روشنی ہوئی کہ قلعہ نوراً علیٰ نور ہوگیا سمن برج کے اندر سے
مرد نکالدئے گئے اور مہارانی نکائن والدہ شہزادہ کہڑک سنگھ نے
مع اور رانیون اور بیشمار کنیزون کے سمن برج کے دروازہ تک
استقبال کیا اور بڑی عزت سے سمن برج مین لیجاکر بٹھلایا اور آپسمین
کمال التفات سے گفتگوئین کین اور لیڈی صاحبہ کو بہت سا زیور
مرصع پیشکش کیا اور خلعت پہناکر رخصت کیا جب اس ملاقات سے
بھی فراغت ہوگئی تو سپہ سالار صاحب نے رخصت طلب کی اور مہاراجہ
نے بڑی عزت واحترام سے اُسکو رخصت کیا رخصت کے وقت سپہ سالار
صاحب نے مہاراجہ کی مہربانیون کا شکریہ ادا کیا اور کہاکہ ہم
مہاراج کی تواضع اور احسان کے بہت ممنون ہین اور ہم کیا بلکہ عوام
سیّاح وخصوص سیاحان فرنگ مہاراجہ کی مسافر پروری ومہمان
نوازی کے شکر گذار ہوکر دل وجان سے مہاراجہ کے احسانون کو یاد
کرتے ہین مہاراجہ نے جواب دیاکہ یہہ آپ صاحبون کی عین مہربانی

ہے کہ آپ اپنا کام ہرج کرکے میری التجا کو قبول فرماتے ہین اور میری شادی وغمی مین شامل ہوکر مجھکو عزت و افتخار بخشتے ہین بعد ترخیص راجہ گلاب سنگہ کو سپہ سالار صاحب کے ہمراہ لب دریاے ستلج تک مامور کیا اور وہ اُسکو دریا تک پہنچاکر واپس آیا جن دنون مین کہ مہاراجہ باغ شالامار کے جلسہ مین مصروف تہا سردار ہری سنگہ نلوہ کی عرضی بدینمضمون پشاور سے آئی تہی کہ امیر دوست محمد خان بارادہ جہاد ملکیہ کو جمع کر رہا ہے تمام افغانستان مین اُسنے اشتہار دیدیا ہے کہ اب امیر مسلمان دین اسلام کی خاطر سکہون سے لڑتا ہے جس نے اس صواب مین شامل ہونا ہو ہو جاے چنانچہ صدہا آدمی اُسکے پاس جمع ہی ہوگئے ہین چنانچہ مہاراجہ اُسوقت سپہ سالار صاحب کی مہمانداری مین رکا ہوا تہا تجویز روانگی فوج کی پشاور کی طرف عمل مین نہ آئی کیونکہ مہاراجہ کا یہہ ہی ارادہ تہا کہ خودہی پشاور کو جائیگا سپہ سالار صاحب کی رخصت کے بعد دوسری تحریر پشاور کے اخبار نویس کے ملاحظے سے گزری کہ حاجی خان کاکڑ ایک افسر فوج افغانی دس ہزار فوج ملکیہ وغیرہ کے ساتہہ درہ خیبر سے نکلکر جمرود کے قلعہ کے پاس لڑکش ہوا یہہ خبر سنکر سردار ہری سنگہ نلوہ سرکاری فوج کے ساتہہ اُس سے معرکہ آرا ہوا جسمے کمال نقصان افغانون کا ہوا اور بہت سے مارے گئے دوسرے روز دوسری لڑائی سردار کی افغانون سے ہوئی جس مین اُنہون نے شکست فاحش کہائی اور پسپا ہوگئے اس خبر کے سنتے ہی مہاراجہ نے فوج کو پشاور کی روانگی کا حکم دیا اور خودہی بڑے بڑے سردارون کے ساتہہ پشاور کی

طرف کوچ کیا جب بڑی تیزی و تندی کے ساتھہ سواری گجرات مین پہنچی تو پشاور سے یہہ خبر وحشت اثر گوش زد ہوئی کہ بعد شکست پانے حاجی خان کاکڑ کے دوست محمد خان کی بہت بڑی فوج زیر حکم حیدر خان و اکبر خان اُسکے بیٹون کے درہ خیبر سے نکلی اور قلعہ جمرود کو گھیر لیا قلعہ مین مہان سنگہ نام سردار ہری سنگہ نلوہ کا متبنیٰ بیٹا ایک تہوڑی سی فوج کے ساتھہ قلعہ داری کا کام کرتا تھا مگر حتی الامکان وہ پٹھانون کے ساتھہ لڑتا رہا افغانون نے بہت اچھی اچھی جگہہ پر مورچے لگائے اور قلعہ پر آگ برسائی جسسے خالصہ کی فوج تنگ آئی علاوہ اسکے قلعہ مین پانی کی ایسی کمی ہوئی کہ لوگ پیاس سے مرنے لگے اور ایک طرف کی دیوار قلعہ کی بہی گر گئی اُس طرف قلعہ کی ساری فوج حفاظت کرتی تہی کہ دشمن قلعہ مین نہ آجائین مگر افغانون کو ہرگز جرات نہ پڑی کہ قلعہ پر حملہ کرتے صرف ایک مرتبہ افغانون کا حملہ قلعہ پر ہوا جس مین قلعہ کی فوج نے کمال جوانمردی سے حملہ اُنکا روکا اور اپنی بندوقین و توپین ایک ہی دفعہ دشمن پر سر کین جسمین پانسو پٹھان ایکہی مرتبہ قتل ہوا اور پٹھان پیچہے کو ہٹ گئے اس واقعہ سے جب سردار ہری سنگہ کو پشاور مین خبر پہنچی بانتظار امداد لاہور کے ایک ہفتہ تک قلعہ والون کی امداد کو نہ پہنچ سکا جب بالکل نا امید ہوگیا تو فوج موجودہ پشاور جمع کرکے بڑی تیزی و تندی کے ساتھہ افغانون پر حملہ آور ہوا دو گہنٹہ تک سخت لڑائی ہوئی بعد ازان سکھہ آگے بڑہنے لگے اور افغانون کا پاؤن اُکھڑنے لگا آخر افغان بہاگ نکلے اور سردار ہری سنگہ نے اُنکا تعاقب کیا اور یہان تک پیچہا کیا کہ علی مسجد کے پاس دشمنون کو

جا لیا اُسوقت شام کا وقت تہا اور سورج غروب ہوچکا تہا تاریکی چہا
گئی تہی سکہون کو دیکہکر افغان بے اختیار بہاگے اور تمام اسباب و
سامان ڈیرہ کا وہین چہوڑا سکہہ حسب العادت اُس اسباب کی غارت
پر پڑگئے اور سردار ہری سنگہ دو چار خاص لوکرون کے ساتہہ میدان
مین کہڑا رہ گیا بہاگتے ہوئے افغانون نے جب دیکہا کہ فوج اب غارت
مین مصروف ہوگئی ہے تو وہ پیچہے کو لوٹے پہلے سردار ہری سنگہ پر
حملہ کیا پہلی ہی مرتبہ سردار ہری سنگہ کی چہاتی مین گولی لگی اور سخت
زخمی ہوکر گرا پہر دشمن سکہون کیطرف مشغول ہوئے اور اُنکو اپنے ڈیرہ
سے باہر نکالدیا جب سکہہ اُس مقام پر آئے جہان سردار ہری سنگہ
مجروح ہوا تہا تو سردار کو وہان سے ہاتہی پر ڈالکر جمرود مین لے آئے
قلعہ مین آتے ہی سردار ہری سنگہ مرگیا اور قریب تہا کہ وہان کا انتظام
بگڑجائے مگر مہان سنگہ قلعدار جمرود نے اپنی کمال عقلمندی
سے یہہ راز فاش نکیا اور خفیہ سردار کی نعش جلادی اور لوگون سے
ظاہر کرتا رہا کہ سردار زخمی ہے ایسے نازک وقت مین کہ قریب قریب کوئی
مددگار نظر نہین آتا تہا اُس ہوشیار قلعدار نے ایسی تدبیرین کین
کہ دوبارہ افغان درہ خیبر سے باہر نہ نکلے اور نہ آیندہ اُمید اُنکے نکلنے
کی ہے یہہ خبر جب مہاراجہ نے سنی حیرت مین آیا اگرچہ پہلے ہی فوج بسمت
پشاور روانہ ہوچکی تہی مگر اُسوقت بہت گہبراہٹ کا وقت تہا ایک تو
ایسا بڑا بہادر سردار مارا گیا دوسرے پشاور مین کوئی اور سردار ناظم
الملک اولوالعزم نہ تہا اور مہاراجہ کو یہہ خیال تہا کہ ایسا نہو اسوقت دشمن خیبر
سے نکلکر پشاور لے لین اور محنت کی کرائی ضایع ہوجائے اسواسطے فوج

سو نہایت تیز حکم پشاور کے جانے کا دیا اور راجہ دہیان سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ کو فرمایا کہ ہمارے پہچنے سے اول بکوچ یلغر پشاور جائین ایسے وقت مین کہ پشاور کا یہہ حال تہا فتح خان افغان مالک پنجہار نے بارادہ جہاد ملکبہ جمع کیا اور راجہ دہیان سنگہ کے سد راہ ہوا راجہ دہیان سنگہ نے کمال سختی کے ساتہہ اسپر حملہ کیا اور تہوڑی سی لڑائی مین وہ ملکیہ راستہ سے بہاگ گیا راجہ دہیان سنگہ نے اُنکا تعاقب کرکے قلعہ گیلاس کُکن کا محاصرہ کر لیا اور اُنکو مطیع کرکے پشاور کو کوچ کیا جب فوج متعینہ پشاور مین پہنچی پشاور والون کو امان حاصل ہوئی اور قلعہ جمرود کی فوج جو افغانون کے خوف سے قلعہ سے باہر نہین نکلتی ہتی قلعہ سے نکلکر آسودہ ہوئی جنرل گرٹ صاحب درہ خیبر کے اندر تک بڑہا ہوا چلا گیا وہان افغانون کے ساتہہ اُسکا مقابلہ ہوا اور خوب لڑائی ہوئی آخر افغان پہاڑون مین گہس گئے راجہ دہیان سنگہ نے بنظر انتظام و استحکام سرحد کے قلعہ جمرود کے پاس ایک اور قلعہ کی بنیاد رکہی اور نام اُسکا فتح گڑہ رکہا اُسوقت مہاراجہ نے انتظام پشاور کا جنرل اویٹبویلہ صاحب کے حوالے کیا پہلے بہہ لئیق افسر پشاور کا حاکم رہا تہا لیکن اسنے اس خدمت سے بدین بیان استعفا دیا تہا کہ مین ایک سپاہی غریب الوطن پردیسی ہون مجہکو ملکون کی نظامت سے کیا سروکار ہے مہاراجہ کی سرکار مین بڑے بڑے امیر جاگیردار و سردار ذوی الاقتدار موجود ہین اُنسے پشاور کا انتظام کرایا جاوے چنانچہ استعفا اُسکا منظور ہوا مگر اُسکے جانے کے بعد انتظام پشاور کا نہایت ابتر ہو گیا اسواسطے اب مہاراجہ نے پہر بہہ خدمت اُسی کے حوالے کی

پشاور سے راجہ گلاب سنگھ مفسدان قوم یوسف زئی کی سرکوبی کو مامور
ہوا کہ اُنہون نے موقع وقت دیکھکر بہت ہی بے ادبیان کین تہین اور
نوبت یہانتک پہنچی کہ قلعہ شبقدر کا انہون نے گہیر لیا تہا راجہ گلاب
سنگھ نے وہان جاکر اُنکی سرکوبی کی اور بہت سے گانو جلا دئے اور
بہت سے آدمی قتل کرڈالے ۷ ر ماہ ہاڑ کو مہاراجہ پشاور سے آکر داخل
لاہور ہوا اور خبر پہنچی کہ سردار نہال سنگھ اہلو والیہ آجکل سخت بلا مین گرفتار
ہوگیا تہا کہ امر سنگھ اُسکے چہوٹے بہائی نے اس سے بگڑ کر چاہا تہا کہ سردار
کو قتل کرڈالے مگر سردار دیوان شبیر علی کی کاردانی و لیاقت سے بچ رہا
مہاراجہ نے یہہ حال سنکر سردار نہال سنگھ کو بذریعہ تحریری سمجہایا
اور منجملہ علاقہ ریاست کے امر سنگھ کو جاگیر دلوادی اُنہین ایام مین کالو کا
جی و جنرل گربیر سنگھ معتمدان مہاراجہ نیپال مع تحایف گران قیمت بنظر
استحکام رابطہ محبت دو دا و کے حاضر ہوئے مہاراجہ نے اُنکی کمال خاطر
کی اور چند روز اپنے پاس رکہکر اپنی مہمان پروری و بندہ نوازی سے
اُنکو خوش کیا پہر تحایف عجیبہ دیکر رخصت کیا اُسی سال کے ماہ بہادون
مین ملتان سے خبر آئی کہ ملتان کی نواح کے مسلمانون نے بارادہ جہاد
متصل موضع رجیان ایک مجمع کیا ہے سرگروہ انکا مسمی بہرام خان
مراری بنا ہے اور میر رستم خان سندہی نے بہی کچہہ زرنقد کی
امداد اُنکو کی ہے اب انکا ارادہ ہے کہ ملتان پر یورش کرین یہہ
خبر پاکر مہاراجہ نے ایک پروانہ دیوان ساون مل ناظم ملتان کے نام
جاری کیا کہ تم نے یہہ مجمع اپنے علاقہ مین جمع کیون ہونے دیا اگر تم
پہلے سے ہی اسکا بندوبست کرتے تو یہہ لوگ اسقدر ہجوم نہ کرسکتے:

اب ہم تمکو اسمین ہرگز مدد نہ دینگے تم خود جہادیون کا انتظام کرو اس
حکم کے پہنچتے ہی دیوان ساونن مل توپخانہ اور فوج لیکر جہادیون پر
حملہ آور ہوا اور تمام مجمع کو توپون کے آگے دہر لیا بہت سے قتل
کرڈالے باقیماندہ بہاگ گئے یہہ خبر سنکر مہاراجہ بہت خوش ہوا
اور پروانہ تحسین وآفرین کا دیوان ساونن مل کے نام جاری کیا یہہ
دیوان ساونن مل کہتری اکال گڑہ کا رہنے والا تھا مہاراجہ کے
دربار مین اسنے بڑہی آبرو پائی اور ناظم ملتان کا مقرر ہوا اسکی
نظامت کے وقت رعایا ملتان کی کمال خوش تہی عدل وانصاف
اسکا دور دور تک مشہور تہا بلکہ لوگون نے اس کے انصاف کے
گیت بنائے ہوئے تھے جو جا بجا گائے جاتے تہے مہاراجہ کا بہی کمال
فرمان بردار ناظم تہا قسط معاملہ کے وقت بہیجدیتا تہا اسکے وقت مین
سوائے ایک شورش جہادیون کے کبہی رعیت نے فساد نہین کیا تہا
چور و رہزن اسکے علاقہ مین کم دست اندازی کرتے تہے کہ یہہ چور
کو سوائے موت کے اور کوئی سزا نہین دیتا تہا مگر افسوس کہ ایسے
نیک نام ناظم کا بیٹا مولراج جو پہلے وہ بہی اپنے باپ کیطرح نیک نام
تھا ایسا بدنام مفسد بنا کہ اپنے مالک کا اسنے مقابلہ کیا اور کئی ماہ
تک ملتان مین لڑتا رہا آخر بسزائے اعمال ناشائستہ پہنچکر مقید
وجلاوطن ہوا اور جلاوطنی کی ہی حالت مین مرگیا ●

جانا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا جموں کیطرف اور غسل کرنا پرمنڈل مین اور آنا سیکہناٹن صاحب

متفق ہونا انگریزی کا واسطے اظہار گرمنشگو مہم کابل اور ملاقات کرنا مہاراجہ کا لارڈ آکلنڈ صاحب گورنر جنرل بہادر کے ساتھ بمقام فیروزپور و امرتسر و لاہور اور روانہ ہونا فوج خالصہ کا کابل کو اور بیمار ہونا مہاراجہ کا اور وفات پانا

سال سمت ۱۸۹۶ کے ماہ چیت مین مہاراجہ نے چاہا کہ اسی سال کے روز بیساکھی
مین بمقام پرمنڈل جو کوہ جموں کے علاقہ مین ہے غسل کرے چنانچہ اراکین
دربار کے ہمراہ پہلے لاہور سے وزیرآباد پہنچا اور ایک ہفتہ قیام کر کے
داخل علاقہ جموں کے ہوا راجہ گلاب سنگہ اور دہیان سنگہ نے
بہت سی خدمت مہاراجہ کی کی اور ضیافتین پہنچائین جب تک
مہاراجہ جموں کے علاقہ مین رہا ہر روزہ ضیافت راجگان جموں
کے یہان سے پہنچتی رہی یکم بیساکہہ کو مہاراجہ نے پرمنڈل مین غسل
کیا اور لاہور کو معاودت کی اُسوقت خبر پہنچی کہ لارڈ اکلنڈ صاحب
نیا گورنر جنرل ہوکر بمقام شملہ رونق افروز ہوا ہے مہاراجہ نے
مناسب جانا کہ گورنر جنرل جدید کی خدمت مین بھی تحائف بھیجے
جائین چنانچہ سردار اجیت سنگہ و گرم سنگہ بطور سفارت لارڈ
گورنر بہادر کی خدمت مین بہیجے گئے اور بہت سے تحائف عجیبہ
اُن کے ہاتہہ روانہ ہوئے جب سفیران لاہور شملہ مین پہنچے تو سرکار

انگریزی کیطرف سے اُنکی بڑی خاطر ہوئی اور نواب گورنر جنرل
بہادر نے ارشاد کیا کہ سرکار انگریز کیطرف سے بھی وکلائے
معتمد مہاراجہ کی خدمت مین جائینگے جب وہ واپس آئے تو جنرل
معتبر سنگہ تھاپہ سپہ سالار فوج نیپال کا مہاراجہ نیپال سے رنجیدہ
ہوکر پنجاب مین آیا اگرچہ نکہ وہ بہت ہی لڑائیان صاحبان انگریز کے
ساتہہ لڑچکا تہا اور آدمی بڑا دلیر و چالاک تھا بموجب ایمار انگریزی
کے مہاراجہ نے اسکو اپنے پاس رکہنا منظور نہ کیا ماہ جیٹہہ مین مہاراجہ
لاہور سے چلکر پہلے امرتسر مین پہنچا وہان سے ڈیرہ بابا نانک کیطرف
جاکر رسم پرستش کی ادا کی اور حکم دیا کہ گنبذ بابا نانک کے ڈیرہ کا
نیا تعمیر ہو پتہر کی عمارت بنا کر گنبذ کو سنہری کیا جائے چنانچہ حسب الحکم
عمارت شروع ہوئی وہان سے بمقام دینا نگر جاکر خیمہ زن ہوا اسمقام
پر میگہہ ماٹن صاحب بہادر سفیر انگریزی اور وڈ صاحب بہادر ایجنٹ
گورنر مع چہہ کس افسران انگریزی کے مہاراجہ کی خدمت مین حاضر
ہوا مہاراجہ نے اُن کی مہانداری مین قرار واقعی توجہ کی اُنہون نے
ظاہر کیا کہ سرکار انگریزی کو منظوری درخواست شاہ شجاع الملک
کے یہہ منظور ہے کہ شاہ کی حمایت و امداد مین کابل پر فوج کشی کیجائے
اور خاندان وزرائے کابل کو بیدخل کرکے شاہ شجاع الملک کو کہ حقدار
اور وارث تخت کابل کا ہے یہہ سلطنت سپرد کیجائے مگر یہہ امر اُس
حالت مین بوقوع آسکتا ہے کہ مہاراجہ بھی اسکام مین ممد و معاون
سرکار انگریزی کا ہو بعد گفتگو کے یہہ بات قرار پائی کہ اول ایک
وکیل سرکار انگریزی کا کابل مین دوست محمد خان کے پاس جاکے

اور اُسپر واضح کر دیوے کہ سرکار انگریزی کا ایسا ارادہ ہے اگر ان
خود وہ کابل سے دست بردار ہو جاوے تو بہتر ہے ورنہ فوج کشی کیجاوے
چنانچہ کپتان الیگزینڈر برنس صاحب بہادر سفیر کابل کو روانہ ہوا جب
وہان پہنچا تو امیر دوست محمد خان ہرگز اُسکی طرف ملتفت نہوا اور
اسقدر بے اعتنائی سے پیش آیا کہ صاحب مذکور کو اُسنے گھسنے ندیا
چند روز وہ کابل مین رہا آخر بے نیل مقصود واپس چلا آیا مہاراجہ
ان وکلار کو لیکر دینا نگر سے بمقام لاہور آگیا اور سب صاحب انگریز
بانتظار آنے سفیر کابل کے لاہور مین ہی قیام پذیر رہے جب برنس صاحب
وکیل بہی کابل سے آگیا تو وکلار انگریزی نے حسب الحکم نواب گورنر
جنرل بہادر کے اپنا منشا مہاراجہ کے روبرو اسطرح پر ظاہر کیا کہ اب لشکر
سرکار انگریزی کا شکارپور سندہ کے راستہ کابل کو جائیگا مہاراجہ کو
جسقدر تعلق شکارپور سندہ کے علاقہ سے ہے اُٹھا لیوی اور وہ ملک تمام و
کمال سرکار انگریزی کے حوالہ کر دیوے اور اسباب مین ایک عہدنامہ
لکہہ دیوے دوسرے مہاراجہ اپنی فوج بنظر اتحاد و یگانگت کے امداداً
سرکار انگریزی کی فوج کے ساتہہ کابل کو روانہ کرے اور کچہہ فوج انگریزی
جو لاہور کے راستہ کابل کو جائیگی اُسکے جانیکا مانع و حارج نہو مہاراجہ
نے جب یہہ درخواستین سنی علاقہ سندہ کے چہوڑنے پر کمال ناراض
ہوا اور حیران تہا کہ اسباب مین کیا کیا جائے اگر درخواست قبول
نکرے تو اتحاد و یگانگت مین فرق آئیگا اور اگر قبول کرے تو ایک
علاقہ جو بزور شمشیر فتح کیا گیا ہے ہاتہہ سے جاتا رہیگا چند روز ان
سوالات کا کچہہ جواب نہ دیا گیا اور آپسمین اراکین دربار اور مہاراجہ

بہت سی مشورت ہوتی رہی اگرچہ اراکین دربار کی رائے دربارہ چھوڑ
دینے علاقہ سندہ کے مہاراجہ کے برخلاف تھی مگر مہاراجہ نے
چار وناچار انگریزون کی یہہ درخواست منظور کی اور یہہ قرار پایا کہ گیارہ لاکہہ
روپیہ نقد جو مہاراجہ کا نذرانہ علاقہ سندہ پر واجب الطلب
ہے وہ داخل خزانہ لاہور ہو جائے اور آیندہ کے لئے اُس
علاقہ کے فرمان فرما صاحبان انگریز ہون جب سفیران انگریزی
کو مہاراجہ رنجیت سنگہ کیطرف سے اطمنان کامل ہوگیا اور آپس
مین عہدنامجات تحریر ہوچکے تو صاحبان انگریز لاہور سے روانہ
ہوگئے اور ایک فوج جرار میکہہ ناٹن صاحب و شاہ شجاع کے ہمراہ
شکارپور سندہ کے راستہ روانہ ہوئے اور ایک فوج زیر حکم سر کلاو
ویڈ صاحب بہادر بہ حمایت و امداد فوج خالصہ کے براہ لاہور پشاور
کے جانے کے لئے فیروزپور مین جمع ہوئی اور بجائے ویڈ صاحب
کے سر کلارک صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر سفیر دربار لاہور
مقرر ہوا انہین ایام مین مائی راجکوران المشہور نکاین مہارانی
والدہ شہزادہ کہڑک سنگہ کی مرگئی اور صاحب ایجنٹ گورنر بہادر
لدہیانہ سے لاہور مین ماتم پرسی کی رسم ادا کرنے کے واسطے
آیا چونکہ لارڈ اکلنڈ صاحب بہادر کو یہہ منظور تہا کہ اپنے روبرو
مہاراجہ کی زبانی دربارہ ترک کرنے علاقہ سندہ کے گفتگو
کرکے تسلی کرلے اسواسطے صاحب ایجنٹ کی زبانی اشتیاق ملاقات
نواب گورنر جنرل کا مہاراجہ کے آگے ظاہر کیا مہاراجہ نے یہی
وہ درخواست منظور کی بعد جانے کلارک صاحب انگریز کے مشر

ویڈ صاحب بہادر واسطے قرار پانے وقت و مقام ملاقات کے لاہور
مین آیا اور فیروزپور مقام ملاقات کا ٹہرایا مہاراجہ نے بہ نسبت ملاقات
مقام روپڑ کے اس ملاقات مین بڑی تیاریان کین اور نیز بدین خیال
کہ انگریزی فوج فیروزپور مین بہت جمع ہے ایسا نہو کہ بوقت ملاقات
انگریزون کیطرف سے کچھہ دغا وقوع مین آجائے حکم دیا کہ ایک کمپو
فوج کا بمقام امرتسر بہی جمع رہے چنانچہ ہر ایک امر کی نفی الفور
لتعمیل ہوئی اور تمام فوج مستعد و تیار ہوگئی اور بتاریخ دسوین
ماہ پوہ مطابق ۲۲ - دسمبر مہاراجہ نے لاہور سے قصور کی
طرف کوچ کیا جب قصبہ قصور مین لشکر اُترا ویڈ صاحب اس مقام
سے رخصت ہوکر آگے چلا گیا اور کہہ گیا کہ کل سیکھہ ناٹن صاحب
بطریق استقبال اس مقام پر جب آیگا تو قصور سے کوچ کیا جا ئیگا
اگلے روز دوپہر تک انتظار کیا گیا مگر کوئی انگریز نہ آیا اسواسطے
راجہ دہیان سنگہ کو حکم ہوا کہ مہاراجہ سے اوّل فرودگاہ پر پہنچکر
فوج کو قرینہ سے اوتارے اور خود مہاراجہ بعد انتظار
شدید تیسرے پہر قصور سے روانہ ہوا شام کو فرودگاہ پر جا پہنچا
وہان داخل ہوکر شاہزادہ کہڑک سنگہ باتفاق اراکین دربار
کے باستفسار خیریت مزاج لارڈ گورنر جنرل بہادر کی خدمت
مین بہیجا گیا اور اس طرف سے مسٹر سیکھہ ناٹن صاحب بجہت
مہاراجہ کی خدمت مین آیا دوسرے روز ملاقات دونو والیان
کی قرار پائی اور علی الصباح مہاراجہ رنجیت سنگہ بڑے کروفر
و تزک و احتشام کے ساتھہ اپنے خیمہ سے سوار ہوا صاحبان

انگریز استقبال کی خاطر دریا کے پل پر موجود کھڑے تھے اُن
مین سے سر کلارک صاحب آگے بڑھا اور مہاراجہ کو ہمراہ لیگیا
جب مہاراجہ کی سواری قریب لشکر انگریزی کے پہنچی لارڈ فین
صاحب بہادر سپہ سالار ہند برسم استقبال آیا اور بڑے
تپاک سے ملاقات کی خیمہ سے باہر نواب گورنر جنرل نے استقبال
کیا اور مہاراجہ خیمہ گورنری مین داخل ہوا باہم مراسم اتحاد
ادا ہوئین نواب گورنر بہادر نے بہت سی کشتیان تحایف نفیس
کی پیش کین اور دو نو مین اسپی عمدہ تحایف کے ساتھ دین
اور ایک تصویر جناب کوئن وکٹوریا ملکہ معظمہ شاہنشاہ ہند و
انگلنڈ کی مہاراجہ کو بطور تحفہ دی جب وہ تصویر محفل مین
لائی گئی تمام انگریز سرو قد تعظیم کو کھڑے ہوگئے اور شالک
سلامی کی توپون سے سر ہوئی مہاراجہ نے کمال خوش ہوکر وہ
تحایف لئے اور رخصت ہوا دوسرے روز ۱۷- ماہ پوہ لارڈ
گورنر جنرل بہادر مہاراجہ کے خیمہ مین آیا اور بڑی دہوم دہام سے
ملاقات ہوئی تحایف عجایب و غرایب نواب گورنر بہادر
سے دہ چندان پیش ہوئے ۱۸- ماہ پوہ کو نواب گورنر بہادر
کی دعوت دوستانہ مہاراجہ کے یہان ہوئی قریب شام
کے نواب ممدوح صاحبان انگریز کے ہجوم کے ساتھ مہاراجہ
کے خیمہ مین داخل ہوا تہوڑی دیر کے بعد نواب گورنر جنرل
کی ہمشیرہ بہت سی لیڈیون کے ساتھ آئی اُسوقت سامان
عیش و عشرت کا مہیا ہوا اور آدہی رات تک شراب کشمیری

وکابلی وانگوری اُڑتی رہی اور رقاصان لاہور وامرتسر وغیرہ
رقص کرتے رہے اس محفل مین مہاراجہ نے مہمانداری کا
حق ادا کیا ایک بجے کے وقت لارڈ گورنر اپنے خیمہ کو تشریف
فرما ہوا اگلے روز مہاراجہ رنجیت سنگہ مع ارکین دربار و
شہزادگان نامدار سوار ہوکر انگریزی چہاونی مین گیا اور
تمام کی قواعد دیکہکر گیارہ ہزار روپیہ انعام دیا اسی
روز پہر شام کو پہر مہاراجہ بتقریب دعوت صاحبان انگریز کے خیمہ
گاہ سے سوار ہوا جب پل سے اُترا بہت سے صاحبان انگریز
برسم استقبال موجود پائے اور بگہی آٹہہ گہوڑون کی جوتیار
ہتی فوراً آگے کی گئی مہاراجہ ہاہتی سے اُترکر مع راجہ ہیراسنگہ
خلف راجہ دہیان سنگہ کے بگہی پر سوار ہوا اور دو انگریز مہاراجہ
کے روبرو بیٹہہ گئے اس مقام سے بگہی برق کی مانند ایسی تیز چلی
کہ مہاراجہ کے ہمراہیون مین سے کوئی ساتہہ نہ پہنچ سکا اور مہاراجہ
وہان سے انگریزی توپخانہ کے دیکہنے کے لئے تنہا انگریزون کے
ہمراہ چلا گیا چونکہ توپخانہ دربار سے دو میل کے فاصلہ پر تہا
واپس آنے مین دیر ہوگئی اور وقت بوقت شام کا تہا اسواسطے
شہزادہ کہڑک سنگہ وراجہ دہیان سنگہ وغیرہ ارکین دربار
بہت گہبرگئے اور مہاراجہ کی تلاش مین ادہر ادہر پہرنے لگے مگر
کہین سے نشان نملا اسوقت تمام فوج سکہی کو سخت اندیشہ
ہوگیا اور سب نے کمرین باندہ لی تہین اور مستعد ہوگئے تہے
کہ اگر مہاراجہ کے ساتہہ انگریزون کی کچہہ بہی دغا معلوم ہوگی

تو جنگ کی جائیگی استنے مین مہاراجہ کو دور سے آتے ہوئے
دیکھا تو سب کے جسم مین تازہ جان آئی اور تسلی ہوئی وہان سے
اگر مہاراجہ ایوان گورنری مین داخل ہوا اور محفل دوستانہ
گرم ہوئی اور کمال بے تکلفی کے ساتھہ فریقین مین ہنگامہ
عیش و عشرت کا گرم ہوا اور یہان تک نوبت پہنچی کہ اس روز
مہاراجہ نے بخلاف مذہب و رسم سکھی کے گزک دان انگریزی سے
میوہ جات وغیرہ کہائے اور زبان سے فرمایا کہ ہمارے کل امرا
اور اہلکار اس دعوت کے قبول کرنے اور اس مقام
پر آنے سے ہمکو منع کرتے تھے مگر جبکہ ہمکو دوستی صاحبان
انگریزی کی دوستی پر جو اپنے اقرار کے پورے اور وعدے
کے سچے ہین بہروسا کرکے چلے آئے بارہ بجے رات کے وقت
محفل برخاست ہوئی اور مہاراجہ اپنے خیمہ گاہ کو واپس آیا
دوسرے روز پہر لارڈ گورنر جنرل بہادر افسران انگریزی کے
ساتھہ مہاراجہ کی فوج دیکھنے کو آیا تمام فوج اسوقت آراستہ
تھی اور سنہری و روپہری وردیان زرق برق دمدماتے
چمکتی ہوئی نظر آتی تہین تین گہنٹہ تک برابر نواب گورنر نے
سکھی فوج کی قواعد دیکھی اور بہت خوش ہوکر کہا کہ جسقدر
ہمکو توقع تھی اس سے بہتر و عمدہ مہاراجہ کی فوج پایا اور یہہ فوج
ہر ایک امر مین انگریزی فوج سے کم نہین ہے اسی روز شام
کو آخری ملاقات ہوکر درباب انتظام مہم کابل کے گفتگوئین ہوئین
مہاراجہ نے براہ دریادلی انگریزون کی ہر ایک درخواست منظور

کی کسی امر سے سر نہ پہیرا رخصت کے وقت مہاراجہ نے نواب
گورنر جنرل بہادر سے یہہ بات کہی کہ اگر آپ کو تکلیف نہو تو جس
طرح پر ہم ایک مرتبہ بمقام روپڑ اور دوسری مرتبہ بمقام
فیروزپور لاہور سے جاکر صاحبان انگریز کے ملنے کو آئے ہین
آپ بہی ہمارے ساتھ چلین اور ہمارے اتفاق سے لاہور و
امرتسر کی سیر کرین اور چند روز لاہور رہ کر دعوت دوستانہ
قبول فرمائین نواب گورنر جنرل بہادر نے یہہ درخواست
مہاراجہ کی قبول فرمائی اور دونو والیان ملک ایک دوسرے
کے بعد فیروزپور سے روانہ ہوئے چنانچہ مہاراجہ امرتسر مین
آیا اور تین روز کے بعد نواب گورنر جنرل بہادر بہی آپہنچا مہاراجہ
نے بڑے جوش وخروش سے نواب گورنر کی دعوت کی
اور تین روز تک برابر شہر امرتسر مین بمقام دربار صاحب
خاص شہر اسقدر روشنی ہوتی رہی کہ چشم زمانہ نے کبہی ایسی روشنی
نہ دیکہی ہوگی ابہی مہاراجہ امرتسر مین ہی رونق افزا تہا کہ کنور
نونہال سنگہ کو ہیضہ کی بیماری ہوگئی اور امید زیست کی نہ رہی
نواب گورنر جنرل بہی کنور نونہال سنگہ کی مزاج پرسی کو آیا اور
اسی روز سے تخفیف ہونی شروع ہوئی اور سات روز مین
غسل صحت کیا بعد سیر امرتسر کے نواب گورنر اور مہاراجہ دونو
ایک سواری مین لاہور آئے اور باغ شالامار مین جشن کی
تیاریان ہوئین ایک رات کا جشن تو بخیریت انجام پاگیا دوسرے
رات جب جشن کی آئی تو اس رات مہاراجہ لقوہ وفالج کی بیماری

سے بیمار ہوگیا اور زبان گویائی سے ساقط ہوگئی منہہ سے پانی جاری
ہوگیا اگرچہ نواب گورنر جنرل بہادر کی نوازش و تعظیم و تکریم مین
بایام بیماری مہاراجہ کے بہی کچہہ فرق نہ آیا مگر وہ گرمجوشی اور شفقت
و خوشنودی نرہی اوس بیماری کی حالت مین مہاراجہ
ہر ایک امر بین بذات خود حکم دیتا تہا اور اشارون سے کام چلاتا
تہا اوسوقت نواب گورنر جنرل بہادر نے وید صاحب کی زبانی
اجازت طلب کی کہ فوج انگریزی لاہور کے راستے سے پشاور
کو جاوے اور سکہی فوج کو بہی روانگی کا حکم دیا کہ مہاراجہ نے
انگریزی فوج کے جانیکی بدین شرایط اجازت دی ہے کہ
ہماری عملداری مین وہ فوج غارتگری کے مرتکب نہو اس انتظام
کے بعد نواب گورنر جنرل لاہور سے رخصت ہوا اور ویڈ صاحب
انگریزی فوج اور توپون کے آنیکا منتظر لاہور مین رہا جب لارڈ
گورنر فیروزپور مین پہنچ گیا اور فوج انگریزی لاہور آگئی تو ویڈ صاحب
مع شاہزادہ تیمور پسر شاہ شجاع کے پشاور کو روانہ ہوا
اور مہاراجہ کی امدادی جرار فوج ہمراہ شہزادہ نونہال سنگہ کے
بافسری جرنیل ونتورہ صاحب کے پشاور کو گئی سمت ۱۸۹۶
بکرمی کے آغاز مین کلارک صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل کا
خط مہاراجہ کے نام بدینمضمون آیا کہ جو گیارہ لاکہہ روپیہ بابت
نذرانہ امیران سندہ کے مہاراجہ نے صاحبان انگریز سے
لینا ہے اور اوسکی تفویضگی کے لئے ایک دفعہ درج عہدنامہ
ہوئی ہے اوسکے واسطے نواب گورنر جنرل بہادر کی یہہ تجویز ہے

کہ وہ روپیہ بالفعل مہاراجہ کو نہین دیا جائیگا انگریزی خزانہ
مین امانت رہیگا جب فیصلہ مہم کابل کا ہو جائیگا تب وہ روپیہ
مہاراجہ کی خدمت مین بہیجدیا جاوے گا یہہ خط سنکر مہاراجہ
بہت ناراض ہوا اور چہ لاکہہ اگلا یہہ روپیہ اسی وقت قابل الوصول
ہے عہدنامہ مین یہہ شرط درج نہین ہے کہ بعد فیصلہ مہم
کابل کے یہہ روپیہ دیا جائیگا صاحبان انگریز کو کہ عہدنامہ کے
پورے مین یہہ امر شایان نہین ہے چنانچہ بعد پہنچنے اس جواب
کے پانچ لاکہہ روپیہ فی الفور دیا گیا اور چہہ لاکہہ روپیہ کیواسطے
احتیاطاً یہہ تجویز ٹہری کہ بعد فیصلہ مہم کابل کے وصول ہو
انگریزی اور سکہی فوج جب پشاور مین پہنچی سکہون اور انگریزی
فوج کے درمیان کسی امر خلاف مذہب پر تکرار ہوگئی مگر کنور
نونہال سنگہ نے جلد انتظام کرلیا اور فساد بڑہنے ندیا اسوقت
کرنیل ویڈ صاحب کے ہمراہ صرف دو کمپنیان پیادہ
اور چار ضرب توپ تہی اور مہاراجہ کی فوج پانچہزار سوار و
پیادہ ویڈ صاحب کے ساتہہ تہی اور سولہ ضرب توپ اور سولہ
سو آدمی علاوہ درخواست صاحبان انگریز کے بنظر رابطہ محبت
و اتحاد مہاراجہ نے ہمراہ کردئے تہے جب کرنیل ویڈ
صاحب کی جمعیت پشاور مین پوری ہوگئی تو صاحب نے خیبر
کے درہ کی طرف کوچ کیا پہلے نجیبون کے سپاہیون اسنے
خیبر مین جانے سے انکار کیا اور آثار سرکشی کے نمودار
ہوئے مگر کنور نونہال سنگہ اور جرنیل اویطویلہ صاحب کی حسن

تدبیر سے وہ سرکشی فرو ہوگئی اور ایک اور فساد شروع ہوا کہ گورکہونکی پلٹن نے
خیبر مین جانے سے سخت انکار کیا اور زبانی فہمایش انکو کارگر نہوئی اور درہ
خیبر سے وہ پلٹن بلا اجازت اُٹھکر پشاور مین چلی آئی کنور نونہال سنگھ نے اور فوج
کو مامور کرکے اُنسے توپین چہین لین اور تمام پلٹن سے ہتیار لے لئے جب
اُس پلٹن نے اپنے آپ کو بیدست و پا دیکہا تو اطاعت قبول کی کنور نونہال سنگھ
نے اُس پلٹن کے افسر جن کی شرارت سے یہہ سرکشی ہوئی تہی بدل دئے اور اُنکو
نظر سے گرا کر شکایت اُنکی مہاراجہ کی خدمت مین لکہی اور دوسری پلٹن فوج مامور
پشاور رکہہ پلٹن کے عوض مین کابل کو بہیجی سردار سلطان محمد خان برادر امیر
دوست محمد خان کو روز فتح پشاور سے لاہور مین رہتا تہا اور علاقہ کوہاٹ کا اُسکو
مہاراجہ نے بطور جاگیر دیا ہوا تہا اُسکو مہاراجہ نے پشاور کو روانہ کیا کہ انگریزی
فوج اور سکہی فوج کو اس مہم مین مدد دے۔ اس سال کے ماہ جیٹھ مین مہاراجہ کی طبیعت
سخت بیمار ہوگئی اور ضعف بڑہ گیا اسواسطے بتاریخ ۹۔ ماہ جیٹھ سمت ۱۸۹۶ بکرمی
مین مہاراجہ نے تمام سرداروں اور فوج کے افسروں کو بلایا جب وہ سب
جمع ہوگئے تو سبکو حکم سنایا کہ آج تاریخ سے کُل حکومت و سلطنت کی کاروبار شہزادہ
کہڑک سنگھ کے سپرد ہوئے چنانچہ اپنے ہاتھہ سے مہاراجہ نے راج کا تلک شہزادہ کو
دیا اور راجہ دہیان سنگھ کو وزارت کا خلعت پہنایا اور بخطاب نائب السلطنت عظمی
خیرخواہ صمیمی دولت سرکار وزیر معظم دستور مکرم مختار و مدار المہام کل مخاطب کیا
اور اسی مضمون کے اشتہارات قلمبند ہوکر ایک ایک سو نقل پلٹنان و پشاور کو و کشمیر
وغیرہ علاقجات کو بہیجی گئی ماہ ہاڑ سمت ۱۸۹۶ کی اکادشی کے روز مہاراجہ کی طبیعت سخت
بیمار ہوگئی دیر تک برابر غشی کی حالت رہی اُسوقت راجہ دہیان سنگھ نے
بہائی بہیم صاحب خزانچی کو حکم دیا کہ اپنی پلٹنین لیکر امرتسر چلا جائے اور قلعہ گوبند

کی حفاظت بخوبی کرے تیسرے پہر مہاراجہ کو پہر ہوش آگیا مگر زندگی کی امید سبکو منقطع ہو گئی
اور وہ افاقہ عارضی سمجھا گیا دو روز تک برابر یہی حال رہا کہ جب سب بجے کا وقت دن کا
ہوتا مہاراجہ پر غشی کیحالت طاری ہوتی تیسرے پہر تک وہ حال رہتا تیسرے روز
طبیعت بہت ناطاقت ہو گئی اور چار روز تک شب و روز یہی حالت رہی کہ کبھی مہاراجہ ہوش
مین آجاتا اور کبھی بیہوش ہوجاتا اس حالتمین بائیس لاکھ روپیہ نقد اور پچیس لاکھ روپیہ کا
اسباب خیرات کرکے ہندو و مسلمان کے معابد و مساجد مین تقسیم کیا گیا اٹھائی ہومن گھی
مندر جوالا دیوی مین ہوم کی خاطر بھیجا گیا چونکہ مہاراجہ کا وہ آخری وقت تہا راجہ
دہیان سنگھ نے دس لاکھ روپیہ کا ایک چبوترہ بناکر اُسپر دس ہزار روپیہ کا پشمینہ بچھایا اور
ایک پنڈی تیار کی اسواسطے کہ آخری وقت مہاراجہ کو اُسپر لٹایا جاوے چونکہ مہاراجہ
رنجیت سنگھ اکثر اوقات یہ فرمایا کرتا تہا کہ الماس کوہ نور کسی بادشاہ کے پاس نہین رہا بہتر یہ ہے
کہ اسکو پن کرکے سری جگناتھ جی کے مندر یا گورو رامداس کے دربار مین بھیجدیا جائے
اسوقت جمعدار خوشحال سنگھ نے یہ امر بھی مہاراجہ کو یاد دلایا اور راجہ دہیان سنگھ
کی بھی تجویز قائم ہو گئی کہ اسوقت مہاراجہ کے ہاتھ سے کوہ نور پر چلو پانی کا ڈلوادیا
جائے کہ پہر کسیکو اسکی نسبت دعوے نرہے مگر جب وہ الماس توشہ خانہ سے منگوایا
گیا تو مصر بیلی رام توشہ خانیہ نے نہ دیا اور کہا کہ اب یہ دولت ولیعہد صاحب کی ہی
انکی اجازت کے بغیر مین نہین دیسکتا اسواسطے راجہ دہیان سنگھ خاموش رہا پانچوین
روز اُس روز سے بتاریخ ۱۵ ماہ اساڑہ سمت ۱۸۹۶ روز پنجشنبہ چھ گھڑی دن رہے مہاراجہ
رنجیت سنگھ نے جان عزیز خدای جان آفرین کے سپرد کی چونکہ اُسوقت دن کچھ باقی نہ تہا
راجہ دہیان سنگھ نے لابہہ سنگھ کو حکم دیا کہ اپنی جمعیت سے شہر کا انتظام کرے کہ کسی
طرح کا فساد نہو جائے دوسرے روز مطابق رسم راجون مہاراجون کے بعد غسل و پوشاک
خسروانہ و زیورات شاہانہ مہاراجہ کے زیب تن کئے گئے اور سونے کا ایوان تیار ہوا

اسوقت وہ تو رانیان کنور جن یعنے رانی راجدیئی و رانی ہر دیئی و جستان راجہ سنسار چند والی کانگڑہ ستی ہونے کو تیار ہو گئین پہلے انہون نے اپنی جاگیرین و مال و اسباب نقد و جنس و زیور و جواہرات بکمال خندہ پیشانی و رضامندی براہ خدا خیرات کر دیا اور براہ محبت ثابت قدم ہو کر کہلے چہرہ محلون سے باہر نکل آئین مردون مین سے راجہ دہیان سنگھ مہاراجہ کے ساتھ چلنے اور مرنیکو تیار ہو گیا اور حکم دیا کہ کل نقد و جنس خیرات کرنے کے لئے جمع کیا جائے جب ارکین دربار نے دیکھا کہ وزیر با تدبیر سچ مچ مرنے کو مستعد ہو گیا تو سب کے سب اسکو سمجہانے لگے اور کہا کہ مہاراجہ نے تمکو لایق وزیر تصور کر کر تمکو کاروبار ریاست کے سپرد کئے اور ولیعہد صاحب کا زور بازو بنایا اب یہہ کیا بیوفائی ہی جو تم ولیعہد صاحب کے ساتھ کرتے ہو سوائے تمہارے اور کون صاحب تدبیر ہے جو مہاراجہ کے پیچھے سلطنت کا انتظام کریگا مہاراجہ نے تمکو پرورش کیا اور وزیر بنایا تہا محض اسواسطے کہ مہاراجہ کے بعد بہی تم سلطنت کا انتظام کرو نکہ مہاراجہ کے ساتھ تم بہی دنیا سے سفر کر جاؤ آخر راجہ دہیان سنگھ نے جب کسیکا کہنا نمانا تو ولیعہد نے اپنی زبان سے اسکو سمجہایا اور مرنے سے باز رکہا اور کہا کہ بعد انتظام سلطنت کے تمکو اختیار ہوگا کہ تیرتہون کو چلے جانا اور تمام عمر یاد الہی مین مصروف رہنا دونو کنور جی رانیان کہلے چہرہ پردہ سے نکل آئین اور مہاراجہ کی نعش پر اکثر انہون نے سری گیتا جی کو کہ ہندون کے مذہب مین بڑی معتبر کتاب ہے مہاراجہ کی چہاتی پر رکہا اور راجہ دہیان سنگھ کو کہا کہ تم اس کتاب اور مہاراجہ کے جسم کو ہاتھ لگا کر قسم کہاؤ کہ آیندہ سلطنت کا انتظام بخوبی کرو نگا اور شہزادہ کہرک سنگھ اور کنور نونہال سنگھ مین کبہی نا اتفاقی نہ ہونے دو نگا ہر ایک امر مین خیر خواہی نمکحلالی سے پیش نہاد خاطر رہیگی چنانچہ راجہ دہیان سنگھ نے پوتہی اٹہا کر اور مہاراجہ کے بدن پر ہاتھ لگا کر قسم کہائی پہر دونو شہزادہ کہرک سنگھ کیطرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ تم بہی گیتا جی اٹہا کر قسم کہاؤ

کہ راجہ دہیان سنگہ کو اپنا وزیر و مدار المہام و مختار کل تصور کرکے کوئی امر اسکی تجویز کے بغیر ظہور مین نہ لاؤنگا اسکے باب مین کبہی خود غرض کی بات نہ سنونگا چنانچہ شہزادہ نے بہی وہ پوتہی اٹہا کر قسم کہائی اور کلمات مرقومہ زبان پر لایا بعد ازان بوان مہاراجہ کا بڑے تزک و احتشام کے ساتہہ اٹہایا اور بارش روپیون و ٹکیون و موتیونکی ہونے لگی بہت روپیہ بکہیرا گیا اُسوقت ہزارون ملازم و رعایا شہر مہاراجہ کے جنازہ کے ساتہہ تہی بوان حضوری باغ کے غربی دروازہ سے نالہ دریاے راوی کے کنارے لیجاکر جہان چندن کی چتا بنی ہوئی تہی رکہدیا اور شہزادہ کہڑک سنگہ نے اسکو داغ دیا اُسوقت دو نورانیان کنوجن مہاراجہ کا سر تہامے ہوئے چتا مین بیٹہی تہین اور گیارہ کنیزین لاش کے دونو طرف بیٹہکر مہاراجہ کے ساتہہ مستعد سفر آخرت کی تہین راجہ دہیان سنگہ اُسوقت نزدیک گیا اور شہزادہ کہڑک سنگہ کے حق مین دعا چاہی ستیون نے اُسوقت کچہہ جواب ندیا اور اپنی حالت مین آنکہین بند کی ہوئی خاموش بیٹہی رہین جب آگ روشن ہوئی اور گہی اور خوشبو تیل اور عطر کے شیشے چتا پر ڈالے گئے تو آگ کے شعلے سر بفلک ہوئے ایک کبوتر کسی طرفسے اُڑتا ہوا آیا اور چتا پر گر کر مر گیا وہ بہی گویا مہاراجہ کے ساتہہ ستی ہوا اُسیوقت ایک ابر نمودار ہوا اور بوندیان برسنے لگین گویا کہ مہاراجہ کی نعش پر آسمان رویا جب آگ فرو ہوئی اور نعش مہاراجہ کی و ستیونکی جل چکین اور رسمین مذہبی سب ادا ہوگئین تو شہزادہ مع ارا کین دربار غسل کرکے واپس قلعہ کو آیا چوتہے روز مہاراجہ کے پہول یعنی استخوان مع سایونکی استخوان کے بڑی اعزاز و اکرام سے گنگا کو بہیجے گئے اور جسطرح سواری مہاراجہ کی زندگی مین بڑی شان و شوکت سے نکلتی تہی اُسی طرح پہولون کی سواری بہی نکلی چند ارا کین دربار ایک بہاری خزانہ لیکر پہولون کے ساتہہ گنگا کو گئے اور گنگا پر بمقام ہردوار جاکر بڑی خیرات کی رستہ مین والیان ملک اور صاحبان عالیشان نے مہاراجہ کے پہولون کی بڑی تعظیم کی جسطرح کہ انکی زندگی

مین تعظیم ہوتی تہی جسکے علاقہ سے گذر اون پہولون کا ہوتا تہا والی اس مقام
کا خود استقبال کو آتا تہا اور شلک سلامی کی سر ہوتی تہی تیر ہوین روز جب کریا
ہوچکی تو لاکہون روپیہ کا مال برہمنون کو دیا گیا جیسے وہ سب غنی و مالدار بن گئے
ز ان بعد ولیعہد مہاراجہ کی سمادہ بنانے کے فکر مین ہوا اور بہت سا پتہر دور
دور سے منگایا اور بنیاد رکہی مگر ابہی عمارت ختم نہوئی تہی کہ ولیعہد یعنے مہاراجہ
کہڑک سنگہ مر گیا مہاراجہ شیر سنگہ کے وقت بہی وہ کام کچہ کچہ جاری رہا پہر مہاراجہ
دلیپ سنگہ کے وقت بسبب تزلزل سلطنت اور برچہہ گردی کے عمارت بند رہی جب
عملداری صاحبان انگریز کی پنجاب مین ہوئی تو سمادہ کی تعمیر با تمام پہنچی اور چند سال
قائم و برقرار رہی آخر چونکہ گنبد سمادہ کا بہت بہاری تہا اور اُسکے نیچے صرف آٹھ
ستون تہے ستونون مین درزین آگئین اور قریب تہا کہ وہ بہاری عمارت گر پڑے
جب عمارت کا ایسا حال صاحبان انگریز نے دیکہا مولف کتاب ہذا کو کہ لاہور کی
عمارات کی تعمیر و درستی پر مامور تہا حکم دیا کہ اسکے استحکام کی تدبیر کرے چنانچہ مولف
اسکام مین بدل و جان مصروف ہوا اور اون آٹھ ستونون کے ساتھ آٹھ اور بڑہا دئیے
جب گنبد کی عمارت کے نیچے سولہ ستون ہو گئے اور پہلے ستونون کو جو شق ہو گئی تہی آہنی حلقے
ڈالکر درست کیا گیا تو اندیشہ انکی گرنیکا رفع ہو گیا اور مکان کا استحکام قرار واقعی عمل مین آیا ۔

چوتھا حصہ مہاراجہ کہڑک سنگہ و کنور نہال سنگہ و مہاراجہ شیر سنگہ کے واقعات کے ذکر مین

مسند نشین ہونا مہاراجہ کہڑک سنگہ کا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مرنیکے بعد اور اختیار پانا کنور نونہال سنگہ کا اور قتل کر ڈالنا سردار چیت سنگہ کو اور وفات پانا مہاراجہ کہڑک سنگہ کا بیمار ہوکر اور نونہال سنگہ کا بقصد کرنے دیوانگی اور مسند نشین ہونا رانی چند کنور کا اور

یورش کرنا مہاراجہ شیر سنگھ کا لاہور پر اور فتح پا کر مالک ریاست کا ہونا اور قتل ہونا سرداران سندہانوالیہ کے ہاتھ سے

بعد وفات مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جب تیرہ روز گذر گئے اور کریا کرم ہو چکا منجمون سے
نیک ساعت اور نیک روز مقرر ہو کر مہاراجہ کہڑک سنگھ نے باپ کی گدی پر شاہانہ اجلاس
کیا شاہانہ شلک سر ہوئین تمام اہلکاران و اراکین دربار نے نذرین گذرانین احکامات
معمولی بنام کارداران مملکت و ناظمان کشمیر و پشاور و ملتان و دوابہ بست جالندہر و کوہستان
کے نام جاری ہوئے ایک خط دربابت مسندنشینی مہاراجہ کہڑک سنگھ اہی ایجنٹ گورنر جنرل انگریزی
لکہا گیا سلطنت کے انتظام کیواسطے مشیر و وزیر با تدبیر راجہ دہیان سنگھ مقرر ہوا چندماہ تک تو کارحکومت
بخوبی جاری رہا آخر مہاراجہ کہڑک سنگھ کی مزاج پر ایک شخص سردار چیت سنگھ نام بہت غالب ہو گیا
وہ اپنی حکم و اختیار سے جو چاہتا سو کرتا تہا مہاراجہ کو اُسکے کہنے اور سننے سے ہرگز انکار نہ تہا یہ بات
راجہ دہیان سنگھ کو سخت ناگوار گذری اور درپے اُسکی بیخکنی کے ہوا کنور نونہال سنگھ اگرچہ اُسوقت
کم عمر و نوجوان لڑکا تہا مگر عقل خداداد سے اُسکو باپکے انتظام پر کمال اعتراض تہا کیونکہ سردار
چیت سنگھ جسکو مہاراجہ کہڑک سنگھ مدارالمہام کرنا چاہتا تہا عقیل شخص نہ تہا اُسکی مرضی تہی کہ مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے عہد کیطرح سلطنت کا انتظام راجہ دہیان سنگھ کی اختیار مین رہے اِس باب مین
اُسنے باپ کو بہت سمجہایا مگر وہ نہ سمجہا از دست ناراض ہوا آخر تمام اراکین دربار کی تجویز سردار چیت سنگھ
کے قتل پر قائم ہو گئی اور انہون کنور نونہال سنگھ عین مکان مشمن برج مین قتل کر ڈالا اسکے قتل
ہو جانیسے مہاراجہ کہڑک سنگھ کمال ناراض ہوا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ مہاراجہ قلعہ سے اُٹھکر اپنی
قدیمی حویلی واقعہ لوہاری دروازہ مین آ گیا اور انتظام ریاست سے بالکل دست بردار ہوا جب مہاراجہ
کہڑک سنگھ نے سلطنت کے کام سے علیحدگی اختیار کی تو کنور نونہال سنگھ نے بیس برس کی عمر مین تمام
کاروبار سلطنت کے اپنی اختیار مین کرلیے اور راجہ دہیان سنگھ کو مدارالمہام بنایا اور راجہ ہیرا سنگھ پسر

فوج کشی کرکے قلعہ کملا گڈھ وغیرہ کا اپنی قبضہ مین کیا اگرچہ اسوقت انتظام ریاست کا راجہ
دہیان سنگھ کے اختیار مین تہا مگر کنور نونہال سنگھ بہت سے امور مین اسکے برخلاف
رائی ظاہر کرتا تہا اسواسطے دلون مین بہت سے غبار اور کدورت ظاہر ہوگئی تہی بعد فتح
کابل کے جب انگریزونکی یہہ تجویز ہوئی کہ علاقہ پشاور و ڈیرہ جات بدستور متعلق کابل کے
کر دینی چاہئین تو کنور نونہال سنگہ نے اسباب مین امیر دوست محمد خان کے نام خط لکہا کہ تم
اگر اب اجتماع کرکے شاہ شجاع کو کابل سے نکالدو تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور وہ خطوط بجنس
پکڑے گئے اور اسباب مین انگریزون نے کنور نونہال سنگھ سے دریافت کیا تو وہ صاف
مکر گیا کہ مجھکو اسبات کی خبر بھی نہین ہے بہت سی قیل و قال کے بعد کنور نونہال سنگھ انگریزون سے
صاف ہوگیا مگر اسبات پر مستعد تہا کہ کسی طرح سے اختیار راجہ دہیان سنگھ کا سلطنت سے
اٹھا دیوے اور خود بلا اشتراک غیرے فرمان فرما ہو اتنے مین مہاراجہ کہڑک سنگھ ایسا بیمار ہوگیا
کہ امید زیست کی نرہی مشہور یہہ تہا کہ کنور نونہال سنگھ نے اپنے باپ کو کچھ ایسی چیز کھلادی تھی
جس سے وہ قریب المرگ ہوگیا ہے بعض کا یہہ قول تہا کہ مہاراجہ کہڑک سنگھ کی محبت سردار چیت سنگھ
سے بدرجہ کمال تھی جب وہ مارا گیا تو مہاراجہ پر زندگی تلخ ہوگئی اور اسی غم و غصہ مین بیمار
ہوگیا ایک روز مرنیسے اول کنور نونہال سنگھ باپکے دیکھنے کو آیا تہا مگر مہاراجہ کہڑک سنگھ نے
حویلی کے دروازے بند کرادئیے اور اپنی پاس آنے ندیا اور کہا کہ مین اُس ناخلف کی صورت دیکھنی
نہین چاہتا جب دوسرے روز وہ مرگیا تو کنور نونہال سنگھ اگرچہ باپ کی تجہیز و تکفین مین مشغول ہوا اور
مہاراجہ رنجیت سنگھ کیطرح بڑی شان و شوکت سے جنازہ نکالا دو رانیان اور تو کنیزین اس مہاراجہ
کے ساتھ ستی ہوئین جب لاش کے داغ دینے کا وقت آیا تو کنور نونہال سنگھ اور راجہ دہیان سنگھ
ستیون کے روبرو جا کر کھڑے ہوئے اور چاہا کہ ستی ہونیوالی عورتین کوئی اچھی دعا ہمارے
حق مین کرین اور منہہ سے کوئی اچھا سخن کہین مگر ستیون نے اسکے برخلاف کیا اور کہا کہ ای پرمیشر جس نے
ہمارے مہاراجہ پر ظلم کیا پہلے اُسکو سلطنت سے بیدخل کیا اُسکے دوست کو قتل کیا پہر اسکی جان عزیز

گنوائی اسکو بہی سلطنت نصیب نہو ہماری طرح پر دنیا سے بے نصیب جاے چنانچہ ایسا ہی
وقوع مین آیا کہ جب بعد جل جانے نعش کے کنور نونہال سنگھ فارغ ہوا اور دریا پر جاکر غسل کر لیا تو
راجہ اودہم سنگھ کے ہاتھ مین ہاتھ دئیے ہوئے قلعہ کو آیا سعادت کیوقت توپونکی سلامی ہورہی تھی
چونکہ بڑی بڑی توپونکے چلنے سے زمین کانپ رہی تہی اتفاق ایسا ہوا کہ جب کنور نونہال سنگھ
قلعہ کے باہر کے دروازہ کے پاس پہنچا دروازہ کی دیوار تہوڑی سی گر پڑی اور ایک پتھر سنگین راجہ
اودہم سنگھ اور کنور نونہال سنگھ کے سر پر ایسا آکر لگا کہ وہ نیم جان ہوگئی راجہ دہیان سنگھ نے فی الفور
استقامت سے کنور نونہال سنگھ کو پالکی مین لٹا لیا اور اسی حالت سے قلعہ کے اندر لیگیا قلعہ کے اندر جاتے
ہی کنور نونہال سنگھ جان بحق تسلیم ہوا گویا ایک روز مین دو فرمانفرما ریاست لاہور کے مرگئے اس
نوجوان کے مرنے سے کمال اضطراب رعایا و ارکین دربار کو ہوا اگرچہ اسمین بھی لوگ کئی طرحکی قیاس
کرتے تہے اور کہتے تہے کہ کنور نونہال سنگھ بہی راجہ دہیان سنگھ کی کارسازی سے مارا گیا ہے اور
وہ دیوار محض راجہ دہیان سنگھ کے اشارہ سے گرائی گئی تہی مگر یہہ بات قرین قیاس نہ تہی جب دونو
فرمانفرما مرچکے تو گدی نشینی میت کمال جھگڑا برپا ہوا اگرچہ راجہ دہیان سنگھ نے اسیوقت یعنی جب کنور نونہال سنگھ
نے جان دی شتر سوار بہیجکر شہزادہ شیر سنگھ کو بٹالہ سے بلا یا اور تجویز کی کہ وہی ایک شہزادہ لایق
ریاست و مسند نشینی کے ہے اسکو مسند نشین کیا جاے مگر اسکے آنے پر بہت سی تکرار پیدا ہوئی
اور سرداران سندھانوالیہ نے جو بہتیجی مہاراجہ رنجیت سنگھ کی تہی ہرگز منظور نرکہا کہ شہزادہ شیر سنگھ
مسند نشین ہوا نہونے رانی چند کنور کو اسبات پر مستعد کیا کہ وہ اپنے بیٹے کنور نونہال سنگھ کی
مسند ریاست پر قیام کرے چنانچہ وہ اسی دعوی پر قائم ہوگئی اور اسنے راجہ دہیان سنگھ کو اپنے
روبرو بلا کر کہا کہ کنور نونہال سنگھ کی رانی حمل سے ہے اسواسطے مناسب ہے کہ بالفعل مین جبتک اس
مولود کی پیدا ہونے تک حکومت بطور نیابت کی کرون اگر خدا نے اسکے گہر بیٹا دیا تو مالک سلطنت
کا وہ تصور ہوگا اور تم بدستور وزیر مدار المہام رہوگے اور اگر بیٹا پیدا نہوا تو مین تمہارے فرزند
راجہ ہیرا سنگھ کو گود مین لیکر اوسے بیٹا بناکر مالک سلطنت لاہور کا کردونگی کیونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بہی

تمہارے فرزند راجہ دہیان سنگھ کو اپنا فرزند کہتا تہا اور خلعت بہی فرزندی کا اُسکو دیا تہا اگرچہ
یہہ بات رانی چندکنور کی سخن سازی تہی اور اصل مین نہ تو زوجہ کنور نونہال سنگھ کی حاملہ تہی
اور نہ اُسکا ارادہ دلی تہا کہ راجہ ہیرا سنگھ کو گود لیوے اصلی منشا رانی کا بہ تجویز سرداران سندہانوالیہ
کے یہہ تہا کہ جب حکومت میری اچھی طرحسے قائم ہو جائیگی تو راجہ دہیان سنگھ وغیرہ خاندان جموال
کو ریاست سے خارج کردونگی یہہ بات سنکر راجہ دہیان سنگھ خاموش رہا اور خاص کونسل دربار کی اسطرح
پہ قرار پائی کہ رانی چندکنور وزیرو مدار المہام اُس لڑکی کی جو ابھی پیدا نہین ہوا ہو اور راجہ دہیان سنگھ
نائب وزیر اور شہزادہ شیر سنگھ و سردار اجیت سنگھ و سردار عطر سنگھ سندہانوالیہ مشیران
با اختیار ہووین راجہ دہیان سنگھ کے دل مین اُسوقت یہہ خیال تہا کہ میری بغیر اس سلطنت کا کام
نہین چلیگا اور اپنی تجویز کی نامنظوری سے کمال ناراض تہا شہزادہ شیر سنگہ بہی وٹالہ سے
آکر کمال شرمندہ ہوا اور واپس چلا گیا کونسل مین شامل ہونا اُسنے منظور نہ کیا اُسوقت راجہ
دہیان سنگھ نے انگریزونکو اس تجویز سے اطلاع دی اور لکہا کہ اگرچہ وارثان سلطنت شہزادہ
شیر سنگھ و دلیپ سنگہ موجود تہے مگر اہالیان دربار نے اُس بچہ کو مستحق سلطنت کا قرار دیا ہے
جو ابہی کنور نونہال سنگھ کے گہر پیدا نہین ہوا اُسکے پیدا ہونے تک رانی چندکنور کام سلطنت کا
کریگی اور ارباب کونسل ممد و معاون امور سلطنت کے رہینگے صاحبان انگریز نے اس امر و معلوم
کیا کہ دلیپ سنگھ نام فرزند بہی مہاراجہ کی گہر موجود ہے ورنہ اس سے پہلے اس بات کی اطلاع نہ تہی
رانی چندکنور کی حکومت صاحبان انگریز نے ناپسند کی مگر اجرای کار کو پسند کیا انہین ایام مین سردار
دوست محمد خان بحفاظت فوج انگریزی کے محبوس مقید پنجاب مین آیا اور فوج انگریزی اُسکو
ہندوستان کو لیگئی اور کابل مین بخوبی تسلط صاحبان انگریز کا ہو گیا بعد چندی راجہ دہیان سنگھ
بہی لاہور کی کارروائی سے بدل ناراض ہو کر بہانہ کرکے جموں کو چلا گیا کیونکہ مدار المہام و مختار عام
سلطنت کے سرداران سندہانوالیہ تہے اور رانی چندکنور صرف نام حاکمہ تہی البتہ راجہ گلاب سنگھ جو
مرد لئیق و کار آزمودہ تہا اُسنے اُسوقت بہی سرداران سندہانوالیہ کی ساتھ دوستی بنا رکہی

تہی اور چند کنور اکثر اسوسین اُسکو روبرو بلاکر مشورہ کرتی تہی اور وہ جانتا تہا کہ اگر اس
عورت سے ہماری موافقت رہیگی تو ہمکو بہت فائدہ ہوگا شہزادہ شیر سنگھ جب وٹالہ جا پہنچا
پوشیدہ پوشیدہ اُسنے اپنے جاسوس بہیجکر فوج کے افسرون سے سازش کی اور سب افسر
فی الفور اُسکے ساتھ ہوگئے کیونکہ فوج والونکو جس روز چند کنور جانشین ہوئی تہی انعام
وعطایات کا ملنا موقوف ہوگیا تہا اور پہلے کنور نونہال سنگھ وغیرہ جب فوج مین آکر اُسیہ
دیکہتے تھے تو فوج کو ہزارون روپیہ انعام کے ملجاتے تھے اب یہ عورت نہ گہر سے نکلکر فوج
مین آتی اور نہ انکو کچھ ملتا اسواسطے سب فوج چاہتی تہی کہ کوئی مرد فرمانفرما ریاست کا ہو
جب سازش فوج کی بخوبی ہوچکی اور اُمرائے دربار سے بہی جو لوگ مخالف سرداران سندہانوالیہ
کے تہے سب اُسکے ساتھ مل گئے اور صاحبان انگریز نے عند التحریر شہزادہ شیر سنگھ کے مقرر
ہونے پر رضامندی ظاہر کی اور راجہ دہیان سنگھ بہی بدل وجان حامی و مددگار اُسکا ہوگیا
تو بتاریخ ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۴۱ع کو دو گہڑی دن رہے شہزادہ شیر سنگھ اپنی گہر کی فوج کی ساتھ
وٹالہ سے چلکر قریب لاہور کے بدہو کے پڑاوہ پر آ اُترا پہلے سرداران سندہانوالیہ نے فوج کے
نام احکام جاری کئے کہ شیر سنگھ کو کہ جو بارادہ دعوی سلطنت کے آیا ہے اسکی سرکوبی کو سوار ہون
مگر وہ فوج جاتے ہی شیر سنگھ کے ساتھ ملگئی اور باقیماندہ فوجین بہی اپنی اپنی چہاونیون سے
نکلکر شیر سنگھ کے پاس جمع ہوگئین اکثر سردار جنکی آمیزش شیر سنگھ کے ساتھ تہی انکی خدمت
مین حاضر ہوئے سوائے راجہ گلاب سنگھ اور سرداران سندہانوالیہ کے کہ وہ اُسوقت قلعہ مین
آئے اور اپنی اپنی فوج اور توپین لاکر قلعہ مضبوط کرلیا آٹھ بجے رات کیوقت دہلی دروازہ
سے مہاراجہ شیر سنگھ سکہی فوج کے ساتھ لاہور مین داخل ہوا اور شہر لٹنا شروع ہوا دہلی دروازہ
سے قلعہ تک جسقدر دوکانین اور حویلیان اور محلے برسر راہ تہے سکہون نے لوٹ لئے
دوکانون کے قفل توڑ ڈالے چہتہ بازار کو جہان جوتیان بکتی ہین سکہون نے آگ لگا دی
الغرض اسیحالت کے ساتھ فوج قلعہ تک پہنچی اور محاصرہ قلعہ کا کرلیا اور دونو طرف سے گولہ چلنے لگا

تین روز تک برابر فریقین مین سخت لڑائی رہی تمام دیوارین قلعہ کی توپون کے گولون سے گر گئین اگرچہ اندر کی فوج بہی باہر کی فوج پر برابر آگ برساتی تہی مگر مہاراجہ شیر سنگہ نے جو زنبورک توپین بادشاہی مسجد کے منارون پر چڑہائی ہوئی تہین انکے گولے بارش کیطرح قلعہ کے میدان مین برستے تھے اور آدمیون کا پہرتا قلعہ کے اندر مشکل پڑ گیا تہا تیسرے روز راجہ دہیان سنگہ جمون سے آگیا اُسنے آتے ہی توپ کا چلنا بند کرا دیا اور صلح کی تجویز درپیش ہوئی ۱۸ جنوری ۱۸۴۱ء کو قلعہ کے دروازے کہل گئے اور دخل مہاراجہ شیر سنگہ کا قلعہ پر ہوگیا سکہی فوج نے اُسوقت قیامت برپا کر دی تہی پہلے لوٹ قلعہ مین کی اور توشہ خانہ کو لوٹ لیا شہر مین تمام منشی و اہلکار فوج کے لٹ گئے جس جس گلی یا کوچہ مین کوئی فوج یا دفتر کا منشی رہتا تہا بروز روشن لوٹا گیا جابجا فوج نے سرکشی ظاہر کی کشمیر مین فوج نے جرنیل میہان سنگہ ناظم کو لوٹ لیا اور اسکو جان سے مار ڈالا پشاور مین جرنیل ونٹورہ صاحب کے قتل کیواسطے بہی فوج مستعد ہوئی اور وہ بہاگ کر جلال آباد کو چلا گیا اسیطرح جابجا بڑے بڑے اہلکار لوٹے اور مارے گئے کوئی پرسان حال نہوا بعد دخل سلطنت کے مہاراجہ شیر سنگہ نے بادشاہی اجلاس کیا وزارت کا خلعت راجہ دہیان سنگہ کو دیا قلعہ کے فتح ہوتے ہی سردار عطر سنگہ و اجیت سنگہ سندہانوالیہ دریا ستلج کے پار بہاگ گئے اُسوقت مہاراجہ شیر سنگہ سخت حیران تہا کہ فوج خود سر کا کیا انتظام کرے اور رعایا چاہتی تہی کہ انگریز دخیل ہوکر انتظام ملک کا کرین مسٹر کلارک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی تحریر بہی اُسوقت مہاراجہ شیر سنگہ کی نام آئی تہی کہ اگر آپ کہو تو انگریزی فوج لاہور مین آکر آپکے انتظام مین شامل ہو مگر مہاراجہ نے سمجہا کہ اگر مینے انگریزی فوج کی آنیکی اجازت دی تو اُسکے لاہور مین پہنچنے تک سکہی فوج میری جان لیلے گی اور سلطنت انگریز لے لینگے اس خیال سے وہ تجویز نامنظور کی چار ماہ تک فوج کی بدانتظامیان بدستور رہین پہر کچہہ انتظام وقوع مین آیا اتنے مین معاملہ دگرگون ہوگیا اور افغانون نے شورش برپا کرکے شاہ شجاع

کو مار ڈالا اور انگریزی فوج واپس آئی سردار دوست محمد خان انگریزونکی قید سے چھوٹ کر
بارادہ جانے کابل کے لاہور مین آیا مہاراجہ شیر سنگہ نے اُس سے ملاقات کی اور عہدنامہ دوستی
کا لکھا لیا۔ لارڈ النبرا صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر ہند نے اُسوقت چاہا کہ مہاراجہ شیر سنگھ
سے ملاقات کرے اس ارادہ پر فوج کثیر دریای ستلج کے کنارے پر جمع ہوئی مگر راجہ
دہیان سنگہ نے مہاراجہ شیر سنگہ کی دلمین شک ڈالدیا اور بیان کیا کہ چونکہ صاحبان انگریز کو کابل
سے بدلہ لینا منظور رہی ایسا نہو کہ انکا یہہ خیال ہو کہ کابل کے لینے سے اول پنجاب لیلین جب
راستہ بخوبی صاف ہوجاے تو کابل پر مہم کرین اور فوج کے جمع کرنیکا بہی یہی سبب ہو
صرف راجہ دہیان سنگہ اور شہزادہ پرتاپ سنگہ نواب گورنر جنرل بہادر کی ملاقات کے لئے
گئے اور جنوری ۱۸۴۳ء کو بعد ملاقات لام فوج کا توڑ ڈالا گیا اس ملاقات کیوقت لارڈ
گورنر جنرل بہادر نے سکہی فوج کے قواعد جو ہمراہ شہزادہ کے تہی دیکھکر رضامندی ظاہر کی
اور شہزادہ انگریزی فوج کو دیکھکر بہت خوش ہوا اُسوقت کہ فوج کثیر فیروزپور مین جمع تہی
پنجاب کے ہر ایک شخص کو یقین تہا کہ صاحبان انگریز اب پنجاب پر یورش کرینگے مگر جب ملاقات
ہوچکی اور لام ٹوٹا تو لوگونکی دل کی تسلی ہوئی ۲۔ جون ۱۸۴۳ء کو خبر مشہور ہوگئی کہ رانی
چندکنور مرگئی اُسکا جنازہ بہی بڑی شان و شوکت سے نکلا مشہور تہا کہ اُسکی کنیزون نے مہاراجہ
شیر سنگہ کے کہنے سے اُسکو گلا کہونٹ کر مار ڈالا تہا اُسکے مرنے سے مہاراجہ شیر سنگہ کی
تسلی بہت ہوگئی اب اُسکے دل مین یہہ ہوس پیدا ہوئی کہ راجہ دہیان سنگہ کا اختیار
کم کرکے اپنی حکومت کو ترقی دیوی کیونکہ وہ اُسوقت بیمشورت اور اجازت راجہ دہیان سنگہ کے
کوئی کام نہین کرسکتا تہا اور راجہ دہیان سنگہ اُسکو اپنا آوردہ اور حسانمند تصور کرتا تہا
یہہ بات اُسکی مہاراجہ کو سخت ناگوار گذرتی تھی علاوہ اُسکی راجہ دہیان سنگہ نے اُسکو شراب کی
کثرت اور عیاشی سے بہت مرتبہ منع کیا اور وہ ممانعت اُسکے خیال مین یہہ گذری کہ مجہپر حکومت
کرتا ہی اس خیال پر مہاراجہ نے بہائی گورکہ سنگہ کو کہ ایک گورمسنز کا بیٹا تہا بڑہانا شروع کیا

اور اسکو مشیر خاص بنایا اس شخص کی پہلے ہی راجہ دہیان سنگھ کے ساتھ عداوت تہی
اسکا مشیر ہونا راجہ دہیان سنگھ کو کمال ناگوار گذرا اور آپسمین صورت نااتفاقی و نفاق کی
شروع ہوئی چونکہ سردار لہنا سنگھ و اجیت سنگھ و عطر سنگہ بوقت دخل مہاراجہ شیر سنگہ کے
لاہور سے بہاگ کر ستلج پار چلے گئے ہتے اور سرکار انگریزی کو انکے وہان رہنے
مین البتہ خدشہ اور تکلیف رہتی تہی اور صاحب ایجنٹ بہادر نہین چاہتے ہتے کہ
وہ ہمارے علاقہ مین ہین اسواسطے دربار لاہور مین تحریک کیگئی کہ مہاراجہ سرداران
سندہانوالیہ کا قصور معاف کرکے انکو گزارہ دین اسوقت مہاراجہ شیر سنگھ بہی یہہ چاہتا تہا
کہ راجہ دہیان سنگھ کا طرف ثانی اور مقابلہ پر کوئی زبردست مقرر ہونا مناسب ہے اسواسطے
بہ بہانہ سفارش صاحبان انگریز کے سندہانوالیون کو پہر لاہور مین بلالیا اور جاگیرین و حویلیان
و ملک و مکان انکے سب واگزار کردئے اور سرفرازی کا خلعت بخشا اگرچہ اسوقت راجہ
دہیان سنگھ کو اسقدر مہاراجہ پر اختیار تہا کہ انکی طلبی مین توقف ڈالدیتا مگر اسنے بہی
بدین خیال سندہانوالیونکے بلانے کی اجازت دی کہ جب یہان آوینگے تو انکے ہاتھ سے
اس بیوفا مہاراجہ کا کام تمام کیا جائیگا کہ وہ جانی دشمن مہاراجہ کے ہین جب یہہ کام انکے
ہاتھ سے سرزد ہوگا تو مین بہی الگ ہونگا اور بدنام وہ ہونگے غرض جب سرداران
سندہانوالیہ جسطرح پہلے تہے صاحب اقتدار و وقار ہوگئے اور مہاراجہ کا خیال ان کی
پرورش کیطرف کمال ہوگیا اور وہ ترقی پاکر مشیر و مصلاح ہر ایک امر مین ہوگئے تو راجہ
دہیان سنگھ کو کمال رشک پیدا ہوا اور اسنے جانا کہ مہاراجہ اب میری تخریب و ذلت کے
درپے ہوا اب جان کا بچنا محال ہے تو اسنے سردار اجیت سنگھ و لہنا سنگھ سندہانوالیہ سے
کہ اسوقت وہ دونو بڑے بہاری مصاحب مہاراجہ کے بنے ہوئے ہتے دوستی شروع
کی اور یہہ یگانگت کو اسقدر بڑھایا کہ ہر روز علٰحدہ ملاقاتین انکی ساتھ کرتا تا آخر اسنے باتون
باتون مین انپر یہہ بات یقین کرادی کہ مہاراجہ شیر سنگہ نے تمکو لاہور مین صرف قتل

کے لیئے بلایا ہے جب یہ موقع پائیگا تم کو قتل کر دیگا۔ سرداران سندہانوالیہ تو دونو کے دشمن تہے وہ اُس کی سب باتین سن کر دل مین رکہتے تھے اور سمجہے کہ مہاراجہ شیر سنگہ نے بموجب اِس تجویز کے ہمکو قتل کرنیکے لیئے بلایا ہے تو اِس صورت مین پہلے یہ بہی ہماری جان کا خواہان تہا اب مہاراجہ شیر سنگہ کی ساتھ اسکا بہی قتل کر دینا مناسب ہے آخر تجویز دونو فریق کی مہاراجہ شیر سنگہ کے قتل پر قائم ہوگئی اور یہ بات قرار پائی کہ جس روز مہاراجہ سواران ماتحت سردار اجیت سنگہ کی حاضری لے گا اُسکو قتل کیا جائے گا چنانچہ تاریخ ۱۵۔ ماہ ستمبر ۱۸۴۳ء کو مہاراجہ شیر سنگہ قلعہ سے سوار ہوکر بمقام باغ شاہ بلاول گیا اور دربار منعقد کیا پہلے پہلوانون کی کشتی دیکہی پہر سواران سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ حاضری کے لئے حاضر ہوئے وہ پرا باندہ کر کہڑے ہوگئے اُن مین سے سردار اجیت سنگہ ہاتھ مین ایک عمدہ قرابین لئے ہوئے روبرو آیا اور عرض کی کہ یہ نہائت عمدہ ولایتی قرابین ہے مہاراجہ اپنے پاس رکہین تو لایق ہے مہاراجہ نے اُس کے لینے کے لیئے ہاتھ بڑہایا اور اُس نے سامنے کر کے اُسکی کل دبادی چونکہ قرابین مین کئی گولیان بہری ہوئی تہین لگتے ہی مہاراجہ خون مین لوٹنے لگا یہہ حال دیکہہ کر تمام اہل دربار بہاگ گئے اور مہاراجہ شیر سنگہ کی لاش اُسی جگہ پڑی رہ گئی جب مہاراجہ کے قتل کے کام سے سرداران سندہانوالیہ فارغ ہوئے اُسیوقت سردار لہنا سنگہ سندہانوالیہ نے باغ کے اندر جاکر شہزادہ پرتاب سنگہ کو کمال بیرحمی کے ساتھ قتل کیا اور اِس بیگناہ خورد سال بچے کا خون اپنی گردن پر لیا کہتے ہین کہ پرتاب سنگہ اُس روز اپنے آپ کو غلہ و چاندی و سونے وغیرہ کے ساتھ تول رہا تھا اور خیرات لینے والے لوگ حاضر تہے کہ ناگاہ لہنا سنگہ تلوار علم کیئے ہوئے اُس کے سر پر جا پہونچا لڑکا یہہ حالت دیکہہ کر گہبرا گیا اور حاضرین سب بہاگ گئے لڑکے نے بہت منتین کین اور پانو پر سر رکہا اور کہا چچا مین تمہارے گہوڑون کی لید اُٹہا ونگا تم مجہہ کو قتل نہ کرو مگر اس بیرحم نے ایک نہ مانی اور ایک ہاتہ تلوار کا مار کر اُس کا سر الگ کر دیا جب

یہہ کام کر چکے تو سرداران سندھانوالیہ بڑی کر و فر اور خوشنودی سے داخل قلعہ ہوگئے
شہر کے دروازے بند ہوگئے بازارون مین ہڑتال ہوگئی رعیت بے چین خلقت بے آرام
جابجا بھاگنے لگی چونکہ راجہ دھیان سنگہ اِس تجویز سے پہلے ہی خبردار تھا اُس روز
یہہ خود جان کر دربار نہین گیا تھا قلعہ مین آکر موجودات توشہ خانہ کی لیتا رہا وہان سے
فراغت پاکر یہہ اپنی حویلی کو جانے لگا اور گھوڑے پر سوار ہوا قلعہ کے دروازہ مین سرداران
سندھانوالیہ اُس کو مل گئے اور باآواز بلند کہا کہ دشمن قتل کر دیا گیا اب تم واپس چلو کہ تجویز
کرکے دلیپ سنگہ کو تخت نشین کرین اور ناظمان مُلک و افسران فوج کے نام پروانہ
جاری کرین کہ اب سلطنت مہاراجہ دلیپ سنگہ کی ہوگئی ہے ہر کوئی اپنے آپکو نوکر مہاراجہ
دلیپ سنگہ کا تصور کرے یہہ بات سُنکر راجہ دھیان سنگہ نے کچھ جواب ندیا اور اُنکے ساتھ ہولیا
دوسری ڈیوڑھی پر جاکر سردار لہنا سنگہ نے جو پیچھے آتا تھا حکم دیدیا کہ ڈوگرا سپاہی کوئی
آنے نہ پائے چنانچہ جسقدر تھوڑی بہت فوج اُسوقت مہاراجہ دھیان کے ساتھ تھی سب کے سب
پیچھے رہ گئی اور راجہ تنہا دشمنون کے نرغہ مین آگیا اُسوقت سردار اجیت سنگہ نے راجہ سے
پوچھا کہ شیر سنگہ نے رانی چندکنور کو کس جگہہ ہلاک کرایا تھا اُسوقت راجہ کو ثابت ہوگیا کہ
یہہ اب میرے بھی قتل کی فکر مین ہین جب اُس نے پیچھے کو نظر کی تو اپنے ہمراہیون مین سے
بھی کسی کو نہ دیکھا ناچار زندگی سے نا اُمید ہوا اِتنے مین سردار اجیت سنگہ نے نزدیک آکے
راجہ دھیان سنگہ پر فیر کی جس سے وہ لیّق وزیر فی الفور جان بحق تسلیم ہوا
اور گھوڑے سے زمین پر گر پڑا راجہ کی لاش وہان ہی پڑی چھوڑ کر سرداران سندھانوالیہ
سمن بُرج مین گئے اور مہاراجہ دلیپ سنگہ خوردسال کو اُس کی والدہ کے پاس سے
لاکر مسند پر بٹھلادیا اور راج تِلک پنڈت مدسودن کے ہاتھ سے دلایا اور حکم دیا کہ شہر مین
منادی ہوجاے کہ مہاراجہ دلیپ سنگہ مسند نشین ہوا جب یہہ کام کر چکے تو اوّل انتظام
فوجی و ملکی اُنہون نے کچھ نہ کیا اور نہ اُن کو یہہ خیال ہوا کہ راجہ دھیان سنگہ کو تو قتل کر دیا ہے

راجہ ہیرا سنگہ اُس کے فرزند کا کیا بند و بست کرنا چاہیئے اپنی طرف سے اُنہوں نے
کُل انتظام کرلیا اور طوائف رقاصہ کسبیوں کی حاضری کا حکم دیا جب وہ آئین
تو ناچ شروع ہوا اور شراب کا دَور چلنے لگا تین گہنٹہ تک یہ کیفیت رہی پہر بحالت
نشہ آرام مین آگئے دوسری طرف یہہ حال گزرا کہ جب باپ کے مرنیکی خبر راجہ ہیرا سنگہ
راجہ دہیان سنگہ کے بیٹے کو پہنچی کمال گہبرایا اور بمقام شاہدرہ بدہو جاکر کل افسران
فوج کو بلایا جب وہ آئے تو اُس نے تمام کیفیت سندہانوالیون کے ظلم کی فوج کے گوشگذار
کی اور اپنی فریاد کی داد چاہی اور اقرار کیا کہ اگر خالصہ جی سرداران سندہانوالیہ سے
مہاراجہ اور شہزادہ اور میرے باپ کے خون کا بدلہ لین تو مین ہر ایک پیادہ سپاہی
کے بارہ روپیہ ماہوار مشاہرہ اور سوار کا ایکروپیہ یومیہ تنخواہ کر دونگا اور احسانمند خالصہ
جی کے احسانون کا تا دم حیات رہونگا جب سکہون نے یہہ مژدہ اضافہ تنخواہ کا سُنا
بہُت خوش ہوئے اگرچہ پہلے وہ ہرگز نہین چاہتے تھے کہ سوا سکہہ کے کوئی مختار سلطنت
کا ہو مگر ؎ بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند * در آرد طمع مُرغ و ماہی ببند۔ طمع کے مارے
تمام سکہہ سندہانوالیون کی سرکوبی و استیصال کو تیار ہو گئے توپخانہ اور پیادہ
پلٹنون نے آکر قلعہ گہیر لیا جب رات کو قلعہ کا محاصرہ ہو گیا اور گولہ چلنے لگا تو سرداران
سندہانوالیہ کی آنکہہ کہلی اور جانا کہ تجویز اُن کے برخلاف پڑی اُسوقت فوج قلعہ مین
کچہہ نہ تہی صرف معمولی پہرہ خزانہ و توشہ خانہ وغیرہ پہ تہے اگر سرداران سندہانوالیہ انتظام
کرتے تو بعد قتل مہاراجہ و وزیر کے وہ پلٹنون مین پہر جاتے اور جو طرح راجہ دہیان سنگہ
نے سکہون کو دُنیا کر کے اپنے ساتہہ ملایا تہا وہی وہ دے دیتے تو سب سکہہ اُنکے
ساتہہ ہو جاتے اور راجہ ہیرا سنگہ کو جان بچا کر یہان سے بہاگنا پڑتا تمام رات اور
تمام روز توپ چلتی رہی اور دیوارین قلعہ کی بہُت سی مسمار ہو گئین اُس وقت سردار
لہنا سنگہ جو زخمی ہو چکا تہا اور سردار اجیت سنگہ سندہانوالیہ مع اپنے خاص مصاحب

مہر گہیٹا کے قلعہ سے بہاگنے پر مستعد ہوئے سردار لہنا سنگہ قلعہ کے اندر سے
بہاگتا ہوا قتل ہوا اور سردار اجیت سنگہ دیوار سے کودتا ہوا پکڑا گیا اور مارا گیا مہر
گہیٹا بہی اُن کے ساتہہ قتل ہوا اُن کے مارے جانے کے بعد قلعہ فتح ہوا سکہون
نے اپنے مالک کا خزانہ اور توشہ خانہ خوب لوٹا اور لاکہون روپیہ کا نقد و جنس غارت
مین آیا شہر مین بہی بڑی بڑی غارتین عمل مین آئین اُس وقت خاندان سرداران
سندہانوالیہ پر ایک آفت برپا تہی گویا تمام زمانہ اُن کا دشمن جانی بنا ہوا تہا اُن کے تمام
نوکر و ملازم اپنے اپنے گہر چہوڑ کر بہاگ گئے سردار عطر سنگہ اور اُس کا بیٹا سردار کہر سنگہ
انگریزی علاقہ مین چلے گئے اور راجہ ہیرا سنگہ نے جابجا سوار مامور کئے کہ قصبہ راجہ سانسی
وغیرہ مین جہان جہان جائداد سرداران سندہانوالیہ کی ہو ضبط کرلین جاگیرین اُنکی
قرق کر کے شامل علاقہ سرکاری کے کرلین اور مکانات اُن کے جسقدر ہین سب کے سب گرا دئے
جائین حویلیان بیخ و بن سے نکالی جائین چنانچہ فی الفور تعمیل ہوئی خاندان سندہانوالیہ
صرف سردار شمشیر سنگہ سندہانوالیہ امان مین رہا کیونکہ اُس کے پہلے سے سردار لہنا سنگہ
و اجیت سنگہ کے ساتہہ عداوت تہی راجہ ہیرا سنگہ نے اُس کی جان بخشی کی اور سردارونکی
جیسے کہ چاہیئے خرابی عمل مین آئی بہائی گورمکہہ سنگہ اور مصر بیلی رام خزانچی مہاراجہ کا بہی
پکڑا گیا وہ بہی پوشیدہ قتل کرائے گئے نہ معلوم کہ وہ کب اور کس وقت اور کہان
مارے گئے مصر بیلی رام اُسوقت گرفتار ہو کر شیخ امام الدین کے سپرد کیا گیا تہا اُسی کی
معرفت شاید اُس کو قتل کرایا گیا اور بہائی گورمکہہ سنگہ جو گرنتہی اور بیدی سکہون کا
گرو تہا اُس کے برملا قتل کرانے مین البتہ خوف تہا اسواسطے وہ بہی پوشیدہ قتل کرایا
گیا سردار عطر سنگہ پہلے بہاگ کر بہائی بیر سنگہ کے پاس گیا کہ وہ بہی مشہور گرو سکہون
کا تہا جب اُس نے وہان بہی ٹہکانا نہ دیکہا تو دریائے ستلج سے اُتر کر انگریزی علاقہ مین چلا گیا
جب یہہ سب کام ہو چکے تو راجہ ہیرا سنگہ نے دوبارہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کو گدی

پر بہٹلایا خلعت وزارت آپ پہنا اور خلعت مختاری و مدار المہامی کا پنڈت جلا اپنے مصاحب کو دیا اور یہہ دونو مالک و مختار کل بنے ٭

پانچوان حصّہ

ذکر واقعات عہد مہاراجہ دلیپ سنگھ اور قتل ہونا راجہ سوچیت سنگھ کا راجہ ہیرا سنگھ کے ہاتھ سے اور بہائی بیر سنگھ و سردار عطر سنگھ سندہانوالیہ کا فوج کے ہاتھ سے اور قتل ہونا راجہ ہیرا سنگھ و سوہن سنگھ و پنڈت جلا کا بلوہ مین اور وزیر ہونا سردار جواہر سنگھ کا اور قتل ہونا فوج مین جاکر اور یورش کرنا فوج سکھون کا علاقہ انگریزی پر اور قائم ہونا انگریزی عملداری کا پنجاب مین بعد جنگ و جدل اور معزول ہوکر جلا وطن ہونا مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر کا پنجاب سے

جب ہیرا سنگھ اور پنڈت جلا نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کے مختار و مدار المہام بنکر اختیار حاصل کیا تو یہہ اختیار اُنکا مہاراجہ دلیپ سنگھ کی والدہ رانی چندان اور مہاراجہ کے ماموں سردار جواہر سنگھ کو ناگوار معلوم ہوا کیونکہ وہ نہین چاہتے تھے کہ راجگان جموال اُنکی سلطنت مین حکومت کرین سردار جواہر سنگھ اس سے پہلے ایک گمنام آدمی تہا کوئی اُسکو نہین جانتا تہا کہ کون ہے جب اُسکا بہانجا مہاراجہ سلطنت لاہور کا بنگیا تو وہ بہی سردارون مین شمار ہونے لگا اُسکو یہہ ہوس ہوئی کہ وزارت اور مدار المہامی میرا حق ہے مجھکو ملنی چاہیے اس تدبیر مین وہ دن رات رہنے لگا کہ کسی طرح سے راجہ ہیرا سنگھ و پنڈت جلا کو خارج کرکے خود وزیر ہو جائے ادہر راجہ سوچیت سنگھ راجہ دہیان سنگھ کا بہائی راجہ ہیرا سنگھ کا چچا اپنے

بھتیجے کا اختیار دیکھکر ناراض ہوا اور کہا کہ مین بزرگ اور چچا ہوکر ایک لڑکے دست
پرورده کی اطاعت کرون اور ایک برہمن ناچیز یعنے پنڈت جلا کی تابعداری
اختیار کرون چنانچہ وہ بے اجازت لاہور سے اوٹھکر جمون کو چلا گیا راجہ ہیراسنگہ نے
[illegible] ہوکر فوجکی پچھلی چڑہی ہوئی تنخواہ بھی دیدی اور آینده حسب وعده اضافه کرکے فوج
کو خوش کیا اسوقت سردار جواہر سنگھ کو کمال رشک پیدا ہوا اور وہ مہاراجہ دلیپ سنگھ
کو جو دس سال اپنے بہانجے کو گود مین لیکر سکہون کے مجمع مین جا موجود ہوا اور کہا کہ تم
پہاڑیون کو دربار سے نکالدو تو بہتر ہے نہین تو مین اپنے بہانجے کو لیکر سرکار انگریزی کی عملداری
مین چلا جاؤنگا چونکہ انگریزون کے نام سے سکہ بہت جلتے تھے یہ تقریر جواہر سنگھ کی
انکو پسند نہ آئی اور اسکو گرفتار کرکے راجہ ہیراسنگھ کے سپرد کردیا راجہ ہیراسنگہ نے اسکو
مہاراجہ کہڑک سنگھ کی حویلی مین مقید کرکے سنگین پہرہ اوسپر قائم کردیا چندروز وہ قید
مین رہا پھر رانی جندان کے کہنے سے رہا ہوا چونکہ خرچ فوج کا بہت بڑھگیا تھا اور بسبب
انقلاب چند در چند سلطنت کے علاقون سے آمدنی کا آنا کم ہوگیا تھا راجہ ہیراسنگھ
وزارت اسی فکر و اندیشہ مین رہتا تھا اسواسطے مناسب متصور ہوا کہ تمام کارداران
و جاگیرداران و حوالہ داران و اجارہ داران و ناظمان صوبجات کا حساب کرکر باقی
روپیہ انسے وصول کیا جائے چنانچہ اس کام کے انجام کے لئے پنڈت جلا مقرر ہوا
اور اسنے بڑی بڑی رقمین روپیہ بقایا کی ہر ایک کے نام از روے حساب نکالین اور
روپیہ کے ادا کرنیکے لئے ہر ایک امیر سردار کو تنگ کرنا شروع کیا اب ایک او
بنیاد فساد کی قائم ہوئی اور تمام امیر و سردار دلی بدخواہ راجہ ہیراسنگہ اور پنڈت
جلا کے ہوگئے انمین کئی لاکھ روپیہ کی رقم راجہ گلاب سنگہ اور راجہ سوچیت سنگھ
کے ذمہ بھی برآمد ہوئی اسواسطے راجہ ہیراسنگہ نے مناسب سمجھا کہ پہلے پہل مطالبہ زر
کا راجہ گلاب سنگھ اور سوچیت سنگھ سے شروع ہو تاکہ اور لوگ اسمین حسد نکرین اور

یہہ نہ کہین کہ اپنے رشتہ دارون سے توراجہ ہیراسنگھ روپیہ نہین مانگتا اور ہم سے
طلب کرتا ہے اس باعث سے راجہ سوچیت سنگھ اور بھی زیادہ تر دشمن ہیراسنگھ کا بن گیا
اور اراکین دربار کے ساتھ درباب وزارت حاصل کرنیکے سازش شروع کی چنانچہ
دربار کے بہت سے لوگ اُسکے ساتھ ہمصلاح ہو گئے گہوڑچڑہ یعنے سواری فوج بہی یہی
چاہتی تہی کہ راجہ سوچیت سنگہ وزیر ہو کیونکہ راجہ ہیراسنگھ فوج پیادہ کو اپنا ممد و معاون
سمجھتا تہا اور ہر ایک امر کی اجازت فوج پیادہ کے پنچون کو طلب کر کرلیجاتی تہی اور جب
وہ قلعہ مین آتے تہے تو لذیذ حلوے اور شربت اور مہا پرشاد اُنکے واسطے تیار ہوتے
تھے سواری فوج سواری کے کہ وہ طفیلی فوج پیادہ کے ہر ایک انعام و اکرام مین تصور
کی جاتی تہی راجہ ہیراسنگہ کے برخلاف اُسوقت ایک شخص فتح خان ٹوانہ تہا جو
دست پرورده و نمکخوار راجہ دہیان سنگہ کا تہا مگر وہ سرداران سندہانوالیہ کا الیا دوست
بنگیا تہا کہ اپنے آقا راجہ دہیان سنگھ کے قتل مین اُسنے بہت کوشش کی اور جسوقت
سردار اجیت سنگہ بارادۂ قتل راجہ دہیان سنگھ کے قلعہ مین آیا تو وہ ہمراہ تہا اُس نے
کچھ حمایت راجہ دہیان سنگھ کی نکی بعد قتل سرداران سندہانوالیہ کے وہ لاہور سے بہاگ
گیا اور رڈیرہ اسمعیل خان کے نواح مین جاکر باغواے راجہ سوچیت سنگھ اُسنے مفسدہ
شروع کیا اس فساد مین اُسکے ساتھ دیوان ساونمل ناظم ملتان کا بیٹا بہی شامل ہوا
کیونکہ اُسکے ذمہ بہی بہت سا روپیہ بقایا خراج کا تہا کشمیرا سنگھ و پشورا سنگہ مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے مشہور بیٹے بہی اُسوقت مدعی سلطنت کے ہوئے اور راجہ سوچیت سنگھ اور فتح خان کے
اغواسے اُنہوننے سیالکوٹ مین فساد برپا کیا بہت سے لوگ اُنہون نے اپنے پاس جمع
کرلئے چار رجمنٹین جو لاہور سے پشاور کو جاتی تہین وہ بھی پشورا سنگھ کے ہمراہ ہوگئین اُنکی
سرکوبی کیلئے مسلمان پلٹنون کو حکم دیا گیا کہ سیالکوٹ کو جائین مگر اُنہون نے انکار کیا اور
جواب دیا کہ اگر سکھی فوج ہمارے ساتھ روانہ ہو تو ہم بہی جانے کو تیار ہین آخر راجہ گلاب سنگھ

کے نام پروانہ جاری ہوا کہ جمون سے سیالکوٹ آکر مفسدون کی سرکوبی کرے جب یہہ
بہادر راجہ اپنی فوج لیکر سیالکوٹ پہنچا تو مفسدون کا مجمع منتشر ہوگیا اور راجہ ہیرا سنگھ
نے پہر زیادہ پیچہا پشورا سنگہ و کشمیرا سنگہ کا نکیا کہ اُنسے زیادہ شورش برپا ہونیکا اندیشہ
تہا جب راجہ سوچیت سنگھ نے فوج سواری اور اکثر اراکین دربار کے ساتھ اپنی سازش کرلی
تو اچانک ۲۶ - مارچ سنہ ۱۸۴۴ع کو مع اپنی فوج کے شاہدرہ آپہنچا فوجکو تو دریاے راوی
کے پار چہوڑا اور خود ایک سو سوار اور رای کیسری سنگھ وغیرہ اراکین کے ساتھ لاہور کے
باہر بمقام خانقاہ میان وڈا آاُترا اُسکو امید تہی کہ جب مین لاہور جاونگا تمام فوج سواری
کی میرے پاس جمع ہو جائیگی اور میرے دوست اراکین سب میرے پاس جمع ہو جائینگے اور مین
اُنکے اجتماع سے راجہ ہیرا سنگھ کو دربار سے نکالدونگا مگر یہہ تدبیر اُسکے برخلاف پڑی جب یہہ
خبر راجہ ہیرا سنگھ کو پہنچی کہ اُسکا حقیقی چچا اُسکی جان کا خواہان ہوکر لاہور آپہنچا ہے تو اُسنے
ایک ایک کمپنی فوج پیادہ سے ایک ایک پنچ اپنے روبرو بلاکر نہایت عاجزی کی ساتھ ہاتھ جوڑ
ہوکر عرض کی کہ خالصہ جی مجھسے کونسی تقصیر اور نمکحرامی سرکار کی ہوئی ہے جسکے عوض مین
خالصہ نے مجھسے ناراض ہوکر میرے چچا کو جمون سے وزارت کیلئے بلایا ہے اور وہ ایسی
جرات و دلیری کرکے لاہور کے باہر آموجود ہوا ہے پس اب اگر آپنے اُسی سے ملکر مجھکو قتل کردینا
ہو تو ابہی قتل کردو کہ مین بے آبروئی کے ساتھ قتل نہون اور اگر تمنے اُسکو نہین بلایا اور وہ
از خود آیا ہے تو اُسکو سخت سزا دینی چاہیے کہ آیندہ پہر کسیکو جرات نہ پڑے چونکہ پیادہ فوج اس
سازش سے بیخبر تہی سبنے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ ہم تیرے حکم کے منتظر ہین جب تو حکم دیگا
فی الفور اُسکو قتل کردینگے چنانچہ اُسنے تمام احکام جاری ہوگئے کہ علی الصباح اپنی فوج اور
توپخانہ لیجاکر راجہ سوچیت سنگھ کو سزا دین پہر فوج سواری کے افسر بلائے گئے اور وہی تقریر
اُنکے روبرو کیگئی اگرچہ وہ سبکے سب راجہ ہیرا سنگھ سے ناراض تہے اور راجہ سوچیت سنگھ
اُنہین کی آمیزش اور اجازت سے آیا تہا مگر اُنہون نے بنظر اسکے کہ توپخانہ سبکے سب فوج پیادہ

کے پاس تھے اور فوج پیادہ راجہ ہیرا سنگھ کی حامی ہوگئی تھی دم بخود ہوکر وہی جواب دیا
جو فوج پیادہ نے دیا تھا چنانچہ چار یاری کے سوارون کو حکم ہوگیا کہ علی الصباح اپنی چہاونی
سے نکل کر راجہ سوچیت سنگھ کا محاصرہ کرلین اور اس خدمت کے انجام مین راجہ ہیرا سنگھ
نے منظور کیا کہ جب فوج اوس کی دشمن راجہ سوچیت سنگھ کا کام تمام کرلے گی فی سپاہی
پیادہ و سوار کو ایک ایک ٹیکی طلائی انعام دے گا اور افسرون کو کنٹھہ طلائی و مالائے مروارید
عطا ہونگے پہر تو تمام فوج لالچ اور طمع کے دام مین پہنسکر یکقلم راجہ سوچیت سنگھ کی جان
کی خواہان ہوگئی راجہ سوچیت سنگھ آدہی رات تک مطلق العنان رہا اگر وہ چاہتا اپنی
فوج مین کہ دریاے راوی کے اوس طرف اوتری ہوئی تہی واپس چلا جاتا اور مفت
نہ مارا جاتا مگر وہ اوسی انتظار مین رہا کہ جب فوج نے مجہہ کو بلایا ہے وہ میری مدد ضرور
کریگی یہان معاملہ برعکس ہوچکا تہا پہر رات رہے فوج کا جانا شروع ہوا
اور جاتے ہی فوج نے میان وڈا کی خانقاہ کا محاصرہ کرلیا اوس خانقاہ
مین نابینا درویشون کا مدرسہ تہا اور قریب ایک سو درویش کے وہان تہے
اور میان شرف دین نام خانقاہ کا سجادہ نشین اون کا سرپرست تہا اوس نے
راجہ سوچیت سنگھ کے پاس جاکر بہت سمجہایا کہ آپ ہم فقیرون کے مکان کو چہوڑ
دین تو بہتر ہے کہ یہہ چاردیواری چندان استحکام نہین رکہتی اگر پناہ
منظور ہے تو شالامار باغ مین جاکر اوترین کہ اوس کی دیوارین نہایت
سنگین و پختہ ہین چونکہ راجہ سوچیت سنگھ کی اجل نزدیک پہنچی ہوئی
تہی اوس کے کہنے پر اوس نے عمل نہ کیا اور وہان ہی اوترا رہا جب فوج نے
محاصرہ کرلیا تو راجہ ہیرا سنگھ بہی علی الصباح وہان پہونچا اور توپ چلنی
شروع ہوئی آدہ گہنٹہ مین چاردیواری خانقاہ کی مسمار ہوکر کفدست میدان
ہوگیا درویش بیچارے جو اوس مین تہے سب مارے گئے اور جو بینا تہے

وہ بہاگ گئے راجہ سوچیت سنگہ کے ہمراہی بہی بہت سے کام آئے جب تھوڑے
سے آدمی رہ گئے تو راجہ سوچیت سنگہ بڑی دلیری و جوانمردی سے راے
کیسری سنگہ وغیرہ ہمراہیون کے ساتھہ ننگی تلوار ہاتھہ مین لے کر خانقاہ
سے نکلا اور فوج کی طرف باواز بلند مخاطب ہوکر کہا کہ مین تمہارے بلانے
سے لاہور آیا مگر تم نے میرے ساتھہ بیوفائی کی اور میرے قتل کے لئے
اِتنا مجمع کر کر آئے اب میری یہہ اِلتجا ہے کہ تم مین سے ایک ایک آدمی میرے
ساتھہ آکر جنگ کرو اور دیکھو کہ جوانمردی اور بہادری راجپوتون کی
کیسی ہے گولہ اور گولی سے لڑنا نامردون کا کام ہے جوانمردون کی لڑائی
تلوار کے ساتھہ ہوتی ہے یہہ تقریر سنکر خالصہ کے لشکر سے کوئی بہادر
اُس کے نزدیک نہ گیا آخر وہ اور اُس کے ہمراہی تلوارین لے کر سکہون پر
آپڑے اور چند آدمی قتل کر ڈالے پہر تو سکہون نے اُنپر آگ برسانا شروع
کیا اور وہ سب کے سب مارے گئے جب یہہ کام باتمام پہونچا راجہ ہیرا سنگہ فتح کا
نقارہ بجاتا ہوا داخل شہر ہوا مگر دل مین غمگین کمال تہا کیونکہ راجہ سوچیت سنگہ
اُس کا حقیقی چچا تہا اور اُس کے قتل ہونے سے خاندان کی خرابی و بربادی تہی
راجہ سوچیت سنگہ کی نعش لاہور مین جلائی گئی اور رانیان اُس کے علاقہ جمون مین
اُس کا ٹیکا پاس رکھہ کر اور چتا بناکر ستی ہوئین جب اِس واقع کو دو ماہ کا عرصہ
گذر گیا اور فوج سکہی ایک ایک ٹکی طلائی راجہ ہیرا سنگہ سے اِنعام لے چکی
تو ایک نیا شغل ظاہر ہوا اور خبر پہونچی کہ سردار عطر سنگہ سندہانوالیہ جو لاہور
سے بہاگ کر منجام تہا تیسرے پیئے گور چہتر گذارہ کرتا تہا دریاے ستلج سے عبور
کر کے بہائی بیر سنگہ کے ڈیرہ مین آگیا ہے اور چاہتا ہے کہ بہائی بیر سنگہ
کی امداد سے خالصہ جی کے ساتھہ سازش کر کے مہاراجہ کے دربار مین

وزارت کا عہدہ حاصل کرے چنانچہ اِس باب مین بھائی بیر سنگہ کی تحریرین
سکھان فوج کے نام جاری ہوگئی ہین اور بھائی بیر سنگہ نے صاف اپنی
تحریرون مین درج کر دیا ہے کہ لاہور کی سلطنت گرو گوبند سنگہ
کی سلطنت ہے اور مہاراجہ دلیپ سنگہ خورد سال ہے پس مناسب ہے
کہ اُس کا وزیر و مدار المہام سکھہ ہو راجہ ہیرا سنگہ سکھہ نہین ہے اُس کو
معزول کر دینا چاہیئے اور اُس کی جگہہ سردار عطر سنگہ کو کہ مہاراجہ کا بھی
سردار لایق اِس کام کے ہے مقرر کرنا چاہیئے خالصہ جی کو چاہیئے کہ
اُس کو مقرر کرکے گورون کی رضامندی حاصل کرین یہہ خبر سُن کر راجہ
ہیرا سنگہ کمال اندیشہ ناک ہوا اور جانا کہ اب نہایت مشکل کام درپیش آیا
ہے کیونکہ بھائی بیر سنگہ کا ادب تمام سکھہ بدل وجان کرتے تھے اور
اور اُس کی خاطر سب کو منظور تھی یہہ خبر بھی راجہ ہیرا سنگہ کو پہنچ چکی تھی کہ
بھائی بیر سنگہ نے دیہاتی سکھہ بھی جمع کر لئے ہین اور بدل وجان عطر سنگہ
کا ممد و معاون ہو چکا ہے کشمیرا سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بیٹا بھی
وہان موجود ہے راجہ ہیرا سنگہ نے پھر فوج کے پنچون کو بلایا اور ہاتھہ
جوڑ کر اُن کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا کہ خالصہ جی آپ نے سُنا ہوگا
کہ سردار عطر سنگہ سندھانوالیہ بارادہ وزارت دربار خالصہ جی کے بھائی
بیر سنگہ کے پاس آ پہونچا ہے کشمیرا سنگہ بھی وہان موجود ہے اب اُن کا
یہہ منشا ہے کہ مجھہ کو خالصہ بیگناہ قتل کر ڈالے اور اُس کو وزیر بنا لے اُس نے
انگریزون سے بھی اپنا انتظام اچھی طرح کر لیا ہے اور اقرار کیا ہے کہ جب مین
لاہور کی ریاست کا وزیر ہو جاؤنگا بہت سہولیت کے ساتھہ اُن کا دخل پنجاب
پر کرا دونگا سرکاری اخبار نویس کے ذریعہ سے یہہ بات تصدیق ہو گئی ہے

کہ انگریزون نے سردار عطرسنگہ کے ساتھہ وعدہ کرلیا ہے کہ اگر بہائی بیرسنگہ
کے کہنے سے خالصہ نے تم کو وزارت دیدی تو بہتر ہے ورنہ انگریزی فوج
تمہارے ساتھہ مدد کو بہیجی جاویگی اور وہ فوج خالصہ کو مغلوب کرکے تم کو وزارت
دلوائیگی اور تمہاری حفاظت کے لئے ہمیشہ انگریزی فوج لاہور مین رہا کریگی
پس اگر خالصہ جی کو بہائی بیرسنگہ کی خاطر مجہہ کو قتل کرنا منظور ہو تو خالصہ
میری جان بخشی کرے اور مجہہ کو حکم دیوے کہ مین دربار چہوڑکر اپنے گہر چلا جاؤن
اگر خالصہ میرے کہانے کے واسطے ٹکڑا دیوے تو مہربانی ہے ورنہ ویسے ہی
مین راضی ہون ایسی ایسی تقریرین جو راجہ ہیراسنگہ نے اپنے مطلب کے لیئے
کی تہین سکہون کو جوش مین لے آئین اور انگریزون کا نام سنکر وہ نہایت افروختہ
ہوئے اور کہا کہ بہائی بیرسنگہ فقیر ہے اُس کو سلطنت کے کام کی کیا خبر ہے خالصہ
جی ایسا بیوقوف نہین ہے کہ اُس کے کہنے سے سردار عطرسنگہ کو جسکی سازش
انگریزون کے ساتھہ ثابت ہو چکی ہے اپنی سلطنت کا وزیر بناوے اور اپنے
ہاتہہ سے اپنے گلے پر چہری پہیرے خالصہ جی آپ کے حکم مین ہے اگر آدہی رات
کو کہیئے تو سردار عطرسنگہ کی سرکوبی کو روانہ ہو جاوے لڑائی کے وقت ہم بہائی
بیرسنگہ کو وہان سے الگ کرلینگے اور دشمنون کے سر کاٹ کر تمہارے پاس
لاوینگے یہہ تقریر سنکر راجہ ہیراسنگہ بہت خوش ہوا اور بہت سا روپیہ نقد
انعام دے کر خالصہ کے پنچون کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ خالصہ جی اب اِسکام
مین توقف نہ کرین فی الفور وہان پہنچکر عطرسنگہ کا کام تمام کرین ایسا نہو کہ
انگریز اُس کی امداد کو آپہنچین اور خالصہ کو اُن کے ساتہہ لڑنا پڑے دوسرے دن سکہون
کی آٹہہ پلٹنین اور دو رجمنٹ اور تین توپخانہ دریائے ستلج کی طرف روانہ ہو گئے
چونکہ بہائی بیرسنگہ کے رہنے کا مقام قصبہ فیروزپور کے مقابل دریا کے اس طرف

لاہور سے چالیس میل کے فاصلہ پر ستھا پہنچ زمین تمام فوج وہان جا پہنچی اور
بہائی بیر سنگہ کو پیغام بہیجا کہ سردار عطر سنگہ کو قید کرکے ہمارے پاس
بہیجدیوے اور اگر یہہ نہ کر سکتا ہو تو اوسکو اپنے وہان سے نکال دیوے اور
اگر نکال بہی نہ سکتا ہو تو خود اپنے چیلون کے ساتھہ مکان سے الگ ہو جائے
کہ خالصہ جی کو فقیر کا تہہ اُٹہانا منظور نہین ہے جب یہہ پیام بہائی بیر سنگہ کے
پاس پہنچا تینون امرمین سے اوسنے کوئی بات منظور نہ کی اور سردار عطر سنگہ
کی رفاقت سے الگ ہونا منظور نہ کیا کیونکہ اوسکے دل مین یہہ بہروسا تہا
کہ جب تک مین اور سردار عطر سنگہ یکجا ہین سکہہ کبہی ہمارے کو ہاتہہ نہ اُٹہاینگے
دوسرے روز اوسنے کئی سو من آٹا اور بکرے خالصہ جی کی ضیافت کے لئے
بہیجے اور بہت سی بہنگ بہیجی کہ خالصہ جی گہوٹ کر پئین وہ ضیافت بہی خالصہ
نے منظور کرلی اور آٹا وغیرہ سب چہک گئے یعنی کہا گئے اس ضیافت کے
قبول کرنے مین بہائی بیر سنگہ کو کامل امید ہو گئی تہی کہ اب خالصہ جی میرے
کہنے مین آجائینگے تیسرے روز سکہون نے پیر وہی سوال تین امر کا پیش کیا
جسکا جواب وہی پایا چوتہے روز جب کچہہ فیصلہ نہوا تو سکہون نے مکان کا محاصرہ
کرلیا اور توپین جوڑ دین اس عرصہ مین بہائی بیر سنگہ سردار عطر سنگہ کو یہہ بہی
کہتا رہا کہ تم دریا سے اُترکر انگریزی علاقہ مین چلے جاؤ کہ معاملہ دگرگون ہو گیا ہے
اور سکہون پر اب بہبودی کی امید نہین رہی ہے تم اپنی جان مُفت نہ گنواؤ
مگر اوسنے نہ مانا اور اس بات پر نازان رہا کہ سکہہ آخر گورو بیر سنگہ کے
کہنے سے باہر نہ ہونگے اور مین اپنی مراد کو پہنچ جاؤنگا جب سکہون نے مکان
کا محاصرہ کرلیا تو اوسکو یقین ہو گیا کہ اب اجل سر پر آگئی ہے غرض سکہون نے
اول توپ داغدی اور توپخانہ کے لوگون سے فی الفور چار دیواری خام مکان کی

گر پڑی اور بہائی بیر سنگہ کے چیلے مرنے لگے اُسوقت بہائی بیر سنگہ خاموش ہو کر
گردن نیچے کئے ہوئے بیٹہا تہا راضی برضا و شاکر بقضا خدا کی یاد مین مصروف
تہا کہ یکایک ایک گولہ اوسکے بہی سر مین لگا اور وہ خدا پرست و خدا دوست فقیر
مارا گیا مال مویشی اُسکے گائے بیل بکری وغیرہ سب گولون کے صدمے سے
ہلاک ہوئے آخر جب عطر سنگہ نے دیکہا کہ اب کوئی یار و حامی و مددگار باقی
نہین رہا تو وہ خود شمشیر برہنہ لیکر میدان مین آیا اُسکے باہر آتے ہی سکہون نے
چارون طرف سے اوسکو گہیر لیا اور چاہا کہ زندہ گرفتار کرکے لاہور لیجائین اور راجہ
ہیرا سنگہ سے انعام پائین مگر وہ پہلوان زندہ کب اونکے ہاتہ آتا تہا آدہے
گہنٹہ تک لڑتا رہا آخر مارا گیا یہہ فتح نمایان جب خالصہ جی نے پائی نہائیت
خوش و خورم لاہور کو واپس آئے اُس آنے جانے مین سکہون نے دیہات سرکاری پر
بہت دست اندازی کی اور اپنے مالک کے ملک کو لوٹا۔ کشمیرا سنگہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ کا مشہور بیٹا بہی اسی لڑائی مین مارا گیا اگرچہ سکہان فوج کو ہرگز منظور
نہ تہا کہ بہائی بیر سنگہ کے بگاڑ کرین مگر اتفاقًا ایک ایسا معاملہ وقوع مین آیا
کہ سکہان فوج نے جوش مین آکر گولہ رانی شروع کردی وہ یہہ تہا کہ خالصہ جی
نے بار بار اپنا ایلچی بہائی بیر سنگہ کے پاس بہیجا کہ تم اس مکان سے چلے جاؤ یا
عطر سنگہ کو نکالدو یا عطر سنگہ کو قید کرکر ہمارے پاس بہیجدو تیسری مرتبہ جب وکیل گیا
تو اوسنے خالصہ کیطرف سخت سخت لفظ بے ادبی کی بہائی بیر سنگہ اور عطر سنگہ
کی نسبت کہے جس سے سردار عطر سنگہ طیش مین آگیا وکیل نے تلوار کہینچکر
چاہا کہ سردار عطر سنگہ پر وار کرے سردار عطر سنگہ نے اپنے بچاؤ کیواسطے
اوسپر وار کیا اور وکیل مارا گیا جب یہہ خبر سکہون کو پہنچی قہر کا دریا جوش مین
آگیا اور توپ مین رکہکر گولہ چلانا شروع کردیا اس فوج کا کمانیر میان لابہہ سنگہ

راجپوت جمون کا رہنے والا تہا بعد فیصلہ اسنے کشمیرا سنگہ کی عورت کو مع اسکے
مال و اسباب کے اپنے قبضہ مین کرلیا مگر فوج کے سکہہ اسکی گرفتاری سے کمال
ناراض ہوئے اور لاہہ سنگہ کو چشم نمائی کرکے اسکو چہوڑا دیا جب چارون
طرف کے گانؤوالے لوگ بہائی بیر سنگہ کے ماریجانے سے آگاہ ہوئے تو
سینکڑون آدمی اُسکے جنازہ پر جمع ہوئے اور بڑا واویلا اور نالہ و زاری
شروع کیا اور ایسا ماتم کیا کہ جیسے کوئی کسی عزیز کا کرتا ہے یہہ حالت دیکھکر
سکہان فوج اپنے اعمال سے کمال پچہتائے اور شرمسار ہوئے میان لاہہ سنگہ نے
جب یہہ حالت دیکھی ڈرا کہ فوج اب اس ندامت کی حالت مین کوئی صدمہ مجکو
نہ پہنچائے اسواسطے دولیتق اہلکار فوج سے اول ہی کوچ کر کر لاہور کو چلا آیا اور فوج
اسکی پیچہے آہستگی سے آئی جب وہ فوج آئی اور راجہ ہیرا سنگہ شکریہ ادا کرنیکے لئے اُس
فوج مین گیا اور خوشنودی ظاہر کی تو فوج نے مارے ندامت کے کچہہ جواب ندیا اور
انعام جو اونکو دیا گیا وہ واپس کردیا جب یہہ کام ہی ہوچکا تو راجہ ہیرا سنگہ نے
گویا دو بہاری دشمنون راجہ سوچیت سنگہ و سردار عطر سنگہ کے پنجہ سے
رہائی پائی اور انیر کامیاب ہوا تیسرے ناظم ملتان سے معاملہ صاف ہوگیا
اور اُسنے رقم خراج کی اپنے ذمہ باقرار ادائے اقساط قبول کرلی فتح خان ٹوانہ کی
شورش کا خدشہ بہی کم ہوگیا کشمیرا سنگہ سلطنت کا مدعی بہی مارا گیا مگر فوج کی
طرف سے اُسکو ہر وقت اضطراب تہا کیونکہ اسوقت فوج اپنے آپ کو بادشاہ
و فرمانفرما سمجہتی تہی اور ایک ایک سکہہ اپنے آپ کو حاکم بالادست تصور
کرتا تہا کسیکا اونکو غم یا فکر یا اندیشہ نہ تھا حاکمان وقت اونکے خوف سے لرزتے
تہے اور سکہونکی غارت کا ہاتھ اسقدر دراز تہا کہ بروز روشن شہر کے
بازارون مین پہرتے پہرتے جسکی چیز یا زر نقد وغیرہ چاہتے تہے

بیخوف اوٹھا لیتے اور پھر نہ دیتے چیز والے کی منت پر اگر رحم آگیا تو واپس
کردی ورنہ لیلی شیرینی والون نے بحالت ناچاری آپہی شیرینی بنانی چھوڑ
دی کہ خالصہ جی فی الفور لوٹ لیجاتے تھے اور روزینہ و انعام کے دعویدار
ہوگئے تھے اس بات کے انتظام کے لیئے راجہ ہیرا سنگہ نے چاہا کہ فوج کو
ملکون مین منتشر کر دے کیونکہ اُنکے اجتماع مین بڑے فساد برپا ہوتے تھے
جب ایک دو پلٹن کو پشاور یا کشمیر جانے کا حکم ملا تو اوس نے جواب دیا کہ
اوسجگہہ سرکشی وفساد نہین ہے ہماری ماموری کیون ہوتی ہے خالصہ جی
کو کیا مطلب ہے کہ بے ضرورت سفر کرے اور تکلیف اوٹھائے پھر ایک وقت
روانگی فوج کی قصور کیطرف واسطے استحکام حدود کے مناسب متصور
ہوئی تو خالصہ جی کو حکم سنایا گیا اور کسیقدر فوج اوسطرف کو بلا عذر
روانہ ہوگئی کیونکہ اسطرف معاملہ حدود انگریزی کا تھا اور انگریزی فوج نے
بخلاف مرضی صاحبان انگریز کے بمقام فیروزپور سے سندہ کیطرف کو آنے
سے انکار کیا تھا اور صاحبان انگریز کی نیت تھی لہٰذا اُس سرکش فوج کو سزا
دین یہہ خبر سنکر راجہ ہیرا سنگہ نے استحکام حدود کے لئے فوج قصور
کو روانہ کی پھر جب خبر آئی کہ وہ فوج مطیع ہوگئی تو انگریزون نے اونکا
قصور معاف کیا تو سکھی فوج بھی واپس آگئی اُن دنون مین کہ دربار لاہور
مین یہہ حال ہو رہا تھا سرکار انگریزی کے ساتھ بھی سرکار لاہور کے دو
ایک معاملہ ایسے ہوگئے کہ راجہ ہیرا سنگہ سدیکا۔ انگریزی بھی ناراض ہوگیا
ایک یہہ کہ ایک گانو موڑان نام سرکار نابہہ کی عملداری مین تھا
چونکہ راجہ کا ایک عزیز دھنا سنگہ نام مہاراجہ رنجیت سنگہ کے دربار مین
معزز عہدہ پر نوکر تھا اوسکی جاگیر مین وہ گانو اپنی طرف سے راجہ

نابہہ نے دیا ہوا تھا اسوقت اگرچہ وہ تمام علاقہ سرکار انگریزی کی حفاظت و
حکومت مین تھا مگر اُسکی اطلاع انگریزون کو نہ تھی بارہ تیرہ برس کے بعد راجہ نابہہ
کسی سبب سے دہنا سنگہ پر ناراض ہوگیا اور اُسنے وہ گانو ضبط کرکے اُسکا مال و اسباب
سب لوٹ لیا اسبات کا استغاثہ دہنا سنگہ نے سرکار لاہور مین کیا دربار لاہور سے بذریعہ
وکیل صاحب ایجنٹ کیخدمت مین یہہ پیغام پہنچا کہ جسطرح اور علاقہ سرکار لاہور کا
کسیقدر سس ستلج مین ہے اُسی طرح موضع موڑان بہی دہنا سنگہ ملازم سرکار لاہور
کے پاس ہے اب راجہ نابہہ نے ضبط کرلیا ہی راجہ کو ہدایت ہو کہ چہوڑ دیوی اور جو اُسکا
مال غارت کیا ہے وہ دیدیوی چونکہ اطلاع اس امر کی پہلے سرکار انگریزی مین نہ تہی اور
دہنا سنگہ کا نام سس ستلج کے جاگیرداروں مین نہ تہا سرکار انگریزی نے اوسمین
دست اندازی نہ کی اور لکہا کہ یہہ معاملہ باہمی دہنا سنگہ اور راجہ نابہہ کا تہا اسبات سے
ناالیان دربار لاہور مین انگریزونکی شکایت تہی دوسرے یہہ کہ راجہ سوچیت سنگہ کا
پندرہ لاکہہ روپیہ نقد فیروزپور مین ایک شخص کے پاس تہا اور وہ اسواسطے اُس روپیہ کو
وہان لے گیا تہا کہ بوقت پہلی مہم کابل کے نواب گورنر جنرل بہادر نے سس ستلج
کے رئیسون سے روپیہ قرض سودی لیا تہا اور راجہ نے بہی چاہا تہا کہ انگریزون سے دوستی
قائم کرنیکے لئے انکو یہہ روپیہ قرض دون مگر بہر موقع روپیہ دینے کا نہوا اور وہ روپیہ
وہان ہی رکہا رہا جب راجہ سوچیت سنگہ لاہور مین مارا گیا تو اُسکے نوکر جو اس راز سے
واقف تہے اور سند روپیہ کی جو انکی تحویل مین تہی وہان جا پہنچے اور روپیہ لا دلیا سرکار
انگریزی کو عین وقت پر کسی نے خبر دی اور وہ خزانہ روک لیا گیا اور ملازم واپس آگئے
جب یہہ خبر راجہ ہیرا سنگہ کو پہنچی تو راجہ نے دعوی اسبات کا پیش کیا کہ وہ خزانہ بہر نوع
مال سرکار لاہور کا ہی ایک تو یہہ کہ راجہ سوچیت سنگہ لاولد مرگیا ہی اور لاوارث لاولد کا
مال ہمیشہ سرکار کا مال ہوتا ہی دوسرے اُسنے سرکشی کی اور بخلاف سرکار لاہور کے مستعد جنگ

ہوکر آیا اور اپنے اعمال ناشایستہ کی سزا کو پہنچکر مارا گیا اور سرکش نوکر کا مال بعد اوسکے
مارے جانیکے قابل ضبطی کے ہوتا ہے سرکار انگریزی نے اس بیان پر التفات نکیا اور راجہ
سوچیت سنگہ کی سرکشی کو سرکار کی سرکشی تصور نہ کی بلکہ اُسکو باہمی عداوت چچا بہتیجے کی قرار
دی اور حکم دیا کہ یہہ مال بہر حال اوسکا مال ہے جو بعد راجہ سوچیت سنگہ کے اُسکے مال و
املاک کا مالک ہوا اور جو مالک ہو حسب ضابطہ سرکار انگریزی مین حاضر ہوکر دعوی
اپنا ثابت کرے سرکار لاہور نے اپنے حق مین یہہ بات پیش کی کہ کوئی شخص سرکار انگریزی
کی رعایا مین سے اس روپیہ کا دعویدار نہین ہے بہر حال یہہ روپیہ سرکار لاہور کے
حوالہ ہونا چاہیے کیونکہ اُس متوفی کے وارث و حقدار سب سرکار لاہور کے علاقہ
مین ہین سرکار لاہور کی معرفت اُنکو ملنا چاہیے جب یہہ روپیہ سرکار لاہور کے قبضہ مین آویگا
اُسکو وہ روپیہ دینگے جسکو مستحق تصور کرینگے اراکین دربار لاہور کو اُسکے جواب مین
سرکار انگریزی نے یہہ لکہا کہ راجہ گلاب سنگہ اور راجہ ہیرا سنگہ اس روپیہ کی وراثت سے
دست بردار ہوکر یہہ لکہین کہ اس روپیہ کی وراثت سے ہمکو کچہہ غرض نہین ہے بلکہ اُس
روپیہ کے ملنے کا فلان شخص مستحق ہے اور مہاراجہ دلیپ سنگہ اوسکو تصدیق کرے تو روپیہ دربار
لاہور مین واسطے دینے اصل وارث کے بہیجدیا جاویگا اسکا جواب راجہ ہیرا سنگہ نے کچہہ نہ دیا
اور دل مین ناراض ہو گیا بعد کسیقدر مدت کے جب سرکار انگریزی پنجاب کی
مالک ہو گئی اور راجہ گلاب سنگہ کے پاس علاقہ کشمیر و کوہستان کا فروخت
کردیا تو وہ پندرہ لاکہہ روپیہ اُس روپیہ مین محسوب ہوا جو راجہ گلاب سنگہ نے سرکار
انگریزی کو بعوض علاقہ کشمیر و کوہستان کے دیا چونکہ پنڈت جلا مختار سلطنت اُسوقت
روپیہ کے جمع کرنے اور لوگونکی صفائی حساب مین مصروف تہا خصوصًا جن جن لوگون
پر یہہ اشتباہ ہو گیا تہا کہ یہہ راجہ سوچیت سنگہ کے ساتہہ آمیزش رکہتے تہے اُنپر تو سخت تشدد و
روا رکہا گیا تہا اور اُنکی مزاج مین ایسا غرور اور تکبر آگیا تہا کہ ہر کسیکی نسبت وہ کلمات مخش زبان پر

لے آتا تمام سرداروں اور اہلکاروں کے اختیار اور جاگیرین اونہی کم کردین اور درپے
اسبات کے ہوا کہ راجہ گلاب سنگھ سے بقایا روپیہ وصول کرنا چاہئے اور جسقدر جائیداد
راجہ سوچیت سنگھ کی جو لاکھون روپیہ کا مال تہا راجہ گلاب سنگھ نے اپنے قبضہ مین
کرلی ہے وہ بہی اوس سے لینی چاہئے یہہ ارادہ پنڈت جلا کا جب راجہ گلاب سنگھ
کو معلوم ہوا زیادہ تر آپس مین بگاڑ ہوا اور فتح خان ٹوانہ نے پہر ڈیرجات مین فساد
برپا کیا اور چتر سنگھ اٹاری والہ نے راولپنڈی کیطرف سرکشی اختیار کی اور جس قدر
مسلمانی قوم کشمیر کے دکہن اور پچہم مین رہتی تہی وہ بہی سرکش ہوگئی اور سرکاری
علاقون مین غارت و تاراج کا بازار گرم کیا پشور سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا
بیٹا بہی پہر مدعی سلطنت کا ہوا اور بڑا مجمع جمع کرلیا یہہ تمام سرکشی صرف راجہ
گلاب سنگھ کی ناراضی کا ثمرہ تہا جب یہہ حال وقوع مین آیا تو راجہ ہیرا سنگھ اور
پنڈت جلا کو راجہ گلاب سنگھ سے طوعاً و کرہاً صلح کرنی پڑی مگر صلح اس شرط پر
ہوئی کہ راجہ گلاب سنگھ ایک بیٹا اپنا دربار لاہور مین مامور رکہے یہہ بات
راجہ گلاب سنگھ نے منظور کی اور سوہن سنگھ اپنے بیٹے کو فی الفور لاہور
بہیجدیا یہہ بات تو اسطرح فیصلہ ہوئی مگر دربار لاہور مین عام ناراضی
پہیلی ہوئی تہی کوئی متنفس پنڈت جلا سے راضی نہ تہا ہر ایک اکہہ سردار
پنڈت جلا کا جانی دشمن تہا سردار لہنا سنگھ مجیٹھیہ کہ ایک معزز
و مکرم سردار لاہور کے دربار کا تہا اُسنے بہی یہہ بہانہ جانے تیرتہون
کے لاہور سے علیحدگی اختیار کی اور ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۴ء کو وہ تیرتہون
کو چلا گیا مصر لال سنگھ جو آوردہ و دست پروردہ راجگان جمون
کا تہا اوس نے بہی اوس خاندان سے علیحدگی اختیار کی اور رانی جندان
والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ سے رابطہ ارادت کا ایسا پیدا کیا کہ

رانی اوسکے کہنے مین ہوگئی وہ بہی ہر وقت رانی کو پنڈت جلا کی طرف سے
ایسی باتین پہنچاتا تہا کہ جس سے وہ سخت دشمن پنڈت جلا کی ہوگئی
اور فی الحقیقت پنڈت جلاّ نہایت بدزبان آدمی تہا بعض اوقات
وہ مہارانی کی نسبت بہی ایسے ناشایستہ کہہ دیتا تہا کہ جس سے تمام
اراکین دربار ناراض ہوجاتے تہے اور سردار جواہر سنگہ مہارانی کے
بہائی کو تو وہ برسر دربار بے عزت کر دیتا تہا جب ایسی حالت ہونے
لگی تو مہارانی اور سردار جواہر سنگہ نے پہر سکہان فوج کو بہڑکا دیا
اور تمام فوج اسبات پر مستعد ہوئی کہ راجہ ہیرا سنگہ پنڈت
جلاّ کو معزول کر کے دربار سے نکال دیوے تمام اراکین دربار بہی اس
بات کے ممد و معاون ہوئے مگر راجہ ہیرا سنگہ کو پنڈت جلاّ کی جدائی
ہرگز منظور نہ تہی اور فوج کا پیغام پے در پے پنڈت جلاّ کے نکال دینے
کے لیئے پہنچتا تہا اس سے راجہ ہیرا سنگہ کو یقین ہوگیا کہ اب فوج در
صورت نہ علیحدہ کرنے پنڈت جلاّ کے میری جان کی دشمن ہوگئی
ہے مجہکو وہ ہرگز زندہ نچہوڑے گی آخر وہ ۲۱ - دسمبر سنہ ۱۸۴۴ء کو لاہور
سے بہاگ جانے پر مستعد ہوگیا اور سب سے پوشیدہ تمام
جواہرات و اشرفی ہاتہیون کے ہودج مین رکہکر اپنی حویلی سے
سوار ہوا میان سوہن سنگہ راجہ گلاب سنگہ کا بیٹا اور پنڈت جلاّ و
میان لابہہ سنگہ وغیرہ متوسلان خاندان جمون راجہ ہیرا سنگہ کے
ساتہہ سوار ہوگئے جب سواری دریائے راوی کے قریب پہنچی
سکہان فوج کو خبر ہوگئی کہ پہاڑی خاندان لاہور سے بہاگا ہوا
چلا جاتا ہے یہہ سنتے ہی سوار و پیادہ فوج توپ تہانہ لے کر اوسکے

تعاقب کو دوڑی اور پانچ میل کے فاصلہ پر جاکر گہیر لیا اُس وقت جب
سکہان فوج نزدیک پہونچتے تہے راجہ ہیرا سنگہ ایک بدرہ روپیہ
اشرفی کا بکہیر دیتا تہا اور سکہہ لوٹنے مین مشغول ہو جاتے تہے پہر وہ
آگے بڑہ جاتا تہا اسیطرح پانچ میل کا راستہ اور طے کیا آخر وہ دولت
کب تک وفا کرتی سکہون نے چارون طرف سے اُنکو گہیر لیا وہ
بہادر پہلوان ہاتہیون سے اوتر کر پیادہ ہوئے اور تلوارین لیکر سکہون
پر آپڑے جس طرف وہ جاتے تہے سکہون کو بہگا دیتے تہے آخر پانچ چار
آدمی کا کیا وجود ہے سب سے اول پنڈت جلا نے آگے بڑہ کر جان دی
پہر میان سوہن سنگہ ولابہ سنگہ مارے گئے پہر راجہ ہیرا سنگہ پر
نوبت آئی اور وہ بہادر وزیر بڑی جوانمردی کے ساتھ مارا گیا سکہون نے
اُنکا اسباب اور سامان باقی ماندہ بہی لوٹ لیا اُنکے ہمراہی بہت سے
تو بہاگ گئے اور باقی ماندہ میدان مین کام آئے بعد قتل و تاراج کے
سکہون نے چارون کے سر کاٹ لئے اور فتح کا نقارہ بجاتے ہوئے
داخل لاہور ہوئے میان سوہن سنگہ ولابہ سنگہ کے سر تو پہر کسی نے نہ
دیکہے نہ معلوم کہان گئے مگر راجہ ہیرا سنگہ و پنڈت جلا کے دونو سر تو کئی
مہینے تک بازار کی کوڑیون اور موریون اور نجاست گاہون مین پڑے
ہوئے لوگون کو نظر آتے تہے لوگ اُن حکام با اختیار کے سر ایسی حالت
مین دیکہکر بے اختیار اشک حسرت بہاتے تہے اور سکہان بے رحم
کی یہہ حالت تہی کہ جب کوئی ان سرونکو دیکہتا تہا ازار بند کہول کر اُنپر کہڑے کہڑے
پیشاب کرنے لگجاتا تہا غرض کہ وہ حالت اُن سرون کی ہوئی کہ خدا اپنی حفظ
و امان مین رکہے آخر لاہور کی رعایا مین سے چند آدمیون نے مل کر بہت

کے وقت اُن سرون کو ایک پوشیدہ جگہہ مین دفن کر دیا اور جسم ان
بیچارون کے اُسی مقام پر جہان وہ قتل ہوئے تھے کئی روز تک عین
میدان مین پڑے رہے سکہون کے ڈر کے مارے کوئی اونکو نہ تو دفن کرتا
ورنہ جلاتا تا آخر طعمۂ زاغ و زغن ہو گئے۔ اس صدمہ سے رعایا کو کمال افسوس
ہوا کیونکہ راجہ ہیرا سنگہ نوجوان کمال منصف مزاج آدمی تہا رعایا کی خبر
گیری و پرورش پر ہر وقت متوجہ رہتا تہا سکہون کو بہی اوسکا قتل
کرنا منظور نہوتا اگر وہ پنڈت جلا کی دوستی ترک کر دیتا مگر اُس نے جان
دیدی اور راجپوتی کو داغ نہ لگایا اور پنڈت جلا کی دوستی ترک نہ کی راجہ
ہیرا سنگہ کے قتل کے بعد سردار جواہر سنگہ وزیر و مدار المہام سلطنت
کا قرار پایا اور اوسنے بڑی شان و شوکت اور کرّ و فرّ کے ساتھ خلعت
وزارت کا پہنا اور مصر لال سنگہ کو راجگی کا خطاب دیکر انتظام مملکت
مین اپنے ساتھ شامل کیا سکہان فوج نے اوس سے انعام قتل راجہ
ہیرا سنگہ کا ایک ایک کنٹہہ طلائی قیمتی ۵ روپیہ کا طلب کیا
اور اوس نے منظور کرکے حکم دیا کہ توشہ خانہ سرکاری مین جس قدر
ظروف طلائی رکہے ہین وہ سب کے سب توڑ کر کنٹہہ ہائے طلائی
بنوائے جائین اور کئی ہزار زرگر اس کام مین مشغول ہوئے کنٹہہ جلدی
تیار ہوئے ریشمین پچہے اُن مین ڈلوائے گئے اور فی سکہہ ایک ایک کنٹہہ
تقسیم ہونی شروع ہوئی دو ماہ کے عرصہ مین یہہ بڑا کام بانجام پہنچا
راجہ ہیرا سنگہ کے مرنے کے وقت شہزادہ پشورا سنگہ پنجاب سے
بہاگ کر انگریزی علاقہ مین چلا گیا تہا صاحبان انگریز اُس کے
نگران حال رہے اور نظر بندی کی حالت مین رکہا جب اوسنے

وہان بہی اپنے آپ کو مطلق اطمنان نہ پایا بہت گہبرایا اور پوشیدہ بہاگ کر
پہر پنجاب مین آیا اور دریائے سندہ کے ادہراودہر پہرتا رہا اسوقت سے
اہالیان دربار کی نظر راجہ گلاب سنگہ کی دولتمندی پر تہی اور چاہتے
تہے کہ اُس سے بہاری رقم روپیہ کی وصول کیجائے چنانچہ سکہان فوج
کو اس بات پر آمادہ کیا گیا کہ جمون پر یورش کرکے راجہ گلاب سنگہ سے
روپیہ وصول کرین فوراً فوج پیادہ و سوار و توپخانہ آتشباز لے کر جمون
کو روانہ ہوئے جب فوج داخل علاقہ جمون ہوئی ایک لڑائی راجہ گلاب سنگہ
کی فوج کے ساتھہ بہت اچہی ہوئی جس مین سردار فتح سنگہ مان سرکار
لاہور کی طرف سے مارا گیا مگر آخر کو راجہ گلاب سنگہ نے سکہون کو بہت
انعام واکرام دے کر راضی کرلیا اور عذر کیا کہ وہ لڑائی میری اجازت
سے نہین ہوئی سکہون نے جو احکام دربار لاہور کے اوسکو پہنچائے
وہ اس نے منظور کئے ایک تو یہہ کہ راجہ سوچیت سنگہ کی کل جائداد
وہ سرکار لاہور کے حوالہ کردے گا دوسرے راجہ دہیان سنگہ وہیرا سنگہ
کی جائداد جسقدر جمون مین ہے وہ تمام وکمال حق سرکار لاہور کا متصور
ہوگا تیسرے اب جسقدر روپیہ از روئے حساب اوسکے ذمہ باقی نکلیگا
وہ ادا کرے گا آیندہ سال بسال پینتیس لاکہہ روپیہ سالانہ بابت خراج علاقہ
کوہستان کے دیا کرے گا چونکہ فیصلہ زربقایا کا سوائے حاضری راجہ
گلاب سنگہ کے بمقام لاہور مشکل تہا بلاتامل وہ بہادر دلاور راجہ سکہون
کے ہمراہ ہولیا جب لاہور مین پہنچا تو اہالیان دربار نے اوسکو حویلی کنور
نونہال سنگہ مین نظر بند رکہا اُسکے لاہور پہنچنے پر سکہون کے خیالات بدل گئے اور
چاہا کہ راجہ گلاب سنگہ پرانا اہلکار اور دولتمند سردار ہے اگر یہہ وزیر ہوجائے تو بہتر ہے

کہ اس کے مقرر ہونے سے خالصہ جی کو کچھ تجولی ملتا رہیگا یہ تجویز جب سردار
جواہر سنگہ و راجہ لال سنگہ کو ہوئی جانا کہ جلدی سے اوسکو لاہور سے
نکال دین چنانچہ ازشہہ الکہہ روپیہ نذرانہ بقایا کا اُس کے ذمہ نکال لیا اور قرار
اقساط مشتمل لکہا لیا اور راجہ سوچیت سنگہ و راجہ ہیرا سنگہ کے زر
املاک جاگیر کے واپس دینے کا تحریری وعدہ لیکر اوسکو لاہور سے
رخصت کر دیا راجہ گلاب سنگہ نے بہی اُس وقت لاہور سے نکلنا غنیمت
سمجہا کیونکہ لاہور کی خونخوار وزارت پر مقرر ہونا تو اوسکو منظور ہی نتہا ۔ ماہ
اگست سنہ ۱۸۴۴ء مین وہ جمون کی طرف جان بچا کر واپس چلا گیا ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۴ء
مین دیوان ساونمل ناظم ملتان ایک شخص بے رحم سپاہی کے ہاتھ
سے مارا گیا اور مولراج اوسکا بیٹا نذرانہ معقول اپنے ذمہ قبول کر کے
ناظم ملتان کا اپنے باپ کی جگہہ مقرر ہوا اُسکے چہوٹے بہائی کرم نرائن
نے دربار مین حاضر ہو کر اپنے باپ کی نصف جایداد کا دعوی کیا مگر سماعت
نہوا دربار لاہور سے اُس وقت ملتان کے ٹہیکہ مین بہی اضافہ کیا گیا
اور روپیہ نذرانہ گدی نشینی کا فوراً طلب ہوا مولراج نے روپیہ کے دینے
مین لیت و لعل کی اسواسطے تجویز ٹہیری کہ ملتان پر فوج کشی ہوا ور
پنچان فوج کی طلبی ہو کر اسباب مین حکم سنایا گیا قریب تہا کہ فوج روانہ
ہو مگر مولراج فوج کی ماموری سنکر ڈر گیا اور اوسنے روپیہ ادا کر دیا لیکن
اضافہ ٹہیکہ کا اوسنے منظور نہ کیا پہر اٹہارہ لاکہہ روپیہ بابت باقیات پچہلی
ساونمل کے اُس سے طلب کیا گیا اُس وقت پشورا سنگہ نے پہر ہاتھہ
پانو ہلانے شروع کئے اور اپنی جاگیر مین کہ علاقہ سیالکوٹ مین تہی بہت سے
لوگ جمع کئے اور دعویدار سلطنت کا ہوا اور قلعہ اٹک پر بہی وہ مستسلط ہو گیا

سردار دوست محمد خان امیر کابل سے بہی اُسکی خط وکتابت ہونے لگی اُسکی سرکوبی
کے لئے سردار چتر سنگہ اٹاری والہ جسکی بیٹی سے مہاراجہ دلیپ سنگہ
منسوب تہا مامور ہوا اُسنے جاکر قلعہ اٹک کو گہیر لیا اور فتح خان ٹوانہ جسکی دوستی
سردار جواہر سنگہ وزیر کے ساتھہ بدرجہ کمال تہی سردار چتر سنگہ کی امداد کو ڈیرہ
اسماعیل خان سے مامور ہوا اُسوقت خالصہ کی فوج نے بنظر اسباب کی کہ پشورا سنگہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بیٹا تہا یہہ تجویز کی کہ سردار جواہر سنگہ ایک لاکھہ
روپیہ کی جاگیر علاوہ جاگیر سابق کے اُس کو دیوے اور پشورا سنگہ
آیندہ کبہی دعویدار سلطنت کا نہو اگرچہ سردار جواہر سنگہ کو یہہ بات ہرگز منظور
نہ تہی مگر فوج کے کہنے سے منظور کرلی فوج نے ایک خط اپنا پشورا سنگہ کیطرف
درباب تقرر جاگیر کے لکہا جسکو اُسنے منظور کیا اور قلعہ چہوڑ دیا جب وہ قلعہ چہوڑکر
فتح خان ٹوانہ کے پاس آیا اُسنے بایماء خفیہ سردار جواہر سنگہ کے اُسکو قتل کر ڈالا
سردار جواہر سنگہ فتح خان کی اس کارگزاری سے بہت خوش ہوا اور بہت سا
علاقہ دریاء سندہ کا اُسکے سپرد کرکے ناظم باختیار کردیا اس کارروائی
سے مطلب تو سردار جواہر سنگہ کا بر آیا اور بڑے دشمن کے پنجہ سے وہ
چہوٹا مگر سکہان فوج کے یہہ خبر سنکر کمال غضبناک ہوئے یہانتک کہ اُسکی
جان کے خواہان ہوئے علاوہ اسکے فیمابین راجہ لال سنگہ اور اُسکے
عداوت ہوگئی اور لال سنگہ درپے اسباب کے تہا کہ خود وزیر بنجائے
اُسنے بہی سکہون کو بہت بہڑکایا اور خبر دی کہ سردار جواہر سنگہ انگریزی
علاقہ مین بہاگ جانے کو تیار ہے اسواسطے سکہون نے سردار جواہر سنگہ
کو واسطے جوابدہی قتل پشورا سنگہ کے چہاونی فوجمین بلایا اسباب مین رانی جندان
اُسکی ہمشیرہ نے بہت سے عذرات پیش کئے اور چاہا کہ کسیطرح غضب فوج کا فرو ہو

مگر ہنوز آخر ماہ ستمبر ۱۸۴۵ء کو دو بجے کے وقت سردار جواہر سنگھ مہاراجہ دلیپ سنگھ
کو گود مین لیکر اور اپنی ہمشیرہ رانی جندان کی ہمراہی مین سوار ہو کر فوج مین
گیا جب پلٹن مین پہنچا سکہان پیک اجل کیطرح اُسپر آپڑے اور ہاتھی
پر چڑہکر مہاراجہ دلیپ سنگھ کو اُسکی گود سے لیکر ایک خیمہ مین لے گئے اور اُسکو
ہاتھی کے اوپر بیٹھے ہوئے ہی قتل کر ڈالا رانی جندان نے جب بہائی کا یہ
حال دیکھا بہت سا واویلا کیا مگر کون سنتا تہا ناچار بہائی کی نعش لیکر وہ
قلعہ مین آئی دوسرے روز جب جنازہ سردار جواہر سنگہ کا نکلا اور دو
زوجہ اور چار کنیزین اُسکے ساتھ ستی ہونے کو نکلین تو سکہان فوج وہان
بہی آموجود ہوئے اور ستی ہونیوالی عورتون پر کمال دست اندازیان کین
اُنکے زیور سب اُتار لئے اور اُنکے کانون کی بالیان اسقدر زور سے کہینچین کہ اُنکے
کانون سے خون کے فوارے جاری ہوئے اُسوقت وہ عورتین صبر و شکر کئے ہوئے
اور کچھ نہین کہتی تہین صرف یہی جواب دیتی تہین کہ خدا تمہارا ستیاناس کرے
اور تمہارے ظلم سے اپنی مخلوق کو بچائے سردار جواہر سنگہ کے قتل کے بعد
عہدہ وزارت کا کسی ارکان سلطنت نے منظور نکیا اور نہ افسری فوج کی
کسیکو منظور ہوئی اُسوقت فوج اور اراکین سلطنت کی تجویز سے راجہ گلاب سنگھ
لاہور مین بلایا گیا مگر ایسے وقت مین وہ کب آتا تہا اُس وقت مہارانی
جندان خود دربار کرتی تہی اور احکام معمولی اُسکی تجویز سے جاری
ہوتے تھے اور تمام اراکین سلطنت فوج سے ایسے ترسان و لرزان تہے کہ ہر ایک
دم کو دم آخرین سمجھتے تھے کبہی فوج کی یہ درخواست پیش ہوتی تہی کہ دیوان دینا ناتھ
نے بڑا مال خالصہ کا کہایا ہے وہ ایک ایک اشرفی طلائی خالصہ کو دیوے کبہی بخشی
بہگت رام کبہی راجہ نہال سنگھ پر طمع کی نظر ہوتی تہی جب تمام اراکین دربار نے جانا

کہ اب جان کا بچانا سکہون کے ہاتھ سے نہایت مشکل ہی اور سرکوبی ایسی بدست
فوجکی سوائے صاحبان انگریز بہادر کے کسی سے نہین ہو سکتی مناسب ہے کہ انکو صاحبان
انگریز بہادر کے ساتھ لڑنے کے لئے مستعد کیا جائے چنانچہ بعد تجویز و تدبیر ایک
جلسہ بمقام باغ شالامار قرار پایا اور اُس جلسہ مین تمام پنچان فوج بلائے گئے اور
اُنکے روبرو بیان کیا گیا کہ خالصہ جی صاحبان انگریز نے آجکل اپنے قدیمی عہد و پیمان
جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتھ کئے تھے بالکل لوح خاطر سے محو و منسی کر دیئے
ہین چنانچہ موضع موڑان جو شامل علاقہ آنروے دریاے ستلج کے سرکار
لاہور کا حق تہا راجہ نابہہ نے ضبط کر لیا اور انگریز ہرگز اُسکے پرسان حال نہوئے
اور راجہ سوچیت سنگھ کا پندرہ لاکھ روپیہ جو بمقام فیروزپور رکہا تہا وہ بہی انہون
نے دبا بہتر یہہ ہے کہ خالصہ جی اسمین کمر ہمت باندہین اور صاحبان انگریز سے
جنگ کرین تاکہ انگریزون کے دلپر بہادری خالصہ جی کی نقش ہوجاوے اور آیندہ
کبہی خالصہ جی کے حق مین دست اندازی نہ کرین۔ فوج نے یہہ بات سنتی ہی بڑا تعجب ظاہر
کیا اور کہا کہ ہمین انگریزون کو کیا طاقت ہی کہ خالصہ جی کے ملک و مال کیطرف
آنکھ اٹہا کر بہی دیکھے اسوقت اگر سکندر و دارا و فریدون بہی ہو تو وہ خالصہ جی
کے ساتھ مقابلہ نہین کر سکتا انگریز کیا چیز ہین اُس روز سے خالصہ جی نے مہم کی
تیاریان کرنی شروع کین اور نہایت تیزی و تندی کے ساتھ ۱۱- دسمبر ۱۸۴۵ء کو
سکھی فوج لدہیانہ وغیرہ مقامات کو روانہ ہوگئی شروع ماہ دسمبر مین یہہ خبر صاحبان انگریز
کو پہنچگئی کہ لاہور سے سکھی فوج صاحبان انگریز کے ساتھ لڑنے کو آتی ہی اسوقت نواب
گورنر جنرل بہادر بمقام انبالہ صاحب کمانڈر انچیف بہادر سے ملا اور تجویز کی کہ فوج اضلاع
منعر بی وغیرہ مقامات سی آکر بمقام فیروزپور و لدہیانہ جمع ہو چنانچہ انہین ایام مین تیرہ
ہزار پیادہ آدمی اور اُنہتر ضرب توپ ... ان مقامات پر آموجود ہوئی اور لارڈ گف صاحب بہادر

لدہیانہ کے قلعہ کا نہایت استحکام کیا اور لارڈ گف صاحب بہادر بہی چالیس ہزار فوج اور توپخانون کے ساتھ سکہون کے مقابلہ کے لئے مستعد و تیار ہو گیا اگرچہ انگریزی فوج اُسوقت اسقدر کہ بیان ہو چکا ہے جمع ہو گئی مگر سکہون کی فوج اُسپر بہی انگریزی فوج سے زیادہ تصور کیگئی تہی اور تخمینہ اُسکا ساٹھ ہزار سے زیادہ تہا فوج سکہی کے سپہ سالار سردار تیج سنگہ و راجہ لال سنگہ و سردار شام سنگہ اٹاری والہ قرار پائے اور تمام فوج لاہور سے تین مجمع ہنکر روانہ ہوئی رستہ مین اس فوج نے اپنے ملک مین بڑی دست اندازیان کین اور کسی گانو سے کوئی چیز قیمتاً نہ لی غارت و تاراج برابر منزل بمنزل سب کرتے ہوئے چلے گئے اُسوقت رعایا ہاتھ اوٹھا اوٹھا کر دعا مانگتی تہی کہ خدا انکو اسطرف پہر زندہ نہ لائے غلہ و باروت و گولہ وغیرہ سامان سکھہ زین کا سکھہ بافراط لاہور سے بہیجتے تہے یہہ تمام فوج جب دریای ستلج کے کنارے پر پہنچی انگریزون نے بہت سے اشتہار اس مضمون سے سکہی فوجون بہیجے کہ سرکار انگریزی کی دوستی لاہور کی ریاست کے ساتھ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے قائم کی اور اُس روز سے آجتک فریقین مین سے کوئی مرتکب عہد شکنی کا نہین ہوا اور سرکار انگریزی حتی الامکان اس عہد کو نباہے گی اب جو خالصہ کی فوج نے بلا وقوع کسی سبب کے عداوت پر کمر باندہی ہے اور گہر سے چلکر لڑنے کو آئی ہے اسکا کیا باعث ہے اب بہی خالصہ کو مناسب ہے کہ دریا نہ اوترے اور لاہور کو واپس جائے نہین تو گستاخی کی سزا اُسکو دیجائیگی اور بعد اوترنے دریای ستلج کے پہر کوئی عذر سماعت نہوگا یہہ اشتہار بہت سے افسران فوج کے ملاحظہ مین گزرے مگر جب افسرون کو فوج کا قتل کرانا ہی منظور تہا تو اُسپر عمل کیونکر ہوتا جب فوج سکہی دریا سے اُتر گئی صاحبان انگریزی سختی کے ساتھ انکے مقابل ہوئے اور پانچ لڑائیان فریقین مین ہوئین پہلی لڑائی موضع مدکی کے مقام پر ہوئی اس لڑائی مین تیس ہزار سکہی جنگی فوج نہایت آراستہ و پیراستہ سوای توپخانہ کے تہی اور راجہ لال سنگہ سپہ سالار تہا تیس ہزار مین سے بائیس ہزار توپیادہ

تہا اور آٹھہ ہزار سوار تہیں ضرب توپین تہین یہہ فوج انگریزون کے مقابل بڑی چستی و
چالاکی کے ساتھہ ہوئی اور بڑی تیزی و تندی سے لڑی لڑائی کے وقت انکا قدم پیچہے
کو نہ ہٹا صاحبان انگریز کی طرف سخت آگ برسائی گئی اور پیادہ فوج نے ایسی
بہادری سے جنگ کی کہ اگر ایک ساعت تک اور لڑائی رہتی تو میدان سکہون
کے ہاتھ رہتا جب راجہ لال سنگہ سپہ سالار نے دیکہا کہ میری فوج بڑہتی جاتی
ہے یقین ہے کہ فتحیاب ہوگی چاہا کہ بہاگ جائے اور اپنی فوج کو شکست
دلائے کیونکہ اصلی مطلب اوسکا اپنی فوج کے ذلیل کرنے کا تہا یہہ سوچ کر وہ آٹھہ
ہزار سوار کے ساتھہ میدان سے بہاگا اور وہ سوار باوجودیکہ سکھہ تہے کمال
نامردی کے ساتھہ راجہ لال سنگہ کے متفق ہوئے اور آٹھہ ہزار سوارین سے
کسی نے بندوق سر نہ کی جب افسر ہی بہاگ گیا اور سوار بہی چلدیئے
تو لڑنے والی پیادہ فوج مین سے بہت سا حصہ بہاگ آیا اور صرف گیارہ
ہزار سپاہی اور توپخانہ برابر لڑتا رہا چونکہ یہہ لڑائی تھوڑے دن رہے
شروع ہوئی تہی وقت بہی ناوقت ہوگیا تہا اُس وقت انگریزون نے
پے درپے حملے سکہون پر کئے جس سے وہ عاجز و بیدل ہوگئے اور سترہ
توپین میدان مین چھوڑکر بہاگے انگریزون نے اُن کا تعاقب کرکے ایسا
منتشر کیا کہ ایک کا دوسرا خبر گیر نہوا اس لڑائی مین چھہ سو ستاون
آدمی انگریزون کے زخمی ہوئے اور دو سو بارہ مارے گئے مسٹر براڈفٹ صاحب
ایجنٹ انگریزی بہی اسمین کام آیا اور دوسری لڑائی بہائی بہیرو کے
مقام پر ہوئی سکہی فوج بارہ پلٹن اور دس رجمنٹ سواران اور سو ضرب توپ
تہی اس فوج کے مقابلہ پر سر ہیو گف صاحب بہادر سپہ سالار اور لارڈ ہارڈنگ صاحب
گورنر جنرل بہادر موجود تہے فریقین کیطرف سے کمال بلندی کے ساتھہ لڑائی کا شعلہ

مشتعل ہوا اور نہایت سرگرمی و مضبوطی سے دونو طرف سے گولہ رانی ہوئی
سکہونکی ایک سو ضرب توپ جب چلتی دور دور تک اُنکی مار ہوتی تسپر بہی انگریزی
فوج اپنی کمال مردانگی سے آگے بڑہتی آئی سکہون نے اُن کے حملہ سخت زور
آور قوت کے ساتھ رد کے سردار تیجا سنگہ سپہ سالار اس فوج کا علیحدہ کہڑا ہوا
لڑائی دیکھ رہا تہا اچانک اوسکو دل مین ایسی سوجہی کہ بے سبب و بے
باعث بہاگ اُٹہا جسقدر اُسکے گہر کی فوج اسکی حفاظت مین تہی وہ بہی بہاگنے
مین اُسکے شامل ہوئی اسکی فوج نے جب دیکہا کہ سپہ سالار بہاگ گیا ہے
اور بہت سی فوج بہی ہمراہ لے گیا ہے تو وہ فوج بہی بیدل ہوگئی اور ستر
توپین میدان مین چہوڑکر بہاگ آئی وہ سب توپین و سامان وغیرہ جو میدان مین
سکہہ چہوڑ گئے صاحبان انگریز نے لے لیا اس لڑائی
مین چہ سو چہ راونوے سپاہی اور افسر کام آئے اور ایک ہزار
سات سو زخمی ہوئے تیسری لڑائی لودہیانہ کے متصل ہوئی اسکی تشریح
اس طرح پر ہے کہ ایک دستہ فوج سکہی کا سردار رنجود سنگہ مجیٹہیہ کے
ماتحت مع فوج سردار نہال سنگہ اہلووالیہ و راجہ چیت سنگہ لاڈوہ
والہ متصل لدہیانہ کے اوترا ہوا تہا اور فرودگاہ موضع بدووال تہا جب
انگریزی فوج نے تحت جنرل سمتہ صاحب کا سکہون کے سامنے سے
اتفاقاً گذر ہو گیا تو سکہون نے اُنپر گولہ رانی شروع کی جنرل صاحب نے
بہی فی الفور فوج تیار کرلی اور صفین باندہ دین اور مقابلہ شروع کیا تہوڑی
دیر لڑائی ہوتی رہی آخر بسبب اسکے کہ انگریزی فوج بہت تہوڑی تہی میدان
چہوڑکر لدہیانہ کو چلی گئی اس لڑائی مین اُنہتر آدمی انگریزون کے مارے گئے
اور اٹہتر زخمی ہوئے اور ستر مفقود الخبر رہے شاید اُنکی لاشین سکہون کے

کہیت مین لگئی ہوئی اس لڑائی کے وقت جب انگریزی فوج کے پانو اُٹھ گئے
اور سکھہ اُنپر غالب ہوئے تو پیرن صاحب اسسٹنٹ سارجنٹ اور چند گورے
سکہون نے گرفتار کرلیئے اور نشان اپنی فتحمندی کا لاہور کو بہیجا جب
لاہور مین خبرین پہونچ گئین کہ دو طرف سکہی فوج نے شکست کہائی اور
کمال نقصان اوٹھایا ہے تو رانی جندان مدار المہام سلطنت نے
شترسوار روانہ کرکے فی الفور راجہ گلاب سنگہ کو لاہور طلب کیا اور وزارت
کا خلعت دیکر اوسکو وزیر بنایا اور امورات سلطنت اُسکے تفویض
کیئے چوتہی لڑائی علی وال اور بہوندی کے مقام پر ہوئی اسکا حال یہہ ہے
کہ جب فوج جرنیل سمتہہ صاحب کی شکست کہاکر لودہیانہ مین پہنچی
بڑے کمپو کو اونہون نے مدد کے لیئے طلب کیا جب فوج مدد کو آگئی تو
دوبارہ لڑائی ہوئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی تو سردار رنجودہ سنگہ بہادر
بزدل ہوکر سب سے اول بہاگا مگر فوج نے اوسکے بہاگ جانے کی کچھہ
پرواہ نہ کی اور بدستور لڑائی جاری رکہی آخر افسر کے بہاگ جانے
سے بیدل تو تہی جب انگریزون کی طرف سے کمال زور پڑا تو بہاگ نکلی
انگریزون کی فوج نے اُنکا تعاقب کیا اور دریا کے کنارے تک پیچہا کیئے
ہوئے چلے آئے سکہون نے بے اختیار اپنے آپ کو دریا مین ڈال
دیا اور سینکڑون پانی مین غرق ہوگئے اوسوقت سکہون کو جائے پناہ
نہ تہی پیچہے دشمن آگ برساتا ہوا چلا آیا تہا اور آگے دریائے مواج کا پانی
لہراتا ہوا نظر آتا تہا جتنے سکھہ دریا مین کودے چہارم حصہ بہی اُن مین سے
زندہ دوسرے کنارہ تک سلامت نہ پہنچے اس لڑائی مین انگریزون کے
ایک سو اکیاون آدمی مقتول اور چارسو تیرہ زخمی اور پچیس گم ہوئے

اور لوٹ کا مال انگریزی فوج نے بہت لوٹا پانچوین لڑائی سبہراؤن کے مقام
پر ہوئی اسمین سکھی فوج تیس ہزار جوان سکہہ پیادہ و سوار اور اڑسٹھ توپین
تہین جب لڑائی گرم ہوئی فریقین سے بڑے حملہ فریقین پر ہوئے اور
جوانمردون کے حوصلہ وتاب و طاقت کا امتحان ہونے لگا تو سردار
تیج سنگہ جنرل سپہ سالار یکایک میدان چہوڑکر بہاگ گیا فوج منہ دیکہتی
رہ گئی کہ آیا افسر کو کیا ہوگیا پہر بہی فوج نے قدم پیچہے کو نہ ہٹایا اور برابر میدان
گرم رکہا جب دوسرا افسر شام سنگہ اٹاری والا بہی مارا گیا تو پہر فوج
کا حوصلہ باقی نرہا اور بے اختیار ہوکر بہاگے مگر انگریزون نے اُن کا
پیچہا نہ چہوڑا اور مارتے مارتے دریا تک لے آئے باقیماندہ دریا مین غرق
ہوگئی گہوڑے و مال و اسباب سکہون کا دریا مین بہت سا بہ گیا اور جو اُس
مقام پر پہلے کشتیون کا پل باندہا ہوا تہا اوسکو وہ فوج توڑ گئی تہی جو پہلے بہاگ
کر آئی تہی اس لڑائی کے بعد سکہونکی لڑائی ختم ہوئی اور انگریزون کے روبرو کوئی
لڑنے والا نرہا نواب گورنر جنرل بہادر فی الفور دریائے ستلج پر آیا اور مع بیس ہزار
فوج جرار کے بمقام قصور ڈیرہ کیا ۱۵ فروری ۱۸۴۶ء کو راجہ گلاب سنگہ مع اور سکہہ
سردارون کے نواب گورنر جنرل کی خدمتمین حاضر ہوا اور اظہار کیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگہ
خوردسال واجب الرحم و قابل پرورش ہے اور فوج جو خودسر تہی وہ اپنے ارادہ سے
سرکار انگریزی کے ساتہ لڑنیکو گئی تہی اوسوقت اگر کوئی ارکین دربار مین سے اُنکو منع کرتا
تو بیشک اُسکی جان پر آفت آتی اور سکہہ کہبی اوسکو زندہ نچہوڑتے دربار لاہور سے جسقدر
تائید فوج کی ہوئی وہ بسبب خوف جان کے ہوتی رہی بعد ایسی تقریرون کے نواب
گورنر جنرل بہادر نے جواب دیا کہ سرکار انگریزی مہاراجہ دلیپ سنگہ سے محبت و اتحاد
رکہیگی جسطرح کہ اُسکے باپ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ تہا اور بدستور اُسکو مالک سلطنت

سمجھین گے لیکن تمام علاقہ سرکار لاہور کا جو دریائے ستلج کے شرقی اور غربی کنارے
دریائے بیاس تک ہے وہ ضبطی مین آکر شامل علاقہ انگریزی ہو جائیگا دونو دریا
ستلج و بیاس سرکار انگریزی کے اختیار مین رہینگے اور ڈیڑہ کروڑ روپیہ جرمانہ نقد
بابت اخراجات جنگ اور خون اس فوج اور افسرون کے جو اس لڑائی مین مارے گئے
مین لیا جائیگا راجہ گلاب سنگہ نے یہہ حکم سنکر بہت سے عذرات کئے اور مہاراجہ
خوردسال بے رحم کا طالب گار رہا چنانچہ منجملہ ڈیرہ کروڑ روپیہ کے پنجاہ لاکھ روپیہ معاف
ہوا ایک کروڑ قرار پایا اور یہہ سزا نواب گورنر جنرل بہادر نے صرف اسواسطے
تجویز کی تاکہ لوگون پر ثابت ہو جاوے کہ جو شخص زیادتی کرتا ہے اسکو سرکار سے سزا
ملتی ہے اور جو صلح کر کر سرکار انگریزی کے ساتہہ ناحق بغض و عناد پیدا کرتا ہے وہ اپنے
اعمال کا پہل پاتا ہے غرض بعد مباحثہ طول طویل کے طوعاً و کرہاً شرائط مجوزہ منظور
ہوئین اور مہاراجہ دلیپ سنگہ لاہور سے بمقام کانہہ کاچہہ جاکر نواب گورنر جنرل بہادر
سے ملا اور شرائط مشروط کو اپنی زبان سے منظور کیا ۲۰ فروری سنہ ۱۸۴۶ء کو نواب گورنر
اور لشکر انگریزی لاہور مین داخل ہوا اور لاہور کے ہر ایک دروازہ اور قلعہ کے دروازون
اور قلعہ کے اندر انگریزی سپاہ کے پہرے قایم ہوگئے اور دوابہ بست جالندہر اور علاقہ
پس ستلج متعلقہ سرکار لاہور سے کاروار اہلکار بلا لئے گئے اور وہ تمام پہاڑی اور
میدانی علاقہ سرکار انگریزی کے قبضہ مین آگیا اب ایک کروڑ روپیہ جرمانہ کی تجویز
باقی تہی جو سرکار لاہور کے ذمہ بابت خرچہ فوج وغیرہ قرار پایا مگر خزانہ مین اتنا
روپیہ موجود نہ تہا اسکے واسطے یہہ تجویز قرار پائی کہ تمام علاقہ کشمیر و تبت و لداخ و جموں تک
وغیرہ سے مادہوپور کی حدود تک جسقدر علاقہ زیر قلم سرکار لاہور کے ہے وہ تمام ملک
ایک کروڑ روپیہ مین فروخت کردیا جائے اور زر ثمن مشتری سے وصول کرکے داخل خزانہ
انگریزی ہو چونکہ یہہ روپیہ راجہ گلاب سنگہ نے دینا منظور کیا اسواسطے یہہ تمام ملک راجہ کو دیدیا گیا اور

کا خطاب راجہ گلاب سنگہ کو گورنر جنرل بہادر نے عطا کرکے خلعت فاخرہ بخشا اور کہا
علاقہ سرکار لاہور کے علاقہ سے علیحدہ قرار دیا اگرچہ اُسوقت اہالیان دربار لاہور نے نواب
گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین یہہ اظہار کیا کہ راجہ گلاب سنگہ کے ذمہ سرکار لاہور کا اسی
لاکھہ روپیہ ازروئے حساب سابقہ علاقہ مفوضہ کے واجب الادا ہے وہ روپیہ اُس سے
وصول کیا جاکر زر جرمانہ مین محسوب ہو اور باقی روپیہ منجملہ ایک کروڑ روپیہ کے سرکار
لاہور بتقرر اقساط ادا کریگی مگر نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنی معاملہ داری سے پہلے جہگڑے
بکہیڑے مین دست اندازی نہ کی اور علاقہ لبسیط سرکار لاہور کا اُسکے ہاتھہ فروخت
کرڈالا اور بڑا حصہ سلطنت کا اُسکو دیکر مالک و صاحب اختیار حاکم بنا دیا خود سر ہونا راجہ
گلاب سنگہ کا سکہوں کو عموماً ناگوار گذرا ۱۵ مارچ ۱۸۴۶ء کو نواب گورنر جنرل بہادر نے بمقام امرتسر
جاکر راجہ گلاب سنگہ کو مہاراجہ بناکر اُسکو جمون کیطرف رخصت کیا وہ روپیہ ایک آسان طور سے
راجہ گلاب سنگہ نے ادا کردیا کیونکہ اوسکو اُسوقت وہ ۱۵ لاکہہ روپیہ بہی اُس روپیہ مین مجرا دیا
گیا جو بمقام فیروزپور راجہ سوچیت سنگہ کے مال مین سے امانت رکہا ہوا تہا بعد اس انتظام کے
دربار لاہور کا وزیر و مدار المہام راجہ لال سنگہ حسب صوابدید اور رضامندی رانی جندان والدہ مہاراجہ
دلیپ سنگہ کے قرار پایا اور خلعت فاخرہ دربار لاہور سے اُسکو ملکر انتظام مالی و ملکی اُسکے حوالہ
ہوا اور فوج انگریزی مستعد کوچ کے ہوئی مگر اُسوقت بہی اراکین دربار لاہور کو بڑا اندیشہ سکہون
کی طرف سے تہا اور جانتے تہے کہ جب فوج انگریزی لاہور سے جائیگی سکہہ پہر جمع ہوکر ہمکو قتل کرڈالینگے
اسواسطے یہہ تجویز قرار پائی کہ نو مہینے تک اور انگریزی فوج لاہور مین رہی جب سال ۱۸۴۶ء ختم
ہوگا فوج انگریزی کو رخصت دیدیجائیگی نو مہینے مین اراکین دربار اپنا انتظام بخوبی کرلینگے
صاحبان انگریز نے بصورت دینے خرچہ فوج کے یہہ تجویز منظور کی اور انارکلی مین انگریزی فوج کی
چہاونی قرار پائی چونکہ ناظم کشمیر کا اُن دنونمین شیخ امام الدین تہا اُسکے نام سے دربار لاہور سے
بدستخط صاحب رزیڈنٹ کے پروانہ جاری ہوا کہ علاقہ کشمیر وغیرہ جو اُسکے متعلق ہے مہاراجہ گلاب سنگہ کے حوالہ

کرکے خود لاہور مین حاضر ہو مگر شیخ امام الدین نے اُسکے برخلاف کیا اور جو فوج
مہاراجہ گلاب سنگہ کی کشمیر کے دخل کے لیئے گئی اوسکو جنگ کرکے پسپا کردیا
وقوع اس حال کے ایک تازہ فساد پنجاب مین شروع ہوا اور فوج معقول لاہور سے
کشمیر کو شیخ امام الدین کی سزا کے لیئے مامور ہوئی صاحب رزیڈنٹ بہی کشمیر کو گیا آخر
ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ع کے شیخ امام الدین صاحب رزیڈنٹ کی خدمت مین حاضر ہو گیا اور
عندالاستفسار بیان کیا کہ مین ملازم تنخواہ دار سرکار لاہور کا تہا دربار کے حکم کے بموجب مینے
یہہ سرکشی کی کیونکہ پروانہ راجہ لال سنگہ مدارالمہام کا میرے نام پر جاری ہو چکا تہا
اور اسمین صاف درج تہا کہ علاقہ کشمیر کا ہرگز ہرگز راجہ گلاب سنگہ کو نہ دینا صاحب رزیڈنٹ بہادر
شیخ امام الدین کو لیکر آیا اور کشمیر پر دخل مہاراجہ گلاب سنگہ کا ہوگیا لاہور پہنچکر ایک بڑا جلسہ
واسطے تحقیقات مقدمہ کشمیر کے منعقد ہوا راجہ لال سنگہ نے تحریر پروانجات سے بہی شیخ امام الدین
سے صاف انکار کیا مگر جب پورنچند پروانہ نویس کاتب پروانجات نے گواہی حلفا دی کہ
مینے یہہ پروانہ حسب الحکم راجہ لال سنگہ کے لکہے تہے تو راجہ لال سنگہ لاجواب ہوگیا اور جرم مفسدہ
پردازی و فساد انگیزی کا راجہ لال سنگہ کے ذمہ ثابت ہوا جسکی پاداش مین وہ وزارت و
مدارالمہامی کے عہدہ سے برخاست ہوا بلکہ یہہ تجویز ٹہیری کہ آیندہ وہ پنجاب مین نرہے چنانچہ جلاوطن
کرکر اکبرآباد پہنچایا گیا اور آیندہ یہہ تجویز قرار پائی کہ وزارت کا عہدہ تخفیف مین آئے اور چند اراکین عہدیدار
کی کونسل قرار پا کر انتظام ہو اور سردار تیجا سنگہ و دیوان دینا ناتہہ و سردار شیر سنگہ اٹاری والہ
تینونکو راجگی کا خطاب باضافہ جاگیر عطا ہوا اور چوتہا ممبر کونسل کا فقیر نورالدین قرار پائے اور ہر
ایک کام انکی صوابدید و منظوری صاحب رزیڈنٹ بہادر سے انجام پائے چنانچہ دیوان دینا ناتہہ
راجہ کلانور کا اور سردار تیج سنگہ راجہ سیالکوٹ کا قرار پایا جب نو مہینے آخر دسمبر ۱۸۴۶ع تک گذر
چکے وہ وقت آگیا کہ انگریزی فوج لاہور سے رخصت ہو جائے اور اہالیان دربار بذات خود ہر ایک
کام انجام دین مگر اہالیان دربار کو اسطرح پر سکہونکی ہیبت دلمین تہی اور نہ چاہتے تہے کہ صاحبان انگریز

لاہور سے چلے جائین اسواسطے سب نے ملکر بحضور صاحب رزیڈنٹ بہادر یہہ التجا کی کہ تا سن بلوغ
مہاراجہ دلیپ سنگھ انگریزی فوج لاہور مین رہے یہہ درخواست اہالیان دربار کی بہزار دقت منظور
ہوئی اور قرار پایا کہ مہاراجہ کے بالغ ہوتے تک انگریزی فوج لاہور مین رہے اور بائیس لاکھ روپیہ
سالانہ بابت تنخواہ فوج و افسران فوج سرکار لاہور کے خزانہ سے دیا جایا کرے اور یہہ
بھی تجویز ہوئی کہ سردار رنجودھ سنگھ و بھائی ندہان سنگھ و سردار عطر سنگھ کالیان
والہ و سردار شمشیر سنگھ سندہانوالیہ نایب اہالیان دربار مقرر ہون اور جس امر مین یہہ
سب لوگ تجویز قائم کرین صاحب رزیڈنٹ بہادر کی منظوری کرائین رانی جندان والدہ مہاراجہ
دلیپ سنگھ کو یہہ انتظام پسند نہ آیا کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ بجائے وزیر کے مین تصور کی جاؤن اور
ہر ایک امر میرے حکم سے صورت انجام کی پائے کسی غیر کو میرے حکم مین دخل نہو اہالیان
دربار سب میری ماتحت و محکوم تصور کئے جائین چونکہ اس انتظام مین صاحبان انگریز نے
اُسکا دخل کسیطرح منظور نہین رکھا تھا وہ نہایت ہی ناراض تھی اور پوشیدہ پوشیدہ درپے
فساد و خرابی انتظام سلطنت کے ہوئی یہہ امر صاحب رزیڈنٹ اور اہالیان دربار پر واضح
ہوا تجویز ٹھہری کہ رانی جندہ کو مہاراجہ دلیپ سنگھ سے علیحدہ کر دیا جائے بلکہ اُسکو قلعہ
لاہور سے قلعہ شیخوپورہ مین بھیجدیا جائے جسمین یہہ قیام پذیر ہو چنانچہ فی الفور یہہ امر
ظہور مین آیا اور رانی نہایت ناراضی و مجبوری کی حالت مین قلعہ لاہور سے نکلکر قلعہ
شیخوپورہ مین سکونت پذیر ہوئی اور حکم جاری کیا گیا کہ کوئی شخص ملازمین وغیرہ ملازم
سلطنت بلا اجازت صاحب رزیڈنٹ کے مہارانی کے پاس جانے نپائے ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۷ء
مین کرنیل لارنس صاحب رزیڈنٹ لاہور سے تبدیل ہوگیا اور مسٹر کری صاحب بہادر
رزیڈنٹ مقرر ہو کر آیا اُسکے وقت ایک نیا فساد برپا ہوا رانی جندان نے شیخوپورہ مین
بیٹھے بیٹھے یہہ ارادہ کیا کہ افسران انگریزی کو زہر دیکر مار دیا جائے کہ کوئی اُن مین سے
باقی نرہے چنانچہ کاہنہ سنگھ و گنگا رام ملازمان رانی جندکنور نے مسکوٹ کے خانسامان کی

ساتہہ مگر یہہ تجویز ٹھیرائی کہ وہ جب سب صاحب لوگ سکوٹ مین کہانا کہا چکینگے سلئے
آئین اُن کے کہانے مین زہر ڈالدیوے اور اس خدمت کے عوض بڑی رقم روپیہ
کی اپنے ذمہ پر قبول کی مگر اتفاقاً یہہ راز کہل گیا اور اس جرم مین رانی جندہ کو جلا
وطنی نصیب ہوئی اور دو نو معتبر اُسکے جان سے مارے گئے انہین ایام مین دیوان
مولراج ناظم ملتان سے روپیہ بقایا سنین ماضیہ کا طلب کیا گیا اور اُسنے آیندہ
کے لئے نظامت کیخدمت سے استعفا لکہکر دربار لاہور مین بہیجا جو فی الفور
منظور ہوکر یہہ تجویز قرار پائی کہ سردار کانہہ سنگہ اور مسٹر اگنیو صاحب بہادر اسسٹنٹ
رزیڈنٹ و مسٹر انڈرسن صاحب ملتان مین جاکر مولراج سے نظامت کا کام سمجہہ لین اور
اُسکو واسطے بیباقی زر سابقہ کے لاہور بہیجدین جب سردار کانہہ سنگہ اور دونو انگریز ملتان
مین پہنچے تو پہلے مولراج نے اُنکا استقبال کیا اور نہایت اعزاز و اکرام کیساتہہ قلعہ مین
لے گیا وہان جاکر بمقتضاے اوسکی طبیعت بدل گئی اور قلعہ سے نکلنے کیوقت تینونکو اُسکی سپاہیون نے
شدید زخمی کیا اور بعد اُسکے مولراج برملا باغی ہوگیا یہہ خبر جب لاہور پہنچی لاہور سے صاحب
رزیڈنٹ کے حکم سے راجہ شیر سنگہ اٹاریوالہ و شیخ امام الدین و سردار شیر سنگہ سندہانوالیہ و عطر سنگہ
کالیانوالہ ریاست کی فوج لیکر ملتان کو روانہ ہوئے سب سامان جنگ وپیکار کا ہمراہ لیا اور جو
انگریزی فوج ملتان کو بہیجی گئی اُنکا افسر کپتان اوڈروس صاحب قرار پایا وہان جاکر اس فوج
نے شہر کا محاصرہ کرلیا مولراج بہی بکمال جراءت و دلیری ملتان سے نکل نکلکر لڑتا رہا اور مہم طول
کہینچگئی ابہی ملتان کا کوئی فیصلہ وقوع مین نہین آیا تہا کہ دوسرا فساد سردار چتر سنگہ اٹاریوالہ
نے ہزارہ کیطرف برپا کردیا اُسنے تمام علاقہ ہزارہ و پشاور و نواح اٹک وغیرہ اپنے قبضہ مین
کرلیا فوج ماموریہ پشاور و ہزارہ وغیرہ سب کی سب سرکار لاہور سے برگشتہ ہوکر اُسکے
ملگئے جارج لارنس صاحب وغیرہ انگریز مع اُنکی میم صاحبہ کے جو پشاور کی نظامت پر
مامور تہے سب کے سب سردار چتر سنگہ کی قید مین آگئے سردار چتر سنگہ نے امیر دوست محمد

خان والی کابل کو بہی اپنی مدد پر اس اقرار سے بلایا کہ جب صاحبان انگریز پنجاب سے نکال
دیئے جاینگے پشاور و ڈیرجات کا بدستور کابل کے متعلق کردیا جائیگا اٹک کا قلعہ
اور علاقہ دوابہ چج کا بہی اُسنے لیلیا اور پنجاب مین یہہ خبر مشہور گئی کہ اب سکہونکی
عملداری پہر ہونیوالی ہے یہہ خبر سُنکر تمام سکہی فوج جو معزول ہوچکی تہی سردار
چتر سنگہ کے پاس جمع ہوگئی اور لاکہہ آدمی کے قریب اوسکے پاس جمع ہوگیا
مگر بیسروسامانی کمال تہی ہرچند اوسنے پشاور و اٹک ہزارہ کے قلعون سے توپین بہت
بہم پہنچالین تہین مگر اوسکے پاس اسقدر ہتہیار نہتہے کہ تمام فوج کو تقسیم کرتا دریائے
چناب تک علاقہ سردار چتر سنگہ کے قبضہ مین آگیا اور کمال بے انتظامی لاہور کی
سلطنت مین واقع ہوئی چونکہ راجہ شیر سنگہ سردار چتر سنگہ کا بیٹا اپنی ماتحت فوج کے ساتھ
بمقام ملتان مولراج کے مقابلہ پر موجود تہا اُسنے بہی حسب التحریر باپ کے سرکار سے
بغاوت اختیار کی اور اپنی فوج لیکر مولراج [illegible] باغی [illegible] کے پاس چلا گیا اوسنے اوسکی کچہ
خاطر نہ کی اور نہ اوسپر اعتماد رہا اسواسطے وہ سخت پچہتایا [illegible] داونخان کے راستہ اپنے
باپ کے پاس جا پہنچا اب گویا دو طرف کی مہم انگریزون کیواسطے قایم ہوگئی اسواسطے صاحب
رزیڈنٹ نے اور بہت سی فوج انگریزی ہندوستان سے طلب کی اور کراچی سے فوج مولراج کی
سرکوبی کے لئے منگوائی نواب بہاولپور کی فوج بہی ملتان مین آگئی اور بڑی جمعیت کیساتھ
ملتان پر حملہ کیا جب مولراج ہرطرح سے نا اُمید ہوا تو از خود صاحبان انگریز کیخدمت مین حاضر
ہوگیا اور ملتان مین قبض و دخل سرکار کا عمل مین آیا اور جو فوج سرکار انگریزی کی مفسدون
کی سرکوبی کے لئے دریائے چناب کیطرف مامور ہوئی اوسکو ساتہہ سکہان مفسد چار لڑائیان کرنی
پہلی لڑائی تو بمقام رسول نگر عرف رام نگر عمل مین آئی اوسکا مجمل حال یہہ ہے کہ جب انگریزی
فوج کا مقابلہ ان کے ساتہہ ہوا تو سکہون نے پہلے مقابلہ سے پہلوتہی کی کیونکہ اُسوقت
راجہ شیر سنگہ و سردار چتر سنگہ اُن کے شریک نہ تہے اونکے آنیکا انتظار تہا جب وہ آگئے

اور ایدہر سے زور پڑگیا تو ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۴۸ء کو آپس مین لڑائی شروع ہوئی اور سکہہ
ایسی جوانمردی سے لڑے کہ کوئی دقیقہ شجاعت و بہادری کا باقی نرکہا اس لڑائی مین
انگریزون کا بہت نقصان ہوا اور کیورتن صاحب افسر فوج انگریزی کا کام آیا دوسری
لڑائی بمقام سعد اللہ پور وقوع مین آئی اور دونو فریق ۳-ماہ دسمبر ۱۸۴۸ء کو دن
بہر آپس مین لڑتے رہے سینکڑون آدمی فریقین سے مارے گئے اور بعد جنگ کے
شیر سنگہ و چتر سنگہ وہان سے ہٹ کر موضع مونگ رسول کو چلے گئے تیسری لڑائی
۱۳-دسمبر ۱۸۴۸ء سے ۱۲ فروری ۱۸۴۹ء تک فریقین کی فوجین ایک دوسرے کے مقابل
میدان مین پڑی رہین اور ہر روز مقابلے اور مجادلے ہوتے رہے اور فریقین کا نقصان
ہوتا رہا آخر ۱۳-فروری کو شیر سنگہ و چتر سنگہ مونگ رسول کا مقام چہوڑکر گجرات کو چلے
گئے چوتہی لڑائی بمقام گجرات نہایت سرگرمی کے ساتہہ ہوئی اور فریقین کمال جوش و
خروش سے لڑے ہزارون آدمی دونو طرف سے مارے گئے سکہون نے پہلے سخت سخت
حملے انگریزی فوج پر کئے اور انگریز آہستگی سے لڑتے رہے جب سکہہ لڑتے لڑتے تہک گئے
تو انگریزون نے اپنا زور ڈالا اور وہ آگ برسائی کہ سکہون کی آنکہون مین زمانہ تاریک ہوگیا
اور سوائے بہاگنے کے اور کوئی تدبیر نہ سوجہی اور بے اختیار سامان و توپین وغیرہ زمین
چہوڑکر بہاگے اور میدان خالی رہ گیا اُسوقت سردار چتر سنگہ و شیر سنگہ و دیوان حاکم رائے
وغیرہ مفسد سردار بحالت زار انگریزی افسر کے روبرو از خود آکر مستدعی معافی تقصیر کے
ہوئے اور لاہور مین بحالت نظربندی حاضر ہوئے صاحب رزیڈنٹ نے بمنظوری
نواب گورنر جنرل بہادر انکی نسبت یہہ حکم صادر کیا کہ بڑے بڑے مفسد یعنی دیوان حاکم رائے
و سردار چتر سنگہ و شیر سنگہ وغیرہ تو جلاوطن کرکے پنجاب سے نکالے جائین اور چہوٹے رتبہ
کے مفسد اپنے اپنے گانوئین رہین سوائے اجازت سرکار انگریزی کے کہین آنے
جانے نپائین اور پولیس اُن کا نگران حال رہے چونکہ سکہی سلطنت کی بد انتظامیان اور

سکھونکی سرکشی اور تمرد سے صاحبان انگریز بکمال تنگ آگئے تھے بحالت مجبوری
نواب گورنر جنرل ہند نے اس ریاست و سلطنت کی ضبطی کا حکم نافذ فرمایا اور ۲۹ - مارچ
سنہ ۱۸۴۹ء کو قلعہ لاہور مین بمقام تختگاہ بڑا دربار قرار پایا جب سب اراکین آکر جمع ہو
گئے تو سید رجب علی خان میر منشی رزیڈنٹ بہادر نے اشتہار معزولی مہاراجہ
دلیپ سنگھ بہادر کا سنایا جس مین کل دفعات و وجوہات ضبطی سلطنت لاہور کے
درج تھے اور لکھا تھا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر آئندہ ساڑھے چار لاکھ روپیہ سالانہ
پنشن پائیگا اور خطاب مہاراجگی کا بدستور اسکے واسطے قائم و مستقل رہیگا اسوقت
اراکین دربار لاہور کے چہرون کے رنگ زرد تھے اور غبار حسرت و افسوس کا چہرون
پر اڑتا تھا البتہ چند اہلکار عظیم الشان جنکی تجویز و صوابدید سے یہہ معاملہ وقوع مین آیا
تھا دل مین خوش تھے اظہار انکے نامون کا مؤلف کتاب محض بے سود تصور
کرتا ہے بعد معزولی کے چند ماہ تک مہاراجہ دلیپ سنگھ لاہور مین قیام پذیر رہا
پھر لاہور سے مع کنور شہدیو سنگھ فرزند خورد سال مہاراجہ شیر سنگھ کے صاحبان
انگریز اوسکو ہندوستان کو لیگئے چند سال مہاراجہ ہندوستان مین رہا اب ولایت
لنڈن مین رونق افروز ہے دربار گوہر بار ملکہ معظمہ وکٹوریا مین اسکی کمال توقیر ہے اور
ملکہ معظمہ قیصر ہند اوسکو بخطاب فرزند دلبند یاد فرماتی ہے افسوس ہے کہ یہہ سلطنت
پنجاب کی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بکمال محنت و عرق ریزی و جانفشانی و جانبازی کے
بزور شمشیر قائم کی اور ایک ایک گانو اور ایک ایک شہر پر جنگ کر کے اتنے
وسیع ملک کو اپنے قبض و تصرف مین کیا جو اوسکی وفات تک بدستور انتظام
رہا اوسکے مرنیکے بعد کچھہ تو اراکین دربار کے باہمی نفاق اور کچھہ ناقدرشناس
و جاہل فوج کی نافرمانی و سرکشی سے سلطنت جاتی رہی سچ ہے ہر ایک
کمال کو زوال لاحق و لازم ہے اور ہر ایک دن کے پیچھے رات لگی ہوئی ہے

چھٹا حصہ

عہد سرکار گردون وقار انگریزی کے حالات کے ذکر مین جو سنہ ۱۸۵۷ء مین بوقت مفسدہ پردازی فوج انگریزی کے وقوع مین آئے

واضح رائے شائقین باتمکین ہو کہ ضبطی سلطنت پنجاب اور جلاوطنی مہاراجہ خورد سال دلیپ سنگہ بہادر کے سنہ ۱۸۴۹ء مین بعہد حکومت جناب لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر کشور ہند وقوع مین آئی اور سرکار انگریزی نے انتظام اسملک کا اپنے قبضہ اقتدار مین لیکر ضلع بندی کی اور قسمتین مقرر کر کر کمشنر و ڈپٹی کمشنر ہر ایک ضلع و قسمت مین مامور ہوئے چونکہ سکہون کی مفسدہ پردازی سرکار کے دلپر منقوش ہو چکی تہی اور آیندہ بہی باوجود معزولی وجلاوطنی مہاراجہ کے سرکار انگریزی کو سکہون کیطرف سے جیسا کہ چاہیے اطمینان نہ تہا اسواسطے مناسب متصور ہوا کہ تمام رعایائے پنجاب سے ہتہیار لے لئے جائین تاکہ رعایا بے بس ہو کر ہاتہ نہ ہلا سکے اگرچہ سوائے منا و انگیز قوم سکہ کے اور کسیکی طرف سے سرکار کو اندیشہ دامنگیر نہ تہا مگر سکہون کے طفیل تمام رعیت ہندو مسلمان کے ہتہیار چہین لئے گئے اور ضلع بضلع تعمیل اس حکم کی بہت جلد وقوع مین آئی اور رعایا نے مجبور ہو کر سب ہتہیار سرکار کے حوالہ کر دیئے اور اگر کسی احمق نادان نے ہتہیارون کو چہپایا وہ اپنے اعمال کی سزا کو پہنچا۔ سرداران و جاگیرداران و متعلقان سلطنت لاہور کے لئے جاگیرین اور پنشنین حسب مقدور و حیثیت اُن کے مقرر ہوئین

اور جسقدر پرانی فوج کے سپاہی برخاست ہوئے اُنکے لئے تونپشن کی تجویز ہوئی اور باقیماندہ نئے ملازمین کو بعوض معزولی کے نقدروپیہ یکمشت انعام دیا گیا اس فیض بخشی سرکار سے سب لوگ راضی وخوشنود ہوگئے مہاراجہ دلیپ سنگہ کی سلطنت کا کُل سامان زرنقد وخزانہ وجواہرات وپارچات پشمینہ وابریشمینہ ومطلا وزیورات وظروف سیمین وطلائی جسکا اندازہ انسان کی عقل وقیاس سے باہر ہے معرض ضبطی مین آکر نیلام ہونے لگا اور ایک انگریز خاص اسکام کے انجام کے لئے مقرر ہوا پہلے جواہرات وزیورات ایک مدت تک نیلام ہوتے رہے جس سے ہزارون ساہوکار بہال ہوگئے اور لاکہون روپیہ کا مال ہزارون مین اُنکو مل گیا زیورات مرصع ایسے ایسے نیلام ہوئے جنکا ثانی چشم زمانہ نے نہ دیکہا ہوگا لاکہون روپیہ کے کشمیری شامیانہ وخیمہ فرش ودوشالہ پشمینے سکے بہت ارزان نیلام ہوئے چند ماہ یہہ کارخانہ جاری رہا جواہر بے بہا لیکے کوہ نور جو مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بکمال تعدی شاہ شجاع سے لیا تہا توشیخانہ سے نکالکر ولایت انگلنڈ کو بہیجا گیا کہ زینت تاج حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند وکٹوریا شاہنشاہ ہند وانگلنڈ ہو غرض جو کچہہ تہا سب کچہہ نیلام ہوکر نقدروپیہ بنا اور داخل خزانہ سرکار انگریز بہادر ہوگیا اور سلطنت خاندان سکہان سکرچکیہ کی پنجاب سے ختم ہوگئی

لاکہون لشکر اور خزانے جمع تو کر لئے	لیکن اس آغاز کا انجام آخر کچہہ نہین
خواب کی حالت ہے یہہ دو چار دنکا خیال	مال و دولت ملک و ننگ و نام آخر کچہہ نہین

احاطہ پنجاب کے انتظام کے لئے محکمۂ بورڈ پنجاب مین قرار پایا جسکے

تین حاکم یعنی حاکم اول و دوم و سیوم تہے چند سال تک یہہ انتظام برقرار
رہا پہر وہ انتظام لوٹ کر ایک حاکم اعلیٰ تمام پنجاب کا فرما فرما قرار پایا جسکو چیف
کمشنر بہادر کہتے تہے یہہ معزز عہدہ سرکار فیضمدار کے حکم سے سر جان
لارنس صاحب بہادر سابق رزیڈنٹ سلطنت لاہور کو ملا اُنہون نے بکمال محنت
و عرق ریزی اس عہدہ کے امور کو بانجام پہنچایا ۱۸۵۷ء تک انتظام
انگریزی اس علاقہ مین بخوبی رہا ۱۸۵۷ء ماہ مئی مین جب شورش فوج باغی
ہندوستانی کا بمقام میرٹھ ہوا تو بعہد لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل بہادر
اس علاقہ مین بہی فوج کے اطوار بدل گئے مگر سر جان لارنس صاحب بہادر
چیف کمشنر نے بکمال بیدار مغزی اسکا انتظام کیا اور ایک بہاری فوج سکہون
و افغانون کی ملازم رکہکر باوقات مختلف مفسدون کی سرکوبی کے لئے
دہلی کو روانہ کی پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مجمل حال مفسدہ فوج کا جو پنجاب
کے اکثر اضلاع مین واقع ہوا تہا اس موقع مین تحریر کیا جائے اور آغاز اس
حال کا ضلع لدہیانہ سے شروع ہوتا ہے جس سے پنجاب کے علاقہ کا آغاز ہوتا ہے۔

لدہیانہ

مفسدہ دہلی کے وقت اس شہر مین سخت فساد برپا ہوا اگرچہ صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر جالندہر کے مفسدہ کی خبر سنکر ہوشیار ہوگئے تہے اور شہر والون سے
ہتہیار لے لئے تہے تو شہر والون نے ہی اُن سے اتفاق کیا پادریون کے
گرجا اور اُنکے رہنے کے مکانات جلا دئے گہر بار اونکا لوٹ لیا اور مفسدون
کو ہر ایک کام مین مدد دی افسران ضلع کے گہر بہی جلا دئے ایسے عام بلوہ
کو صاحب ڈپٹی کمشنر روک نسکا جب مفسد دریا سے اُترے تو تیسری
پلٹن ہندوستانی جو فلور کے مقام پر اُوتری ہوئی تہی مفسدون کے ساتہہ

شامل ہوگئی یہہ خبر پاکر ڈپٹی کمشنر لدہیانہ بڑی جرات کے ساتہہ مفسدون کے
مقابلہ کو گیا اور تمام دن اُنکے تعاقب مین رہا شب خون بہی اُنپر مارا مگر صاحب کے
مددگار سب بہاگ گئے راجہ نابہہ کی فوج صاحب کے حکم مین نرہی صرف ایک
دستہ فوج کپتان روتہنی صاحب پلٹن نمبر ۴ سکہون کا صاحب کے پاس
رہ گیا اُنمین سے بہی بہت سے سپاہی زخمی ہوگئے آخر دو روز تک مفسد
لدہیانہ مین رہ کر دہلی کو روانہ ہوگئے اُن کے جانے کے بعد صاحب ضلع
شہر کے مفسدون کی تحقیقات مین مصروف ہوا اور بائیس آدمی پہانسی دئیے
اور کل شہر پر پچپن ہزار دوسو چودہ روپیہ جرمانہ کرکے روپیہ وصول کرلیا

ضلع فیروزپور

مفسدہ دہلی کے وقت مفسد فوج نے انجملہ بڑا فساد برپا کیا پہلے ۱۳ مئی ۱۸۵۷ء
کو ۴۵ نمبر اور ۵۷ نمبر پلٹن کا بہت سا حصہ مفسد ہوگیا اور چہاونی
کے مکانات انہون نے جلا دئیے اور اسکے بعد انکے ساتہہ ... قاتل
پیش آئے شہر مین شہر ... بدمعاشون اور حرامخورون کا بازار
گرم ہوا مفسدون نے چاہا کہ قلعہ کا میگزین اپنے قبضہ مین کرلین یا
اوڑادین یہہ خبر پاکر برگیڈیر صاحب نے فوج گورہ ہمراہ لیکر بہ کمال
دلاوری اُنپر حملہ کیا اور اُنپر غالب آکر میگزین سرکاری بچایا جسمین
سات ہزار پیپے بارود کے اور بہت بڑے اور ذخیرہ میگزین کے
اُن کے ہاتہہ سے بچ گئے اس شورش کی حالت مین اکثر بدمعاش
لوگ رعایا مین سے لوٹ وغارت گری مین مصروف تہے علاوہ فوج
مذکورہ بالا کے پلٹن نمبر ۴۴ اور ۱۰ نمبر کا رسالہ ہندوستانی بہی مفسد

ہوکر بلی او ۔ ورانہ ہوا اپدر واثگی مفسدون کے صاحب ضلع نے ہمیشہ ۔ مفسدنگا رفتار کرکے پہانسی دیدے و فوج نوملازم وجاگیرداروں کی فوج سے انتظام ضلع کا قایم رکہا ہو

ضلع جالندہر

جب ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو دہلی مین سخت فساد برپا ہوا صاحبان انگریز کا اعتماد ہندوستانی فوج سے اوٹہہ گیا اور مسٹر فرنگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر نے انگریزون کو جمع کرکر مشورہ کیا اور یہہ بات قرار پائی کہ فلور کا قلعہ تیسرے نمبر کی ہندوستانی پلٹن سے بچایا جاوے اور تار برقی کا دفتر اسی جگہہ قایم ہو اور دو توپین اس قلعہ سے طلب کرکر جالندہر کے توپخانہ کے شامل کرکر گورہ فوج کے حوالے ہو چنانچہ تعمیل اسبات کی فی الفور ہوئی اور شہر کی تحصیل کی مضبوطی قلعہ کے طور پر ہو کر شیر دل پولیس پلٹن اسمین مامور ہوئی اور تمام خزانہ ضلع کے ماتحت ہوا تمام انگریزون کے رہنے کے لئے علیحدہ مکان مستحکم مقرر ہوا راجہ کپور تہلہ کی فوج اور چہہ توپین اور دو سو سوار اور ایکہزار ایک سو پیادہ جالندہر آپہنچا خزانہ کے چہن جانے سے لشکر ہندوستانی نے کمال شورش برپا کیا اسپر ضرورتاً صاحب ضلع نے یہ انتظام کیا کہ خاص ضلع کا خزانہ تو قلعہ پہلور مین بہیجدیا اور باقی کل روپیہ پلٹن والون کے ماتحت کردیا مگر آیندہ جسکو روپیہ دینا ہوتا اسی این دلوا دیا جاتا اور وہ روپیہ چند روز مین باختتام پہنچگیا ایسی باتون کے وقوع سے ہندوستانی فوج اور بہی برسر پرخاش ہوگئی اور رات کو ۱۰ بجا آگ لگنی شروع ہوئی ہر روز کوئی

نہ کوئی بنگلہ و کار و جلنجانی صاحبان انگریز حیران ہتے کہ یہہ کیا ہوتا ہے
آخر ساتوین جون ۱۸۵۷ء کو گیارہ بجے رات کے وقت آگ روشن ہوئی
جب افسر بوجہانے کو گیا تو ہندوستانیون نے بندوقین مارکر ہٹا دیا
اور کل فوج ہندوستانی سوائے توپخانہ کے برملا مفسد ہو گئی ایک
بجے رات کے وقت ایک فریق ہندوستانیون کا ہوشیارپور کی طرف
کوچ کر گیا اور دوسرے بڑے گروہ نے دہلی کی سمت کا راستہ لیا تعاقب
کرنیوالی فوج آٹھوین پلٹن گورہ کی اور چہہ توپین اور کچہہ پولیس کی فوج تہی
مگر جنرل صاحب نے انکو کوچ کا حکم صبح کے سات بجے تک نہ دیا اس بے
تدبیری مین دہوپ کی گرمی سخت ہو گئی آٹہہ بجے کے قریب یہہ فوج روانہ
ہوئی اور فرنگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر نے کپورتہلہ کی فوج کا ڈیرہ سو آدمی
ہمراہ لیکر مفسدون کا تعاقب کیا اور صبح کے گیارہ بجے بمقام پہگواڑہ
پہنچا مگر اسوقت مفسد فلور کے مقام پر پہنچ چکے تہے وہان پہنچکر تیسری
پلٹن ہندوستانی مامورہ فلور بہی مفسد ہوکر اسکے شامل ہو گئی اور کشتیون
کو پکڑکر بڑے آرام سے صف تا شام دریا پار ہو گئے اسطرف سے جناب
صاحب ڈپٹی کمشنر لدہیانہ بڑے استقلال کے ساتہہ مفسدون کے مقابل
ہوا اور چار گہنٹہ تک صاحب ضلع بذات خود توپ سر کرتا رہا جنرل صاحب
جو جالندہر سے بتعاقب مفسدون کے آیا تہا شام کو فلور پہنچا اور لدہیانہ
کی لڑائی دور سے دیکہتا رہا دریا سے اوترکر صاحب ضلع لدہیانہ کی کچہہ
امداد نہ کرسکا رات کو مفسدون نے لدہیانہ کے قلعہ پر قبضہ کرلیا دوسرے
روز انہون نے تمام قیدی جیلخانہ کے چہوڑ دئے دسوین جون کو گورہ
فوج و جنرل صاحب دریا سے اوترے اور مفسدون کے تعاقب پہ چو

لدہیانہ سے کوچ کر گئے تہے روانہ ہوئی جب متصل موضع وہن کے پہنچی سنا کہ مفسد مالیر کوٹلہ کے مقام تک پہنچ گئے ہین چونکہ گورہ فوج چلتے چلتے تہک گئی تہی اسواسطے جنرل صاحب واپس آگیا اور مفسد بے روک ٹوک دہلی جا پہنچے اس مفسدہ کے بعد گورہ فوج کے دہمکا دوسرا پلٹن نمبر ۳۳ اور ۳۵ ہندوستانی کی بمقام فلور ہتیار لیے گئے اور دوسرا حصہ فوج باغی کا جو ہوشیار پور کو گیا تہا راہ مین اُسنے کسی سے کچہہ تعرض نکیا اور ایسا چلا یا کہ وہ کسی سرکار کے کام پر مامور ہین راہ مین انکا کوئی مزاحم نہوا اور وہ پہاڑون مین گہس کر پہاڑی راستون سے دہلی پہنچ گئے ۔

ضلع ہوشیارپور

بوقت مفسدہ دہلی کے مسٹر ایبٹ صاحب ڈپٹی کمشنر اس ضلع نے مقام تحصیل کو مضبوط کیا دو توپین اسمین رکہین تمام انگریزون کی بیبیان کوہ دہرم سالہ کو بہیجی گئین آٹہہ سو آدمی نو ملازم رکہے راجہ الوالیہ و راجہ رجوڑی و راجہ منڈہی و ٹوانہ کی فوج اور ایک حصہ شیر دل پولیس پلٹن کا انتظام پر مامور ہوا ۱۲ ۔ جولائی ۱۸۵۷ء کو جیلخانہ کے قیدیون نے بلوہ کیا اُن مین پانچ کس پہانسی دیئے گئے اور دس کی قیدین بڑہائی گئین اور سب قیدی ایجوارہ کے قلعہ مین رکہے گئے ۔

ضلع کانگڑہ

مفسدہ کے وقت اس ضلع مین بسبب اسکے کہ اس مین ریاستین بہت ہین صاحب ضلع کو ہر ایک ریاست کی خبر رکہنی پڑتی تہی اسواسطے صاحب نے نو ملازم

فوج رکھکر دریا کے گھاٹون پر مامور کی اور سنا کہ پرتاب چند بمقام تھرہ برگشتہ
ہو کر کچھہ فوج نوکر رکھتا ہے اسواسطے لیک صاحب کمشنر چالندہر نے وہان
پہنچکر تھرہ کے تھانہ دار کو جو پرتاب چند کیطرف سے تھا نکالدیا اور ایک
مسلمان تھانہ دار اپنی طرف سے وہان مامور کرکے حکم دیا کہ پرتاب چند کے
روزمرہ خبرین وہان سے ہمکو بھیجتا رہے ۔
کلو مین رای ٹھاکر سنگہ نے برخلاف گیان سنگہ اصلی وارث کلو کے فساد برپا
کرنا چاہا اس مقدمہ کی تحقیقات ہوکر پرتاب سنگہ نام ایک مفسد کو پھانسی ملی
اور سولہ آدمی ہم صلاح اُسکے قید ہوئے ٹیلر صاحب ڈپٹی کمشنر ولیک صاحب
کمشنر نے قلعہ نور پور و کانگڑہ مین بڑی حکمت عملی کے ساتھہ توپخانہ و فوج
خیرخواہ بھیجکر ہندوستانی پلٹنون سے دونو قلعہ خالی کرالئے اور نمبر پلٹن ہندوستانی
کے ہتھیار بر عب پلٹن پولیس نے لے لئے اور اُس پلٹن نے بعید ہتھیار رویدئے
اور آخر تک نمک حلال رہے ۔

لاہور

مفسدہ کے وقت ۱۲ مئی ۱۸۵۷ء کو پہلے پہل لاہور کے افسرون کو خبر پہنچی
کہ ہندوستانی فوج کا ارادہ ہے کہ لاہور کا قلعہ جسمین بڑا خزانہ اور میگزین
بکثرت ہے لیلیا جائے اور چھاونی مین برملا مفسدہ برپا کیا جائے اسواسطے
اُسی تاریخ یعنی ۱۲ مئی کو تین کمپنیان ۸۱ نمبر پلٹن گورہ کی قلعہ مین آئین اور
ہندوستانی گارد جو قلعہ مین مامور تھی نکالی گئی تمام میمون اور انگریزون کو
قلعہ کے اندر رہنے کی اجازت ہوئی اور فوج ہندوستانی کے ہتھیار لینے
کے لئے نمبر ۸۱ کی گورہ پلٹن اور توپخانہ و پنجابی پولیس پلٹن میدان مین آئی
توپخانہ بھر گیا اور توپخانہ والون کو حکم ملا کہ اگر ہندوستانی بمقابلہ پیش آوین

تو انکا دئے جاوین اُسوقت مین پلٹنین اور ایک رسالہ ہندوستانی
پریڈ مین بلایا گیا اور انکو ہتہیار دیدینے کا حکم سنایا گیا حکم سنتےہی پہلے
پلٹن والون نے کل ہتہیار ڈہیر کر دئے پہر سوارون نے اپنی تلوارین جنگل
مین آکر پہینک دین اور باگون کو چلدیے ۱۴- تاریخ مئی کو خبر پہنچی کہ ہندوستانی
فوجمین سے ایک پلٹن میانمیر سے بہاگ گئی ہے اسبات کے سننے سے سخت
گہبراہٹ پیدا ہوگیا تمام انگریز مشورہ کیواسطے بمقام جیلخانہ جمع ہوئے بعد مشورہ کیا ۸۱
نمبر کے گورہ پلٹن جلد تیاری کی گئی فوجکی تیاری کا حال سنکر باقیماندہ ہندوستانی فوج
جو بہاگنے کو تیار تہی اپنی اپنی جگہ مین گہس گئی اور جو لوگ بہاگ گئے تہے اکثر انکو انمین سے ماجہ
کے زمیندارون نے گرفتار کرلیا اور بذریعہ مسٹر طامسن صاحب اسسٹنٹ کمشنر قصور
کے دوبارہ لاہور مین پکڑے آئے اور توپ سے اوڑائے گئے چار ہزار نمکحلال پنجابی
سپاہی قلعہ کی حفاظت پر مامور ہوئے قلعہ کے دروازے سبکے سب مسدود
ہو کر ایک دروازہ آمدرفت کے لئے کہلا رکہا ڈاک انتظام اور چٹہیون کے
دیکہنے کا انتظام بہت مضبوط ہوا کل ہندوستانی نوکر سوائے پلٹنون کے جہان
جہان جسقدر رہتے ۲۹- جون ۱۸۵۷ء کو انکی برخاستگی عمل مین آئی اور وہ سب کے
سب دریای ستلج سے اوتارے گئے ۲۶- جولائی کو ۲۶ نمبر کی ہندوستانی
بے ہتہیار پلٹن نے میانمیر مین فساد برپا کیا اور میجر سپنسر صاحب اور ایک اور
انگریز اور دو ہندوستانی افسرون کو مار کر بہاگ گئے اتفاقاً اس روز سخت اندہیری
چل رہی تہی اور جو فوج اُنکے تعاقب کو گئی تہی وہ بچ گئی مگر کوپر صاحب کمشنر امرتسر نے
انکو دریائے راوی کے کنارے پر قتل کیا چونکہ اسوقت لاہور کی جیلخانہ مین دو ہزار
تین سو اوناسی آدمی قید تہے اُنمین سے بہت سے قیدی بعوض جرمانہ کی رہا کئے
گئے لاہور وامرتسر وغیرہ بڑے بڑے شہر والون سے سرکار نے روپیہ سودی قرض

لیا جو بعد فرو ہونے اس شورش کے مع سود ادا کر دیا گیا ؂

ضلع امرتسر

اس ضلع مین بوقت مفسدہ فوج کے قلعہ گوبند گڑہ مین ستر سپاہی ۵۹ نمبر ہندوستانی پلٹن کے تھے وہ نکلوا لیے گئے اور گورہ پلٹن نمبر ۸۱ کے سپاہی مامور ہوئے اور ہندوستانیون کے ہتہیار لئے گئے ۳۱۔ جولائی ۵۷ء کو ایک گروہ بے ہتہیار سپاہیون ہندوستانی کا جو لاہور سے بہاگ گئے تھے راوی کے کنارے پر بمقام بلی گہاٹ آپہنچا اور زمینداروں سے پایاب راستہ دریافت کیا زمینداروں نے وہان تو اونکو باتون مین لگایا اور ایک آدمی تحصیلدار اجنالہ کے پاس بہیجکر اطلاع کی تحصیلدار مع جمعیت سپاہیان موجودہ تحصیل و تہانہ کے آپہنچا اور لڑائی شروع کی اور ایک سوار بہیجکر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر کو اطلاع پہنچائی فی الفور کوپر صاحب کمشنر مع اسی سوار و سردار جودہ سنگہ کہتری اسسٹنٹ کے وہان آیا صاحب کے آنے سے اول ایکسو پچاس آدمی مفسد زمینداروں اور تحصیلدار نے ملکر قتل کر دئے تھے اور باقیماندہ ایک جزیرہ کے اندر جسکے چارون طرف دریا کا پانی تہا گہس گئے دوسرے روز وہ بہی توپکے گولون سے قتل ہوئے اور ۵۴ کس مین سے بسبب نملنے خوراک کے خود بخود مرگئے دو سو سینتیس آدمی گرفتار ہو کر توپون سے اڑائے گئے اور چالیس کس ان مین پکڑ کر لاہور بہیجے گئے جنکو حکام لاہور نے توپ سے اوڑا دیا ؂

ضلع گرداسپور

مفسدہ کے وقت کچہہ حصہ ۴۶ نمبر کی ہندوستانی پلٹن کا اس ضلع مین تہا اونکو صاحب ڈپٹی کمشنر نے امرتسر کو بہیجدیا اور سات لاکہہ روپیہ خزانہ کا بہی بحفاظت سپاہیان پنجابی پولیس کے امرتسر کو روانہ کیا اور جسقدر بہرے دگاردین ہندوستانی

سپاہیوں کی بمقام مادہوپور کارخانہ نشاہ نہر تہین وہ سب اوہٹائی گئین ہندوستانی ۴۶ نمبر کی پلٹن اور ۹ نمبر کا رسالہ جنہون نے سیالکوٹ مین مفسدہ کیا تہا بارادہ جانے دہلی کے اس ضلع کے حدود مین داخل ہوئے انکا راستہ روکنے کے لئے چہہ تو پین بماتحتی کپتان برچیر صاحب اور چہہ سو آدمی ۵۲ نمبر کی گورہ پلٹن کے اور کچہہ نو ملازم فوج و نو ملازم سکہی رسالہ مامور ہوئے مسٹر رابرٹ صاحب کمشنر لاہور اور پرکین صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہی اسوقت ساتہہ تہے اور ایسے وقت مین کہ مفسد بمقام ترموں گہاٹ علاقہ تحصیل شکرگڑہہ دریائے راوی سے پایاب اتر رہے تہے انگریزی فوج انکے روبرو جاکر کہڑی ہوگئی پہلے نو نمبر کے رسالے نے سرکاری توپخانہ پر حملہ کیا اور اسقدر قریب آپہنچے کہ چند گولہ اندازون کو بہی قتل کر ڈالا بعد ازان ۴۶ نمبر کی مفسد پلٹن بہی آگے بڑہی اور بہادرانہ حملہ کر کر چاہا کہ توپین لے لین بلکہ قریب تہا کہ لے لینے اتنے مین گورہ فوج اپنی سنگینین لیکر اوجہل پڑے اور مفسدون کو پس پا کردیا بہت سے مفسد اسوقت بہاگ گئے اور باقیماندہ مفسدون نے دریا کے ایک جزیرہ کے اندر جاکر پناہ لی جہان کہ انہون نے سیالکوٹ کی لوٹ کا مال جمع کرکر مورچے بنا رکہے تہے ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء کو سرکاری فوج نے انپر حملہ کیا مفسدون مین سے بہت سے آدمی تو دریا مین ڈوب گئے اور بہت سے بہاگتے ہوئے مارے گئے اور جسقدر پکڑے گئے توپ سے اوڑادی گئے اور نواح کے زمینداروں نے بہی بہت سے مفسد پکڑکر پیش کئے اور بہت سے جموں کے علاقہ سے پکڑے گئے اور سبکو سزائے موت ملی۔

ضلع سیالکوٹ

گورہ و ہندوستانی فوج بوقت مفسدہ اس مقام پر بتفصیل ذیل تہی واک صاحب

کے ماتحت سوار توپخانہ کپتان بورچر صاحب کا گورہ لوگ کا توپخانہ ۵۲ نمبر
کی گورہ پلٹن ۹ نمبر کا ہندوستانی رسالہ ۳۵ نمبر کی ہندوستانی پلٹن
۴۶ نمبر کی ہندوستانی پلٹن ایک مجموعہ توپوں کا ۲۷ نمبر کی گورہ پلٹن
۶۵ نمبر کی ہندوستانی پلٹن جب کہ گشتی فوج کا مجموعہ بنایا گیا تو کل فوج سوائے ہندوستانی
پلٹن نمبر ۴۶ اور دہنے اور بائین بازو ۹ نمبر کے رسالہ کے اور تمام فوج اسکے شامل
ہوگئی اسوقت برگڈیر برنڈ صاحب نے جو اس تمام فوج کے افسر تھے روانگی سے انکار
کیا کہ ہم ایسے نازک وقت مین ہندوستانی فوج کے ساتھ کوچ نہین کرتی بلکہ یہ
عرض کی کہ اس تمام فوج ہندوستانی سے ہتھیار اتار لینے مناسب ہین مگر انکی التماس بحال
نہوا اور فوج گشتی کوچ کرگئی اسوقت مونگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر و میکمان اسسٹنٹ کمشنر
و جون صاحب و سید قایم علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ ان ضلع کے افسر تھے ۹۔ جولائی
۱۸۵۷ء کو ہندوستانی فوج کا مفسدہ سیالکوٹ مین ہوا ضلع کی حکومت بالکل معطل
ہوگئی سوارون نے حملہ برگڈیر صاحب پر کیا اور وہ زخمی ہوکر دوسرے روز
مرگیا ایک ڈاکٹر افسر جو اپنے بچون کو لیکر بگھی پر سوار چلا جاتا تھا گولی لگنے مارا گیا
اور ایک بچہ اسکے بچون مین سے توپ کا گولہ لگ کر مرگیا کپتان بیشپ صاحب برگڈیر
میجر قلعہ کے سامنے گولے سے قتل ہوا پادری ہنٹر صاحب اور اسکی میم اور معصوم
بچے ایک ہندوستانی سپاہی ملازم جیلخانہ کے ہاتھ سے قتل ہوئے باقی انگریزون
نے چھاونی ضلع سے بھاگ کر ایک قلعہ مین جو راجہ تیجا سنگھ سے علاقہ رکھتا تھا
پناہ لی مفسدون نے جیلخانہ کھولکر سب قیدی چھوڑ دئے اور کل خزانہ کلکٹری
و آمدنی اسٹام لوٹ لیا دفتر ضلع کا اور کچہریون کے مکانات جلادئے میگزین کو آگ
لگا کر اڑا دیا صبح سے دوپہر تک مفسدون نے خوب غارت کی بعد دوپہر کے کل مفسد
گورداسپورہ کیطرف روانہ ہوئے جب شام ہوئی تو ڈاکٹر ٹیلر صاحب مع عیال و

اطفال وکپتان سانڈر صاحب قلعہ مین داخل ہوئے اور وہ تمام روز ایک وفادار
سکہہ کے گہر مین چہپے رہتے تہے مونگمٹن صاحب ڈپٹی کمشنر اسوقت بیمار تہا تمام روز
اُنکو ایک گانووالون نے اپنی جہونپڑیون مین چہپا رکہا تہا اُس روز بعض دہقانون
زمیندارون نے بہی چہاونی اور سرکاری مکانات مین آگ دست اندازی کی تہی
پولیس کی فوج پیادہ اور سوارون نے اسوقت مفسدونکا کچہہ مقابلہ کیا تہا مگر پیش نہ چلی
جب مفسدہ شروع ہوا تو لفٹنٹ منٹگمری صاحب رسالہ کا افسر گہوڑے پر سوار
ہوکر لاہور آیا اور اُسکی اطلاع پر لاہور سے ایک فوج بمقابلہ مفسدان گورداسپورہ کو
لاہور ہوئی اس انتظام کے بعد کپتان کرب صاحب ڈپٹی کمشنر اور ولدلس صاحب افسر
پولیس سیالکوٹ کے مقرر ہوئے اُنہون نے سیالکوٹ مین جاکر پہلے دو بڑے سنید وتالی
پولیس کے افسرون کو جنہون نے بیوفائی کی تہی پہانسی دیا جیلخانہ کے اور بیرون نے
بہی موت کی سزا پائی بڑے بڑے مفسد گرفتار ہوکر پہانسی ملے سات ہزار روپیہ جرمانہ اُن
زمیندارون پر قرار پایا جنہون نے مفسدہ کیوقت سرکاری مال لوٹا تہا غارت کا مال تمام و
کمال لُٹنے والیں لیا گیا ۱۳۹ اکس مفسد جمون کی سرحد سے پکڑے آئے وہ توپ سے
اُڑا دئے گئے تین ہزار روپیہ کا کاغذ اسٹام منجملہ اسٹام غارت شدہ کے برآمد ہوکر داخل
خزانہ سرکار ہوا ؂

ضلع گوجرانوالہ

مفسدہ کیوقت اس ضلع کا انتظام اچہا رہا چونکہ گوجرانوالہ مین افواہ تہی کہ فوج مفسد
لاہور سیالکوٹ اس ضلع پر حملہ کریگی اسلئے صاحب ضلع کرب صاحب نے
ایک خانقاہ کی پختہ چار دیواری کو قلعہ گردانکر مضبوط کیا اور ذخیرہ ہر ایک طرحکا
اُسمین رکہا اور دولاکہہ روپیہ جو وہان رکہا تہا لاہور کو روانہ کر دیا گیا ؂

جہلم

غدر کے وقت ضلع جہلم مین ایک ہندوستانی توپخانہ اور دو پلٹنین نمبر ۱۴ و ۳۹
تہی چونکہ گورہ فوج یہان بالکل نہ تہی اسواسطے حکام کو ہندوستانیون کی طرف سے
سخت اندیشہ تہا اور چاہا کہ کسیطرح اس فوج کو جہلم سے نکالا جائے یہہ تجویزین ہوکر
پہلے ۳۹ نمبر کی پلٹن کو حکم ہوا کہ بغیر سکیہہ زین کے ڈیرہ اسماعیلخان کو چلی جاے
چنانچہ فوراً تعمیل حکم ہوئی پہر توپخانہ لاہور کو روانہ کردیا گیا لاہور جاکر ان سے
توپین چہین لی گئین باقی جہلم مین ۱۴ نمبر ہندوستانی پلٹن رہ گئی چیف کمشنر
صاحب کا ارادہ ہوا کہ انکو بے ہتہیار کیا جاوے مگر جسقدر افسر اوس پلٹن کے انگریز
تہے وہ اسبات پر راضی نہ تہے اور کہتے تہے کہ یہہ پلٹن نمک حلال ہے آخر وہ پلٹن اسطرح
پر کمزور کی گئی کہ دو کمپنیان اسکی راولپنڈی کو بہیجدین اور کمپنیان بہی جابجا مامور
کردین کل پلٹن مین سے صرف پانسو آدمی باقی رہگئے انکی نسبت ہتہیار لے لینے کا
ارادہ ہوا اور گورہ فوج مع توپخانہ راولپنڈی سے منگوائی گئی اور ۱۴ نمبر کی سکہی
پلٹن بہی انکے ہتہیار لینے کے لئے پریڈ مین آئے اسوقت ہندوستانی سپاہیون نے
اپنے افسرون کے روبرو جاکر بہت سے عذرات اپنی بریت کے ظاہر کئے اور اپنے
آپ کو نمک حلال ظاہر کیا مگر مسموع نہوا ناچار انہون نے لڑائی پر کمر باندہ لی اور افسرون
کیطرف گولیان چلائین کمپنیان توڑکر لین مین گہس گئے سرکاری فوج نے انکا
تعاقب کیا اور آپسمین سخت لڑائی ہوئی بہت سے انگریز مارے گئے کرنیل الصاحب
کمان افسر پلٹن گورہ نمبر ۲۴ کمال زخمی ہوا کپتان سرنگ صاحب مارا گیا
ہندوستانی جب لین مین کمال تنگ ہولئے تو وہان سے نکلکر ایک گانو مین
جو قریب تہا گہس گئے اور لڑائی ہوتی رہی آخر گورہ فوج بسبب گرمی و دہوپ کے
بہت گہبرا گئی اور تین توپین تین سیرے تہیلے کی بیکار ہوگئین ایک توپ ہندوستانی
چہین کرنے کے لئے چار بجے کے وقت گانو پر حملہ ہوا یہہ حملہ بیکار گیا

ہندوستانی فوج نے بڑی بہادری سے اس حملہ کو روکا اور اُس توپ
کے گراپ سے بہت سے سپاہی سرکاری قتل کر ڈالے ناچار بگل واپسی کا
بجایا گیا تین توپون مین سے دو توپین واپس آئی اور ایک توپ مفسد لے گئے
رات بہر دونو فریق جاگتے رہے اور لڑائی بند رہی دوسرے روز صبح کو خبر پہنچی
کہ ہندوستانی گانو سے بہاگ گئے ہین اسواسطے کہ اُن کے پاس سیکہہ زین نہین تہا
بہت سے آدمی تو اُنمین سے کشمیر کو چلے گئے اور سرحد سے پکڑے آئے
اور بہت سے مفسدون کو پولیس والون نے گرفتار کیا بہت سے دریا مین
ڈوب مرے جو گرفتار ہو کر آئے وہ توپ سے اڑائے گئے اور ایک سو چالیس
لڑائی مین کام آئے الغرض کُل پانسو آدمیون مین سے کل چالیس آدمی گرفتار ہوئے
موت سے بچے اُنکی خبر نہ ملی کہ کہان گئے۔

ضلع راولپنڈی

مفسدہ کے وقت بعض زمینداران مفسد نے چاہا کہ کوہ مری پر حملہ کر کر انگریزون
کو لوٹ لین مگر انگریزون کو خبر ہو گئی اور اُنکا انتظام قرار واقعی کیا راولپنڈی مین
اُسوقت دو رجمنٹ یعنی ۱۷ سوارون اور ۵۸ نمبر کی ہندوستانی پلٹن اور کچہہ
حصہ ۱۴ نمبر ہندوستانی پلٹن کا اور ایک گورکھہ پلٹن اور ایک ہندوستانی
اسپی توپخانہ تہا۔ جولائی ۱۸۵۷ء کو سوائے گورکہہ پلٹن کے تمام ہندوستانی
فوج کے ہتیار لئے گئے

ضلع شاہ پور

مفسدہ کیوقت مسٹر یوسلی صاحب ڈپٹی کمشنر کی سرگرمی سے اس ضلع مین امن رہا کوئی سرکشی
نہوئی صرف ایک ہندوستانی کلرک پرمٹ کا بعلت مفسدہ پردازی پہانسی ملا۔

ضلع گجرات

اس ضلع مین مفسدہ کیوقت ۳۵ نمبر کی ہندوستانی پلٹن کا کچھ حصہ تہا اُنکو فوج گشتی کے شامل کر دیا اور بمقام کہاریان صاحب کمان افسر نے اُنکے ہتہیار لے لئے جب جہلم کا مفسدہ برپا ہوا تو ایک گروہ جہلم کے مفرور ہندوستانیون کا اس ضلع مین آیا اور الیٹ صاحب ڈپٹی کمشنر نے دریاے جہلم کے ایک جزیرہ مین اُنکو گہیر کر مار دیا ۞

اضلاع لیہ ڈیرہ اسماعیل خان و ڈیرہ غازیخان و اسماعیل خان مین بوقت مفسدہ دہلی کوئی ایسا شورش و ہنگامہ لایق تحریر نہین ہوا ۞

ضلع ملتان

اس ضلع مین بوقت مفسدہ بموجب حکم صاحب چیف کمشنر بہادر کے بامداد میجر چیمبرلین افسر رسالہ سواران بیقاعدہ اور دیسی فوج کی مدد سے پلٹن نمبر ۶۹ و ۶۲ ہندوستانی کے ہتہیار لئے گئے ایک بڑا افسر ہندوستانی توپخانہ ۶۹ پلٹن کا بعلت مفسدہ پرورازی پہانسی دیا گیا ہندوستانی توپخانہ کے سپاہیون نے بلا طلب ہتہیار دیدیئے ۱۱ اگست ۱۸۵۷ع کو اسی توپخانہ کے سپاہی بے ہتہیار ہوئے ۞

ضلع جہنگ

مین مفسدہ کے وقت کوئی ہنگامہ لایق تحریر نہین ہوا البتہ بوقت شورش عیدا لئی کہرل سکناے ضلع گوگیرہ کے اس ضلع کے زمیندار بھی دو رخہ ہوئے تہے مگر اُنکو جرأت فساد انگیزی کی نہوئی ۔

ضلع گوگیرہ

مفسدہ کے وقت اس ضلع مین لفٹنٹ لین صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر تہا صاحب
کو خبر پہنچی کہ دارو غہ جیلخانہ کا قیدیون کے ساتہہ مل کر درپے بغاوت ہے چنانچہ اوسکو
فی الفور برخاست کر دیا اور احمد خان کہرل کو جسکی نسبت مفسدہ پردازی کا شبہہ تہا
ضلع مین بلا کر نظر بند کیا گیا ۲۶ اگست کو جیلخانہ مین قیدیون نے فساد برپا کیا لٹا نکہی
پلٹن کے سپاہی قیدیون کے مقابل ہوئے اکیاون قیدی مارے گئے احمد کہرل حوالات
سے بہاگ گیا اور دوبارہ طلب ہو کر ضمانت پر رہا ہوا ۱۶ ستمبر کو خبر پہنچی کہ زمینداران کہرل
وغیرہ برملا مفسد ہو گئے اور سرگروہ اونکا احمد خان کہرل ہے اسواسطے برکلی صاحب اسسٹنٹ
کمشنر احمد خان کی گرفتاری کو روانہ ہوا اور دریا کنارے پر پہنچکر اوسکو دریا کے اسطرف پایا صاحب کو آتے
دیکہکر باواز بلند کہا کہ مین نے انگریزی اطاعت چہوڑ کر شاہ دہلی کی حکومت مان لی ہے اسوقت
ایک مولوی مسلمان مفسد گرفتار ہوا اور زمینداروں کے مویشی پکڑ لیے گئے اور چہارم ایک
گانو جلا دیا گیا تیسرے روز زمینداروں نے بڑا مجمع کر کر کچہری ضلع پر حملہ کیا مین وقت پر کرنیل
پاٹن صاحب اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر لاہور سے تین توپین اور راہ نمبر کی گورہ پلٹن اور کچہہ سپاہی
سجان خان کرنیل کی پلٹن کے لیکر آ پہنچا جب توپون کے گراب پڑے تو مفسدون پر پڑے تو وہ بہاگ
گئے اور فوج انکے تعاقب کو گئی فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین احمد خان کہرل اور
لفٹنٹ آنریبل ایچے جبسٹر مارا گیا تیسرے روز دوسرا مقابلہ مفسدون کے ساتہہ ہوا اسمین مسٹر
برکلی صاحب اسسٹنٹ کمشنر قتل ہوا مفسدان کہرل نے تحصیل ہڑپہ پر حملہ کر کے بہت نقصان
پہنچایا جب کہرلونکی شورش کمال تک پہنچی تو کپتان سنڈر و فستا ایک بہاری فوج کے ساتہہ
وہان پہنچا اور کرنیل پاٹن صاحب کی ہمراہی مین چیچہ وطنی کو جا کر چیمبرلین صاحب کو کہ مفسدون کے
گہیرے مین گہرے ہوئے تہے چہوڑا لایا غرض مدت تک یہہ شورش فساد برپا رہا آخر مفسدون کو
شکست برشکست ہوئی اور مفسدون مین سے بعض تو مارے گئے اور بعض پکڑے گئے اور بعض نے
اطاعت قبول کی اس مفسدہ مین چار قومین سرکش ہو گئی تہین ایک قوم کاٹہیا دوم کہرل تیسرے

منیانہ چوتہے وٹو اور ان چارون قومونکا مجمع قریب تین ہزار آدمی کی تہا مگر ہتہیار بہت کم تہے اور لڑائی لکڑیون کے ساتہہ لڑتے تہے -

ضلع پشاور

اس ضلع مین مفسدہ کے وقت ہندوستانی فوج بہت اور گورہ کم تہے اور بسبب اسکے کہ وہ سرحدی ضلع تہا اور اقوام فساد انگیز اسکے پاس پاس بستی تہین سرکار کو اسطرف سے بہت اندیشہ تہا مگر افسران ضلع بکمال جانفشانی و عرقریزی انتظام مین مصروف رہے کرنیل جان نکلسن صاحب اسوقت پشاور کا ڈپٹی کمشنر تہا اور کل فوج دو ہزار آٹہہ سو گورہ اور آٹہہ ہزار ہندوستانی سلح اٹہارہ توپین اور ایک بڑی توپ تہی اُسوقت یہہ قرار پایا کہ ایک گشتی معتبر فوج قرار پاکر حکم ملا کہ یہہ فوج تمام علاقہ مین گشت کر کر لوگون کو مفسدہ سے روکے اور ۵۵ نمبر کی پلٹن کو حکم ملا کہ وہ نوشہرہ سے کوچ کر کر مردان کے قلعہ مین چلی جائے اور ۶۴ نمبر کی ہندوستانی پلٹن کے تین حصہ قرار پاکر علیحدہ علیحدہ مقامات پر مامور کر دیے گئے اور اُسکا اجتماع توڑا گیا اور قلعہ اٹک سے ہندوستانی فوج اخراج ہوکر معتمد فوج پنجابی مامور ہوئی چوبیس لاکہہ روپیہ نقد جو چہاونی مین رکہا تہا مقام سیکہہ زین گورہ کارد کے حوالہ ہوا اور کمینڈ کی پلٹن کو حکم ملا کہ مقام مردان سے کوچ کر کے دہلی کو چلی جائے چند روز کے بعد ایک حصہ ۵۵ نمبر کی فوج کا جو اٹک کے گہاٹ پر مامور تہا سرکش ہوکر نوشہرہ کو کوچ کر گیا راستہ مین ایک حصہ اور نمبر ۲۴ کی ہندوستانی پلٹن کا جو پشاور کو کمسریٹ کا گودام لئے جاتا تہا اُن کے شامل ہوا یہہ مفسد چہاونی کے دروازہ پر ۱۰ نمبر کے بیقاعدہ سوارون کے ساتہہ مقابل ہوئے اور بے ہتیار ہوکر محبوس کیے گئے یہہ خبرین جب ۵۵ نمبر کی کمپنیون کو بمقام نوشہرہ پہنچین وہ بہی سرکش ہوگئے اور سیکہہ زین سرکاری اپنے قبضہ مین کر لیا اور چاہا کہ دریای کابل سے پار ہوکر ۵۵ نمبر کی ہندوستانی پلٹن سے ملجا ئین یہان جب انجینیر نے پل دریا کا توڑ دیا مفسد بذریعہ کشتیون کے اتر گئے یہہ حال دیکہکر افسر

پشاور کا مصمم ارادہ ہو گیا کہ فوج ہندوستانی کو بے ہتھیار کیا جاوے مگر افسران انگریزی جو اس فوج مین تھے اسبات سے ناراض تھے دوسرے روز ۵ نمبر کا رسالہ اور ۲۴ و ۲۷ و ۵۱ نمبر کی پلٹنین ہتھیار لینے کی غرض سے میدان مین بلائی گئین اور گورہ پلٹن اور فوج نوملازم پنجابی انکی مدافعت کے لیے میدان مین آئی فوج ہندوستانی نے بلا عذر ہتھیار رکھہ دئیے اور اُنکے ساتھہ اُن کے انگریز افسرون نے بھی کرچ وغیرہ رکھکر نوکری چھوڑ دی صرف ۲۱ نمبر کی ہندوستانی پلٹن اس مواخذہ سے بری رہی اور سات واٹھارہ نمبر کے بیقاعدہ سوار بھی بے ہتھیار نہو گئے بعد ازان نوشہرہ سے خبر پہنچی کہ ۵۵ نمبر کی پلٹن کے سپاہی اور ۱۰ نمبر کے بیقاعدہ سوار مستعد بغاوت ہین اسواسطے میجر والصاحب مع تین سو گورہ و دوسو پچاس بیقاعدہ سواران نوملازم و فوج پولیس اور آٹھہ ضرب توپ کے و کرنیل نکلسن صاحب مع دو سو پنجابی پیادگان مردان کو مامور ہوئے جب یہہ لوگ وہان پہنچے تو ۵۵ نمبر کی ہندوستانی پیادگان سوائے ایکسو بیس آدمی کے قلعہ سے نکلکر بہاگ گئے انگریزون نے اُنکا تعاقب کیا اور بہزار مشکل نکلسن صاحب مع سواران مفسدون تک پہنچا پیادہ فوج رستہ مین رہ گئی آپسمین سخت لڑائی ہوئی جسمین ایک سو پچاس مفسد قتل ہوا اور ایک سو چالیس قید کیا گیا زخمی بھی بہت سے ہوئے اور باقی مفسد کوہ سوات کے علاقہ مین داخل ہو گئے اس فتح کے حاصل ہونے سے سرکاری رعب اس علاقہ کی رعایا و فوج پر جم گیا اور سرکار نے تمام فوج ہندوستانی سے ہتھیار لیکر بے نوکر کردیا اور کمال ہوشیاری مع عقلمندی سے انتظام قایم رکھا گیا

ضلع ہزارہ

اس ضلع مین بسبب اسکے کہ سکھی اور گورکھہ فوج یہان موجود تھی کوئی مفسدہ فوج کا برپا نہوا حکام ضلع نے کمال ہوشیاری کے ساتھہ انتظام بحال رکھا فوج مفسد مفرور پشاور جو اس ضلع مین گئے وہ قتل کئے گئے *

ضلع کوہاٹ

اس ضلع مین بہی کوئی مفسدہ برپا نہین ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر کے ماتحت پنجابی فوج تہی جسنے
اُسنے انتظام قایم رکہا اور فسادانگیز قومون کو جو کوہاٹ کی سرحد پر تہین انعام اکرام
دیکر خوشنود کر لیا جسسے انتظام بگڑنے نپایا ۵۸ نمبر کی پلٹن ہندوستانی جو پشاور سے
کوہاٹ مین آئی یہان اُنکو بے ہتہیار کیا گیا مدت تک وہ بے ہتہیار فوج کوہاٹ مین
رہی اور خرچ سرکاری پاتی رہی جب مفسدان سرکش کی ہر ایک ضلع مین سرکوبی ہوچکی
اور انتظام ملک کا کمال عرقریزی و جانفشانی جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر
کی ازسرنو ہو گیا اور فوج سرکش دہلی کو شکست دیکر دہلی بہی فتح ہوگئی تو نواب
گورنر جنرل بہادر نے اُنکو عہدہ لفٹنٹ گورنر بہادر اول پنجاب کا عنایت کیا اور گزٹ
سرکاری مین ازحد تعریف و توصیف اُسکی چہاپی گئی اور بعد وفات لارڈ ایلگن
صاحب بہادر گورنر جنرل کے بعوض اُسی کارگزاری کے عہدہ جلیلہ گورنر جنرل
بہادر کا سرجان لارنس صاحب بہادر کو سرکار سے عطا ہوا اور یہہ کام صاحب
ممدوح بکمال توجہ پانچ چہہ برس تک کرتا رہا جسسے تمام ہند کی رعایا مشکور و ممنون رہی
سرجان لارنس صاحب بہادر اختتام میعاد عہدہ لفٹنٹ گورنری پر ۱۸۵۹ء مین
انگلستان کو تشریف لے گیا اور اُسکی جگہہ سر رابرٹ منٹگمری صاحب سابق جوڈیشیل
کمشنر پنجاب لفٹنٹ گورنر دوم پنجاب مقرر ہوا اور پانچ سال تک حکومت کی اُسکے بعد سر
ڈانلڈ میکلوڈ صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب لفٹنٹ گورنر سیوم پنجاب قرار پایا اُسکے
بعد سر ہنری ڈیورانڈ صاحب بہادر چند ماہ تک فرمان فرما مسند لفٹنٹ گورنری کے
رہا پہر جناب معلے القاب سر ہنری ڈیویز صاحب بہادر جو اب موجود ہین لفٹنٹ گورنر
مقرر ہوا صاحب موصوف نے ایسا اچہا انتظام ممالک پنجاب کا کیا ہے کہ تمام مملکت
و ملک مین بالکل امن و امان و رعایا خوش اور برایا آسودہ حال ہے خداوند تعالےٰ

ایسے حاکم انصاف دوست کو سلامت باکرامت رکھے علاوہ بران جبدن سی عملداری سرکار ابد پائدار انگریز بہادر کی پنجاب مین ہوئی آجتک صاحبان مندرجہ ذیل عہدہ جلیلہ گورنری کشور ہند پر سرفراز وممتاز رہے سکھون کے معرکون ولڑائیون کے وقت تو جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند تھے پھر جب ۱۸۴۹ء مین سکھون نے دوبارہ جمع ہوکر گجرات وغیرہ مقامات مین جنگ کیا تو اسوقت لارڈ ڈلہوزی صاحب گورنر جنرل کشور ہندوستان مین فرمان فرما تھے اسکے بعد لارڈ کیننگ صاحب بہادر جب گورنر جنرل ہوئے تو مفسدہ فوج نمکحرام کا شروع ہوا اور انہون نے بکمال توجہ وجانفشانی ہند کی ولایت مین دوبارہ انتظام قایم کیا انکے بعد لارڈ ایلگن صاحب بہادر گورنر جنرل قرار پائے پھر سر جان لارنس صاحب بہادر پھر لارڈ میو صاحب بہادر نے مسند گورنری پر اجلاس فرمایا یہہ منتظم حاکم لیئق فرمانروا جزیرہ کالاپانی مین ایک قیدی شیر علے نام کے ہاتھہ سے قتل ہوا ان کے بعد لارڈ نارتھہ برک صاحب نے یہہ عہدہ جلیلہ پایا اور قبل گذرنے میعاد حکومت کے استعفا گزرانکر اپنے عہدہ سے برکنار ہو گیا اب لارڈ لیٹن صاحب بہادر کرسی گورنری پر اجلاس کر رہے ہین انکے وقت یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو ملکہ معظمہ فرمانفرمائے ہند و انگلنڈ نے قیصر ہند کا خطاب لیا اور بمقام دہلی تمام ہند کے راجون مہاراجون ورئیسون وجاگیرداران وافسران کا مجمع ہو کر اشتہار اس خطاب کا سنایا گیا ہر ایک ملک کے رئیس وجاگیردار و عہدہ دار کو شایانہ خطاب وتمغے عطا ہوئے اور دربار اس عزت وشان کے ساتھہ ہوا کہ ابتدا اسئے عملداری سرکار انگریزی سے کبھی نہین ہوا تھا بلکہ بادشاہان سلف کے وقت بہی ایسے دربار کا ہونا کسی تاریخ مین نہین لکھا خداوند تعالے ایسی سرکار ابد پایدار کو قیامت تک ہند اور ہندوستانیون کے سر پر قایم ودایم رکھے ابد

اختتام میعاد عہدہ لفٹنٹ گورنری سر ہنری ڈیو برنڈ صاحب بہادر سر رابرٹ اجرٹن صاحب بہادر نائنشل کمشنر عہدہ لفٹنٹ گورنری پنجاب پر ممتاز ہوئی ہین یہہ صاحب ملک پنجاب مین ایک مدت سے خصوصًا شہر لاہور مین حکمران رہی ہین اور ملک اور رعایا سے خوب واقف ہین یہہ صاحب نہایت سرگرمی وجانفشانی سے انتظام ملک کا کرینگے اور رعایا کو خوش و آسودہ حال و ملک کو فارغ البال رکھینگے ٭

ساتوان حصہ ریاست جمون کے ذکر مین

یہہ ریاست قدیم اور پورانا خاندان راجپوت راجون کا معزز و مکرم چلا آتا ہے اور شہر جمون بہی قدیم سے اس سلطنت کا دار الحکومت مشہور ہے پہلا خاندان جو صدہا سال سے فرمان فرما اس پہاڑ کا چلا آتا تہا اگرچہ راجہ برج راج دیو سے مفقود ہو چکا تہا اور تمام علاقہ پر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے دخل مالکانہ کر لیا تہا مگر مہاراجہ گلاب سنگہ سرگیانی نے اپنی لیاقت و جوانمردی و ہوشیاری سے پہر ابدادی ریاست و حکومت کو تازہ کیا اور مدت العمر اسپر قابض و متصرف رہا اب انکا فرزند سعادتمند مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب تخت و تاج و والی مملکت ہے خدا سلامت رکہے والی حال اپنا شجرہ مہاراجہ رامچندر اوتار کے ساتہہ ملاتا ہے جسکی تشریح رامچندر اوتار سے والی حال تک تمام درج کتاب گلاب نامہ ہے غرض اس راجکی قدامت مین کسیکو کلام نہین اور تمام زمانہ مقر ہے کہ جمون کے راجون کا راج قدیم سے چلا آیا ہے اور چند سال کے زوال کے بعد جو اس سلطنت سے مہاراجہ گلاب سنگہ کیطرف عادہ کیا تو حق بحقدار عائد ہوا جس زمانہ مین کہ امیر تیمور صاحبقران نے لباس شتہ و ہجری ہندوستان پر حملہ کیا تو اس پہاڑ کا فرمان فرما راجہ مالدیو تہا امیر تیمور نے بعد قتل و غارت ہندوستان کے جب وطن کیطرف مراجعت کی تو اس پہاڑ کیطرف بہی اسکا گذر ہوا راجہ مالدیو باطاعت پیش نہ آیا اور راجپوتون کے بڑے مجمع کے ساتہہ رات کو بادشاہی لشکر پر جا پڑا چونکہ

مسلمانی فوج اس حملہ سے غافل تہی اور موقع رات کا تہا بہت سے قتل مین آئی
فوج تیموری آگے بڑہکر قریہ بابلیانہ کے کچہہ دور فاصلہ پر اوترے اور چاہا کہ اسکو
لوٹ لین چونکہ گانو کے گرد بیلہ و درختون کا تہا گانو والے مستعد لڑنے پر ہوگئے
مگر تاب نہ لاسکے اور بہاگ گئے پہاڑ والون نے جب یہہ حال دیکہا عیال و اطفال
کو پہاڑ پر چڑہا دیا اور لڑنے مرنے پر تیار ہوگئے امیر نے ان لوگون کی لڑائی مین کچہہ
فائدہ نہ دیکہا اور فوج کو واپسی کا حکم دیا۔ یہہ واقع مالدیو راجہ کے وقت مین وقوع
مین آیا راجہ مالدیو نے چالیس سال حکومت کی اور مرگیا اسکے پیچہے راجہ ہمیر دیو
اسکا فرزند جانشین ہوا اور چہبیس سال فرمان فرمائی کی اس راجہ نے مبارک شاہ
بادشاہ دہلی کی اطاعت کی اور دربار دہلی مین بڑی عزت پائی بادشاہ نے
اسکو پہاڑ کی بائیس ریاستون پر افسری دی اور بہیم دیو خطاب بخشا تہا
اسکے مرنے کے بعد راجہ اجی دیو المشہور عجب دیو مسندنشین ہوا اور اکتیس سال
حکومت کی اسکے بعد راجہ بیرم دیو پہر راجہ کہوکہر دیو فرمان فرما تہا اسکے وقت محمد ظہیر
الدین بابر بادشاہ درہ خیبر سے اوترکر پنجاب مین آیا اور روساء پنجاب اور پہاڑ کی
راجہ جتنے سب اسکے مطیع ہوگئے اور پنجاب سے بڑہکر دہلی پر حملہ آور ہوا کہوکہر دیو
کے بعد راجہ کپور دیو راجہ بنا اسکے دو بیٹے ہوئے ایک جگدیو دوسرا اسمیل دیو
راجہ جگدیو تو قلعہ باہو کا حاکم بنا اور چند پشت تک اسکی اولاد باہو مین فرمان فرما
رہی اور سمیل دیو جمون کی گدی پر بیٹہکر پچیس سال حکومت کرتا رہا اسکے بعد سنگرام
دیو پہر راجہ ہری دیو راجہ ہوا اسنے بادشاہ اورنگ زیب کی امداد دکہن کی مہمات
مین کی اور اسی ولایت مین جان بحق تسلیم ہوا اسکے بعد راجہ گجے سنگہ پہر دہرپ
دیو حاکم ہوا دہرپ دیو کے چار بیٹے ہوئے ایک رنجیت دیو دوم کنہار دیو سیوم
سورت سنگہ چہارم بلونت سنگہ مگر جانشین رنجیت دیو ہوا چونکہ اسکی مسندنشینی

بر خلاف بہت سے امرا کے ہوئی تہی اُنکی مزاحمت سے تنگ آکر جموں کی سکونت
ترک کرکے کوہ بہاگ پر قیام اختیار کیا وہان سے کسی ملکی انتظام کے لیئے نواب
ذکریا خان بہادر ناظم لاہور نے اُسکو اپنے پاس بلایا اور قید کر لیا اور بارہ سال
تک قید مین رہا اُسکے پیچہے کنسار دیو اُسکا بہائی ریاست مین ممتاز و حاکم رہا آخر
راجہ رنجیت دیو کو ناظم لاہور سے پہر سرفرازی ہوئی اور راج جموں کا بدستور
اسکے سپرد ہوگیا اور وہ بخوبی طور پر فرمان فرما ریاست کا ہوا اور ایسے انصاف
و عدل و داد کے ساتھ حکومت کی کہ ابتک نام نامی اُسکا نوشیروان کیطرح زمانہ
مین مشہور ہے اوسکے انصاف کی کہانیان اب تک خلقت کی زبان پر ہین کہتے
ہین کہ جموں مین ایک بڑا مالدار ساہوکار مرگیا اور خاص اُس شہر مین کوئی وارث
اُسکا نہ تہا اُسکی لاولدی کی رپوٹ ہوئی اور امراؤ نے چاہا کہ وہ مال سرکار
مین داخل ہو جائے مگر راجہ نے کیسی دانائی سے بڑے بڑے شہرون مین اشتہار
بہیجدیئے کہ جو کوئی ساہوکار متوفی کا وارث ہو حاضر ہو آخر ملتان سے ایک
برہمیا ساہوکار کی رشتہ دار حاضر آئی اور وہ مال تمام و کمال اُسکے حوالہ کیا گیا
غرض اُسوقت تمام خطہ پنجاب کا سکہون کا غارت گاہ بنا ہوا تہا اور شہرون
کے شہر اور گانو کے گانو اُنہون نے لوٹ لیئے اور اوجاڑ دیئے تہے پنجاب کے
شریف و مالدار لوگ دور و نزدیک سے اپنا وطن چہوڑکر جموں مین سکونت پذیر ہوگئے
تہے اور شہر جموں علاوہ فضلا و شرفا کا مرجع اور اہل دولت کا مسکن
بنا ہوا تہا اور ایک احسان اسکا جو نسبت خاندان چغتائی کی وقوع مین آیا وہ تذکرہ
کے لایق ہے جسسے شہنشاہ دہلی تے ممنون ہو کر اسکے نام نامہ خوشنودی مزاج
منشوری کا لکہا وہ یہہ ہے کہ بعہد احمد شاہ دہلی جب احمد شاہ درانی کابل سے آکر
دہلی پر متصرف ہوا تو بعد غارت و تاراج کے احمد شاہ بادشاہ کی لڑکی اپنے نکاح مین

اور محمد شاہ بادشاہ کی بیٹی اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین لی اور وہ لوگو لیکر کابل
کو چلا گیا وہان جاکر محمد شاہ کی بیٹی بیمار ہوگئی اور ملکہ زمانی زوجہ محمد شاہ اُس
لڑکی کی والدہ لڑکی کی بیماری کی خبر سنکر دہلی سے کابل کو روانہ ہوئی دولت
و مال لاکہون روپیہ کا اُسکے پاس تہا کہ اُسکی نیت کابل سے پہر دہلی مین آنے
کی نہتی جب پنجاب مین داخل ہوئی تو سکہان غارتگر ال مردم خود اسکو لوٹنے
کے فکر مین ہوئے اور سیالکوٹ کے نواح مین جاکر لوٹ لیا ایک غرمہرہ ملکہ کے
پاس نہ چہوڑا راجہ رنجیت دیو کو جو یہہ خبر ہوئی سامان سفر و پردہ وشاہانہ سواری
بہیجکر ملکہ کو جمون مین منگوا لیا اور بڑی خاطر سے پیش آیا وہان سے کابل تک
پہنچنے کا دوبارہ سامان درست کیا جب ملکہ پہر جمون سے روانہ ہوئی تو راستہ
مین نعش اس لڑکی کی جو کہ ولائیتون کے پہرہ کی حفاظت سے چلی آتی تہی ملگئی چونکہ
مردہ کے ساتہ اسکے دہیز کا اسباب بعض نقد و جنس ہمراہ تہا سکہون نے پہر اُسکے
مال کو تاڑا اور لوٹ کرلے گئے اور ملکہ دوبارہ نعش کو لیکر جمون مین گئی اور راجہ سے
روپیہ لیکر بحراست فوج جمون کے دہلی پہنچی اس احسان کا شکریہ شاہ دہلی نے ادا کیا
اس راجہ نے اپنے بیٹے بجراج دیو کی شادی راجہ راج سنگہہ والی چمبہ کی دختر کے ساتہ
کی اور ایک دفعہ راجہ چمبہ سے راجہ گہمنڈ سنگہ کٹوچ نے قلعہ پٹیار کالے لیا تو راجہ
رنجیت دیو نے راجہ چمبہ کے مدد کی اور اپنے بیٹے بجراج دیو کو ایک شائستہ فوج دیکر راجہ
چمبہ کی مدد کو روانہ کیا اس مہم پر اور بہی پہاڑی راجہ مثل راے عصمت دیو منکوٹیہ
و شمشیر چند تہال و راجہ امرت پال راجہ بسوہلی و شاہپور و اماد راجہ رنجیت دیو و دلیپت
دیو جسروٹیہ و راجہ جے سنگہ بندرال و راجہ پرتہی سنگہ نورپوریہ ہمراہ تہے اور اسیطرف سے
راجہ گہمنڈ چند مع راجہ ابراج سنگہ جسوال میدان مین آیا اور فریقین مین سخت لڑائی وقوع
مین آئی آخر غنیم نے شکست کہائی راجہ بہاگ گیا اور کانگڑہ مین جا پناہ بناکر حاضر ہوگیا دوسری

مہم راجہ رنجیت دیو کی راجہ پرتھی سنگہ نورپوریہ سے ہوئی جو داماد اس راجہ کا تھا
باعث یہہ ہوا کہ ایک روز راجہ رنجیت دیو نے عین مجلس مین کہدیا کہ آج کے زمانہ
مین کوئی راجہ صاحب غیرت وحمیت ودایہ جالندہر کے راجون مین سے نہین ہے
یہہ بات راجہ پرتھی سنگہ نورپوریہ کے مزاج پر گران گزری اور بلحاظ فرزندی اوسنے
کچھہ نہ بولا مگر دارالریاست مین پہنچا تو اپنی زوجہ راجہ رنجیت دیو کی لڑکی کے روبرو
کچھہ کلمات بے ادبی کے زبان پر لایا اسکی زوجہ کو وہ بات تلخ گزری اور حقیقت حال باپ
کی خدمت مین لکھہ بھیجی اور درخواست کی کہ اوسکے شوہر کو اس بے ادبی کی سزا دیوے چنانچہ
ایک بھاری لشکر فی الفور راجہ برجراج دیو کے پارکاب نورپور کو روانہ ہوا یہہ حال سنکر راجہ
پرتھی سنگہ نے بہی بڑی فوج جمع کی اور بڑی زور وشور سے میدان مین آیا آخر شکست
کہائی دو ہزار آدمی اس لڑائی مین مارا گیا شکست کہا کر پرتھی سنگہ قلعہ مین محصور ہوگیا
اور کئی مہینے محاصرہ قلعہ کا رہا اور اندر باہر سے گولہ چلتا رہا جب قلعہ کی فوج بہت تنگ
ہوئی تو قلعہ سپرد کر دیا اور راجہ پرتھی سنگہ نظر بند جمون مین حاضر ہوا راجہ رنجیت دیو نے
اسکا قصور معاف کرکے نصیحت کی کہ آیندہ بزرگون کی بات پر الیا غضب نہ کیا کیجیو تیسری
مہم راجہ رنجیت دیو کی کشمیر پر ہوئی اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ جب احمد شاہ بادشاہ درانی
کیطرف سے حکومت کشمیر کی راجہ جیون مل کابلی کو عطا ہوئی تو اوسنے کشمیر پر دخل پاکر
بغاوت اختیار کی بادشاہ نے راجہ رنجیت دیو کو روبرو بلا کر کہا کہ تم اپنی فوج لیجا کر جیون
نمکحرام کو کشمیر سے قید کر لاؤ راجہ نے فی الفور اپنے ولیعہد اور رتن دیو سپہ سالار کو کشمیر بھیجا
اور وہ دونو نہایت جوانمردی اور پہلوانی کے زور سے فتحیاب ہوکر جیون کو زندہ گرفتار
کر لائے اس راجہ نے ستاون سال ریاست کے مگر اخیر کی عمر اسکی کمال غم وغصہ مین گذری باعث
اوسکا یہہ ہوا کہ اس راجہ کے دو فرزند تہے ایک برجراج دیو دوسرا دلیل سنگہ اگرچہ ولیعہدی
ومسندنشینی راجہ کے بعد حق برجراج دیو کا تہا مگر دلیل سنگہ چہوٹے بیٹے کے ساتہہ محبت کمال

تہی اور چاہتا تہا کہ میرے بعد وکیل سنگہ مسندنشین ہو اور یہہ مسندنشینی خلاف انصاف
کے راجہ کو محض بپاسخاطر وکیل سنگہ کی والدہ کے منظور تہی بلکہ یہہ چاہتا تہا کہ بجراج دیو
قتل ہو جاوے اور وکیل سنگہ بے مشارکت غیرے راجہ ہنو یہہ بات کہل گئی اور باپ
بیٹون مین سخت عداوت برپا ہوئی چونکہ راجہ محض بے انصافی پر تہا اہالیان دربار بہی
بجبراج دیو کیطرف مائل تہے آخر وہ بغض ظاہر ہوا اور لڑائی تک نوبت پہنچ گئی برج راج
دیو راجہ کے بیٹے نے سردار چڑہت سنگہ سکر چکیہ کو بڑہاری نذرانہ دینا کرکے اپنی
مدد پر بلایا اور اقرار کیا کہ اگر سردار ند کور رنجیت دیو پر غالب آکر جمون کا راج بجراج دیو
کو دلا دیوے تو زر نذرانہ پاوے سردار چڑہت سنگہ کہ مدت مدید سے جمون کی غارت
کا ارادہ دل مین مصمم رکہتا تہا باتفاق سردار حقیقت سنگہ و سردار جے سنگہ کہنیہ کے
جمون کو بامداد بجراج دیو کے روانہ ہوا جب یہہ خبر رنجیت دیو کو پہنچی کہ سکہون کا لشکر اسکی
لڑائی پر مستعد ہوا ہے تو اسنے سردار جہنڈا سنگہ و گنڈا سنگہ بہنگی مثل کے سردارون کو
اپنی مدد پر طلب کیا چنانچہ انہون نے بہی فی الفور جمون کیطرف کوچ کیا چونکہ یہہ دونو
لشکر آگے پیچہے جمون کو چلے جاتے تہے اتفاقاً متصل موضع واسو سہار علاقہ ظفروال
دریا کے نالہ کے قریب دونو لشکرونکا مقابلہ ہو گیا اور باہم لڑائی شروع ہوئی چند روز
ہنگامہ کشت و خون گرم رہا ایک روز چڑہت سنگہ کی عین لڑائی مین اپنی بندوق
پہٹ گئی اور مارا گیا اسکے مارے جانے کے بعد اسکی مثل کا کوئی افسر نہ تہا تو سردار جے
سنگہ و حقیقت سنگہ کہنیا نے اسکے ڈیرہ کا انتظام کیا چڑہت سنگہ کے مرگ سے
پشت سردار جے سنگہ و حقیقت سنگہ کی ٹوٹ گئی مگر ایک فریب کیا کہ ایک بہنگی یعنی مذہبی
سکہہ کو جو سردار جہنڈا سنگہ بہنگی کا نوکر تہا اپنے ساتہہ ملایا اور کئی ہزار روپیہ دینا کرکے
اسکو اسبات پر مستعد کیا کہ وہ اپنے مالک سردار جہنڈا سنگہ بہنگی کو قتل کر دیوے چنانچہ
اس نمکحرام نے اپنے مالک کو موقع پاکر قتل کر ڈالا جہنڈا سنگہ کے قتل ہوتے ہی انتظام

مثل بھنگیوں کا بگڑ گیا اور راجہ رنجیت دیو اپنی مراد سے ناامید ہو گیا اور سمجھا کہ اب
جب تک سردار جے سنگھ کہنیا سے سازش نہ کیجائے جان و مال و ملک کا بچنا محال
ہے اس خیال سے پہلے اسنے اپنے بیٹے برجراج دیو کو گدی کا امیدوار کرکے راضی کرلیا
پھر سردار جے سنگھ کہنیا کو ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ دیکر رخصت کیا ۱۸۳۸ بکرمی
مین راجہ رنجیت دیو بقضائے آلہی مرگیا اور برجراج دیو اسکا بڑا بیٹا اپنے باپ کی گدی پر
بیٹھا اور چاہا کہ دلیل سنگھ اپنے چھوٹے بھائی کا کام تمام کرکے تن تنہا بے فکر ہو کر سلطنت
کرے چنانچہ پہلے میاں زورآور سنگھ بھارا جہ گلاب سنگھ کے دادا کو اُسنے حکم دیا کہ جسطرح
ہوسکے دلیل سنگھ کو مار ڈالو چنانچہ اُسنے اس سے پہلو تہی کی اور نہ چاہا کہ اپنے عزیز اور آقا
بچہ پر ہاتھ اٹھائے پھر برجراج دیو نے میاں موٹا دلتال کو اسکام کے انجام پر مستعد کیا
اور وہ درپے اسبابت کے ہوا کہ جب موقع پائے اس نونہال جاہ و جلال پر خنجر چلائے
اتفاقاً انہین دنون مین دلیل سنگھ اپنے فرزند بھگوان سنگھ کو ہمراہ لیکر سری بھگوتی
دیوی کے درشن کے لئے ترکتا پہاڑ کو روانہ ہوا یہہ موقع میاں موٹا کو خوب ملا اور
اُسکے پیچھے پیچھے دیوی کے درشن کے بہانے فوج لیکر چلا جب متصل موضع چیرن بانگہ کے
پہنچا میاں دلیل سنگھ پر مرگ مفاجات کیطرح جا پڑا اگرچہ میاں دلیل سنگھ و بھگوان سنگھ
نے بھی بڑی جوانمردی کے ساتھ اُسکا مقابلہ کیا اور میاں موٹا کے بہت سے آدمی قتل کرکر آخر
خود بھی مارے گئے اور جیت سنگھ خوردسال بیٹا دلیل سنگھ کا معرکے سے بھاگ کر جان سلامت
لے گیا دلیل سنگھ و بھگوان سنگھ کے قتل کے بعد برجراج دیو کی خاطر جمع ہوگئی اور تسلی
خاطر سے راج کرنے لگا مگر مشیت ایزدی سے چارہ نہین ہے انہین ایام مین ایک اور
فتنہ تازہ ہوگیا اور سردار مہان سنگھ سکرچکیہ جو مدت سے اپنے دل مین جموں کے
غارت کرنے کا ارادہ مصمم رکھتا تھا اپنی مثل کے سواروں کو مسلح و مستعد کرکے بیخبر یکبیچ
بلغر جموں جا پہنچا اور ظاہر کیا کہ مین راجہ رنجیت دیو کی ماتم پرسی کو آیا ہوں لیکن سیٹے اسبابت

پر اعتبار نکیا اور اکثر لوگ اپنے مال و اسباب کو لیکر اور شہر چھوڑ کر چلے گئے راجہ بجراج دیو اسوقت بیمار رہتا تھا الیان سلطنت اُسکو لیکر مع خزانہ و مال و اسباب ضروری جمون سے نکلے اسوقت رؤسا شہر سردار کیخدمت مین آئے اور التجا کی کہ اگر سردار اس شہر کو نہ لوٹے تو ہم نذرانہ معقول ادا کر دینگے مہان سنگہ نے نذرانہ لینا منظور نہ کیا اور شہر والون کی تسلی کی کہ ہم شہر کو لوٹتے نہین آئے راجہ بجیت دیو کی ماتم پرسی کو آئے ہین افسوس کہ بجراج دیو مہان سنگہ کی مدارات نکرسکا اور گہر چھوڑ کر بہاگ گیا اب ہم ایک دو روز ٹہر کر اور سفر کی ماندگی دور کر کر چلے جاوینگے بظاہر تو سردار نے اسطرح سب کی تسلی کر دی مگر دوسرے روز شہر مین داخل ہو کر لوٹ مچا دی تین دن تک شہر لٹتا رہا شہر والے لوگ ایک ٹکڑے کو محتاج ہو گئے زر نقد و اسباب غلہ مین سے کچہہ کسیکے پاس باقی نرہا گیا بہت سی خلقت قتل مین آئی جب مہان سنگہ بعد قتل و غارت شہر کے واپس گیا تو بجراج دیو راجہ کو شہر مین لائے مگر وہ اپنی بیماری سے نہایت افسوس کرتا تہا اور کہتا تہا کہ اگر مین اچہا ہوتا تو کبہی شہر کو لوٹنے نہ دیتا پانچ برس اس راجہ نے راج کیا آخر سکہون کی لڑائی مین مارا گیا مختصر حال اس لڑائی کا یہہ ہے کہ پہلے قتل و غارت جمون کو جب چار برس گزر گئے اور شہر مین صورت آبادی کی نمودار ہوئی اور پہلے جو لوگ اپنا مال و اسباب لیکر شہر سے بہاگ گئے تہے پہر گہرون مین آموجود ہوئے تو سردار مہان سنگہ کو خبر پہنچی کہ اب شہر جمون پہر رونق پر آگیا ہے راجہ کا مال اور ساہوکارون کی دولت تمام شہر مین ہے اگر اسوقت لشکر لیکر وہان جائیے تو بے انتہا دولت پایئے یہہ خبر پاکر سردار مہان سنگہ دوسری مرتبہ شہر جمون پر چڑہ گیا اور ایسی جلدی اس سفر کو طے کیا کہ اُسکے جانے سے وہان کی رعایا کو خبر نہوئی جاتے ہی اُسنے شہر مین فوج بہیجدی اور غارت شروع کر دی راجہ اس آفت ناگہانی سے خبردار ہو کر فوج موجودہ کے ساتھہ سکہون کے مقابلہ کو نکلا اور نہایت دلیری و جوانمردی کے ساتھہ سکہان

تھارت گڑ کو شہر سے نکالا اور دریا کے کنارے لڑائی شروع کی بہت سے سکھہ مارے
آخر سکھہ بھاگ نکلے راجہ نے انکا تعاقب کیا اور کئی کوس تک دشمنوں کو لوٹتا اور
مارتا نکل گیا اتفاقاً راستہ میں راجہ کے سوار اِدہر اُدہر متفرق ہوگئے اور راجہ تہوڑے
سے آدمیوں کے ساتھہ رہ گیا تو دشمنوں نے پیچھے کیطرف عود کر کر راجہ برج راج دیو
پر برچہی ہنگی جسسے راجہ کے سینے میں کاری زخم آیا اُسی زخم کی حالت میں اسنے اپنے
تالکموں پر ایسے ایسے حملے کئے کہ ایک ایک حملے میں کئی آدمی قتل کئے آخر گہوڑے
سے گرا اور جان شیرین خداے جہان آفرین کے سپرد کی نعش راجہ کی اُٹھا کر جموں میں لائے
اور داغ دینے کے وقت رانی جمیال راجہ کی منکوحہ راجہ کی نعش کے ساتھہ ستی ہوئی اس
راجہ کی وفات کے بعد اسکا اکیلا خورد سال بیٹا سپورن سنگہ راج گدی پر بیٹھا
اور مختار المہام و مدار الامور سلطنت کا میاں موٹا قرار پایا مگر چند ماہ کے بعد چیچک کے
مرض سے وہ بھی مر گیا اور برج راج دیو کی نسل کا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا ناچار رعایا
و فوج و ارکین نے ملکر راجہ جیت سنگہ ولد دلیل سنگہ کے بیٹے کو جانشین کیا مگر بسبب اسکے
کہ وہ سادہ لوح لیاقت سلطنت کے کام کی نہیں رکھتا تھا رعیت اور حکومت نے
ترقی اُس سے حاصل نہ کی بلکہ دن بدن تنزل و ادبار کی صورتیں ظاہر ہوئیں اور راجہ
رنجیت دیو کے خاندان کی حکومت جموں سے بالکل جاتی رہی ۰

ذکر حکومت و ترقی اقبال خاندان مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر والی جموں وکشمیر

سابق تحریر ہو چکا ہے کہ راجہ رنجیت دیو کے چار بیٹے تہے ایک برج راج دیو دوسرا گہنسار دیو تیسرے
صورت سنگہ چوتہا بلونت سنگہ صورت سنگہ کی پشت سے یہہ خاندان آفتاب کیطرح چمکا جسکی روشنی
سے تمام کوہستان جموں و کشمیر اور تبت و لداخ وغیرہ کوہستانی ملک روشن ہو گیا صورت
سنگہ جو سب سے چہوٹا بہائی تہا حق سبحانہ تعالی نے اوسکی اولاد کو وہ بڑائی دی کہ تمام

زمانہکے بزرگ اسکی بزرگی کے قائل ہوگئے اوسکا بیٹا زورآور سنگہ جوانمرد پہلوان
صاحب قوت و زور نہایت ہوشیار و دانا ہوا اسکے صلب سے راجہ کشور سنگہ پیدا ہوا
اسکے تین بیٹے ہوئے ایک مہاراجہ گلاب سنگہ والی جموں و کشمیر دوم راجہ دہان سنگہ
وزیر باتدبیر و شیر روشنضمیر و مدار المہام سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور
سوم راجہ سوچیت سنگہ امیر کبیر صاحب عزت و توقیر اہل منصب و جاگیر پیدا ہوئے
جنکی ترقی دولت و اقبال سے خاندان کی عزت سہ چند ان بڑہ گئی مہاراجہ گلاب سنگہ
بہادر پانچوین ماہ کاتک سنہ ۱۸۴۹ بکرمی مطابق دوم ربیع الاول سنہ ۱۲۰۷ ہجری الاقدس
بدہ کے روز پیدا ہوا جسکی پیشانی سے پیدا ہونے ہی آثار دولت و اقبال و انوار حشمت
و اجلال جلوہ گر تہے اور بفضل خداوند لایزال اسی شخص نے وہ اقبال حاصل کیا کہ دوبارہ
اس خاندان کی حکومت نے عود کرکے ہر ایک خاندان کے آدمی کو معزز و مکرم بنایا
تفصیل اس بیان کی اور تشریح اس داستان کی یہہ ہے کہ راجہ جیت سنگہ راجہ دلیل سنگہ
کا بیٹا مسند نشین حکومت کا ہوا اوسکی نادانی و ناکردہ کاری و نالیاقتی سے تمام سلطنت
مین بے انتظامی ہوگئی فوج و مملکت کا سلسلہ درہم برہم ہوگیا ہر ایک اہلکار اپنے آپ کو
مالک و خودسر تصور کرنے لگا رانی بندرال جو راجہ جیت سنگہ کی منکوحہ تہی اسنے اپنے
خاوند کے حکم کو بالائے طاق رکہکر فرمانروائی کی باگ اپنے ہاتہہ مین لے لی مگر اس عورت
کے حکم کو کسینے نمانا اور سلطنت رہی سہی جاتی رہی اور نوبت یہان تک پہنچی کہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ والی لاہور کے دربار سے سردار حکما سنگہ کے نام حکم نافذ ہوا کہ فوج
لیجاکر کوہ جموں پر قبضہ کرے اس حکم کے جاری ہوتے ہی حکما سنگہ ایک جرار
فوج ہمراہ لیکر کوہ جموں پر چڑہ آیا اسطرف سے میان موٹا جو چہوٹا بہائی مہاراجہ
گلاب سنگہ کے دادا کا تہا یہہ خبر پاکر مستعد مقابلہ ہوا اور راجپوتوں کا لشکر جمع
کرکر اسنے پیدا جا اترا او شہر جموں سے ایک کوس کے فاصلہ پر بمقام گمٹ دورہ میش

دونون لشکر کا آپس مین مقابلہ ہوا اور تین چار گہنٹہ تک فریقین مین لڑائی رہی آخر بسبب اسکے کہ سکہی فوج بہت باسامان توپ و تفنگ اور تعداد مین بہت تہی اور یہہ مختصر لشکر بھاگا ان حیران و پریشان تہا فتح و نصرت شامل حال فوج سکہی کے ہوئی اس لڑائی مین مہاراجہ گلاب سنگہہ بہی سولہ برس کی عمر مین شامل فوج راجپوتون کے تہا اور باوجود خوردسالی کے ایسی ایسی بڑہ بڑہ کر میدان مین تلوارین مارتا تہا کہ جدہر جاتا دشمنون کے انبوہ کو آگے دہر لیتا اسی عمر مین مہاراجہ گلاب سنگہہ کو شکار کا شوق بہی بدرجہ کمال تہا ایک روز آپ نے اپنے جد امجد کا گہوڑا اپنے ہاتہہ سے زین کیا اور سوار ہوکر شکار کو چلا گیا واپسی کے وقت بسبب اسبات کے کہ گہوڑا تمام روز جولان مین رہا لنگ کرنے لگا اس سبب سے دادا خفا ہوا اور کہا کہ جب تم اپنی کمائی سے گہوڑا خرید کر باندہوگے تو تمکو اوسکی قدر معلوم ہوگی اب باپ کے مال کی کہ مفت کا مال ہے کیا قدر ہے یہہ بات مہاراجہ گلاب سنگہہ کے دل پر نہایت گران گذری اور اپنی والدہ سے کچہہ زیور لیکر اور گہوڑا خرید کر چاہا کہ کسیجگہہ نوکری کرکے سامان ریاست کا بہم پہنچاوین چونکہ ان دنون مین یہہ بات مشہور تہی کہ شاہ شجاع الملک شاہ کابل نئی فوج بہرتی کرتا ہے اسنے بہی ہمراہی فیروجہور و میان جے سنگہہ رودال ملازمین اپنے کے پشاور کے جانیکا ارادہ مصمم کر لیا مگر جب دریاے سندہ کے کنارے پر پہنچا دونو نوکرون نے ہمراہی سے انکار کیا اور نہ چاہا کہ ہم ہندو ہوکر مسلمان بادشاہ کی نوکری کرین ناچار مہاراجہ گلاب سنگہہ وہان سے واپس ہوکر چلا آیا اور مناسب نہ جانا کہ تنہا دم دریار و بہدم سفر مین جائے چونکہ پرگنہ سوکہو متعلقہ ملک کوہی سردار نہال سنگہہ اٹاری والہ کی جاگیر مین مہاراجہ رنجیت سنگہہ کے حکم سے عطا ہوچکا تہا اور سردار نہال سنگہہ کیطرف سے خوشوقت راے نام ایک کار پرداز پرگنہ مذکور پر حاکم تہا بسبب

عملداری جدید کے ملکیہ لوگ اُسکی اطاعت جیسے کہ چاہئے نہین کرتے تھے اُس نے
نئی فوج ملازم رکھنی شروع کی مہاراجہ گلاب سنگھ کو منظور ہوا کہ اُس فوجمین نوکری
اختیار کرے چنانچہ دیوان خوشوقت رای کے پاس بارادہ نوکری گیا اُس نے جب
یہ دریافت کیا کہ یہ شخص صاحب خاندان ہے تو اُسکی بڑی عزت کی اور دوسو
روپیہ ماہانہ مع اُن سپاہیون کے کہ مہاراجکے ہمراہ تھے مقرر کر دیا اور حکم
دیا کہ بمقام موضع سانگ قلعہ تعمیر کرائین زمیندار علاقہ کے اسبات سے برہم
پرخاش ہوئے اور نہ چاہا کہ وہان قلعہ تعمیر ہو دیوان نے اپنی فوج زمیندارون
کی سرکوبی کے لئے مامور کی زمیندار بمقابلہ پیش آئے اور ایسے لڑے کہ
دیوان کی فوج بہاگ نکلی اُسوقت اس شیر میدان شجاعت نے میدان مین رستم
و اسفندیار کی بہادری دکہلائی اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ ایسے ایسے حملے
دشمنون پر کئے کہ بہت سے اُنمین سے مار ڈالے اور باقیماندہ میدان چھوڑ کر بہاگ
گئے دیوان خوشوقت رای اس کار نمایان کے ظہور سے کمال خوشوقت ہوا چونکہ
اُنہین ایام مین مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کو یہ ارادہ مرکوز خاطر ہوا کہ ایک
رجمنٹ سواران قوم راجپوت ڈوگرا ایسی بہرتی کیجائے جسمین اچھے اچھے شریف
خاندانی سوار اور نجیب سپاہی مردان یکہ ہوون اسبات کے اہتمام کے لئے
میان موٹا جمول کے نام حکم جاری ہوا اور طلبی اُسکی حضور مین عمل مین آئی
یہ خوشخبری جب جمون مین پہنچی راجہ رنجیت دیو کے وقت کے اور فوج کے
لوگ جو روٹی سے عاجز ہوئے ہوئے جابجا پہر رہے تھے بارادہ ملازمت میان
موٹا کے پاس حاضر ہوئے اور میان کشور سنگہ مع اپنے تینون بیٹون گلاب سنگھ
و دہیان سنگھ و سچیت سنگہ جو تینون تنومند آور بہادر پہلوان سپاہی تھے
جمع آئے اور موٹا میان اس ہیئت مجموعی کے ساتھ بحضور مہاراجہ رنجیت سنگہ

کے حاضر ہوا اور سرفرازی پائی حاضری کے وقت میان ہوتا ہر ایک کے خاندانی اوصاف زبان پر لائے اور ان مین جسقدر معزز و حبیب الاعزاز لوگ تھے اُنکے اعزاز کے دلانے مین اُسنے کمال کوشش کی چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پہلے ہی اس عزیز خاندان کے اوصاف سُن چکا تہا اور میان زور اور سنگھ کی پہلوانیونکا حال کئی بار لوگون کی زبانی اُسکے گوش زد ہو چکا تہا میان کشور سنگھ کی اُسنے کمال عزت کی اور چاہا کہ اس عزیز خاندان کی عزت بدستور میرے دربار مین ہو میان کشور سنگھ کو مع ان بیٹون کے اہل دربار مین نوکر رکھ لیا گویا یہ پہلی حاضری اس خاندان کی سنہ ۱۸۶۰ بکرمی مین بمقام ڈسکہ کہ سیالکوٹ سے دس کوس بجانب جنوب واقع ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حضور مین عمل مین آئی ساٹھ روپیہ ماہوار کے ملازم تو تینون صاحبزادے میان کشور سنگھ کے سواران جرار افواج دشمن شکار مین ہوئے اور ایک ایک روپیہ یومیہ کے ملازم اوتم وجوالا و شام سنگھ بہادروال بسعی میان موتا سنگھ کے ہوئے سنہ ۱۸۶۹ بکرمی مین جب وزیر فتح خان وزیر مملکت کابل مہاراجہ رنجیت سنگھ سے خواہان امداد کا ہوا اور درخواست کی کہ مہاراجہ اوسکو ملک کشمیر عطا محمد خان باغی سے دلوا دین تو مہاراجہ نے اُسکی درخواست منظور کی اور دیوان محکم چند کو ایک شائستہ فوج کے ساتھ کشمیر کو روانہ کیا تو اُس فوج مین بہی گلاب سنگھ موجود تہا اور ولائیتون پٹھانون کے معرکہ مین اُسنے دادمردی و پہلوانی کی دی اور مہاراجہ سے خلعت حاصل کیا پہر جب بعد دخل قلعہ اٹک کے وزیر فتح خان نے چاہا کہ اٹک کا قلعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضہ و دخل سے چہڑا اور بیشمار فوج لاکر اُسنے قلعہ کا محاصرہ کر لیا تو اُس مہم مین بہی مہاراجہ نے دیوان محکم چند کو مع فوج ماتحت گلاب سنگھ کو مامور کیا اس جنگ مین میان کشور سنگھ گلاب سنگھ کا پدر بزرگوار بہی حاضر تہا کوہستانی رجمنٹ نے افغانون کے بڑے بڑے

حملے روکے اور سینکڑون دشمنون کو تہ تیغ کیا میان کشور سنگہ بہی زخمی ہوا
جب سکہی فوج افغانون پر فتحیاب ہوگئی اور افغانی لشکر پشاور کو بہاگ گیا
تو سکہی فوج لاہور کو آئی دیوان محکم چند نے میان کشور سنگہ اور اُس کے
فرزندون کی جوانمردی کا حال مہاراجہ کے روبرو بیان کیا جس سے مہاراجہ
بہت خوش ہوا اور منصب و جاگیر دیکر خورسند کیا انہین دنون مین میان موٹا
سنگہ جموال جمون مین باغوائے رانی بہدرال کے قتل ہوا مجمل ذکر اوس جوانمرد
کے قتل کا یہہ ہے کہ جب حکومت راجہ جیت سنگہ راجہ دلیل سنگہ کے بیٹے کی
جمون مین نہایت ضعیف ہوگئی اور رانی بہدرال اوسکی زوجہ بخلاف اپنے
شوہر کے حکومت مین دست انداز ہونے لگی تو فیما بین زوجہ اور شوہر کے
فتنہ و فساد کی آگ مشتعل ہوئی میان موٹا نے درمیان مین آکر صلح کرا دی
اور رانی کو حکمرانی سے باز رکہکر تعلقہ جگانوراا وسکی جاگیر مین دلا دیا مگر وہ
اس بات پر راضی نہوئی اور چاہا کہ کسی طرح میان موٹا کو قتل کر کے اسکے دست
تسلط سے رہائی پائے اتنے مین خبر مشہور ہوئی کہ شہزادہ کہڑک سنگہ خلف الصدق
مہاراجہ رنجیت سنگہ جو کوہ دامان کوہ کی فتوحات مین مشغول تہا پرمنڈل کے
قریب آ اُترا ہے رانی بہدروال جو میان موٹا سنگہ اور راجہ جیت سنگہ کے
دشمن تہی اس بات پر مستعد ہوئی کہ شہزادہ کو جمون مین طلب کر کے کل علاقہ
پہاڑ کا اوسکو دیدیوے چنانچہ اُسنے سب سے پوشیدہ ایک عرضی معرفت بہیا
رام سنگہ شہزادہ کیخدمت مین بہیجی اور التماس کی کہ اگر شہزادہ اسطرف رونق افروز ہو تو
بشرا علاقہ پہاڑ کا شہزادہ کے قبضہ مین آجائیگا یہہ خبر میان موٹا سنگہ کو پہنچی اُسنے بہی
ایک عریضہ شہزادہ کیخدمت مین روانہ کیا اور لکہا کہ اگر شہزادہ جمون مین تشریف لائے
راجہ جیت سنگہ اطاعت و فرمانبرداری مین حاضر ہے سرکار کے حکم سے اوسکو کسیطرح کا انحراف

نہوگا شہزادہ نے رانی کے عرض بقیہ کیطرف کچھ خیال نکیا اور میان موٹا سنگہ کی
التماس قبول فرما کر پرنڈل سے براہ چاہ تونان والہ نگروٹہ مین آ اترا اور کیفیت
حال مہاراجہ رنجیت سنگہ کیخدمت مین تحریر کی اور اجازت قبض و دخل کی چاہی
اُسکے جواب مین مہاراجہ نے حکم بہیجا کہ بہ تجویز و صلاح و صوابدید میان موٹا سنگہ
راجہ اجیت سنگہ شہزادہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اجازت دی کہ
شہزادہ اپنا قبض و دخل جمون کے علاقہ مین کرلے اور وجہ کفاف و گزارہ
راجہ اجیت سنگہ کے لئے مقرر فرمائے چنانچہ شہزادہ نے بارہ ہزار روپیہ کی
جاگیر راجہ اجیت سنگہ کو دی اور سردار جیت سنگہ کلال ساکن گجرات کو ناظم و
کاردار علاقہ جمون کا مقرر کیا اور تاکید کی کہ انتظام اس علاقہ کا میان موٹا سنگہ
کی تجویز سے کرے اور خود لاہور کو چلا گیا شہزادہ کے جانیکے بعد اجیت سنگہ
کلال مہاراجہ رنجیت سنگہ کی طرفسے کاردار علاقہ جمون کا قرار پایا اور مدار المہام
انتظام کا میان موٹا سنگہ رہا یہہ بات رانی بہدرال پر نہایت گران گذری اور
چند شریر و نخود درمیان مین ڈالکر کاردار کو یہہ کہلایا کہ جب تک میان موٹا سنگہ
درمیان ہے اس علاقہ کا انتظام تم ہرگز نکرسکوگے اور نہ تمہاری حکومت قائم
ہوگی یہہ بات سنکر دیوان اجیت سنگہ درپے اسبات کے ہوا کہ میان موٹا سنگہ
کا دخل انتظام ملکی سے اُٹہا دیوے آخر رانی بہدرال نے چند آدمیون سفاک و
دلیر جسم و ستمگار مسمیان ترہڈ و ستر وغیرہ کو اسبات پر مامور کیا کہ وہ موقع
پاکر میان موٹا کو قتل کرڈالین چنانچہ ایک روز میان موٹا سنگہ گہر کیطرف چلا جاتا تہا
رستہ مین وہ ناخدا ترس بیخبر اوسپر آپڑے اور گولیان مار کر کام اُسکا تمام کیا چند
ماہ کے بعد ترہڈ و ستر و دونو قاتل میان موٹا سنگہ کے بابا میان سنگہ و مولکراج
بیدی کی معرفت دربار لاہور مین آکر ملازم ہوئے ایک روز میان فتح میان سنگہ دربار

سے اپنے گہر کو چلا آتا تہا کہ رستہ مین تریڈو قاتل موٹا سنگھ کا ملگیا اور کلمات نازیبا
زبان پر لایا چونکہ میان دہیان سنگھ کی طبیعت حلیم و بردبار تہی اُسکو کچھ نکہا
جب یہہ ذکر گلاب سنگھ کے روبرو آیا وہ غصہ کی آگ سے لال ہوگیا دوسرے
روز جب دونو بہائی دہیان سنگھ و گلاب سنگھ دربار سے نکلے تو متصل دروازہ
بہائی شہر لاہور وہی دونو قاتل یعنے تریڈو و سترو ملگئے گلاب سنگہ نے دہیان سنگھ
کو تو کہا کہ تو سترو کا کام تمام کر اور خود تریڈو کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے
کنیز زادہ نمکحرام محسن کش ٹہر جا اور جو کلام کل کے روز تو زبان پر لایا تہا پہر لا
یہہ بات کہی اور بندوق اوسکے سر کی جس سے وہ فی الفور قتل ہوا اور دہیان سنگھ
نے جو بندوق سترو کے اوپر سر کی وہ گولی خطا گئی اور وہ بدحواس ہوکر ایک
راستہ چلتے ہاتھی کے نیچے گہس گیا دہیان سنگہ فی الفور گہوڑے سے اوترا
اور تلوار میان سے کہینچکر اُسکے پیچہے دوڑا مگر لوگ درمیان آگئے اور سترو
جان بچاکر بہاگ گیا جب یہہ ناگہانی واقعہ وقوع مین آگیا تمام شہر مین
شور ہوگیا کہ آج میان گلاب سنگہ نے فلان خون فلان مقام پر کردیا ہے
چونکہ باز پرس سلطانی کا اسمین سخت اندیشہ تہا میان گلاب سنگھ و دہیان سنگہ
اس حال کے انکشاف کے لئے خود مہاراجہ کے حضور مین حاضر ہوئے
جب ڈیوڑھی پر پہنچے حکم ملا کہ ہتہیار اوتار کر روبرو آئین اُنہون نے انکار
کیا اور جواب دیا کہ ہم روبرو حضور کے حاضر ہوکر ہتہیار اوتار کر رکھدینگے
مگر یہان اوتار کر رکھ نہین سکتے مہاراجہ نے اندر سے اپنی موتیون کی مالا بطور نشان
بہیجی اور یقین دلایا کہ ہتہیار اوتارنے کے لئے ہمارا حکم ہے تم ہتہیار اوتار کر چلے
آؤ چنانچہ یہہ حاضر ہوئے مہاراجہ نے اُنکو ملامت کی اور کہا کہ ایسا کرنا تمکو مناسب
نہ تہا اونہون نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا کہ یہہ دونو میان موٹا سنگہ ہمارے جد بزرگوار

سکے قاتل ہین اور باوجود ایسے جرم کے کہ اننسے واقع ہوچکا ہے ہمارے روبروے
کلمات بدزبان پر لائے چونکہ ہم راجپوت جانباز سپاہی متحمل ایسے ایسے کلمات
سکے نہین ہوسکتے تغضب وغصہ کی حالت مین ہم نے اپنے جد کے قاتل کو
مارڈالا ہے مہاراجہ نے جواب دیا کہ اب اس شور وفساد سے تمکو کیا فائدہ ملا جواب
دیا کہ فائدہ بنظر تجارون وسوداگرون کی ہوتی ہے ہم تو دشمن کا سر لینا اور اپنی
جان دینا جانتے ہین مہاراجہ کو یہہ مردانہ تقریر نہایت پسند آئی مگر بدین لحاظ
کہ ترہڈو مقتول شہزادہ کہڑک سنگہ کا مصاحب و باہمیان سنگہ و مولکراج بیدیکا
دست آوردہ و دوست تہا اور وہ سب یہہ چاہتے تہے کہ اُسکے خون کا عوض
لیا جائے میان گلاب سنگہ و دہیان سنگہ کو جمعدار خوشحال سنگہ کی نگرانین سپرد کیا
چندروز کے بعد پہر سرفرازی ملی اور مہاراجہ نے دونو کو روبرو بلاکر خلعت فاخرہ بخشا

روز بروز ترقی پانا اور اعزاز حاصل کرنا میان گلاب سنگہ و دہیان سنگہ کا دربار مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب مین

چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ فرمانفرمائے پنجاب کو بدل وجان یہہ امر منظور تہا کہ مردان
خاندانی اور رؤسا خاندان فرمانروائے دیگر انی اُسکے فیض عام سے فایدہ پاکر ایسے
مدارج علیا و مراتب والا پر پہنچین کہ تمام زمانہ اُنکے اعزاز و اکرام کو دیکہکر بصدق دل
و اخلاص باطن حاضر بارگاہ فلک پائیگاہ ہو اور ہر ایک ملازم و نمکخوار کو اپنے
سود و بہبود کیطرف سے تسلی ہوکر حوصلہ خدمت وجانفشانی کا بڑہے اسلئے خاندان
جموال پر مہاراجہ کی سب سے زیادہ نظر عنایت و مہربانی تہی اور چاہتا تہا کہ کسی طرح
یہہ عالی خاندان پہر اپنی موروثی دولت و آبائی حکومت پر پہنچ جائین اور قیامت تک
یہہ امر کتب تواریخ مین لکہا جائے کہ فلان خاندان کو جو بقضائے ربانی و گردش آسمانی اپنے
موروثی راج سے گر گیا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ کی دستگیری و فیض رسانی سے بدستور اپنے

خال پر بحال ہوا لیں اسی نظر سے میان گلاب سنگھ و دہیان سنگہ پر مہا راجہ کی
نظر عنایت و تلطف روز افزون تہی اور تہوڑی خدمت کے عوض مین بہت
سا انعام دیا جاتا تہا اور نوبت یہانتک پہنچی کہ سب سے اوّل مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے میان گلاب سنگہ کو بائیس سوارون کی افسری و نوکری سپرد فرما کر موا ضعات
کہرونی و بہنڈیان و ببول جاگیر مین دئیے اور حکم دیا کہ ان علاقون پر جا کر
اپنا قبضہ کر لے چنانچہ میان گلاب سنگھ دربار سے رخصت ہو کر پہلے بمقام
بلیتا جو ببول سے چار کوس کے فاصلے پر ہے پہنچا اور اوس مقام کا تہانہ دار
جو بتابعت پیش آیا بدستور اپنے عہدہ پر سرفراز ہوا وہان سے قلعہ سکنی کیطرف نہضت
کی قلعدار وہان کا بمقابلہ پیش آیا میان گلاب سنگھ نے بازوے زور آزما
و سر پنجہ کشور کشا دشمن کی گوشمالی کی اور قلعہ کا محاصرہ چارونطرف سے کر کے
بندوق رانی شروع کی اور چند روز مین وہ قلعہ فتح کر لیا اس لڑائی مین خفیف
زخم میان دہیان سنگہ کو بہی آیا مگر خیریت رہی چونکہ انہین ایام مین مہاراجہ
رنجیت سنگہ علاقہ دوابہ بست جالندہر مین بہ تسخیر قلعہ کہروتالہ مصروف تہا
وہان سے طلبی میان گلاب سنگہ کی عمل مین آئی میان ممدوح بہ تعمیل ارشاد
فی الفور حضور مین حاضر ہوا ایسے موقع مین کہ مہاراجہ قلعہ کے محاصرہ اور مورچال
کی تجویز مین بسواری فیل مصروف تہا میان گلاب سنگہ جب گہوڑے پر سوار ہاتہی
کے پاس پہنچا اور چاہا کہ زر نذرانہ پیشکش کرے گہوڑا اسپ دہا ہو گیا اور دونو
ہاتھ ہاتہی کے ماتہے پر رکہدئے فیلبان نے نذرانہ پکڑ کر مہاراجہ کی خدمت
مین پیش کر دیا یہ چالاکی سواری کی اور گہوڑے کی بیباکی جب مہاراجہ نے
دیکہی بہت خوش ہوا اور کام فتح قلعہ کہروتالہ گلاب سنگہ کے سپرد کر دیا میان
گلاب سنگہ نے اپنی تدبیر و تجویز سے محاصرہ قلعہ کا کر کے قلعہ پر آگ برسانا شروع کیا

قلعہ کے محاصرین جب محاصرہ سے تنگ آئے چاہا کہ قلعہ کے باہر نکلکر جنگ
کرین جب دشمن میدان مین آیا اور فوج سکھی دشمن کے مقابل ہوئی تو سب سے
پہلے میدان مین میان گلاب سنگھ آیا اور ایک ہی سخت حملے سے دشمنون کی جمعیت
کو پریشان کردیا اور گھوڑا خندق سے کود اکر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گیا وبکمال جوانمردی
وچالاکی برچھی قلعہ کی دیوار کے اوپر جاکر گاڑدی غرض اسی روز قلعہ فتح ہوگیا
مہاراجہ رنجیت سنگھ میان گلاب سنگھ کی جوانمردی و دشمن کشی سے بہت خوش
ہوا اور علاقہ لالہ وچہ بارہ ورام گڑہ بعوض نوکری دوسو سوار کے میان گلاب سنگھ
و دہیان سنگھ کی جاگیر مین دیا اور میان کشور سنگھ و میان سوچیت سنگھ
کے نام احکام جاری ہوئے کہ رام گڈہ کے قلعہ پر جاکر قبضہ کرلین اور مصر دیوانچند
کے نام پروانہ لکہا گیا کہ رام گڈہ پر جاکر دخل راجہ کشور سنگھ کا قلعہ پر کرا دیوے
چنانچہ قبض و دخل رام گڈہ پر اس خاندان نے بخوبی کرلیا اور میان زور آور سنگھ
میان گلاب سنگھ و دہیان سنگھ کا بزرگ جمون سے اوٹھکر اوسمقام پر سکونت
پذیر ہوا اور اسی جگہہ ولادت راجہ ہیرا سنگھ کی وقوع مین آئی من بعد جب مہاراجہ
رنجیت سنگھ والی لاہور نے ملتان پر یورش کی اور محاصرہ قلعہ کا ہوکر دونو طرف سے
توپ چلنے لگی تو ایک روز مہاراجہ کے لشکر کا افسر قلعہ کی دیوار کے نیچے مارا گیا اور
مہاراجہ نے حکم دیا کہ جو کوئی اس جوانمرد کی نعش قلعہ کی دیوار کے نیچے سے اوٹھا لائے
انعام پائے چونکہ نواب کی فوج قلعہ کی دیوار سے آگ کا مینہہ برسا رہی تہی کسیکو حوصلہ
نہوا کہ آگے بڑھے مگر اسوقت میان گلاب سنگھ بہادر سر پر سپر رکھے ہوئے آگے بڑھا
اور رستے گولون کا خیال کچھہ دل مین نہ لاکر بتعمیل ارشاد مہاراجہ کے لاش
اُس پہلوان مقتول کی دوش پر اوٹھائی اور خدمت مین لے آیا یہ حال دیکھکر
اراکین دربار نے نعرہ تحسین و آفرین کا بلند کیا اور مہاراجہ نے اس خدمت نمایان سے

کمال خورسند ہوکر خلعت گران بہا عطا فرمایا چونکہ قلعہ و علاقہ ریاست متعلقہ
کوہ جموں ایک مشہور علاقہ اور مستحکم قلعہ ہے اور اوسپر قبض و تصرف میان
دیوان سنگہ کا تہا اور دیوان سنگہ کے ساتھ بسبب اسکے کہ وہ میان موتا سنگہ
کے قتل مین ساعی ہوا تہا میان گلاب سنگہ و دہیان سنگہ کی کمال دشمنی تہی
اور چاہتے تہے کہ وہ علاقہ مہاراجہ رنجیت سنگہ ہمکو عطا کردین تو ہم دیوان سنگہ
کا علاقہ وہان سے اُٹہا دین مہاراجہ نے اس خاندان کی التجا منظور کی
اور سمت ۱۸۸۷ بکرمی مین وہ علاقہ میان گلاب سنگہ کو عطا فرمایا اور ایسے موقع
پر کہ میان گلاب سنگہ جموں مین رونق افروز تہا بہگوان سنگہ نام خدمتگار
مہاراجہ کا لاہور سے پروانہ لیکر آیا میان گلاب سنگہ اس مقصود کے حاصل
ہونے پر بہت خوش ہوا اور فی الفور فوج موجودہ ہمراہ لے کر ریاسی جا پہنچا اور
شہر مین جاکر تالاب کے کنارے فروکش ہوا گانوں کے رہنے والے بمتابعت
پیش آئے اور امان حاصل کی مگر باقیماندہ زمیندار جو پہاڑ کے مشکل گذار مقامون
مین رہتے تہے میان بہوپ دیو پسر دیوان سنگہ کے اغوا سے مقابلہ پر مستعد ہوگئے
میان گلاب سنگہ نے چاہا کہ انکی سرکوبی کیجائے چنانچہ ڈیڑہ پہر رات گئی کہ وقت ایک
دستہ فوج کا ساتھ لیکر زمینداران سندوان علاقہ خسال پر یورش کی وہ سب کے سب
پہاڑ پر بہاگ گئے اور گلاب سنگہ واپس ریاسی مین آگیا دوسرے روز زمینداران
موضع سلال کی سرکوبی منظور ہوئی یہہ موضع قلعہ ریاسی سے چار کوس دریائے
چناب پر واقع ہے جب فوج نزدیک پہنچی دیکہا کہ بہوپ دیو نے دوسرے کنارے
پر مورچہ باندہا ہوا ہے اور مستعد جنگ بیٹہا ہے اس لشکر کو دیکہکر اوس نے
بندوق رانی شروع کی یہہ حال دیکہا تو گلاب سنگہ نے فی الفور اپنی فوجکو لکڑیوں
کے کہاٹ باندہ کر دریا سے عبور کرایا مگر اپنی فوج بالکل وریا سے نہین اُتری تہی

کہ دشمن بہاگ گیا اور یہہ فوج دریا سے اوترکر متصل کوٹ نالہ ترپوکہ کے کنارے
اوتر پڑی رات کو اس طرف کے زمیندار جو دشمن کی رعایا تہے بندوقین
چلاتے رہے صبح ہوتے ہی مسمی سری پت وہاندی کوٹ کا مقدم جو مفسدون کا
سرگروہ تہا بذریعہ بلا پنڈت کے حاضر آیا اور التجا کی کہ ہم مین سے جو حاضر ہوجاوے
اوسکا قصور معاف کیا جاوے گلاب سنگہ نے یہہ بات منظور کی مگر اوسیوقت سوار
ہوکر اور اوسکے جانے سے اول موضع کوٹ مین پہنچکر قبضہ کرلیا یہہ خبر پاکر وہ بہاگ
گیا ایک رات فوج وہان رہی دوسرے روز حکم صادر ہوا کہ فوج والے موضع
کوٹ کو لوٹ لین چنانچہ لوٹا گیا اور فوج کو لیکر گلاب سنگہ ریاسی مین آگیا اوسی روز
برہمن جمع ہوکر آئے کہ اگر سری پت کو اوسکا لوٹا ہوا مال واپس ہوجاوے تو وہ خدمت
مین حاضر ہوتا ہے چنانچہ عرض اوسکی منظور ہولی اور مال مویشی اوسکا کل واپس
کردیا مگر وہ پہر بہی حاضر نہوا اور تین سو روپیہ نذرانہ کا برہمنونکی معرفت بہیجدیا گلاب
سنگہ نے بنظر استحکام دریا کے کنارے ایک قلعہ کی بنا ڈالی اور بہیم گڈہ اوسکا نام
رکہا بعد اس انتظام کے مسمی لبتنا کو ریاسی کا قلعہ دار بنایا اور خود گلاب سنگہ نے لاہور
کو مراجعت کی مگر تہوڑی مدت کے بعد خبر پہونچی کہ زمینداران قوم خسال نے پہر
شورش برپا کی اور اطاعت سے منحرف ہوکر دشمن سنگہ کے مین اسواسطے گلاب سنگہ پہر ریاسی مین
آیا اور مفسدون کو سخت سزادی اونکے گہربار لوٹ لئے اور سرگروہ انکا برہمنونکی معرفت
نہائیت نادم وشرمسار ہوکر حاضر آیا اور خراج معمولی ادا کرکے لئے اقرارنامہ لکہدیا چونکہ اصل
مین میان بہوپ دیو اس علاقہ مین فساد اور شورش کا سلسلہ جنبان تہا یہہ انتظام
اوسکو ناگوار گذرا اوسنے چاہا کہ کسیطرح پہر زمینداروں کو اپنا مطیع بنائے تو اوسنے ایسا کیا کہ پہلے اپنے
باپ کو جو لاہور مین مقید تہا قید سے بہگا لایا اور ایک پروانہ جعلی بناکر ظاہر کیا کہ یہہ پروانہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ہے مہاراجہ نے ہمپر مہربان ہوکر یہہ ملک پہر ہمکو دیدیا ہے اور دیوان سنگہ کو

خلعت دیکر رخصت کیا ہی بیچارہ ناخواندہ نادان رعیت پہر اوسکی دم مین اگئی اور
شورش برپا کرکے قلعہ ریاسی کا محاصرہ کرلیا اسوقت وزیر زورآور سنگہ گہوریہ کہ انہین
دنون مین گلاب سنگہ کے حکم کے بموجب لاہور سے آیا تہا قلعہ کے استحکام مین مصروف
ہوا اگرچہ قلعہ مین پانی کی کمی نہایت تہی مگر اس لائق افسر نے انتظام اسکا بہی کرلیا
اور لاہور کو خبر لکہی یہہ خبر جب میان کشور سنگہ گلاب سنگہ کے باپ کو پہنچی اوسنے
امگڈہ سے چند سوار دلاور جنگ آزما زورسنگہ کی مدد کو بہیجے اور نیز دیوان امیر چند
گلاب سنگہ کے دیوان نے جو جمون مین قیام پذیر تہا اپنی قوم سے اسباب مین
استمداد چاہی اور بہوانی شاہ بہابڑہ ساہوکار جمون سے روپیہ قرض لیکر گولہ بارود
خریدا اور قلعہ ریاسی کی سپاہ کو بہیجا اور مسمی میان بدہنا کو جو رشتہ دار میان موتہ سنگہ
کا تہا اپنے ساتہ ملاکر مدد و معاون بنایا اوراوراکا برشل میان جسنا و دلاو جہیلا جاگیرداران
چناس و مقدمان اریپا اور جمعیت لشکر کی پانسو کے قریب ہو گئی تو دشمنوں کے مقابل
جا اترا او بندوقچین دشمنون پر سرکین دشمن فی الفور قلعہ کا محاصرہ چہوڑکر بہاگ گئے
اور موضع گران کے پاس جا اترے اور یہہ فوج داخل قلعہ ہوئی دوسرے روز میان
جواہر سنگہ اگا دریہ قلعہ سے اپنے چند نوکرون کے ساتہ نکلکر دامن کوہ کو جاتا تہا دشمنون
نے جب اوسکو دیکہا کہ تہوڑے آدمیون کے ساتہ جاتا ہے تو حملہ آور ہوئے اور اوسکو
بہی مد میان سے لیا اور فریقین کیطرف سے بندوقین چلنے لگین اوسی وقت اسبات
کی خبر دیوان امیر چند کو قلعہ ریاسی مین ہو گئی اور قلعہ سے فوج نکلکر اوسکی امداد
کی تہوڑی سی لڑائی کے بعد بہوپ دیو پہاڑ پہ بہاگ گیا اتنے مین خود گلاب سنگہ
ایک برجستہ دستہ فوج کے ساتہ ریاسی مین جا پہنچا اور اہلکاروں کی خدمات سے خوش
ہوکر خلعت دیے بہادر دیوان امیر چندکو اور چوڑی گڑہ عطا میان زورآور سنگہ و چراغ
اگا دریہ کو عطا کی اور دلاوروں کو بہی خوش کیا گلاب سنگہ کے جانے سے سب زمیندار

نہایت انکسار کے ساتھ خدمت مین حاضر آئے جب سبہی صورتا ہگیال مفسدونکا
مقدم نذرانہ لیکر حاضر آیا تو گلاب سنگہ نے اوسکو کہا کہ تمنے مفسدونکے ساتھہ شامل ہوکر
ہماری محصور فوج کو سخت تکلیف پہنچائی اور لوگونکو تمنے اغوا کیا کہ قدیمی جاگیردار ہمارا
بہوپ دیو ہے اُسکی اطاعت کرنی چاہئے اب تمہاری نذر قابل پذیرائی نہین اُسنے
گستاخانہ جواب دیا کہ ہان بیشک ہفت پشتی حاکم و جاگیردار ہمارا بہوپ دیو تہا اُسکی
اطاعت ہمارا باپ دادا کرتے آئے تہے تم تو آج زبردستی اس ملک پر قابض ہوئے ہو یہ تقریر
سنکر گلاب سنگہ سخت غضبناک ہوا اور تلوار کہینچکر سر اوسکا گردن سے الگ کر دیا
اور اوسکے جسم کے چار ٹکڑے کر کر شیشم کے درخت کیساتہہ لٹکوا دیئے اُس روز سے
سب زمیندار ڈر گئے اور انتظام بحالی ہوگیا اس انتظام کے بعد بہوپ دیو اور ڈیڈو
نے مفسد ہو کر علاقہ ونسال میان موٹا سنگہ کی وارثون کی جاگیر پر یورش کی اور
اوسکو لوٹنا چاہا گلاب سنگہ نے جب یہ خبر سُنی دو سو سپاہی اپنے ساتھہ لیکر اونکی
سرکوبی کو سوار ہوا مفسد ایسی پیچ در پیچ پہاڑی مقامات پر جا چہپے کہ گہوڑا وہان نہین
جا سکتا تہا اسواسطے گلاب سنگہ پا پیادہ ہو لیا اور تمام رات اُنکا تعاقب کیا دو گہڑی رات
سے علاقہ ونسال پہنچے مگر وہان مفسدونکا نشان نپایا فی الفور اونکے تعاقب
مین موضع ٹہنڈا پانی و دہتواڑہ کیطرف روانہ ہوا دوپہر دن کے وقت وہان جا پہنچا
چونکہ دشمن صاحب بائی برہمن کے گہر مین قیام پذیر تہے گلاب سنگہ کے آنے کی خبر سنکر
بے اختیار بہاگے میان ڈیڈو تو کوہ سیوالا اور بہوپ دیو سروٹہہ کیطرف بہاگ گیا
اُسوقت گلاب سنگہ کے پاؤن بسبب پیادہ چلنے کے آبلے پڑ گئے ہوئے تہے اور پانی انمین
سے جاری تہا مگر سپر بہی گلاب سنگہ بہوپ دیو کے تعاقب پر چلا مگر وہ جنگل مین چہپ
گیا اور چار کس اُسکے ہمراہی پکڑے گئے رات کو گلاب سنگہ سروٹ کے مقام پر رہا اور طعام
کی جگہہ بہوسے ہوئے غلہ پر قناعت کی وہانسے میان ڈیڈو کے اجتماع پر حملہ کیا اور

گہنٹہ تک بندوق کی لڑائی رہی آخر دشمن بہاگ گیا اور گلاب سنگہ جمون مین رونق
افروز ہوا اور میان سکہا سنگہ اور گدی باغل کو جواہر سنگہ اگا دیہ کی تلاش کے
لئے مامور کیا یہ شخص ایک مصاحب وشیر میان ڈیڈو کا تہا وہ خبر لائے کہ جواہر
سنگہ موضع گدڑہ کے خارستان مین قیام پذیر ہے پہر رات رہی کیوقت گلاب سنگہ
اُدہر کو روانہ ہوا جاتے ہی اُسکا محاصرہ کر لیا دشمنون نے کمال ہیبت و دہشت سے
اپنا سامان وسلاح وہان ہی چہوڑے اور خود بہاگ گئے اُنکے ہتہیار و سامان رجہ
گلاب سنگہ کی فوج کے ہاتہ آیا اور ایک آدمی اُنمین سے پکڑا گیا وہان خبر پہنچی کہ میان
سوچیت سنگہ کو جو راگڈہ اپنی جاگیر مین فرود تہا گورکہ سنگہ لمبا کے ساتہ موضع کہرلے
کی حد پر تنازع واقع ہوا ہے اور سردار گورکہہ سنگہ نالہ بسنتر پر اوسکو بند بنانے
نہین دیتا اور آپسمین لڑائی شروع ہوگئی ہے گلاب سنگہ نے پہلے کسیقدر آدمی اپنی فوج
مین سے میان سوچیت سنگہ کی حمایت کو مامور کئے پہر خود بہی اسطرف کو گیا جب متصل قلعہ
ونڈوٹ نالہ بسنتر کے کنارے پر جا اُترا قلعہ والون نے گولیان مارنی شروع کین جب
گلاب سنگہ نے یہ حال دیکہا پہلے موضع ونڈوٹ پر قبضہ کیا اور لوگون کے گہرون سے نردبان
اُٹہا لائے اور قلعہ کی دیوار پر لگا دئیے اور دیوار پر فوج چہڑہ گئی قلعہ والونے ناچار
امان مانگی اور سب ہتیار اور تیئس راس اسپ دیگر چاڈرے میان کشور سنگہ و میان سوچیت سنگہ
بہی اسمقام پر گلاب سنگہ سے ملے انکی تجویز سے وہ قلعہ بدستور قلعہ والون کے سپرد کر دیا
سنہ ۱۸۷۵ بکرمی مین گلاب سنگہ کے نام ایک پروانہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کا بدینمضمون صادر ہوا کہ
خود تو اپنے علاقہ جاگیر کے انتظام مین مصروف رہے اور میان دہیان سنگہ کو حضور مین بہیجدے
چنانچہ میان دہیان سنگہ باتفاق میان ہوشیار اور میان گجیل سنگہ وغیرہ وزیر آباد کے
مقام پر حاضر حضور ہوا مہاراجہ نے بڑی مہربانی کی اور خدمت ڈیوڑہی کی اُسکے سپرد فرمائی ہے
ڈیوڑہی کی خدمت پہلے جمعدار خوشحال سنگہ کے سپرد تہی مگر اُسکے غرور و تکبر و بدخلقی کے سبب

دربار کے لوگ شاکی ہتھے اسواسطے یہ خدمت اُن سے لے لی گئی اور میان دہیان سنگہ کو سپرد ہوئی اور جمعدار خوشحال سنگہ کو وصول خراج و نذرانہ کے لئے ملتان کو روانہ کیا گیا اس خدمت کے سپرد ہونے سے میان دہیان سنگہ کی عزت دربار مین بہت بڑہ گئی اور دربار کے ارکین و عمائد سلطنت سے شمار ہونے لگا سنہ ۱۸۷۶ بکرمی مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کشمیر پر مہم کی اور یہ خاندان جموال کا ہی سبکا سب اُسوقت یار رکاب تہا میدان جنگ مین گلاب سنگہ و دہیان سنگہ و سوچیت سنگہ نے موروثی بہادری کے جوہر دکہائے اور ایسی ایسی دلاوریان کین کہ رستم و اسفندیار کی بہی چشم زمانہ نے نہ دیکہی ہونگین ٭

تفویض ہونا علاقہ جموں کا اول بعوض نگاہداشت فوج میان گلاب سنگہ کو اور ملنا خطاب راجگی کا میان کشور سنگہ پدر گلاب سنگہ کو اور مفتوح ہونا ملک کشتوار کا اور لیا جانا قلعہ سنگیر کا اور جنگ کرنا یوسف زیئون سے اور مارا جانا میان فیدو مفسد کا لڑائی مین اور گرفتار ہونا اغر خان مفسد کا اور پہر عطا ہونا ملک جموں کا میان گلاب سنگہ کو اور حاصل ہونا خطاب راجگی کا گلاب سنگہ اور سوچیت سنگہ کو سرکار لاہور سے مع دیگر واقعات

نقشبندان نگارستان اخبار و کارپردازان کارخانۂ اظہار اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ چونکہ تفضل ربانی و تلطفات سبحانی دولت و اقبال خاندان جموال کی روز بروز ترقی مین تہی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب اس خاندان کے خورد و بزرگ پر اسقدر مہربان تہا کہ اسقدر عنایت و مہربانی اور کسی امیر کے حال پر مبذول نہ تہی چنانچہ ایک روز گلاب سنگہ و رنجیت سنگہ بعد دربار مین حاضر تہا مہاراجہ نے گلاب سنگہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جموں کا علاقہ ہم تمکو ٹہیکہ پر دینا چاہتے ہین تمہاری کیا مرضی ہے

گلاب سنگہ نے عرض کی کہ اس علاقہ مین ہماری برادری کے لوگ بہت ہین اُن سے
نقد معاملہ وصول ہونا مشکل ہے البتہ بٹائی ہو سکتی ہے اگر حضور براہ خداوندی فوج
کی نگہداشت کے عوض مین وہ علاقہ ہمارے سپرد کرے تو کمال پرورش ہوگی
چنانچہ یہ التماس منظور ہوئی اور پروانہ جاری ہوا اور میان کشور سنگہ گلاب سنگہ
کے [illegible] راجگی کا خطاب عطا ہو کر خلعت فاخرہ ملا اور حکم ہوا کہ راجہ کشور سنگہ
جمون مین رہکر بانتظام ملک مصروف رہے اور سات سو سوارون کی نوکری سوائے
سواران سابق کے حضور مین اعوض علاقہ جمون دیا کرے اور گلاب سنگہ کو حکم ملا
کہ وہ علاقہ کشتوار کو فتح کرکے شامل علاقہ جمون کے کرے چنانچہ گلاب سنگہ اس
ارادہ پر قائم ہو کر پہاڑ مین آیا اور علاقہ بھلوالتہ مین اُتر کر دیال چند راجہ چینی
وزیر جرا سند کی معرفت اپنے پاس بلایا جب وہ آیا تو گلاب سنگہ نے اپنا ارادہ جو دربارۂ
تصرف علاقہ کشتوار کے تہا ظاہر کیا چونکہ اُسکے علاقہ کی حد کشتوار کی حدود کے
ساتھ ملحق تہی اُسنے وعدہ کیا کہ اسمین ہر نوع مددگار و معاون رہونگا اس قرار
کے بعد گلاب سنگہ نے اپنی فوج کو جمع کیا فوج حشری ہی علاقہ سے اکٹھی کر لی اور
دریائے چناب کے کنارے جا پہنچا اور فوج سب کی سب رسّیون کے ذریعہ سے دریا
اُتر گئی اور بمقام دوڈہ جاکر مقیم ہوئی اور بتقاضاے ملک داری ایک حیلہ یہ کیا
کہ گلاب سنگہ نے براہ حیلہ سازی ایک پروانہ بنام وزیر لکہپت مختار و مدار المہام
راجہ کشتوار کے اس مضمون سے لکہا کہ عرضی تمہاری پہنچی کیفیت معلوم ہوئی اور تمہارے
لکہنے سے ہم اسجگہ تک آ پہونچے ہین اور یقین ہے کہ آئندہ تم بدل و جان
ہماری خیرخواہی مین سرگرم و ساعی رہو اگرچہ وہ وزیر ہرگز کوئی آمیزش اور
نوشت و خواند گلاب سنگہ کے ساتھ نہین رکہتا تہا مگر بدین خیال یہ تحریر اُسکے نام
بہیجی کہ جب راجہ کشتوار کو یہ آمیزش معلوم ہو جائیگی فوراً قتل کرا دیگا اور ایک شخص

بہادر دلاور مدار المہام ریاست کا جسکے ہاتھ مین بندوبست ریاست کا ہے قتل
ہوجائیگا اور ہم بہت جلد اُسکے علاقہ پر قبضہ پا لینگے جب یہ پروانہ ایک جاسوس
کے ہاتھ روانہ کیا گیا تو اسکو فہمایش کی گئی کہ تم اسطرح پر وہان جانا
کہ تمہارے جانیکا مطلب فاش ہوکر یہ تحریر راجہ کشتوار کے ملاحظہ مین گذر جائے
پس اُسیطرح وقوع مین آیا کہ وہ پروانہ راجہ تیغ سنگھ فرمانروائے کشتوار تک
جا پہنچا اور اُسنے وہ پروانہ دیکھتے ہی بلا تحقیقات اپنے بہادر خیرخواہ وزیر
کی نسبت قتل کا حکم صادر کیا مگر وزیر کی عمر ابھی باقی تھی اور وہ ہاتھ پر زخم
اُٹھا کر راجہ کے پاس سے بھاگ گیا وزیر کے علیحدہ ہونے سے سلسلہ انتظام فوجی
و ملکی راجہ کا برہم و درہم ہوگیا اور بحالت ناچاری حکومت سے دست بردار ہوکر
لاہور کو روانہ ہوا اور میان چین سنگھ گلاب سنگھ کی طرف سے حاکم کشتوار کا مقرر
ہوا اور اس کام سے فارغ ہوکر گلاب سنگھ منگیرہ کی مہم مین بحکم مہاراجہ رنجیت سنگھ
گیا اور بڑے بڑے کارنمایان ظاہر کئے پھر مفسدان یوسف زئی کو سزائے قرار واقعی
دی چونکہ میان ڈیڈو جو ایک شخص دلاور و بہادر علاقہ جمون مین تھا اور اپنے
علاقہ سے بیدخل ہوکر اُسنے پیشہ رہزنی و قزاقی اختیار کیا ہوا تھا تمام پہاڑ کی رعیت
اُسکے ہاتھ سے نالان تھی خصوصاً جمون کے قرب وجوار مین تو وہ ہمیشہ دست
تطاول و تاراج دراز کرتا رہتا تھا بلکہ بعض اوقات تو شہر مین داخل ہوکر رعیت کو
لوٹ لیجاتا تھا بعہ رام سنگھ و دیوان بھوانیداس پشاوری مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے حکم سے فوج لیکر وہان گئے مگر اُسکا انتظام نہوا پہاڑ کے اُدہر ہمیں بھی جنگی بدعملی
پہاڑ سے وقوع مین آچکی تھی مثل دہرم سنگھ رسے لوریہ و میان چہتو و میان چین سنگھ
ہنسالی والہ وغیرہ اُسکے ساتھ اس فتنہ پردازی مین شامل تھے بلکہ بعضے زمیندار
عزت دار مقدم و نمبردار تعلقات کئے اُنکی دوستی کا دم بھرتے تھے جب اسکی شورش

بدرجہ نہایت پہنچی تو لاہور سے نین سنگہ کمیدان و فتح سنگہ مان و دیوان شنکرداس دوگل و دوند بخشان و دیوان کرپارام چوپڑہ و سردار عطر سنگہ و موہر سنگہ وسو دوتر ہیند اس پشاوریہ و دیوان کو بہ و گہسیٹامل اروڑہ و دیوی سہائے و لالہ دانامل برجستہ فوج کے ساتھ اسکی سرکوبی کو آئے اور بعد کئی معرکون کے ڈیڈو کے ہمراہی بہت سے اُنہون نے گرفتار کئے اور بہت سے قتل کرڈالے مگر ڈیڈو بذات خود گرفتار نہوا بلکہ روز بروز اُسکا فساد و فتنہ بڑہتا جاتا تہا گویا تمام پہاڑ کا علاقہ اُسکی سبب سے پر فتنہ و فساد ہوگیا تہا پہاڑ کے راجپوت سکہون کی حکومت کو کچھ خیال مین نہین لاتے تہے اور نوبت یہانتک پہنچی تہی کہ جو سپاہی جمون سے باہر قضا حاجت کیلئے بہی جاتا مارا جاتا ایک روز سکہ سردارون نے اُسکو امید و ارعطای خصوصیات جاگیر بقول و قسم کرکے اپنے پاس بلایا جب وہ آیا تو قید کرلیا گیا تمام دن ڈیڈو قید رہا دو گہری دن رہے ظاہر کیا کہ مجکو حاجت قضا حاجت کی ہے سپاہی پہرہ والہ اُسکے ہمراہ لوٹا پانی کا اُٹہا کر گیا جب باہر گیا وہی لوٹا سپاہی کے مغز مین ایسا مارا کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور خود ڈیڈو بہاگ گیا ایک دن ڈیڈو خاص بمقام منڈی یعنے دار الریاست جمون نہنگ سنگوت یعنے اکالیون کی فوج پر آپڑا بہت سے سکہ مار کر اور منڈی کو آگ لگا کر چلا گیا اور پہلوان پرزور ایسا تہا کہ جسکو اُسکی تلوار سے زخم آیا وہ نہ بچا الغرض سکہ سرداروں نے جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حکم سے وہان گئے تہے ڈیڈو کی سرکوبی مین بہت کوشش کی مگر سب بیکار گئی از دست تمام پہاڑ مین تازہ فتنہ برپا ہوگیا اُنہین دنون مین پنڈت بیربر نے کشمیر سے سیبون کی ڈالی مہاراجہ رنجیت سنگہ کے لئے روانہ کی جب وہ کشمیری پہونچ لیکر جمون کی نواح مین پہنچے اور راہ مین سات کوس فاصلہ پر ٹکش ہوئے میان ڈیڈو نے ایسی چالاکی کی کہ ٹہوون مین سے میوہ سب نکال لیا اور اُسکے عوض مین گوبر بہر کے ٹہون کو بند کردیا جب لاہور مین آکر دیکہا گیا اور کشمیریون نے ڈیڈو کی چالاکی اور ظلم کی فریاد حضور مین کی تو اُسوقت

مثال گلاب سنگہ حضور مین حاضر تہا دست بستہ ہوکر عرض کی کہ مہاراج
ایک شیر جنگل مین سویا ہوا تہا اُسکی موچہ ایک چوہا کتر لے گیا شیر جاگا تو چوہے کی
تلاش مین پہرنا شروع کیا اور چاہا کہ اگر چوہا ہاتھہ آجائے تو اُسکو اس گستاخی
وبے ادبی کی سزا دیوے مگر شیر کو چوہے کا دستیاب ہونا محال تہا آخر بلی خدمت
مین حاضر آئی اور عرض کی کہ اے شہنشاہ تیری شان کے یہہ شایان
نہین کہ تو ایک چوہے ناچیز کی تلاش مین سرگردان پہرے یہہ خدمت کسی گربہ
عاجز کے سپرد فرمائے کہ چوہے کی گردن کاٹکر حضور مین حاضر کرے اسی طرح
ڈیڈو کا مارنا اور چوہے کو سزا دینا حضور کا کام نہین جو بجائے شیر دلیر پنجاب
کی حکومت کر رہے ہین یہہ خدمت مجہ بلی کو سپرد فرمائی جاوے مہاراجہ اس
تقریر سے بہت خوش ہوا اور اُسیوقت ایک جوڑہ شال بیش قیمت جو مہاراجہ
خود پہن رہا تہا گلاب سنگہ کو بخشا اور جموون کی مہم اُسکے سپرد فرمائی اور نیز سردار
عطر سنگہ کلال و جگت سنگہ اٹاری والہ وغیرہ چند سرداروں کے نام احکام جاری ہوگئے
کہ گلاب سنگہ کے ہمراہ جموون کو جائین اور نیز حسب تجویز و صوابدید گلاب سنگہ کے
وہ سردار قیدی جو بجرم امداد و اتفاق میان ڈیڈو کے قلعہ شیخوپور وغیرہ مین قید
تہے چہوڑکر گلاب سنگہ کے ہمراہ کردئے وہ لوگ جو پہاڑ کی قومون کے سرگروہ تہے
اس رہائی مین گلاب سنگہ کے ممنون منت و مرہون احسان ہوئے اور امداد و اعانت کیلئے
کمر باندہ لی جب یہہ لشکر جموون جا پہنچا اُنکی ہدایت سے بہت سی قومون نے اطاعت
کر لی اور صورت انتظام کی نمودار ہوئی چونکہ میان ڈیڈو ایک مقام پر قیام پذیر
نہین تہا اور وہ بدہ قصبہ بقصبہ گردش کرنا اُسکا کام تہا اور جس گانوکے باہر
جاکر وہ اُترتا گانووالون کو اپنی رسد کے سامان کے واسطے حکم دے بہیجتا
تو گانووالے فی الفور حکم کی تعمیل کرتے اور کہانا جتنا مطلوب ہوتا تیار کرکے لے آتے

پس گلاب سنگھ نے بھی وتیرہ اختیار کیا کہ جس گانوٴمین جاتا کہلا بھیجتا کہ میان
ڈیڈو کا ڈیرہ باہر آیا ہے رسد پہنچاوٴ جب زمیندار رسد لاتے فوراً گرفتار
کر لئے جاتے اسی طرح بہت زمیندار مقید ہوئے پھر تو اُس سے ڈیڈو کا بھی
اعتبار اُٹھ گیا جہان وہ جاتا لوگ جانتے کہ یہ گلاب سنگھ ہے رسد
وغیرہ سے بالکل انکار کرتے جب یہ فوج ڈیڈو کی تلاش میں مقام چکٹی
تک پہنچی میان ڈیڈو وہان نہ تہا میان ہزاری اُسکا باپ جو نوے برس
کی عمر کا تہا نوجوان پہلوانون کی طرح میدان مین تلوار کہینچکر آیا اور عطر سنگھ
کے مقابل ہوا عطر سنگھ نے اسکو آواز دی کہ ہتہیار پہینک دے کہ جان سے
تجھکو امان ملے میان ہزاری نے جواب دیا کہ مردون کو تلوار کے نیچے مرجانا بہتر
ہے اس سے کہ دشمن کی قید مین آئین اور آبرو برباد کرین چنانچہ چند حملون کے
بعد مارا گیا پھر یہ فوج موضع چڑماسے مین پہنچی جہان خود ڈیڈو قیام پذیر تہا
وہان سے ڈیڈو تہوڑے سے مقابلہ کے بعد اپنے عیال و اطفال لیکر کوہ کٹرکیا پر
بہاگ گیا۔ گلاب سنگھ وہان جا پہنچا اور پہاڑی کو محاصرہ کر لیا چنانچہ داہنی طرف
دھرم سنگھ رسے پوریہ مع میان نانٹے دیگرا ور میان جگت سنگھ
اٹاری والہ و سردار عطر سنگھ کلال اور بائین طرف گلاب سنگھ تمام رات
یہ محاصرہ رہا صبح کو وزیر زورآور گلوریہ و میان لشتا وغیرہ سواران کوٹلی
کے راستے پہاڑ پر چڑھے اور حکم دیا کہ اگر میان ڈیڈو لڑے تو اسکو
ماردو اور اگر پناہ مانگے تو گرفتار کر لینا جب میان ڈیڈو نے جانا کہ چارون
طرف سے قافیہ تنگ ہے تو مسلح ہو کر جگت سنگھ اٹاری والہ کے لشکر کی
طرف بڑھا اور ان مین سے سردار عطر سنگھ کلال نے آگے جاکر ڈیڈو کو تلوار
ماری کچھ خفیف زخم اسکو آیا تلوار کا وار سہا کر ڈیڈو نے بڑے غضب مین

عطر سنگہ پر تلوار ماری اور کہا کہ قزاق تو نے میرے باپ کو مارا بوڑھے پر
ہاتھ چلایا نوجوان کی یہہ ضرب ہے وہ تلوار عطر سنگہ کو ایسی لگی کہ سر سے کمر
تک نکل گئی اور عطر سنگہ کا جسم دو ٹکڑے ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرا یہہ
حال دیکھ کر کسیکو حوصلہ نہ پڑا کہ پھر میان ڈیڈو کے سامنے جائے ایک ساعت
تک ڈیڈو منتظر رہا پھر گھوڑے سے اُتر کر ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور نوکر سے
حقہ مانگا اُسوقت میان ڈیڈو ایک عجیب طرحکے تکبر اور غرور کی حالت مین تہا
کہ فوج اُسکے چارون طرف محیط تہی اور کوئی خوف کے مارے اُسکے نزدیک
نہین جاسکتا تہا اور وہ حقہ پیتے پیتے گلاب سنگہ کی نسبت بد الفاظ زبان پر لاتا
تہا اور کہتا تہا کہ کہان ہے گلاب سنگہ اگر مرد ہے تو روبرو آئے اور مجہ سے
زور آزمائی کرے غرض کہ کوئی مرد نبرد آزما اُسکے روبرو نگیا اور سقدر فوج اُس ایک
آدمی کو زندہ گرفتار نکرسکی آخر بندوقون کی باڑ مار کر اُسکو مار ڈالا اور گولی بندوق
کی اس پہلوان کے گلے مین لگی اور مارا گیا گلاب سنگہ نے جب یہہ حال سنا بہت
افسوس کیا کیونکہ اُسکا منشا تہا کہ ڈیڈو زندہ گرفتار ہو اور مین اُسکو لاہور لیجا کر مہاراجہ
رنجیت سنگہ کے روبرو پیش کرون میان ڈیڈو کے قتل کے بعد اُسکے دو بیٹے ایک
بسنت سنگہ اور دوسرا میان گوساؤن رہے گلاب سنگہ نے انکو اپنی عاطفت
کے سایہ مین پالا اور بسنت سنگہ کو اپنی فوج مین کمیدانی عہدہ بخشا یہہ خبر جب لاہور
مین پہنچی مہاراجہ رنجیت سنگہ بہت خوش ہوا اور خلعت فاخرہ گلاب سنگہ کو بہیجا چونکہ
راجہ اغر خان راجہ راجوڑ دل سے مخالف مہاراجہ رنجیت سنگہ کا تہا بعد دخل کشمیر
مہاراجہ نے چاہا کہ اُسکو گرفتار کرے مگر وہ بہاگ کر کوہستان بجبل و منہالی وغیرہ
مین چلا گیا مگر وہان کے زمینداروں نے اُسکو جگہ ندی اور وہ جابجا آوارہ ہوتا
پہرا آخر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے گلاب سنگہ کو اُسکی گرفتاری کے لئے مامور کیا اور گلاب سنگہ

کوہ بکوہ جا بجا اُسکی تلاش مین سرگرم ہوا جب اغر خان علاقہ ناڑ مین پہنچا زبردست خان وہان کے زمیندار نے قاسم بیگ زمیندار کی معرفت اُسکو گرفتار کرا دیا مہاراجہ رنجیت سنگہ اس خدمت کے عوض مین بہت خوش ہوا اور دہیان سنگہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ جمون کا راج تمہارے حوالہ کرکے راجگی کا خطاب تمکو بخشین دہیان سنگہ نے دست بستہ ہوکر عرض کی کہ راج کا تلک بڑے بہائی کے واسطے سزاوار ہے حضور اگر مہربانی فرماتے ہین تو یہ تاج بخشی میرے بڑے بہائی گلاب سنگہ کو کرین اور یہی عین سعادت ہے کہ حضور کے قدمون مین حاضر رہون اور خاکبوسی قدم مبارک کو اپنا افتخار بلکہ تاج شاہنشاہی تصور کرون یہ تقریر دہیان سنگہ کی مہاراجہ کو بہت خوش آئی اور لاہور سے روانہ ہوکر بمقام اکہنور پہنچا وہان سے پروانہ طلبی کا بنام گلاب سنگہ کے جاری کیا گلاب سنگہ اُسوقت راجہ اغر خان راجوڑی گرفتار کر چکا تہا فی الفور خدمت مین حاضر ہوا اور بتاریخ ۱۸۔ ماہ اساڑہ سمت ۱۸۷۷ بکرمی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے راج تلک جمون کا گلاب سنگہ کو بخشا اور اپنے ہاتہ سے قشقہ گلاب سنگہ کے ماتہے پر کہینچکر راجگی کا خطاب دیا اور لقب اوجل دیدار نرمل بدہ مقرب بارگاہ سلطانی بلا اشتباہ راجہ گلاب سنگہ بہادر راجہ جمون قرار پایا اور سند سلطانی دربابِ عطائے علاقہ جمون نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن بنام راجہ گلاب سنگہ تحریر ہوکر مہر خاص و دستخط سے مزین ہوئی اور پنجہ زعفرانی اُسپر ثبت ہوا اور نیز راج علاقہ بندرالتہ کا بنام سوچیت سنگہ کے قرار پاکر راجگی کا خطاب اُسکو بہی دیا گیا بعد انجام اس کارخیر کے مہاراجہ رنجیت سنگہ تو لاہور کو گیا اور راجہ گلاب سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ جمون مین رونق افروز ہوئے اور کئی روز تک ہنگامہ عیش و عشرت گرم رکہا سنہ ۱۸۸۰ بکرمی مین ہنگامہ افغانان بمقام نہیری وقوع مین آیا جسکی مفصل تفصیل مہاراجہ رنجیت سنگہ کے حال

مین تحریر ہو چکی ہے اُسمین بہی راجہ گلاب سنگہ کی طلبی عمل مین آئی اور راجہ گلاب سنگہ
نے بذات خاص اس جنگ مین وہ جوانمردیان اور بہادریان کین کہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ اُسکی شمشیرزنی و جانفشانی سے کمال خورسند ہوا اور خلعت بخشا
سمت ۱۸۸۱ بکرمی مین راجہ گلاب سنگہ نے ارادہ کیا کہ قلعہ سمرتہ جو متصل علاقہ پہڈو
بحوالی کوہستان رام نگر ہے فتح کیا جائے چنانچہ بصلاح دیوان امیر چند رؤسائے
علاقہ ولپستہ و بیرپوریہ و زمینداران علاقہ جمع کئے اور دو سو نفر جوان جنگ
آزما ہمراہ لیا اور اسطرف کو روانہ ہوا پہلی منزل بمقام سرومین ہوئی وہان سے
انسر اور مانسر سے بیرامین جاکر مقام کیا اور قلعہ کو محاصرہ مین لے لیا اور
فوج کے تین حصے کئے گئے اور تینون مقام پر مورچال قائم کئے چنانچہ وسط
مین قلعہ کے روبرو خود راجہ گلاب سنگہ کا مورچہ اور دہنی طرف میان لابہ سنگہ
اور بائین طرف شہزادہ راے وساون سنگہ سیال کی فوج کے مورچے باندہے گئے
رات کو دو ساعت رات گذرنے کیوقت راجہ گلاب سنگہ نے خاکی لباس پہنا اسلئے
کہ دشمن کی نظر اُسپر نہ پڑے اور قلعہ کی فصیل سکے نزدیک جاکر دشمن کے انتظام کا
سب حال دیکہا اور واپس آکر نقب سکے لگانے کا حکم دیا چنانچہ نقب لگائی گئی
اگرچہ تمام رات قلعہ سے برابر گولیان آتی رہین مگر اس فوج کے جوانمردون نے
بہی اچھی طرح سے مامن مورچے بنا لئے جب صبح ہوئی تو قلعہ پر حملے کی تجویز
ہوئی بہت سے نردبان درخت کا نکر بنوائے گئے اور درختون کی شاخین
ڈالکر خندق قلعہ کی بہردی گئی جب راستہ تیار ہوگیا تو قلعہ والون کو کہا گیا
کہ اگر جان عزیز ہے تو قلعہ چہوڑ دو ورنہ بعد فتح قلعہ کے کسیکا عذر نہ سنا جائیگا
سب کے سب قتل کئے جائینگے یہہ بات سنکر قلعہ والے ڈر گئے اور التجا کی کہ اگر
راجہ ہمارے سامان و اسباب کا مزاحم نہووے تو ہم قلعہ کو چہوڑ کر چلے جاتے

ہین چنانچہ التماس اُنکی منظور ہوئی اور میان کشن سنگہ ولایہ سنگہ اس عہد کے
استحکام کے لئے قلعہ مین گیا اور قلعہ کے اکابر و نکو ساتھ لے آیا راجہ نے
اُن سب کو رخصت دی اور قلعہ لے لیا اور میان کشنا کو عہدہ قلعداری
کا عطا فرمایا اور جمون مین آکر اطلاع اس امر کی مہاراجہ رنجیت سنگہ کو
دی وہان سے سمی رام سنگہ عیسی پور یہ حاکم سابنہ کو یہ قلعہ مل گیا من بعد
مہاراجہ رنجیت سنگہ نے راجہ گلاب سنگہ کو بامداد سردار بدہ سنگہ سندانوالیہ پشاور
کو روانہ کیا ایسی صورت مین کہ ایک لاکہ فوج ناظم پشاور سید احمد جہادی
نے اُسکو محاصرہ کیا ہوا تہا جب یہ پہلوان وہان پہنچا ایسے ایسے مردانہ حملے
پٹہانون پر کئے کہ صفون کی صفین اُلٹ دین اور فتحیاب ہوا اسیطرح پشاور
کی ہر ایک مہم مین راجہ گلاب سنگہ نے ایسی ایسی مردانہ ہمتین دکہلائین کہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ اسکی خدمات پسندیدہ سے بدل وجان خورسند و رضامند
ہوا اور براہ مہربانی ہنگسار کا تمام علاقہ اُسکے سپرد ہوا جسکی تشریح گلاب نامہ
مین بخوبی درج ہے بلکہ بعد مارے جانے سردار ہری سنگہ کے پشاور مین راجہ
گلاب سنگہ نے ایسے ایسے انتظام کئے کہ مورد تحسین و آفرین ہوا اور مہربانی یہان
تک پہنچی کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ جہان راجہ گلاب سنگہ کا ہوا اسوقت خاندان
جموال نے کمال ارادت ظاہر کی اور ایک لاکہ بیس ہزار روپیہ نقد ضیافت
کا مہاراجہ کی خدمت مین پیش کیا اور چند روز تک ہنگامۂ عیش و عشرت
گرم رکہا وزیر اعظم دستور معظم راجہ و میان سنگہ بہی اسوقت ہمرکاب تہا رخصت
کے وقت بہی تحائف بےبہا واقمشہ بیش قیمت و فیل مع ہودج طلائی اور
بہت سے گہوڑے باو پیا مہاراجہ کے حضور مین پیش کئے اور تمام سردارونکو
جو ہمرکاب مہاراجہ کے تہے خلعت فاخرہ دئے آخر جب پندرہوین ماہ اساڈہ

سمت ۱۸۹۶ بکرمی جمعرات کے روز مہاراجہ رنجیت سنگھ لاہور مین مر گیا اُس وقت راجہ گلاب سنگھ پشاور مین بخدمات سرکار مصروف تہا یہ خبر سنکر کمال اندوہگین و افسردہ خاطر ہوا اور بکمال غمگینی و پریشان دلی لاہور مین آکر ارادہ مصمم کیا کہ گیاجی وغیرہ تیرتہون کی طرف چلین اور چندے ہندوستان کی سیر کرکے دل بہلائین چنانچہ باتفاق وزیر زورآور و وزیر رتنو و پنڈت جیسنداس راجہ گلاب سنگھ لاہور سے روانہ ہوکر پہلے کانشی جی مین پہنچا پہر گیاجی کی طرف تشریف فرما ہوا اور بعد ادا ے مراسم عبادت واپس جمون مین آیا تو ناگاہ مہاراجہ کہرک سنگھ کی وفات کی خبر لاہور سے پہنچی اور دوسرے روز یہ واقعہ جان گداز گوشزد ہوا کہ کنور نونہال سنگھ ولیعہد مہاراجہ کہرک سنگھ اپنے باپ کی نعش کو داغ دیکر واپس ہوا تو میان اودہم سنگھ راجہ گلاب سنگھ کے فرزند دلبند کے ہاتھ مین ہاتھ دئے ہوئے قلعہ کے دروازہ مین پہنچا اچانک ایک پتھر دیوار سے گرا اور دونو جوانون کے سر پر پڑا جیسے کنور نونہال سنگھ اور اودہم سنگھ دو نور نظر لئے عالم بقا ہو گئے اس خبر کے سُنتے ہی تمام شہر جمون ایک ماتم خانہ بنگیا اور فریاد واویلا کی آواز آسمان تک پہنچی اگرچہ نوجوان لائق کار فرزند کے مرجانے کا غم بہت بڑا تہا مگر راجہ گلاب سنگھ اپنی ذاتی جوانمردی و دلاوری سے صابر و شاکر رہا چند روز تک ماتم داری کی رسم ادا کی میان اودہم سنگھ راجہ گلاب سنگھ کا دلبند ستائیسوین ماہ اسوج سمت ۱۸۷۳ بکرمی مین پیدا ہوا اور سمت ۱۸۹۷ مین بعالم نوجوانی دنیا ے فانی سے رحلت کر گیا بلکہ اسکی وفات کے ایکماہ بعد اسکی رانی جسکو رانی چمپال کہتے تہے مر چکی تہی اسکا غم باپ کے دل کو کچہ کم نہ تہا کہ ایک ماہ بعد یہ صدمہ عظیم ظہور مین آیا جب کریا کرم اس جوم کا ہوچکا راجہ گلاب سنگھ لاہور مین آیا دیکہا کہ دربار لاہور کی صورت اور طرح ہو رہی ہے یعنی راجہ

دہیان سنگہ وزیر اعظم کی تو یہ مرضی تہی کہ شہزادہ شیر سنگہ بعد کہڑک سنگہ و نونہال سنگہ
کے مسند نشین ہوا و اسی ارادہ پر راجہ دہیان سنگہ نے شتر سوار بہیجکر اوسکو
بلایا تہا مگر سرداران سندہانوالیہ وغیرہ نے بخلاف مرضی وزیر کے کام کیا یعنی شہزادہ
شیر سنگہ کو مسند نشینی سے محروم رکھکر رانی چند کنور کو مختار و مدار المہام مقرر کیا اور ظاہر کیا
کہ زوجہ کنور نونہال سنگہ کی حاملہ ہے مولود کے پیدا ہونے تک یہ انتظام ہے اسواسطے راجہ دہیان سنگہ
وزیر جمون کو آگیا اور شیر سنگہ اپنی جاگیر علاقہ وٹالہ مین چلا گیا مگر راجہ گلاب سنگہ کہ بڑا دانا و مرد عقیل
تہا لاہور مین ہی قیام پذیر رہا اور سرداران سندہانوالیہ وغیرہ مخالفین کے ساتہ دوستی و محبت
کا رابطہ پیدا کر لیا کسی قدر مدت کے بعد جب شیر سنگہ نے در پردہ فوج و افسران کے ساتہ آمیزش
کر لی اور بدعوے مسند نشینی سلطنت لاہور کے لاہور آپہنچا تو تمام فوج اسکی خدمت مین آگئی
سوے راجہ گلاب سنگہ کے کہ یہ بدستور قلعہ مین بمتابعت رانی چند کنور کے حاضر تہا رانی نے جب دیکہا
کہ شیر سنگہ آگیا اور فوج اسکے ساتہ مل گئی تو اسنے باتفاق سرداران سندہانوالیہ و راجہ گلاب سنگہ
وغیرہ مستعد بجنگ ہوکر دروازہ قلعہ لاہور کے بند کر لئے سامان جنگ اور فوج قلعہ مین نہ تہی
مگر راجہ گلاب سنگہ نے اپنی دو پلٹنین ڈوگرہ قلعہ مین بلا لین اور ایک ضرب توپ بہی حویلی راجہ
دہیان سنگہ سے طلب کر لی اور راجہ ہیرا سنگہ جو قلعہ کے اندر تہا اسکو کہا کہ تو قلعہ سے نکلجا ہم تو
آج مہارانی کے حکم سے کمر باندہکر اسکے دشمنون سے لڑینگے راجہ ہیرا سنگہ نے عرض کی کہ آپ
بہی میرے پدر بزرگوار ہین آپکو یہان تنہا چہوڑ کر کب جا سکتا ہون غرض بدات رہا جب
شیر سنگہ نے پچاس ہزار فوج شاہی اور تین سو ضرب توپ کے ساتہ محاصرہ قلعہ کا کر لیا اور
ایک توپخانہ حضوری باغ مین لیجا کر مغربی دروازہ کے روبرو نصب کر دیا جسکو چٹی ڈیوڑہی
بہی کہتے ہین مہاراجہ شیر سنگہ کا یہ حکم تہا کہ جبتک اوّل قلعہ والون کی طرف سے لڑائی کے
وقت ابتدا نہو تم ہرگز پہل نکرنا مگر چٹی ڈیوڑہی کیطرف سے فوج والے لوگ جمعدار کو تنگ
کرتے تہے اور کہتے تہے کہ جلد دروازہ کہولو چہاپ صوبہ دار نے جو اسوقت ایک

کمپنی اور ایک توپ کے ساتھ اس دروازہ کی حفاظت پر مامور تہا باہر کی فوج کو جواب دیا
کہ جب تک راجہ گلاب سنگہ حکم ندین دروازہ نہین کہل سکتا اسبات سے فوج والون نے
غضبناک ہوکر دروازہ کے تختون کو گولہ مارا جسسے تختہ پاش پاش ہوگیا اور صوبہ دار گولہ کی ضرب
سے مارا گیا اسوقت قریب تہا کہ فوج سکہی قلعہ مین داخل ہوجاے مگر دیوان جوالا سہاے نے
اوسیوقت فوج لیجاکر دلوڑہی مستحکم کر لی چراغا کمیدان و چہتا سنگہ و چہبو چارک گولہ انداز کو حکم
دیا کہ فی الفور توپ کو بتی دکہلا و چنانچہ اوسیوقت توپ کا چلنا شروع ہوگیا اور حملہ آور فوج
کچھہ تو ماری گئی اور باقیماندہ بہاگ گئی فصیل کے اوپر سے بہی بندوق کی باڑ چلنے لگی پہر
تو حضوری باغ کا صحن لالہ زار موسم بہار کیطرح خونا خون گلعذاران سیمین تن کے خون سے
رنگین ہوگیا لاش پر لاش گرنے لگی مخالفین کو اتنی فرصت نہین ملتی تہی کہ مورچہ بندمین جو
شخص قدم آگے دہرتا بے آئی مرتا اسوقت ایک سخت مشکل قلعہ مین واقع ہوئی کہ ایک
پلٹن سکہون کی قلعہ کے اندر اُس فوج مین سے تہی جو مہاراجہ شیر سنگہ کے ساتھ آمیزش
رکہتی تہی اُنسے راجہ گلاب سنگہ کو کمال اندیشہ ہوا آخر اُنکے افسر و برد بلا کر اپنی خوش تقریری سے
اُنکو اسبات پر راضی کر لیا کہ اُنکے تمام ہتہیار جمع ہوکر ایک جگہہ رکہے جائین اور کوہستانی
پہرہ اُسپر قائم ہو چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا اور وہ تمام پلٹن راجہ گلاب سنگہ کے خوف سے
سر نہ اُٹہا سکی جب مہاراجہ شیر سنگہ نے مشرق و جنوب و غرب تین طرفسے محاصرہ قلعہ کا
کیا اور چارون طرفسے گولہ چلنا شروع ہوا اور نیز بادشاہی مسجد کے مینار و دیگر مورچون سے
مورچون سے چلنے لگے تو راجہ گلاب سنگہ نے اپنی فوج تین حصے کرکے تینون طرف مامور کیا
اور قلعہ کا گولہ دور دور تک مار کرتا تہا شہر والون کے گہرون مین جا پڑتا تہا جسسے لوگ
گہر چہوڑکر بہاگ گئے الغرض تین رات اور تین دن برابر لڑائی ہوتی رہی قلعہ مسمار ہوگیا اس
عرصہ مین ایک دفعہ گردانا صاحب انگریز نے جو قلعہ کے اندر کام کرتا تہا راجہ گلاب سنگہ کو
دور سے موقع دکہلایا اور کہا کہ اگر آپ حکم دین تو بادشاہی مسجد کے دریچہ مین جہان

مہاراجہ شیر سنگہ بیٹہا ہے اور اُسکے پاس کے حجروں مین باروت بہری ہوئی ہے
ایسا گولہ بم کا مارون جس سے پختہ زمین مع مسجد و مہاراجہ شیر سنگہ و فوج و لشکر جو اس
جگہ موجود ہے آسمان کو اُڑ جائے اور کسی فرد بشر کا وہان نام و نشان نرہے یہ بات
سنکر راجہ گلاب سنگہ نے کہا کہ ہم حق نمک ادا کرنے کے لئے نوکر ہین نہ کہ خاندان
برباد کرنے کے واسطے اور سکہون کا یہ حال تہا کہ باہر قلعہ کے جس پہاڑی ڈوگرہ کو
دیکہتے فی الفور قتل کر ڈالتے کیونکہ اُسوقت بسبب ماتم میان ادہم سنگہ پسر راجہ گلاب سنگہ
کے کل پہاڑیون رعیت و ملازم نے داڑہی منڈوائی ہوئی تہی اور فی الفور پہچانے جاتے
تہے تین دن کے اندر جنگ و لڑائی و غارت و تاراج کے بعد راجہ دہیان سنگہ و
سوچیت سنگہ حسب الطلب مہاراجہ شیر سنگہ کے کہ سردار فتح سنگہ مان و لال سنگہ اُنکے
بلانے کو بسبیل ڈاک گئے ہوئے تہے جمون سے لاہور آپہنچے اُنکے آنے سے توپ
و بندوق کا چلنا بند ہو گیا سوال و جواب صلح و صفائی کے آپسمین ہونے لگے پہلے
راجہ دہیان سنگہ نے راجہ گلاب سنگہ کو یہ کہلا بہیجا کہ تم کب تک خالصہ کی تمام فوج
اور توپخانون کے ساتہ قلعہ مین بیٹہکر جنگ کروگے مناسب یہ ہے کہ لڑائی سے
باز آؤ گدی کے تابعدار بنجاؤ راجہ گلاب سنگہ نے کہلا بہیجا کہ ابتدا جنگ کی بہی باہر
سے ہوئی ختتام بہی باہر سے ہونا چاہئے اگر باہر سے توپ کا چلنا بند ہو جائیگا تو ہم
بہی بند کر دینگے چنانچہ پہلے باہر کی توپ خاموش کی گئی راجہ گلاب سنگہ نے یہ سب
حال رانی چند کنور کی خدمت مین گذارش کیا اور اجازت چاہی کہ کیا کیا جائے
رانی نے حسب مصلحت وقت سلطنت سے استعفا دیا اور راجہ گلاب سنگہ کو اجازت
دی کہ بشرط ترک سلطنت صلح کیجائے اور راجہ گلاب سنگہ نے حکم طلب کیا چنانچہ
لکہا گیا۔ اوجل وید ار ترمل بدہ مقرب بارگاہ خاص الخاص راجہ گلاب سنگہ مسرور
باشند۔ درینوقت ارشاد عالیہ تمام شما صادر میشود کہ آنچہ جانفشانی و نمک حلالی

وخیر اندیشی و خبرداری از شما مع افواج ہمراہی خود و عضد الدولہ راجہ ہیرا سنگھ بہادر و سردار با وفا سردار منگل سنگھ و کسانیکہ ہمراہ و شما حاضر ماندہ مثل سردار سلطان محمد خان و بدھ سنگھ جرنیل در محاصرہ قلعہ مبارک لاہور بظہور رسیدہ آفرین صد آفرین است شما از نمک سرکار والا سرخرو شدند اکنون آنچہ تجویز در دفع فساد و ہنگامہ باشد بجلدی مقرر نمایند کہ ما بدولت عالیہ را ہرگز ازان عذر نیست و آنچہ انتظام نمودن باشد سرانجام سازند و توقف نکنند ذمہ شماست الطاف والا مبذول است از صبح تا چار گھڑی شب گذشتہ بشما ہفت مراتب حکم والا صادر شد و شما درین باب معطل نکنند تاکید اکید است ۲ ماگھ سنہ ۱۸۹۷ بکرمی اسیطرح پروانجات موقوفی جنگ و اظہار خیرخواہی بحالت صلح و صفائی مہاراجہ شیر سنگھ کی طرف سے گلاب سنگھ کے نام جاری ہوئے راجہ گلاب سنگھ نے اسوقت ہر ایک بات کا استحکام کر لیا جاگیر سات لاکھ روپیہ کی رانی چند کنور کو دلائی خود بہی علاقہ دینا و رجاگیر میں لیا اور جسقدر سردار و فوج قلعہ مین تہی سب کی نسبت بچانیکا حکم صادر کرایا جب ہر ایک مراتب مین اطمینان ہوچکا راجہ گلاب سنگھ نے قلعہ سے نکلکر دریائے راوی پر ڈیرہ کیا اور قلعہ مین دخل مہاراجہ شیر سنگھ کا ہوگیا اسیجگہ راجہ دہیان سنگھ راجہ گلاب سنگھ کو ملا اور کہا کہ اسوقت فوج مین کمال بے انتظامی ہے مہاراجہ شیر سنگھ کے حکم کو کچھ خیال مین نہین لاتے اسجگہہ تمہارا اترنا مناسب نہین ہے ایسا نہو کہ کوئی تازہ فتنہ برپا ہو چنانچہ رات رات دریا سے اترکر شاہدرہ مین ڈیرہ ہوگیا دوسرے روز مہاراجہ شیر سنگھ نے چند سردار راجہ گلاب سنگھ کے پاس بہیجا اور خدمت مین طلب کیا جب یہہ گیا تو کہا کہ راجہ صاحب آپکی ذات سے یہہ امید نہ تہی کہ آپ قلعہ بند کر کے لڑینگے عرض کی کہ نسبت اپنے دی مین تین امر مصلاح اسمین تہی ایک تو یہہ کہ قیامت تک تواریخ مین درج ہوتا رہیگا کہ مہاراجہ شیر سنگھ بہادر سے نے

بعد جنگ و جدل قلعہ لاہور فتح کیا دوم بصورت دیگر قلعہ مین جو خزانہ و شاہی
سامان سے سب لٹ جاتا اب بیٹنے اسکی حفاظت کی اور پورا پورا مال مالک کے حوالے
کر دیا تیسرے مستورات خاندان شاہی کی عزت و حرمت مین کسیطرح کا فرق نہ آیا اور نہ خدا جانے
کیا ہوجاتا مہاراجہ نے یہہ بات سنکر تبسم فرمایا اور کہا کہ بظاہر یہہ بات اگرچہ معیوب
ہوئی مگر باطن مین خوب ہوئی من بعد خلعت فاخرہ اور سند جاگیر علاقہ منادر کی اپنے
ہاتھ سے دیکر مہاراجہ شیر سنگہ نے راجہ گلاب سنگہ کو رخصت کیا اور راجہ لاہور سے
دار الریاست جمون مین داخل ہوا چونکہ بوقت محاصرۂ قلعہ لاہور کے رانی چند کنور
سے علاقہ گہری وگہریالی اپنی جاگیر مین راجہ گلاب سنگہ نے لکہا لیا تہا اُسکے
دخل کیلئے دیوان ہرچند مع فوج مامور ہوا اور اُسنے جمون سے روانہ ہوکر پہلے قلعہ
وسراے اور نگ آباد فتح کیا اگرچہ مہاراجہ کہڑک سنگہ کی فوج جو پہلے سے وہان تہی مانع
دخل ہوئی مگر دیوان ہرچند نے بکمال دلاوری و مردانگی اُسکو اپنے تصرف مین لیا
وہانسے قلعہ سکہ چین کیطرف مراجعت کی صورت سنگہ قلعدار نے جنگ کرنے سے
پہلو تہی کرکے قلعہ حوالے کر دیا اور اُسی مقام سے ایک سو سوار جرار قلعہ قندہاری کی
تسخیر کو مامور ہوئے چنانچہ وہ قلعہ نہایت سنگین پہاڑ کی چوٹی پر تہا اور مضبوطی
کا یہہ حال تہا کہ تین طرفسے دریا محیط اور ایک طرف سے رستہ نہایت دشوار
و تنگ تہا دیوان ہرچند نے وہان پہنچکر پہلے قلعہ والون کے نام حکم بہیجا کہ قلعہ
خالی کر دین مگر اُنہون نے نہ مانا اور لڑنے کو تیار ہوگئے افسر و قلعدار اُس قلعہ
کا دہنپت راے تہا اُسکو مکرر سکر رفہمایش ہولی جب کارگر نہوئی تو بڑی جرأت و دلیری
کے ساتھ اُس تنگنا راہ سے گذر کر فوج نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور دونو طرف سے
بندوق چلنی شروع ہوئی قلعہ کی فوج اگرچہ محصور تہی مگر تسپر بہی قلعہ سے نکلکر مردانہ حملے
کرتی اور جان دینے اور لینے سے دریغ نکرتی چنانچہ باہر کی لڑائیونمین سات آدمی دیوان

ہریچند کے اور بیس سپاہی مخالف کے قتل ہوئے آخر کار ایک برج پر جو قلعہ کے
باہر تہا ہریچند کا قبضہ ہو گیا اسمین آگ لگا دی گئی اور مضبوط مورچے قلعہ کے
باہر باندہے گئے چنانچہ مغرب کا مورچہ بہاگ سنگہ بہجو رام سنگہ جمعدار کے سپرد
ہوا اور جنوب کیطرف کا مورچہ فوج سواری کے حوالے کیا گیا اور شمال کی طرف
لالہ گنڈا مل کاردار میرپور کا مورچہ باندھکر بیٹھ گیا اور شرق کی طرف حضورا سنگہ
تہانہ دار و مرتضے خان ملکانہ قائم ہوا اسطرف ایک ضرب توپ بہی قائم کی گئی
پندرہ روز تک قلعہ کا محاصرہ رہا اور رات دن لڑائیان ہوتی رہین پندرہوین
روز سامان قلعہ گیری کا تیار ہو گیا اور نردبان تیار ہو گئے چونکہ قلعہ کے شمال کی
طرف ایک چشمہ پانی کا تہا اور قلعہ والون نے اسپر ایک برج بنا کر راستہ اسکا قلعہ
کے اندر کیطرف بہی رکہا ہوا تہا اور اسی راستے سے آکر پانی قلعہ مین لیجاتے تھے
اس برج اور چشمہ پر بہی دیوان ہری چند کا قبضہ ہو گیا اور پانی جانا قلعہ مین بند ہو گیا
اوسوقت قلعہ کے محصور گہبرائے اور امان کے خواستگار ہو کر استحکام شرائط صلح کے
لئے ایک معتبر قلعہ مین بلایا اور التجا کی کہ اگر ہماری جان بخشی ہو جائے اور تنخواہ
ہماری جو چڑھی ہوئی ہے ملجائے اور ہمارے سامان و اسباب کے لیجانے کیلئے
مزاحمت نہو تو ہم قلعہ خالی کر دیتے ہین چنانچہ بخشی نہال سنگہ ان شرائط کے استحکام
کے لئے قلعہ مین گیا اور قلعہ والون نے قلعہ کی تالی اوسکے حوالے کی اس فتح کے
حصول کے بعد دیوان ہریچند نے بہت سا انعام سپاہیان فوج کو بخشا چونکہ بوقت
ہنگامہ و فتنہ و فساد و ہرج و مرج دربار لاہور و انقلاب حکومت فوج ناموہ کشمیر
نے بسر فساد ہو کر جرنیل مہیان سنگہ ناظم کشمیر کو قتل کر دیا تہا اسلئے مہاراجہ
شیر سنگہ نے کنور پرتاب سنگہ اپنے فرزند کو مع فوج شائستہ پلٹن گورکہ کے کشمیر
کو روانہ کیا اور ساتہ ایک پروانہ بنام راجہ گلاب سنگہ کے جاری کیا کہ مع فوج کشمیر

مین پہنچکر وہان کا انتظام کریے چنانچہ راجہ گلاب سنگہ مع دیوان جوالا سہائے و دیوان ہنا چند
بجمعیت چار پلٹن اور چھ سو سوار کے جمون سے روانہ ہوکر بمقام ہمبر شہزادہ پرتاب سنگہ
کیخدمت مین پہنچا اور لشکر کو دو حصہ پر تقسیم کرکے آگے کو چلا اور بسبب بارش کے چار روز
تک بمقام سوئیان قیام کیا جب یہ لشکر سری نگر پر پہنچا اور دیکہا کہ مفسدون کی
دو پلٹنین جنہون نے جرنیل میہان سنگہ ناظم کو مارا تہا ناروا فساد در پے دودہ گنگا کے
پار اوترے ہوئے ہین پہلے انکو بہت مرتبہ ہدایت ہوئی کہ اطاعت مین آئین و ہماری
امان پائین مگر انہون نے اطاعت منظور نکی اور راجہ گلاب سنگہ نے لڑائی کے واسطے
مورچال باندہ دئے دوسرے روز لڑائی کی تیاری ہوگئی دہنی طرف راجہ گلاب سنگہ
مع دو پلٹنون اور پندرہ زنبورک اور دو توپ اور بائین طرف دیوان ہنا چند مع دو پلٹن
و جملہ سواری فوج اور بارہ زنبورک اور چودہ توپین اور میانہ مورچے مین سردار شیخان
پانچ ہزار فوج بقیا عمدہ اور کہلی فوج کے ساتہ اپنے مورچون مین قائم ہوئے اور
حکم ملا کہ جب تک پہلے بندوق راجہ گلاب سنگہ کے مورچے سے نچلے کوئی شخص بندوق
و توپ چلانے پر دلیری نکرے جب ڈیڑہ پہر دن چڑہگیا تو پہلے وارث خان سنگہ کے مورچہ
سے زنبورک سر ہوئی اُسپر چارون طرف سے تیر باران و آتش افشانی شروع ہوگئی اور مخالف
بہی بڑی گستاخی کے ساتہ روبرو آکر لڑنے لگے اور پہلوان سنگہ بیدار تیغ سے
پلٹن کے ہنا چند کے مورچے سے نکلکر چاہا کہ دشمنون پر حملہ کرے اور نہر سے نکلکر دریاے
گنگا کے نصف پانی تک پہنچگیا مخالفون نے تاڑین مارنی شروع کین ہنا چند نے یہ
حال دیکہکر امداد فوج اُسکی مدد کو بہیجی سب فوج نہر سے اُترکر مخالف پر جا پڑی اور اس
خوبی کے ساتہ لڑی کہ مخالفون کا گروہ پراگندہ ہوگیا اتنے مین راجہ گلاب سنگہ اور
وارث خان اپنی مجموعہ کے ساتہ نہر سے اُتر آئے اور بڑی سختی کے ساتہ دشمنونپر حملہ کیا
اور بیشمار مارڈالے جانبین کی جانون کا نقصان ہوا راجہ گلاب سنگہ کی طرف سے راجہ

مصطفےٰ خان ملکانہ وحستاخان لہڑی ولد اکبر علی ومحسن علی ملکانہ وچالیس سپاہی
مارے گئے اور راجہ فضل داد خان روتاسیہ مجروح ہوا اگرچہ پہلے دشمن کی فوج
بھاگ نکلی تھی مگر ایک ساعت کے بعد پھر جمع ہوکر وارث خان کی فوج پر آ پڑے اور
ایسی چستی وجوانمردی کے ساتھ لڑائی کی کہ راجہ گلاب سنگہ کی فوج بھاگنے پر مستعد
ہوگئی مگر راجہ گلاب سنگہ نے سب سے آگے بڑھکر فوجکو اپنی طرف بلایا اور نہایت دلداری
کے ساتھ لڑائی پر تیز کیا چنانچہ تمام فوج جمع ہوگئی اور سخت حملہ آور ہوکر چھ سو سپاہی
دشمن کا قتل کر ڈالا اور سو آدمی کو زخمی کیا مفسد سب بھاگ نکلے دیوان نہالچند نے انکا
تعاقب کیا جب وہ بھاگتے بھاگتے اپنے ڈیرہ مین پہونچے تو ایک گولہ
اُنکے بیچ مین جا پڑا اور آگ لگ گئی سینکڑون مفسد باروت سے اوڑ گئے
اور سینکڑون کے ہاتھ پاؤن جل گئے مگر اُسپر بھی اُنہون نے صبر نکیا اور پھر لوٹ کر
تلوار کی لڑائی شروع کردی راجہ گلاب سنگہ کی فوج نے اُنکو باڑون پر دہر لیا جس سے
بہت مارے گئے اور باقیماندہ بھاگ گئے راجہ گلاب سنگہ نے بہرام گلہ وپونچھ کے راہدارون
کو حکم بھیجدیا کہ جو مفرور سپاہی اُس راستہ سے گذرے اسکے ہتھیار لے لو اور جانے دو
اگر ندیوسے تو پکڑ لو جب یہ حال ہوا تو مفسدون کی بیخکنی ہوگئی اور راجہ گلاب سنگہ نے شہر
سری نگر کشمیر مین داخل ہوکر شیخ غلام محی الدین صوبہ دار کشمیر کا مقرر کیا اور اپنی
فوجکو شہزادہ سے بڑے بڑے انعام دئے اور دلائے اور پہلوان سنگہ کمیدان وزیر
زورور سنگہ ناظم لداخ کی امداد کے لئے مع فوج لداخ کو روانہ کیا اتنے مین مہاراجہ
شیر سنگہ کا پروانہ لاہور سے پہنچا کہ راجہ گلاب سنگہ خطہ ہزارہ مین جاکر اُس علاقہ
کا بھی قرار واقعی انتظام کرے بہ تعمیل ارشاد راجہ گلاب سنگہ فی الفور ہزارہ کو روانہ
ہوگیا چونکہ حبیب اللہ خان رئیس ہزارہ کا بڑے باغیون مین تھا راجہ گلاب سنگہ پہلے اُسی
کی گڑھی کیطرف متوجہ ہوا حبیب اللہ خان فی الفور خدمت مین حاضر آیا اور اطاعت قبول کی

پہر جہنکاری مین جاکر وہان کے مفسدون کو مطیع کیا اُسی مقام پر خبر مارے جانے
وزیر زورآور سنگہ کی مقام لداخ پہنچی جس سے راجہ گلاب سنگہ نے کمال غم کیا اور
کمال استقلال کے ساتھ باندو خان وغیرہ مفسدان ہزارہ کا بندوبست کیا وہان
سے بموجب حکم دربار لاہور کے واسطے انتظام فوج انگریزی کے جو کابل کو جاتی
تہی پشاور کو کوچ کیا اور وہان کے کار مفوضہ کا انتظام بخوبی کرکر مفسدان لداخ
کی سرکوبی کے لئے جنکے معرکہ مین وزیر زورآور سنگہ قتل ہوا تھا لداخ کو کوچ کیا
راستہ مین خبر پہنچی کہ بعد قتل وزیر کے فوج سرکاری قلعہ مین محصور ہے یہہ خبر
سنکر راجہ گلاب سنگہ فی الفور سری نگر جا پہنچا پہلے اس سے دوسرے راستہ دیوان
ہری چند جمون سے حسب الارشاد راجہ دہیان سنگہ کے سری نگر مین پہنچکر سرکوبی مفسدان
لاث چین کے لئے جو لداخ کے علاقہ مین آئے تھے روانہ ہو چکا تہا راجہ گلاب سنگہ
نے وزیر تنو کو اُسکی امداد پر مع ایک فوج برجستہ کے مامور کیا اور بہی فوج سری نگر
سے اسطرف مامور ہوئی مفصل حال اس مہم کا یہہ ہے کہ جب بعد فتح علاقہ کشتوار
وزیر زورآور سنگہ اس علاقہ کی حکومت پر مامور ہوا اُسنے علاقہ سروزد چپکار
بہی فتح کیا مگر راجہ لداخ اُسکا مطیع نہوا اسلئے اسپر بہی یورش کی تو اُس نے بہی
تیس ہزار روپیہ سالانہ خراج اپنے ذمہ قبول کیا اتنے مین مسمی محمد شاہ بیٹا احمد شاہ
راجہ اسکردو کا باپ سے رنجیدہ ہوکر وزیر کے پاس آگیا اور وزیر نے اُسکا بازو
راجہ لداخ کے سپرد کیا وزیر نے قلعہ اسکردو بہی فتح کرکے راجہ احمد شاہ کو اپنا مطیع
بنایا اور حدود راجہ نیپال کے ساتھ قایم کئے اور دور تک ملک فتح کیا اور واپس
جمون مین آگیا بعد کسیقدر مدت کے لداخ کا راجہ پھر باغی ہوگیا اور گرد و نواح کے
راجون کی مدد سے مستعد فساد ہوا اور چونکہ محمد شاہ پسر احمد شاہ راجہ اسکردو کا بازو
وزیر اُسکے سپرد کر آیا تہا اُسنے اُسکو قید کرکے باپکے پاس جو فی الحقیقت اُسکی جان کا

دشمن تہا پہنچا دیا اور اس خرابی کے ساتھ بہیجا کہ رستہ مین بسبب برف کے
ایک پانو اسکا گر گیا یہہ بات سنکر وزیر پہر لداخ مین گیا اور راجہ لداخ کو
راجگی سے برطرف کرکے سمی موتپخین کو اسکی جگہہ راجہ بنایا اور لدرگ اوچہ
گنپا کو کارپردازی بخشی اور واپس آگیا تیسری مرتبہ پہر وزیر لداخ کو گیا
اور سنا کہ ندھان سنگہ کاردار ورس وکرگل باغواے سمی فتح سنگہ جوگی
کے جو نوکر او فرستادہ جرنیل مہیان سنگہ مقتول ناظم کشمیر کا تہا راجہ شیر علی
والی کرتاشک کے ہاتہہ سے مارا گیا ہے اور رحیم خان پشکومہ وراس سے بہاگ
احمد شاہ راجا اسکردو کے پاس چلا گیا ہے یہہ خبر سنکر وزیر نے قلعہ اسکردو
پر یورش کی اگرچہ وہ مستحکم قلعہ افراسیاب کا بنوایا ہوا تہا اسکا فتح کرنا آسان
نہ تہا مگر وزیر نے اپنی مردانہ ہمت کے بہروسے پر اسکی فتح کا ارادہ مصمم
کرلیا اور دریاے سندہ یخ بستہ سے عبور کیا راجہ نے قلعہ بند کرلیا اور
علی شیر نے وزیر کی خدمت مین حاضر آکر معافی مانگی وزیر نے اپنی فوج کو
محاصرہ کا حکم دیا چند روز لڑائی رہی آخر احمد شاہ راجہ اسکردو نے اُسی
محمد شاہ اپنے بیٹے کو جسکا دشمن ہوا تہا وزیر کی خدمت مین بہیجا اور اطاعت
ظاہر کی وزیر نے اُسکا جرم معاف کیا اور محمد شاہ کو اسکردو
کے راج کا وزیر بنایا اور بہاری نذرانہ راجہ اسکردو وغیرہ راجگان اُس
خطہ سے وصول کیا اور رحیم خان پشکومہ کو سزاے موت دی وہان سے
فارغ ہوکر وزیر نے علاقہ حضورہ پر فوج کشی کی اور راجہ حضورہ بیس روز
تک قلعہ مین محصور ہوکر لڑتا رہا آخر نادم ہوا اور خراج قبول کرکے
تابعداروں کی سلک مین منسلک ہوا وہان سے لداخ کو معاودت کی
چونکہ پونچہہ ہنک چرنگ وانگل مر گیا تہا اسکے پوتے کو وزیر نے اسکی جگہہ

مقرر کرکے سو سنگچین کو اس جرم مین کہ اُسنے لشکر کی رسد رسانی نہین کی تہی
قید کر لیا پہر وزیر نے ارادہ تسخیر علاقہ ماتیلا کا کیا اور فوج لیجا کر لڑائی شروع
کی مخالف بہی خوب لڑے آخر بہاگ گئے اور وزیر نے ماتیلا مین پہنچکر قلعہ
پورنگ کو فتح کیا چونکہ علاقہ پورنگ کی حدود علاقہ بکبو ممالک انگریزی
اور نیز علاقہ نیپال کے ساتھ ملتی تہی اسواسطے راجہ نیپال کا وکیل وزیر
کے پاس آیا اور نیز کنینگہم صاحب ایجنٹ انگریزی کا مراسلہ بدرخواست پہنچنے
وکیل کے پہنچا مین بعد بستی رام وکالو جمعدار جب جمون سے پہنچے تو اُنہون
نے وزیر کو فہمایش کی کہ موسم جاڑے کا ہے اور مخالف تمام علاقہ سے ایسی
حالت مین اب لشکر کا آگے بڑہانا اور دشمن پر غلبہ پانا مشکل ہے چنانچہ وزیر
پونگ سے درشن استہان سری رامجی کے واسطے گیا وہان سے پہر پونگ
مین واپس آکر ماتیلا مین پہنچا وہان سے کانگڑے وکلاس مین آیا وہان خبر
پہنچی کہ پہگوت راجہ آپ کی ملاقات کے واسطے لاسے سے آیا ہے عنقریب یہان
پہنچیگا اسلئے وزیر نے توقف کیا پہر خبر آئی کہ اُسنے قلعہ رونگ کا محاصرہ
کرکے تہانہ دار اور سپاہیون کو قتل کر ڈالا ہے اور چیرہ جو کوتوال بہاگ
آیا ہے یہ بات سنکر وزیر کمال غضبناک ہوا اور مان سنگہ اور بہوپا
کوتوال اور میان سنگارا کو ایک فوج کے ساتھ گرونگ کو روانہ کیا اور
اپنے گہر کے لوگ جو پورنگ مین تہے لداخ مین بہیجدئے اور خود بہی میدان
جنگ مین موجود ہوگیا اُسوقت سردی اور برف کا یہ حال تہا کہ تمام
زمانہ زمین عالم زمہریر چہپ گیا تہا ہوا کی سردی سے عصب کے بدن مین ہوگئے
اور اسی سبب سے رسد بہی لشکر مین نہ پہنچی اور فوج سردینی اور بہوکہ وغیرہ
دو عذابون مین گرفتار ہوگئی پانی ہر ایک مقام سردی سے جم کر برف

ہوگیا القصہ ایسی حالت مین جنگ شروع ہوگئی اور دشمنون نے اُس
نیم مردہ لشکر کو کھلے دل سے ذبح کرڈالا وزیر بہی اُسی مقام پر مارا گیا مہتہ
بستی رام قلعدار پورنگ کا الموڑہ کے راستے وہان سے بہاگ کر جون
مین آیا اس فتح کے بعد مخالفین لداخ کو آئے سوہتچین واحمد شاہ راجہ
اسکردو بہی اُنکے ساتھ مل گئے پہلوان سنگہ کیدار اور منشی گوران دتا
اور فتح پلٹن ماتحت تیغ سنگہ صوبہ دار جو لداخ سے وزیر کی مدد کو روانہ
ہوئے تہے یہ خبر سنکر واپس لداخ مین آئے اور تمام سردیون کا موسم
وہان ہی رہے اگرچہ مخالف اُنپر حملے کرتے رہے مگر وہ روکتے رہے راجہ
گلاب سنگہ نے موسم بہار کے آغاز مین دیوان ہری چند کو مفسدونکی سرکوبی
کے لئے لداخ بہیجا دیوان نے ہری نگر مین جاکر توقف کیا اور وزیر رتنو
کو پہلے ادہر روانہ کیا دوسرے روز اُسکی روانگی سے خود بہی
لداخ کی سمت کو توجہ کی راستہ مین سوچیتا تہانیدار کرکل کی عرضی پہنچی کہ
دشمنون نے محاصرہ قلعہ کرکل کر لیا ہے اور انسداد راستہ کے لئے دو
برج مضبوط راستے مین بنا لئے ہین یہ خبر سنکر دیوان نے تین ہزار فوج
اور ایک توپ مع رام سنگہ افسر کے قلعہ کومی کے راستے ادہر کو بہیجی اور
خود مع وزیر رتنو سیدہے راستے جاکر اُن برجون تک پہنچا جو دشمنون
نے بنائے ہوئے تہے جب برج مسمار کئے تو دشمن مقابلہ پر آئے ایکطرف
رام سنگہ نے اور دوسری طرف تہانہ دار نے قلعہ سے نکلکر اُنپر حملہ کیا
چہہ گہنٹہ تک لڑائی ہوئی دو سو آدمی دشمنون کا مارا گیا اور تین ہزار
فوج بہاگ نکلی اس فتح کے بعد دیوان نے کرکل سے چلکر موضع کنارہ پر
مقام کیا وہان راجہ محمد علی خان پشکم کے ساتھ مقابلہ ہوا اور دشمن بہا

گیا پھر دریائے سندھ سے بذریعہ پل عبور کرکے مخالفین کا استیصال کلی کیا اور علاقہ لداخ وغیرہ کا دوبارہ اپنے قبضہ مین لیا اور موبتھین واحمد شاہ راجہ اسکرو قید مین آئے چونکہ راجہ گلاب سنگہ نے سری نگر مین پہنچکر اور فوج دیوان کی امداد کو بھیجی تہی بعد حصول اس فتح کے واپس بلائی گئی اور اہلکاران فوج کو بڑے بڑے انعام ملے۔ اگرچہ مہاراجہ شیر سنگہ فرمان فرمائے لاہور نے بیاوری وامداد اس خاندان جموال کے راج پایا تہا مگر کسیقدر مدت کے بعد اُسکا خیال اور ہوگیا اور چاہا کہ کسی طرح راجہ دہیان سنگہ وزیر کو قتل کرادیوے اور اس خاندان کو بکلی مفقود کردے اس ارادہ پر اپنے سرداران سندھانوالیہ اجیت سنگہ وغیرہ کو جو اُسکے خوف سے ہندوستان مین بہاگ گئے تھے لاہور مین بلاکر پھر سرفراز کیا اور انکو ترغیب دی کہ کسی طرح راجہ دہیان سنگہ کو قتل کردین چونکہ وہ دونو فریق کے دشمن تھے اُنہون نے یہ راز راجہ دہیان سنگہ کے آگے ظاہر کردیا اور مہاراجہ شیر سنگہ کے قتل کے لئے راجہ دہیان سنگہ کو بھی اپنے ساتھ ہمصلاح کرلیا آخر جس روز اُنہون نے مہاراجہ شیر سنگہ کو قتل کیا راجہ دہیان سنگہ کو بہی قلعہ مین قتل کرڈالا جسطرح کہ پہلے اس کتاب مین سب حال زیب اندراج پاچکا ہے اسکا عوض راجہ ہیرا سنگہ بہاجہ دھیان سنگہ کے بیٹے نے لیا اور سرداران سندھانوالیہ قتل ہوئے لاہور کی حکومت پر مہاراجہ دلیپ سنگہ مقرر ہوا اور وزارت راجہ ہیرا سنگہ کی قرار پائی مختاری ومدارالمہامی سررشتہ وزارت کی پنڈت جلا کو ملی چند روز کے بعد فیما بین راجہ سوچیت سنگہ وراجہ ہیرا سنگہ وزیر کے عداوت پیدا ہوئی اور روز افزون نے چچا بھتیجے کے درمیان سخت دشمنی

ڈال دی باعث یہ ہوا کہ علاقہ جسروٹہ کا پہلے راجہ سوچیت سنگہ کے
اجو... میں سرکار لاہور سے ملا ہوا تہا پہر راجہ ہیراسنگہ کی جاگیر مین ملا
... یہ سوچیت سنگہ نے راجہ ہیراسنگہ کو اسپر قبضہ ندیا جب تک راجہ
... سنگہ وزیر زندہ رہا اُسنے اسبات سے درگذر کی اور و ر پے
نزاع کے نہوا مگر جب وہیان سنگہ کے قتل کے بعد یہ آگ بہڑک گئی اور
اہلکاران وسرداران دربار لاہور جو پنڈت جلا کے ظلم وتعدّی سے
ناراض تہے اسبات پر آمادہ ہوئے کہ راجہ سوچیت سنگہ کو لاہور مین
بلاکر وزارت دین اُنکے بلانے پر راجہ سوچیت سنگہ لاہور کے جانے
پر مستعد ہوگیا ہرچند راجہ گلاب سنگہ نے ممانعت کی اور مُصِر ہوکر
لاہور کے سفر سے باز رکہا مگر اُسنے نمانا اور بہبانہ شکار بعد انسے
کیسری سنگہ جموں سے نکل آیا اور اپنی فوج کو حکم بہیجا کہ پیچہے سے کوچ کرکے
چلے آئیں زیادہ تر باعث اُسکی روانگی کا یہ ہوا کہ جواہر مل اُسکے وکیل نے
لاہور سے لکہا کہ آپ فی الفور لاہور آجائیں راہ مین سے دیوان بہیم سین
کو لاہور کی طرف بتعجیل تمام بہیجا کہ لاہور پہنچکر فوج خالصہ کے
ارادہ سے خبر دے جب ملک پور مین مقام ہوا چند سکہ فوج سواری
کے سوار حاضر ہوئے اور ارادت ظاہر کی کہ خالصہ کی فوج لاہور مین
آپکے آنے کی منتظر ہے غرض راجہ سوچیت سنگہ بقول بعض پچاس آدمیون
اور بقول بعض ایک سو آدمی کے ساتھ لاہور پہنچگیا اور پڑاوہ بدہو کے
پاس میان وڈا کی خانقاہ کے اندر مقام کیا اور منتظر ہوا کہ رؤسا دربار وفوج
خالصہ کب میرے پاس آکر مجہکو شہر مین لیجاتی ہے اتنے مین دیوان بہیم سین حاضر ہوا
اور کہا کہ فوج خالصہ جو بندۂ زر ہے باغراض حصول انعام راجہ ہیراسنگہ کے ساتھ ملگئی ہے

اب آپکا واپس جانا مناسب ہے راے کیسری سنگہ نے بھی اصرار کیا کہ یہان سے چلدینا
مناسب ہے مگر راجہ سوچیت سنگہ نے ایک نمانی اور کہا کہ اب یہان سے واپس جانا نامردونکا
کام ہے رات بھر راجہ سوچیت سنگہ میان وڈا کی مزار پر رہا صبح ہوتے ہی سکھی فوج
نے چارون طرف سے آکر خانقاہ کا محاصرہ کر لیا ساٹھ ہزار فوج جرار اور توپخانہ
آتشبار نے جب راجہ کو گہیر لیا تو راجہ سوچیت سنگہ نے سب کو رخصت دی کہ آپ جان
لیکر چلے جاوین مگر کسی نے منظور نکیا راے کیسری سنگہ و میان پہلو کانہ چکیہ و میان نہال سنگہ
اگادر یہ نے آکر اجازت جنگ کی مانگی حکم دیا کہ ہماری طرف سے کوئی جنگ کی
ابتدا نکرے اتنے مین گولہ چلنا شروع ہوگیا اور دیوارین خانقاہ کی گرنے لگین اتنے
مین دارا داروغہ گہوڑ الیکر حاضر ہوا اور عرض کی کہ ایک طرف سے راستہ کہلا ہی اگر
ارادہ جانیکا ہو تو مین آپکو اس معرکہ سے سلامت لیجا سکتا ہون راجہ سوچیت سنگہ نے
اُسکی بات بہی نہ سُنی اور اپنے آدمیون کے ساتھ خانقاہ سے باہر نکل آیا پہلے گولی
راے کیسری سنگہ کو لگی اور اسی حالت مین سکھون پر جا پڑا اور چند آدمیونکو مارکر مارا گیا پھر
دیوان بھیم سین قتل ہوا دزیرہ نہال سنگہ نے اُسوقت بیوفائی کی اور جان بچاکر بہاگ گیا اور بہی
چند آدمیون نے اُسوقت رفاقت سے پہلوتہی کی آخر راجہ سوچیت سنگہ تنہا رہ گیا اور
بہی کمال جوانمردی کے ساتھ دنیاے فانی سے رہگراے عالم جاودانی ہوا راجہ گلاب سنگہ کو
جب یہہ خبر جموں مین پہنچی خاندان کی بربادی اور بہائی کے مارے جانیسے نہایت
افسوس کیا راجہ سوچیت سنگہ کی رانیان جو جمون اور سانبہ اور رام نگر مین تہین
جا بجا ستی ہوگئین اور خاندان مین ایک حشر برپا ہوگیا یہہ واقعہ سترھوین ماہ چیت
اشٹمی کے دن بدہ کے روز سمت ۱۹۰۱ مین ظہور مین آیا جب یہہ کام سرانجام پاگیا راجہ
ہیرا سنگہ کو راجہ سوچیت سنگہ کے ملک و مال و خزانہ کی طمع دامنگیر ہوئی چونکہ راجہ سوچیت سنگہ
نے رندہیر سنگہ خلف راجہ گلاب سنگہ کو بسبب بے اولادی کے اپنا بیٹا بنا یا ہوا تہا

اور شرعاً وعرفاً مالک اُسکے مال کا وہ تھا۔ راجہ گلاب سنگھ نے چاہا کہ ایک خرمہرہ
اُسسے راجہ ہیرا سنگھ کو نہ دیوے اور اس معاملہ کے فیصلہ و انفصال کے لئے دیوان
جوالا سہائے و پنڈت چندر اس کو لاہور بھیجا مگر بسبب شرارت پنڈت جلا کے
کچھ فیصلہ نہوا پھر راجہ دینا ناتھ و بھائی رام سنگھ و شیخ امام الدین لاہور سے
باجازت راجہ ہیرا سنگھ جموں میں اس امر کے فیصلہ کرنے کو آئے مگر کچھ فیصلہ
عمل میں نہ آیا پھر تو لاہوری فوج کی جموں پر چڑہائی ہوئی اور دونو طرف سے لڑائی
کی تیاریاں ہوگئیں فوجیں جمع ہوئیں آخر راجہ جواہر سنگھ خلف راجہ دہیان سنگھ
درمیان میں آیا اور فیصلہ اس بات پر قرار پایا کہ راجہ گلاب سنگھ نصف
ترکہ راجہ سوچیت سنگھ کا راجہ ہیرا سنگھ کو دیدیوے اور نصف میان رندہیر سنگھ
المشہور سوہن سنگھ خلف راجہ گلاب سنگھ کے پاس جسکو راجہ سوچیت سنگھ نے متبنےٰ بنایا
تہا رہے اور راجہ سوچیت سنگھ کی جگہ میان رندہیر سنگھ دربار لاہور میں حاضر رہے
چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا اور میان رندہیر سنگھ لاہور آپہنچا اور آپس میں
تصفیہ ہوکر فتنہ و فساد رفع دفع ہوگیا چند ماہ کے بعد لاہور میں فتنہ تازہ
برپا ہوگیا اور راجہ ہیرا سنگھ و پنڈت جلا و میان رندہیر سنگھ سب کے سب
قتل ہوگئے اور رؤسا کوہی مثل میان لابھ سنگھ و چندن دیو و انوکھ سنگھ و
سوہنو و اودی سنگھ و کالا سنگھ و وزیرا اندر برادر وزیر زور آور سنگھ جو راجہ
ہیرا سنگھ کے ہمراہ اس مصیبت کے وقت میں تھے کام آئے اور یہ واقعہ
آٹھوین ماہ پوہ اتوار کے روز سمت ۱۹۰۱ میں وقوع میں آیا راجہ گلاب سنگھ نے
جب اس واقعہ کی کیفیت سنی نہایت غم کیا اور صف ماتم کی چند روز تک
بچھائی رکھی راجہ ہیرا سنگھ کے قتل کے بعد سردار جواہر سنگھ وزیر و مدار المہام
مہاراجہ دلیپ سنگھ والی لاہور کا ہوا چونکہ وہ جانی دشمن خاندان جموال کا تہا اُسنے

بڑی فوج ادہر کو روانہ کی چنانچہ سردار شام سنگھ و لال سنگھ تسخیر علاقہ جسرو ٹہہ وغیرہ
جاگیر راجہ ہیرا سنگہ کے لئے مامور ہوئے اور لالہ رتن چند دوگل و بابو امہیان سنگھ بطور
وکیل راجہ گلاب سنگہ کے پاس پہنچے اور حکم پہنچا کہ کل خزانہ و ملک و مال راجہ ہیرا سنگھ کا و
نصف جاگیر راجہ سوچیت سنگھ کی جسکے باب مین پہلے فیصلہ راجہ ہیرا سنگہ کی زندگی
مین ہوچکا ہے ہمارے حوالہ کر دو اور جواہر سنگھ راجہ ہیرا سنگھ کے بہائی کا بازو بہی ہمکو
دو کہ ہم اُسسے کل مال راجہ ہیرا سنگھ کا پورا کرے لینگے اور خاص جاگیر جو تمہاری فوج
کی ہے وہ تمہارے پر بدستور واگزار رہیگی یہہ تقریر سنکر راجہ گلاب سنگھ نے انکو چند روز
منتظر جواب کا رکہا اور در پردہ راجہ جواہر سنگہ پسر راجہ دہیان سنگہ کے نام جو جسرو ٹہہ
مین تہا اور راجہ رنبیر سنگھ متبنیٰ راجہ سوچیت سنگھ کے نام جو رام نگر مین تہا خطوط بہیجے
اور لکہا کہ اپنی فوج و لشکر کے ساتھ مستعد و مضبوط رہین اسی طرح دیوان نانک چند متعینہ
چہیال و دیوان کرم چند متعینہ پونچھ و دیوان ہرچند متعینہ گہڑی کے نام پروانجات جاری ہوئے
چونکہ راجہ ہیرا سنگہ کے قتل کے سبب سے زمانہ کا رنگ اور ہی بدل گیا تہا اکثر مقامات پر مخالفت
و فتنہ و فساد پیدا ہوا اور سکھ جسرو ٹہہ پر آپہنچے فوج راجگان جموال بہی جو اسجگہہ تہی مع وزیر
پہپہنا سکہون کے شامل ہوگئے اور راجہ جواہر سنگہ بہاگ کر جمون مین آگیا جسرو ٹہہ پر سردار
شام سنگہ متصرف ہوگئے اور وزیر نہال سنگھ جو سانبہ مین مامور ہوا تہا وہ بہی سکہون کے
ساتھ ملگیا اور قبائل اوسکے راتون رات جمون سے بہاگ گئے راجہ فقیر اللہ خان نے
پونچھ پر فوج بہیجدی اور راجہ ہیرا سنگہ کی فوج نے اپنا ہی علاقہ لوٹنا شروع کردیا اسطرح
اکثر ملازم اس خاندان کے نمک حرام ہوکر مستعد غارت و شور و فساد کے ہوگئے آخر سکہونکی
فوج نے چارطرف سے جمون پر حملہ کیا سرداران ماموره لاہور کی یہہ مرضی تہی کہ اول
بہیلہ و فریب مال و دولت و خزانہ راجہ گلاب سنگھ سے لے لین اور فوج کو اپنے ساتھ ملالین
پہر ملک مقبوضہ سے مار کر باہر نکالدین اس ارادہ پر راجہ لال سنگھ سردار فتح سنگہ مان

کو بطور وکالت جموں مین بھیجا راجہ گلاب سنگھ نے منظور کر لیا کہ تمام مال و ملک راجہ ہیرا سنگھ کا
بلا عذر فوج خالصہ کے حوالے کردیگا اور بہی جو احکام سرکار لاہور کے مین بدل و جان اُنکی
تعمیل کریگا سردار فتح سنگھ بعد انعقاد و انتظام ہر ایک امر کے واپس ہا سکھونکی فوجین جو جموں
سے بفاصلہ دو کوس کے اوتری ہوئی تہی گیا چونکہ اوسکی ہمراہی مین ہرچپا و گنپت ملازمان
نمکحرامان راجہ ہیرا سنگھ بہی تھے اسواسطے بنظر احتیاط راجہ گلاب سنگھ نے وزیر زور آور کو اُنکے
ہمراہ کردیا کہ بحفاظت تمام اپنی حد سے اُتار دین رستہ مین فوج محافظ ملازم راجہ گلاب سنگھ نے
جب اُن نمکحراموں کو دیکھا تلوارین کھینچکر اُنپر کود پڑے اور گولیان چلنے لگین چونکہ وہ
دونو نمکحرام سردار فتح سنگھ مان کے ساتھ ایک ہاتھی پر بیٹھے تھے سردار بہی اُنکے
ساتھ قتل ہوا جب راجہ گلاب سنگھ کو یہ خبر پہنچی کمال افسوس کیا اور جانا کہ اب کام
بالکل خراب ہوگیا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا کہ سردار فتح سنگھ مان کے قتل کی خبر سنکر
سکھی فوج جوش مین آگئی اور جابجا قلعجات پر یورش شروع کر دی فوج جموں نے بہی دریائے
توی پر مورچے باندہ لئے اور بہت سے مقامات پر لڑائی شروع ہوگئی سکھوں نے وہان
بہی شکست کہائی اور پانچ توپین چہنوا بیٹھے آخر پنچایان فوج نے باہم یہ مشورہ
کیا کہ راجہ لال سنگھ و شام سنگھ و بخشی بہگت رام وغیرہ اپنی دشمنی کے سبب درپئے
اسباب کے مین کہ خاندان راجگان جموں کو برباد کرکے خود جاگیرین حاصل کرین ہمکو کیا غرض
ہے کہ اپنی جانین تلف کرین اور راجہ گلاب سنگھ پر جو حساب و کتاب کے دینے اور
راجہ ہیرا سنگھ کے ملک و مال کے دینے کو تیار ہے تلوارین اُٹھائین مناسب یہ ہے کہ
راجہ گلاب سنگھ کو اپنے ساتھ لاہور لیچلین وہان جاکر بی بی جندان اُس سے اپنا
حساب سمجھ لیگی چنانچہ فوج نے سردار سلطان محمد خان و سردار رچھپر سنگھ اٹاری والہ
کو راجہ گلاب سنگھ کے پاس برائے صلح و آشتی بہیجا اور صلح قائم ہوگئی ہرچند بخشی بہگت

تسلط کے لئے بہیجا ہے اب سوائے تعمیل حکم کے اور کسی بات کا ظہور مین
لانا مناسب نہین مگر سکہون نے ایک نمانی اور کہا کہ یہہ ملک مہاراجہ رنجیت سنگھ
نے راجہ گلاب سنگہ کو دیا ہوا ہے اوسکو ہم واپس نہین لے سکتے اوسوقت راجہ گلاب سنگھ
توکل بخدا کرکے میواسنگہ کی پلٹنون مین آگیا اور دیوان ہرچند کو جمون مین چہوڑ آیا
آتے ہی پانچروپیہ فی سپاہی سکہونکی فوج کو تقسیم کرکے اپنا حامی بنالیا اور فوج
راجہ گلاب سنگہ کو ہمراہ لیکر لاہور کو روانہ ہوگئی اگرچہ لاہور سے متواتر پروانے آئے
کہ سرکار کا منشا راجہ گلاب سنگہ کے ملک و مال پر قبضہ کرنیکا ہے اسکو ہمراہ کیون لاتے
ہو مگر سکہون نے ایک نمانی اور لاہور پہنچگئے لاہور مین پہنچکر راجہ گلاب سنگہ کنور نونہال سنگھ
کی حویلی مین نظربند ہوا ہرچند اوسوقت تمام دربار لاہور کا راجہ گلاب سنگہ کا دشمن تہا
مگر سکہون کے خوف سے کچھ نکر سکے بلکہ چاہا کہ کسیطرح راجہ گلاب سنگہ لاہور سے چلا جاے
ایسا نہو کہ فوج خالصہ اوسکی طرف رجوع کرکے ہم سبکو تہ تیغ کرے چنانچہ کچھ حساب کتاب
ہوکر اور چند لکھ روپیہ بذمہ راجہ گلاب سنگہ قرار دیکر جمون کو رخصت کردیا کسیقدر مہلت کے
بعد جبکہ بسبب قتل راجہ پشورا سنگہ کے فوج نے سردار جواہر سنگہ وزیر کو مار ڈالا اور فوج کو
اہالیان دربار نے انگریزونکی جنگ پر آمادہ کیا اور شکست پر شکست سکہونکو حاصل ہوئی
تو اوس نازک وقت مین رانی جندان والدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ نے راجہ گلاب سنگہ کو جمون
سے لاہور مین بلایا اور وزارت سلطنت پنجاب کی اوسکے سپرد کی ہرچند راجہ گلاب سنگھ
اینچی وقتاک وزارت سے انکار کرتا تہا مگر طوعاً و کرہاً منظور کی اور انتظام حالات موجودہ مین مصروف ہوا ۔

مہاراجہ ہونا راجہ گلاب سنگہ کا بعد شکست پانے فوج سکہی کے انگریزونکی لڑائی سے اور حاصل کرنا سلطنت جمون و کشمیر

[illegible]

گلاب سنگه باتفاق دیوان دینا ناتهه و فقیر نور الدین وغیره نواب گورنر جنرل بهادر کی خدمت مین بمقام
قصور حاضر ہوا اور بعد بہت سی گفتگو کے یہ بات قرار پائی کہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ نقد بکفر لاہور تین
فصل یعنی تین ششماہی مین سرکار انگریزی کو ادا کردیوے پچاس لاکھ روپیہ تو بالفعل دیوے اور ایک
کروڑ روپیہ دو ششماہی مین ادا کرے جب تک یہ کل روپیہ ادا ہو ملک دوابہ بست جالندھر کا بطور
رہن سرکار انگریزی کے پاس رہے جب کل روپیہ ادا ہو جاوے وہ علاقہ مسترد ہو جاوے پھر مہاراجہ
دلیپ سنگھ وہان طلب کیا گیا اور بمقام کاٹھہ کاچھ ملاقات مہاراجہ کی نواب گورنر جنرل کے ساتھ ہوئی
اور یہ بات قرار پائی کہ صاحبان عالیشان چند لاہور کی سیر کرکے واپس چلے جاوین جب ایشرہ دولت
صاحبان عالیشان کا لاہور پہنچا ایک خط رانی جندان کا نواب گورنر جنرل کے نام گیا کہ ہماری
طرف سے راجہ لال سنگھ مختار و مدار المہام ہے راجہ گلاب سنگھ کو ہمارے کام مین کچھ اختیار نہین
ہے اور راجہ لال سنگھ نے یہ بات ٹھہرائی کہ ملک دوابہ بست جالندھر اور ممالک کوہ جموں و
کشمیر و ہزارہ و تبت تمام و کمال سرکار انگلشیہ لے لے اور زر مصادرہ کی جاے یہی بخوشی طلب
اسکا یہ تھا کہ راجہ گلاب سنگھ کی کل ریاست جموں وغیرہ ہاتھ سے جاتی رہے اور اسکے پاس کچھ باقی
نرہے جب یہ بات راجہ گلاب سنگھ نے سنی نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ سرکار
انگلشیہ میرے فرزندونکو گزارہ دیوے اور مجکو اجازت بخشے کہ کاشی مین جاکر خدا کی عبادت
کرون نواب گورنر جنرل بہادر نے جواب دیا کہ اگر راجہ گلاب سنگھ ایک کروڑ روپیہ نقد ہمکو دیدیں
تو تمام علاقہ ملک بست جالندھر و کانگڑہ و علاقہ جموں و تبت لداخ و کشمیر و ہزارہ اسکو دیدیتے
ہین جو دوام کیلئے انکی ملکیت قرار پاچکا مگر راجہ گلاب سنگھ نے لینا دوابہ بست جالندھر کا
منظور نکیا اور ایک کروڑ روپیہ مین سے پچیس لاکھ روپیہ منہا ہوکر مملکت جموں و کشمیر و
تبت و لداخ و کشتوار و ہزارہ و علاقجات کوہستانی راجہ گلاب سنگھ کو دیئے گئے اور مہاراجگی
کا خطاب پاکر سلطنت جمونکی علیحدہ ہوگئی یہ بات رانی جندان و اہالیان دربار کو سخت ناگوار
گذری اور بہت سی عذرات سرکار انگریزی کے حضور مین کئے مگر سماعت نہین آئی اور مہاراجہ

گلاب سنگھ بعد تحریر عہد ناجات مہاراجہ کو جمون و کشمیر مقرر ہو گیا پچاس لاکھ یک مشت
اور پچیس لاکھ چھ ماہ مین دینے تجویز ہوئے اور پندرہ لاکھ روپیہ راجہ سوچیت سنگھ کا امانت
جو فیروزپور مین تہا اُسی مین محسوب ہو گیا اور قرار پایا کہ مہاراجہ کی فوج وقت پر امداد سرکار
انگریزی کی کرے اور مہاراجہ ہمیشہ سرکار انگریزی کی حمایت مین رہا کرے اور پروانجات
سرکار لاہور کیطرف سے بنام ناظم کشمیر و ناظم ہزارہ کے صادر ہوئے اسوقت ہزارہ کا
علاقہ بر سر فساد ہوا اور شیخ امام الدین ناظم کشمیر نے بہی دخل مہاراجہ گلاب سنگھ کا کشمیر پہونچنے
دیا مستعد جنگ فساد کا ہوا اور زیر کہپتا سے افسر مہاراجہ گلاب سنگھ کیطرف کشمیر مین مارا گیا
اسواسطے فوج لاہور سے مع لارنس صاحب انگریز بتنبیہ شیخ امام الدین مامور ہوا اور دخل مہاراجہ گلاب سنگھ
کا کشمیر پر دلایا گیا اور راجہ جواہر سنگھ پسر راجہ دہیان سنگھ نے جو دعوی مال و ملک اپنے باپ کا کیا وہ
نامسموع متصور ہوا مہاراجہ گلاب سنگھ نے انتظام ملک کوہستان کا اپنے ذمہ پر کیا اور جو چند
مفسدان شرارت پیشہ نے مفسدہ پردازی کی اپنی سزا اعمال کو پہنچے اور جو قوم چیلا سیان
نے جنکا علاقہ کشمیر کی حدود کا اوپر سے ایک قلعہ بنایا اور خودسر ہو کر مہاراجہ کے علاقہ مین
تاخت و تاراج کرنے لگے انکی تادیب کو دیوان ہرچند و وزیر زورآور و کرنیل بجی سنگھ و دیوان
ٹہاکر داس وغیرہ مامور ہوئے اور مدت تک لڑائی رہی مفسدجان توڑکر لڑے جب لڑائی مین
پندرہ سو سپاہی مہاراجہ کا مارا گیا اور کرنیل کیکڑا انزانبہ کام آیا کرنیل بجی سنگھ مجروح ہوا اور
لشکر جو قلعہ پر حملہ آور ہو تہا سخت شکست کہا کر اپنے مورچون مین آیا آخر دلاوران فوج نے یہ
تجویز کی کہ قلعہ کے اندر جو پانی کا تالاب ہے اور مفسدین پانی پیکر جیتے ہین ایک نقب مورچے
مقام سے تالاب تک لگائی جاوے اور باروت دہر کر سرنگ اڑائی جاوے چنانچہ وہی کام ظہور
مین آیا جب سرنگ اڑائی تو تالاب کا تمام پانی نقب کے رستے باہر آگیا اور قلعہ مین ایک
بوند پانی کی نہ رہی مفسد ناچار ہو کر بہاگ گئے تعاقب مین بہی بہتسے مارے گئے اور اکابر اُنکے
مثل دین خان و رحمت اللہ خان و حبیب اللہ خان و اخون لال محمد وغیرہ نے اطاعت منظور

کی دوسرا فساد گلگت مین ہوا اور بہت سے مفسدون نے جمع ہوکر شورش برپا کی
اور گوہر راجہ اُنکے ساتھ ملگیا اور قلعہ گلگت کا محاصرہ کرکے چاہا کہ فتح کرلین مگر سنتو کہ
تہانہ دار وہان کا تھا ہونے نہین دیتا تھا آخر مفسدون نے قول
و قسم کرکے تہانہ دار کو اپنے پاس بلاکر قتل کیا دیوی سین کمیدان جو گورکھیہ
پلٹن کے ساتھ قلعہ منو مین تھا کسی قدر مدت تک مفسدون کے ساتھ لڑتا
رہا آخر رسد قلعہ سے ختم ہوگئی اور سپاہی بھوکھ سے مرنے لگے تو ناچار وہ قلعہ
سے نکلا اور مخالفون کے ساتھ کہ چار ہزار سے زیادہ تھے لڑکر مارا گیا تمام سپاہی گورکھیہ
پلٹن کے سپاہ ان مین کام آئے [illegible] ہوشیار [illegible] بہادر جو ایک پلٹن [illegible] والا
والی کے ساتھ قلعہ [illegible] مین تھا [illegible] مخالفون کے ساتھ لڑتا تھا آخر ذخیرہ [illegible]
اور وہ راجہ گوہر کے قول و قسم پر نازان ہوکر باہر نکلا اور مع فوج مارا گیا [illegible]
گلگت [illegible] مفسدون نے [illegible] کرلیا تو [illegible] اُسکا فرمان فرما ہوا بہت سے
لوگ اُسنے [illegible] گلاب سنگہ کے [illegible] گرفتار کردئے اور چندون
قتل کردئے یہہ خبر پاکر راجہ گلاب سنگہ نے ایک جمعیت فوج اوسطرف کو روانہ کی
اور مفسدون کو کمال سزا دیکر وہ قلعہ پھر اپنے تصرف مین لیا الغرض مہاراجہ
مہاراجہ نے اخیر عمر تک سلطنت بکمال کامرانی و دادگستری کی آخر حسب وعدہ

اذا جاء اجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون آپہنچا بیسوین ماہ ساون
سمت ۱۹۱۴ بکرمی مین اتوار کے روز چار گہڑی دن باقی رہے تپ محرقہ کی بیماری
سے بیمار ہوکر وفات پائی حسب رسوم کریا کرم کی ادا ہوچکین مہاراجہ رنبیر سنگہ
فرزند دلبند و ولیعہد مہاراجہ کا تخت سلطنت پر بیٹھا جو اب تک موجود
ہے اس مہاراجہ نے حق وفاداری و دوستی و اتحاد کا جیسا کہ چاہیئے
صاحبان انگریز کے ساتھ ادا کیا اور روز اجلاس سے آجتک ایسی

خدمتین نمایان کین کہ ملکہ کوئن وکٹوریہ قیصر ہند نے بار بار اسکا شکریہ ادا کیا
پہلے مفسدہ دہلی کے وقت اس مہاراجہ کی فوج جان نثار نے بڑی بڑی خدمتین
کین اور ایک دیوان انکے اعلے عہین دہلی کے معرکہ مین کام آیا پہر جب ۱۸۷۶ء
مین شاہزادہ عالم و عالمیان پرنس آف ویلز بہادر ولیعہد سلطنت ہند و انگلنڈ
ہندوستان کی سیر کو تشریف لائے تو اس مہاراجہ نے بکمال ارادتمندی لاکہا
روپیہ انکی آسایش و مہمانداری مین صرف کئے اور لاکہا روپیہ کے قیمتی تحائف
رخصت کے وقت دئے اور ہر سال جو صاحبان انگریز کشمیر کی سیر کو جاتے
رہے انکی مہمانداری کا صرف بہی اپنے ذمہ پر رکہا اور عہدنامہ کی شرائط
جو ما بین سرکار انگریزی اور اوسکے پدر بزرگوار کے قرار پائی تہین انکی
تعمیل بدل و جان کی کوئی امر خلاف دوستی و محبت وقوع مین نہ آیا اسنے
اپنی رعایا پر بڑی بڑی مہربانیان کین اور ہزارون روپیہ واجب الوصول محصول
پشمینہ وغیرہ کے معاف کر دئے اوسبحانہ تعالے ایسے دادبخش گرم گستر مہاراجہ
کو جب تک چاند سورج مین روشنی اور گنگا جمنا مین پانی ہے سلامت رکہے ✽

خاتمۃ الکتاب

خدا کا شکر و احسان ہے کہ یہ مجموعہ نایاب یعنی تاریخ پنجاب بتلطفات ربانی و تفضلات سبحانی
باختتام پہنچا مولف کو اس چندسالہ محنت و عرقریزی سے نیک نتیجہ ملا اگرچہ کب ممکن تہا کہ
یہ بندہ ناتوان اس بارگران کو اٹہاتا اور مورکہ ہو کر اس بڑے کام کی انتظام و اہتمام کا دعوے
کرتا اور نہ سرکار گردون وقار انگریز کے مفوضہ امورات کے انتظام و خبرگیری سی اتنی فرصت اوقات
شبانہ روزی سے حاصل تہی کہ اس مشکل کام کے انجام کیلئے قلم اٹہاتا مگر دلی شوق اور باطنی
ذوق نے السعی منی والاتمام من اللہ کا مضمون یاد دلایا اور ایسی رہبری کی کہ آہستہ آہستہ منزل
مقصود تک پہنچا دیا اور جیسے کہ دل چاہتا تہا بابا نانک پہلے گورو سے دسون سکہی مذہب کے

پیشواؤن کا حال مفصل و مشرح تحریر ہوا بلکہ گزشتہ خاندانون کی کیفیت اور موجودہ ریاستون کا
ذکر مع تذکرہ سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ و عہد انگلشیہ عالیہ و ریاست جلیلہ جموں و کشمیر بہی تفصیل وار
زیب اندراج پا گیا اور کتاب عام فہم بزبان اردو تحریر ہوئی اور حسب طبع منظور تہا یہہ سراد
بر آئی آغاز نے انجام کی صورت دکہلائی اب یہہ دعا ہے اور خدا سے التجا ہے
کہ شایقین با تمکین و ناظرین نیک آئین اسکی سیر سے فایدہ پائین خاص و عام حظ اوٹہائین آمین
اور واضح ہو کہ دوسرا چہاپا اس مجموعہ کا بعہد حکومت جناب معلے القاب لارڈ ولٹن صاحب
بہادر وایسراے و گورنر جنرل کشور ہند ۱۸۸۱ع مین واقع ہوا تہا ازان بعد آجتک کہ اخیر
سنہ ۱۸۸۶ع ہے اور یہہ کتاب تیسری بار چہاپی گئی ہے زمانہ دوار بڑی بڑی نگتین اور
تازہ تازہ صورتین یہہ ظہور مین لایا کہ مہاراجہ عالی وقار فرمانفرماے جموں و کشمیر بتقضاے
ربانی اس دنیاے فانی سے رہگراے عالم جاودانی ہوگئے اور اونکی مسند حکومت پر انکے فرزند
دلبند و پور سعادت مند مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب بہادر نے اجلاس فرمایا یہہ مہاراجہ
مسند نشین ہو کر رعایا کے سود اور سلطنت کے بہبود کیلئے عمدہ عمدہ تدبیرین ظہور مین
لائے ہین اور راجہ رام سنگہ و امر سنگہ صاحب بہادر مہاراجہ صاحب کے برادر ان والا
قدر بہی بدل و جان فوجی و ملکی انتظام مین مصروف ہین اور لارڈ ولٹن صاحب بہادر وایسراے
کی تشریف بری کے بعد جناب لارڈ ڈفرن صاحب گورنر جنرل بہادر وایسراے ہند ہوے
اور پنجاب کے لفٹنٹ گورنر بجاے اجرٹن صاحب بہادر کے جناب ایچیسن صاحب بہادر قرار پائے
ان دونو حکام عالیمقام کے عہد عدالت مہد مین رعایا شاد اور ملک آباد ہوا بہبود خلایق
کے لئے ایسی ایسی نیک تجویزین عمل مین آئین کہ تمام زمانہ کو فائدہ پہنچا خلق خدا انکے
اوصاف حمیدہ و پسندیدہ سے رطب اللسان و عذب البیان ہوئی لوکل سیلف گورنمنٹ
کی تجویز جو ان حکام والا مقام کیوقت عمل مین آئی تا روز قیامت تاریخ مین لکہی رہیگی
کہ زمام حکومت لابدی اہل ملک کی انہین کے قبضہ اقتدار مین سپرد ہوئی اور یہہ

دو نو حکام اہل ہند کے ایزا دی توقیر واعزاز مین بظاہر و باطن ساعی رہتے لارڈ رپن صاحب بہادر کی تشریف بری کے بعد ۱۸۸۵ء مین جناب لارڈ ڈفرن صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسرائے ہند تشریف لائے جو نہایت قدردان و غریب پرور و بندہ نواز مین انکی حکومت مین برما کا ملک فتح ہوا اور وہ ملک قبضہ سلطنت انگلشیہ مین آیا امیر عبدالرحمن خان والی کابل پنجاب مین تشریف لائے اور راول پنڈی مین عالیشان دربار ہوا دلی مین فوج ظفر موج کی نمائش ہوئی خصوصاً اس سال ۱۸۸۶ء مین جو ویسرائے صاحب بہادر رونق افروز لاہور ہوئے اور دست مبارک سے عمارت چیف کالج لاہور کی بنیاد کا پتھر رکھا یہ بڑی کارروائی اور عالیشان موقع اظہار شان و شوکت سلطنت انگریزی کا تہا کہ راجگان معلے القاب و نوابان عالیجناب پنجاب کے اس مبارک موقع مین رونق افروز لاہور تھے جناب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر رحیم و کریم فرمانفرمائے صوبہ پنجاب جو رعایا کی خوبی و خوش سلوبی کے لئے اپنی حکومت کے وقت مین اپنی کوشش نمایان و سعی مشکور ظاہر مین لائی ہین اوسکا تذکرہ ہمیشہ کیلئے زبان زد خلائق رہیگا خداوند جل و علے ایسے مہربان حاکم کو سلامت با کرامت رکھے ❖

تمت

قطعہ تاریخ طبع سوم از شاعر نازک خیال رائے بہادر کنہیالال صاحب مصنف کتاب تخلص ہندی

پنجاب کی یہ عمدہ تواریخ چہپ چکی
پہولا ہے تین بار یہ گلزار بے خزان
کہینچا گیا ہے خامہ عنبر شمامہ سے
ہیتے اسپہ قوم خالصہ کے جتنے اعتراض
خورشید خالصہ مین جو گورون کا حال تہا

بار سیوم آج بافضال کردگار
آئی ہے تین مرتبہ اس باغ مین بہار
یہ نقش تین مرتبہ بر صفحۂ روزگار
ان سب سے صاف کیگئی اصلاح انکی بار
لکہا گیا ہے اسمین بتصدیق و اعتبار

اب تو یقین خریدئے سب اس کی چھاپے / اس نسخۂ صحیح کو سب ہان باوقار

یارب ہوا اسکا ذکر بہہ جا و ہر مکان / پائے خدا کرے یہ بہر شہر اشتہار

ہون مستفیض اہل جہان اسکے فیض سے / حاصل ہوا ہے فائدہ خلقت کو بیشمار

ہندی بسال خاتمہ اسکے سروش غیب / بولا کہ چھپ گئی ہے یہ تاریخ بے نظیر

از شاعر نامور مفتی غلام سرور صاحب قریشی لاہوری متخلص سرور

یہ نسخہ کیسا نسخہ ہے عجائب / یہ ہے تاریخ کیسا تاریخ نایاب

تواریخی ہے جس مین حسب سال تحریر / بہ ہر سطر و بہر فصل و بہر باب

کنہیا لال ہین اسکے مصنف / ملا راسخ بہا وہ جسکو القاب

کرے تعریف انکی کسکی طاقت / لکھے اوصاف انکے کسکی ہے تاب

وہ ہین کان معانی معدن فضل / وہ ہین دریائے علم و حسن خلق و آداب

چھپا شکر خدا یہ عمدہ نسخہ / ہوئے ہین دیکھکر خوش جسکو احباب

بسال طبع لکھ سرور یہ مصرع / چھپی ہے بے مثل تاریخ پنجاب

سنے تاریخ ہجری پھر یہ ہاتف / پکارا ہے چھپی تاریخ پنجاب

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
سر بسجده فرو می برم و منت ایزد بر جان خود بر میدارم
که نسخه
بندگی نامه
از تصانیف
حشمت پناه ثروت دستگاه جناب رائے کنهیا لال صاحب بهادر ایگزیکٹو انجینیر لاهور
در مطبع ایزدی لاهور باهتمام منشی میان حبیب الله طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

ای که پیش از تو هیچ بود نبود — بود تو کرد جمله را موجود

بود تو ساخته وجود همه — جود تو داد جان بجمله وجود

در یکی لحظه از دو حرف کن — هر دو عالم پدید کردی زود

همه ایجاد عالم ایجاد — مظهر ذات تست ای معبود

عقل کردی عطا تو انسان را — دادی از جود خود همه مقصود

راز سرپردهٔ حقیقت تو — از رهِ عقل هیچکس نگشود

صرف کرد آنکه عمر در یادت — گوی نیکی ازین جهان بربود

ذات پاک تو معدن هر جود
میرسد زان بجمله عالم سود

اي خدا وند انجم و افلاک | مالک آب و باد و آتش و خاک
روشن از نور تست در عالم | از سمک تا مقام اوج سماک
زد بشوق نسیم افضالت | گل بصحن چمن گریبان چاک
خاکیان را تو مرحمت کردی | عقل و هوش و طبایع دراک
گرد کلفت ز روی ما شستی | خاک ناپاک را تو کردی پاک
عقل ہے بے عقل از حقیقت تو | عاجز از درک ذات تو ادراک
وصف ذات تو کی کند تحریر | ہندی خاکسار و خجلت ناک

مدحت از عقل و فکر بیرونست
در قیاس و خیال افزونست

اي فرازندهٔ سپهر برین | وي فروزندهٔ چراغ زمین
صانع کارخانهٔ دنیا | نقش بند نگارخانهٔ دین
گرچه از بندگان گنه بینی | نشوی زان گناه چین بجبین
تو کنی شاد خاطر ناشاد | غم کنی دور از دل غمگین
گمرهان را تو از هدایت خویش | رهنمائی براه صدق و یقین
کنی از لطف خاکساران را | تو ز فرش زمین بعرش قرین

ابتدای ظهور جمله طریق | انتهای جمیع ملت و دین

ذره را چون بمهر بنوازی
تیر چرخ چارمین سازی

فضل و لطف خدای جل و عز | بیکران بحد است و بی پایان
بر گل و خار ابر رحمت او | بارد از فضل عام خود یکسان
از شفا خانه اش همی جویند | دردمندان درد دل درمان
عجز این بندهٔ ضعیف و نحیف | هست مقبول درگه یزدان
رفت در جنت آنکه طاعت حق | کرد با دیدهٔ گهر افشان
شد خلاص از غم مصیبت دهر | یافت آخر رهائی از زندان
شاد باش ای جوان بیاد خدا | در غم زر مباش سرگردان

فکر دنیائی دون کن از دل دور
تا بدرگاه حق شوی منظور

هر که بیخ هوس ز دل بکند | خاطرش در جهان نه کس شکند
باش مانند آب در دنیا | که به پستی همیشه موج زند
مثل دود سبک مباش ایجان | که به بالا زپست میل کند

بندگی کن که باشدت در دست | از عبادت برو ز حشر سند
نیست عابد هر آنکه در دنیا | دام دولت بگرد خویش تند
گر کنی ترک حرص دنیا را | کس به پیش تو یک نفس نزند
گر خودی را کنی ز خاطر دور | پردهٔ فرق از تو بر فکند

محو حق الیقین سے گر دل
وحدت حق شود ترا حاصل

ای پسر گر غم جهان داری | دور باشی ز درگه باری
صنعت حق ببین درین عالم | تا ازان روی سوی حق آری
آنچه می بینی اندرین دنیا | جمله از قدرتش چه پنداری
غیر حق کس نیایدت در چشم | سوی وحدت رسی ز بیداری
ذات حق را ببین تو در هر چیز | باش مشغول در نکو کاری
گر برین نوع حق شناس شوی | حق بجوید ترا به دلداری
دور دارد ترا خدا هر دم | از دل آزاری و جگر خواری

این جهان مظهر جهاندار است
وصف او بنده را سزاوار است

بندۂ کو خدا سے بین باشد — ہر زمانش بدل یقین باشد

کہ ہمہ چیز درمیان جہان — جلوۂ بندۂ آفرین باشد

در ہمہ چیز قدرتش بیند — باشد او دوربا قرین باشد

ز انقلاب زمانہ در ہر حال — گاہ خورم سگہی حزین باشد

روح او سیر آسمان بکند — تن او گرچہ بر زمین باشد

از فریب جہان کند پرہیز — خالی از رنج و بغض و کین باشد

غیر از وصف حق نگوید ہیچ — ہر چنین بندۂ آفرین باشد

وصف حق ہر کسیکہ کرد ادا
گشت امیدوار فضل خدا

داور ساکنان عرش برین — حاکم حاکمان فرش زمین

فیض بخش دل صفاکیشان — روشنی بخش دیدۂ حق بین

آسمانرا بانجم پر نور — کرد رشک نگار خانۂ چین

خامۂ قدرتش بہفت افلاک — بستہ چندین ہزار نقش و نگین

بی در و بی ستون و بی دیوار — کرد قایم تمامی چرخ برین

عاصیانرا بفضل خود نزدیک — عابدانرا بوصل خویش قرین

از رہِ وصل خویش بنماید | رہرواں را طریق و دین متین

ذاتش از جسم و جوہر است بری
مظہرش جن و انس و حور و پری

صانع خلق و مالک دوران | آفرینندۂ زمین و زمان
ابر گریان ز رعب صولت او | گل ز باران رحمتش خندان
آفریدہ است در جہان ہر چیز | بعض بیجان و بعض صاحب جان
صنعش ظاہر است در عالم | حاضر و ناظر از نظر پنہان
ذاتش از عقل و فکر و فہم بری | و ز قیاس و خیال و وہم و گمان
تابع حکم اوست جن و پری | زیر فرمان فرشتہ و انسان
ہر زمان سر نگون بخاکِ درش | جملہ محصور و مہ زمین و زمان

ہند یا بر در چنین یزدان
از رہِ عجز باش سجدہ کنان

ایکہ با ہوش و عقل و دانائی | بر رہِ حق چرا نمی آئی
گر نہی سر برین رہ پر نور | گردد افزون بچشم بینائی
پاک کن خاطر از گناہ و خطا | دور کن از دلت خود آرائی

چاک کن جامهٔ دوئی از تن | در برت کن قبای یکتایی
سر فدا کن براه طاعت حق | چند در دهر گرم سودایی
نشود طاعت از تو در پیری | بندگی کن بوقت برنایی
گر بخواهی سر طاعت یزدان | در مقصود زود بگشایی

عجز کن سر بنه بخاک سجود
سرنگون شو بحضرت معبود

ذات حق را همیشه می جویم
روز و شب از قدوم فکر دقیاس
خط اعمال و نامه کردار
در ثنا خوانئی خدای کریم
در چمن زار گلشن توحید
از زمانیکه نیک و بد دانم
که نویسم ثنای ایزد پاک

وحده لاشریک می گویم
در ره وصف حق همی پویم
من بآب دو دیده می شویم
گشتب پید از بان زمر هویم
غنچه ناشگفته می بویم
او فتاد است در دل این خویم
وصف او روز و شب بدل گویم

نام نامیش بر زبان دارم
من بدین ذکر تر زبان دارم

پیش من زاهد فقیر آمد | همره او یکی امیر آمد

گفت زاهد من که ای هندی
همه هم در ره هوس آمد

میدهی عمر در گنه برباد
در نگاهم ازان حقیر آمد

می ندانند که حمد ایزد پاک
از همه چیز دلپذیر آمد

هر که یاد خدا کند در دل
در نظر مرد بی نظیر آمد

هر که سایل بدرگه حق شد
یافت ز و هر چه در ضمیر آمد

در غم و رنج بنده خود را
حق مددگار و دستگیر آمد

یاد خالق بدل بکن هر دم
یاد حق کن مدار از کس غم

زاهدی در میان هندستان
در دیار یکه بود چون بستان

طاعت حق بظاهری میکرد
باطنش پر ز حیله دستان

گرد خود آتشی ز هیزم خشک
کرد روشن میان تابستان

صبح تا شام بندگی میکرد
وقت شب خورد باده چون مستان

محتسب تا دهد هزار وزری
برد او را بدرگه سلطان

گشت از باد خوف آن زاهد
مثل بید سبک بجود لرزان

آنکه از هیبت شیه دنیا
میشوی هیچو کودکان گریان

چون شنیدیشی از خدای قدیر
که بکردارهای تست بصیر

هست از باطن تو حق آگاه — باشی ای جان من گدا یا شاه

باطنت ار بود ز عصیان پر — نه نهد هیچ سود زینت و جاه

باطن و ظاهرت بود گر صاف — راه جنت ترا بود کوتاه

خالی از جرم و پر ز طاعت شو — خویش را دان مثال خس یا کاه

مثل خاشاک گر شوی ناچیز — سربلند ای پسر شوی چون ماه

روز و شب کن بدرگه یزدان — بندگی با هزار ناله و آه

سجده بر آستان خالق کن — بجهان در گنه مشو گمراه

گر تضرع کنی برین درگاه
مثل افلاک باشدت خرگاه

هر که پرهیز دارد از گناه و خطا — میکند حق ورا بهشت عطا

طاعت کردگار باید کرد — روز و شب ای پسر بهشت وفا

بخداوند آسمان و زمین — نبود کس درین جهان همتا

همت عاشقانه کن در دل — که نه دردت رسد ز جور و جفا

پیش محبوب نه جبین بر خاک — که دهندت به چرخ چارم جا
وصل محبوب گر بدل خواهی — خاطرت کن ز نقش غیر صفا
بر رخ روشن و درخشانش — هند یا کن تو نقد عمر فدا

گر دلت در دوستی شود محجوب
دور ترا زتو گردد آن محبوب

ای دل آزار بندهٔ نادان — چند باشی در این جهان نالان
تا بکی فکر و درد و سوز و گداز — از پی ملک و مال و حشمت و شان
دور کن این هوس ز خاطر زود — درد دنیا برار ایکن درمان
دار پیوسته بر امید بهشت — خاطر خویش پاک از عصیان
کن ثنای خدای خالق دنیا — طاعتش روز و شب میان جهان
در هوا و هوس ز سر تا پا — خلق را تنگ می کند دوران
گردش روزگار ناهنجار — بنده را دور دارد از یزدان

یا رب بنده گر خدا نکند
بنده سر در رهش فدا نکند

ای هنرمند صاحب تدبیر — سر بنه بر ره خدای قدیر

تکیه بر عقل کردنست فضول | عاقلان غافلند بر تقدیر
بر رضای خدای عز و جل | از ره عقل و هوش حرف مگیر
دیده مگشا بسوی حق کن روی | در هوای جهان مباش اسیر
رو مگرد از عارفان خدا | باش آمیخته چو شکر و شیر
دیدهٔ خویش از دوئی بر دوز | باش در دهر چون فقیر حقیر
بندگی از فقیر می زیبد | نکند بندگی امیر کبیر

بندگی پیشهٔ گدایان است
بندگی از امیر شایان است

بندگی هست کار صاحب دل | روز و شب بندگی کند عاقل
غیر از حق کند نه یاد کسی | نشود لحظهٔ ز حق غافل
از خدا جز خدا طلب نکند | تا ز دنیا شود بحق واصل
دولت دنیوی نخواهد هیچ | ورنه ماند مثال خر در گل
از خودی و دوئی کند پرهیز | ننهد گام در ره باطل
در ریاضت گری و حق طلبی | نشود تا دم پسین کاهل
از رضای خدا نه پیچد سر | دارد این شیوه عارف کامل

آنکه این گونه بندگی بکند
لطف حق سایه بر سرش فگند

بندگی کار اهل تلقین است — شیوهٔ عارف خدا این است
غیر زین جمله نکته ها باطل — این بود بندگی و این دین است
این بود راه حق شناسان را — اندرین ره هزار تمکین است
حق شناسان و نیکمردان را — گفتگویم مثال آئین است
خود پرستان و تندخویان را — با من بنده غصه و کین است
زین سخن هر تنک بضاعت را — خار در سینه بر جبین چین است
لیک این چند بیت‌ها ما را — ذکر حق صد هزار تزئین است

چند از بهر ناقصان است این
تحفه از بهر کاملان است این

بر زبانم چو ذکر بیچون است — بندگی نامه ام چه موزون است
لفظ لفظ است از فصایح و پند — عین توحید جمله مضمون است
از زمانیکه گشته ام بالغ — در دلم شوق حمد افزون است
لیک از رنج و فکرت دنیا — رنگ رخسار ما دگرگون است

می کند نفس من مرا انجم
روزگارم همی کشد از حق
لطف ایزد چو تکیه گاه منست

شکوه ام از زمانه دون است
اینهمه پیچ و تاب گردون است
پاک ز اندیشه جان محزون است

یا الهی کجا همی پویم
چه همی گفتم و چه میگویم

هند یا چیست شو درین گرداب
اندرین بحر در خیال سخن
از پی سیم و زر مباش ایجان
سوی حق کن رجوع خاطر خویش
از صبوح تعارف یزدان
غیر از وصف و حمد حق بر کش
ندهد جز ثنای حق چیزی

از خطرهای آن مشو بیتاب
همچو غواص شو دلیر در آب
در جهان بیقرار چون سیماب
بگذر از حرص و فکر و هر شتاب
نوش کن عارفانه جام شراب
از خیال دگر بدیده نقاب
بوی خوش در دماغ مثل گلاب

در گلاب و گل است بوی خدا
روی این گلشن است سوی خدا

برگ سبز و گیاه و گل یا خار
میکنند نخل بندرا اظهار

نخل هر قسم و میوهٔ هر نوع — باد صرصر خزان و فصل بهار

آتش و ابر و آب و خاک و هوا — جمله حیوان و انس و عنصر چار

مرغ و مور و طیور و دام و وحوش — اسپ و خر فیل و شیر و ماهی و مار

جن و دیو و فرشته حور و پری — جمله نیک و بد و صغار و کبار

زهره و مشتری مه و خورشید — انجم و آسمان و لیل و نهار

مید هند این نشان همه از حق — لیک کس نیست آگه از اسرار

در جهان غیر حق تو هیچ مبین
این بود اصل جمله مذهب و دین

دین مردان نیک این باشد — مذهب عارفان همین باشد

بندگی بر طریق ملت خویش — کن که میل تو سوی دین باشد

خاطرت کن به بندگی مشغول — تا که فارغ ز آن و این باشد

روز و شب صرف کن بطاعت حق — تا که حشمت خدای بین باشد

بعد زان میل وصل خالق کن — که ازان خوش دل حزین باشد

ترک کن بادهٔ مجاز و بیا — در حقیقت که دل گزین باشد

غرق در بحر عشق جانان شو — تا بدلداریت قرین باشد

در حرمگاه عشق داخل باش
عشق حق برگزین بباطن و فاش

باشد از عشق این ترا حاصل
که شوی در حریم حق واصل

عشق از شرع میشود پیدا
عارفان راست عشق حق منزل

عارفانند محو در عشقش
گشته در ستر معرفت عاقل

عمر در طاعتش کنند بسر
لیک هر وقت از گناه خجل

دل هر عارف است خانهٔ حق
مسجد و دیر از پی جاهل

در دل خود پرستش خالق
میکند مرد عارف و کامل

همچو سعدی کند جهان را ترک
ننهد بر حیات دنیا دل

هندیا از فریب و دام جهان
دور تر شو بظاهر و پنهان

از پی حیله و فریب گذر
دوستان را نما ره برتر

شاعران زمانهٔ پیشین
بوده اند از تو بیشتر رهبر

برده از بحر علم رنج بسی
خورده در فکر شعر خون جگر

سعدی و انوری و فردوسی
گنجوی ناظم هنر پرور

اینهمه وصف و حمد حق گفتند ‌‌ ‌ نا موثر باشند تا محشر

یافتند از ثنای ایزد پاک ‌‌ ‌ خلعت نیک نیکوئی در بر

تو هم از وصف حق همی گیری ‌‌ ‌ که شوی زو دران بلند اختر

منصب و علم شد ترا حاصل
هند یا کن سپاس از ته دل

شکر انعام خالق دنیا ‌‌ ‌ بنده را هست واجب و زیبا

عاقلان روز و شب بدل گویند ‌‌ ‌ شکر نعمای حضرت مولی

هر که در دل سپاس حق گوید ‌‌ ‌ عفو سازد حقش گناه و خطا

هر که در بندگی کند شکرش ‌‌ ‌ برهد عاقبت ز جور و جفا

مال و دولت فزون شود از شکر ‌‌ ‌ گردد آخر حصول قرب خدا

آنکه پیوسته شکر یزدان کرد ‌‌ ‌ وارهید از بلای حرص و هوا

بنده کو سپاس حق نکند ‌‌ ‌ نکند بروی اهل عقل دعا

شکر حق هست واجب و شایان
گرچه افزونست از حد و پایان

شکر انعام خالق دو جهان ‌‌ ‌ می نگنجد بحیطهٔ امکان

شکر حق از زبان اهل خرد — نشود در تمام عمر بیان

در حضورش سپاس نعمت‌ها — کی ادا گردد از من نادان

کیستم من که شکر حق گویم — عرشیان خاص عاجزاند در آن

منکه در قلت بضاعت علم — نیست کس ثانیم بهندوستان

بندگیش نکرده ام یکدم — مانده در فکر مال سرگردان

لیک امیدوار فضل حقم — که حزین نیست بنده را دلان

یا الهی به بخش عصیانم
نا امید از درت مگردانم

اینکه عمرت بشد بنادانی — در هوا و هوس پریشانی

زندگی میکنی بآسایش — روز و شب در زمانه فانی

گشته مشغول زیب و زینت تن — غافل از بندگی همی مانی

میکنی دامها درین عالم — جرم و عصیان ز نفس شیطانی

در خیال جمال معشوقان — توسن بی لگام میرانی

شدی عاشق بروی هرشانکه — حرفی از یاد حق نمیخوانی

غافلی چون ز خالق گیتی — نزد اهل قیاس حیوانی

آفرینندهٔ دو عالم را
یاد کن روز و شب در این دنیا

خویش را در جهان چه پنداری | که رخت سوی حق نمی آری
بنده را پیش خواجه آن زیبد | که کند خدمتش بدل داری
بنده را خواجه با درم بخرد | بلباس و خورش کند یاری
آفریده است حق ترا از خاک | دادت این جسم و جان و هشیاری
آفرینش ز بهر عافیت | کرد پیدا ز راه غمخواری
اینچنین ایزد کریم ببین را | صاحب خود اگر نه پنداری
حیف باشد که گو نمیت انسان | بر چنین مایه نگونساری

یاد ایزد بکن چو انسانی
ورنه چون خر بگل فرومانی

عارفان زمانه پیشین | در ره حق شدند گوشه نشین
طاعت حق بجان و دل کردند | خاطر خویش داشتند حزین
نشدند از کسی دمی بجهان | بهر مقصود خویش چین بجبین
شهوت و خشم و حرص دنیا را | ره ندادند در دل حق بین

با دل زار بر زمین سودند — از رہِ عاجزی بسجدہ جبین

چون برین نوع روز و شب کوشند — طاعتِ حق بزیرِ چرخِ برین

کردشان کردگار عز و جل — نامور تا ابد بروے زمین

بندگان را ز طاعتِ یزدان
نام نامی شود میان جہان

نام نامی چو در جہان خواہے — برتر از شان و شوکتِ شاہے

در رہِ حق پرستی و طاعت — باش نامی ز ماہ تا ماہے

ہمچو مردان کار در شب و روز — اندرین کار کن نہ کوتاہے

فکرِ روزِ حساب کن ز ان پیش — کہ بملکِ عدم شوی راہے

روز و شب خوف کردگار بتن — کہ رسد بر سرت فنا گاہے

در خیالِ اطاعتِ یزدان — دور کن اسپہاے و گمراہے ہم

در ہوا و ہوس مپیچ ذلت — ترک کن ساز مالی و جاہے

از عبادت شود گناہ معاف
خاطرت ہمچو شیشہ گردد صاف

در عبادت ہمیشہ شو مشغول — کہ شوی در نگاہ حق مقبول

روز و شب در عبادتش کن خیر | ورد نامش همیشه کن معمول
دو جهان از فریب کن پرهیز | نیز از کارهای نامعقول
کن نهان بند راز دروغ و کبر و حسد | تا نباشی ز درگهش معزول
خوف حق را بدار در دلت هر دم | در گناه و خطا مشو مشغول
ظلم هرگز مکن بخلق خدا | تا نباشی به پیش حق مغلول
گر برین پند کاربند شوی | در جناب خدا شوی مقبول

کن ز افعال بد حذر هر دم
از ره راستی مپیچ قدم

راستی پیشه باش در دنیا | خاطرت کن تهی ز حرص و هوا
باش قانع بدانچه حق دادت | میل کن سوی علم و فهم و ذکا
در مدارات و عاجزی شو فرد | پست شو همچو خاک در دنیا
در ره نیک سیفتی هر دم | باش مشهور همچو اهل صفا
بعدل و جود و کرم میان جهان | کن که بر عاقل است آن زیبا
صبر کن اختیار و هیچ مرنج | گر کند با تو کس فریب و دغا
گر شوی بر چنین صفت موصوف | نشوی از خدای خلق جدا

بندگی با طریقۂ نیکان
کردم از بہر تو بنظم بیان

بحر طاعت چه خوش روان کردم
کارم اکنون ببین چسان کردم

گفته ام نسخه های نادر چند
راز خود بر همه عیان کردم

در فن هندسه بانگریزی
خامه خویش در فشان کردم

هشت نسخه ریاضی و کیمیا
مشتهر در همه جهان کردم

نهمین نسخه در نصیحت خلق
خوشنما همچو بوستان کردم

خوب زشت زمانه را این
نظم در پارسی زبان کردم

دهمین نسخه هست این نامه
جمله را فارغ از خزان کردم

وه درین بند آنچه لاف زدم
وای بر خود دم گزاف زدم

هند یا لاف علم خویش مزن
خویش را هیچدان بملک سخن

شکر کن کردگار عالم را
کاخترت کرد در جهان روشن

منصب و عقل و علم داد ترا
از زر و سیم کرد پر دامن

از دبیقی و قاقم و دیبا
جامه ات داد بهر زینت تن

ما را از نسخه‌ها ...
نسخه در علم ریاضی ...
... بزبان انگریزی ...

... از کتاب ...
... پارسی نظم ...

... از ... نسخه ...
... پارسی نظم ...

هم زن و دختر و پسر دادت | نیک خو نیک نام نیک سخن
فرخ اطوار لاله سیمارام | جگر و جان و نور دیده من
جمله را ایزد رحیم و کریم | کرد از آفت جهان ایمن

شکر این بی شمار نعمت ها
کی شود در تمام عمر ادا

ای خداوند ملک و مال و منال | دیگر از تست جمله جاه و جلال
عرشیان را بشکر رحمت تو | هست حاصل همیشه قرب کمال
فرشیان را سپاس نعمت تو | هست افزون ز وهم و فکر و خیال
شکر چندین هزار نعمت خاص | کی ادا گردد از کنهیالال
رحم کن رحم بر من عاجز | کن ز اسرار خویش مالامال
کن قبول این دو بیت شکر و سپاس | عفو کن جرم عاصی بدحال
نامه ام مشتهر بدنیا کن | دشمنانم بکن همه پامال

یارب این نامه را تو نامی کن
نام هندی بهر دو گرامی کن

شکر شاهنشه کریم احد | که برونست وصف او از حد

مختصر نامه ام بختم رسید خاص در ذکر بادشاه ابد

الله الله عجب ز من آید کلمه طاعت خدای صمد

نامه خام مهدی بی علم هست در ذکر بندگی امجد

عدد بیت های او انیست دو صد و دو فزون پنج و نو ٢٩٧

سال ختمش بدان تو از هجری پنج و هشتاد بر هزار و دو صد ١٢٨٥

عیسوی سال از هزار افزون هشتصد شصت و نه بدان بعدد ١٨٦٩

ختم گردید نامه ام اکنون

شکر آن کن قبول ای بیچون

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنة که طبع چهارم این نسخه عجیب و کتاب بی مثال اسم باسمی بندگی نامه باختتام رسید اگرچه قبل ازین هم
این کتاب لاجواب بکمال سعی جناب معلی القاب شاعر نازک خیال مصنف اہل کمال جناب رای بہادر کنہیا لال
صاحب اکزیکٹو انجنیر لاہور دو دیگر سه بار بسنین مختلف زیور انطباع پوشیده منظور نظر خاص و عام گردید
لیکن فی الحال یعنی هنگام طبع چهارم مصنف شیرین مقال این کتاب بنظر ثانی فرموده و باصلاح مناسب زینت
بخشید که شائقین و تمکین بمطالعه آن فیض تام و فایده مالاکلام حاصل کرده والله الموفق والمعین نستعین و
قطعه تاریخ از نتایج طبع مصنف اہل کمال شاعر نازک خیال جناب رای بہادر کنہیا لال صاحب اکزیکٹو انجنیر سلمه الله تعالی

چو شد بار چهارم جلوه گر در دیدهٔ عالم
بحسن صورت و رنگین مضامین بندگی نامه

مذاق افزا بکام جان هر اهل زبان گردید
بترکیب عجیب و طرز رنگین بندگی نامه

بهمراه طریقت فی الحقیقت راهبر آمد
بهر گمراه در دنیا و در دین بندگی نامه

باطراف جهان هر چار بار از فضل ربانی
بلند آوازه شد از هند تا چین بندگی نامه

باظهار خدا فهمی و انوار خدا بینی
منور گشت در هر چشم حق بین بندگی نامه

بسال طبع این طبع چهارم طرفه تر هندی
۱۲۹۵
بگو بار چهارم طبع گشت این بندگی نامه

ایضاً قطعهٔ تاریخ انشاء نامور سخنور معنی پرور مفتی غلام سرور صاحب قریشی لاهوری

شکر ایزد را که شد در چار اطراف جهان
شهره این نامهٔ عنبر شمامه چار بار

کرد جاری از مضامین طبع افزای خویش
بندگی نامه بعالم فیض نامه چار بار

چار بار از انطباعش گشت کاغذ فشان
وقت تحریرش گهر بارید خامه چار بار

تازه زیور چار بار این دلربا تبدیل کرد
شاهد گلچهره نو پوشید جامه چار بار

هم بزور طبع و زور زر در طبع آن کتاب
صرف کرد هندی علامه فهامه چار بار

سال طبعش طرفه سرور منشی طبعم بگوش
۱۲۹۵
گفت شد مطبوع این بندگی نامه چار بار

تمت بالخیر